

امام غلام کی 15 مسانید کا جامع نسخہ و بیانات سخن کی تفصیلی فہرست کے ساتھ



مسانید الامام الاعظم  
امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت فارسی  
جمع و ترتیب ابو الولید محمد بن محمد بن ابوالقاسم  
ابوالعلاء محمد بن سید محمد بن ابوالحسن  
ادام اللہ تعالیٰ علیہ و آلیہ و سلم

جلد دوم

پروگریسو بکس



## فہرست مضامین

﴿روایات کے مضامین کے بارے میں تفصیلی فہرست جلد کے آخر میں ملاحظہ فرمائیں﴾

۵	_____	نواں باب:
	خرید و فروخت کے بارے میں روایات	
۶	_____	(پہلی فصل):
	تجارت کی ترغیب دینے اُس میں بیع بولنے اور اس میں بھلائی کے بارے میں ہے	
۱۱	_____	(دوسری فصل):
	ان عقود کا بیان جن سے منع کیا گیا ہے اور جن میں کوئی حرج نہیں ہے	
۴۱	_____	(تیسری فصل):
	جن چیزوں کے بارے میں اختیار ثابت ہوتا ہے	
۴۹	_____	(چوتھی فصل):
	عقد میں ہونے والے اختلاف کا حکم	
۵۲	_____	دسواں باب:
	بیع صرف کا بیان	
۵۹	_____	گیارہواں باب:
	ربہن کے احکام	
۶۱	_____	بارہواں باب:
	زیر پرورش ہونا (یا تصرف سے روکنے کے احکام)	
۶۶	_____	تیرہواں باب:
	اجارات کا بیان	
۷۷	_____	چودھواں باب:
	شفعہ کا بیان	
۸۳	_____	پندرہواں باب:
	مضاربت اور شراکت داری کے احکام	
۸۶	_____	سولہواں باب:
	کفالت اور وکالت کا بیان	
۸۸	_____	سترہواں باب:
	صلح کا بیان	
۹۰	_____	اٹھارہواں باب:
	ہبہ اور وقف کا بیان	
۹۶	_____	انیسواں باب:
	غصب کا بیان	
۱۰۲	_____	بیسواں باب:
	قرض، اس کا تقاضا کرنا، کوئی چیز ودیعت کرنا	

۱۱۴	ماذون غلام کا حکم	اکیسواں باب:
۱۱۶	مزارعت اور مساقات کا بیان	بائیسواں باب:
۱۲۲	نکاح کے بارے میں روایات	تیسواں باب:
۲۰۷	طلاق کے بارے میں روایات	چوبیسواں باب:
۲۳۳	خرچ سے متعلق احکام	پچیسواں باب:
۲۵۰	غلام آزاد کرنے کا بیان	چھبیسواں باب:
۲۶۳	مکاتب غلام کا حکم	ستائیسواں باب:
۲۷۰	ولاء کے احکام	انہائیسواں باب:
۲۷۷	جنایات کے بارے میں روایات	اقتیسواں باب:
۲۸۸	حدود کے بارے میں روایات	تیسواں باب:
۳۳۶	چوری (کی مزا) سے متعلق روایات	اکتیسواں باب:
۳۳۹	قربانی، بخار اور ذبیحہ سے متعلق روایات	بیسواں باب:
۳۸۷	قسموں کے بارے میں روایات	تینتیسواں باب:
۳۰۸	دعویٰ کے بارے میں روایات	چونتیسواں باب:
۳۱۲	گواہیوں کے بارے میں روایات	پینتیسواں باب:
۳۲۶	قاضی سے متعلق آداب کا بیان	چھتیسواں باب:
۳۲۹	سیر کے احکام	پینتیسواں باب:
۳۵۳	ممنوعہ اور مباح چیزوں کے بارے میں روایات	ازتیسواں باب:
۳۹۶	وصیتوں اور وراثت کے بارے میں روایات	انتالیسواں باب:
۵۲۱	ان مسانید کے مشائخ (راویان حدیث) کی معرفت	چالیسواں باب:

نوٹ: اس جلد کی روایات کے مضامین اور راویان حدیث کے اسماء کی تفصیلی فہرست کتاب کے آخر میں ملاحظہ فرمائیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## الْبَابُ التَّاسِعُ فِي الْبُيُوعِ

نواں باب: خرید و فروخت کے بارے میں روایات

أَنَّهُ يَشْتَمِلُ عَلَى أَرْبَعَةِ فُصُوفٍ  
یہ چار فصول پر مشتمل ہے۔

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ فِي التَّحْرِیْضِ عَلَى التَّجَارَةِ وَالصِّدْقِ فِيهَا وَالْمَبْرَةِ مِنْهَا

الْفَصْلُ الثَّانِي فِي الْعُقُودِ الْمَنْهِي عَنْهَا وَالتِّي لَا بَأْسَ بِهَا

الْفَصْلُ الثَّلَاثُ فِي مَا يَبْتُ فِيهِ الْخِيَارُ

الْفَصْلُ الرَّابِعُ فِي الْأَخْتِلَافِ الْوَاقِعِ فِي الْعَقْدِ

پہلی فصل: تجارت کی ترغیب دینے، اس میں بیچ بولنے اور اس میں بھلائی (یعنی صدقہ) کرنے کے بارے میں ہے  
دوسری فصل: ان عقود کے بارے میں ہے جن سے منع کیا گیا ہے اور ان کے بارے میں ہے جن میں کوئی حرج نہیں ہے۔

تیسری فصل: ان صورتوں کے بارے میں ہے جن میں (سوئے کو ختم کرنے کا) اختیار ثابت ہوتا ہے۔

چوتھی فصل: عقد میں واقع ہونے والے اختلاف (کے احکام) کے بارے میں ہے۔

## الْفَصْلُ الْأَوَّلُ فِي التَّحْرِيبِ عَلَى التِّجَارَةِ وَالصِّدْقِ فِيهَا وَالْمَبْرَةِ مِنْهَا

(پہلی فصل): تجارت کی ترغیب دینے، اس میں سچ بولنے اور اس میں بھلائی کے بارے میں ہے

امام ابوحنیفہ نے - حسن بن حسن کے حوالے سے یہ روایت

نقل کی ہے: - حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”قیامت کے دن سچا تاجر انبیاء صدیقین، شہداء اور صالحین کے ساتھ ہوگا۔“

(1021) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْحَسَنِ بْنِ

الْحَسَنِ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
(عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ

مَتَنُ رِوَايَتِهِ: النَّاجِرُ الصُّدُوقُ مَعَ النَّبِيِّينَ  
وَالصَّالِحِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(ابوہم) بخاری نے یہ روایت - عبداللہ بن طاہر قزوینی - اسماعیل بن ابی یوسف - امام محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام

ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ \*

حافظ ابوقاسم طلحہ بن محمد بن جعفر شاہد عدل نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عبداللہ محمد بن خالد بن جعفر عطار - عبداللہ بن احمد

ابن یزید حنفی - عبداللہ بن عبدان - عبداللہ بن مبارک کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے \*

امام ابوحنیفہ نے - اسماعیل بیاع ساری کے حوالے سے یہ

روایت نقل کی ہے: - حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ یہ ارشاد فرمایا:

”اے تاجروں کے گروہ! (پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:)

قیامت کے دن تم لوگوں کو فاجر لوگوں کی صورت میں اٹھایا جائے

گا، ماسوائے اس شخص کے جو بھلائی کرے اور سچ بولے۔“

(1022) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِسْمَاعِيلَ

بِإِيعَابِ السَّابِرِيِّ (عَنِ) رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

مَتَنُ رِوَايَتِهِ: يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِنَّكُمْ

تُبْعَثُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فُجَّارًا إِلَّا مَنْ بَرَّ وَصَدَّقَ \*

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(1021) اخراجہ البیوع فی شرح السنۃ 2014/2018 فی البیوع: باب اباحۃ التجارۃ - والترمدی 515/3 (29) فی البیوع: باب

مساءء فی التجارۃ وتسمیۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ایامہ - والدارمی 322/2 (2539) فی البیوع: باب فی

التاجر الصدوق - والدارقطنی فی السنن 6/3 (2789) فی البیوع - والحاکم فی المستدرک 6/2

(1022) اخراجہ ابن حبان (4910) - والطبرانی فی الکبیر (4542) - وعبدالرزاق (20999) - والدارمی 247/2 - والترمدی

(1210) فی البیوع: باب ما جاء فی التجار - وابن ماجہ (2146) فی التجارات - باب التوفی فی التجارۃ - والحاکم فی المستدرک 6/2

حافظ ابوقاسم عبداللہ بن محمد بن ابوعوام سفدی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - محمد بن احمد بن حماد - احمد بن یحییٰ ازدی کوئی - عبد الرحمن بن وہب - بشر بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے \*

(1023) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي  
صَخْرَةَ جَمَاعٍ بَنِي شَدَادِ الْمُحَارِبِيِّ قَالَ

متن روایت: وَاقَيْنَا السَّمْدِيَّةَ بِنَجَارَةٍ فَبَتَّاعَ مِنْهَا رَجُلٌ لَا نَعْرِفُهُ فَذَكَرْنَا ذَلِكَ فِيمَا بَيْنَنَا فَقَالَتْ عَجُوزٌ لَنَا إِرْبَعُوا فَلَقَدْ بَاعْتُمْ رَجُلًا لَمْ يَكُنْ لِيَقِفْ عَلَى رَجُلٍ أَنْ يَلْبِسَهُ سِنَانُ الْعَدْرِ فَارْسَلْنَا إِلَيْنَا فَأَتَيْنَاهُ فَشَرَّ الْقَمَرِ عَلَى أَنْطَاعِ نَمِّ قَالَ كَلُّوا فَاصْدُرْنَا مِنْهُ شَيْعًا ثُمَّ سَقَانَا لَبَنًا حَتَّى رَوَانَا عَنْهُ رَبِيًّا ثُمَّ أَوْفَانَا فَأَفْضَلَ فَلَمْ تَرَبَعْدَهُ مِثْلَهُ فِي الْوَفَاءِ فَسَأَلْنَا عَنْهُ فَقِيلَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

”ہم لوگ مدینہ منورہ میں تجارت کرنے کے لئے آئے ہم نے وہاں ایک شخص سے کوئی چیز خریدی جس سے ہم واقف نہیں تھے ہم آپس میں اس بارے میں ابھی ذکر کر رہے تھے کہ ایک بوڑھی خاتون نے کہا: تم لوگ دھیان کرو تم نے ایک ایسے شخص کے ساتھ سودا کر لیا ہے جس سے تم واقف بھی نہیں ہو، کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ وعدہ خلافی کرے تو ہم اس شخص کے پاس آئے اس نے دسترخوان پر پھل رکھے اور پھر کہا: کھاؤ! تو ہم نے سیر ہو کر کھائے پھر اس نے ہمیں دودھ پینے کے لئے دیا اور ہم نے اسے بھی سیر ہو کر پی لیا پھر اس نے ہمیں پوری ادائیگی کی بلکہ اضافی ادائیگی کی ہم نے اس کے بعد اس طرح کی ادائیگی کبھی نہیں دیکھی تھی ہم نے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا تو ہمیں بتایا گیا: وہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ ہیں۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ ظہیر بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے \*

حافظ ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو رضی اللہ عنہ نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوفضل احمد بن حسن بن ثورن - اپنے ماموں ابوعلی حسن بن احمد باقلانی - ابوعبداللہ احمد بن محمد بن یوسف بن دوست علاف - قاضی عمر بن حسن اشعانی - جعفر بن محمد بن مروان غزال - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے \*

قاضی عمر اشعانی نے امام ابوحنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

(1024) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادِ عَن  
أَبِرَاهِيمَ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلمان کے حوالے سے - ابراہیم نخعی سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے:

متن روایت: فِي الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ الدَّيْنُ عَلَي الرَّجُلِ فَيَجْعَلُهُ فِي السَّلَمِ قَالَ لَا خَيْرَ فِيهِ حَتَّى يَقْبِضَهُ\*

”جس نے کسی سے قرض واپس لینا ہو تو کیا وہ اسے بیع سلم کی صورت میں تبدیل کر سکتا ہے؟ تو ابراہیم نخعی نے فرمایا: اس میں بھلائی نہیں ہے جب تک آدمی (اپنی قرض کی وصول ہونے والی رقم) اپنے قبضے میں نہیں لیتا۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخرجہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) ابو حنیفہ ثم قال محمد وبہ ناخذ لانه

بیع الدین بالدین وهو قول ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں کیونکہ اس نے قرض کے عوض میں قرض کو فروخت کیا ہے امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔\*

(1025) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنِ

إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ

متن روایت: يَكْرَهُ السَّلَمَ إِلَى الْحَصَادِ وَالِى

الْقَطَاعِ وَالِدَّيَّاسِ\*

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے :- ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

”پیداوار کی کٹائی یا اس کے کاٹنے یا اس کا بھروسہ کرنا تک بیع سلم کرنا مکروہ ہے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخرجہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفہ\* ثم قال محمد وبہ ناخذ لانه

اجل مجهول يتقدم ويتاخر وهو قول ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ ایک غیر متعین مدت ہے جو آگے پیچھے ہو سکتی ہے امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔\*

(1026) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنِ

إِبْرَاهِيمَ

(1024) (اخرجہ) محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (750) فی البیوع: باب السلم فیما یکال ویوزن - وابن ابی شیبہ

319/6 فی البیوع والاقضیہ

(1025) (اخرجہ) محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (751) فی البیوع: باب السلم فی الفاکھة الی العطاء وغیرہ - وابن ابی شیبہ

69/6 فی البیوع: باب فی الشراء الی العطاء والی الحصاد - من کرهہ

(1026) (اخرجہ) محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (752) فی البیوع: باب السلم فی الفاکھة الی العطاء وغیرہ

متن روایت: فِي الرَّجُلِ يُسَلِّمُ فِي الْفَاكِهَةِ إِلَى الْقَطَاعِ يَأْخُذُ قَفِيزًا بَقَفِيزَيْنِ قَالَ لَا خَيْرَ فِيهِ

”جو بھولوں کی ان کے کھنے تک ایک قفیز کے عوض میں دو قفیز کی وصولی کی شرط پر بیع سلم کرتا ہے، تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اس میں بھلائی نہیں ہے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخر جرحہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) الامام ابو حنیفہ \* ثم قال محمد وبہ ناخذ لانه اجل مجهول يتقدم ويتاخر وهو قول عن ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ \*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے، پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں، کیونکہ یہ ایک غیر متعین مدت ہے، جو آگے پیچھے ہو سکتی ہے۔

امام ابو حنیفہ سے بھی یہی قول منقول ہے۔

(1027) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادِ عَن إِبْرَاهِيمَ

متن روایت: فِي الرَّجُلِ يُسَلِّمُ فِي التَّمْرِ قَالَ لَا خَيْرَ فِيهِ حَتَّى يَطْعَمَ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلمان کے حوالے سے - ابراہیم نخعی سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے:

”جو کھجوروں میں بیع سلم کرتا ہے، تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اس میں اس وقت تک بھلائی نہیں ہے، جب تک وہ کھانے کے قابل نہیں ہو جاتی ہیں۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخر جرحہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفہ \* ثم قال محمد وبہ ناخذ لا ینبغی ان یسلم فی تمر لیس فی بیوت الناس الا ما کان فی زمانہا بعد بلوغها ویجعل اجل تسلیمہا قبل انقطاعها فاذا فعل ذلك جاز والا فلا خیر فیہ وهو قول ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ \*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے، پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں، یہ مناسب نہیں ہے کہ آدمی ان کھجوروں کے بارے میں بیع سلم کرے، جو لوگوں کے گھروں میں نہیں ہوتی ہیں، لیکن اگر یہ بیع اس زمانے میں ہوتی ہے، جب وہ کھجوریں لوگوں کے گھر تک پہنچ چکی ہوتی ہیں، تو پھر اگر آدمی ان کی ادائیگی کی مدت ان کے انقطاع (یعنی درخت سے اترے جانے) سے پہلے مقرر کر دے، تو اگر وہ ایسا کرے گا، تو یہ جائز ہوگا، ورنہ اس میں کوئی بھلائی نہیں ہے، امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔ \*

(1028) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادِ عَن إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

(1027) اخر جرحہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (753) فی البیوع: باب السلم فی الفاکہة الی العطاء وغیرہ - ابن ابی شیبہ

133/6 فی البیوع: باب فی بیع الغرر



خرید و فروخت کے بارے میں روایات

متن روایت: لَا بَأْسَ بِالرَّهْنِ وَالْكَفِيلِ فِي السَّلْمِ \*  
 ”بیع سلم میں رہن اور کفیل کے طور پر رکھی ہوئی چیز میں کوئی حرج نہیں ہے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) الامام ابو حنیفہ ثم قال محمد وبہ  
 ناخذ وهو قول ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ \*  
 امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام  
 محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔ \*  
 (1029) — سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادِ عَنْ  
 إِبْرَاهِيمَ  
 متن روایت: فِي السَّلْمِ فِي الْفُلُوسِ فَيَأْخُذُ الْكَفِيلَ  
 قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ \*  
 امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابی سلیمان کے حوالے سے -  
 ابراہیم نخعی سے سکون میں بیع سلم کے بارے میں یہ نقل کیا ہے:  
 ”اگر کفیل اسے حاصل کر لیتا ہے تو ابراہیم نخعی فرماتے  
 ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) الامام ابو حنیفہ ثم قال محمد وبہ  
 ناخذ وهو قول ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ \*  
 امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام  
 محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔ \*  
 (1030) — سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سَلِيمَانَ  
 بْنِ مِهْرَانَ الْأَعْمَشِيِّ عَنْ أَبِي وَإِيلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ  
 أَبِي عَزْرَةَ الْفُقَارِيِّ قَالَ  
 متن روایت: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَكُنَّا نَتْبَأِعُ فِي الْأَسْوَاقِ وَكُنَّا  
 امام ابو حنیفہ نے - سلیمان بن مهران اعمش - ابوداؤد کے  
 حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت قیس بن ابی عزرہ  
 عفاروی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:  
 ”ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے  
 ہم اس وقت بازار میں خرید و فروخت کر رہے تھے پہلے ہمیں  
 (1028) (اخر جہ) محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (755) فی البیوع: باب الكفيل والرهن في السلم - وابن ابی شیبہ 17/6  
 البیوع: باب فی الرهن فی السلم - وعبدالرزاق (14086) (14088) فی البیوع: باب الرهن والكفيل في السلف  
 (1029) (اخر جہ) محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (756) فی البیوع: باب الكفيل والرهن في السلم - وهو الاثر السابق  
 (1030) (اخر جہ) احمد 5/4 - والطبرانی فی الكبير 914/18 - والحمیدی (438) - ومن طريقه الحاكم في المستدرک  
 5/2 - وابوداؤد (3327) والنسائی فی المجتبى 14/7 - وفی الكبرى (4740) - وابن الجارود فی النقی (557) - والطبرانی فی  
 الصغیر (130)

نَسَمِي السَّمَايِرَةَ فَمَنَا يَا سَمُّهُ هُوَ أَحَبُّ إِلَيْنَا مِنْ  
 أَسْمَائِنَا فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النَّجَارِ هَذَا الْبَيْعُ يَحْضَرُهُ  
 الْحَلْفُ فِي الْأَثْمَانِ فَمُتُّوهُ بِالصَّدَقَةِ\*

ایجنٹ کہا جاتا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے ہمیں ایک ایسا نام دیا جو  
 ہمارے نزدیک اپنے پرانے نام سے زیادہ پسندیدہ تھا؟ آپ نے  
 فرمایا: اے تاجروں کے گروہ! اس خرید و فروخت کے دوران  
 قیمت کے بارے میں قسم بھی اٹھائی جاتی ہے (تو اس میں کوئی کمی  
 کو تباہی ہو سکتی ہے) اس لئے تم اس میں صدقہ ملا لیا کرو۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو عبد اللہ حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - محمد بن عبد اللہ بن علی بن عبد اللہ - ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب  
 بغدادی - ابو نعیم حافظ اصفہانی - عبد اللہ بن محمد بن عثمان واسطی - ابو یعلیٰ - بشر بن ولید - ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے  
 روایت کی ہے \*

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی نے یہ روایت - ابوبکر خطیب بغدادی - ابو نعیم حافظ - عبد اللہ بن محمد بن عثمان واسطی - ابو یعلیٰ - بشر  
 بن ولید - ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے \*

## الْفَصْلُ الثَّانِي فِي الْعُقُودِ الْمَنْهِي عَنْهَا وَالَّتِي لَا بَأْسَ بِهَا

دوسری فصل: ان عقود کا بیان جن سے منع کیا گیا ہے اور جن میں کوئی حرج نہیں ہے

(1031) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنِ الْحَسَنِ  
 بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
 قَالَ

”حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ یمن سے کچھ غلام لے کر  
 آئے انہیں ان غلاموں پر خرچ کرنے کے لئے کچھ رقم کی  
 ضرورت پڑی تو انہوں نے ان میں سے ایک غلام کو فروخت کر  
 دیا جس کے ساتھ اس کی ماں بھی تھی، لیکن اس کی ماں کو فروخت  
 نہیں کیا، جب حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی  
 خدمت میں حاضر ہوئے اور نبی اکرم ﷺ نے ان غلاموں کو  
 ملاحظہ فرمایا اور آپ نے اس کی ماں کو دیکھا تو فرمایا: کیا وجہ ہے  
 کہ مجھے یہ غمگین دکھائی دے رہی ہے؟ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے

مَنْ رَوَاهُ: أَقْبَلَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ بَرَقِيْقِي مِنَ الْيَمَنِ  
 فَاجْتَبَا إِلَيَّ نَفَقَةً يَنْفِقُهَا عَلَيْهِمْ بِبَاعِ غُلَامًا مِنَ  
 الرَّفِيقِيِّ لَمَعَ أُنْبَهُ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَصَفَّحَ الرَّفِيقِيُّ فَبَصُرَ بِالْأُمِّ فَقَالَ  
 مَا لِي أَرَى هَذِهِ وَاللَّهِ قَالَ اجْتَبَانِي إِلَى نَفَقَةٍ فَبِعْنَا  
 ابْنَهَا فَأَمَرَهُ أَنْ يَرْجِعَ وَيَرُدَّهُ\*

عرض کی: ہمیں قرض کی ضرورت پڑی تھی تو ہم نے اس کے بیٹے کو فروخت کر دیا تو نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا کہ اس بچے کو واپس لیا جائے اور سودے کو کا اہم قرار دیا جائے۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - احمد بن حازم - عبید اللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے \*

ابو عبد اللہ بن حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں نقل کی ہے تاہم انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ کے حوالے سے - عبد اللہ بن حسن سے روایت کیا ہے

میں نے اس کو شیخ فقیہ حافظ ابوقاسم محمد بن علی بن میمون قرشی کے سامنے پڑھا - شریف ابو عبد اللہ محمد بن علی بن عبد الرحمن ابو جعفر - محمد بن حسین - ابو عباس احمد بن محمد بن سعید بن علقمہ - فاطمہ بنت محمد بیان کرتی ہیں میں نے اپنے والد کو سنا: انہوں نے فرمایا: یہ چیزہ کی تحریر ہے جس میں میں نے یہ پڑھا ہے: یہ حدیث امام ابوحنیفہ نے - عبد اللہ بن حسن - حضرت علی بن ابوطالب سے نقل کی ہے۔

قاضی عمر اشٹانی نے اس روایت کو - منذر بن محمد بن منذر - حسن بن محمد بن علی - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے \*

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة \* ثم قال محمد وبه ناخذ یسکره ان یفرق بین والده وولدها اذا كان صغیر او کذا بین الاخوان وکل ذی رحم محرم اذا کانا صغیرین او کان احدهما صغیراً اما اذا کانوا کباراً فلا باس به وهذا کله قول ابو حنیفة رحمه الله \*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے \* پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ یہ بات مکروہ ہے کہ آدمی کسی (غلام) والد اور اس کی اولاد کے درمیان علیحدگی کروائے جبکہ اس کی اولاد کس ہو بھائیوں کا حکم بھی ایسی طرح ہے اور ہر محرم رشتہ دار کا حکم بھی یہی ہے جبکہ وہ کس ہوں یا ان میں سے کوئی کس ہو اگر وہ بڑے ہوں تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے ان تمام امور کے بارے میں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔ حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے \*

(1032) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبِ الشَّعْبِيِّ الْقُرَشِيِّ الْكُوفِيِّ عَنْ غَامِرِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَتَابِ بْنِ أُسَيْدِ بْنِ أُسَيْدِ بْنِ شَيْبَانَ كَرْتَةَ هُنَّ:

امام ابوحنیفہ نے - یحییٰ بن عبد اللہ بن موهب تمیمی قرشی کوئی - عامر شعمی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عتاب بن اُسَیدِ بْنِ شَيْبَانَ کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ حکم دیا کہ وہ اپنی قوم کو ایسی چیز کو فروخت کرنے سے منع کر دیں جو انہوں نے قبضے میں نہ لی ہو اور ایک سودے میں دو شرطیں عائد کرنے سے اور جس چیز کے تاوان کی پابندی نہ ہو اس کے منافع سے اور بیع اور سلف ایک ساتھ کرنے سے منع کر دیں۔“

متن روایت: اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَنْ يُنْهَى قَوْمَهُ عَنِ بَيْعِ مَا لَمْ يَقْبِضْ (و) عَنْ شَرْطَيْنِ فِي بَيْعٍ (و) عَنْ رِبْحٍ مَا لَمْ يَضْمِنْ (و) عَنْ بَيْعٍ وَسَلْفٍ\*

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عبد اللہ محمد بن خالد - ابو نعیم عبد الرحمن بن قریش بن خزیمہ ہروی - اصرم بن مالک - جعفر بن عون کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے\*

(1033) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ يَحْيَى بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنْ عَتَابِ بْنِ أُسَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ

امام ابو حنیفہ نے - یحییٰ بن عامر - عبید اللہ بن عبد الواحد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ حکم دیا:

”تم اہل مکہ کے پاس جاؤ اور انہیں چار کاموں سے منع کر دو ایسی چیز کو فروخت کرنے سے جو ان کے قبضے میں نہ ہو اس چیز کے منافع سے جس کے تاوان کی پابندی ان پر نہ ہو ایک سودے میں دو شرطیں عائد کرنے سے اور سلف اور بیع (ایک ساتھ) کرنے سے منع کر دو۔“

متن روایت: اِنْطَلِقُ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ فَإِنَّهُمْ عَلَيَّ أَوْ بَعَّ حَيْضَالٍ عَنْ بَيْعِ مَا لَمْ يَقْبِضُوا أَوْ رِبْحٍ مَا لَمْ يَضْمِنُوا وَعَنْ شَرْطَيْنِ فِي بَيْعٍ وَعَنْ سَلْفٍ وَبَيْعٍ\*

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس بن عقده - فاطمہ بنت محمد بن حبیب - ان کے والد - حمزہ بن حبیب زیات کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے\*

ابو عبد اللہ بن خسرو رضی اللہ عنہ نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو قاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلال - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم بن حبیش - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے۔ انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے تاہم انہوں نے اس کو - امام ابو حنیفہ نے - یحییٰ بن عامر - ایک نامعلوم شخص کے حوالے سے - حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا (1032) اخر جہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (740) فی الايمان والنذور: باب التجارة والشرط فی البيع - واليه في السنن الكبرى 313/5 فی البيوع: باب النهي عن بيع مالم يقبض ان كان غير طعام (1033) فقد تقدم - وهو حديث سابقه

ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

كما اخرجه محمد بن الحسن في الآثار ثم قال محمد فاما قوله سلف وبيع فالرجل يقول للرجل ابيع عبدى هذا بكذا وكذا على ان تقرضنى كذا وكذا او يقول تقرضنى على ان ابيعك فلا ينبغي هذا \* وقوله شرطين في بيع الرجل يبيع الشيء بالالف الحالة والى شهر بالالفين فيقع عقد البيع على هذا وان لا يجوز \* واما قوله ربح ما لم يضمنوا فالرجل يشتري الشيء فيبيعه قبل ان يقبضه بربح فلا يجوز وكذلك لا يجوز ان يشتري شيئا فيبيعه قبل القبض \* وهذا كله قول ابو حنيفة الا في شيء واحد العقار من الدور والارضين قال لا باس بان يبيعها الذى اشترىها قبل ان يقبضها لانها لا تحول عن موضعها \* ثم قال محمد فهذا عندنا لا يجوز وهو كغيره من الاشياء \*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، پھر امام محمد فرماتے ہیں: جہاں تک اُن کے ان الفاظ کا تعلق ہے ”سلف اور بیع“ تو اس سے مراد یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے شخص سے یہ کہے: میں اپنا یہ غلام اتنی رقم کے عوض میں فروخت کر رہا ہوں اس شرط پر کہ تم مجھے اتنی رقم قرض دو گے یا یہ کہے: کہ تم مجھے اتنی رقم قرض دے دو اس شرط پر کہ میں تمہیں (یہ چیز) فروخت کروں گا تو یہ مناسب نہیں ہے۔

ان کے یہ الفاظ ”ایک سو دے میں دو شرطیں“ اس کی صورت یہ ہے: ایک شخص دوسرے شخص کو کوئی چیز اس شرط پر فروخت کرتا ہے کہ اگر وہ فوری ادائیگی کر دے تو وہ چیز ایک ہزار کی ہوگی اور اگر وہ ایک مہینے بعد ادائیگی کرے گا تو وہ چیز دو ہزار کی ہوگی تو اس شرط پر وہ سواٹے ہوایسا کرنا جائز نہیں ہے۔

جہاں تک ان کے ان الفاظ کا تعلق ہے ”ایسی چیز کا فائدہ جس کے وہ ضامن نہ ہوں“ اس سے مراد یہ ہے: ایک شخص کوئی چیز خریدتا ہے اور پھر اسے قبضے میں لیے بغیر منافع کے عوض میں آگے بچھ دیتا ہے تو ایسا کرنا جائز نہیں ہے اس طرح یہ بھی جائز نہیں ہے کہ آدمی کوئی چیز خریدے اور قبضے میں لینے سے پہلے اسے آگے فروخت کر دے۔

ان تمام صورتوں کے بارے میں امام ابوحنیفہ کا یہ قول کسی ”چیز“ کے بارے میں ہے۔

جہاں تک گھروں یا زمینوں وغیرہ کا تعلق ہے تو وہ یہ کہتے ہیں: انہیں خریدنے والے شخص کو ان کو قبضے میں لینے سے پہلے آگے فروخت کر دینے میں کوئی حرج نہیں ہے، کیونکہ ان چیزوں کو ان کی جگہ سے منتقل نہیں کیا جاسکتا، اس کے بعد امام محمد فرماتے ہیں: ہمارے نزدیک یہ بھی جائز نہیں ہے اور ان کا حکم بھی دوسری چیزوں کی مانند ہوگا۔

(1034) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) يَحْتَجُّ بِنِ عَابِرٍ  
 امام ابوحنیفہ نے - یحییٰ بن عامر کوئی حیرمی - ایک \*  
 (نامعلوم) شخص کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت  
 الْكُوفِيِّ الْحَمِيرِيِّ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَتَابِ ابْنِ أُسَيْدٍ

عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:  
 ”تم اپنے گھر والوں کو اس چیز کو فروخت کرنے سے منع کر دو جو ان کے قبضے میں نہ ہو اور اس چیز کے منافع سے منع کر دو جس چیز کے وہ ضامن نہ ہوں اور ایک سو دے میں دو شرطیں  
 عائد کرنے سے اور بیع میں سلف کرنے سے منع کر دو۔“

(عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ  
 مَتَنُ رَوَايَاتٍ: إِنَّهُ أَهْلَكَ عَنْ بَيْعِ مَا لَمْ يَقْبِضُوا  
 وَرَبْحِ مَا لَمْ يُصْمِنُوا وَعَنْ شَرَطَيْنِ فِي بَيْعٍ وَعَنْ  
 سَلْفٍ فِي بَيْعٍ

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - احمد بن حازم - ابو عبد اللہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے \*

حافظ کہتے ہیں: انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے۔

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن علی نے اس کو اپنے والد کے حوالے سے - محمد بن خالد بن علی - ان کے والد خالد بن علی - محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے۔

محمد بن حسن نے اسے اپنے ”نسخہ“ میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے \*

ابو عبد اللہ بن خضر رطبی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - الفضل بن خیرون - ابو علی بن شاذان - قاضی ابونصر بن اشکاب - عبد الرحمن حاکم - اسماعیل بن توبہ قزوینی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے \*

انہوں نے اس کو - ابو سعید محمد بن عبد الملک - ابوحسن بن قشیش - ابوبکر ابہری - ابو عمرو بہرانی - ان کے دادا کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے۔

اور انہوں نے یہ روایت ابوطالب بن یونس - ابو محمد جوہری - ابوبکر ابہری نے امام ابو حنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

(1035) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ  
 إِبْرَاهِيمَ

متن روایت: فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْجَارِيَةَ وَيَشْتَرِي  
 عَلَيْهِ أَنْ لَا يَبِيعَ وَلَا يَهَبُ قَالَ لَيْسَ هَذَا بَيْعٌ لَا  
 يَمْلِكُ صَاحِبَهُ بَيْعَهُ لَيْسَ هَذَا بِنِكَاحٍ وَلَا يَمْلِكُ  
 ذَلِكَ يَصْنَعُ بِمَالِهِ مَا يَصْنَعُ بِمَالِكَ يَمِينِهِ

(1034) قد تقدم

(1035) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (741) في الامان والنذور - وابن ابى شيبه 490/6 في البيوع والاقضية: باب

الرجل يشتري الجارية على ان لا يبيع ولا يهب

کوئی نکاح نہیں ہے اور آدمی کو اس کی ملکیت بھی حاصل نہیں ہے  
خریدنے والے شخص کی اپنے مال کے بارے میں مرضی ہے کہ وہ  
اس میں جو چاہے اختیار کر لے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخرجہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفۃ ثم قال محمد وہ ناخذ کل  
شرط یشرط فی البیع لیس من البیع وفیہ منفعة للبایع او للمشتری او للمبیع فالبیع فاسد وکل  
شرط لیس فیہ منفعة لواحد منهم فلا باس بہ\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام  
محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

ہر وہ شرط جو کسی سودے میں طے کی گئی ہو اور اس کا سودے سے کوئی واسطہ نہ ہو اور اس میں فروخت کرنے والے یا خریدار یا  
فروخت کی جانے والی چیز میں سے کسی کا بھی فائدہ ہو تو ایسا سودا فاسد شمار ہوگا اور ہر وہ شرط جس کا ان میں سے کسی کو بھی فائدہ نہ ہو  
تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

امام ابوحنیفہ نے - ابو اسحاق کے حوالے سے یہ روایت نقل  
کی ہے: - ابوسفر کی البیہ بیان کرتی ہیں:

”ایک خاتون نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: حضرت زید  
بن ارقم رضی اللہ عنہ نے مجھے ایک کینز آٹھ سو درہم کے عوض میں فروخت  
کی پھر انہوں نے وہی کینز مجھ سے چھ سو درہم کے عوض میں خرید  
لی تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: انہیں میری طرف سے یہ پیغام  
پہنچا دو کہ اگر انہوں نے تو بہ نہ کی تو اللہ تعالیٰ ان کے اس جہاد کو  
ضائع کر دے گا جو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا تھا۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ طبرانی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - محمد بن سعید قزوینی - اسماعیل بن قتبہ - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ

سے روایت کی ہے\*

انہوں نے یہ روایت علی بن عبید - علی بن عبد الملک - ابویوسف رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی

(1036) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الحجة علی اهل المدينة 750/2 - والبیہقی فی السنن الكبرى 330/5 فی

البیوع باب الرجل یبوع الشيء الی اجل ثم یشریه باقل - وفی المعرفة 367/4 (3490) فی البیوع باب الرجل یبوع السلعة ثم

یرید انشرئها - والدارقطنی فی السنن 41/2 فی البیوع - والزبلی فی نصب الرتبة 16/4

ہے\*

ابو عبد اللہ حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو فضل بن خیرون - ان کے ماموں ابوبلی - ابو عبد اللہ بن دوست علاف - قاضی عمر بن حسن اشائی - علی بن عمر قزوینی - اسماعیل بن توبہ قزوینی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے\*

(1037) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَدِيِّ بْنِ قَابِطٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَتْنٌ رَوَايَتٌ: أَنَّهُ نَهَى عَنْ بَيْعِ حَاضِرٍ لِبَايَدٍ

امام ابو حنیفہ نے - عدی بن ثابت - ابو حازم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

”آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہری شخص کے دیہاتی کے لئے سودا کرنے سے منع کیا ہے۔“

\*\*\*

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت - محمد بن عمر جبالی - ابو محمد حامد بن حکم - محمد بن صالح بطاح - ابو حاتم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے\*

(1038) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ مَتْنٌ رَوَايَتٌ: سُئِلَ ابْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ بَيْعِ السَّخْمِ وَأَكْلِ ثَمَنِهَا فَقَالَ قَاتَلَ اللَّهُ الْيَهُودَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ فَحَرَّمُوا أَكْلَهَا وَاسْتَحَلُّوا أَكْلَ ثَمَنِهَا ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى حَرَّمَ السَّخْمَ فَحَرَّمَ بَيْعَهَا وَأَكْلَ ثَمَنِهَا

امام ابو حنیفہ نے یہ روایت نقل کی ہے:

محمد بن قیس بیان کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے شراب کو فروخت کرنے اور اس کی قیمت کو کھانے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہودیوں کو برباد کرے ان پر چربی حرام قرار دی گئی تو انہوں نے اسے کھانے کو حرام قرار دیا اور اس کی قیمت کھانے کو حلال قرار دیا پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے شراب کو حرام قرار دیا ہے تو اس کو فروخت کرنا بھی حرام ہے اور اس کی قیمت کو کھانا بھی حرام ہے۔

\*\*\*

(1037) (أَخْرَجَهُ الطَّحَاوِيُّ فِي شَرْحِ مَعَانِي الْأَثَارِ 4/3 - وَابْنُ حِبَانَ (4961) - وَاحْمَدُ 2/238 - وَالشَّافِعِيُّ مَطْوُولًا وَمَقْطُوعًا 146/2 - وَالْحَمِيدِيُّ (1026) - وَابْنُ خَالِزٍ (2140) - وَمُسْلِمٌ (1413) (51) - وَابُو دَاوُدَ (2080) - وَابْنُ مَاجَةَ (1876) - وَالتِّرْمِذِيُّ (1134) - وَالبَيْهَقِيُّ فِي السَّنَنِ الْكُبْرَى 344/5

(1038) (أَخْرَجَهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الشَّيْبَانِيُّ فِي الْأَثَارِ (741) وَالحَصَكْفِيُّ فِي مَسْنَدِ الْأَمَامِ (329) - وَالدَّبْلَسِيُّ فِي مَسْنَدِ الْقُرُوسِ (5439) - وَاحْمَدُ 117/6 - وَالمُتَّقِيُّ الْهِنْدِيُّ فِي الْكَنْزِ (2982) - وَارْوَاهُ الْهَيْثَمِيُّ فِي مَجْمَعِ الزُّوَالِدِ 88/4



ابو عبد اللہ بن خرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - دو بیانیوں ابو قاسم اور عبد اللہ بن دونوں احمد بن عمر کے صاحبزادے ہیں۔  
عبد اللہ بن حسن ظلال - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے \*  
حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے \*

(1039) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سَحِيمٍ (عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ مَتَنُ رَوَايَاتٍ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّلَامِ فِي النَّخْلِ حَتَّى يَبْدُو صَلَاحَهُ \*  
امام ابو حنیفہ نے جبلة بن حاتم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں میں بیع سلم کرنے سے منع کیا ہے: جب تک ان کی صلاحیت ظاہر نہیں ہو جاتی“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوریح - ابراہیم بن سلیمان بن حیان - ابراہیم بن موسیٰ فراء - محمد بن انس صفحانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے \*

(1040) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَتَنُ رَوَايَاتٍ: إِنَّهُ طَلَبَ مِنْ امْرَأَتِهِ جَارِيَةً يَشْتَرِيهَا مِنْهَا فَقَالَتْ أَبِيعْكِهَا عَلَيَّ أَنْ تَمْسِكَهَا عَلَيَّ فَإِنْ أَرَدْتَ بَيْعَهَا كُنْتُ أَحَقُّ بِهَا بِالسَّمَنِ فَأَشْتَرَاهَا مِنْهَا بِالسَّمَنِ ثُمَّ سَأَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ لَا تَقْرُبُهَا وَفِيهَا مَسْئُوبَةٌ لِأَحَدٍ فَرَجَعَ عَبْدُ اللَّهِ وَرَدَّهَا \*  
امام ابو حنیفہ نے - (ابن شہاب) زہری کے حوالے سے - حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے: ”انہوں نے اپنی اہلیہ سے یہ مطالبہ کیا کہ وہ ان سے ان کی کنیز خرید لیں تو اس خاتون نے کہا: میں یہ کنیز اس شرط پر آپ کو فروخت کروں گی کہ آپ اس کو میرے لئے روک کے رکھیں اور جب اس کو فروخت کرنے کا ارادہ کریں تو قیمت کے عوض میں اس کی حقدار ہوں گی۔ تو حضرت عبد اللہ نے قیمت کے عوض میں اس خاتون سے اس کنیز کو خرید لیا، پھر انہوں نے حضرت عمر بن خطاب سے (اس مسئلہ کے بارے میں) دریافت کیا تو حضرت عمر نے فرمایا: تم اس کے قریب نہ جانا جب کہ اس میں دوسرے کا حصہ بھی ملا ہو۔ تو حضرت عبد اللہ نے یہ سودا ختم کر دیا اور اس کنیز کو واپس کر دیا“

(1039) (أَخْرَجَهُ الْحَاكِمِيُّ فِي مَسْنَدِ الْأَمَامِ (338) - وَابْنُ حَبَانَ (4991) - وَمَالِكٌ فِي الْمَوْطَا 618/2 فِي الْبَيْوعِ: بَابُ النَّهْيِ عَنِ بَيْعِ الشَّمَارِحِ حَتَّى يَبْدُو صَلَاحَهَا - وَالشَّافِعِيُّ فِي الْمَسْنَدِ 142/2 - وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ (14315) - وَاحْمَدُ 62/2 - وَالِدَارِمِيُّ 251/2 - وَابْنُ خُبَيْرٍ (2194) فِي الْبَيْوعِ: بَابُ بَيْعِ الشَّمَارِقِ لِيَبْدُو صَلَاحَهَا - وَمُسْلِمٌ (1534)

(1040) (أَخْرَجَهُ الطَّحَاوِيُّ فِي شَرْحِ مَعَانِي الْأَثَارِ 47/4 - وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ 429/4 فِي الْبَيْوعِ: بَابُ الرَّجْلِ يَشْتَرِي الْجَارِيَةَ عَلَيَّ إِنْ لَا يَهَبُ وَلَا يَبِعُ - وَابْنُ أَبِي عَسَاكِرٍ 336/5 - وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ (14291) - وَمَالِكٌ فِي الْمَوْطَا 123/2

ابو عبد اللہ بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو قاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلال - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم بن حبیش - محمد بن شجاع بخمی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے \*

(1041) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنِ الْهَيْثَمِ  
عَنْ عِكْرَمَةَ (عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ  
مَتَنُ رَوَايَتِهِ: رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وآلِهِ وَسَلَّمَ فِي تَمَنِ كَلْبِ الصَّيْدِ

امام ابو حنیفہ نے - ہیثم - عکرمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:  
”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شکاری کتے کی قیمت کی اجازت دی ہے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید - احمد بن عبد اللہ کندی - علی بن معبد - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے \*

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - حسین بن حسین الطحاکی - احمد بن عبد اللہ کندی - علی بن معبد - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے \*

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس بن عقده - عبد اللہ بن محمد بخاری - محمد بن منذر - احمد بن عبد اللہ کندی - علی بن معبد - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے \*

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر رضی اللہ عنہ نے یہ روایت - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد جوہری - حافظ محمد بن منذر - حسین بن مسکن اطحاکی - احمد بن عبد اللہ کندی - علی بن معبد - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے \*

انہوں نے یہ روایت ابو طالب بن یوسف - ابو محمد جوہری - ابو عباس محمد بن نصر بن احمد بن مکرم شامی - حسین بن حسین - احمد بن عبد اللہ کندی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے \*

انہوں نے یہ روایت ابو فضل بن خرون - ابو علی بن شاذان - قاضی ابوالنصر بن اشکاب - عبد اللہ بن طاہر - اسماعیل بن توہب - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے \*

(1042) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ أَبِي يَعْقُوبَ  
عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
(عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
مَتَنُ رَوَايَتِهِ: أَنَّهُ بَعَثَ عَتَابَ بْنَ أُسَيْدٍ إِلَى أَهْلِ  
مَكَّةَ وَقَالَ إِنَّهُمْ عَنْ شَرِطَيْنِ فِي بَيْعٍ وَعَنْ بَيْعٍ

امام ابو حنیفہ نے - ابو یعقوب - جس شخص نے انہیں بیان کیا اس کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے - حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عتاب بن اُسَید کو اہل مکہ کی طرف بھیج دیا تو فرمایا تم ان لوگوں کو ایک سو سے میں دو شرطیں

وَسَلَفٍ وَعَنْ رِبْحٍ مَا لَمْ يَضْمَنْ وَعَنْ بَيْعٍ مَا لَمْ  
 پابند نہ ہو اس کے منافع اور جو چیز قبضے میں نہ ہو اسے فروخت  
 کرنے سے (ان لوگوں کو) منع کر دو۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن حسن بزار - بشر بن ولید - (اور) محمد بن منذر بن سعید ہروی - احمد بن عبد اللہ کندی - علی  
 بن معبد روایت کے الفاظ ان دونوں سے ہی منقول ہیں - امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی  
 ہے \*

امام حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس بن عقده - احمد بن محمد بن قاسم - بشر بن ولید کے حوالے سے امام  
 ابو حنیفہ سے روایت کی ہے \*

ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو فضل بن خیرون - ابو بکر خیاط - ابو عبد اللہ بن دوست علاف - قاضی عمر بن حسن  
 اشثانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے -

(1043) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي  
 الْعَطُوفِ الْجَرَّاحِ بْنِ الْمُنْهَالِ (عَنِ الزُّهْرِيِّ  
 متن روایت: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ مَسْعُودٍ اشْتَرَى  
 جَارِيَةً مِنْ زَوْجَتِهِ زَيْنَبَ التَّقْفِيَّةِ وَاشْتَرَطَتْ عَلَيْهِ  
 أَنَّهُ إِنْ اسْتَفْسَنِي عَنْهَا فَهِيَ أَحَقُّ بِهَا بِمَنْبَاهَا فَلَقِي  
 عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَذَكَرَ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ مَا يَعْجِبُنِي  
 أَنْ تَقْرَبَهَا وَلَا حِدٍ فِيهَا شَرَطَ فَرَجَعَ عَبْدَ اللَّهِ فَكَرَّهَا

امام ابو حنیفہ نے - ابو عطف جراح بن منہال - زہری کے  
 حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے اپنی اہلیہ سیدہ زینب

ثقفیہ رضی اللہ عنہما سے ایک کنیز خریدی تو اس خاتون نے یہ شرط عائد کی

کہ جب انہیں اس کنیز کی ضرورت نہیں رہے گی تو وہ خاتون

قیمت کے عوض میں اس کی زیادہ حقدار ہوں گی - حضرت

عبد اللہ رضی اللہ عنہما کی ملاقات حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے ہوئی تو انہوں نے

اس مسئلے کا ذکر ان کے سامنے کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ تم اس کنیز کے پاس جاؤ جبکہ اس کے

بارے میں کسی اور کی شرط بھی موجود ہو تو حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے

وہ سود ختم کیا اور اس کنیز کو واپس کر دیا۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو فضل بن خیرون - ابو علی بن شاذان - ابوصبر بن اشکاب - ابوطاہر

تزوینی - اسماعیل ابن توہم قزوینی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے \*

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفة \* ثم قال محمد وبہ ناخذ کل

شرط کان فی بیع لیس من البیع فیہ منفعة للبائع او للمشتري او للجارية فهو فاسد\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں ہر وہ شرط جو کسی سودے کے بارے میں طے کی گئی ہو اور اس کا سودے سے کوئی واسطہ نہ ہو اور اس میں فروخت کرنے والے یا خریداریا (فروخت ہونے والی کثیر) میں سے کسی کا فائدہ ہو تو وہ سودا فاسد شمار ہوگا۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے\*

(1044) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) قَالَ سَمِعْتُ امام ابوحنیفہ بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء بن ابی رباح

کوستا:

عطاء بن ابی رباح

متن روایت: وَسَمِعْتُ عَنْ ثَمَنِ الْهَبْرِ فَلَمْ يَرَهُ بَأْسًا \* اُن سے بلی کی قیمت کے بارے میں دریافت کیا گیا تو

انہوں نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفة ثم قال محمد وبہ ناخذ وهو

قول ابو حنیفة لا بأس ببيع السباع اذا كان لها قيمة

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے جب درندے کی قیمت ہو تو اسے فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(1045) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابی سلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم بنی فرماتے ہیں:

إِبْرَاهِيمَ قَالَ

متن روایت: إِذَا وَطِئَ الْمَمْلُوكَةَ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ فِي طَهْرٍ وَاحِدٍ فَادْعُوهُ جَمِيعًا فَهُوَ لِلْآخِرِ فَإِنْ نَفَوْهُ جَمِيعًا فَهُوَ عَبْدٌ لِآخَرٍ وَإِنْ قَالُوا لَا نَدْرِي وَرَدَّاهُمْ وَوَرَّوهُ\*

”جب تین آدمی ایک ہی طہر کے دوران کسی کنیز کے ساتھ صحبت کر لیں تو اگر وہ تینوں اس کے بچے کے بارے میں دعویٰ کر دیں تو وہ بچہ اس شخص کو ملے گا جس نے سب سے بعد میں صحبت کی ہوگی اور اگر وہ سب اس کی نفی کر دیں تو وہ بچہ اس شخص کا غلام شمار ہوگا جس نے سب سے بعد میں صحبت کی ہوگی، لیکن اگر

(1044) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (742) - وفی الحجۃ علی اهل المدينة 771/2 - وابن ابی شیبۃ 414/6 باب

لنمن السنور - والبیہقی فی السنن الکبریٰ 11/6

(1045) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (746) فی الایمان والنذور: باب من باع سلعة فوجد بها عیبا او جلا

وہ سب یہ کہیں: ہمیں نہیں معلوم (کہ یہ کس کا بیچہ ہے) تو وہ بیچہ ان سب کا وارث بنے گا اور وہ سب اس کے وارث بنیں گے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفۃ ثم قال محمد ولسنا ناخذ بهذا ولکنہم ان ادعوه جمیعاً معاً نظراً کم جاءت بہ منذ ملکھا الآخر فان کانت جاءت بہ لستہ اشہر فہو ابن المشری الآخر وان کانت جاءت بہ لاقلاً من ستہ اشہر منذ باعھا الاول فہو ابن الاول وان نفوہ جمیعاً او شکوا فیہ فہو عبد الآخر ولا یلزم النسب بالشک حتی یاتی الیقین والدعوة وهذا کله قول ابو حنیفۃ رضی اللہ عنہ\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے ہیں اگر وہ سب لوگ اس کا دعویٰ کر دیتے ہیں تو پھر ہم اس بات کا جائزہ لیں گے کہ دوسرے شخص کے اس کے مالک بننے کے بعد کتنے عرصے بعد اس نے بیچے کو جنم دیا ہے؟ اگر تو اس نے چھ ماہ کا عرصہ گزرنے کے بعد بیچے کو جنم دیا ہو تو وہ دوسرے خریدار کی اولاد شمار ہوگا، لیکن اگر اس نے اپنے فروخت ہونے کے بعد چھ ماہ گزرنے سے پہلے بیچے کو جنم دیا ہو تو وہ پہلے مالک کی ملکیت شمار ہوگا اگر وہ سب اس بیچے کی نفی کر دیتے ہیں یا اس کے بارے میں شک کا اظہار کرتے ہیں تو وہ غلام شمار ہوگا اور شک کی وجہ سے اس کا نسب ثابت نہیں ہوگا، کیونکہ نسب یقین اور دعویٰ کی بنیاد پر ثابت ہوتا ہے ان تمام صورتوں میں امام ابوحنیفہ کا موقف بھی یہی ہے۔

(1046) — سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ  
امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان -- ابراہیم نخعی کے  
حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما  
فرماتے ہیں:

متن روایت: فِي الْمَمْلُوكَةِ تَبَاعُ وَلَهَا رُوحٌ قَالَ  
بَيْعَهَا طَلَاقٌ  
”جس کنیز کو فروخت کی جائے اور اس کا شوہر بھی موجود ہو  
تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس کنیز کی فروخت اسے  
طلاق شمار ہوگی۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفۃ \* ثم قال محمد ولسنا ناخذ بهذا وان بیعت بلغنا ذلك عن عمر بن الخطاب (و) عن علی بن ابو طالب (و) عبد الرحمن بن عوف (و) حذیفة بن الیمان رضوان اللہ علیہم اجمعین ولكن یفرق بینہما فی البیع وہی علی

حالها وهو قول ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے ہیں اگرچہ اسے فروخت کر دیا گیا ہو، حضرت عمر بن خطاب، حضرت علی بن ابو طالب، حضرت عبدالرحمن بن عوف، حضرت حذیفہ بن یمان رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حوالے سے یہی روایت ہم تک پہنچی ہے اس سو سے میں ان دونوں کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی اور وہ اپنی حالت پر برقرار رہے گی امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1047)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ

امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابی سلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

”جن چیزوں کا وزن کیا جاتا ہے ان کے بارے میں تم

متن روایت: أَسْلِمَ مَا يُكَالُ فِيمَا يُوزَنُ وَمَا يُوزَنُ

ماپ کے حساب سے بیع سلم کر لو اور جن چیزوں کو ماپا جاتا ہے ان

فِيمَا يُكَالُ وَلَا تُسَلِّمُ مَا يُكَالُ فِيمَا يُكَالُ وَلَا مَا

کے بارے میں تم وزن کے حساب سے بیع سلم کر لو لیکن جن

يُوزَنُ فِيمَا يُوزَنُ فَإِذَا اخْتَلَفَتِ النَّوْعَانُ مِمَّا لَا

چیزوں کو ماپا جاتا ہے ان کے عوض میں ماپنی ہوئی چیز کی بیع سلم نہ

بُكَالُ وَلَا يُوزَنُ فَلَا بَأْسَ بِهِ إِنِّينِ يُوَاحِدٍ يَدَّابِدٍ

کرو اور جن چیزوں کا وزن کیا جاتا ہے ان کے عوض میں وزن کی

وَلَا بَأْسَ بِهِ نَسِيًّا وَإِنْ كَانَ مِنْ نَوْعٍ وَاحِدٍ مِمَّا لَا

جانے والی چیز کی بیع سلم نہ کرو جب دو قسمیں مختلف ہوں اور ان کا

يُكَالُ وَلَا يُوزَنُ فَلَا بَأْسَ بِهِ إِنِّينِ يُوَاحِدٍ يَدَّابِدٍ

تعلق اس چیز سے ہو جسے نہ ماپا جاتا ہے اور نہ ہی وزن کیا جاتا

وَلَا حَرَجَ عَلَيْهِ

ہے تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے جب دست بدست لین

دین کرتے ہوئے ایک چیز کے عوض میں دو چیزیں لی یا دی

جائیں اور اگر ادھار سودا ہو تو بھی اس میں کوئی حرج نہیں ہے

لیکن اگر دونوں طرف ایک ہی قسم کی چیز ہو اور نہ اس کو ماپا جاتا ہو

اور نہ ہی وزن کیا جاتا ہو تو پھر دست بدست لین دین کرتے

ہوئے دو کے عوض میں ایک میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن ایسی

صورت میں ادھار میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن بنی الآثار فرواہ عن ابی حنیفہ \* ثم قال محمد وبهذا كله

ناخذ وهو قول ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ\*

(1047) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (739)۔ و ابو یوسف فی الآثار 187۔ و عبد الرزاق 30:8 (14771) فی

البیوع: باب الطعاش لا یمثل۔ و ابن ابی شیبہ 4/514 فی البیوع: من کره ان یسلم ما یکال فیما یکال

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے، پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم ان سب باتوں کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1048) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ قَالَ

متن روایت: إِذَا اسَلَمْتُ فِي النَّيَابِ لَمْ كُنَّا  
مَعْرُوفًا عَرَضَهُ وَرَفَعْتُهُ فَهُوَ جَائِزٌ\*  
”جب تم کپڑوں میں بیعِ سلم کرتے ہوئے اور وہ کپڑا اس  
کی بیئرش اور کپڑے کی قسم مخصوص شناخت رکھتی ہو تو پھر یہ جائز  
ہے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة \* ثم قال محمد وبه ناخذ اذا  
سمى الطول والعرض والرقة والجنس والاجل ونقد الثمن قبل ان يتفرقا وهو قول ابو حنيفة  
رضي الله عنه\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے، پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں، جب طول و عرض و رقعہ و جنس متعین مدت، نقد قیمت کا تعین ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے کر لیا گیا ہو (تو یہ جائز ہوگا) امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔\*

(1049) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ

متن روایت: فِي الرَّجُلِ يُسَلِّمُ النَّيَابِ فِي النَّيَابِ  
قَالَ إِذَا اخْتَلَفَتْ أَنْوَاعُهُ فَلَا بَأْسَ بِهِ\*  
”جو شخص کپڑوں کے عوض میں کپڑوں کی بیعِ سلم کرتا ہے تو  
ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب اس کپڑے کی اقسام مختلف ہوں، تو  
پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة \* ثم قال محمد وبه ناخذ وهو  
قول ابو حنيفة رضي الله عنه\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے، پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔\*

(1048) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (749) - والبیہقی فی السنن الکبریٰ 22/6 فی البیوع: باب من اجاز السلم فی

الحيوان - وابن ابي شيبة 398/4 فی البیوع والاقضية: باب فی السلم بالنیاب

(1049) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (748) - وابن ابي شيبة 398/4 فی البیوع والاقضية: فی السلم بالنیاب

(1050) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
 امام ابوحنیفہ نے - عطاء بن ابی رباح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

”حضرت ابراہیم بن نعیم بن نحام رضی اللہ عنہ کا ایک غلام تھا انہوں نے اسے مدبر بنا دیا پھر انہیں اس کی قیمت کی ضرورت پیش آئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غلام کو آٹھ سو درہم کے عوض میں فروخت کر دیا۔“

\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن منذر ہروی - احمد بن عبد اللہ بن محمد کندی - ابراہیم بن جراح - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے ہی یہ روایت - عبد اللہ بن محمد بلخی - احمد بن یعقوب سلجی - ابو سعید محمد بن منشر صفانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے\*۔

(1051) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
 امام ابوحنیفہ نے - عطاء بن ابی رباح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدبر غلام کو فروخت کر دیا تھا۔“

\*\*\*

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - اسحاق بن ابراہیم انباری - احمد بن عبد اللہ بن محمد کوفی - ابراہیم بن جراح - ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے\*۔

(1052) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
 امام ابوحنیفہ نے - عطاء بن ابی رباح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

(1050) اخرجه الحصكفي في مسند الامام (304) - والبخاري (2534) في العتق: باب بيع المدبر - ومسلم (997) (58) في الايمان: باب جواز بيع المدبر - وابوداود (3955) في العتق: باب بيع المدبر - وابن ماجه (2513) في العتق: باب المدبر (1051) قد تقدم - وهو سابقه

(1052) اخرجه الحصكفي في مسند الامام (339) - واحمد (341/2) - والحطاي في شرح مشكل الآثار (2282) - والطبراني في الاوسط (1327) - وابونعيم في تاريخ اصفهان 1/121



رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
 متقن روایت: لَا تَبَاعُ الشَّمَارُ حَتَّى تَطْلُعَ الشُّرْبَانُ\*  
 نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:  
 ”پھل کو اس وقت تک فروخت نہیں کیا جائے گا جب تک  
 ثریا (ستارہ) طلوع نہیں ہو جاتا۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو عبد اللہ حسین بن خسرو یحییٰ نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو فضل بن خیرون۔ ان کے ماموں ابو علی باقانی۔ ابو عبد اللہ بن  
 دوست علاف۔ قاضی عمر حسن اشثانی۔ محمد بن اسماعیل ترمذی۔ محمد بن ابوسری۔ یوسف بن ابوبکیر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے  
 روایت کی ہے\*

قاضی عمر اشثانی نے امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔  
 حافظ ابو نعیم اصفہانی نے یہ روایت۔ عبد اللہ بن محمد بن عثمان واسطی۔ ابو یعلیٰ۔ بشر بن ولید۔ ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ کے  
 حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے\*

(1053)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءٍ عَنْ  
 جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ  
 امام ابو حنیفہ نے۔ عطاء بن ابی رباح کے حوالے سے یہ  
 روایت نقل کی ہے۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے  
 ہیں:

متقن روایت: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ  
 وَسَلَّمَ عَنِ الرَّبِيبِ وَالتَّمْرِ وَالبُسْرِ\*  
 ”نبی اکرم ﷺ نے رکشش، کھجور اور چھوہارے سے منع کیا  
 ہے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت۔ احمد بن محمد بن سعید ہمدانی۔ جعفر بن محمد بن مروان۔ ان کے والد کے حوالے سے۔ خاقان بن  
 حجاج کے حوالے سے امام ابو حنیفہ اور مسعر سے روایت کی ہے۔

(1054)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءٍ بِنِ  
 أَبِي رِبَاحٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَسَمَةَ بِنِ زَيْدٍ رَضِيَ  
 اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ  
 امام ابو حنیفہ نے۔ عطاء بن ابی رباح۔ حضرت عبد اللہ بن  
 عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ حضرت اسامہ  
 بن زید رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

متقن روایت: إِنَّمَا الرَّبَابُ فِي النَّسِينَةِ وَأَمَّا يَدَا بَيْدٍ  
 فَلَا تَبَأَسُ\*  
 ”سوڈا حار میں ہوتا ہے، دست بدست لین دین میں کوئی  
 حرج نہیں ہے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(1054) اخرجہ الحصكفي في مسند الامام (331)۔ والطحاوي في شرح معاني الآثار 64/4۔ وابن حبان (5023)۔ والبخاري  
 (2187) في البيوع: باب بيع الدينار بالدينار ناساً۔ ومسلم (1596) في المساقاة: باب بيع الطعام بالطعام مثلاً بمثل۔ وابن  
 ماجه (2257) في التجارات: باب من قال: لا ربا الا في النسبة

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح ترمذی - علی بن عبدالصمد - محمد بن منصور طوسی - ابومنذر اسماعیل بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے\*

(1055) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ  
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
مُتَن رِوَايَاتٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
اشْتَرَى عَبْدَيْنِ يَبْعُدُ  
امام ابو حنیفہ نے - ابوزبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:  
”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک غلام کے عوض میں دو غلام خریدے تھے۔“

\*\*\*

بخاری نے یہ روایت - صالح بن اورتج - ابو شیمہ - احمد بن عبدہ - زبیر بن عبید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے\*

(1056) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ  
مُتَن رِوَايَاتٍ: أَنَّهَ قَالَ فِي النَّاجِرِ يَخْتَلِفُ إِلَى  
رَبِيبِ الْأَحْمَدِ كَرَاهًا أَوْ سِيًّا  
امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:  
”جو تا جرائل حرب کی زمینوں کی طرف جاتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے بشرطیکہ وہ اسلحہ یا قیدی وغیرہ ادھر نہ لے جاتا ہو۔“

\*\*\*

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنیفہ \* ثم قال محمد وبه تاجلذ وهو قول ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔\*

(1057) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ  
امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلمان - ابراہیم رضی اللہ عنہ کے

(1055) (اخرجه) الحصكفي في مسند الامام (333) - وابن حبان (4550) - ومسلم (1602) في المساقاة: باب جواز بيع الحيوان بالحيوان من جنسه متفاضلاً - واحمد 349/3 - والترمذی (1239) في البيوع: باب ما جاء في شراء العبد بالعدين - وابوداود (3358) في البيوع - والبيهقي في السنن الكبرى 286/5

(1056) (اخرجه) محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (761) في البيوع: باب حمل التجارة الى ارض الحرب - وابن ابي شيبه 448/12 في الجهاد: باب ما يكره ان يحمل الى العدو فيقتل به

(1057) (اخرجه) محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (750) والحصكفي في مسند الامام (341) - ومالك 523/2 في النكاح: باب ما جاء في الخطبة - والشافعي في الرسالة 307 - والحميدي (1027) - واحمد 462/2 - والبخاري (5144) في النكاح: باب لا يخطب على خطبة اخيه ينكاح اوبدعه - والطحاوي في شرح معاني الآثار 4/3 - والبيهقي في السنن الكبرى 180/7

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (اور) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ،  
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:  
”آدمی اپنے بھائی کی بولی پر بولی نہ لگائے۔“

إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (و) أَبِي سَعِيدِ الْخَدْرِيِّ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا (عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ  
وَسَلَّمَ  
مُتَن رِوَايَاتٍ: أَنَّهُ قَالَ لَا يَسْتَأْمُ الرَّجُلُ عَلَى سَوْمِ  
أَخِيهِ\*

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حسن بن زیاد نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کیا ہے\*

امام ابوحنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلمیان۔ ابراہیم نخعی کے  
حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (اور)  
حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے ارشاد فرمایا ہے:

”کوئی شخص اپنے بھائی کے نکاح کے پیغام پر نکاح کا  
پیغام نہ بھیجے اور اس کی بولی پر بولی نہ لگائے اور عورت کے ساتھ  
اس کی چھو بھی یا خالہ پر نکاح نہ کیا جائے اور عورت اپنی بہن کی  
طلاق کا مطالبہ نہ کرے تاکہ اس کے حصے کی نعمتیں خود حاصل  
کر لے کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی اسے رزق عطا کرنے والا ہے۔ جب  
کوئی شخص کسی کو مزدور رکھے تو اسے اس کی مزدوری کے بارے  
میں بتا دے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ ابو محمد بخاری نے یہ روایت۔ ابراہیم بن عمرو بن محمد بن عبید۔ یثیم بن حکم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے کئی طرق  
سے روایت کی ہے۔

حافظ حسین بن خروث نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو غنائم بن عثمان۔ ابوسن بن زرقویہ۔ ابوسہل بن زیاد۔ بشر بن فضل۔  
ابراہیم بن زیاد۔ عباد بن عوام کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے\*

(1059)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) رَوَى هَذَا  
الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي هَارُونَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَآبِي  
امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہی حدیث ابو ہارون  
کے حوالے سے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید

سَعِيدُ الْخُدْرِيِّ (عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ خُدْرِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَقُولٍ هُوَ -

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو عبد اللہ حسین بن خروزمی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوطالب بن یوسف - ابو محمد جوہری - ابوبکر ابہری - ابو عمرو بہ زانی - ان کے دادا کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے \*۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنيفة وزاد فيه ولا تناجشوا ولا تباعوا بالقاء الحجر ثم قال محمد رحمه الله وبهذا كله ناخذ وهو قول ابو حنيفة\* ثم قال محمد واما قوله فلا تناجشوا فالرجل يبيع البيع فيزيد رجل آخر في الثمن وهو لا يريد ان يشتري لسمع بذلك غيره فيشتريه بذلك على سومه وهو النجش فلا ينبغي\* واما قوله فلا تباعوا بالقاء الحجر فهذا بيع كان في الجاهلية يقول احدهم اذا قبض الحجر فقد وجب البيع فهذا مكروه وهو تعليق بالشرط والبيع فاسد فيه\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے اور اس میں یہ الفاظ زائد نقل کئے ہیں ”تم لوگ آپس میں مصنوعی بولی نہ لگاؤ اور پتھر پھینکنے والوں سے نہ کرو“۔

پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم ان سب باتوں کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں اور امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔ اس کے بعد امام محمد فرماتے ہیں: ان کے یہ کلمات ”مصنوعی بولی نہ لگاؤ“ سے مراد یہ ہے: ایک شخص دوسرے شخص کے ساتھ کوئی سودا کرتا ہے تو تیسرا شخص آ کر زیادہ قیمت کی پیشکش کر دیتا ہے اس کا مقصد اس چیز کو خریدنا نہیں ہوتا بلکہ خریدار کو (دھوکا دینا ہوتا ہے) تاکہ اس کی بولی کی وجہ سے خریدار (زیادہ قیمت ادا کرنے پر تیار ہو جائے) یہ چیز مصنوعی بولی ہے ایسا نہیں کرنا چاہئے۔ ان کا یہ کہنا ”تم پتھر پھینکنے والوں سے نہ کرو“ اس سے مراد یہ ہے: یہ زمانہ جاہلیت میں سودا کرنے کا ایک طریقہ تھا، کوئی شخص یہ کہتا تھا: جب میں نے پتھر ڈال دیا تو سودا طے شمار ہوگا ایسا کرنا مکروہ ہے، کیونکہ اسے شرط کے ساتھ متعلق کیا گیا ہے اور ایسی صورت میں سودا فاسد ہوتا ہے۔

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن علی کلاعی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - اپنے والد محمد بن خالد بن علی - ان کے والد خالد بن علی کلاعی - محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے \*۔

امام محمد بن حسن نے اسے اپنے ”نسخہ“ میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے روایت کیا ہے۔

(1060) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي

(1060) اخرجه الحصكفي في مسند الامام (337) - وابن حبان (4992) - ومسلم (1536) في البيوع: باب النهي عن بيع المتماثل قبل

ان يبدوا صلاحها - والبيهقي في السنن الكبرى 301/5 - واحمد 320/3 مختصر - والبخاري (2196) في البيوع: باب بيع المتماثل قبل

ان يبدوا صلاحها - ومسلم (1536) (84) - وابوداود (3370) في البيوع: باب بيع المتماثل قبل ان يبدوا صلاحها

الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

سے یہ روایت نقل کی ہے

”نبی اکرم ﷺ نے کھجور کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے جب تک وہ اتارے جانے کے قابل نہیں ہو جاتی ہیں۔“

مَتْنُ رِوَايَتٍ: أَنَّهُ نَهَى أَنْ يَشْتَرِيَ تَمْرَةً حَتَّى تَشْفَقَ

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعد بہمانی (وہ بیان کرتے ہیں:) - اسماعیل بن محمد نے مجھے اپنے دادا اسماعیل بن ابویحییٰ کی تحریر دی تو اس میں یہ تحریر تھا: امام ابوحنیفہ نے ہمیں یہ حدیث بیان کی -

امام ابوحنیفہ نے - عمرو بن دینار - طاؤس کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص کوئی اناج خریدے تو اسے آگے اس وقت تک فروخت نہ کرے جب تک اسے پورا نہیں کر لیتا (یعنی اپنے قبضے میں نہیں لے لیتا)۔“

(1061) - سندر روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَمْرِو بْنِ

دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ (عَنِ) ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

(عَنِ) النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ

مَتْنُ رِوَايَتٍ: مَنْ اشْتَرَى طَعَامًا فَلَا يَبِيعُهُ حَتَّى

يَسْتَوْفِيَهُ

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابورحیح - ابراہیم بن نصر کندی - یحییٰ بن نصر بن حاجب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے \*

امام ابوحنیفہ نے - ابوبکر مرزوق تمیمی کو فی - ابوجبلہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

”ابو جبلہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا: ہم کسی سرزمین پر آتے ہیں ہمارے پاس عمدہ قسم کے ہلکے وزن کے سکے ہوتے ہیں اور اس علاقے میں بھاری وزن کے خراب سکے ہوتے ہیں تو کیا ہم اپنے سکوں کے عوض میں ان کے سکے خرید سکتے ہیں؟ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: جی نہیں - تم اپنی چاندی کو دینار کے عوض میں فروخت کرو اور پھر

(1062) - سندر روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي بَكْرٍ

مَرْزُوقِ التَّمِيمِيِّ الْكُوفِيِّ عَنْ أَبِي جَبَلَةَ عَنْ ابْنِ عَمَرَ

مَتْنُ رِوَايَتٍ: أَنَّهُ سَأَلَهُ إِنَّا نَقْدِمُ الْأَرْضَ وَمَعَنَا

الْوَرَقُ الْخِفَافُ النَّافِقَةُ وَبِهَا النِّقَالُ الْكَاسِدَةُ

أَفَنَشْتَرِي وَرَقَهُمْ بِوَرَقِنَا قَالَ لَا وَلَكِنْ بَعْ وَرَقَكَ

بِالذَّنَائِيرِ وَاشْتَرِ وَرَقَهُمْ وَلَا تَفَارِقَهُمْ حَتَّى تَقْبِضَ

فَإِنَّ صَعِدَ فَوْقَ الْبَيْتِ فَاصْعُدْ مَعَهُ وَإِنْ وَتَبَ فِئْبْ

مَعَهُ\*

(1061) (اخرجه الحصكفي في مسند الامام) (334) - وابن حبان (4980) - وابن ماجه (2227) في التجارات: باب النهي عن بيع

الطعام قبل ما لم يقبض - ومسلم (1525) في البيوع: باب بطلان بيع المبيع قبل القبض - والترمذي (1291) في البيوع: باب كراهية بيع

الطعام حتى يستوفيه - وابوداود (3497) في البيوع: بيع قبل الطعام قبل ان يستوفى

(1062) (اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار) (759) في البيوع: باب شراء الدراهم النقال بالخفاف - والربا

(سونے کے دینار کے عوض میں) ان کی چاندی خریدو اور تم دوسرے فریق سے اس وقت تک جدا نہ ہونا جب تک تم ان چیزوں کو قبضے میں نہیں لے لیتے اگر وہ چھت پر چڑھ جائے تو تم بھی اس کے ساتھ چڑھ جانا۔ اگر وہ کود جائے تو تم بھی اس کے ساتھ کود جانا۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو عباس بن عقدہ۔ قاسم بن محمد۔ ابولباب اشعری۔ ابویوسف رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے\*  
ابوسین بن خسرو لُحَی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوقاسم بن احمد بن عمر۔ عبد اللہ بن حسن خلیل۔ عبدالرحمن بن عمر۔ محمد بن ابی نعیم بن حمیش۔ محمد بن شجاع۔ حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمہم اللہ سے روایت کی ہے\*

(1063)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَمْرِو بْنِ زَيْدٍ (عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ مَتَنُ رَوَايَاتٍ أُجْمَعًا عَنْ بَيْعِ الطَّعَامِ حَتَّى تَقْبِضَ\*  
امام ابوحنیفہ نے۔ عمرو بن دینار کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:  
”میں قبضے میں لینے سے پہلے اناج کو فروخت کرنے سے منع کیا گیا۔“

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں یہ سمجھتا ہوں کہ اناج کے جھسی کسی بھی چیز کو اس وقت تک فروخت نہیں کیا جائے گا جب تک اسے قبضے میں نہیں لیا جاتا۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت۔ محمد بن صالح بن عبداللہ طبری۔ حسن بن ابوزید۔ اسماعیل بن ابویحییٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمہم اللہ سے روایت کی ہے\*

(1064)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا (عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَتَنُ رَوَايَاتٍ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ\*  
امام ابوحنیفہ نے۔ ابوزبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:  
”شہری شخص دیہاتی کے لئے سودا نہ کرے۔“

(1063) (قد تقدم في (1061)

(1064) (أخرجه ابن حبان (4960)۔ والشافعي في المسند 147/2۔ واحمد 307/2۔ وابن ابی شيبه 239/6۔ ومسلم (1522) في صحيحه: باب تحريم بيع الحاضر المبادى - والترمذی (1223) في البيع: باب ماجاء لا يبيع حاضر لباد

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - محمد بن علی بن ابی عثمان - حسن بن زرقویہ - ابویساح احمد بن محمد بن زیاد قطان - احمد بن حسن بن عبد الجبار کنتی - ولید بن شجاع کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے\*  
**(1065)** - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سَلْمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ عَنْ مُسَوَّرِ بْنِ أَحْنَفَ مَتْنٌ رَوَاهُ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ إِنَّ لِي أَمَةً أَرْضَعْتُ وَوَلَدْتُ أَلْفَايِمَهَا قَالَتْ نَعَمْ فَأَنْطَلَقُ فَبَاعَهَا قَالَ مَنْ يَشْتَرِي مِنِّي أُمَّمٌ وَوَلَدِي\*  
 نقل کی ہے - مستور بن احنف بیان کرتے ہیں:  
 ”ایک شخص حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: میری ایک کنیر نے میرے بچے کو دودھ پلایا ہے کیا میں اس کنیر کو فروخت کر سکتا ہوں؟ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں۔ تو وہ شخص گیا اور اس نے اپنی کنیر کو فروخت کرتے ہوئے یہ کہا: کون مجھ سے میری ام و ولد خریدے گا؟“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے\*  
**(1066)** - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَافِعِ (عَنِ) ابْنِ عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ مَتْنٌ رَوَاهُ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْغَرِيرِ\*  
 امام ابو حنیفہ نے - نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:  
 ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دھوکے کے سودے سے منع کیا ہے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن عبد اللہ بن اسحاق طوسی - محمد بن منبج - ابو احمد زبیری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے\*  
**(1067)** - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ  
 امام ابو حنیفہ نے - محمد بن قیس کا یہ بیان نقل کیا ہے:

”ثقیف قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک شخص جس کی کنیت مَتْنٌ رَوَاهُ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ ثَقِيفٍ يُكْنَى أبا عَامِرٍ“

(1065) قلت: وقد اخرج البيهقي في السنن الكبرى 348/10 في عتق امهات الاولاد: باب الخلاف في امهات الاولاد - وعبدالرزاق (13214) باب بيع امهات الاولاد - مختصر انحوه  
 (1066) اخرجہ الحسکفی فی مسند الامام (335) - واحمد 5/2 - والنسائی فی الکبری (6218) - وابن حبان (4946) - والبیہقی فی المعرفة (11461) - والترمذی (1129) - والبخاری (2256) - ومسلم (1514) (5) - والبیہقی فی السنن الكبرى 341/5  
 (1067) اخرجہ الحسکفی فی مسند الامام (335) - وفي الموطأ 248 (413) - باب تحريم الخمر - ومالك في الموطأ 609 (1541) - وابويعلی (2468) - واحمد 230/1 - والدارمی 14/2 فی الاشرية: باب النهی عن الخمر وشرائها - ومسلم (1579) فی الصافة: باب تحريم الخمر - والبیہقی فی السنن الكبرى 12/6

ابوعامر تھی وہ ہر سال نبی اکرم ﷺ کو شراب کا ایک مشکیزہ تحفے کے طور پر دیا کرتا تھا، جس سال شراب کو حرام قرار دیا گیا، اس سال بھی اس نے پہلے کی طرح شراب کا ایک مشکیزہ نبی اکرم ﷺ کو تحفے کے طور پر پیش کیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابوعامر! اللہ تعالیٰ نے شراب کو حرام قرار دے دیا ہے تو ہمیں تمہاری شراب کی ضرورت نہیں ہے۔ اس نے عرض کی: آپ اسے قبول کر لیں اور پھر اسے فروخت کر کے اس کی قیمت کو اپنی ضروریات میں استعمال کر لیں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے اسے پینے کو حرام قرار دیا ہے اور اس نے اسے فروخت کرنے اور اس کی قیمت کھانے کو بھی حرام قرار دیا ہے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے\*

امام ابوحنیفہ نے۔ معن بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مسعود کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:  
حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”سودا طے کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے نام پر کرؤ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! وہ کیسے؟ آپ نے فرمایا: یہ جو تم لوگ کہتے ہو کہ ہم اسے فروخت کر رہے ہیں (اور اس کا معاوضہ اس وقت وصول کریں گے) جب مال غنیمت میں سے ہمیں حاصل جائے گا۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابوہم بخاری نے یہ روایت۔ محمد بن ابراہیم بن زیاد رازی۔ عمرو بن حمید قاض۔ اسماعیل بن عیاش کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے\*

كَانَ يُهْدِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي كُلِّ عَامٍ رَاوِيَةً مِنْ خَمْرٍ فَأَهْدَى إِلَيْهِ فِي الْعَامِ الَّذِي حُرِّمَتْ فِيهِ الْخَمْرُ رَاوِيَةً خَمْرٍ كَمَا كَانَ يُهْدِيهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا عَامِرٍ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى حَرَّمَ الْخَمْرَ فَلَا حَاجَةَ لَنَا بِخَمْرِكَ فَقَالَ خَذْهَا وَبِعْهَا وَاسْتَعِنَ بِمَتْنِهَا عَلَيَّ حَاجَتِكَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى حَرَّمَ شُرْبَهَا وَحَرَّمَ بَيْعَهَا وَآكَلَ ثَمَرِهَا\*



(1069) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادِ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلمہ - ابراہیم نخعی کے  
حوالے سے - حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ  
روایت نقل کی ہے:

مَتْنُ رِوَايَتِهِ: أَنَّ رَجُلًا اسَلَّمَ مَا لَمْ يَلِ فِي قَلْبِهِ إِلَى  
أَجَلٍ مَعْلُومٍ فِي شَيْءٍ مَعْلُومٍ فَكَفَّرَ ذَلِكَ ابْنُ  
مَسْعُودٍ وَقَالَ خُذْ رَأْسَ مَالِكَ وَلَا تُسَلِّمْ فِي  
الْحَيَوَانِ

”ایک شخص نے کسی متعین مدت تک کسی متعین چیز کے  
عوض میں کچھ اونٹنیوں کی بیع مسلم کر لی تو حضرت عبداللہ بن  
مسعود رضی اللہ عنہ نے اسے مکروہ قرار دیا اور فرمایا: تم اپنا مال حاصل کر لو  
اور جانوروں میں بیع مسلم نہ کرنا۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ حسین بن محمد بن خروطی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - قاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمن بن عمر -  
محمد بن ابراہیم بغوی - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة مفصلاً فقال رفع عبد الله بن  
مسعود الى زيد بن خليل البكري ما لا مضاربة فاسلم زيد الى عتريس بن عرقوب في قلائص  
الحديث الى آخره\*

ثم قال محمد وبه ناخذ لا يجوز السلم في شيء من الحيوان وهو قول ابو حنيفة\*  
امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے تفصیلی روایت کے  
طور پر نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے زید بن خلیل بکری کو کچھ مال مضاربت کے طور پر دیا، تو زید  
نے وہ مال عتریس بن عرقوب کو کچھ اونٹنیوں کی شکل میں دے دیا۔ اس کے بعد پوری روایت ہے۔

پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں، کسی بھی جانور میں بیع مسلم کرنا جائز نہیں ہے، امام ابوحنیفہ کا بھی یہی  
قول ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کی ہے، جس طرح امام محمد بن حسن نے  
اس کو روایت کیا ہے۔

(1070) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
دِينَارٍ (عَنْ) ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

امام ابوحنیفہ نے - عبداللہ بن دینار کے حوالے سے یہ  
روایت نقل کی ہے - حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے  
ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

(1069) (اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (744) - والطحاوي في شرح معاني الآثار 63/4 (575/4) في البيوع: باب  
اسقراض الحيوان - وعبد الرزاق 24/8 (14149) في البيوع: باب السلف في الحيوان - وابن ابي شيبة 423/4 (21285) في البيوع  
والاقضية: من كرهه



(اخرجہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفہ \* ثم قال محمد ولسنا نأخذ بهذا يجوز بيع القصب اذا باعه صاحبه خاصة فاما الصيد فلا يجوز بيعه الا ان يكون يؤخذ بغير صيد ويجوز البيع ويكون صاحبه بالخيار ان شاء اخذه اذا رآه وان شاء رده وهو قول ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ \*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے ہیں، کانے کو فروخت کرنا جائز ہے جبکہ اس کے مالک نے صرف اس کو فروخت کیا ہو، لیکن جہاں تک شکار کا تعلق ہے تو اسے فروخت کرنا جائز نہیں ہے، البتہ اگر اسے شکار کے بغیر پکڑا گیا ہو تو حکم مختلف ہوگا اور فروخت کرنا جائز ہوگا اور اسے لینے والے کو اختیار ہوگا کہ جب وہ اسے دیکھے تو اگر چاہے تو حاصل کر لے اور اگر چاہے تو واپس کر دے امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔ \*

(1073) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”متن روایت: لَا يَسُومُ الرَّجُلُ عَلَى سَوْمِ آخِيهِ“  
”کوئی شخص اپنے بھائی کی بولی پر بولی نہ لگائے۔“

حافظ حسین بن محمد بن خسرو لُجِّي نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلال - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم بغوی - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے \*  
امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے، مکمل طور پر، تفصیلی روایت کے طور پر روایت کیا ہے۔

(1074) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي يَحْيَى وَقَيْلِ أَبِي حَبَلَةَ وَقَيْلِ أَبِي عَمْرٍو وَعَنْ سَعِيدِ ابْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ

امام ابوحنیفہ نے - ابویحییٰ - ایک قول کے مطابق ابوہبلہ - ایک قول کے مطابق ابوعمر و سعید بن جبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما \* نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

(1073) بقدم فی (1057)

(1074) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (747) - وفی الصحیح علی اهل المدينة 2/595 - وابن ابی شیبہ 274/4 (1998) فی البیوع: باب فی رجل اسلف فی طعام واخذ بعض طعام وبعض راس المال - من قال: لا بأس - والبهقی فی السنن الکبری 27/6 فی البیوع: باب من اقال السلم الیه بعض السلم وقبض بعضاً - وعبدالرزاق 13/8 (141/1) فی البیوع: باب اسلف فی شیء فیأخذ بعضه

متن روایت: إِذَا أَخَذَ الرَّجُلُ بَعْضَ رَأْسِ الْمَالِ وَحَفِظَ سَلِيمَهُ فَلَا بَأْسَ بِهِ\*  
 ”جب کوئی شخص مال کا کچھ حصہ حاصل کر لے اور کچھ حصے کی بیع مسلم کر لے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظہ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس بن عقده - جعفر بن محمد - ان کے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن زبیر رحمہ اللہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے\*  
 ابو عبد اللہ حسین بن خسرو ثقفی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم ابن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلال - عبدالرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم بن حبیش - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے\*  
 (واخرجہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) الامام ابو حنیفہ ثم قال محمد وبہ لاخذ وهو قول ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآحار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے\*  
 حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے\*

(1075) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَتَنُ رِوَايَاتٍ: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَكْلَ الرِّبَا وَمُؤْكَلَهُ\*  
 امام ابو حنیفہ نے - ابواسحاق - حارث کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:  
 ”اللہ کے رسول ﷺ نے سود کھانے والے اور اسے کھلانے والے پر لعنت کی ہے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن احمد بن اسماعیل بغدادی - ابوصابر نیشاپوری - علی بن حسن - حفص بن عبدالرحمن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے\*  
 (1076) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ مَتَنُ رِوَايَاتٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشَّرْطِ فِي الْبَيْعِ\*  
 امام ابو حنیفہ نے - عمرو بن شعيب - ان کے والد اور ان کے دادا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:  
 ”نبی اکرم ﷺ نے بیع میں شرط عائد کرنے سے منع کیا ہے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(1075) (اخرجہ) الحصفہ الحصفی فی مسند الامام (330) - واحمد 1/83 - والبیروانی (2/819) - وابن ماجہ (1935) - والترمذی (1119) - وابو یعلیٰ (402) - والخطیب فی تاریخ بغداد 7/424  
 (1076) (اخرجہ) البیہقی فی السنن الكبرى 336/5 فی البیوع: باب الشرط الذى يفسد البيع

حافظ ظہیر بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس بن عقده - حسن بن قاسم - حسین بن علی سے نقل کی ہے:

عن عبد الوارث بن سعید قال قلت لابی حنیفة ما تقول فی رجل ابتاع بیعاً و شرط شرطاً فقال البیع باطل و الشرط باطل فاتیت ابن ابو لیلی فسألته عن ذلك فقال البیع جائز و الشرط باطل فاتیت ابن شبرمة فسألته عن ذلك فقال البیع جائز و الشرط باطل فاتیت ابن شبرمة فسألته عن ذلك فقال البیع جائز و الشرط باطل فاتیت ابن شبرمة فسألته عن ذلك فقال لا علم لی فقهاء الکوفة اختلفوا علی فی مسألة واحدة ثم اتیت ابا حنیفة فاخبرته بذلك فقال لا علم لی بما قالوا حدثنی عمرو بن شعیب عن ابیه عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نہی عن الشرط فی البیع ثم اتیت ابن ابو لیلی فذکرت له ذلك فقال لا ادری ما قالوا حدثنی هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة رضی اللہ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قال لہا اشتری بريرة و اشترطی الولاء ففکک الولاء لمن اعتق فالبیع جائز و الشرط باطل فاتیت ابن شبرمة فاخبرته بذلك فقال لا ادری ما قالوا حدثنی مسعر عن محارب بن دثار عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما قال بعث من رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ناقة و اشترطت حملانی الی المدینة فاجاز البیع و الشرط جميعاً\*

عبدالوارث بن سعید بیان کرتے ہیں: میں نے امام ابوحنیفہ سے کہا: ایسے شخص کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟ جو کوئی چیز خریدتا ہے اور اس میں کوئی شرط عائد کر دیتا ہے تو انہوں نے فرمایا: وہ سودا باطل ہوگا اور وہ شرط بھی باطل ہوگی۔

میں ابن ابولیلی کے پاس آیا اور ان سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: سودا درست ہوگا اور شرط باطل ہوگی۔ میں ابن شبرمہ کے پاس آیا اور ان سے اس بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے کہا: سودا بھی جائز ہے اور شرط بھی جائز ہے۔ میں نے کہا: سبحان اللہ! کونہ کے تین فقہاء ایک مسئلے کے بارے میں مختلف آراء رکھتے ہیں۔ پھر میں امام ابوحنیفہ کے پاس آیا اور انہیں اس بارے میں بتایا: تو انہوں نے فرمایا: انہوں نے کس بنیاد پر یہ کہا ہے؟ یہ تو مجھے معلوم نہیں ہے، لیکن مجھے یہ پتہ ہے کہ عمرو بن شعیب نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے یہ روایت نقل کی ہے۔

”نبی اکرم ﷺ نے سودے میں شرط مقرر کرنے سے منع کیا ہے۔“

پھر میں ابن ابولیلی کے پاس آیا اور ان کے سامنے یہ بات ذکر کی تو وہ بولے: ان دونوں حضرات نے کس بنیاد پر یہ جواب دیا ہے؟ یہ تو مجھے معلوم نہیں ہے، لیکن ہشام بن عروہ نے اپنے والد کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت نقل کی ہے، نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا تھا: تم بریرہ کو خرید لو اور ولاء کی شرط رکھو کیونکہ ولاء کا حق تو آزاد کرنے والے کو حاصل ہوتا ہے۔

اس لئے سودا درست ہوگا اور شرط کا عدم قرار پائے گی۔

پھر میں ابن شبرمہ کے پاس آیا اور انہیں اس بارے میں بتایا تو وہ بولے: ان دونوں حضرات نے کس بنیاد پر یہ کہا ہے؟

یہ تو مجھے معلوم نہیں ہے، لیکن مسعر نے محارب بن دثار کے حوالے سے، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے یہ روایت نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اونٹنی فروخت کی اور یہ شرط رکھی کہ میں مدینہ منورہ پہنچنے تک اس پر سوار ہوں گا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سووے کو بھی برقرار رکھا اور شرط کو بھی درست قرار دیا۔

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو رضی اللہ عنہما نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - قاضی ابو یوسف عبد السلام بن محمد قزوینی - قاضی القضاة عبد العیاز بن احمد - جعفر بن محمد - عبد اللہ بن ابراہیم بن محمد بن عبید اسدی - ابو محمد عبد اللہ بن ایوب بن فیروز خراگی - محمد بن سلیمان ذہلی کے حوالے سے نقل کی ہے: عبد الوارث بن سعید بیان کرتے ہیں: میں مکہ آیا تو میں نے وہاں امام ابو حنیفہ کو پایا۔

انہوں نے یہ روایت ثقہ (راوی) علی بن محمد بن محمد خطیب - ابو بکر عبد القاہر بن محمد بن محمد - ابو ہارون موسیٰ - عبد اللہ بن ایوب بن اراؤان مقری - محمد بن سلیمان ذہلی - عبد الوارث بن سعید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے \*

قاضی ابو بکر محمد بن ابوطاہر عبد الباقی انصاری نے یہ روایت - اپنے والد ابوطاہر عبد الباقی بن محمد بن عبد اللہ - عبد القاہر بن محمد بن محمد بن احمد موصلی - ابو ہارون موسیٰ بن ہارون بن موسیٰ - عبد اللہ بن ایوب قزوینی - محمد بن سلیمان ذہلی کے حوالے سے نقل کی ہے: عبد الوارث بن سعید بیان کرتے ہیں: میں مکہ آیا تو میں نے وہاں امام ابو حنیفہ کو پایا۔

حافظ ابو نعیم اصفہانی نے یہ روایت - ابوقاسم سلیمان بن احمد طبرانی - عبد اللہ بن ابوبکر مقری - محمد بن سلیمان ذہلی - عبد الوارث بن سعید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے \*

(1077) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

امام ابو حنیفہ نے - عبد الملک بن عمیر - قزوعہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”تم میں سے کوئی بھی شخص کوئی ایسا غلام یا کثیر نہ خریدے جس میں شرط پائی جاتی ہو کیونکہ یہ نلامی کے بارے میں عقد ہے“۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید - محمد بن عبید بن عیینہ - سلیمان بن عبد اللہ - بقیہ بن ولید - محمد بن عبد الرحمن قرشی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے \*

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - سلیمان بن عبد اللہ - بقیہ بن ولید - محمد بن عبد الرحمن قرشی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے \*

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - عبید اللہ بن محمد - عطیہ بن تو بہ بن ولید - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - محمد کے حوالے سے - امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے: تاہم انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

فانه عقدة في رق لم يفك

”کیونکہ غلامی کے بارے میں یہ ایک ایسی گرہ ہے جو کھولی نہیں گئی“

انہوں نے یہ روایت ابوحنفہ سے ابوحنیفہ کے علاوہ سند کے ساتھ - حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے - نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن عبد اللہ بن محمد - محمد بن عوف - خالد بن علی - بقیہ بن ولید - محمد کے حوالے سے - امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابن مظفر کہتے ہیں: ایک قول کے مطابق یہ ”محمد بن حسن“ ہیں جبکہ ابوعماس کہتے ہیں: یہ ”محمد بن عبد الرحمن“ ہیں جو ایک مجہول بزرگ ہیں۔

امام ابوحنیفہ نے - حماد کے حوالے سے - ابراہیم ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے:

(1078) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ

”جو کوئی کنیز خریدتا ہے اور اس پر یہ شرط عائد کی جاتی ہے کہ وہ اسے فروخت نہیں کرے گا یا بیہ نہیں کرے گا تو انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا اور فرمایا: ایسا سودے میں نہیں ہوتا اس کا ساتھی اب اس کو فروخت کرنے یا اس کو بیہ کرنے کا مالک نہیں رہا اور میں اس بات کو مکروہ قرار دیتا ہوں کہ میں اپنے مال میں کوئی ایسی چیز شامل کروں جس کا میں مالک نہیں ہوں انہوں نے ایسے شخص کے بارے میں فرمایا: جو کوئی کنیز خریدتا ہے اور اس پر یہ شرط عائد کی جاتی ہے کہ وہ اس کو فروخت نہیں کرے گا تو ابراہیم نجفی نے اسے بھی مکروہ قرار دیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: وہ کوئی عورت نہیں ہے جس کے ساتھ اس نے شادی کرنی ہے اور نہ ہی ملک بئین ہے (خریدار شخص) جیسے چاہے اپنے ملک بئین میں تصرف کر سکتا ہے۔“

مَتْنُ رِوَايَتٍ: فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْجَارِيَةَ وَيَشْتَرِي ط  
عَلَيْهِ أَنْ لَا يَبِيعَ وَلَا يَهْبُ فِكْرَهُ ذَلِكَ فَقَالَ هَذَا  
لَيْسَ بَيْعٌ وَلَا يَمْلِكُ صَاحِبُهُ بَيْعَهُ وَلَا هِبَتَهُ أَكْرَهُ  
أَنْ أَجْعَلَ مَالِي فِيمَا لَا أَمْلِكُ وَقَالَ فِي الرَّجُلِ  
يَشْتَرِي الْجَارِيَةَ وَيَشْتَرِي ط عَلَيْهِ أَنْ لَا يَبِيعَ فِكْرَهُ  
ذَلِكَ وَقَالَ لَيْسَ بِأَمْرَةٍ تَزَوَّجَهَا وَلَا يَمْلِكُ يَمِينِ  
يَضَعُ بِهَا مَا يَضَعُ بِمَلِكِ يَمِينِهِ

\*\*\*-----\*\*\*

(1078) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (731) - وابن أبي شيبة (429/4) (21746) في البيوع والاقضية: باب الرجل

يشترى الجارية على ان لا يبيع ولا يهب

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ ثم قال محمد وبهذا نأخذ کل شرط فی البیع وفيه منفعۃ للبائع او للمشتري فالبيع فاسد وما کان من شرط لا منفعۃ فيه لواحد منهم فالبيع فيه جائز والشرط باطل وهو قول ابو حنیفۃ\*

امام محمد بن حسن رحمہ اللہ تعالیٰ فی کتاب ”آثار“ انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں ہر وہ شرط جو سودے میں رکھی گئی ہو اور اس میں فروخت کرنے والے یا خریدار میں سے کسی کا فائدہ ہو تو وہ سودا فاسد شمار ہوگا اور جس شرط میں ان میں سے کسی کا فائدہ نہ ہو تو ایسا سودا جائز ہوگا اور شرط کا عدم شمار ہوگی امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

### الفصل الثالث فیما یثبت فیہ الخیار

(تیسری فصل): جن چیزوں کے بارے میں اختیار ثابت ہوتا ہے

(1079) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ حَبِيبِ الصَّيْرِيّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيْرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
متن روایت: مَنِ اشْتَرَى مُصْرَاةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ رَدَّهَا رَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنَ التَّمْرِ

امام ابوحنیفہ نے - قاسم بن حبيب - محمد بن سيرين کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:  
”جو شخص ”مصراہ“ (تقریباً) والے کسی جانور کو خریدے تو اسے تین دن تک اختیار ہوگا اگر وہ چاہے تو اسے واپس کر دے اور اس کے ساتھ کھجور کا ایک صاع واپس کر دے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوعلی حسین بن مہدی - عبدہ مروزی (حج پر جاتے ہوئے ہمارے ہاں آئے تو انہوں نے یہ روایت بیان کی) - احمد بن محمد بن مقاتل رازی (نے یہ روایت) - ابو زفر احمد بن بکیر - ابو یزید محمد بن مزاحم - امام زفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے\*  
ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو حسین مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

(1080) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ (1079) (اخر جہ الطحاوی فی شرح معانی الآثار 18/4 - واحمد 248/2 - والعمیدی (1029) - ومسلم (1524) (26) - وابن الجارود (565) - وابوداؤد (2444) - وابو یعلیٰ (6065) - والصدار قطنی 74/3 - والبیہقی فی السنن الكبرى 318/5 - والنعمذی (1252)



عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ الْمَكِّيُّ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ  
مَتْنُ رِوَايَتِهِ: إِذَا قَامَ الْمُتَبَايَعَانِ مِنْ مَجْلِسِهِمَا فَلَا  
خِيَارَ\*

یہ روایت نقل کی ہے: جابر بن یزید فرماتے ہیں:  
”جب خرید و فروخت کرنے والے دونوں فریق اپنی مجلس  
سے اٹھ کھڑے ہوں تو پھر اختیار باقی نہیں رہے گا۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ طحطاوی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - محمد بن احمد بن نعیم - بشر بن ولید - ابو یوسف کے  
حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے\*

(1081) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) الْهَيْثَمِ  
بْنِ حَبِيبِ الصَّرْفِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (عَنْ) النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ  
مَتْنُ رِوَايَتِهِ: مَنْ اشْتَرَى شَيْئًا لَمْ يَرَهُ فَهُوَ بِالْخِيَارِ  
إِذَا رَأَهُ

امام ابو حنیفہ نے - یثیم بن حبیب - محمد بن سیرین کے  
حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں انہی اکرم رضی اللہ عنہم  
نے ارشاد فرمایا ہے:  
”جب کوئی شخص کوئی ایسی چیز خریدے جسے اس نے دیکھا  
نہ ہو تو جب وہ اسے دیکھ لے گا تو اسے (سو دے کو ختم کرنے کا)  
اختیار ہوگا۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو حسین مبارک بن عبد الجبار صیرفی - قاضی ابویطیب طاہر بن  
عبد اللہ طبری - ابو حسن علی بن عمر دارقطنی - ابوبکر بن احمد بن محمود بن خسر واد قاضی ابووازی - عبد اللہ بن احمد بن موسیٰ - زاہر بن نوح  
- عمر بن ابراہیم بن خالد - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے\*

(1082) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ  
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا (عَنْ) النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ  
مَتْنُ رِوَايَتِهِ: مَنْ بَاعَ نَخْلًا مَوْتَرًا أَوْ عَبْدًا لَهَ مَالٌ  
فَالْمُرَّةُ وَالْمَالُ لِلْبَايِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَهَا الْمُشْتَرِي

امام ابو حنیفہ نے - ابوزبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی  
ہے: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں نبی  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب کوئی شخص ”تاہیر والا“ (جس میں بیوند کاری کی گئی  
ہو) والا کھجور کا درخت خریدے یا کوئی ایسا غلام خریدے جس کے  
پاس مال موجود ہو تو وہ پھل یا وہ مال فروخت کرنے والے کی

(1081) قد تقدم في (1079)

(1082) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (733) و الحصكفي في مسند الامام (340) - والبيهقي في السنن الكبرى  
5/326 في البيوع: باب ما جاء في مال العبد - وابن ابي شيبة 4/502 (22513) في البيوع: باب الرجل يشتري العبد له المال او النخل  
فيه النمر - وابو يعلى (2139) - و ابو داود (3435) في البيوع: باب العبد باع وله مال - واحمد 3/301

ملکیت ہوگا البتہ اگر خریدار نے اس کی شرط عائد کی ہو تو حکم مختلف ہوگا۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن سلام - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے \*  
حافظ طحطاوی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن احمد - حسن بن علی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے \*  
انہوں نے یہ روایت محمد بن عبید - احمد بن حازم - عبید اللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے \*  
انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد - احمد بن خالد بن عمر - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عیسیٰ بن یزید - ایض بن  
انقر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے \*  
حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوبکر قاسم بن عیسیٰ عطار - عبدالرحمن بن عبدالصمد - شعیب کے حوالے سے  
امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے \*

انہوں نے یہ روایت احمد بن خالد بن عمرو حمصی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عکرمہ بن یزید البہانی - ایض بن انقر  
کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے تاہم انہوں نے متن میں ”غلام“ کا ذکر نہیں کیا۔  
انہوں نے یہ روایت پہلی روایت کے الفاظ کے ساتھ - حسین بن قاسم - محمد بن موسیٰ - عباد بن صہیب کے حوالے سے امام  
ابو حنیفہ سے روایت کی ہے \*

انہوں نے یہ روایت محمد بن ابراہیم - محمد بن شجاع ثلجی - حسن بن محمد بن سعدان - حسن بن علی بن عفان - ابویحییٰ عبدالحمید حمانی  
کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے \*  
ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوفضل بن خیرون - ابوعلی بن شاذان - قاضی ابونصر احمد بن  
اشکاب - عبداللہ بن طاہر - اسماعیل بن توہب - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے \*  
انہوں نے یہ روایت ابوطالب بن یوسف - ابو محمد جوہری - ابوبکر ابہری - ابو عمرو بہ حرانی - ان کے دادا کے حوالے سے - محمد  
بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے \*  
قاضی عمر بن حسن اشثانی نے یہ روایت - حسن بن علی بن مالک - ابوشعثاء علی بن حسن - وکیع بن جراح کے حوالے سے امام  
ابو حنیفہ سے روایت کی ہے \*

(واخر حرجہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) الامام ابو حنیفہ \* ثم قال محمد وبہ  
ناخذ اذا طلع التمر فی النخل او كان فی الارض زرع نابت فباعها صاحبها فالتمرة والزرع  
للبيع الا ان يشترط ذلك المشتري وكذلك العبد اذا كان له مال وهو قول ابو حنیفہ \*  
امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام

محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں؛ جب کھجور کھجور کے درخت پر نکل آئے یا زمین میں سے کوئی پودا باہر نکل آئے اور اس کا مالک اسے فروخت کر دے تو وہ کھجور یا اس (پودے کی) پیداوار فروخت کرنے والے کی ملکیت ہوگی البتہ اگر خریدار نے اس کی شرط طے کی ہو تو حکم مختلف ہوگا۔ اگر غلام کے پاس مال ہو تو اس کا بھی یہی حکم ہے، امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن غلی کلاعی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ اپنے والد محمد بن خالد بن غلی۔ ان کے والد خالد بن غلی۔ محمد بن خالد وہابی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے\*

محمد بن حسن نے اسے اپنے ”نسخہ“ میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے\*

(1083)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) رُوِيَ هَذَا

الْحَدِيثُ بِلَفْظِ آخَرَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتَنُ رِوَايَتِ: مَنْ بَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَأَلْمَالَ لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُشْتَرِي وَمَنْ بَاعَ نَخْلًا مُؤَبَّرًا فَفَتَمَرَّتْهُ لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ\*

امام ابوحنیفہ نے۔ یہی روایت دوسرے الفاظ کے ساتھ۔  
ابوزبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت جابر رضی اللہ عنہ  
روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:  
”جو شخص کوئی غلام فروخت کرے، جس کے پاس مال موجود ہو تو وہ مال فروخت کرنے والے کی ملکیت ہوگا البتہ اگر خریدار نے اس کی شرط عائد کی ہو تو حکم مختلف ہوگا اور جو شخص تاہیر والا کھجور کا درخت فروخت کرے تو اس کا پھل فروخت کرنے والے کی ملکیت ہوگا البتہ اگر خریدار نے شرط عائد کی ہو (تو حکم مختلف ہوگا)“

...—...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت۔ حماد بن احمد مروزی۔ ولید بن حماد۔ حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے\*

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی۔ فاطمہ بنت محمد بن حبیب سے نقل کی ہے وہ بیان کرتی ہیں: میں نے اپنے والد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: یہ جزہ بن زبیر کی تحریر ہے میں نے اس میں یہ پڑھا ہے: انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بن ابومقاتل قیراطی۔ احمد بن خالد بن عمرو جمسی۔ عیسیٰ بن یزید۔ ایضاً بن اغر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے\*

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد۔ منذر بن محمد۔ حسین بن محمد۔ حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے\*  
انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن جو بیاری۔ بشر بن ولید۔ امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے\*

انہوں نے یہ روایت محمد بن حفص بیکندی - افض بن حارث - ابو یحییٰ عبد الحمید حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے \*

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - اپنے چچا حسین بن سعید بن ابوجہم - ان کے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے \*

انہوں نے یہ روایت سہل بن متوکل - محمد بن سلام کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے \*  
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: اسماعیل بن محمد نے مجھے اپنے دادا اسماعیل بن ابو یحییٰ کی تحریر دی اس میں یہ مذکور تھا انہوں نے یہ روایت امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے -

انہوں نے یہ روایت عبد الرحمن بن احمد بن ابو جعفر سمناقی (اور) احمد بن محمد (ان دونوں نے) - احمد بن حازم - عبید اللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے \*

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن یحییٰ بن عمرو حازمی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عمر بن غلاء کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے \*

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حسن بن علی - حسین بن علی کی تحریر کے حوالے سے - یحییٰ بن حسن - ان کے بھائی زیاد بن حسن - ان کے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے \*

انہوں نے یہ روایت احمد بن ابوصالح - احمد بن یعقوب بن مروان - عبد العزیز بن خالد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے \*

انہوں نے یہ روایت زید بن یحییٰ بن موسیٰ - عبد العزیز بن خالد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے \*  
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حسن بن صاحب بن حمید بن داؤد سمر موزی - یحییٰ بن نصر بن حاجب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے \*

انہوں نے یہ روایت احمد بن ابوصالح علی (اور) محمد بن محمد جرجانی (اور) صالح بن منصور بن نصر صفانی (ان سب حضرات نے) - محمد بن شجاع - عمر بن یثیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے \*

انہوں نے یہ روایت طرف بن داؤد بغلانی - حسن بن محمد جریری - قاسم بن جمیل - مندمل بن علی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے \*

انہوں نے یہ روایت احمد بن ابوصالح - احمد بن یعقوب - سالم بن سالم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے \*  
قاضی عمر بن حسن اشثانی نے یہ روایت - محمد بن سلیمان بن حارث ازدی - عبید اللہ بن محمد بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے \*

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو فضل بن احمد بن حسین بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی

باقلاًنی۔ ابو عبد اللہ بن دوست علاف۔ قاضی عمر بن حسن اشثانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے\*

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی نے یہ روایت۔ ابوقاسم عبدالعزیز سکری۔ ابوطاہر مخلص۔ محمد بن ہند حضرمی۔ یوسف بن موسیٰ۔ وکیع کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے\*

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ’مسند‘ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے\*

(1084)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنِ الْهَيْثَمِ) نقل کی ہے: انہوں نے امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے:

جو کوئی کینیز خریدتا ہے اور پھر اس کینیز کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے، پھر اس کینیز میں کوئی عیب سامنے آتا ہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ اس کینیز کو واپس نہیں کر سکتا، وہ اس عیب کے حوالے سے ہونے والی کمی کے حوالے سے رجوع کر سکتا ہے (یعنی جو اضافی قیمت دی گئی ہے، وہ واپس لے سکتا ہے)

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ’مسند‘ میں۔ مبارک بن عبد الجبار صیرفی۔ ابو محمد جوہری۔ حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت قاسم ابن احمد بن عمر۔ عبد اللہ بن حسن خلال۔ عبدالرحمن بن عمر۔ محمد بن ابراہیم بن حبیش۔ محمد بن شجاع خللی۔ حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے\*

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابى حنيفة عن الهيثم عن محمد بن

سيرين عن امير المؤمنين على بن ابو طالب رضى الله عنه ثم قال محمد وبه ناخذ وكذلك اذا

لم يطاها وحدث بها عيب عنده ثم وجد بها عيب دلسه البائع فانه لا يستطيع ردها ولكنه يرجع

بنقصان العيب الا ان يشاء البائع ان ياخذها بالعيب الذي حدث عند المشتري ولا ياخذ للعيب

ارشاً ولا للوطء عقراً فان شاء ذلك اخذها واعطاه الثمن كله وهذا كله قول ابو حنيفة\*

امام محمد بن حسن شيباني نے یہ روایت کتاب ’الآثار‘ میں نقل کی ہے۔ انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے۔ یثیم۔ محمد بن سیرین کے حوالے سے امیر المؤمنین حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ

(1084) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (734) وفي الحجة على اهل المدينة 2/521-واسن ابى شيبة

351/4 (20878) في البسوع: الرجل يشتري الجارية فيطاهها ثم يجد بها عيباً - وعبدالرزاق 8/152 (14684) - والبيهقي في السنن



ہو جائے اور ان کے پاس کوئی ثبوت نہ ہو تو اس بارے میں  
فروخت کرنے والے کا قول مانا جائے گا یا پھر وہ دونوں اس  
سوے کو کالعدم کر دیں گے۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - عبداللہ بن محمد بن علی ثعلبی - یحییٰ بن موسیٰ - عبداللہ بن یزید کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت  
کی ہے\*

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بن ابو مقاتل - عثمان بن سعید بن یونس - مقرئ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی  
ہے\*

انہوں نے یہ روایت ابو عباس احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - عبداللہ بن محمد بن نوح فرزاری - انہوں نے اپنے والد کے حوالے  
سے - خارجہ بن مصعب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے جو ان الفاظ سے ہے:

”جب خرید و فروخت کرنے والوں میں اختلاف ہو جائے“

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - اسامعیل بن حماد (کی تحریر) ان کے والد اور قاسم بن معن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے  
طویل روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن یعقوب - عبدالعزیز بن خالد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے\*

انہوں نے یہ روایت محمد بن ابراہیم بن زیاد رازی - خلف بن ہشام - ابوشہاب حناط کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت  
کی ہے\*

انہوں نے یہ روایت عباد بن احمد سنائی - محمد بن عبداللہ بن عمار - معانی بن عمران کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی  
ہے\*

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن احمد - عثمان بن سعید بن یونس ثعلبی - ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے  
سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے\*

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - عبدالصمد بن علی بن محمد - ابراہیم بن احمد بن عمر - داؤد بن رشید - عباد بن عوام  
کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے\*

انہوں نے یہ روایت ابوقاسم سعید بن احمد بن محمد بن عبداللہ بن میسرہ - مقرئ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے\*  
حافظ ابن مظفر نے یہ روایت امام ابوحنیفہ کے طرق کے علاوہ دوسرے طرق سے نقل کی ہے۔

ابن خسرو نے یہ روایت - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک ان کی  
سند کے ساتھ اس روایت کو نقل کیا ہے۔

## الفصل الرابع في الاختلاف في العقد

(چوتھی فصل): عقد میں ہونے والے اختلاف کا حکم

امام ابوحنیفہ نے - حماد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ایک شخص نے انہیں بتایا:

اشعث بن قیس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ایک غلام خریدا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان سے رقم کا مطالبہ کیا تو اشعث نے کہا: میں نے یہ دس ہزار کے عوض میں آپ سے خریدا ہے تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے بیس ہزار کے عوض میں تمہیں فروخت کیا ہے پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تم میرے اور اپنے درمیان جسے چاہو ثالث بناؤ تو اشعث نے کہا: آپ میرے اور اپنے درمیان ثالث بن جائیں تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کے بارے میں بتاتا ہوں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جب خرید و فروخت کرنے والے دونوں فریقوں کے درمیان اختلاف ہو جائے اور ان کے پاس کوئی ثبوت نہ ہو اور سامان موجود ہو (جس کا سودا ہوا تھا) تو اس بارے میں فروخت کرنے والے کے قول کا اعتبار ہوگا یا پھر وہ دونوں اس سودے کو کا اعدم قرار دے دیں گے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن سعید بن مرداس - صالح بن محمد - حماد بن ابوحنیفہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظہ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن احمد - عثمان بن سعید - ابو عبد الرحمن مرقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ نے - حماد - ابراہیم سے روایت کیا ہے۔

(1086) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادِ أَنَّ رَجُلًا حَدَّثَهُ

سَمِعَ رَوَايَةً: أَنَّ الْأَشْعَثَ بْنَ قَيْسٍ اشْتَرَى مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَقِيْقًا فَتَقَاضَاهُ عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ الْأَشْعَثُ ابْتِئْتُ مِنْكَ بِعَشْرَةِ آلَافٍ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بَعْتُهُ مِنْكَ بِعِشْرِينَ أَلْفًا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ اجْعَلْ بَيْنِي وَبَيْنَكَ مَنْ يَشْتُرُ فَقَالَ الْأَشْعَثُ أَنْتَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَنَا أَخْبِرُكَ بِقَضَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

إِذَا اِخْتَلَفَ الْبَيْعَانِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمَا بَيِّنَةٌ وَالشَّلْعَةُ فَايَمَةً فَالْقَوْلُ مَا قَالَ الْبَائِعُ أَوْ يَتَرَادَانِ



ان الاشعث بن قیس اشتری من رقیق الامارة فاشتجرا فی زیادة الثمن ونقصانه فقال عبد الله بن مسعود سمعت رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يقول اذا اختلف البيعان ولا بينة فالقول قول البائع او يترادان البيع\*

اشعث بن قیس نے حکومت کے غلاموں میں سے ایک غلام خرید لیا تو قیمت کے زیادہ یا کم ہونے کے بارے میں ان دونوں صاحبان کے درمیان اختلاف ہو گیا۔ تو حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جب خرید و فروخت کرنے والوں کے درمیان اختلاف ہو جائے اور کوئی ثبوت نہ ہو تو اس بارے میں فروخت کرنے والے کا قول معتبر ہوگا یا پھر وہ دونوں اس سوے کو ختم کر دیں گے۔“

(1087) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ

متن روایت: مَنْ بَاعَ جَارِيَةً ثُمَّ ادَّعَى الْوَالِدَ الْمُشْتَرِيَّ وَالْبَائِعَ جَمِيعًا فَهُوَ لِلْمُشْتَرِيِّ فَإِنْ ادَّعَاهُ الْبَائِعُ وَتَفَّاهُ الْمُشْتَرِيَّ فَهُوَ لِلْبَائِعِ وَإِنْ تَفَّاهُ فَهُوَ عَبْدُ الْمُشْتَرِيِّ وَإِنْ شَكَا فِيهِ فَهُوَ بَيْنَهُمَا يَرْتَابُهُ\*

امام ابو حنیفہ نے - حماد کے حوالے سے - ابراہیم سے یہ روایت نقل کی ہے: (وہ فرماتے ہیں):

”ایک شخص ایک کینز فروخت کرتا ہے پھر اس کے بیچے کے بارے میں فروخت کرنے والا اور خریدار دونوں دعویٰ کر دیتے ہیں تو وہ بیچہ خریدار کی ملکیت شمار ہوگا اگر فروخت کرنے والے نے اس دعویٰ کیا ہو اور خریدار نے اس کی نفی کی ہو تو وہ فروخت کرنے والے کو مل جائے گا لیکن اگر فروخت کرنے والے نے اس کی نفی کی ہو تو پھر وہ خریدار کا غلام شمار ہوگا اور اگر ان دونوں کو اس کے بارے میں شک ہو جائے تو وہ بیچہ ان دونوں کے درمیان برابری کی سطح پر تقسیم ہوگا وہ ان دونوں کا وارث بنے گا اور یہ دونوں اس کے وارث نہیں گے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفہ \* ثم قال محمد ولسنا ناخذ بهذا ولكن نقول ان جاء ت به لاقول من ستة اشهر فادعيها جميعاً معاً فهو للبائع وينقض البيع فيه وهي ام ولد له فان جاء ت به لاكثر من ستة اشهر منذ وقع الشراء فهو ابن المشتري ولا دعوة للبائع فيه على حال وان شكاه فيه او جحداه فهو عبد المشتري وهذا كله قول ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ واللہ تعالیٰ اعلم\*

(1087) اخر جہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (745) فی الايمان والتذوق باب من باع سلعة فوجد بها عيباً او حيباً - و ابو يوسف

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے ہیں ہم یہ کہتے ہیں: اگر اس نے چھ ماہ گزرنے سے پہلے بچے کو جنم دے دیا ہو اور جنوں افراد نے اس بچے کے بارے میں دعویٰ کیا ہو تو وہ بچہ فروخت کرنے والے کا شمار ہوگا اور وہ سودا کا علم شمار ہوگا وہ کنیز اس شخص کی ام ولد بن جائے گی، لیکن اگر وہ کنیز سودا ہونے کے چھ ماہ سے زیادہ عرصہ گزرنے کے بعد بچے کو جنم دیتی ہے تو وہ خریدنے والے کا بیٹا شمار ہوگا اور فروخت کرنے والے کو کسی بھی صورت میں دعویٰ کرنے کا حق حاصل نہیں ہوگا اگر وہ دونوں اس بچے کے چھ ماہ سے قبل کا شمار ہو جاتے ہیں تو وہ دونوں انکار کر دیتے ہیں تو وہ بچہ خریدار کا غلام شمار ہوگا ان تمام صورتوں میں امام ابوحنیفہ کا قول سچا ہی ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

## الْبَابُ الْعَاشِرُ فِي الْبَيْعِ الصَّرْفِ

### دسواں باب: بیع صرف کا بیان

امام ابوحنیفہ نے - عظیمہ عوفی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ ہی اکرم رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”سونے کے عوض میں سونے کا لین دین برابر ہوگا اور اضافی ادا کی گئی سود ہوگی چاندی کے عوض میں چاندی برابر کے وزن کے ساتھ لی اور دی جائے گی اور اضافی ادا کی گئی کھجور کے عوض میں کھجور برابر برابر لی جائے گی اور اضافی ادا کی گئی سود ہوگی جو کہ عوض میں جو کہ برابر برابر لیا جائے گا اور اضافی ادا کی گئی سود ہوگی نمک کے عوض میں نمک کا برابر برابر لین دین کیا جائے گا اور اضافی ادا کی گئی سود ہوگی۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) الامام ابو حنیفۃ بلفظ المثل بالمثل فی

الکمل \* ثم قال محمد وبہ ناخذ وهو قول ابو حنیفۃ\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے، جس میں تمام صورتوں میں یہ الفاظ ہیں ”مثل بالمثل“ پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق توثیق دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

حافظ ابو بکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - اپنے والد محمد بن خالد بن خلی - ان کے والد خالد بن خلی - محمد بن خالد وہابی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے جیسا کہ امام محمد نے اس کو ”مثل بالمثل“ کے لفظ کے ساتھ

(1088) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (760) - والحصص کفی فی مسند الام (322) - وابن حبان (5016)

(5017) - ومالك فی الموطأ 632/2 - ومن طريقه الشافعی فی المسند 157/2 - وفي الرسالة لفقرة (758) - والبخاری (2177)

البیوع : باب الفضة - ومسلم (1584) فی المساقاة : باب الرباء - وابن الجارود فی المتقی (469)

تاریخ کیا ہے۔

محمد بخاری نے یہ روایت - عبدالصمد بن فضل اور اسماعیل بن بشر <sup>بطنی</sup> اور ارحید بن حسین حلوانی (ان سب نے) - مکی بن جریج کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے \*

انہوں نے یہ روایت احمد ہمدانی سے نقل کی ہے: وہ کہتے ہیں: حمزہ کی تحریر میں یہ امام ابوحنیفہ سے روایت کی گئی ہے انہوں نے اسے صحیح کہا۔ "کے لفظ کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد سے نقل کی ہے انہوں نے یہ حسین بن علی - یحییٰ بن حسن - زیاد بن حسن بن فرات - ان کے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن بزار - بشر بن ولید - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن محمد <sup>بطنی</sup> اور محمد بن اسحاق - ابراہیم بن یوسف - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے تاہم انہوں نے اس میں لفظ "شعیر" کا ذکر نہیں کیا۔

انہوں نے یہ روایت ہارون بن ہشام - احمد بن حفص - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

سَمِعْتُ قَالًا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَزَنًّا بوزن يَدَا الْفَضْلِ رَبًّا وَالْفَضَّةَ بِالْفَضَّةِ وَزَنًّا بوزن وَالْفَضْلُ رَبًّا وَالْحِصْنَةَ بِالْحِصْنَةِ كَيْلًا بِكَيْلٍ يَدَا الْبَيْدِ وَالْفَضْلُ رَبًّا وَالْمَلْحُ بِالْمَلْحِ كَيْلًا بِكَيْلٍ يَدَا الْبَيْدِ وَالْفَضْلُ رَبًّا

انہوں نے فرمایا: سونے کے عوض میں سونے کا لین دین برابر کے وزن کے ساتھ دست بدست ہوگا اور اضافی ادا کی گئی سوڈ ہوگی۔ چاندی کے عوض میں چاندی کا لین دین برابر کے وزن کے ساتھ ہوگا اور اضافی ادا کی گئی سوڈ ہوگی۔ گندم کے عوض میں گندم کا لین دین برابر کے وزن کے ساتھ ہوگا اور اضافی ادا کی گئی سوڈ ہوگی۔ نمک کے عوض میں نمک کا لین دین پورا ماپ کر اور دست بدست ہوگا اور اضافی ادا کی گئی سوڈ ہوگی۔

انہوں نے یہ روایت ان الفاظ کے ساتھ - احمد بن محمد - منذر بن محمد - حسین بن محمد - ابو یوسف اور اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے \*

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حسن بن علی بن عباس - عبدالحمید حمدانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے تاہم انہوں نے "ماپنے کے حوالے سے" یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

مَثَلًا بِمِثْلِ وَالْفَضْلُ رَبًّا \*

انہوں نے یہ روایت اپنے والد کے حوالے سے - سعید بن مسعود - عبید اللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے اسی طرح روایت کی ہے: مَثَلًا بِمِثْلِ

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - احمد بن حازم - عبید اللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے\*  
 انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن عبد اللہ سعدی - محمد بن عثمان - کھل بن بشر (اور) فتح بن عمرو (ان دونوں نے) - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے\*

انہوں نے یہ روایت حماد بن ابراہیم مروزی - ولید بن حماد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے\*  
 انہوں نے یہ روایت خالد بن احمد بن زرارہ کشانی - عمار بن خالد تمار - اسحاق بن یوسف ازرق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے\*  
 انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - احمد بن عبد الملک - احمد ابن داؤد - اسحاق بن یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے\*

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ان کے چچا - ان کے والد سعید بن ابوجہم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے\*

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمد بن عبد اللہ مسروق سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے دادا کی کتاب میں یہ بات پڑھی ہے کہ امام ابوحنیفہ نے ہمیں یہ روایت بیان کی تھی: تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے ہیں۔

والفضل رباً وقال من زاد او اذداد فقد اربا

”اضافی ادا بیگی سود ہوگی اور جو شخص زیادہ دے یا زیادہ وصولی کا تقاضا کرے وہ سود کا کام کرے گا“۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حسن بن صاحب - داؤد سمسار - بیگی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے جو اسحاق بن یوسف ازرق کے الفاظ کے مطابق ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن ماہان ترمذی - صالح بن محمد - حماد بن ابوحنیفہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

تاہم اسد بن عمر اور امام ابو یوسف نے حسین بن محمد کی ان سے نقل کردہ روایت کے مطابق چار چیزوں میں برابر کے ماپنے کا ذکر کیا ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بن ابومقتل ہروی - عثمان بن سعید - ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے اس کی مانند روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن محمد اسدی - ابوازہر - حسین بن حسن - عطیہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے\*  
 انہوں نے یہ روایت عبد الرحیم بن عبد اللہ بن اسحاق سمسار - اسماعیل بن توبہ - حسین بن حسن - عطیہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے\*

انہوں نے یہ روایت محمد بن صالح بن عبد اللہ طبری - علی بن سعید بن مسروق - ان کے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے

روایت کی ہے \*

حافظ عظیم بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن احمد - عثمان بن سعید - مقرئ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے

روایت کی ہے \*

انہوں نے یہ روایت صالح بن ابراہیم بن عثمان - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے \*  
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حسن بن علی بن عباس - عبدالحمد حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے -

انہوں نے یہ روایت محمد بن مخلد - احمد بن عبد اللہ حمیری - اسحاق ازرق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے \*  
انہوں نے یہ روایت ابن مخلد - ابوسعید جندی - ابو حمزہ محمد بن یوسف - ابو قمرہ موسیٰ بن طارق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے \*

روایت کی ہے \*

حافظ کہتے ہیں: اسحاق ازرق کے الفاظ یہ ہیں ”سوئے کے عوض میں سوئے کا لین دین برابر ہوگا اور اضافی ادا کیے سوئے ہوگی۔“  
ان کے بعد روایت کے آخر تک کے الفاظ ہیں: جس میں لفظ ”مثل“ ہی روایت ہوا ہے۔

حافظ کہتے ہیں: حمزہ زیات، حسن بن زیاد، ایوب بن ہانی، حماد بن ابوحنیفہ، ابو یوسف اور اسد بن عمرو نے یہ روایت امام ابوحنیفہ

سے روایت کی ہے

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوعلی حسین بن قاسم - محمد بن موسیٰ - عباد بن صہیب کے حوالے سے امام

ابوحنیفہ سے روایت کی ہے \*

صہیب کے الفاظ یہ ہیں:

الذهب بالذهب مثلاً بمثل والفضل رباً\*

”سوئے کے عوض میں سوئے کا لین دین برابر برابر ہوگا اور اضافی ادا کیے سوئے ہوگی۔“

انہوں نے یہ روایت قاسم بن عیسیٰ عطار ”دمشق“ میں - عبد الرحمن بن عبد الصمد بن شعیب بن اسحاق - ان کے دادا شعیب کے

حوالے سے امام ابوحنیفہ سے انہی الفاظ کے ساتھ روایت کی ہے۔  
انہوں نے یہ روایت حسین بن حسین انطاکی - احمد بن عبد اللہ کندی - علی بن معبد - ابو یوسف (اور) محمد بن حسن کے حوالے

سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

تاہم ان دونوں حضرات نے یہ بات ذکر کی ہے:

الذهب والفضہ وزناً بوزن یداً بیداً والفضل رباً

سوئے اور چاندی کا لین دین برابر کے وزن کے ساتھ دست بدست ہوگا اور اضافی ادا کیے سوئے ہوگی۔

انہوں نے یہ روایت پہلے الفاظ کے ساتھ - حسن بن محمد بن سعید - حسن بن علی - عفان - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام

ابوحنیفہ سے روایت کی ہے \*

انہوں نے یہ روایت احمد بن نصر بن طالب - احمد بن حیا - عبداللہ بن محمد بن رستم - محمد بن حفص کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے پہلی روایت کے الفاظ کے مطابق نقل کی ہے۔

ابو عبداللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو فضل احمد بن حسن بن خیرون - ابوی بن شاذان - ابونصر بن اشکاب قاضی بخاری - عبداللہ بن طاہر - اسماعیل بن توہر قزوینی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے جس میں سب صورتوں میں لفظ ”مثل“ مذکور ہے۔

انہوں نے یہ روایت مبارک بن عبدالجبار صر فی - ابو محمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

امام ابوحنیفہ نے - ولید بن مرثع مولی عمرو بن حرث - حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما نے چاندی سے بنا ہوا ایک خسروانی برتن بھیجا جو بہت عمدہ بنا ہوا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے قاصد کو یہ ہدایت کی کہ وہ اسے فروخت کر دے قاصد واپس آیا اور بولا: مجھے اس (کی چاندی) کے وزن سے زیادہ رقم مل رہی ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جی نہیں! اضافی ادا کی گئی سو ہو گی۔

(1089) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ وَليدِ بْنِ

سُرَيْعِ مَوْلَى عَمْرٍو وَبْنِ حُرَيْثٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ

مَتَنُ رِوَايَتٍ: بَعَثَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ

عَنْهُ يَأْنَاءً مِنْ فِضَّةٍ خُسْرٍ وَأَنِّي قَدْ أَحْكَمْتُ صَعْتَهُ

فَأَمَرَ الرَّسُولَ أَنْ يَبِيعَهُ فَرَجَعَ الرَّسُولُ فَقَالَ إِنِّي

أَرَادُ عَلَى وَرَثِهِ فَقَالَ عُمَرُ لَا فَإِنَّ الْفِضْلَ رَبًّا\*

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے \* امام محمد بن حسن نے ”الآثار“ میں اسے نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے \* ابو عبداللہ بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو فضل بن خیرون - ابوی بن شاذان - قاضی ابونصر بن اشکاب - عبداللہ بن طاہر - اسماعیل بن توہر قزوینی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے \*

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنيفة \* ثم قال محمد و به ناخذ وهو قول ابو حنيفة رضي الله عنه \*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔ \*

(1089) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (758) - وابن حزم فی المعلى بالآثار 496/8 - والعقمانی فی اعلاء السنن

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم نضی فرماتے ہیں:

”جب انگوٹھی چاندی کی ہو اور اس میں گیند موجود ہو تو تم جیسے چاہو اسے خرید لو خواہ تھوڑی ہو یا زیادہ ہو۔“

(1090) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ

”سُنْ رَوَايَاتٍ: إِذَا كَانَ الْخَاتَمُ فِضَّةً وَفِيهِ فَصٌّ فَشْتَرَاهُ بِمَا شِئْتَ قَلِيلًا وَإِنْ شِئْتَ كَثِيرًا“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

اخرجه الامام محمد بن احمد بن الفراء (عن) الامام ابو حنيفة ثم قال ولسنا ناخذ بهذا ولا نجيز البيع حتى نعلم ان الثمن اكثر من الفضة التي في الخاتم فيكون فضل الثمن في الفضة وهو قول ابو حنيفة رضى الله عنه\*

امام محمد بن حسن نے ”الآثار“ میں اس کو نقل کیا ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر وہ فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے ہیں ہم اس وقت تک سودے کو درست قرار نہیں دیں گے جب تک ہمیں یہ علم نہیں ہو جاتا کہ قیمت اس سے بڑی سے زیادہ ہے جو انگوٹھی میں موجود تھی اور اضافی قیمت اس کے ٹک کے عوض میں ہوگی امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔\*

امام ابوحنیفہ نے - مرزوق - ابو جہلہ کے حوالے سے -

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

ابو جہلہ بیان کرتے ہیں: میں نے کہا: ہم کسی ایسی سرزمین

پر آتے ہیں جہاں چاندی ہوتی ہے جو زنی ہوتی ہے، لیکن خراب

ہوتی ہے اور ہمارے پاس ایسی چاندی ہوتی ہے جو زنی تو نہیں

ہوتی، لیکن عمدہ ہوتی ہے، تو کیا ہم اپنی چاندی کو ان کی چاندی

کے عوض میں فروخت کر سکتے ہیں تو انہوں نے جواب دیا: جی

نہیں! تم اپنی چاندی کو دینار کے عوض میں فروخت کرو اور پھر ان

کی چاندی کو دینار کے عوض میں خرید لو اور تم اپنے ساتھی سے اس

وقت تک جدانہ ہو جب تک تم اس سے پوری وصولی نہیں کر

لیتے اگر وہ چھت پر چڑھ جاتا ہے تو تم بھی چڑھ جاؤ اگر وہ گود

پر تائے تو تم بھی اس کے ساتھ گود پر دو۔

(1091) - (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مَرْزُوقٍ عَنْ أَبِي جَبَلَةَ

عَنْ أَبِي عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ

”سُنْ رَوَايَاتٍ: قُلْنَا إِنَّا نَقْدِمُ الْأَرْضَ بِهَا الْوَرَقَ

بِالسَّالِ الْكَاسِيَةِ وَمَعَنَا وَرَقٌ خِفَافٌ نَافِقَةٌ أَنْبِيعُ

بِهَا سَيُورُ فِيهِمْ قَالَ لَا وَلَكِنْ بَعْ وَرَقَكَ بِاللِّدْنَائِيرِ

وَأَسْرَ وَرَقَهُمْ بِاللِّدْنَائِيرِ وَلَا تَفَارِقْ صَاحِبَكَ حَتَّى

تَسْتَرْفِيَ مِنْهُ فَإِنْ صَعِدَ فَوَقَّ الْبَيْتَ فَاصْعَدْ مَعَهُ

وَإِنْ وَقَبَ فَتَبَّ مَعَهُ“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(1090) اخرجه محمد بن احمد بن الفراء (عن) الامام ابو حنيفة ثم قال ولسنا ناخذ بهذا ولا نجيز البيع حتى نعلم ان الثمن اكثر من الفضة التي في الخاتم فيكون فضل الثمن في الفضة وهو قول ابو حنيفة رضى الله عنه\*

المسئلة - ابن ابى شيبه (291/4) (20187) فى البيوع: باب السيف المحلى والمنطقة المحلاة والمصحف

(1091) بقدم فى (1056)



(اخرجہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) الامام ابو حنیفہ ثم قال محمد وبہ ناخذ  
 وهو قول ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام  
 محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔\*  
 حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس بن عقدہ - قاسم بن محمد بن ابوبلال - ابو یوسف کے حوالے سے امام  
 ابو حنیفہ سے روایت کی ہے\*

ابو عبد اللہ حسین بن خسرو بخاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلال - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن  
 ابراہیم بن جیش - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے\*  
 حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے\*

امام ابو حنیفہ نے - عطیہ عوفی کے حوالے سے یہ روایت نقل  
 کی ہے - حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان  
 نقل کرتے ہیں:  
 ”مذموم کے عوض میں گندم کا لین دین برابر برابر ہوگا  
 اضافی ادا کی سوجھو گی جو کے عوض میں جو کا لین دین برابر برابر  
 ہوگا اور دست بدست ہوگا اور اضافی ادا کی سوجھو گی کھجور کے  
 عوض میں کھجور کا لین دین برابر برابر ہوگا اور دست بدست ہوگا  
 اور اضافی ادا کی سوجھو گی نمک کے عوض میں نمک کا لین دین  
 برابر ہوگا اور دست بدست ہوگا اور اضافی ادا کی سوجھو گی۔“

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے تاہم انہوں نے سونے اور چاندی کا ذکر نہیں کیا  
 اور انہوں نے ایک جگہ پر یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

حدثنا ابو حنیفہ عن عطیة العوفی عن ابو سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انه  
 قال الذهب بالذهب مثلاً بمثل والفضة بالفضة مثلاً بمثل والفضة رباً والفضة بالفضة مثلاً بمثل والفضة رباً\*

امام ابو حنیفہ نے عطیہ عوفی کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے -  
 ”سونے کے عوض میں سونے کا لین دین برابر برابر ہوگا اور اضافی ادا کی سوجھو گی چاندی کے عوض میں چاندی کا لین دین  
 برابر برابر ہوگا اور اضافی ادا کی سوجھو گی۔“

## الْبَابُ الْحَادِي عَشَرَ فِي الرَّهْنِ

گیارہواں باب: رہن کے احکام

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ  
ابراہیم بن اسود عن عائشة رضي الله عنها  
امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - اسود  
کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: - سیدہ عائشہ عا کشر بنی النبی  
بیان کرتے ہیں:

سند روایت: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ  
رَسُوهُ شَرِي مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا وَأَرْهَنَهُ دِرْعًا  
”نبی اکرم ﷺ نے ایک یہودی سے اناج خریدا تھا اور  
اپنی زرہ اس کے پاس رہن رکھوا دی تھی“ -

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

سند روایت: محمد بن منذر بن سعید ہروی - احمد بن عبد اللہ کندی - ابراہیم بن جراح - ابو یوسف کے حوالے  
سند روایت: محمد بن سعید بن مسعود سے روایت کی ہے \*

سند روایت: محمد بن عبد الباقی انصاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو غنائم بن علی بن حسن بن ماسون - ابو حسن دارقطنی علی بن عمر بن  
سند روایت: محمد بن عبد اللہ حسین بن حسین انطاکی - احمد بن عبد اللہ کندی - ابو جراح - ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ  
ابراہیم بن اسود عن عائشة رضي الله عنها  
امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ  
روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

سند روایت: إِذَا كَانَ الرَّهْنُ يُسَاوِي أَكْثَرَ مِمَّا  
يَحْتَمِلُهُ فَيُؤْتَى فِي الْفَضْلِ مُؤْتَمَنٌ وَإِذَا كَانَ الرَّهْنُ  
قَلِيلًا مِمَّا بِهِ ذَهَبَ مِنْ حَقِّهِ بِقَدْرِ الرَّهْنِ وَكَانَ  
”جب رہن میں رکھی ہوئی رقم اس سے زیادہ ہو جس کے  
عوض میں اسے رہن رکھا گیا ہے تو اضافی چیز میں وہ آدمی امین شمار  
ہوگا اور جب رہن کی رقم اس سے کم ہو جس کے عوض میں اسے

سند روایت: أخرجه الحسكفي في مسند الامام (350) - ابن حبان (5936) - والبخاري (2916) في الجهاد: باب ما قبل: في درع النبي  
صلى الله عليه وسلم والقميص في الحرب - ومسلم (1603) في المساقاة: باب الرهن وجوازه في السفر والحضر - والبيهقي في  
السنن الكبرى 36/6 - والبيهقي في شرح السنة (2129) - وابن ابى شيبة 16/6 - وعبد الرزاق (14094) - واحمد 42/6 - وابن  
عدي (2436)

سند روایت: أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (784) - وعبد الرزاق (235/8) (15041) في البيوع: باب الرهن  
مسند - ومسلم (242/8) (15055) في البيوع: باب الرهن يهلك بعضه او كله

مَا بَقِيَ عَلَى صَاحِبِ الرَّهْنِ ۖ

ربہن رکھا گیا ہے تو وہ ربہن کی مقدار کے حساب سے اپنے حق کو وصول کر لے گا اور باقی کی ادائیگی صاحب ربہن پر لازم ہوگی۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنيفة رحمه الله\* ثم قال

محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنيفة رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَاللهُ اعْلَمُ\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام

محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔ واللہ اعلم\*

## الْبَابُ الثَّانِي عَشَرَ فِي الْحَجَرِ

بارہواں باب: زیر پرورش ہونا (یا تصرف سے روکنے کے احکام)

1195- سندروایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَافِعٍ (عَنِ) امام ابوحنیفہ نے - نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: " سنت یہ ہے کہ جب لڑکے کے زیر ناف بال اُگ جائیں تو اس پر امانت کے احکام جاری ہو جائیں گے۔ "

.....

محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوریح - فضل بن عبد الجبار - عیسیٰ بن سالم تمیمی - نوح بن ابومریم جامع کے حوالے سے روایت کی ہے \*

1196- سندروایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ نَقْلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ "بَالِغٌ يُوَجَّاهُ" كَرَمَ مَلَكِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ نے ارشاد فرمایا ہے: "بالغ ہو جانے کے بعد قیمتی باقی نہیں رہتی"

.....

محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوریح - موسیٰ بن عیسیٰ - فضل بن بہل - علی بن عبداللہ - سفیان بن عیینہ - زبیر بن سعید کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے \*

1197- سندروایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ نَقْلِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ امام ابوحنیفہ نے - محمد بن مکدر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: - حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

1198- قلت: وقد اخرج ابن حبان (4727) - وابوداود الطيالسي (1859) - وابن سعد في الطبقات 4/143 - والبيهقي في السنن 5/55 عن ابن عمر قال: عرضت على النبي صلى الله عليه وسلم يوم احد وانانا ابن اربع وعشرونة ولم احتلم - فلم يقبلني - ثم عرضت عليه يوم الخندق وانانا ابن خمس وعشرونة فقبلني

1199- اخرجوه الزراقي المسند (1302) و (1376) - و ارده الهيثمي في مجمع الزوائد 4/226

1200- اخرجوه الحسكفي في مسند الامام (267)

متن روایت: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا رَوَّجَتْهُ  
بَيْتَمَةً كَانَتْ عِنْدَهَا فَجَهَّزَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وآلِهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ  
 ”سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنی زیر پرورش ایک یتیم لڑکی کی  
 شادی کروائی، تو نبی اکرم ﷺ نے اپنی طرف سے اس کا جہیز  
 دیا۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن احمد قیراطی - حسن بن سلام - سعید بن محمد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے\*

(1098) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَسْوَدَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا (عَنِ)  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ  
مَتْنٌ رَوَايَاتٍ: رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى  
يَكْبُرَ وَعَنِ الْمَجْنُونِ حَتَّى يُفِيقَ وَعَنِ النَّائِمِ حَتَّى  
يَسْتَقِظَ\*  
 امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلمان - ابراہیم نخعی - اسود  
 کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی  
 ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:  
 ”تین لوگوں سے قلم اٹھالیا گیا ہے، بچے سے جب تک وہ  
 بڑا نہیں ہو جاتا، مجنون سے جب تک اسے افاقہ نہیں ہو جاتا اور  
 سوئے ہوئے شخص سے جب تک وہ بیدار نہیں ہو جاتا۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن یونس کی تحریر - ابواسامہ کلبی - عمر بن حفص بن غیاث کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے\*

(1099) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ  
سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ حَدِيثَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
مَتْنٌ رَوَايَاتٍ: رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ النَّائِمِ حَتَّى  
يَسْتَقِظَ وَعَنِ الْمَجْنُونِ حَتَّى يُفِيقَ وَعَنِ الصَّبِيِّ  
حَتَّى يَكْبُرَ\*  
 امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلمان - سعید بن جبیر -  
 حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے  
 ارشاد فرمایا ہے:  
 ”تین لوگوں سے قلم اٹھالیا گیا ہے، سوئے ہوئے شخص  
 سے جب تک وہ بیدار نہیں ہو جاتا، مجنون سے جب تک اسے  
 افاقہ نہیں ہو جاتا، اور بچے سے جب تک وہ بالغ نہیں ہو جاتا۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن صالح الجلی - عبدالرحیم بن حبيب - اسماعیل بن یحییٰ - عبید اللہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے\*

(1098) اخرجہ ابن حبان (142) - واحمد 100/6 - والدارمی 171/2 - وابوداؤد (4398) فی الحدود: باب فی المجنون یسرق  
 او یصیب حرًا - والنسائی 156/6 فی الطلاق: باب من لایقع طلاقه - وابن ماجہ (2041) فی الطلاق: باب طلاق المعنوه - وابن  
 جارود فی المنطقی (148)

(1199) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الشَّحْمِيرِ (عَنِ) الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
 متن روایت: لَا يَجُوزُ لِلْمَعْنُوهِ طَلَاقٌ وَلَا بَيْعٌ وَلَا تَبَرُّعٌ

امام ابوحنیفہ نے - منصور بن معتمر - امام شعبی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:  
 حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں:  
 نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:  
 ”پاکل شخص کی دی ہوئی طلاق یا فروخت یا خرید (غایت نہیں ہوتے ہیں)“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن منذر - احمد بن سعید مقرئ - احمد بن عبد اللہ کندی - ابراہیم بن جراح - ابو یوسف رحمہ اللہ حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے\*  
 حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن علی بن شعیب - احمد بن عبد اللہ کندی - ابراہیم بن جراح - ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے\*  
 ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو بقی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو حسن مبارک بن عبد الجبار صرغی - ابو حسن - حافظ محمد بن معتمر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔  
 انہوں نے یہ روایت ابو فضل بن خیرون - ابو علی بن شاذان - قاضی ابولہصر بن اشکاب - عبد اللہ بن طاہر - اسماعیل بن توہب - محمد بن حسن رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے\*

(1200) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنِ) الْهَيْثَمِ بْنِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
 متن روایت: قَالَتْ كَانُوا يَصْعَعُونَ طَعَامَ الْيَتِيمِ فَكَلَى حَوَانِ عَلِيٍّ حَسَدًا فَقَالَتْ عَائِشَةُ مَا كُنْتُ لِأَنْتُمْ كَمَا لَوْ حُسِبِي لَكِنْ أَخْلَطَ طَعَامَهُ بِطَعَامِي وَكَلَى بِلَيْسِي وَغَلَفَ دَائِبَتَهُ بِعَلْفِ دَائِبَتِي فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ  
 وَإِنْ تَخَالَطُوا هُمْ فَأَخَوْنَاكُمْ فِي الدِّينِ  
 امام ابوحنیفہ نے - ہیثم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:  
 سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:  
 ”پہلے لوگ یتیم کا کھانا الگ دسترخوان پر تیار کیا کرتے تھے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں تو اس سے یوں نہیں بچا کرتی تھی جس طرح وحشی جانور بدکتا ہے بلکہ میں اس کے اناج کو اپنے اناج کے ساتھ اور اس کے لباس کو اپنے لباس کے ساتھ اس کے جانور کے چارے کو اپنے جانور کے چارے کے ساتھ ملا دیا کرتی تھی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے:  
 ”اگر تم ان کے ساتھ گھل مل کر رہو تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں۔“

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس بن عقده - جعفر بن محمد بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے \*

(1102) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادِ بْنِ

سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ (عَنْ) ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
مَنْ رَوَى: أَنَّهُ آتَاهُ عَبْدُ أَسْوَدَ فَقَالَ لِنِيِّ عَلِيٍّ

سَبِيلٍ مِنَ الطَّرِيقِ فِي مَوَاشِي لِمَوْلِيٍّ فَاسْقِي مِنْ  
الْبَنَائِهَا بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ فَقَالَ لَا فَقَالَ لِنِيِّ فِي أَرْضِ صَيْدٍ  
فَأَصْمُومِي وَأَنْمِي فَقَالَ كُلُّ مَا أَصْمَمْتَ وَدَعَّ مَا  
أَنْمَيْتَ

وَالْإِصْمَاءُ مَا حَبَسَ عَلَيْكَ وَأَنْتَ تَنْظُرُ إِلَيْهِ  
وَالْإِنْمَاءُ مَا ذَهَبَ وَتَوَارَى عَنْكَ فَمَاتَ \*

”ان کے پاس ایک سیاہ فام غلام آیا اور بولا: میں راستے میں کسی جگہ پر ہوتا ہوں، کچھ لوگوں کے مویشی نظر آتے ہیں تو کیا میں ان لوگوں کی اجازت کے بغیر ان مویشیوں کا دودھ پی سکتا ہوں؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: جی نہیں اس نے دریافت کیا: میں شکار کی سرزمین پر ہوتا ہوں اور میں ”اصماء“ کر لیتا ہوں یا ”انماء“ کر لیتا ہوں (تو اس کا کیا حکم ہوگا؟) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جس کو تم نے ”اصماء“ کیا ہو اس کو تم کھا لو اور جس کو تم نے ”انماء“ کیا ہو اس کو ترک کر دو۔“

(راوی بیان کرتے ہیں) ”اصماء“ سے مراد یہ ہے کہ جانور نے شکار تمہارے لئے روک لیا ہو اور تم اس شکار کو کچھ بھی رہے ہو اور ”انماء“ سے مراد یہ ہے کہ جو شکار زخمی ہونے کے بعد چلا جائے اور تمہاری آنکھوں سے اوٹھنے کے بعد مر جائے۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ حسن بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو قاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم بغوی - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے \*

(1103) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ بْنِ

إِخْرَجَهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الشَّيْبَانِيُّ فِي الْأَنْبَاءِ (822) - وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ (8453) 4/459 فِي الْمَسَائِلِ: بَابُ الصَّيْدِ بِغَيْرِ مَقْتَلِهِ - وَالطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ 27/12 (13370) - وَفِي الْأَوْسَطِ 253/6 (5339) - وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ 248/8 (89674) فِي الصَّيْدِ: بَابُ الرَّجُلِ يَرْمِي الصَّيْدَ وَيَغِيبُ عَنْهُ ثُمَّ يَجِدُ سَهْمَهُ فِيهِ - وَالْبَيْهَقِيُّ فِي السَّنَنِ الْكَبِيرَى 241/9 فِي الصَّيْدِ: بَابُ الْأَرْسَالِ عَلَى الصَّيْدِ تَوَارَى عَنْكَ ثُمَّ تَجِدُهُ مَقْتُولًا

(1103) أَخْرَجَهُ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ 208/3 - وَابْنُ حَجَرٍ فِي الْإِصَابَةِ 725/4 ذَكَرَ مِنْ أَسْمَةِ عَمِيرٍ - وَابْنُ سَعْدٍ فِي الطُّبَقَاتِ

حَبِيبٌ عَنْ بَعْضِ آلِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

متن روایت: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
عَرَضَ عَلَيْهِ عَمِيرُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَهُوَ غَلَامٌ لَمْ  
يَحْتَلِمَ عَلَى أَنْ يَعْقِدَ عَلَيْهِ حَمَانِلَ سَيْفِهِ فَاجَّازَهُ\*

آل میں سے کسی شخص کے حوالے سے۔ حضرت سعد بن ابو  
وقاص رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت عمیر بن ابووقاص رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے  
سامنے پیش کیا گیا کہ آپ ان کی تلوار کی جھانک ان کو باندھ  
دیں وہ ابھی لڑکے تھے بالغ نہیں ہوئے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے اسے درست فرار دیا۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابوعبید اللہ بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوسعید احمد بن عبد الجبار۔ قاضی ابوقاسم توفی۔ ابوقاسم بن شجاع۔  
ابوعماس بن عقده۔ عبد اللہ بن شیبہ نے اپنے والد کے حوالے سے۔ موسیٰ بن اشیم۔ اسحاق بن خالد مولیٰ جریر بیان کرتے ہیں:  
سالت ابا حنیفة عن حد بلوغ الغلام فقال ثمانی عشرة سنة الا ان يحتلم قبل ذلك قلت  
والجارية قال سبع عشرة سنة الا ان تحيض قبل ذلك وتحتلم فسالته سفیان الثوری فقال فی  
کلیهما خمس عشرة سنة الا ان يحتلم قبل ذلك او تحيض الجارية او تحبل فذکرت له قول  
ابو حنیفة فقال حدثنی عیید اللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر انه عرض علی رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وهو ابن اربع عشرة سنة فلم يقبله وعرض علیه يوم الخندق وهو ابن خمس  
عشرة سنة فقبله فاخبرت بذلك ابا حنیفة فقال صدق کذا روى عیید اللہ بن عمر وغيره عن  
نافع واخبرنی الهیثم الحدیث\*

میں نے امام ابوحنیفہ سے لڑکے کے بالغ ہونے کی آخری حد کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: 18 سال اگر  
اس سے پہلے اس کو احتلام ہو جاتا ہے تو حکم مختلف ہوگا۔ میں نے دریافت کیا: اور لڑکی؟ انہوں نے فرمایا: 17 سال۔ البتہ اس سے  
پہلے اس کو حیض آ جاتا ہے یا احتلام ہو جاتا ہے تو حکم مختلف ہوگا۔ میں نے سفیان ثوری سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے  
(تکرار اور لڑکی) دونوں کے لئے 15 سال کی حد بیان کی۔ البتہ اگر لڑکے کو اس سے پہلے احتلام ہو جائے یا لڑکی کو اس سے پہلے حیض  
آجائے یا وہ حاملہ ہو جائے، میں نے ان کے سامنے امام ابوحنیفہ کا قول ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا: عبید اللہ بن عمر نے نافع کے حوالے  
سے حضرت عبد اللہ بن عمر کا یہ بیان نقل کیا ہے: انہوں نے خود کو (جنگ میں حصہ لینے کے لئے) نبی اکرم کے سامنے پیش کیا ان کی  
عمر اس وقت 14 برس تھی تو نبی اکرم نے انہیں قبول نہیں کیا، پھر غزوہ خندق کے موقع پر انہوں نے خود کو پیش کیا اس وقت ان کی عمر  
16 برس تھی تو نبی اکرم نے انہیں قبول کر لیا۔

میں نے یہ بات امام ابوحنیفہ کو بتائی تو وہ بولے: انہوں نے ٹھیک بیان کیا ہے، عبید اللہ بن عمر اور دیگر حضرات نے نافع کے  
حوالے سے اسی کی مانند روایت کیا ہے، ہیشم نے مجھے اس بارے میں بتایا ہے۔



## الْبَابُ الثَّلَاثُ عَشَرَ فِي الْإِجَارَاتِ

### تیرہواں باب: اجارات کا بیان

(1104)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ  
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
متن روایت: أَنَّهُ نَهَى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ سَنَةً أَوْ  
سَنَتَيْنِ\*  
امام ابوحنیفہ نے۔ ابو زبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی  
ہے۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم ﷺ کے بارے  
میں یہ روایت نقل کی ہے:  
”نبی اکرم ﷺ نے ایک یا دو سال تک کھجور کا درخت (یا  
اس پر لگے ہوئے پھل) کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت۔ احمد بن محمد بن سعید ہمدانی۔ اسماعیل بن محمد۔ ان کے دادا اسماعیل بن یحییٰ کی تحریر میں مذکور  
ہے: امام ابوحنیفہ نے ہمیں حدیث بیان کی۔  
حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ احمد بن محمد بن سعید۔ اسماعیل بن یحییٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہما سے  
روایت کیا ہے\*  
امام ابوحنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلمیان۔ ابراہیم نخعی۔ ایک  
(نامعلوم) شخص کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت  
ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نقل کرتے ہیں: نبی  
اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

(1105)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادِ بْنِ  
إِسْرَاهِيمَ عَمَّنْ لَا اتَّهَمُ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ  
وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا (عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ  
متن روایت: لَا يَسْتَأْمِرُ الرَّجُلُ عَلَى سَوْمِ آخِيهِ وَلَا  
يَسْكُحُ عَلَى خِيَّتِهِ وَلَا تَنْكُحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمِيَّتِهَا  
”کوئی شخص اپنے بھائی کی بولی پر بولی نہ لگائے اور اس  
کے پیغام نکاح پر نکاح کا پیغام نہ بھیجے اور کسی عورت کے ساتھ  
(1104) اخرجہ الطحاوی فی شرح معانی الآثار 112/4۔ والبیہقی فی السنن الكبرى 301/5۔ وابن حبان (4992)  
واحمد 3/391۔ والطحاوی (1782)۔ ومسلم 1175/84۔ وابویعلی (2141)

(1105) اخرجہ ابوداؤد فی المراسیل (169) والبیہقی فی السنن الكبرى 120/6۔ احمد 59/3۔ 68۔ 71۔ وعبد الرزاق  
38/8۔ والسنانی فی الصغرى 31/7۔ وفی الكبرى کما فی تحفة الاشراف 326/3۔ وابن ابی شیبہ 371/4 (21102)۔ فی البیوع من  
کرہ ان يستعمل الاجير حتى يبئن له اجره

اس کی چھو بھی کی موجودگی میں یا اس کی خالہ کی موجودگی میں نکاح نہ کیا جائے (یعنی اپنی بیوی کی بھانجی یا بیٹی کی ساتھ نکاح نہ کیا جائے) اور کوئی عورت اپنی بہن (یعنی سوکن) کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے تاکہ اس کے برتن میں آنے والی چیز کو خود حاصل کر لے کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی اسے رزق عطا کرنے والا ہے اور تم پتھر پھینک کر کی جانے والی خرید و فروخت نہ کرو اور جب تم کسی شخص کو مزدور رکھو تو اسے اس کے معاوضے کے بارے میں بتا دو۔

عَلَى حَالِهَا وَلَا تَسْأَلُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِكُفِّ مَاءِ مَا  
بَيْنَ تَحْتِهَا فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى هُوَ رَافِقُهَا وَلَا تَبَايَعُوا  
بِأَلْفَاءِ الْحَبْرِ وَإِذَا اسْتَأْجَرْتَ أَحَبْرًا فَأَعْلِمْهُ  
بِخَرَفِهِ

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابراہیم بن عمرو بن ہدانی - محمد بن عبید اللہ - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی

انہوں نے یہ روایت ہارون بن ہشام بخاری - ابو حفص احمد بن حفص (اور) محمد بن اسحاق - سہار بخاری - جعد بن عبد اللہ - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمد بن حفص - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ابراہیم بن طہمان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد ہدانی - فاطمہ بنت محمد بن حبیب سے نقل کی ہے وہ بیان کرتی ہیں: یہ میرے دادا حمزہ بن قریب کی تحریر ہے میں نے اس میں یہ پڑھا ہے: انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - ان کے والد - ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے \* انہوں نے یہ روایت محمد بن ریح - وہب بن بیان واسطی - اسحاق بن یوسف ازرق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت

کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن زبیر بن علقمہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت اسماعیل بن بشر بن سامان خوارزمی - شداد بن حکیم - امام زفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے \* انہوں نے یہ روایت محمد بن احمد - محمد بن عبد اللہ مسروق سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ میرے دادا کی تحریر ہے میں نے

اس میں یہ پڑھا ہے: انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے۔

انہوں نے یہ روایت کھل بن بشر کندی - فتح بن عمرو - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے \*

انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن بزاز ثقفی - بشر بن ولید - ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے \*  
 انہوں نے یہ روایت - احمد بن محمد سے نقل کی ہے - وہ بیان کرتے ہیں میں نے حسین بن علی کی تحریر میں یہ پڑھا ہے - یحییٰ بن حسن - زیاد بن حسن بن فرات - ان کے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے \*  
 حافظ حسین بن محمد بن خسرو ثقفی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابو القاسم محمد بن علی بن حسن بن ابوعثمان - ابوجسن محمد بن احمد بن زرقیہ - ابوہل احمد بن محمد بن زیاد قطان - محمد بن فضل - ابراہیم بن زیاد - عباد بن عوام کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے -

انہوں نے یہ روایت قاسم بن عباد اور صالح بن سعید بن مرداس ان دونوں نے - صالح بن محمد - حماد - ان کے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے \*  
 انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - ان کے والد - ان کے چچا - ان کے والد سعید بن ابوجهم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے \*  
 حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابوبکر آبنوسی - ابوبکر بن بشران - علی بن عمر دارقطنی - علی بن عبداللہ بن مسرہ - محمد بن حرب نسائی - علی بن عاصم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے اس روایت کا آخری حصہ نقل کیا ہے اور وہ اس کے یہ الفاظ ہیں:

من استاجر اجیراً فلیعلمہ اجرہ

"جو شخص کسی کو مزدور رکھے تو اسے اس کے معاوضے کے بارے میں بتادے"

ابوقاسم ابن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمن بن عمر - ابراہیم بن یحییٰ - محمد بن شجاع ثقفی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے \*  
 قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے یہ روایت - ابوطالب عشاری - ابویوسف تواس - حسین بن اسماعیل مخاضی - یحییٰ بن سری - ہشام بن عبداللہ رازی - ابوجزہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے \*  
 محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخہ میں نقل کیا ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے -

(1106) - مسند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُمَا (عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
أَنَّهُ قَالَ  
مَنْ رَوَيْتَ: أَنَّهُ قَالَ لَا يَسْوَمُ الرَّجُلُ عَلَيَّ سَوْمَ  
أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلَيَّ خِطْبَةَ أَخِيهِ وَلَا تَبَايَعُوا

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:  
 حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"کوئی شخص اپنے بھائی کی بولی پر بولی نہ لگائے اور اس کے پیغام نکاح پر پیغام نکاح نہ بھیجے اور تم پتھر ڈالنے والا سودانہ

کر داور تم ایک دوسرے کے مقابلے میں بولی نہ لگاؤ اور جب تم کسی شخص کو ضرور رکھو تو اس کے معاوضے کے بارے میں اسے بتا دو اور کسی عورت کے ساتھ اس کی پھوپھی یا خالہ پر نکاح نہ کیا جائے (یعنی اپنی بیوی کی بھانجی یا بھتیجی کے ساتھ نکاح نہ کیا جائے) اور کوئی عورت اپنی بہن (یعنی سوکن) کی طلاق کا مطالبہ نہ کرنے تاکہ اس کے برتن میں آنے والی چیز کو خود حاصل کر لے کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی اس عورت کو رزق عطا کرنے والا ہے۔“

وَلَا تَتَّخِذُوا وَالِدًا إِسْتَاَجَرَ أَحَدَكُمُ  
عَمْرًا تَعْلِمُهُ أَجْرَهُ وَلَا تَنْكُحُ الْمَرْأَةَ عَلَى عَمِيَّتِهَا  
وَرَحِمَتِهَا وَلَا تَسْأَلُ طَلَاقَ أُخْتَيْهَا لِخُكْفَاءِ مَا فِيهِ  
صَحَّتْهَا فَإِنَّ اللَّهَ رَاقِبُهَا\*

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ ابو بکر احمد بن محمد بن خالد بن علی کلابی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - اپنے والد محمد بن خالد بن علی - ان کے والد خالد بن علی - محمد بن خالد وہابی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے\*

امام ابو حنیفہ نے - ابو حصین عثمان بن عاصم اسدی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک باغ کے پاس سے ہوا وہ آپ کو اچھا لگا آپ نے دریافت کیا: یہ کس کا ہے؟ میں نے عرض کی: یہ میرا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہارے پاس کہاں سے آیا؟ میں نے عرض کی: میں نے اسے اجرت پر لیا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس باغ کی کوئی چیز اجرت کے طور پر حاصل نہ کرنا۔“

(1107) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ  
عَثْمَانَ بْنِ عَاصِمِ الْأَسَدِيِّ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ  
نَبِيِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
مَنْ رَوَيْت: أَنَّهُ مَرَّ بِحَائِطٍ فَأَعْجَبَهُ فَقَالَ لِمَنْ هَذَا  
فَلَقِيتُ هُوَ لِي قَالَ مِنْ آيِنَ لَكَ فُلْتُ إِسْتَاَجَرْتُهُ قَالَ  
فَلَا تَسْأَلِ شَيْئًا بِشَيْءٍ مِنْهُ\*

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - یحییٰ بن محمد بن صاعد اور صالح بن احمد بن ابو مقاتل اور محمد بن اسحاق نیشاپوری میراجی - ان سب حضرات نے محمد بن عثمان بن کرامہ - عبید اللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے\* انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن محمد بن علی حافظ - ابراہیم بن ہانی - عبید اللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے\*

انہوں نے یہ روایت نے اپنے والد کے حوالے سے - زہیر اور سعید بن مسعود ان دونوں نے - عبید اللہ بن موسیٰ کے حوالے سے (1107) آخر حہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (777) ابو عبدلوزاق 223-222/8 فی البیوع: باب الرجل یسأجر الشیء هل یؤجر بما کثر من ذالک؟ - وابن ابی شیبہ 328/7 فی البیوع: باب فی الرجل یسأجر الدار - یؤجر بما کثر

سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے\*

انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن بزار بنی - محمد بن حرب واسطی - محمد بن ربيعہ اور محمد بن یزید ان دونوں کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے: تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

عَنْ ابْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجِ عَنْ رَافِعِ ابْنِ خَدِيجِ ابْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِحَائِطٍ فَاعْجَبَهُ فَقَالَ لِمَنْ هَذَا فَقُلْتُ لِي وَقَدْ اسْتَأْجَرْتَهُ فَقَالَ لَا تَسْتَأْجِرْهُ بَشِيءٌ مِنْهُ\*

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے نے حضرت رافع رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ کا گزر ایک باغ کے پاس سے ہوا وہ باغ آپ کو اچھا لگا آپ نے دریافت کیا: یہ کس کا ہے؟ میں نے عرض کی: اسے میں نے ٹھیکے پر لیا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس میں سے کوئی چیز معاوضے کے طور پر نہ لینا انہوں نے یہ روایت اسی طرح - محمد بن احمد سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حمزہ بن حبیب کی تحریر میں یہ پڑھا ہے: انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بن ابو مقاتل - جعفر بن ابوعثمان - محمد بن ابوبکر مقدمی - ابوعبدالرحمن مقرئ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ابوحصین نے اس کو - عبا یہ بن رفاعہ بن رافع بن خدیج - ان کے والد کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

انہوں نے یہ روایت اسی سند کے ساتھ - احمد بن محمد - حسن بن علی سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: حسین بن علی نے یہ روایت - یحییٰ بن حسن - زیاد بن حسن بن فرات - ان کے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ان کے چچا حسین بن سعید - ان کے والد سعید بن ابوجہم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت اسی طرح - محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے (انہوں نے اس کو) ابوحصین - ابن رافع - حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے۔ شیخ ابومحمد بخاری فرماتے ہیں: ایک جماعت نے اس کی مانند اسناد کے ہمراہ امام ابوحنیفہ کے حوالے سے - ابوحصین - ابن رافع سے روایت کی ہے۔

(ان میں سے ایک) اسد بن عمرو ہیں جیسا کہ محمد بن اسحاق سمسار نے - جمعہ بن عبداللہ - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کیا ہے\*

(ان میں سے ایک) ابو یوسف علی ہیں جیسا کہ - محمد بن حسن بزار نے - بشر بن ولید - ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے\*

(ان میں سے ایک) حسن بن زیاد ہیں جیسا کہ سہل بن بشر کندی نے - فتح بن عمرو - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام

ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے \*

(ان میں سے ایک) یحییٰ بن نصر بن حاجب علی ہیں جیسا کہ احمد بن محمد نے - حسن بن صاحب - داؤد سمار - ابن حاجب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے \*

(ان میں سے ایک) محمد بن مسروق ہیں جیسا کہ احمد بن سعید ہدانی نے - محمد بن عبد اللہ بن محمد بن مسروق کے حوالے سے نقل کیا ہے - وہ بیان کرتے ہیں: یہ میرے دادا کی تحریر میں ہے میں نے اس میں یہ پڑھا ہے: امام ابوحنیفہ نے ہمیں یہ حدیث بیان کی۔

حافظ ظہیر بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن احمد اور ابن مخلد، ان دونوں نے - محمد بن عثمان بن کرامہ - عبید اللہ بن سہیل کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن محمد - عبد العزیز بن عبد اللہ ہاشمی - یحییٰ بن نصر بن حاجب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے \*

(حافظ کہتے ہیں:) محمد بن حسن حمزہ بن حبیب - اسماعیل بن یحییٰ - محمد بن ربیعہ - محمد بن یزید واسطی - ابو جنادہ - حسن بن زیاد - حسین بن حسین بن عطیہ راشد بن عمرو ابو عبد الرحمن مقرئ نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو بکر قاسم بن عیسیٰ عصار ”دمشقی“ میں - عبد الرحمن بن عبد الصمد - سعید بن شعیب بن اسحاق - ان کے دادا کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے \*

انہوں نے یہ روایت حسین بن محمد بن سعید - محمد بن عمران ہدانی - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے \*

انہوں نے یہ روایت حسین بن حسین انطاکی - احمد بن عبد اللہ کندی - علی بن معبد - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے \*

انہوں نے یہ روایت ابو جعفر محمد بن حسین بن سعید بن ابان - عبد اللہ بن ہاشم قواس - بشر بن یحییٰ - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے \*

انہوں نے یہ روایت ابو محمد عبد الرحمن بن ساجون - محمد بن متوکل بغدادی - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

حافظ بن مظفر نے یہ روایت امام ابوحنیفہ کے طرق کے علاوہ دوسرے طرق سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو فضل احمد بن خیرون - ابو علی حسن بن شاذان - قاضی ابونصر احمد بن اشکاب - عبد اللہ ابن طاہر قزوینی - محمد بن حسن خلال - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے \*

ابو عبد اللہ بن خسر دہلی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک صیرفی - ابو محمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابو

حذیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن علی کلاعی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - اپنے والد محمد بن خالد بن علی - ان کے والد خالد بن علی - محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے \*

امام محمد بن حسن نے ”الآثار“ میں اس کو نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے \*

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - ابو حنین اسلم بن اہل - محمد بن اہل - محمد بن حرب نسائی - محمد بن ربیعہ اور محمد بن زید واسطی ان دونوں کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے \*

انہوں نے یہ روایت ابوبکر محمد بن مالک شعیری - بشر بن ولید - ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے \*

انہوں نے یہ روایت عبدالعزیز بن عبید اللہ ہاشمی - یحییٰ بن نصر بن حاجب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے \*

انہوں نے یہ روایت محمد بن مسلمہ - عبداللہ بن یزید مقرئ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے \*

ابن خسرو نے یہ روایت - ابو فضل بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی - ابو عبد اللہ بن دوست علاف - قاضی اشنانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی نے یہ روایت - قاضی ہناد بن ابراہیم - قاضی ابو حنین محمد بن علی بن محمد بن ہتھدی باللہ - ابو قاسم عبید اللہ بن احمد بن علی صید لانی - ابو عبد اللہ محمد بن مخلد عطار - محمد بن عثمان بن کرامہ - عبید اللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے۔

(1108) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي مَسْرُودٍ  
عَنْ أَبِي حَاضِرٍ (عَنْ) ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
مَتَرَنَ رَوَايَتٍ: أَحْتَجِمَ وَأَعْطَى الْحَجَّامَ آجْرَهُ وَلَوْ  
كَانَ حَبِيئًا مَا أَعْطَاهُ

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھنچنے لگوائے اور پھر پھنچنے لگانے والے کو اس کا معاوضہ دیا اگر یہ حرام ہوتا تو آپ اسے معاوضہ نہ دیتے۔“

.....

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابوبکر احمد بن محمد بن عیسیٰ برازی - محمد بن یونس - ابو عاصم نسیل کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے \*

(1109) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ  
امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابویلیمان - ابراہیم نخعی کے

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”جب کوئی شخص کسی مزدور کو مزدور رکھے تو اسے اس کے معاوضے کے بارے میں بتادے۔“

بِهِمْ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ  
”مَنْ رَوَى عَنْ أَحَدٍ مِنْ أَجْرٍ فَلْيُعَلِّمَهُ أَجْرَهُ“

\*\*\*

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے\*

امام ابو حنیفہ نے - بشر کوئی - محمد بن علی نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:  
حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:  
”دھولی پر کپڑا رنگنے والے پر اور (کپڑے پر) کشیدہ کاری کرنے والے پر رضامندی کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔“

1110 - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ بَشَرَ  
كَوْفِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ  
طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى  
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
”مَنْ رَوَى عَنْ أَحَدٍ عَلَى قَصَارٍ وَلَا صَبَاغٍ وَلَا  
وَسْطَاءٍ“

\*\*\*

حافظ ظہیر بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - قاسم بن محمد - محمد بن محمد - امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے\*

امام ابو حنیفہ نے - زید بن ابوانسہ - ابو ولید - حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:  
”آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ کوئی شخص ایک یا دو سال بعد (معاوضے کی ادائیگی کی شرط پر) کھجور کا درخت خرید لے۔“

1111 - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي  
نَيْسَةَ عَنْ أَبِي وَالِيدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
”مَنْ رَوَى عَنْ أَحَدٍ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يَشْتَرِيَ الرَّجُلُ النَّخْلَ  
سَنَةً أَوْ سَتَيْنِ“

\*\*\*

(1109) بلد تقدم

(1110) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (781) - وابن شیبہ 4/316 (20489) فی الاجری بضم ن ام لا؟ قلت: وقد اخرج  
عبد الرزاق 8/182 (14801) فی البیوع: باب الودیعة - والمنقی الہندی فی الكنز (29821) عن علی وابن مسعود قالوا: لیس علی  
المؤمن ضمان

(1111) بلد تقدم فی (1094)



حافظ ظہیر بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد کوئی - حمزہ بن حبیب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہما سے

روایت کی ہے\*

امام ابوحنیفہ نے - علقمہ بن مرثد - حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:  
”جب کوئی شخص کوئی مزدور رکھے تو اس کو اس کے معاوضے کے بارے میں بتا دے۔“

(1112) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
مَنْ رَوَيْتَ: مَنْ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَلْيُعَلِّمَهُ أَجْرَهُ\*

\*\*\*

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - قاضی القضاة ابوسعید محمد بن احمد بن محمد بن احمد بن محمد بن احمد حافظ - ابراہیم بن محمد بن سعید بن زریق - اسماعیل بن یحییٰ بن یحییٰ تمیمی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے\*

امام ابوحنیفہ نے - حمدان بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

”جو کوئی زمین کرائے پر حاصل کرتا ہے اور پھر جتنے کرائے پر اس نے حاصل کی تھی اس سے زیادہ کرائے پر آگے دے دیتا ہے تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اضافی رقم میں اس کے لئے کوئی بھلائی نہیں ہوگی البتہ اگر اس نے اس زمین میں کچھ اضافہ کیا ہو تو حکم مختلف ہوگا۔“

(1113) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ  
مَنْ رَوَيْتَ: فِي الرَّجُلِ يَسْتَأْجِرُ الْأَرْضَ ثُمَّ يُؤَاجِرُهَا بِأَكْثَرَ مِمَّا اسْتَأْجَرَهَا قَالَ لَا خَيْرَ فِي الْفَضْلِ إِلَّا أَنْ يُحَدِّثَ فِيهَا شَيْئًا\*

\*\*\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے\*

امام ابوحنیفہ نے - ابراہیم نخعی سے یہ روایت نقل کی ہے:  
”قاضی شریح کبھی بھی مزدور کو حمان کا پابند نہیں کرتے

(1114) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِبْرَاهِيمَ  
مَنْ رَوَيْتَ: أَنَّ شَرِيحًا لَمْ يَضْمَنْ أَجِيرًا قَطُّ\*

تھے۔“

\*\*\*

(1113) اخروجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (786) في البيوع: باب ما يكره من الزيادة على من أجر شيئا بأكثر مما استأجره - وعبد الرزاق (14971) في البيوع: باب الرجل يستأجر الشيء - هل يؤجر بأكثر من ذلك؟ - وابن أبي شيبة 238/7 في البيوع: باب في الرجل يستأجر الدار يؤجر بأكثر

(1114) اخروجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (780) والبيهقي في السنن الكبرى 122/6 في الإجارة: باب ما جاء في تضمين الأجراء - وابن أبي شيبة 315/4 (20488) في البيوع: في الأجير هل يضمن أم لا؟ - وابن حزم في المحل بالآثار 234/8

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفہ تم قال محمد وبہ نأخذ وهو

قول ابو حنیفہ لا یضمن الاجیر المشترك شیئاً الا ما جنت یدہ\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے، پھر امام احمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے، مشترک غلام صرف اسی چیز کا تاوان ادا کرے گا جس جرم کا ارتکاب اس نے خود کیا ہو۔

امام ابوحنیفہ نے - بشر (یا شاید) بشر (یہ شک محمد بن حسن کو

ہے) کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ابو جعفر محمد (یعنی امام باقر) بن علی بن حسین بن علی بن

ابوطالب فرماتے ہیں:

”دھوبی (کپڑے پر) رنگ کرنے والا اور جولاہا ضمان

ادا نہیں کریں گے۔“

(1115) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ (عَنْ) بَشَرٍ

أَوْ بَشِيرٍ شَكَ مُحَمَّدَ بْنَ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ

سَعْدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي

طَالِبٍ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ أَنَّهُ قَالَ

سَمِعْتُ رِوَايَةَ: لَا يَظْمِنُ الْقَصَّارُ وَلَا الصَّبَّاعُ وَلَا

الْحَايِكُ\*

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفہ تم قال محمد وهو قول ابو

حنیفة رضی اللہ عنہ\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے، پھر امام احمد فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

امام ابوحنیفہ نے - علی بن اتمر کے حوالے سے یہ روایت

نقل کی ہے:

ایک شخص قاضی شریح کے پاس آیا اور علی بن اتمر کہتے ہیں:

میں اس وقت ان کے پاس موجود تھا، اس شخص نے کہا: اس شخص

نے مجھے اپنا کپڑا دیا تاکہ میں اسے رنگ دوں، تو میرے گھر میں

آگ لگ گئی، اس کا کپڑا بھی جل گیا، تو انہوں نے کہا: تم اس کا

کپڑا اسے واپس کرو، تو اس شخص نے دریافت کیا: کیا میں اس کا

(1116) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلِيِّ بْنِ

الْأَقْمَرِ عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ

سَمِعْتُ رِوَايَةَ: أَمْسَى شُرَيْحًا رَجُلًا وَأَنَا عِنْدَهُ فَقَالَ

خَفَعَ إِلَيَّ هَذَا ثَوْبَهُ لَا صَبْغَةَ فَأَحْتَرِقَ بَيْتِي وَأَحْتَرِقَ

ثَوْبِي فَقَالَ ادْفَعْ إِلَيْهِ ثَوْبَهُ فَقَالَ ادْفَعْ ثَوْبَهُ وَقَدْ

إِحْتَرِقَ بَيْتِي فَقَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ أَحْتَرِقَ بَيْتُهُ أَكُنْتُ

تَدْعُ لَهٗ أَجْرَكَ قَالَ لَا\*

(1115) (اخر جہ) محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (791) في البيوع: باب ضمان الاجير والشريك - وعبدالرزاق

(217/6) (14948) في البيوع: باب ضمان الاجير الذي يعمل بيده - وابن ابي شيبة 285/6 في البيوع: باب في القصار والصباغ

وغیره

(1116) (اخر جہ) محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (785) وهو الاثر السابق

کپڑا اسے واپس کر دوں؟ جبکہ میرا گھر جل چکا ہے، تو انہوں نے کہا: اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ اگر اس کے گھر میں آگ لگی ہوتی، تو کیا تم نے اپنا معاوضہ چھوڑ دینا تھا؟ اس نے جواب دیا جی نہیں۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) الامام ابو حنیفہ ثم قال محمد لا یضمن

ما احترق فی بیتہ لان هذا لیس جنایة یدہ\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: اس کے گھر میں جو کچھ جل گیا ہو وہ اس کا تاوان ادا نہیں کرے گا، کیونکہ یہ جرم اس نے خود نہیں کیا ہے۔

(1117) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ يُونُسَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي الْمُؤَمِّنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
 امام ابو حنیفہ نے - یونس بن محمد - ابو جعفر محمد بن علی (یعنی امام باقر) کے حوالے سے - امیر المؤمنین حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:  
 ”وہ دھوپنی یا رنگ کرنے والے کو طمان کا پابند نہیں کرتے ہیں۔“  
 الصَّبَاغُ\*

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن علی کلامی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - اپنے والد محمد بن خالد بن علی - ان کے والد خالد بن علی کلامی - محمد بن خالد و بی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ واللہ اعلم

## الْبَابُ الرَّابِعُ عَشَرَ فِي الشُّفْعَةِ

### چودھواں باب: شفعہ کا بیان

امام ابوحنیفہ نے محمد بن منکدر کے حوالے سے یہ روایت

نقل کی ہے:

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”پڑوسی شفعہ کرنے کا زیادہ حقدار ہوگا جبکہ راستہ ایک ہی

ہو۔“

(1118)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

السَّكِّدِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ

عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ:

حَسَنٌ رَوَايَاتٍ: أَلْحَسَنُ أَحَقُّ بِشُفْعَتِهِ إِذَا كَانَتْ

عَاطِرَةً وَوَاحِدَةً\*

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت ابو سعید بن جعفر (کی تحریر کے حوالے سے)۔ سلیمان بن عبد اللہ۔ حسن بن زیاد کے حوالے سے

امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے\*

امام ابوحنیفہ نے حماد بن ابوسلمان۔ ابراہیم نخعی کے

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ قاضی شرن فرماتے ہیں:

”شفعہ دروازوں کی طرف سے ہوگا۔“

(1119)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادِ بْنِ

أَبِرَاهِيمَ عَنْ شُرَيْحٍ أَنَّهُ قَالَ:

حَسَنٌ رَوَايَاتٍ: أَلْشُّفْعَةُ مِنْ قِبَلِ الْأَبْوَابِ\*

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(أخرجہ) الإمام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) أبي حنيفة\* ثم قال ولسنا نأخذ بهذا

الشفعة للجيران ملازمین وهو قول ابوحنيفة\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے تو انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر وہ

(1118) (أخرجہ) محمد بن الحسن الشيباني في الحجية على اهل المدينة 75/3- وابن حبان (5179)- واحمد 312/3 و ابو القاسم

بيوع في الجعديات 2701 ومسلم (1608) (133)- والشافعي 165/2- والحميدي (1272)- والدارمي 273/2- و ابو داود

(3513)

(1119) (أخرجہ) محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (774) في البيوع: باب العقار والشفعة- وابن ابى شيبه 118/7 في البيوع: باب

الشفعة- باب الابواب والحدود- وعبد الرزاق (14400) في البيوع: باب الشفعة بالابواب او الحدود

فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے ہیں شفیعہ کا حق ساتھ والے پڑوسیوں کو ہوگا امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1120) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

”متن روایت: لَا شَفْعَةَ إِلَّا فِي أَرْضِ أَوْ دَارٍ\*“

”شفعہ صرف زمین میں یا گھر میں ہو سکتا ہے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(آخر جہ) الإمام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) أبي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ

وهو قول أبي حنيفة

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔\*

حافظ ابو قاسم عبداللہ بن محمد بن ابو عوام سفدی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - محمد بن حسن بن علی - محمد بن اسحاق بن صباح - عبدالرزاق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے\*

(1121) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ

بْنِ أَبِي الْمُعَارِقِ عَنْ الْمُسَوَّرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ أَرَادَ

سَعْدُ أَنْ يَبِيعَ دَارًا لَهُ فَقَالَ لِجَارِهِ خُذْهَا بِسَبْعِ مِائَةِ

دِرْهَمٍ فَإِنِّي قَدْ أُعْطِيتُ بِهَا ثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ وَلَكِنْ

أُعْطِيتُكُمْهَا لِأَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَأَلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْجَارُ أَحَقُّ بِشَفْعَتِهِ\*

امام ابوکریم بن عبدالمعاریق نے - مسور بن مخرمہ بیان کرتے ہیں:

”ایک مرتبہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر کو فروخت کرنے کا ارادہ کیا تو انہوں نے اپنے پڑوسی سے کہا تم سات سو درہم کے عوض میں اسے حاصل کر لو کیونکہ مجھے تو اس کے عوض میں آٹھ سو درہم دیئے جا رہے ہیں، لیکن یہ میں تمہیں اس لئے دے رہا ہوں کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”پڑوسی شفیعہ کا زیادہ حقدار ہوتا ہے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن حسن بزاز - بشر بن ولید کے حوالے سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن محمد بن علی حافظ (اور) محمد بن اسحاق بن عثمان ان دونوں نے - ابراہیم بن یوسف - امام

(1120) (آخر جہ الحصفی فی مسند الامام) (349)

(1121) (آخر جہ الحصفی فی مسند الامام) (352) - والطحاوی فی شرح معانی الآثار 923/4 - وابن حبان (5180) -

وعبدالرزاق (14382) والحمیدی (552) واحمد (390/6) والشافعی فی المسند (865/2) وابن ابی شیبہ (164/7) - والبخاری

(6977) فی العجل: باب فی الہبہ والشفعہ - وابوداؤد (3516) فی البیوع والاجارات: باب فی الشفعۃ - وابن ماجہ (2498)

ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن محمد بن علی - یحییٰ بن موسیٰ - ابوسعید صفانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بن ابومقاتل ہروی - سعید بن ایوب - ابویحییٰ عبدالحمید حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ - عبدالمکریم - مسور سے روایت کی ہے: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو پیشکش کی۔  
الحديث\*

انہوں نے یہ روایت اسی طرح - محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے\* انہوں نے یہ روایت اسی طرح - احمد بن محمد بن سعید - حسین بن علی - یحییٰ بن حسن - زیاد بن حسن - ان کے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت اسی طرح - اہل بن بشر - فتح بن عمرو - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے\* انہوں نے یہ روایت اسی طرح اپنے والد کے حوالے سے - احمد بن زبیر - مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے\*۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - اسماعیل بن حماد - ابویوسف کے حوالے سے - امام ابو حنیفہ نے - عبدالمکریم - مسور سے روایت کی ہے - رافع مولیٰ سعد بیان کرتے ہیں: حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ایک شخص سے کہا..... الحديث انہوں نے یہ روایت ان الفاظ کے ساتھ - احمد بن محمد - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبداللہ بن محمد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے\*۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - فتح بن ابراہیم (اور) محمد بن عبید کندی ان دونوں نے - شرح بن مسلمہ - بیاج بن بسطام کے حوالے سے امام ابو حنیفہ نے - عبدالمکریم - مسور سے روایت کی ہے - رافع بیان کرتے ہیں: حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو ایک گھر کی پیشکش کی گئی..... الحديث

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ان کے چچا - ان کے والد کے حوالے سے - سعید بن ابوجہم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حمزہ بن حبیب زیات (کی تحریر) کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے ان الفاظ میں نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - حسین بن محمد - ابویوسف اور اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے\*۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے\*۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن یحییٰ (اور) حجاج بن ابراہیم (اور) محمد بن عبد اللہ بن علی ان سب نے - ضرار بن مرد - ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو یوسف سے دوسرے الفاظ کے ساتھ روایت کی ہے یہ عبدالکریم - مسور بن مخرمہ سے منقول ہے: حضرت سعد رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال الجار احق بشفعته\*

”نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: پڑوسی شفہ کا زیادہ حقدار ہوتا ہے“

انہوں نے یہ روایت فقہیہ ابو اسامہ زید بن یحییٰ الخلیجی (اور) محمد بن قدامہ بن سیار زاہد الخلیجی ان دونوں نے - یحییٰ بن موسیٰ - محمد ابن ابو زکریا (اور) ابو مطیح ان دونوں کے حوالے سے امام ابو یوسف نے - عبدالکریم - مسور سے روایت کی ہے -

عرض علی سعد بیتا له فقال خذه فانی اعطيت به اكثر ولكني اعطيتك لاني سمعت رسول الله

صلى الله عليه وآله وسلم يقول الجار احق بشفعته\*

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے مجھے اپنے گھر کو فروخت کرنے کی پیشکش کی اور فرمایا: تم اسے حاصل کر لو مجھے اس کا زیادہ معاوضہ دیا جا رہا ہے لیکن میں تمہیں یہ اس لئے دے رہا ہوں کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ”پڑوسی شفہ کا زیادہ حقدار ہوتا ہے“

انہوں نے یہ روایت اسماعیل بن بشر - شداد بن حکیم سے نقل کی ہے -

انہوں نے یہ روایت حمدان بن ذی لون - ابراہیم بن سلمان ان دونوں نے - امام زفر کے حوالے سے امام ابو یوسف نے - عبدالکریم سے روایت کیا ہے:

(عن) المسور (عن) ابو رافع قال عرض علي سعد بيتا له فقال خذه فاني اعطيت به اكثر ولكني

اعطيتك لاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول الجار احق بشفعته\*

مسور بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن مالک نے انہیں ان کے پڑوس میں موجود اپنے گھر کو 400 کے عوض میں خریدنے کی پیشکش کی اور بتایا: مجھے اس کے عوض میں 800 مل رہے ہیں لیکن میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”پڑوسی اپنے پڑوس کا زیادہ حقدار ہوتا ہے“

انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن عبید اللہ بن شریح - محمد بن حجاج بن مسلم حضری - علی بن معبد - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو یوسف نے - ابو امیہ - مسور - حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے:

قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الجار احق بسقبة

”نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: پڑوسی اپنے پڑوس کا زیادہ حقدار ہوتا ہے“

ابو محمد بخاری فرماتے ہیں: اس بارے میں منقول مستدرکین روایت وہ ہے جو زید بن یحییٰ (اور) محمد بن قدامہ - یحییٰ بن موسیٰ - محمد بن ابو زکریا (اور) ابو مطیح کے حوالے سے امام ابو یوسف نے - عبدالکریم - مسور بن مخرمہ - حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہما سے روایت کی گئی

ہے۔

جس بھی شخص نے اس روایت کو حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہما حضرت سعد رضی اللہ عنہما کے غلام رافع کے حوالے سے نقل کیا ہے اس نے امام ابوحنیفہ کی طرف غلط بات منسوب کی ہے، کیونکہ امام ابوحنیفہ نے اس روایت کو حضرت ابورافع رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کی ہے، لیکن جس شخص کو وہم ہوا وہ یہ سمجھا کہ یہ صرف رافع ہے تو وہ اس پر خاموش ہو گیا، جس کو زیادہ وہم ہوا اس نے رافع بن خدیج کو دیا اور بعض لوگوں کو یہ گمان ہوا کہ اس سے مراد حضرت سعد رضی اللہ عنہما کے غلام رافع ہیں۔ بعض لوگوں کو شک ہوا تو انہوں نے اس میں سے لفظ ”رافع“ کا ذکر ہی نہیں کیا اور اس روایت کو مسور بن مخرمہ کے حوالے سے حضرت سعد رضی اللہ عنہما سے نقل کر دیا۔ بعض حضرات کو لفظ ”ابورافع“ یاد نہیں ہوا تو انہوں نے ایک شخص کے حوالے سے اس کو نقل کر دیا۔

شیخ ابوجعفر بخاری فرماتے ہیں: یہ تمام غلطیاں امام ابوحنیفہ سے بعد والے راویوں کی ہیں، امام ابوحنیفہ کی نہیں ہیں، کیونکہ اس روایت کی سند میں دوراوی ہیں۔ محمد بن ابوزکریا اور ابو مطیع۔ ان دونوں نے اسے یاد رکھا ہے اور ابو مطیع حافظ اور مستحق تھے۔

شیخ ابوجعفر بخاری بیان کرتے ہیں: اس بات کی دلیل کہ اس روایت میں متعلقہ فرد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام حضرت ابورافع رضی اللہ عنہما تھے اس کی دلیل وہ روایت ہے جسے عبدالصمد بن فضل۔ اسماعیل بن بشر نے۔ مکی بن ابراہیم کے حوالے سے ابن جریر سے نقل کی

ہے۔

(ابوجعفر بخاری فرماتے ہیں: عبداللہ بن محمد بن علی۔ محمد بن ابان۔ روح بن عبادہ۔ ابن جریر (اور) زکریا بن اسحاق۔ ابوالحکم بن میسرہ کے حوالے سے نقل کی ہے:

عمر بن شریک بیان کرتے ہیں: میں حضرت سعد بن ابوقحاص رضی اللہ عنہما کے پاس کھڑا ہوا تھا اسی دوران مسودائے انہوں نے اپنا ہاتھ اپنے کندھے پر رکھ دیا اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام حضرت ابورافع رضی اللہ عنہما آ گئے اس کے بعد راوی نے پوری روایت ذکر کی ہے۔

ابوجعفر بخاری فرماتے ہیں: دیگر کئی حوالوں سے یہ بات منقول ہے: یہ کلام حضرت ابورافع رضی اللہ عنہما حضرت سعد رضی اللہ عنہما اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما کے درمیان ہوا تھا، اگرچہ اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے کہ شفیع کا حق حضرت ابورافع رضی اللہ عنہما کو مل رہا تھا یا نہیں اور تو، لیکن اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے، گفتگو انہی حضرات کے درمیان ہوئی تھی اس سے ہمیں یہ پتہ چل جاتا ہے کہ درست روایت یہ ہے کہ اس موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام حضرت ابورافع رضی اللہ عنہما موجود تھے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ صالح بن احمد۔ شعیب بن ایوب۔ ابو یحییٰ حمانی۔ امام ابوحنیفہ نے۔ عبدالکریم۔ مسور بن مخرمہ کے حوالے سے نقل کی ہے:

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت سعد رضی اللہ عنہما نے مجھے اپنے گھر کی پیشکش کی اور بولے: تم اسے لے لو مجھے تم جتنی رقم دو گے مجھے اس سے زیادہ رقم دی جا رہی ہے، لیکن میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”پڑوسی اپنے پڑوس میں شفیع کا زیادہ حقدار ہوتا ہے“۔



حافظ کہتے ہیں: حمزہ بن حبیب - زفر - بہاج - ابویوسف - حسن بن زیاد - اسد بن عمرو - ابو عبد الرحمن مقرئ - محمد بن حسن - عبید اللہ بن موسیٰ - عبد اللہ بن زبیر - محمد بن ابوزکریا - ابومطیع - ابراہیم بن طہمان نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔  
حافظ کہتے ہیں: یہ روایت ”غریب“ ہے۔

ابو عبد اللہ حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوطاہر محمد بن احمد بن محمد - ابوحسین علی بن محمد بن عبد اللہ بن بشران - دلعج - زکریا بن یحییٰ نیشاپوری - ایوب بن حسین (اور) علی بن حسن ان دونوں نے - ابومطیع کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے\*۔

انہوں نے یہ روایت ابوسعید محمد بن عبد الملک بن عبد القاہر بن اسد - ابوحسین بن قشیش - ابوبکر ابہری - ابو عمرو بہ حرانی - ان کے دادا عمرو بن ابو عمرو - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے\*۔

انہوں نے یہ روایت ابوفضل بن خیرون - ابوعلی بن شاذان - قاضی ابونصر بن اشکاب - عبد اللہ بن طاہر قزوینی - اسماعیل بن تویہ قزوینی - محمد بن حسن - ابوحنیفہ سے (اور) ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلال - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے\*۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابویسماں اسحاق بن ابراہیم بن عمر برکی - ابوقاسم ابراہیم بن احمد خرقی - ابویقوب اسحاق بن حمدان نیشاپوری - حم بن نوح - ابوسعید محمد بن میسرہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے\*۔

(واخرجہ) الإمام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن أبی حنیفۃ ثم قال محمداً وبہ نأخذ وهو

قول أبی حنیفۃ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے\*۔

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خللی کلاعی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - اپنے والد محمد بن خالد بن خللی - ان کے والد خالد بن خللی - محمد بن خالد بن خللی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے اسی طرح روایت کی ہے جیسے حافظ ظہیر بن محمد نے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخہ میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے۔

## الْبَابُ الْخَامِسُ عَشَرَ فِي الْمُضَارَبَةِ وَالْمُشَارَكَةِ

### پندرھواں باب: مضاربت اور شراکت داری کے احکام

(1122) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ بَنِي عَبْدِ الْأَنْصَارِيِّ الْكُوفِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ: **مَنْ رَوَيْتَ: أَنَّ عَمْرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَعْطَاهُ مَالًا مُضَارَبَةً لِيَتِمَّ**

امام ابو حنیفہ نے - عبد اللہ بن حمید بن عبید انصاری کوئی نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

"ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک یتیم کا مال انہیں مضاربت کے طور پر دیا تھا۔"

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت - ابو عباس بن عقده - قاسم بن محمد - ابو بلال - ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ حسین بن خرونی نے یہ روایت - ابو سعید احمد بن عبد الجبار صیرفی - قاضی القواسم تنوخی - ابوقاسم بن شلاج - ابو عباس بن عقده - احمد بن محمد بن طریف - زکریا بن یحییٰ بن ابوزائدہ - ابو عمرو بن حبیب بصری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے \*

(1123) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: **مَنْ رَوَيْتَ: أَنَّهُ أَعْطَى يَزِيدَ بْنَ خَلِيفَةَ الْبُكْرِيَّ مَالًا مُضَارَبَةً فَأَسْلَمَ يَزِيدُ مِنَ الْمُضَارَبَةِ إِلَى رَجُلٍ مِنْ بَنِي سَارِيَةَ يُقَالُ لَهُ عَتْرِيْسُ بْنُ عَرْقُوبٍ فِي قَلْبِ إِسْلٍ تَحَلَّبُ فَأَذَى بَعْضَهَا وَبَقِيَ بَعْضُهَا فَلَا تَكْرُؤًا ذَلِكَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِقَالَ خُذْ رَأْسَ مَالِكَ وَلَا تُسَلِّمْ فِي شَيْءٍ مِنْ**

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلمہان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یزید بن خلیفہ بکری کو مال مضاربت کے طور پر دیا تھا، تو یزید نے مضاربت کا وہ مال بنو ساریہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص عتریس بن عرقوب کو دے دیا جو کچھ اونٹنیوں کے بارے میں تھا، جن کا دودھ وہ ہاجاتا تھا تو انہوں نے اس کے کچھ حصہ کی ادائیگی کی اور کچھ حصہ باقی رہ گیا، انہوں نے اس کا ذکر حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کیا، تو

(1122) باوردہ فی جامع الآثار (2503)

(1123) فقد تقدم فی (1069)

الْحَيَوَانِ\*

انہوں نے فرمایا: تم اپنا اصل مال لے لو اور کسی جانور میں بیع مسلم نہ کرنا۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ حسین بن محمد ابن خسرو نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلیل - عبدالرحمن بن عمر بن احمد - ابو عبداللہ محمد بن ابراہیم بن حبیش بخوی - ابو عبداللہ محمد بن شجاع کلجی - حسن بن زیاد رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے\*

(1124) - سندروایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے - ابراہیم نخعی سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے:

مَتْنُ رِوَايَتِهِ: فِي الرَّجُلِ يُعْطَى مَالَ الْمُضَارَبَةِ  
بِالْفُلْتِ أَوْ النَّصْفِ وَزِيَادَةَ عَشْرَةَ دَرَاهِمَ قَالَ لَا  
خَيْرَ فِيهِ إِنْ آتَيْتَ لَوْ لَمْ يَبْرُخْ إِلَّا دِرْهَمًا مَا كَانَ لَهُ\*

"جو مضاربت کا مال ایک تہائی یا نصف یا دس درہم سے زیادہ کی ادائیگی کے عوض میں دے دیتا ہے تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اس میں بھلائی نہیں ہے اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ کہ اگر اسے صرف ایک درہم کا فائدہ ہو تو پھر اس کے پاس کیا بچے گا؟"

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن الامام ابو حنیفۃ ثم قال محمد وبہ ناخذ وهو قول ابو حنیفۃ رضی اللہ عنہ\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔\*

(1125) - سندروایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے - ابراہیم نخعی سے یتیم کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

مَتْنُ رِوَايَتِهِ: فِي مَالِ الْيَتِيمِ قَالَ مَا شَاءَ الْوَصِيُّ  
صَنَعَ بِهِ إِنْ شَاءَ أَنْ يُدْعَى أَوْ دَعَاهُ وَإِنْ شَاءَ أَنْ يَتَجَرَ  
بِهِ أَتَجَرَ بِهِ فَإِنْ رَأَى أَنْ يَدْفَعَهُ مُضَارَبَةً دَفَعَهُ\*

"وصی، اس مال کے بارے میں جو چاہے گا وہ کرے گا اگر وہ چاہے گا تو اسے ودیعت کے طور پر دینا چاہے گا تو ودیعت کے طور پر دیدے گا اگر تجارت کے طور پر دینا چاہے گا تو تجارت کے لئے دیدے گا اور اگر مضاربت کے طور پر دینا چاہے گا تو"

(1124) (اخر جہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (767) فی البیوع: باب المضاربة بالثلث - والمضاربة بمال الیتیم ومخاطبہ - وابویوسف فی الآثار 160

(1125) (اخر جہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (679) فی البیوع: باب المضاربة بالثلث - والمضاربة بمال الیتیم ومخاطبہ

مضاربت کے لئے دیدے گا۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) الامام ابو حنیفہ\* ثم قال محمد وبہ  
ناخذ وهو قول ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام  
محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔\*

(1126) - سند روایت: (ابو حنیفہ) عن حماد عن  
ابراہیم عن عائشہ رضی اللہ عنہا  
امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابی یوسف - ابراہیم نخعی کے  
حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اگر میں یتیم کے مال کی نگران  
ہوں تو میں اس کی خوراک اپنی خوراک کے ساتھ اپنا مشروب  
اس کے مشروب کے ساتھ خلط ملط کر دوں گی اور میں اسے وحشی  
(تاناوس) کی مانند نہیں کروں گی۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) الامام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا

—

## الْبَابُ السَّادِسُ عَشْرَ فِي الْكِفَالَةِ وَالْوَكَالَةِ

### سولہواں باب: کفالت اور وکالت کا بیان

امام ابو حنیفہ نے - اسماعیل بن عیاش حمصی - شریح بن مسلم خولانی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:  
حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:  
حجۃ الوداع کے سال میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

”بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کو اس کا حق دیا ہے وراثت کے لئے وصیت نہیں کی جائے گی، بچہ، فرماش والے کو ملے گا اور زانی کو محرومی ملے گی اور ان لوگوں کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہوگا جو شخص اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف نسبت کا دعویٰ کرے گا یا اپنے آزاد کرنے والے آقا کے علاوہ کسی اور کی طرف خود کو منسوب کرے تو قیامت کے دن تک اس پر اللہ کی لعنت ہوگی، عورت اپنے شوہر کے گھر سے اس کی اجازت کے بغیر کچھ بھی خرچ نہ کرے، کسی نے پوچھا: یا رسول اللہ! تاج بھی نہیں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تاج بھی نہیں، وہ تو ہمارا سب سے زیادہ فضیلت والا مال ہے اور عاریت کے طور پر لی ہوئی چیز واپس ادا کی جائے گی اور عطیہ کے طور پر لی ہوئی چیز کو واپس کیا جائے گا اور قرض کو واپس کیا جائے گا اور ضامن شخص قرض ادا کرنے کا پابند ہوگا۔“

(1127) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عِيَّاشِ الْحِمَاصِيِّ عَنْ شُرَيْبِ بْنِ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ غَامَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ:

مَنْ رَوَيْت: أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ آعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لِلْوَارِثِ وَالْوَلَدُ لِلْفَرَّاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَرِحَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى وَمَنْ أَدْعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ أَوْ اتَّمَى إِلَى غَيْرِ مَوْلِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَلَا تُنْفِقِ الْمَرْأَةُ شَيْئًا مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا إِلَّا بِإِذْنِهِ قَبْلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا الطَّعَامَ قَالَ وَلَا الطَّعَامَ فَإِنَّهُ مِنْ أَفْضَلِ أَمْوَالِنَا وَالْعَارِيَةُ مَوْدَاةٌ وَالْمَنْحَةُ مَرْدُودَةٌ وَالَّذِينَ مَقْضَى وَالرَّعِيمُ غَارِمٌ

(1127) (آخر حجۃ الطحاروی فی شرح معانی الآثار/3، 104، وفی شرح مشکل الآثار/3633) وابن ماجہ (2405) فی البیوع: باب الکفالة - واحد/5، 267/5 وابودود الطیالسی (1127) وعبید الرزاق (7277) وسعید بن منصور (427) - وابن ابی شیبہ 4/415 - وابودود (2870) - والترمدی (670) وابن الجارود فی المنطقی (1033)

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو عباس احمد بن محمد۔ حسن بن سعید ع۔ عبد الوہاب بن نجدہ کے حوالے سے ابو حنیفہ سے روایت کی ہے \*

عبد الوہاب بن نجدہ تک اسی سند کے ساتھ یہ بات منقول ہے: اسماعیل بن عیاش نے ہمیں بتایا: ابو حنیفہ نعمان بن ثابت ایک شخص کے طور پر پھرے پاس آئے اور انہوں نے مجھ سے کچھ احادیث سن لیں۔ جن میں سے ایک روایت یہ ہے۔  
قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی انصاری نے یہ روایت۔ ابوبکر خطیب بغدادی۔ ابوسعید مالینی۔ ابوطیب محمد بن احمد وراق۔  
بیہارث اسد بن عبد الحمید حارثی۔ بشر بن ولید۔ امام ابو یوسف کے حوالے سے۔ امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے: تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

یہ امام ابو حنیفہ نے۔ علی بن مسہر۔ اعمش۔ اسماعیل بن عیاش سے منقول ہے۔

(1128)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ (عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَوَايَةً: أَقْبَلَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ بَرَقِيْقٍ مِنَ الْيَمَنِ فَاحْتَاَجَ إِلَى نَفَقَةٍ يُنْفِقُهَا عَلَيْهِمْ فَبَاعَ غَلَامًا مِنَ الرَّقِيْقِ وَلَمْ يَبِعْ أُمَّهُ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَصَفَّحَ الرَّقِيْقُ فَقَالَ مَالِي أَرَى هَذِهِ وَاللَّهِ قَالَ اِحْتَجْنَا إِلَى نَفَقَةٍ فَبِعْنَا إِيْنَهَا فَأَمَرَ بِرَدِّهِ

امام ابو حنیفہ نے۔ عبد اللہ بن حسن بن علی بن ابی طالب کا یہ بیان نقل کیا ہے:  
”حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما سے کچھ غلام لے کر آئے انہیں غلاموں پر خرچ کرنے کے لئے رقم کی ضرورت ہوئی تو انہوں نے غلاموں میں سے ایک غلام کو فروخت کر دیا انہوں نے اس کی ماں کو فروخت نہیں کیا جب وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور نبی اکرم ﷺ نے ان غلاموں کو ملاحظہ فرمایا: تو دریافت کیا: کیا وجہ ہے کہ یہ عورت پریشان نظر آ رہی ہے؟ حضرت زید رضی اللہ عنہما نے عرض کی: ہمیں خرچ کی ضرورت پڑی تھی تو ہم نے اس کے بیٹے کو فروخت کر دیا تو نبی اکرم ﷺ نے اس بچے کو واپس لانے کا حکم دیا۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ احمد بن محمد بن سعید۔ احمد بن حازم۔ عبید اللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے \*

انہوں نے یہ روایت ابراہیم بن شہاب۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن بن واقد۔ محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے \*

حافظ کہتے ہیں: جزء زیات۔ ابو یوسف۔ حسن بن زیاد نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے۔

## الْبَابُ السَّابِعُ عَشَرَ فِي الصَّلْحِ

### ستر ہواں باب: صلح کا بیان

امام ابوحنیفہ نے - حسن بن عبید اللہ - شععی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں "میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"آپس کی محبت اور ایک دوسرے پر رحم کے حوالے سے مسلمانوں کی مثال ایک جسم کی مانند ہے کہ جب انسان کے سر میں تکلیف ہوتی ہے تو پورا جسم رات جاگتے ہوئے اور بخار کے عالم میں گزار دیتا ہے۔"

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد ابن ابراہیم بن زیاد رازی - عمرو بن حمید - سلیمان بن عمرو شععی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے \*

امام ابوحنیفہ نے - اسماعیل بن امیر قرشی - زہری کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

"حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر مارا ان اشعار کی وجہ سے جن میں حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے ان کی بھجوبیان کی تھی ان دونوں نے اپنا مقدمہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بدلہ نہیں دلوا یا کیونکہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے اپنی بات کا اقرار کر لیا تھا اور حضرت صفوان رضی اللہ عنہ نے اپنے فعل کا اعتراف کر لیا تھا۔"

(1130) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمِيَّةَ الْقُرَشِيِّ (عَنِ الزُّهْرِيِّ):

مَتَنُ رِوَايَةٍ: أَنَّ صَفْوَانَ ابْنَ مَعْطَلٍ ضَرَبَ يَدَ حَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ لِأَيَّاتِ هَجَاةِهَا بِهَا وَارْتَفَعَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّ يَفْصِيهِ إِذْ أَقْرَّ حَسَّانٌ يَقُولُهُ وَصَفْوَانٌ يَفْعَلُهُ\*

(1129) اخوجه احمد 268/4 - وابن حبان (233) - والبخاری (6011) فی الادب: باب رحمة الناس واليهام - مسلم (2586) فی

البر: باب تراحم المؤمنين - والبيهقي في السنن الكبرى 353/3 - والبعثي في شرح السنة (3459) - والحميدي (919)

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے -  
عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے \*  
حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابن ثیرون - ان کے ماموں ابو علی - عبد اللہ بن دوست علاف - قاضی عمر  
اشجانی - جعفر بن محمد بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے  
روایت کی ہے -

قاضی عمر اشجانی نے امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے -

1131) - سند روایت: (ابُو حَنِيفَةَ) عَنْ رَجُلٍ مِنْ  
أَهْلِ مَكَّةَ عَنْ أَبِيهِ:  
اس کے والد کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

”انہوں نے ایک شخص سے قرض واپس لینا تھا، انہوں نے  
اس شخص سے کہا: تم مجھے جلدی ادا کرو، تو میں تمہیں کچھ رقم معاف  
بھی کر دوں گا“ اس بارے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے  
دریافت کیا گیا، تو انہوں نے اس سے منع کیا۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - جعفر بن محمد - عبد اللہ بن محمد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ  
سے روایت کی ہے \*

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے: انہوں نے ایک شخص کا نام ذکر کیا ہے وہ یہ کہتا  
ہے: امام ابو حنیفہ نے - زیاد بن میسرہ کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كان لرجل على دين الى اجل فسالني ان اعجله ويضع عنى بعضه فذكرت ذلك لابن عمر  
فنهاني \*

میں نے ایک شخص کا قرض واپس کرنا تھا، اس نے مجھ سے کہا: وہ اس قرض کی کچھ رقم معاف کر دیتا ہے، میں اسے جلدی ادا بھیجی  
کر دوں گا، میں نے اس بات کا ذکر حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کیا، تو انہوں نے مجھے ایسا کرنے سے منع کر دیا۔

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو رضی اللہ عنہ نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو قاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلال - عبد الرحمن  
بن عمر بن احمد - محمد بن ابراہیم بن حیش - ابو عبد اللہ محمد بن شجاع رضی اللہ عنہ - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی

\* ہے



## الْبَابُ الثَّامِنُ عَشَرَ فِي الْهَبَةِ وَالْوَقْفِ

### اٹھارہواں باب: ہبہ اور وقف کا بیان

(1132)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ أَبِي عَامِرٍ النَّخَعِيِّ: "وَهُ هِرْسَالُ نَبِيِّ أَكْرَمِ مَلَائِكَتِهِ كِي خُدْمَتِ فِي شَرَابِ كَا اِيك مَشْكِيْزَه تَحْفِي كَ طَوْرِ پَرِيْشِ كِيَا كَرْتِي تَحْفِي"۔

امام ابو حنیفہ نے۔ محمد بن قیس ہمدانی کے حوالے سے۔  
حضرت ابو عامر ثقفی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:  
”وہ ہر سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شراب کا ایک مشکیزہ تحفے کے طور پر پیش کیا کرتے تھے“۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت۔ احمد بن محمد بن کھل بن ماہان ترمذی۔ صالح بن محمد ترمذی۔ حماد بن ابو حنیفہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے\*  
انہوں نے یہ روایت کھل بن بشر۔ فتح بن عمرو۔ حماد بن احمد مروزی۔ ولید بن حماد (اور) محمد بن عبد اللہ سعدی۔ حسن بن عثمان ان سب نے۔ حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ محمد بن قیس بیان کرتے ہیں:  
ان رجلاً من ثقیف یکنی ابا عامر کان یهدی للنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کل عام راویۃ من خمر و اهدی الیہ فی العام الذی حرمت فیہ الخمر راویۃ کما کان یهدی لہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا ابا عامر ان اللہ تعالیٰ قد حرم الخمر فلا حاجة لنا بخمرک قال خذها فبعها واستعن بثمانها علی حاجتک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا ابا عامر ان اللہ قد حرم شربها وبيعها واکل ثمنها

ثقیف قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک شخص جس کی کنیت ابو عامر تھی وہ ہر سال شراب کا ایک مشکیزہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفے کے طور پر دیا کرتا تھا جس سال شراب کو حرام قرار دیا گیا اس سال بھی اس نے ایک مشکیزہ پیش کیا جیسے پہلے کرتا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابو عامر! اللہ تعالیٰ نے شراب کو حرام قرار دے دیا ہے تو ہمیں تمہاری شراب کی ضرورت نہیں ہے۔ اس نے عرض کی آپ اسے قبول کر لیں اور اسے فروخت کر کے اس کی رقم کو اپنی ضروریات پر خرچ کر لیں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو عامر! بیشک اللہ تعالیٰ نے اس کو پینے کو اسے فروخت کرنے کو اور اس کی قیمت کھانے کو حرام قرار دیا ہے۔

انہوں نے یہ روایت اسی طرح - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی کی تحریر - حمزہ بن حبیب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے \*

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے \*

انہوں نے یہ روایت اسی طرح - احمد بن محمد - محمود بن علی - محمد بن سعید ہروی - عمرو بن مجمع کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے \*

انہوں نے یہ روایت اسماعیل بن بشر - شداد بن حکیم - امام زفر بن ہذیل کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے \*

انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن بزار - بشر بن ولید - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے \*

انہوں نے یہ روایت یحییٰ بن اسماعیل ہمدانی - بشر بن ولید اور محمد بن ساعد - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے \*

انہوں نے یہ روایت محمد بن ابراہیم بن زیاد رازی - ابوریح زہرائی - ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے \*

انہوں نے یہ روایت محمد بن اسحاق سمسار - جعد بن عبد اللہ - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے \*

انہوں نے یہ روایت محمد بن اسماعیل بن محمد بن اسماعیل - ان کے دادا کی تحریر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے \*

انہوں نے یہ روایت محمد بن احمد - حسین بن علی (کی تحریر) - یحییٰ بن حسن - زیاد - ان کے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے \*

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے \*

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے \*

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ان کے چچا - ان کے والد سعید بن ایوب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے \*

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن نصر ہروی - عبد اللہ بن مالک - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - میان بن بسطام کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے \*

انہوں نے یہ روایت محمد بن عمرو بن محمد - عمر بن حمید - نوح بن دراج کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے \*

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید - احمد بن عبد اللہ - علی بن عبد اللہ - حمزہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے \*

روایت کی ہے\*

امام ابو حنیفہ نے - بلال بن ابولہب مرواس فزاری، نصیبی  
- وہب بن کيسان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:  
حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے  
بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

”جب مدینہ منورہ میں عمری کا رواج عام ہو گیا تو آپ  
منبر پر چڑھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم اپنے  
اموال (یعنی زمینیں اور مکانات وغیرہ) اپنے پاس روک رکھا  
کرو کیونکہ جو شخص کسی کو کوئی چیز عمری کے طور پر دے گا تو عمری  
کے طور پر دینے والے کی زندگی میں اور اس کے مرنے کے بعد  
بھی یہ اس شخص کی ملکیت ہی شمار ہوگی جس کو اس نے عمری کے  
طور پر وہ چیز دی تھی۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - علی بن محمد بن عبید (اور) ابن عقدہ، ان دونوں - احمد بن حازم - عبید اللہ بن  
موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے\*

انہوں نے یہ روایت ابو عبد اللہ محمد بن خالد - محمد بن حنیفہ - حسن بن جبلة - سعد بن صلت (اور) محمد بن حسن، ان دونوں کے  
حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے\*

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الحسن محمد بن ابراہیم بن احمد - ابو عبد اللہ محمد بن شجاع ثقفی - حسن بن زیاد  
کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے\*

انہوں نے یہ روایت حسین بن حسین انطاکی - احمد بن عبد اللہ کندری - ابراہیم بن جراح - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام  
ابو حنیفہ سے روایت کی ہے\*

حافظ حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد فارسی - محمد بن مظفر حافظ - حسین بن  
حسین انطاکی - احمد بن عبد اللہ کندری - ابراہیم بن جراح - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے\*  
انہوں نے یہ روایت اسی سند کے ساتھ ابن مظفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

(1133) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (702) - والطحاوي في شرح معاني الآثار 92/4 - وابن حبان (5130) - ومسلم  
(1625) (25) في الهبالب: باب العمري - واحمد 3/304 والطحاوي (1687) - والبيهقي في السنن الكبرى 173/6 - وابوداود  
(3550) في البيوع والاجارات: باب في العمري

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔\*  
 حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن علی کلاعی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ان کے والد محمد بن خالد بن علی - خالد بن علی کلاعی - محمد بن خالد وہابی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے\*  
 حافظ عبداللہ بن محمد بن ابوعوام سعدی نے یہ روایت - احمد بن فتح بن جعفر مقرئ - احمد بن محمد بن قادم - ہشام بن سعدان - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔\*  
 (1134) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ يَحْيَى بْنِ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتِ الْأَسَدِيِّ الْكُوفِيِّ: كُونِي فِي حَوَالِي سَيِّدِ ابْنِ حَبِيبِ بْنِ ابُو ثَابِتِ اسَدِي كَابِلِي  
 کوئی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: "حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے عمری کی بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: یہ اس کی ملکیت شمار ہوگا جسے آدمی نے یہ دیا ہو اور جس کے یہ قبضے میں آ گیا ہو۔"

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - احمد بن محمد بن سعید - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے\*  
 حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابوسہل محمد بن احمد بن یونس - محمد بن ولید - عبداللہ بن محمد سباعی - موسیٰ بن طارق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔  
 حافظ ابن مظفر نے یہ روایت دوسرے طرق کے ساتھ امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔  
 حافظ حسین بن محمد بن خسرو طحی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابوفضل احمد بن خیرون - ابوعلی حسن بن احمد بن ابراہیم ابن شاذان - قاضی ابوالفضل بن اشکاب بخاری - عبداللہ بن طاہر قزوینی - اسماعیل بن ثوبہ قزوینی - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت مبارک بن عبدالجبار صرغی - ابوجعفر فارسی - محمد بن مظفر حافظ - ابوسعید محمد بن احمد بن یونس - محمد بن ولید بن بکر - عبداللہ بن یحییٰ سباعی - موسیٰ بن طارق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے\*  
 امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔\*  
 حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے\*

(1134) اخبرنا محمد بن محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (703) - و عبدالرزاق (186/9) (16877) فی المدبر: باب العمري - وابن ابی

حیة 511/4 (22616) فی البیع: العمري وما قالوا فیها - و البیهقی فی السنن الکبریٰ 174/6 فی الهبات: باب العمري

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

”جو شخص عمری کے طور پر کوئی چیز دے گا تو اس کی زندگی میں یہ اس کی ملکیت ہوگی اور اس کے مرنے کے بعد اس کے پسماندگان کے حصے میں جائے گی یہ اس کے ایک تہائی مال میں شمار نہیں ہوگی ان کی مراد یہ تھی کہ جس شخص نے عمری کے طور پر وہ دی ہے اس کے ایک تہائی مال میں شمار نہیں ہوگی۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے \*  
حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے \*

امام ابوحنیفہ نے - شریح بن مسلم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

جبہ الوداع کے سال میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبے کے دوران یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

”بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کو اس کا حق دے دیا ہے تو وارث کے لئے وصیت نہیں ہوگی پچھ فراش والے کو ملے گا اور زانی کو محرومی ملے گی اور ان لوگوں کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہوگا جو شخص اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف خود کو منسوب کرتا ہے یا اپنے آزاد کرنے والے آقا کے علاوہ کسی اور کی طرف خود کو منسوب کرتا ہے تو قیامت کے دن تک اس پر اللہ کی لعنت ہوگی عورت اپنے شوہر کے گھر سے شوہر کی اجازت کے بغیر کچھ بھی خرچ نہ کرے۔ عرض کی گئی: یا رسول اللہ! اناج بھی نہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اناج بھی نہیں وہ ہمارے اموال میں سب سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے عاریت کے طور پر لی ہوئی چیز واپس

(1135) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:  
مَتْنُ رَوَايَتٍ: مَنْ أَعْمَرَ شَيْئًا فَهُوَ لَهُ فِي حَيَاتِهِ وَلَعَقَبِهِ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ وَلَا يَكُونُ فِي ثُلُثِهِ يَعْزِي فِي ثُلُثِ الْعُمُرِ الْأَوَّلِ\*

(1136) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ شَرِيحِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ:  
مَتْنُ رَوَايَتٍ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي خُطْبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَقُولُ:  
إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لِبَوَارِثٍ وَالْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَحَسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى وَمَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ أَوْ ائْتَمَى إِلَى غَيْرِ مَوْلَاهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ الَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا تُنْفِقُ امْرَأَةٌ شَيْئًا مِنْ بَيْتِهَا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا الطَّعَامَ قَالَ وَلَا الطَّعَامَ فَإِنَّهُ مِنْ أَفْضَلِ أَمْوَالِنَا وَالْعَارِيَةُ مُؤَادَةٌ وَالْمَنَحَةُ مَرْدُودَةٌ وَالذَّيْنُ مَقْضِيٌّ وَالزَّعِيمُ غَارِمٌ\*

(1135) (آخر حجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (701) - وابن أبي شيبة 4/512 (26617) في البيوع والافضية: باب العمري

وما قاله فيها

(1136) لقد تقدم في (1127)

کی جائے گی عقیقہ کے طور پر لی ہوئی چیز واپس کی جائے گی قرض کو ادا کیا جائے گا اور ضامن بننے والا شخص قرض ادا کرنے کا پابند ہوگا۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خرونے یہ روایت اپنی "مسند" میں۔ ابوطالب بن یوسف۔ ابو محمد جوہری۔ ابو عباس محمد بن نصر بن احمد بن کرم۔ ابو عبد اللہ محمد بن خالد۔ عبد اللہ بن قریش۔ ابن یمان۔ میتب بن شریک۔ امام ابو حنیفہ کے حوالے سے براہ راست صحیح سے روایت کی ہے کسی اور کے حوالے سے ان سے نقل نہیں کی ہے۔

(1137)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:  
مَعْنَى رَوَايَتِ: الزَّوْجُ وَالْمَرْأَةُ يَمْنَزِلُهُ الْقَرَابَةُ إِلَيْهِمَا  
وَتَهَبُ لِصَاحِبِهِ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَرْجِعَ عَلَى صَاحِبِهِ\*  
امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابی سلمہ نے۔ امام ابو حنیفہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:  
"شوہر اور بیوی رشتے داروں کی مانند ہوتے ہیں ان میں سے کوئی ایک دوسرے کو جو بھی چیز بہہ کرے گا تو اب اسے دوسرے سے وہ چیز واپس لینے کا حق نہیں ہوگا۔"

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن بن الحسن بن الفوارق فرواہ عن الامام ابو حنیفہ ثم قال محمد وبه فاخذ وهو قول ابو حنیفہ\*  
امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1137) (اخر جہ) محمد بن الحسن بن الحسن بن الفوارق (708)۔ وعبدالرزاق (1655) فی المواہب: باب ہبة المرأة

زوجها۔ والطحاری فی شرح معانی الآثار 4/84 (5831) فی الهبة والصدقة: باب الرجوع فی الهبة

## الْبَابُ التَّاسِعُ عَشَرَ فِي الْغَصَبِ

### انیسواں باب: غصب کا بیان

امام ابوحنیفہ نے - عاصم بن کلیب جرمی - ابو بردہ بن ابوموسیٰ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انصار سے تعلق رکھنے والی ایک قوم کے محلے میں ان سے ملنے کے لئے گئے ان لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بکری ذبح کی اور آپ کے لئے کھانا تیار کیا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گوشت کا ٹکڑا لے کر اسے منڈ میں ڈال کر چپایا تو آپ تھوڑی دیر تک اسے چباتے رہے لیکن آپ اسے نگل نہیں سکے آپ نے دریافت کیا: اس گوشت کا کیا معاملہ ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: یہ فلاں خاتون کی بکری تھی جسے ہم نے ذبح کر لیا ہے (اس سے اجازت نہیں لی تھی) جب وہ آئے گی تو ہم اس کی قیمت اسے دے کر اسے راضی کر لیں گے۔“

راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یہ گوشت قید یوں کو کھلا دو۔

(1138) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَلَيْبِ الْجَرْمِيِّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

مَتْنُ رَوَايَتِي: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ زَارَ قَوْمًا مِنْ الْأَنْصَارِ فِي دَارِهِمْ فَلَدَّبَحُوا لَهُ شَاةً فَصَنَعُوا لَهُ طَعَامًا فَأَخَذَ مِنَ اللَّحْمِ شَيْئًا فَلَاكَةً فَمَضَغَهُ سَاعَةً لَا يُسَيِّغُهُ قَالَ مَا شَأْنُ هَذَا اللَّحْمِ قَالُوا شَاةً لِقَلَانٍ دَبَّحْنَاهَا حَتَّى يَجِيءَ نُرُضِيهِ مِنْ تَمْنِيهَا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَطْعَمُوهَا الْأَسَارَى؟

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن حسن بزاز رحمہ اللہ (اور) ابراہیم بن معقل بن حجاج نسفی اور محمد بن ابراہیم بن زیاد رازی رحمہما اللہ ان سب نے - بشر بن لیث - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے \*

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - محمد بن سعید عوفی - ان کے والد - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ

(1138) (أَخْرَجَهُ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدِ هَمْدَانِيٍّ - مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ عَوْفِيٍّ - ابْنُ أَبِي حَنِيفَةَ) فِي الْأَثَارِ (883) - وَأَبُو يُونُسَ فِي الْأَثَارِ (583) - وَالطَّحَاوِيُّ فِي شَرْحِ مَعَانِي الْأَثَارِ 4/280 - وَفِي شَرْحِ مُشْكَلِ الْأَثَارِ (3005) - وَأَبُو حَمْدٍ (293/5) - وَأَبُو دَاوُدَ (3332) - وَالِدَارِقُطْنِيُّ (285/4) - وَالْبَيْهَقِيُّ فِي السِّنَنِ

روایت کی ہے \*

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - حمزہ بن حبیب (کی تحریر) کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ ہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

صنع رجل من اصحاب النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ طعاماً فدعاها فقام وقمنا معه فلما وضع الطعام تناول النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ منه وتناولنا فاخذ بضعة من ذلك الطعام فلاكها في فيه طويلاً فجعل لا يستطيع ان ياكلها قال فرماها من فمه فلما راينا رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قد صنع ذلك امسكنا عنه ايضاً فدعا النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ صاحب الطعام فقال اخبرني عن لحمك هذا من اين هو قال يا رسول الله شاة كانت لصاحب لنا فلم يكن عندنا نشترها منه وعجلنا وذبحناها فصنعناها لك حتى يجيء فنعطيه ثمنها فامر النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ برفع الطعام وامر ان يطعموه الاسرى \*

نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی نے کھانا تیار کیا اور آپ کو بلوایا۔ آپ اٹھے تو ہم بھی آپ کے ساتھ اٹھ گئے جب اس نے کھانا رکھا اور نبی اکرم ﷺ نے اسے کھانا شروع کیا تو ہم نے بھی اسے کھانا شروع کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کھانے کا ایک لقمہ منہ میں ڈالا اور کافی دیر تک اسے چباتے رہے۔ لیکن آپ اسے کھا نہیں سکے تو آپ نے اسے اپنے منہ میں سے نکال دیا۔ جب ہم نے نبی اکرم ﷺ کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا تو ہم بھی کھانے سے رک گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے کھانا تیار کرنے والے شخص کو بلوایا اور فرمایا: تم مجھے اپنے اس گوشت کے بارے میں بتاؤ کہ یہ کہاں سے آیا ہے؟ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہمارے ایک ساتھی کی بکری تھی۔ وہ یہاں موجود نہیں تھا کہ ہم اس سے وہ بکری خریدتے۔ ہم نے وہ بکری حاصل کر کے ذبح کر لی اور اس کا سالن تیار کر لیا۔ جب وہ آئے گا تو ہم اسے قیمت دے دیں گے تو نبی اکرم ﷺ نے اس کھانے کو اٹھالینے کا حکم دیا اور یہ ہدایت کی کہ وہ قیدیوں کو کھلا دیا جائے۔

ابو محمد بخاری نے بھی یہ روایت - احمد بن محمد بن علی بن سلمان مروزی - سعد بن معاذ - ابو عامر نبیل کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے \*

انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن بزار لٹینی - محمد بن حرب واسطی - ابو عامر نبیل کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے \* انہوں نے یہ روایت احمد بن ابوصالح لٹینی - محمد بن ہشیم زاہد - فہد بن عوف - یزید بن زریع کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے \*

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - حسین بن علی (کی تحریر کے حوالے سے) - یحییٰ بن خسر - زیاد بن حسن بن ثمر - ان کے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے \*



انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ان کے چچا - ان کے والد سعید بن ابوجہم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے \*  
 انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمد بن عبد الرحمن - ان کے دادا محمد بن مسروق (کی تحریر) کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی گئی ہے \*

اس روایت کو کھل بن بشر کندی نے - فتح بن عمرو - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے \*  
 انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے -

انہوں نے یہ روایت احمد بن لیث یحییٰ (اور) احمد بن محمد بن سعید ہمدانی ان دونوں نے - احمد بن زہیر بن حرب - موسیٰ بن اسماعیل سے نقل کی ہے: عبد الواحد بن زیاد بیان کرتے ہیں:

میں نے امام ابوحنیفہ سے دریافت کیا: آپ نے یہ حکم کہاں سے حاصل کیا ہے؟ کہ جب کوئی شخص کسی دوسرے شخص کے مال میں اس کی اجازت کے بغیر کوئی عمل کرے تو وہ اضافی چیز کو صدقہ کرے گا تو انہوں نے فرمایا: یہ میں نے عاصم بن کلیب کی نقل کردہ روایت سے حاصل کیا ہے -

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عبد اللہ محمد بن خالد - یوسف بن حکم - بشر بن ولید - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے \*  
 حافظ کہتے ہیں: اس کو قاسم بن حکم (اور) حسن بن زیاد (اور) حمزہ زیات (اور) ابو عاصم شحاک (اور) عبد الحارث بن خالد

(اور) محمد بن حسن نے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس حامد بن محمد بن شعیب - بشر بن ولید - ابو یوسف قاضی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے \*  
 انہوں نے یہ روایت ابو فضل محمد بن حسین بن محمد بن نعمان ہروی جو ابن بنت ابوسعید ہیں - حسین بن اور لیس - خالد بن ہیانج

- ان کے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے \*

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو یحییٰ نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد جوہری - حافظ ابن مظفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے -

قاضی عمر بن حسن اشعری نے - احمد بن محمد برقی - ابوسلمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: عبد الواحد بن زیاد بیان کرتے

ہیں:

میں نے امام ابوحنیفہ سے دریافت کیا: آپ نے یہ حکم کہاں سے حاصل کیا ہے؟ کہ جب کوئی شخص کسی دوسرے شخص کے مال میں اس کی اجازت کے بغیر کوئی عمل کرے تو وہ اضافی چیز کو صدقہ کرے گا تو انہوں نے فرمایا: یہ میں نے عاصم بن کلیب کی نقل کر کے

روایت سے حاصل کیا ہے پھر انہوں نے یہ روایت ذکر کی۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - قاضی ابویعلیٰ محمد بن حسن - ابوحسن علی حریری - ابوحسن بن عبدالحمید - بشر بن ولید - امام ابویوسف رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنیفہ \* ثم قال محمد وبه  
ناخذ ولو كان اللحم على حاله الاول لما امر النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ان يطعموه  
الاسارى ولكننه رآه قد خرج عن ملك الاول وكره اكله لانه لم يضمن لصاحبه الذي اخذت  
منه شاته ومن ضمن شيئا فصار له من وجه غضب فالاحب الينا ان يتصدق به ولا ياكله \*  
وكذلك ربحه والاسارى عندنا هم اهل السجن المحتاجون وهذا كله قول ابو حنیفہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں اگر وہ گوشت اپنی پہلی حالت پر باقی رہتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ حکم نہیں دینا تھا کہ وہ گوشت قیدیوں کو کھلا دیا جائے، لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہی سمجھا کہ یہ پہلے مالک کی ملکیت سے نکل چکا ہے، لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو کھانے کو اس لئے ناپسند کیا، کیونکہ گوشت لینے والے شخص نے دوسرے شخص کو اس کی رقم ادا نہیں کی تھی، جو شخص اس طرح تاوان ادا کر کے غضب کے طور پر حاصل کی ہوئی چیز کا مالک بن جائے تو ہمارے نزدیک پسندیدہ بات یہ ہے کہ وہ اس چیز کو صدقہ کر دے، وہ اسے خود نہ کھائے۔ اسی طرح اس کے منافع کو بھی کرے یہاں ہمارے نزدیک قیدیوں سے مراد وہ لوگ ہیں کہ جو جیل میں ہوتے ہیں اور محتاج ہوتے ہیں۔ ان تمام صورتوں میں امام ابوحنیفہ کا قول بھی یہی ہے۔

(1139) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَمْرِو بْنِ

شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ

مَنْ رَوَيْت: سُنِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ عَمَّا أَقْسَدَتِ الْمَوَاسِي كَيْلًا فَقَالَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَهْلِ الْمَوَاسِي

حِفْظَهَا كَيْلًا وَعَلَى أَهْلِ الْأَمْوَالِ حِفْظَهَا نَهَارًا\*

امام ابوحنیفہ نے - عمرو بن شعیب - انہوں نے اپنے والد

کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا گیا، جو

موسیقی رات کے وقت (کسی کا کھیت یا باغ) خراب کر دیتے ہیں،

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: موسیقیوں کے مالکان پر رات کے

وقت ان کی حفاظت کرنا لازم ہے اور زمینوں کے مالکان پر دن

کے وقت ان کی حفاظت کرنا لازم ہوگا۔“

\*\*\*

(1139) قلت وقد اخرج احمد 5/435 - ومالك في الموطأ 2/747 - والشافعي في المسند 2/107 - والطحاوي في شرح معاني

الآثار 3/203 - وفي شرح مشكل الآثار (6159) من حرام بن محبصة: ان ناقة للبراء دخلت حائطا فأفسدت فيه - ففضى رسول الله

صلى الله عليه وسلم ان على اهل الحوائط حفظها بالنهار وان ما افسدت المواشي بالليل ضامن على اهلها

حافظ طحطاوی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابو عباس بن عقده - محمد بن منذر بن سعید ہروی - احمد بن عبد اللہ کندی - ابراہیم بن جراح - ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابو حسین انطاکی - احمد بن عبد اللہ کندی - ابراہیم بن جراح - ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ کہتے ہیں: اس روایت کو امام ابو حنیفہ نے - محمد بن عمرو بن شعیب سے بھی روایت کیا ہے۔

احمد بن نصر بن طالب نے اس کو - ابو حسن احمد بن حمار - عبد اللہ بن محمد بن رستم - ابو ہشام احمد بن حفص - امام ابو حنیفہ نے - محمد بن عمرو بن شعیب کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے۔

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خرو نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابو سین مبارک بن عبد الجبار صرہنی - ابو محمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - عاصم بن کلیب - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے ایک صحابی سے یہ روایت نقل کی ہے: وہ یہ بیان کرتے ہیں:

"ایک صحابی نے نبی اکرم ﷺ کے لئے کھانا تیار کروایا" اس نے نبی اکرم ﷺ کو بولویا، تو نبی اکرم ﷺ اس کے ہاں تشریف لے جانے لگے، آپ کے ساتھ ہم بھی اٹھ کھڑے ہوئے، جب کھانا نبی اکرم ﷺ کے سامنے رکھا گیا، تو گوشت کا ٹکڑا لے کر آپ ﷺ اسے کافی دیر تک چباتے رہے، لیکن آپ اسے کھانے سے روکے، تو آپ نے اسے اپنے منہ میں سے باہر نکال دیا اور کھانے سے روک گئے، جب ہم نے نبی اکرم ﷺ کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا تو ہم بھی اس سے روک گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے کھانا تیار کرنے والے صاحب کو بولویا اور فرمایا: تم مجھے اپنے اس گوشت کے بارے میں بتاؤ کہ یہ تمہارے پاس کہاں سے آیا ہے؟ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ ہمارے پڑوسی کا گوشت ہے، ہمارے پاس گوشت نہیں تھا، تو ہم نے اس سے یہ خرید لیا، ہم نے اسے جلدی حاصل کر لیا اور اسے ذبح کر

(1140) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن روایت: صَنَعَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَدَعَاَهُ فَقَامَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَفَمَنَا مَعَهُ فَلَمَّا وَضَعَ الطَّعَامَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَتَنَاوَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَتَنَاوَلْنَا مَعَهُ وَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَضْعَةً مِنَ اللَّحْمِ فَلَاكَهَا فِي فِيهِ طَوِيلًا فَجَعَلَ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَأْكُلَهَا فَلَاقَاهَا مِنْ قِيمِهِ وَأَمْسَكَ عَنِ الطَّعَامِ فَلَمَّا رَأَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ ذَلِكَ أَمْسَكْنَا عَنْهُ أَيْضًا فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ صَاحِبَ الطَّعَامِ وَقَالَ أَخْبِرْنِي عَنْ لَحْمِكَ هَذَا مِنْ أَيْنَ هُوَ لَكَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ شَاءَ اللَّهُ كَانَتْ لِحَارٍ لَنَا فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَنَا فَشْتَرَيْنَاهَا مِنْهُ وَعَجَّلْنَاهَا

فَلَبَّحْتَهَا وَصَنَعْنَا لَكَ طَعَامًا حَتَّىٰ يَجِيَّءَ فَنُعْطِيهِ  
 تَمَنِّيَهَا فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِرَفْعِ  
 الطَّعَامِ وَأَمْرَهُ أَنْ يُطْعِمَهُ الْأَسَارَىٰ

کے آپ کے لئے کھانا تیار کر دیا جب وہ پڑوسی آئے گا تو ہم  
 (اس جانور) کی قیمت اسے دے دیں گے تو نبی اکرم ﷺ نے  
 وہ کھانا اٹھانے کا حکم دیا اور آپ نے اسے یہ ہدایت کی کہ وہ کھانا  
 قیدیوں کو کھلا دے۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ ابو بکر احمد بن محمد بن خالد بن علی کھامی نے اس روایت کو۔ اپنے والد محمد بن خالد بن علی۔ ان کے والد خالد بن علی۔ محمد بن خالد وہابی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے۔

## الْبَابُ الْعِشْرُونَ فِي الْفَرْضِ

وَالْتَقَاضِي وَالْوَدِيعَةَ وَالْعَارِيَةَ وَالْآبِقِ وَاللَّقِيطَ وَاللَّقَطَةَ

بیسواں باب: قرض، اس کا تقاضا کرنا، کوئی چیز ودیعت کرنا

کوئی چیز عاریت کے طور پر دینا، غلام کا مفروضہ ہو جانا، کوئی بچہ کہیں بڑا ہو ملنا، اور کوئی چیز کہیں بڑی ہوئی ملنا  
(ان سب کے بارے میں روایات)

امام ابوحنیفہ نے - اسماعیل بن عبد الملک - ابوصالح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:  
سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”بے شک اللہ تعالیٰ نے جنت میں منک اذفر سے بنا ہوا ایک شہر بنایا ہے، جس کا پانی سلسبیل ہے، جس کے درخت نور سے پیدا کئے گئے ہیں ان میں خوبصورت چہروں والی حوریں ہیں جن میں سے ہر ایک کے جسم پر ستر لباس ہوتے ہیں اگر ان حوروں میں سے کوئی ایک اہل زمین پر جھانک کر دیکھے تو وہ مشرق اور مغرب کے درمیان موجود سماری جگہ کو روشن کر دے اور اس کی خوشبو کی پاکیزگی زمین اور آسمان کے درمیان پوری جگہ کو بھر دے لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! وہ کسے ملیں گی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو تقاضا کرتے ہوئے نرمی سے کام لے گا۔“

(1141) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِسْمَاعِيلِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أُمِّ هَانَءٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:  
مَتَرَن رَوَايَت: إِنَّ اللَّهَ عَمَّالِي خَلَقَ فِي الْجَنَّةِ مَدِينَةً مِنْ مَسْكٍ إِذْفَرٍ مَاؤُهَا السَّلْسَبِيلُ وَسَجَرُهَا خِلْقَتٌ مِنْ نُورٍ فِيهَا حُورٌ حَسَنَاتٌ عَلَى كُلِّ وَاحِدَةٍ سَبْعُونَ دَوَابَّةً لَوْ أَنَّ وَاحِدَةً مِنْهُنَّ أَشْرَفَتْ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ لَأَضَاءَتْ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَلَآتُ مِنْ طَيْبٍ رِيحُهَا مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَنْ هَذِهِ قَالَ لِمَنْ كَانَ سَمَحًا فِي النَّقَاضِي

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن زید قرشی (اور) جہان بن ابوسن ان دونوں نے - علی بن حکیم - ابو مقاتل سمرقندی کے

حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔\*

انہوں نے یہ روایت محمد بن یزید بن خالد بخاری - حسن بن صالح - ابو مقاتل کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے، مختصر روایت کے ساتھ نقل کی ہے

لوان واحدة من الحور العين اشرفت في دار الدنيا لاشرفت ما بين المشرق والمغرب ولملات ما بين السماء والارض من طيبها

”حورین میں سے کوئی ایک حور اگر دنیا پر جھانک لے تو مشرق و مغرب کے درمیان کی ساری جگہ کو روشن کر دے گی اور اس کے حوالے سے امام ابو حنیفہ نے فرمایا: ”اور زمین کے درمیان موجود ساری جگہ کو بھر دے گی“

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - احمد بن محمد ابو عبد اللہ طالقانی - ابو جعفر محمد بن قاسم - ابو مقاتل سمرقندی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے جو روایت کے آغاز سے لے کر ان الفاظ تک ہے:

لاضاء ت ما بين المشرق والمغرب\*

”وہ مشرق و مغرب کے درمیان کی ساری جگہ کو روشن کر دے گی“

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد - محمد بن احمد طالقانی - ابو جعفر محمد بن قاسم - ابو مقاتل سمرقندی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے، مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی انصاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو مظفر ہناد بن ابراہیم - ابوقاسم علی بن احمد بن محمد بن حسن نرجسی - ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن یعقوب استاذ - جہان بن حبیب فرغانی - علی بن حکیم سمرقندی - ابو مقاتل سمرقندی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے\*

1142) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أُمِّ هَانَ وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

امام ابو حنیفہ نے - اسماعیل بن عبد الملک - ابوصالح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

”جو شخص تقاضا کرتے ہوئے میری امت پر سختی سے کام لے گا جبکہ (جس سے تقاضا کیا جا رہا ہے وہ شخص) تنگدست ہو تو اللہ تعالیٰ قبر میں اس (سختی کرنے والے شخص) پر سختی فرمائے گا“

سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

... ..

ابو محمد بخاری نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - احمد بن محمد بن احمد طالقانی - محمد بن قاسم - ابو مقاتل کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے جو روایت کے آغاز سے لے کر ان الفاظ تک ہے:

ابویضیفہ سے روایت کی ہے \* طلحہ نے بھی اس کو بالکل اسی طرح نقل کیا ہے، جس طرح بخاری نے اس کو نقل کیا ہے۔

حافظ حسین بن محمد بن خروطی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوفضل احمد بن محمد بن حسن بن خرون۔ ان کے ماموں ابوعلی حسن بن شاذان۔ قاضی عمر بن حسن اشثانی۔ محمد بن زرعہ بن شداد۔ محمد بن قاسم ابو جعفر صفانی۔ ابو مقاتل کے حوالے سے امام ابویضیفہ سے روایت کی ہے \*

قاضی عمر بن حسن اشثانی نے امام ابویضیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

(1143)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ

امام ابویضیفہ نے۔ حماد بن ابوسلمان کے حوالے سے یہ

سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ:

روایت نقل کی ہے۔ سعید بن جبیر نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان:

مَنْ رَوَيْتَ: أَنَّهُ قَالَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى:

”تو جو شخص خوشحال ہو وہ بچنے کی کوشش کرے اور جو غریب

﴿وَمَنْ كَانَ عَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ

ہو وہ مناسب طور پر کھالے۔“

سعید بن جبیر کہتے ہیں: اس سے مراد قرض ہے۔

فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ﴾ قَالَ قَرَضًا \*

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

امام محمد بن حسن نے ”الآثار“ میں اس کو نقل کیا ہے انہوں نے اسے امام ابویضیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔ \*

امام ابویضیفہ نے۔ حماد بن ابوسلمان کے حوالے سے یہ

(1144)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ

روایت نقل کی ہے۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

”وصی شخص یتیم کے مال میں سے کچھ نہیں کھائے گا قرض

مَنْ رَوَيْتَ: لَا يَأْكُلُ الْوَصِيُّ مِنْ مَالِ الْيَتِيمِ قَرَضًا

کے طور پر یا قرض کے علاوہ (کسی بھی صورت میں نہیں کھائے

أَوْ غَيْرَهُ“

گا)“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابویضیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔ \*

امام ابویضیفہ نے۔ بیہم۔ ایک (نامعلوم) شخص کے حوالے

(1145)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) الْهَيْثَمِ

سے یہ روایت نقل کی ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے

عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ

(1143) (آخر جہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (780) فی البیوع: باب المضاربة بالثلث والمضاربة بمال الیتیم

ومخالطة۔ وفی الموطا 331 (938)۔ وابن ابی شیبہ 381/6 فی البیوع: باب فی الاکل فی مال الیتیم۔ والطبری فی

التفسیر 585/7۔ والبہیقی فی السنن الکبری 5/6

(1144) (آخر جہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (781) فی البیوع: باب المضاربة۔ وفی الموطا 331 (939)۔ والخوارزمی فی

جامع المسانید 2/72 (1144) وهو الاثر الاثنی

(1145) (آخر جہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (781) فی البیوع: باب المضاربة بالثلث والمضاربة بمال الیتیم ومخالطة۔ وفی

الموطا 331 (939) فی السیر: باب الوصی يستقرض من مال الیتیم

قال:

سنن روایت: لَا يَأْكُلُ الْوَصِيُّ مِنْ مَالِ الْيَتِيمِ شَيْئًا  
قَرْضًا أَوْ غَيْرَهُ

ہیں:

”وصی شخص یتیم کے مال میں سے قرض کے طور پر یا اس  
کے علاوہ کسی اور صورت میں کچھ بھی نہیں کھائے گا۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔\*

(1146)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِسْمَاعِيلَ

امام ابوحنیفہ نے۔ اسماعیل بن عبد الملک۔ ابوصالح کے

بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أُمِّ هَانِيَةَ رَضِيَ

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی

اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

سُنَنِ رُوَايَاتٍ: أَلَدُنِّيَا مَلْعُونَةٌ وَمَا فِيهَا مَلْعُونٌ إِلَّا

”دینا ملعون ہے اور اس میں موجود ہر چیز ملعون ہے“

الْمُؤْمِنِينَ وَمَا كَانَ لِلَّهِ تَعَالَى

سوائے اہل ایمان کے اور اس چیز کے جو اللہ تعالیٰ کے لئے ہو۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی۔ محمد بن احمد طالقانی۔ ابو جعفر محمد بن قاسم طالقانی۔ ابو مقاتل سمرقندی

کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے\*

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں احمد بن محمد بن سعید کے حوالے سے بالکل اسی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(1147)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي مَالِكٍ

امام ابوحنیفہ نے۔ ابوماک الشجی۔ ربیع بن حراش کے

الْأَشْجَعِيِّ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حَدِيثَةِ ابْنِ

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ حضرت حدیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ

الْيَمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ:

فرماتے ہیں:

سُنَنِ رُوَايَاتٍ: يُؤْتِي بَعْدَ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ

”قیامت کے دن ایک بندے کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں لایا

فَيَقُولُ أَيُّ رَبِّ مَا عَمِلْتُ إِلَّا خَيْرًا مَا أَرَدْتُ بِهِ إِلَّا

جائے گا وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں نے ہمیشہ

بِنَاكَ رَزَقْتَنِي مَا لَا فَكُنْتُ أُوْتِيْعَ عَلَى الْمُؤَسِّرِ

بھلا ہی کیا میں نے اس کے ذریعے صرف تیری رضا کا ہی ارادہ

وَأَنْظُرُ الْمُعْسِرَ فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَا أَحَقُّ بِذَلِكَ

کیا ہے تو نے مجھے مال عطا کیا تھا تو میں خوشحال شخص کو گنجائش دیا

سَلْتُ فَجَاوَزُوا عَنْ عَيْدِي قَالَ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ

کرتا تھا اور تنگدست شخص کو مہلت دے دیا کرتا تھا تو اللہ تعالیٰ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَأَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

فرمائے گا: میں اس بارے میں تم سے زیادہ حق رکھتا ہوں (اے

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنِّي سَمِعْتُهُ مِنْهُ

فرشتوں!) تم لوگ میرے بندے سے درگزر کرو۔“

(1147)۔ اخرجه الحمصكى فى مسند الامام (346)۔ والطحاوى فى شرح معانى الآثار (5537) وفى شرح مشكل

الآثار (5536) ومسلم (1560) (28)۔ والبخارى (2391)۔ والطبرانى فى الكبير 17: (641)۔ والبيهقى فى السنن الكبرى



قرض، اس کا تقاضا کرنا، کوئی چیز ودیعت کرنا

راوی بیان کرتے ہیں: (یہ حدیث سننے کے بعد) حضرت  
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے  
میں گواہی دے کر یہ بات کہتا ہوں: میں نے بھی یہ حدیث نبی  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو عبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن علی بن محمد - ابوطاہر محمد بن احمد بن ابوصقر - ابوحسین  
علی بن ربیعہ بن علی - حسین بن رشیق - ابو عبداللہ محمد بن حفص - عبدالملک بن عبدالرحمن طالقانی - صالح بن محمد ترمذی - حماد بن  
ابوحنیفہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے \*

(1148) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِسْمَاعِيلَ  
بْنِ عِيَّاشٍ عَنْ شُرْحَبِيلِ بْنِ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ  
أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَامَ  
حَجَّةِ الْوُدَّاعِ:

”بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر محتدار کو اس کا حق دے دیا ہے تو  
وارث کے لئے وصیت نہیں ہوگی، بچہ فرماش والے کو ملے گا اور زنا  
کرنے والے کو محرومی ملے گی اور ان لوگوں کا حساب اللہ تعالیٰ کے  
ذمہ ہوگا، جو شخص اپنے باپ کے علاوہ کسی اور طرف خود کو منسوب  
کرے یا اپنے آزاد کرنے والے آقا کے علاوہ کسی اور کی طرف  
خود کو منسوب کرے تو قیامت کے دن تک اس پر اللہ کی لعنت ہوتی  
رہے گی، عورت اپنے شوہر کے گھر میں سے کوئی بھی چیز اس کی  
اجازت کے بغیر خرچ نہ کرے، عرض کی گئی: یا رسول اللہ! اناج بھی  
نہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اناج بھی نہیں، کیونکہ وہ ہمارا  
سب سے زیادہ فضیلت والا مال ہے، عاریت کے طور پر لی ہوئی  
چیز واپس کی جائے گی، عطیہ کے طور پر لی ہوئی چیز واپس لی جائے  
گی اور ضامن بننے والا شخص قرض ادا کرنے کا پابند ہوگا۔“

متن روایت: أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى آعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ  
حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لِلْوَارِثِ وَالْوَلَدُ لِلْفَرَّاشِ وَلِلْعَاوِرِ  
الْحَجَرِ وَحَسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ  
أَبِيهِ أَوْ انْتَضَى إِلَى غَيْرِ مَوْلَاهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ إِلَى  
يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَلَا تَنْفِقِ الْمَرْأَةُ شَيْئًا مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا  
إِلَّا بِإِذْنِهِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا الطَّعَامَ فَقَالَ وَلَا  
الطَّعَامَ فَإِنَّهُ مِنْ أَفْضَلِ أَمْوَالِنَا وَالْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ  
وَالْمِنْحَةُ مُرْدُودَةٌ وَالزَّرْعِيمُ عَارِمٌ\*

حافظ طبرانی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - حسن بن سعید ع سے نقل کی ہے - عبد الوہاب بن یحییٰ بیان کرتے ہیں:

اسماعیل بن عیاش بیان کرتے ہیں: ابو حنیفہ نعمان بن ثابت ایک ناواقف شخص کے طور پر میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھ سے متعدد روایات سنیں - ان روایات میں سے ایک روایت یہ ہے -

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی انصاری نے یہ روایت - ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب بغدادی - ابوسعید مالینی - ابویوب محمد بن احمد ورق - بشر بن ولید قاضی - ابویوسف قاضی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ نے - علی بن مسہر - اعش - اسماعیل بن عیاش سے روایت کی ہے البتہ اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں -

ولا تنفق المرأة (یہ الفاظ یہاں تک ہیں) فإنه من أفضل أموالنا .

(1149) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي رَاحِ الْكُوفِيِّ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

امام ابو حنیفہ نے - ابورباح کوفی - ابوعمر و شیبانی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

تجی اکرم ﷺ نے مفرور غلام کو واپس لانے کی صورت میں معاوضے (یا انعام) کی رخصت دی ہے -

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ طبرانی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - عمر بن یسعی بن عثمان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - خالد بن عامر - عیاش کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے \*

(1150) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي رَاحِ الْكُوفِيِّ عَنْ أَبِي عَمْرٍو (و) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:

امام ابو حنیفہ نے - سعید بن مرزبان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت عبد اللہ بن عمر اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

”جب کسی مفرور غلام کو شہر کے باہر سے واپس لایا جائے تو اس کا معاوضہ چالیس درہم ہوگا“ -

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے

(1151) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادِ بْنِ

(1149) اخبرنا محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (901) في الادب: باب جعل الآبق - وعبدالرزاق (14911) في البيوع: باب

الجعل في الآبق - وابن أبي شيبة 514/6 في البيوع: باب جعل الآبق - والبيهقي في السنن الكبرى 200/6

(1150) قد تقدم

إِبْرَاهِيمَ:

روایت نقل کی ہے:

”ابراہیم نخعی نے مضاربہ اور ودیعت کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے: جب وہ کسی شخص کے پاس موجود ہو اور اس شخص کا انتقال ہو جائے اور اس کے ذمے قرض بھی ہو تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: سب لوگ اس بارے میں برابر کی حیثیت رکھتے ہوں گے اور وہ قرض خواہوں کی مانند شہارہوں گے جبکہ وہ دونوں اقسام یعنی ودیعت اور مضاربہ کے طور پر دی ہوئی چیزوں کو متعین طور پر شناخت نہ کر سکیں۔“

\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن الامام ابو حنیفہ\* ثم قال محمد وبہ ناخذ وهو قول ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے\*۔

(1152) — سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ فِرَاسِ بْنِ يَحْيَى الْهَمْدَانِيِّ الْحَارِثِيِّ الْكُوفِيِّ (عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ أَبِي الْقَزْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: مَتْنُ رَوَايَاتٍ: الْمَتِّ مَرْتَهَنٌ بِدَيْنِهِ حَتَّى يُقْضَى

امام ابو حنیفہ نے — فراس بن یحییٰ ہمدانی حارثی کوفی — امام شعیبی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”میت اپنے قرض کے عوض میں رہن رکھی جاتی ہے جب تک اُسے ادا نہیں کر دیا جاتا۔“

\*\*\*

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں — ابو عباس احمد بن عقده — عبد اللہ بن قریش بن اسماعیل بن زکریا اسدی — انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے — عمرو بن قاسم تمار کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے\*۔

(1153) — سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنِ إِبْرَاهِيمَ:

امام ابو حنیفہ نے — حماد بن ابوسلمہ — کے حوالے سے — ابراہیم نخعی سے ایسے شخص کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

(1151) اخر جہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (783) فی البیوع: باب من كان عنده مال مضاربة او وديعة

(1153) اخر جہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (771) فی البیوع: باب القرض — وابن ابی شیبہ 176/6 فی البیوع: باب فی

الرجل يكون على الرجل الدين فيهدى له ابحسبه من دينه؟ — وعبدالرزاق (14549) فی البیوع: باب الرجل يهدى لن اسلفه

سنن روایت: **فِي رَجُلٍ اقْرَضَ رَجُلًا وَرَقًا فَبَجَاهَهُ بِشَيْءٍ مِنْهَا قَالَ الْوَرَقُ بِالْوَرَقِ اَكْرَهُ لَهُ الْفَضْلَ**  
**حَسْبُ يَسِي بِمِثْلِهَا\***

”جو قرض کے طور پر چاندی دیتا ہے اور پھر دوسرا فریق اس سے زیادہ بہتر چیز لے کے آجاتا ہے تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: چاندی کے عوض میں چاندی کی ادائیگی لازم ہوگی، میں اس شخص کے لئے اضافی رقم وصول کرنے کو مکروہ قرار دوں گا جب تک دوسرا فریق اس کی مانند چیز نہیں لے آتا۔“

.....

(اخبرجہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن الامام ابو حنیفہ ثم قال محمد ولسنا نساخذ بهذا لا باس ما لم یکن شرطاً اشترط علیہ فاذا کان اشترط علیہ فلا خیر فیہ وهو قول ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں ہے جبکہ اس میں شرط موجود نہ ہو جو اس پر عائد کی گئی ہے اگر اس پر شرط عائد کی گئی ہو تو پھر اس میں کوئی بھلائی نہیں ہے امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1154)۔ سند روایت: **(ابو حنیفہ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ**  
**ابراہیم نخعی سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے:**

سنن روایت: **فِي رَجُلٍ اقْرَضَ الرَّجُلَ الْكَرَاهِمَ عَلَى أَنْ يُوَفِّيَهُ خَيْرًا قَالَ فَايْتَى اَكْرَهُهُ**  
**اسے مکروہ قرار دیتا ہوں۔“**

.....

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔\*

(1155)۔ سند روایت: **(ابو حنیفہ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ**  
**ابراہیم نخعی سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے:**

سنن روایت: **كُلُّ قَرْضٍ جَوْرٌ مُنْفَعَةٌ فَلَا خَيْرَ فِيهِ\***  
**”ہر وہ قرض جس میں فائدہ آ رہا ہو اس میں بھلائی نہیں ہے۔“**

.....

(1154) (اخبرجہ) محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (772) فی البیوع: باب القرض - وابن ابی شیبہ 81/6 فی البیوع: باب من کره کل قرض جرم نفعہ

(1155) (اخبرجہ) محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (772) فی البیوع: باب القرض - وعبدالرزاق (14659) فی البیوع: باب فرض جرم نفعہ - وهل یأخذ الفضل من قرضه؟ - وابن ابی شیبہ 180/6 - والبیہقی فی السنن الکبریٰ 350/5

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) الامام ابو حنیفہ \* ثم قال محمد وهو قول ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ \*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - عبد اللہ بن الوریاح - ابو عمرو شیبانی کے حوالے سے - حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

”ایک شخص ایک مفروز غلام کو لے آیا تو لوگوں نے اسے وعاذی شروع کی: اللہ تعالیٰ اسے اجر عطا کرے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ بات سنی تو فرمایا: اجر کے ساتھ نعمت بھی ہوگی ہر ایک غلام کے عوض میں اسے چالیس درہم ملیں گے۔“

(1156) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رِبَاحٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

مَتْنُ رَوَايَتِي: أَنَّ رَجُلًا قَدِمَ بِعَبْدٍ آيِسٍ فَحَجَلُوا يَدْعُونَ لَهُ يَا جُرُّهُ اللَّهُ تَعَالَى فَمَسَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ أَجْرٌ وَمَعْنَمٌ فِي كُلِّ رَأْسٍ أَرْبَعُونَ دِرْهَمًا \*

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو بخاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو قاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلیل - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم بن حبش - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے \*

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) الامام ابو حنیفہ \* ثم قال محمد وبه ناخذ اذا كان الموضوع الذي اصابه فيه مسيرة ثلاثة ايام ولياليها فصاعداً فجعله اربعون درهماً وان كان اقل من ذلك ارضخ له على قدر مسيره وهو قول ابو حنیفہ \*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں وہ جگہ جہاں سے اس کو پکڑا گیا تھا، اگر وہ تین دن کی مسافت یا اس کی زیادہ دوری پر ہو تو پھر انہوں نے اس میں 40 درہم کی ادائیگی مقرر کی ہے اور اگر وہ اس سے کم فاصلے پر ہو تو پھر مسافت کے حساب سے یہ ادائیگی ملے گی جائے گی امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے \*

(1157) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ:

إِبْرَاهِيمُ:

(1156) قد تقدم في (1150)

(1157) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (792) فی البیوع باب الرهن والعارية والوديعة من الحيوان وغيره

- عبد الرزاق (14784) فی البیوع باب العارية - ابن ابی شیبہ (142/6) فی البیوع باب فی العارية من كان لا يضمنها

متن روایت: أَنَّهُ قَالَ فِي الْعَارِيَةِ مِنَ الْحَيَوَانِ وَالْمَتَاعِ مَا لَمْ يُخَالَفِ الْمُسْتَعِيرَ إِلَى غَيْرِ الَّذِي قَالَ فَسْرِقَ أَوْ أَضَلَّهُ أَوْ تَعَطَّبَ الدَّابَّةَ فَلَيْسَ عَلَيْهِ ضَمَانٌ\*

”عاریت کے طور پر دیئے ہوئے جانور یا ساز و سامان میں جب تک عاریت کے طور پر لینے والا شخص اس کے برخلاف نہیں کرتا جو اس نے کہا تھا تو اگر وہ چوری ہو جائے یا گمراہ ہو جائے یا جانور تھک کر چلنے کے قابل نہ رہے تو اس پر اب تاوان کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخرجہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفہ ثم قال محمد وبہ ناخذ وهو قول ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1158)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

متن روایت: كَانَ لَا يُضْمَنُ الْعَارِيَةُ\*

”عاریت کا ضمان نہیں ادا کیا جائے گا۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے (1159)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ السَّبْعِيِّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

امام ابوحنیفہ نے۔ ابواسحاق سبعمی - عاصم بن ضمیرہ کے حوالے سے۔ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

متن روایت: أَنَّهُ قَالَ فِي اللَّقْطَةِ يَعْرِفُهَا صَاحِبُهَا الَّذِي أَخَذَهَا سَنَةً أَنْ جَاءَ لَهَا طَالِبٌ وَلَا تَصَدَّقَ بِهَا ثُمَّ إِنْ جَاءَ لَهَا طَالِبٌ بَعْدَ ذَلِكَ كَانَ صَاحِبُهَا بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ ضَمِنَهُ مِثْلَهَا وَكَانَ الْأَجْرُ لِلَّذِي تَصَدَّقَ بِهَا وَإِنْ شَاءَ أَمْضَى الصَّدَقَةَ وَكَانَ الْأَجْرُ

”انہوں نے گمشدہ ملنے والی چیز کے بارے میں یہ فرمایا ہے: جس شخص نے اس کو اٹھایا تھا وہ ایک سال تک اس کا اعلان کرتا رہے گا اگر تو اس کا کوئی طلبگار آ گیا تو ٹھیک ہے ورنہ وہ اس چیز کو صدقہ کر دے گا پھر اگر اس کے بعد اس کا طلبگار آ جاتا ہے تو اب اس شخص کو اختیار ہوگا اگر وہ چاہے گا تو وہ اس کی قیمت

(1158) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (793) فی البیوع: باب الرهن والعارية والوديعة من الحيوان وغيره - وابن ابی

شعبة 142/6

(1159) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (903) فی الادب: باب من اصاب لقطعة يعثر فيها - وعبدالرزاق (18628) فی

اللقطة - وابن ابی شعبة 451/6 فی البیوع: باب فی اللقطه ما يصنع بها؟ واليهيقي فی السنن الكبرى 188/6

۴۰

کی مانند ضمان کے طور پر ادا کر دے گا اور وہ چیز جو اس نے صدقہ کی تھی اس کا اجرا سے مل جائے گا اور اگر وہ چاہے گا تو صدقے کو برقرار رکھے گا اور اس کو اس کا اجر بھی مل جائے گا۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو نے اپنی یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو قاسم بن احمد بن عمر۔ عبد اللہ بن حسن خلال۔ عبد الرحمن بن عمر۔ محمد بن ابراہیم بن حبیش۔ محمد بن شجاع۔ حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو یوسف سے روایت کی ہے\*

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن الامام ابو حنیفہ ثم قال محمد وبہ ناخذ

وهو قول ابو حنیفہ\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو یوسف سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو یوسف کا بھی یہی قول ہے۔ حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو یوسف سے نقل کی ہے۔

(1160)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ  
امام ابو یوسف نے۔ حماد بن ابوسلمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ ابراہیم نخعی نے گری ہوئی چیز کے بارے میں

فرمایا:

متن روایت: أَنَّهُ قَالَ فِي الْمَقْطَعَةِ يَتَصَدَّقُ بِهَا أَحَبُّ  
إِلَيْنَا مِنْ أَنْ يَأْخُذَهَا وَإِنْ كُنْتَ مُحْتَاجًا فَأَكْمَلْتَ فَلَا  
بَأْسَ بِهِ\*  
”اس کو صدقہ کر دینا ہمارے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ آدمی اسے حاصل کر لے اگر تم محتاج ہوتے ہو اور پھر اسے کھا لیتے ہو تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن الامام ابو حنیفہ\* ثم قال محمد وبہ ناخذ

وهو قول ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو یوسف سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو یوسف کا بھی یہی قول ہے۔

(1161)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ  
امام ابو یوسف نے۔ حماد بن ابوسلمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

(1160) (اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار) (904) في الأدب: باب من اصاب لقطعة يعرفها

(1161) (اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار) (900) في الأدب: باب نفقة اللقيط—وعبد الرزاق (13844) في الطلاق: باب

اللقيط—(16188) في الولاء اب والاء اللقيط

متن روایت: مَا أَنْفَقْتَ عَلَى اللَّقِيطِ تُرِيدُ بِهِ وَجْهَ  
 اللَّهِ تَعَالَى فَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَأَمَّا مَا أَنْفَقْتَ عَلَيْهِ  
 تُرِيدُ أَنْ يَكُونَ لَكَ عَلَيْهِ فَهُوَ لَكَ عَلَيْهِ\*  
 ”کہیں گمشدہ ملنے والے بچے پر تم اللہ کی رضا کے لئے جو  
 کچھ خرچ کرتے ہو تو اس پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی، لیکن تم اس پر  
 جو کچھ خرچ کرتے ہو، جس کے ذریعے تمہاری مراد یہ ہو کہ اس کی  
 ادائیگی اس پر لازم ہوتی چلی جائے گی تو یہ تم اس سے وصول کر  
 سکتے ہو۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(آخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفہ\* ثم قال محمد هذا كله تطوع  
 ولا يرجع على اللقيط بشيء وهو قول ابو حنیفہ\*  
 امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام  
 محمد فرماتے ہیں: یہ سب نقلی ہوگا اور وہ اس بچے سے کوئی رقم واپس نہیں لے گا امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔  
 حافظ ابوقاسم عبد اللہ بن محمد بن ابو عامر سفدی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں محمد بن حسن بن علی - محمد بن اسحاق بن صباح - محمد  
 بن عبدالرزاق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے\*



## الْبَابُ الْحَادِي وَالْعِشْرُونَ فِي الْمَاذُونِ

### اکیسواں باب: ماذون غلام کا حکم

امام ابوحنیفہ نے - ابو عبد اللہ مسلم بن کیسان ملائی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم ﷺ غلام کی دعوت قبول کر لیتے تھے، بیمار کی عیادت کیا کرتے تھے اور دراز گوش (بستی گدھے) پر سواری کر لیا کرتے تھے۔“

(1162) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ

مُسْلِمِ بْنِ كَيْسَانَ الْمَلَكِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتِي: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُجِيبُ دَعْوَةَ الْمَمْلُوكِ وَيَعُوذُ الْمَرِيضَ وَيُرْتَبُّ الْحِمَارَ

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - علی بن حسن کثبی - شعیب بن ایوب - ابو یحییٰ عبد الحمید حماتی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے\*

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے ابراہیم نخعی سے ایسے غلام کے بارے میں نقل کیا ہے:

”جس کا آقا اسے تجارت کرنے کے لئے اذن دے دے ہے اور پھر اس غلام کے ذمے قرض لازم ہو جاتا ہے تو اس کا آقا اس کو آزاد کر دیتا ہے ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اس کی قیمت ادا ہوگی اس پر لازم ہوگی اگر اس کی قیمت کے بعد کوئی چیز جائے گی تو وہ قرض میں سے ادا کر لی جائے گی جس کی ادا

(1163) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادِ بْنِ

إِبْرَاهِيمَ:

مَتْنُ رَوَايَتِي: فِي الْعَبْدِ يَأْذَنُ لَهُ سَيِّدُهُ فِي التِّجَارَةِ فَصَارَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَأَعْتَقَهُ صَاحِبُهُ أَنْ عَلَيْهِ قِيَمَتُهُ فَإِنْ فَضَلَ عَلَيْهِ بَعْدَ قِيَمَتِهِ شَيْءٌ مِنَ الدَّيْنِ الَّذِي عَلَيْهِ طَلَبُ الْغُرْمَاءِ الْعَبْدِ بِمَا كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْفَضْلِ وَإِنْ بَاعَهُ السَّيِّدُ غَرَمَ لِلْغُرْمَاءِ عَنْهُ وَإِنْ أَعْتَقَ الْعَبْدُ يَوْمًا

(1162) اخبرجه الحصكى فى مستدلام (363) - وابو يعلى (4243) - وابو الشيخ فى اخلاق النبى وآدابه (64) - وابو نعيم الحلبى 131/8 - والطالبى 119/2 (2425) - والبغوى فى شرح السنة (3673) - والحاكم فى المستدرک 466/2 - وابن سعد الطبقات 279/1

(1163) اخبرجه محمد بن الحسن الشيبانى فى الآثار (789) فى البيوع: فى العبد ياذن له سيده فى التجارة انه ضامن عبدالرزاق (15237) فى البيوع: باب هل يباع العبد فى دينه اذا اذن له او الحر؟ - وابن ابى شيبه 353/6 فى البيوع: باب العبد الماذون له فى التجارة

مِنَ الدَّهْرِ أَحَدَهُ الْغُرْمَاءُ مِمَّا كَانَ فَضَّلَ عَلَيْهِ مِنَ  
الدَّيْنِ بَعْدَ قِيَمَتِهِ\*

اس غلام کے قرض خواہوں نے کی ہوگی یہ اس چیز کے علاوہ ہو  
گا جو اضافی ادائیگی ہے، لیکن اگر اس کے آقا نے اسے فروخت  
کر دیا ہو تو پھر وہ اس کے قرض خواہوں کو اس کی طرف سے اس  
کی رقم ادا کرے گا، اگر وہ غلام کبھی بھی آزاد ہو گیا تو اس کی قیمت  
کے بعد اس کے قرض میں سے جو رقم باقی بچی ہوگی اس کے قرض  
خواہ اس سے وہ وصول کر لیں گے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) الامام ابو حنیفہ\* ثم قال محمد وبہ  
ناخذ وهو قول ابو حنیفہ اذا اجازت الغرماء البیع فان لم یجیزوا کان لہم ان یتقاضوا حتی یباع  
العبد فی دینہم الا ان یعطیہم البائع او المشتري حقہم وهو قول ابو حنیفہ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَاللَّهُ  
اعلم\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام  
محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے جب غرماء فروخت کرنے کی اجازت دیدیں  
لیکن اگر وہ اس کی اجازت نہیں دیتے تو انہیں اس بات کا حق حاصل ہوگا کہ وہ تقاضا کرے یہاں تک کہ ان کے قرض کی ادائیگی  
کے لئے اس غلام کو فروخت کر دیا جائے گا تاہم اس صورت میں حکم مختلف ہوگا کہ فروخت کرنے والا یا خریدار ان کے حق کو ادا کر  
دیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

## الْبَابُ الثَّانِي وَالْعَشْرُونَ فِي الْمُزَارَعَةِ وَالْمَسَاقَاةِ

### بائیسواں باب: مزارعت اور مساقات کا بیان

(1164) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ  
عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَتْنٌ رَوَيْتُ أَنَّهُ نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمَحَاقَلَةِ  
امام ابو حنیفہ نے۔ ابو زبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی  
ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ  
روایت نقل کی ہے:  
”نبی اکرم ﷺ نے مزابنہ اور محاقلہ سے منع کیا ہے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت۔ احمد بن محمد سعید ہمدانی۔ اسماعیل بن محمد بن اسماعیل بن یحییٰ۔ ان کے دادا اسماعیل بن یحییٰ (کی  
تحریر) کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔  
قاضی عمر بن حسن اشثانی نے یہ روایت۔ منذر بن محمد بن منذر۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ ان کے چچا۔ ان کے  
والد سعید بن ابوجہم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے\*  
ابو عبد اللہ حسین بن خضر دلمی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو فضل احمد بن خیرون۔ ان کے ماموں ابو علی حسن بن شاذان۔  
ابو عبد اللہ بن دوست علاف۔ قاضی عمر اشثانی کے حوالے سے ان کی اسناد کے ہمراہ امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1165) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ يَزِيدَ بْنِ  
أَبِي رَبِيعَةَ عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ:  
مَتْنٌ رَوَيْتُ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ  
وَسَلَّمَ عَنِ الْمَحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَأَنْ يُشْتَرَى النُّخْلُ  
امام ابو حنیفہ نے۔ یزید بن ابوریعہ۔ ابو الولید کے حوالے  
سے یہ روایت نقل کی ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:  
”نبی اکرم ﷺ نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع کیا ہے اور  
ایک یا دو سال بعد (اداسگی کی شرط پر) کھجور کا درخت فروخت  
کرنے سے منع کیا ہے۔“

سنة أو سنتين\*

(1164) (اخرجه المحصفي في مسند الامام (336) - وابن حبان (5000) - والترمذي (1313) في البيوع: باب النهي عن الثياب - وابن  
ابى شيبة 131/7 - ومسلم (1536) (85) في البيوع: باب النهي عن المحاقلة والمزابنة - وابدوداد (3404) في البيوع: باب في  
المخابرة - وابن ماجه (2266) في التجارات: باب المزابنة والمحاقلة  
(1165) (قد تقدم في (1052)

حافظ ظہیر بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن احمد - عبد اللہ بن حمدویہ - قتیبہ کے پڑوسی - محمود بن آدم - فضل بن سہیب - یزیدی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے \*  
**(1166) - سند روایت:** (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: **مَنْ رَوَى: أَنَّهُ نَهَى أَنْ يَشْتَرِيَ النَّخْلَ سَنَةً أَوْ سَنَيْنِ**  
 امام ابو حنیفہ نے - ابوزبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:  
 ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ کھجور کے درخت کو ایک یا دو سال بعد (ادائیگی کی شرط پر) خریدا جائے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

قاضی عمر اشثانی نے یہ روایت - منذر بن محمد بن منذر - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ان کے چچا - ان کے والد سعید بن الہجم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے \*  
**(1167) - سند روایت:** (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: **نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُخَابَرَةِ**  
 ابو عبد اللہ حسین بن خسرو نے یہ روایت - ابو فضل احمد بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی - ابو عبد اللہ بن دوست علاف - قاضی عمر بن حسن اشثانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے \*  
 امام ابو حنیفہ نے - ابوزبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:  
 ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مخابره سے منع کیا ہے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن عصام بخاری - احمد بن قاسم طائی - محمد بن صالح - سالم بن ابوسالم خراسانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے \*  
**(1168) - سند روایت:** (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ رَجُلٍ عَنْ عُبَايَةَ عَنْ رَافِعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:  
 امام ابو حنیفہ نے - ایک (نا معلوم) شخص - عبایہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے

(1166) قد تقدم في (1052)

(1167) اخرجه الحصكفي مسندا امام (354) - وابن حبان (5292) - ومسلم (1174/3) (83) في البيوع: باب النهي عن المحاقلة والنمزابة - والبيهقي في السنن الكبرى (301/5) - والبخاري (2196) في البيوع: باب بيع الثمار قبل ان يبدو صلاحها - وابوداود - (3370) في البيوع: باب بيع الثمار قبل ان يبدو صلاحها - والطحاوي في شرح معاني الآثار (112/4) - وفي شرح مشكل الآثار (3/290)

ہیں:

”نبی اکرم ﷺ کا گزر ایک باغ کے پاس سے ہوا وہ آپ کو اچھا لگا آپ نے دریافت کیا: یہ کس کا ہے؟ حضرت رافع رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تمہارے پاس کہاں سے آیا؟ انہوں نے عرض کی: میں نے کرائے پر لیا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس میں سے کوئی چیز کرائے کے طور پر ادا نہ کرنا۔“

متن روایت: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِحَائِطٍ فَأَعْجَبَهُ فَقَالَ لِمَنْ هَذَا فَقَالَ رَافِعٌ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ مِنْ أَيْنَ هُوَ لَكَ فَقَالَ اسْتَأْجَرْتُهُ فَقَالَ لَا تَسْتَأْجِرُهُ بِشَيْءٍ مِنْهُ\*

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے\*

امام ابوحنیفہ نے۔ ابو حصین۔ عبا یہ بن رفاعہ بن رافع بن خدیج کے حوالے سے ان کے دادا سے یہ روایت نقل کی ہے:

(1169)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رَفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَ:

”نبی اکرم ﷺ کا گزر ایک باغ کے پاس سے ہوا وہ آپ کو اچھا لگا آپ نے دریافت کیا: یہ کس کا ہے؟ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ میں نے کرائے کے طور پر لیا ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس میں سے کوئی چیز کرائے کے طور پر ادا نہ کرنا۔“

متن روایت: مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِحَائِطٍ فَأَعْجَبَهُ فَقَالَ لِمَنْ هَذَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَأْجَرْتُهُ قَالَ لَا تَسْتَأْجِرُهُ بِشَيْءٍ مِنْهُ قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ يَعْنِي التُّلْكَ أَوْ الرَّبِيعَ\*

امام ابوحنیفہ کہتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے: اس کی ایک تہائی پیداوار یا ایک چوتھائی پیداوار (کرائے کے طور پر ادا نہ کرنا)۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن علی کلابی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ اپنے والد محمد بن خالد بن علی۔ ان کے والد خالد بن علی۔ محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے\*

(1168) اخبرجہ الحصكفي مسندا امام (355)۔ وابن حبان (5194)۔ والطبراني في الكبير (4303) ومسلم (1547) (109) في البيوع: باب كراء الارض - احمد 140/4 - وابن ماجه (2453) في الرهون: باكراء الارض - والبيهقي في السنن الكبير (135/6) - وابن ابى شيبة (344/6) - والحميدي (405)

(1169) قد تقدم وهو حديث سابقه

(۱۱۷۰) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي  
بَيْتَةَ عَنْ أَبِي وَرَيْدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ (عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:  
سُنَنِ رَوَايَاتٍ: أَنَّهُ نَهَى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ  
وَعَنْ رَيْبَاعِ النَّخْلِ حَتَّى تَشْفَقَ \*

امام ابو حنیفہ نے - زید بن ابی ایسر - ابولید کے حوالے  
سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان  
کرتے ہیں:  
نبی اکرم ﷺ نے محافلہ اور مزابنہ سے منع کیا ہے اور  
کھجوروں کو خریدنے سے منع کیا ہے جب تک وہ کھانے کے  
قابل نہیں ہو جاتی ہیں۔

\*\*\*

حافظ ظہیر بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - علی بن محمد بن عبید (اور) ابو عباس احمد بن عقدہ ان دونوں نے - احمد بن حازم  
- عبید اللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے \*  
حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابو جعفر طحاوی - ابوبکر بن کھل - ابو محمد زبیر بن عباد - سوید بن عبد العزیز کے  
حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے \*  
انہوں نے یہ روایت ابوبکر قاسم بن یحییٰ عطار "دوشق" میں - عبد الرحمن بن عبد الصمد بن شعیب بن اسحاق - ان کے دادا  
شعیب بن اسحاق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے \*  
انہوں نے یہ روایت حسین بن حسین انطاکی - احمد بن عبد اللہ کندی - علی بن معبد - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ  
سے روایت کی ہے \*

حافظ حسین بن خردوبغی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - مبارک ابن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد حسن بن علی - ابو حسین ابن مظفر -  
ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ طحاوی - ابوبکر بن کھل - ابو محمد زبیر بن علی - سوید بن عبد العزیز کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی  
ہے \*

انہوں نے یہ روایت ابن مظفر تک انہی اسناد کے ساتھ امام ابو حنیفہ تک ان کی ساتھ نقل کی ہے۔  
قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی النصارى نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - اسحاق ابن ابراہیم بن عمر برکی - ابو قاسم ابراہیم بن احمد  
حرابی - ابویقوب بن اسحاق بن یعقوب بن حمدان نیشاپوری - حم بن نوح - ابوسعید محمد بن میسر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ  
سے روایت کی ہے \*

(۱۱۷۱) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ يَزِيدِ بْنِ أَبِي  
رَبِيعَةَ عَنْ أَبِي وَرَيْدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

امام ابو حنیفہ نے - یزید بن ابی ربیعہ - ابولید کے حوالے  
سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے نبی  
اکرم ﷺ کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

وَسَلَّمَ:

متن روایت: أَنَّهُ نَهَى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَأَنَّ لَا يُسَاعُ النَّخْلَ حَتَّى تَشْفَحَ وَأَنَّ لَا يُسَاعُ النَّخْلَ مَسْتَنِينَ وَلَا ثَلَاثًا\*

”آپ ﷺ نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع کیا ہے اور اس بات سے منع کیا ہے کہ کھجور کے درخت کو فروخت کیا جائے جب تک وہ کھانے کے قابل نہیں ہو جاتی ہیں اور اس بات سے بھی منع کیا ہے کہ کھجور یا اس کے درخت کو دو یا تین سال بعد (کی ادائیگی کی شرط پر فروخت کیا جائے)۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس احمد بن عقدہ - اسماعیل بن حماد - ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے\*

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن علی کلابی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - اپنے والد محمد بن خالد بن علی - ان کے والد خالد بن علی - محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے\*

(1172) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دَاوُدَ - قِيلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ - عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ:

متن روایت: أَنَّهُ قَالَ لِسَالِمٍ إِنَّا نَكْرَهُ الْمُزَارَعَةَ وَكَانَ سَالِمٌ يُزَارِعُ فَقَالَ مَا كُنْتُ لِأَكْرَهُكَ مَعَاشِي لِقَوْلِ رَجُلٍ وَاحِدٍ\*

”امام جعفر (صادق) بن محمد (الباقر) نے سالم سے کہا: ہم مزارعت کو مکروہ قرار دیتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: سالم مزارعت کیا کرتے تھے انہوں نے فرمایا: میں ایک شخص کے بیان کی وجہ سے اپنی معاش کو ترک نہیں کروں گا۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - جعفر بن محمد بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ کہتے ہیں: اس کو امام ابو یوسف نے بھی امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو فضل احمد بن حسن بن خرون - ان کے ماموں ابو علی باقلانی - ابو عبد اللہ ابن دوست علاف - قاضی عمر بن حسن اشثانی - محمد بن احمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - جنادہ بن سلم کے

(1172) (احمد بن محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (774) ابو یوسف فی الآثار 188 - وعبد الرزاق (14466) 97/8)

البیوع: باب المزارعة على الثلث والرابع

جہاں سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے\*

پانچویں عمر اشانی نے امام ابوحنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

(1173) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ قَالَ:

سَمِعْتُ رَوَايَاتٍ: سَأَلْتُ سَالِمًا يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ النَّخَّاطِ وَطَاوُسًا عَنِ الْمَزَارَعَةِ بِاللُّبْدِ وَالرُّبْعِ فَقَالَا لَا بَأْسَ بِهِ فَلَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِأَبِرَاهِيمَ فَكَرِهَهُ وَقَالَ إِنَّ طَاوُسًا لَهُ أَرْضٌ مَزَارَعَةٌ فَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ قَالَ ذَلِكَ\*

امام ابوحنیفہ نقل کرتے ہیں۔ حماد نے یہ بات بیان کی ہے: ”میں نے سالم (یعنی ابن عبداللہ بن عمر بن خطاب) سے اور طاؤس سے ایک چوتھائی یا تہائی پیداوار کے عوض میں مزارعت کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے، میں نے ابراہیم نخعی سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا ہے۔ انہوں نے یہ بات بھی بیان کی: طاؤس کی مزارعت والی زمین تھی اور انہوں نے اسی وجہ سے یہ بات کہی تھی۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة \* ثم قال محمد كان أبو حنيفة يباخذ بقول ابراهيم ونحن ناخذ بقول سالم وطاؤس ولا نرى بذلك باسا (اخر بنا) ابو عبد الرحمن الاوزاعي عن اصل بن ابو جميل عن مجاهد قال اشترك اربع نفر على عهد رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فقال واحد من عندى البذر وقال الآخر من عندى العمل وقال الآخر من عندى الفدان وقال الآخر من عندى الارض فالغى رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ صاحب الارض وجعل لصاحب الفدان اجرا مسمى وجعل لصاحب العمل لكل يوم درهماً والحق الزرع كله بصاحب البذر\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ ابراہیم نخعی کے قول کے مطابق فتویٰ دیتے تھے جبکہ ہم سالم اور طاؤس کے قول کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں۔

مجاہد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں چار آدمیوں نے شراکت داری کی ایک نے کہا: بیج میری طرف سے ہوگا۔ دوسرے نے کہا: کام میں کروں گا۔ تیسرے نے کہا: اوزار میرے ہوں گے۔ چوتھے نے کہا: زمین میری ہوگی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کے مالک کے معاوضے کو کالعدم قرار دیا اور اوزاروں والے شخص کا متعین معاوضہ مقرر کیا اور کام کرنے والے کا معاوضہ روزانہ ایک درہم مقرر کیا اور پیداوار بیج والے شخص کی ملکیت قرار دی۔



## الْبَابُ الثَّلَاثُ وَالْعِشْرُونَ فِي النِّكَاحِ

### تیسواں باب: نکاح کے بارے میں روایات

امام ابوحنیفہ نے - عطاء بن ابی رباح - یوسف بن مابک کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”تین چیزیں ایسی ہیں جن میں سخیدگی، سنجیدگی شمار ہوگی اور مذاق بھی سخیدگی شمار ہوگا، نکاح، طلاق (اور طلاق سے) رجوع کرنا۔“

(1174) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهِلِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتِي: ثَلَاثٌ جَدُّهُنَّ جِدٌّ وَهَسْرُهُنَّ جِدٌّ النِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالرَّجْعَةُ\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح ترمذی - فضل بن عباس رازی - ابو حارث حمز بن محمد بعلبکی - ولید بن مسلم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے\*

امام ابوحنیفہ نے - قیس بن مسلم کے حوالے سے - حسن بن محمد بن علی بن ابوطالب سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے (ارشاد باری تعالیٰ ہے):

”اور خواتین میں سے محسنہ عورتیں البتہ ان عورتوں کا حکم مختلف ہے جو تمہاری ملکیت میں ہوں۔“  
حسن بن محمد فرماتے ہیں: تمہیں جو اچھا لگے اتنی خواتین کے ساتھ نکاح کر لو دُعا تین یا چار۔

(1175) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ حَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ مَتْنُ رَوَايَتِي: فِي قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿وَالْمُحْسَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾ قَالَ كَانَ يَقُولُ ﴿انْكُحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَشْنَى وَثَلَاثَ وَرَبَاعَ﴾

(1174) (أَخْرَجَهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الشَّيْبَانِيُّ فِي الْحِجَّةِ عَلَى أَهْلِ الْمَدِينَةِ 203/3 - وَابْنُ الْجَارُودِ فِي الْمُنْتَقَى 292 (712) - وَابُو دَاوُدَ (2294) - وَالتِّرْمِذِيُّ (1184) - وَابْنُ مَاجَةَ (2039) - وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ فِي السُّنَنِ (1603) - وَالدَّارِقُطِيُّ 256/3 - وَالحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكَ 198/2 - وَابُو الْغَوِيِّ فِي شَرْحِ السُّنَنِ 219/9)

(1175) (أَخْرَجَهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الشَّيْبَانِيُّ فِي الْآثَارِ (391) فِي النِّكَاحِ: بَابُ مَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ مِنَ الْحَرَمِ مِنَ التَّزْوِيجِ)

قَالَ اجْلُ لَكُمْ اَرْبَعٌ ﴿ وَحَرَمْتُ عَلَيْكُمْ اُمَّهَاتِكُمْ ﴾  
یہ آجیہ الآیۃ

وہ یہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے چار عورتوں کو  
حلال قرار دیا ہے۔

”اور ان کی ماؤں کو تمہارے لئے حرام قرار دیا ہے“ یہ  
آیت کے آخر تک ہے۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

امام محمد بن حسن رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا

ہے۔\*

(1176) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنِ الْوَيْهَالِ  
بْنِ غَمْرٍو عَنْ حَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي  
طَالِبٍ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ أَنَّهُ قَالَ:  
مَنْ رَوَى: إِذَا أُغْلِقَ الْبَابُ وَأَرْخِيَ السِّتْرَ وَجَبَ  
الْبَيْتَاقُ

امام ابوحنیفہ نے۔ منہال بن عمرو۔ حسن بن علی کے حوالے  
سے یہ روایت نقل کی ہے۔ حضرت علی بن ابوطالب کرم اللہ وجہہ  
فرماتے ہیں:  
”جب دروازہ بند کر دیا جائے اور پردہ گرا دیا جائے تو مہر  
کی ادائیگی لازم ہو جاتی ہے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ طحطاوی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو عباس احمد بن عقدہ۔ احمد بن محمد ضعی۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے  
سے۔ سیب بن شریک کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے\*

(1177) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ  
بِرِّهِمٍ قَالَ  
مَنْ رَوَى: إِذَا نَكَحَ الرَّجُلُ الْأَمَةَ عَلَى الْحُرَّةِ  
فِي نِكَاحٍ الْأَمَةِ فَاسِدٌ وَإِذَا نَكَحَ الْحُرَّةَ عَلَى الْأَمَةِ  
نَكَحَهُمَا جَمِيعًا وَيُقْسِمُ لِلْحُرَّةِ لِكَلْتَيْنِ وَلِلْأَمَةِ  
لَيْتَةً

امام ابوحنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلمہ کے حوالے سے یہ  
روایت نقل کی ہے۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:  
”جب کوئی شخص آزاد بیوی کی موجودگی میں کنیز کے  
ساتھ نکاح کر لے تو کنیز کے ساتھ کیا ہوا نکاح فاسد شمار ہوگا اور  
جب کنیز بیوی کی موجودگی میں آزاد عورت کے ساتھ نکاح کر لے  
تو وہ ان دونوں کو اپنے ساتھ رکھے گا آزاد بیوی کو دو راتیں اور  
کنیز بیوی کو ایک رات دے گا۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ

(1176) - اخرجہ عبدالرزاق (10873) بو (10877) فی النکاح: باب وجوب الصدق۔ والبیہقی فی السنن الکبریٰ 255/7

(1177) - اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (392) - وابن ابی شیبہ (16076) 455/3 فی النکاح: اذا نکح الحرۃ علی الامۃ

تذکرہ جامع المسانید

وہو قول ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔\*

(1178)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ  
امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ  
روایت نقل کی ہے۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

متن روایت: لِلْحُرِّ أَنْ يَتَزَوَّجَ أَرْبَعًا مَمْلُوكَاتٍ  
ساتھ یا تین کنیزوں کے ساتھ یا دو کنیزوں کے ساتھ یا ایک کے  
ساتھ نکاح کر لے۔\*

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنیفہ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ

محمد وبه ناخذ له ان يتزوج من الاماء ما يتزوج من الحرائر وهو قول ابو حنیفہ\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے۔ انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ اس شخص کو یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ جنسی آزاد عورتوں کے ساتھ شادی کر سکتا ہے اتنی ہی کنیزوں کے ساتھ بھی شادی کر سکتا ہے امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1179)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ  
امام ابو حنیفہ نے۔ عطاء بن ابی رباح کے حوالے سے یہ  
روایت نقل کی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے

ہیں:

متن روایت: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
ذَكَرَ لِفَاطِمَةَ أَنَّ عَيْبًا يَذْكُرُكَ\*

ہے“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت۔ صالح بن ابوریح۔ ابوبکر احمد بن منصور بن ابراہیم ابن زرارہ مروزی۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ نصر بن محمد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے\*

(1180)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ  
امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ

(1178) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (393) في النكاح: باب ما يباح للرجل الحر من التزويج

(1179) اخرجه الحسكفي في مسند الامام (265)۔ والطبراني في الكبير 132/24 و41022۔ وفي الاحاديث الطوال

(55)۔ وعبدالرزاق (9789)۔ وابن ابن سعد في الطبقات 16/8۔ واورده الهيثمي في مجمع الزوائد 209/9



قَالَ كَمْ حَدُّهُ قَالَ نِصْفُ حَدِّ الْحَرِّ

شادیاں کر سکتا ہے؟ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: دو۔  
امام ابوحنیفہ نے سوال کیا، اس کی حد کتنی ہوگی؟ انہوں نے  
جواب دیا: آزاد شخص کی حد کا نصف ہوگی۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوقاسم احمد ابن ابوقاسم۔ علی بن ابیعلی۔ ابوقاسم بن ثلاج۔ ابوعماس احمد بن محمد بن سعید بن عقده۔ ابراہیم بن ولید۔ حماد بن محمد بن اسحاق (اور) محمد بن سعید بن حماد ان دونوں نے۔ عبد الجبار بن عبد العزیز بن ابورواد کے حوالے سے نقل کی ہے۔ (وہ بیان کرتے ہیں):

كنا في الحج عند جعفر بن محمد فجاء ابو حنيفة فسلم عليه وعانقه وساله فاكثر مسالئته حتى ساله عن حرمه فقال رجل يا ابن رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تعرف هذا الرجل قال ما رایت احمق منك ترانی اساله عن حرمه وتقول هل تعرفه هذا ابو حنيفة هذا من افقه اهل بلده\*

حج کے زمانے میں ہم لوگ امام جعفر صادق کے پاس تھے امام ابوحنیفہ تشریف لائے اور انہیں سلام کیا۔ وہ ان سے گلے ملے اور ان سے مسائل دریافت کیے۔ انہوں نے ان سے بکثرت سوالات کیے۔ یہاں تک کہ ان سے ان کے حرم (بال بچوں) کے بارے میں بھی دریافت کیا۔ ایک شخص بولا: اے ابن رسول! آپ انہیں جانتے ہیں؟ تو امام جعفر صادق نے فرمایا: میں نے تم سے زیادہ احق کوئی شخص نہیں دیکھا۔ تم مجھے دیکھ رہے ہو کہ میں ان سے ان کے حرم (بال بچوں) کے بارے میں دریافت کر رہا ہوں اور پھر تم یہ کہہ رہے ہو: کیا آپ انہیں جانتے ہیں؟ یہ ابوحنیفہ ہیں یا اپنے علاقے کے سب سے بڑے فقیہ ہیں۔

(1183)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ رِبْرِاهِيمَ قَالَ:

متن روایت: لَيْسَ لِلْعَبْدِ أَنْ يَتَزَوَّجَ إِلَّا حُرَّتَيْنِ أَوْ مَمْلُوكَتَيْنِ\*  
”غلام کو اس بات کی اجازت نہیں ہے کہ وہ دو آزاد عورتوں یا دو کنیزیوں سے زیادہ (خواتین کے ساتھ) شادی کرے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنيفة رضى الله عنه\*  
امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1183) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (393)۔ وابن ابی شیبہ (452/3) (16039) فی المملوک: کم یتزوج من النساء\*

(1184) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ  
 إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ: روایت نقل کی ہے۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:  
 امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ  
 ”غلام کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ کسی کو اپنی کنیز  
 بنائے اس کے لئے نکاح کے علاوہ اور کسی صورت میں شرمگاہ  
 حلال نہیں ہوگی اور وہ نکاح بھی وہ ہو جو اس کے آقا نے کر دیا  
 ہو۔“

\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن الامام ابو حنیفہ ثم قال محمد وبہ ناخذ  
 وهو قول ابو حنیفہ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام  
 محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1185) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ  
 إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ: روایت نقل کی ہے۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:  
 امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ  
 ”غلام کے لئے یہ درست نہیں ہے کہ وہ کسی کو اپنی کنیز بنا  
 لے پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

﴿لَا عَلَىٰ أَرْوَاحِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ﴾  
 فَلَيْسَتْ لَهُ بِزَوْجَةٍ وَلَا مِلْكٌ يَمِينٌ“  
 ”ماسوائے ان کے جو ان کی بیویاں ہیں یا جو ان کی ملکیت  
 میں ہیں۔“

تو غلام کو نہ تو (اپنی پسند سے) بیوی اختیار کرنے کا حق ہے  
 اور نہ ہی وہ کوئی کنیز رکھ سکتا ہے۔

\*\*\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے۔  
 (1186) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ  
 إِبْرَاهِيمَ: امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ  
 روایت نقل کی ہے۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

(1184) (اخر جہ) محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (394) - وابن ابی شیبہ (475/3) (16288) من کرہ ان يتسرى العبد - وسعيد بن  
 شعيب في السنن (2092) 70/2

(1185) (اخر جہ) محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (397) فی النکاح: باب ما یحل للعبد من التزویج - وابن ابی شیبہ (175/4) فی  
 النکاح: باب من کرہ ان يتسرى العبد

متن روایت: **فِي الْعَبْدِ إِذَا زَوَّجَهُ مَوْلَاهُ قَالَ طَلَقَهُ**  
**بِئْسَ الْعَبْدُ بَغِيرِ إِذْنِ مَوْلَاهُ فَالطَّلَاقُ بِبِدِهِ كَيْسَ بِيَدِ**  
**مَوْلَاهُ\***

غلام شخص جس کی شادی اس کے آقا نے کر دی ہو ابراہیم  
 نضحی فرماتے ہیں: طلاق کا اختیار غلام کے پاس ہوگا لیکن جب  
 غلام نے اپنے آقا کی اجازت کے بغیر شادی کر لی ہو تو طلاق کا  
 اختیار اس کے آقا کے پاس ہوگا۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔  
**(1187)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ**  
**إِبْرَاهِيمَ قَالَ:**  
**مَتْنُ رِوَايَتِهِ: إِذَا تَزَوَّجَ الْعَبْدُ بَغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهِ**  
**فَبِئْسَ مَا كَانَتْ قَائِلًا إِذْنٌ لَهُ بَعْدَ مَا تَزَوَّجَ فَبِئْسَ مَا كَانَتْ**  
**جَائِزًا يَعْنِي إِذَا اخْتَارَ\***

امام ابوحنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلمان کے حوالے سے یہ  
 روایت نقل کی ہے۔ ابراہیم نضحی فرماتے ہیں:  
 ”جب کوئی غلام اپنے آقا کی اجازت کے بغیر شادی کر  
 لے تو اس کا نکاح فاسد شمار ہوگا جب اس کے شادی کر لینے کے  
 بعد آقا اس کو اجازت دیدے تو اس کا نکاح جائز شمار ہوگا۔“  
 راوی کہتے ہیں: یعنی جب آقا اس کو اختیار کر لے (یعنی  
 قبول کر لے)

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة قال محمد وبه نأخذ وانما يعني  
 بقوله وان اذله بعدما تزوج يقول ان اجاز ما صنع فهو جائز وهو قول ابو حنيفة رضى الله عنه\*  
 امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے امام محمد  
 فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں ان کے اس قول سے مراد یہ ہے: جب اس کے شادی کر لینے کے بعد آقا اس  
 اجازت دیدے اس سے مراد یہ ہے: اس نے جو کچھ کیا ہے اگر آقا اسے برقرار رکھے تو یہ جائز ہوگا امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول  
 ہے۔\*

**(1188)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَافِعٍ عَنِ**  
**أَبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:**

امام ابوحنیفہ نے۔ نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی  
 ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

(1186) (اخر جہ محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (398) في النكاح: باب ما يحل للعبد من التزويج - وعبدالرزاق (12970) في  
 الطلاق: باب طلاق العبد ببيده - وسعيد بن منصور في السنن (790) 207/1

(1187) (اخر جہ محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (399) في النكاح: باب ما يحل للعبد من التزويج - وابن ابي شيبه (3/5) في  
 النكاح: باب العبد يتزوج بغير اذن سيده - وسعيد بن منصور (790) 207/1 - وعبدالرزاق (12986) في الطلاق: باب نكاح العبد

(1188) (اخر جہ الحاصكفي في مسند الامام (273) - وابو يعلى (5707) - والبيهقي في السنن الكبرى (202/7) - وعبدالله بن  
 (14042) - واحمد (95/2) - وسعيد بن منصور في السنن (851) - واورده الهيثمي في مجمع الزوائد (332/7)

متن روایت: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ  
وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنِ نِكَاحِ الْمُتَعَةِ  
”غزوہ خیبر کے موقع پر نبی اکرم ﷺ نے نکاح متعہ سے  
منع کر دیا۔“

\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عثمان ابن دینار کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے \*  
ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو لُحَی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر - محمد بن جعفر بن محمد - احمد بن اسحاق - خالد بن خدّاش - خوئل صفار (اور ایک روایت کے مطابق) خوئلید کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے \*

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی انصاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ہناد بن ابراہیم - عبد الواحد بن سمیرہ - ابوسن علی بن صالح بن احمد مرقی - ابوبشر محمد بن عمران بن جنید رازی - محمد بن مقاتل - ابو مطیع کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے \*  
حافظ ابو قاسم عبد اللہ بن محمد بن ابو عوام سفدی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - محمد بن احمد بن حماد - احمد بن یحییٰ ازدی - عبد اللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے \*

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی انصاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ہناد بن ابراہیم - ابوسن مرقی - ابوبکر شافعی - احمد بن اسحاق - صالح - خالد بن خدّاش - خوئل صفار کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے \*  
امام محمد بن حسن رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے \*  
انہوں نے اسے اپنے نسخے میں بھی امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے \*

1189) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ ابْنِ حُثَيْمٍ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ حُثَيْمٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ مَاهِلِكٍ  
عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
أَنَّهَا قَالَتْ:  
امام ابوحنیفہ نے - ابن حثیم - ابن حثیم عبد اللہ بن عثمان بن حثیم - یوسف بن مابک کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:  
نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

”ایک خاتون نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اُس نے عرض کی: یا رسول اللہ! اس کا شوہر اس عورت کے ساتھ صحبت کرتا ہے حالانکہ وہ عورت مدبرہ (تسم کی کینز ہے) تو

1189) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (450) - والحصكفي في مسند الامام (279) - والسيوطي في الدر المنثور 2/272 قلت: وقد حقق الحافظ قاسم بن قطلوبغا الحنفی ان حفصة هذه ليست ام المؤمنين بنت عمر - بل هي حفصة بنت عبد الرحمن - والحديث - حديث ام سلمة كما أخرجه ابو يعلى (6972) عن حفصة بنت عبد الرحمن - عن ام سلمة قال: سمعت



نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ جبکہ  
(صحبت کا مقام ایک ہی ہو۔)

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی "مسند" میں۔ ابوحسین مبارک بن عبد الجبار صیرنی۔ ابو محمد جوہری۔ حافظ محمد  
بن مظفر۔ ابوالعلی محمد بن سعید حرانی۔ ابوفروہ یزید بن محمد بن یزید۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ سابق کے حوالے سے امام  
ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابوطالب بن یوسف۔ ابو محمد جوہری۔ ابوبکر ابہری۔ ابو عمرو بحرانی۔ ان کے دادا۔ امام محمد بن حسن کے  
حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے \*

انہوں نے یہ روایت افضل احمد بن خیرون۔ ابوالعلی حسن ابن احمد بن ابراہیم بن شاذان۔ قاضی ابوالنصر احمد بن اشکاب۔ عبد  
اللہ بن طاہر۔ اسماعیل بن توبہ قزوینی۔ امام محمد بن حسن رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے \*

(1190)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ يُونُسَ بْنِ  
عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ  
أَبِيهِ:

متن روایت: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
نَهَى يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ \*

امام ابو حنیفہ نے۔ یونس بن عبد اللہ۔ ان کے والد کے  
حوالے سے۔ ربیع بن سبرہ جہنی۔ ان کے والد کے حوالے سے یہ  
روایت نقل کی ہے:

”فتح مکہ کے دن نبی اکرم ﷺ نے خواتین کے ساتھ

متعد کرنے سے منع کر دیا تھا۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے \*

(1191)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنِ الزُّهْرِيِّ  
عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

امام ابو حنیفہ نے۔ (ابن شہاب) زہری کے حوالے سے  
یہ روایت نقل کی ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہما کرتے ہیں:

”نبی اکرم ﷺ نے متعد سے منع کر دیا تھا۔“

متن روایت: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
نَهَى عَنِ الْمُتْعَةِ \*

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت۔ ابوالعباس احمد بن جعفر بن نصر جمال رازی۔ عبدالسلام بن عاصم۔ صباح بن محارب کے حوالے

(1190) اخرجه الحصكفي في مسند الامام (275)۔ والطحاوي في شرح معاني الآثار 25/3۔ وابن حبان (147)۔

وامحمد 404/3۔ وابن ابي شيبة 292/4۔ وعبد الرزاق (14041)۔ والحميدي (847)۔ والدارمي 140/2۔ ومسلم

(1406) (21) في النكاح: باب نكاح المتعة۔ وابن ماجه (1962) في النكاح: باب النهي عن نكاح المتعة

(1191) اخرجه الحصكفي في مسند الامام (272)

سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے\*

حافظ عظیم بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس احمد بن عقدہ - عبدالرحمن بن حسن بن یوسف - عبدالسلام بن عاصم - صالح بن محارب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے\*

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو محمد حسن بن علی بن محمد جوہری - ابو حسین محمد بن مظفر - ابوعلی احمد بن شعیب - احمد بن عبداللہ بن حجاج - علی بن معبد - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے\*  
حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے\*

(1192) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مَجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ (عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سُنَنِ رِوَايَات: إِذَا أَقْرَأَ الرَّجُلُ بَوْلِيَدِهِ طَرَفَةَ عَيْنِ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَنْفِيَهُ

امام ابوحنیفہ نے - مجالد بن سعید - شععی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”جب کوئی شخص اپنے بھڑکے لئے بھی کسی بچے کے بارے میں اقرار کر لے تو اس بات کا حق نہیں ہوگا کہ وہ اس بچے کی نفی کرے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو عبداللہ حسین بن خسرو ثقفی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو حسن علی بن حسین بن ایوب - قاضی ابوالعلاء محمد بن علی واسطی - ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان - بشر بن موی - ابو عبدالرحمن مقرئ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے\*

(1193) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادِ بْنِ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ (وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سُنَنِ رِوَايَات: لَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى حُطْبَةِ آخِيهِ وَلَا يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ عَلَى عَمَّتَيْهَا وَلَا عَلَى خَالَاتِهَا

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ایسراہیل - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت ابوسعید خدری (اور) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے: ”کوئی شخص اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر نکاح کا پیغام نہ بھیجے اور کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ اس کی چھو بھی پڑیا اس کی خالہ پر (یعنی اپنی بیوی کی بھتیجی یا بھانجی) کے ساتھ نکاح نہ کرے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے\*

(1192) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مَجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ (عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سُنَنِ رِوَايَات: إِذَا أَقْرَأَ الرَّجُلُ بَوْلِيَدِهِ طَرَفَةَ عَيْنِ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَنْفِيَهُ

ابو جرحہ عبدالرزاق (12375) 100/7 - فی الطلاق - وابن ابی شیبہ (17558) 40/4 - فی النکاح - والبیہقی فی السنن الکبری (1194) - وابن الجرار ودفی (2140) - ومسلم (1413) (51) - وابوداؤد (2080) - وابن ماجہ (1876) - والترمذی (1194) - وابن الجرار ودفی (563) - والبیہقی فی السنن الکبری 344/5

(1194) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ يُونُسَ بْنِ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قُرُوءَةَ عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ  
قَالَ:

مَتَنُ رِوَايَاتٍ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ  
وَسَلَّمَ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ\*

امام ابوحنیفہ نے۔ یونس بن عبداللہ بن ابوقرۃ کے حوالے  
سے۔ ربیع بن سبرہ۔ ان کے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل  
کی ہے:

”نبی اکرم ﷺ نے فتح مکہ کے سال خواتین کے ساتھ  
متعہ کرنے سے منع کر دیا تھا۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن علی کلاعی نے یہ روایت۔ اپنے والد محمد بن خالد بن علی۔ ان کے والد خالد بن علی۔ محمد بن

خالد وہابی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے\*

(1195) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنِ الزُّهْرِيِّ

عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ سَبْرَةَ عَنْ سَبْرَةَ:

مَتَنُ رِوَايَاتٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

نَهَى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ\*

امام ابوحنیفہ نے۔ زہری۔ آل سبرہ سے تعلق رکھنے والے  
ایک شخص کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ حضرت  
سبرہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم ﷺ نے فتح مکہ کے دن خواتین کے ساتھ  
متعہ کرنے سے منع کر دیا تھا۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت۔ محمد بن اسحاق۔ عثمان ہمسار بخاری۔ داؤد بن مخراق۔ سعید بن سالم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ

سے روایت کی ہے\*

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد۔ منذر بن محمد۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام  
ابوحنیفہ نے۔ زہری۔ محمد بن عبداللہ کے حوالے سے۔ حضرت سبرہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد۔ یوسف بن موسیٰ۔ عبدالرحمن بن عبدالصمد بن شعیب بن اسحاق۔ ان کے دادا کے حوالے  
سے امام ابوحنیفہ نے۔ زہری۔ محمد عبید اللہ۔ حضرت سبرہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد۔ محمود بن علی بن عبید اللہ ہروی۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ صلت بن ججاج کے  
حوالے سے امام ابوحنیفہ نے۔ زہری۔ محمد عبید اللہ۔ حضرت سبرہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان۔ محمد بن سلام۔ محمد بن حسن کے حوالے سے۔ امام ابوحنیفہ کے حوالے سے۔ زہری۔ محمد  
عبید اللہ۔ حضرت سبرہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔

ابو محمد کہتے ہیں: بعض اوقات وہ ان کے اور زہری کے درمیان ایک اور شخص کو داخل کر دیتے ہیں۔

حافظہ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ علی بن محمد فسقہ۔ سعید بن سلیمان۔ جزری۔ محمد بن حسن۔ امام ابوحنیفہ کے حوالے سے۔ زہری۔ محمد عبید اللہ۔ حضرت سبرہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد ہروی۔ محمد بن شوکہ۔ قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ کے حوالے سے۔ زہری۔ محمد عبید اللہ۔ حضرت سبرہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو عبد اللہ محمد بن مخلد عطار۔ عبد اللہ بن قریش۔ فرج بن یمان۔ متیب بن شریک۔ امام ابوحنیفہ کے حوالے سے۔ زہری۔ محمد عبید اللہ۔ حضرت سبرہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ بن خسر یحییٰ نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو فضل احمد بن خیرون۔ ابو علی بن شاذان۔ قاضی ابوالقصر بن اشکاب۔ عبد اللہ بن طاہر۔ اسماعیل بن قویہ تروینی۔ محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے\*

انہوں نے یہ روایت ابوسعید محمد بن عبد الملک بن عبد الناصر اسدی۔ ابو حسین بن قشیش۔ ابوبکر ابہری۔ ابو عمرو بہرانی۔ ان کے دادا کے حوالے سے۔ امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے\*

قاضی عمر بن حسن اشثانی نے یہ روایت۔ حسن بن سلام سواق۔ عیسیٰ بن ابان۔ امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے\*

امام ابوحنیفہ نے۔ عبد اللہ بن دینار کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”کم عمر جوان، لڑکیوں کے ساتھ شادی کیا کرو کیونکہ ان کے رحم میں بچہ پیدا کرنے کی صلاحیت زیادہ ہوتی ہے اور ان کے منہ زیادہ پاکیزہ ہوتے ہیں اور اخلاق زیادہ مضبوط ہوتے ہیں یعنی مزاج میں تیزی کم ہوتی ہے۔“

سنن روایت: اِنْ كَسَحُوا الْمَحْرُورِي السَّيِّبِ لَيَنْهَنَّ نَسِجَ اَرْحَامًا وَاَطْيَبُ اَفْوَاهًا وَاَعَزُّ اَخْلَاقًا

سنن روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَسَارٍ (عَنِ) ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

سنن روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابوحنیفہ نے۔ حماد بن ابی سلیمان۔ ابراہیم نخعی کے

1196) أخرجه الحسكفي في مسند الامام (261) - واورده العجلوني في كشف الخفاء 71/2 (1778) - والسيوطي في جامع الصغير (5507)

1197) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (433) في النكاح: باب من تزوج ثم فحرا أحدهما - وابن أبي شيبة 263/4 في النكاح: في الرجل يتزوج المرأة فيفجر قبل ان يدخل بها أو سعيد بن منصور 219/1 - والبيهقي في السنن الكبرى 156/7

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ امیر المؤمنین حضرت علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”جب کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ شادی کر لے اور ابھی اس نے اس عورت کی رخصتی نہ کروائی ہو اور پھر وہ شخص زنا کا ارتکاب کر لے تو اسے کوڑے لگائے جائیں گے اور وہ اپنی بیوی کو اپنے ساتھ رکھے گا لیکن اگر عورت زنا کر لیتی ہے حالانکہ مرد نے اس کی رخصتی نہ کروائی تھی تو عورت پر حد قائم کی جائے گی اور ان دونوں میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخرجہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن الامام ابو حنیفہ\* ثم قال محمد فاما فی قول ابو حنیفہ وما علیہ العامة انها امراته ان شاء طلقها وان شاء امسکها وهو قول ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: جہاں تک امام ابوحنیفہ کے قول اور عام فقہاء کی بات ہے تو وہ یہ کہتے ہیں: عورت اس کی بیوی شمار ہوگی اگر وہ چاہے تو اسے طلاق دیدے اور اگر چاہے تو اپنے ساتھ رکھے امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1198)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ:

متن روایت: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ فَقَالَ رَجُلٌ فَجَرَّ بِامْرَأَةٍ لَهُ أَنَّهُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا قَالَ نَعَمْ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ

﴿وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ﴾

دیا: جی ہاں! پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

”اور وہی وہ ذات ہے جو اپنے بندوں سے توبہ کو قبول کر

لیتا ہے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(1198) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (434) فی النکاح: باب من تزوج ثم فجر احدہما - وعبد الرزاق (12799) فی الطلاق: باب الرجل یزنی بامرأته یتزوجها - وابن ابی شیبہ (149/4) فی النکاح: باب فی الرجل یفجر بالمرأۃ ثم یتزوجها - من رخصتہ فیہ - وسعد بن منصور (1/226/900) - والبہقی فی السنن الكبرى (156/7)

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے \*

1199) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلِقَمَةَ (عَنْ) ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

امام ابوحنیفہ نے - خالد بن علقمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

مَنْ رَوَيْت: سَوَدَاءٌ وَكُودًا أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ عَنِ حَسَاءٍ عَاقِرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ السَّقَطُ مُحَبَّبًا عَلَيَّ بَابِ الْجَنَّةِ يَحَالُ لَهُ أَنْ يَدْخُلَ فَيَقُولَ لَا أَدْخُلُ حَتَّى يَدْخُلَ أَبُو آيٍ \*

”بچہ پیدا کرنے کی صلاحیت رکھنے والی سیاہ فام عورت اللہ کے نزدیک ایسی خوبصورت عورت سے زیادہ بہتر ہے جو بائٹھ ہو۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مردہ پیدا ہونے والا بچہ جنت کے دروازے پر کھڑا رہے گا“ اسے کہا جائے گا: تم اندر چلے جاؤ، تو وہ یہ کہے گا: میں اس وقت تک اندر داخل نہیں ہوں گا“ جب تک میرے ماں باپ بھی اندر داخل نہیں ہوتے“۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ ظہیر بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - محمد بن ایوب بن اشکاب - ابو ہارون ثقفی یہ داؤد بن جراح ہیں ان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے \*

حافظ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو منصور عبد الحکیم بن محمد بن علی - قاضی ابوقاسم علی بن محسن توخنی - ابو بکر محمد بن حمدان بن صباح - احمد بن صلت - ابو عبید قاسم بن سلام - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے \*

امام محمد بن حسن رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنے نسخہ میں امام ابوحنیفہ سے طویل اور مکمل روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

1200) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ سَلِيكِ بْنِ عَمْرِو عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ (عَنْ) النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ

مَنْ رَوَيْت: إِنَّكَ تَسْرِي السَّقَطُ مُحَبَّبًا عَلَيَّ بَابِ الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهُ أَنْ يَدْخُلَ حَتَّى يَدْخُلَ أَبُو آيٍ \*

امام ابوحنیفہ نے - عبد الملک بن عمیر - شام سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے: (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

”تم مردہ پیدا ہونے والے بچے کو دیکھو گے کہ وہ جنت کے دروازے پر رک جائے گا“ اس سے کہا جائے گا: اندر داخل ہو جاؤ، تو وہ یہ کہے گا: جب تک میرے ماں باپ اندر داخل نہیں ہوتے (میں اس وقت تک اندر داخل نہیں ہوں گا)“۔

1200) اخرجه المحقق في مسند الامام (263) - وابن حبان (4056) - والسناني 6665/6 في النكاح: باب كراهية تزويج العقيم - والطبراني في الكبير 20 (508) - والحاكم في المستدرک 162/2 - والبيهقي في السنن الكبرى 81/7 في النكاح: باب النهي عن تزويج من لم يلدن النساء

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی -- حمزہ بن حبیب (کی تحریر) کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حسن بن علی - حسین بن علی (کی تحریر) - یحییٰ بن حسن - زیاد بن حسن - ان کے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے \*

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - حسین بن محمد - اسد بن عمرو اور امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے \*

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے \*

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - ابراہیم بن عیسیٰ - ثخویہ بن شیب - ابو مطیع کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے \*

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - یونس بن کبیر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ان کے چچا - ان کے والد سعید بن ابو جہم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی (اور) حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے \*

حافظ ظہیر بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - یونس بن کبیر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے \*

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو فضل بن خیرون - ابو علی حسن بن احمد بن شاذان - قاضی ابو بصرہ بن اشکاب - عبد اللہ بن طاہر قزوینی - اسماعیل بن توہید قزوینی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے \*

انہوں نے روایت کو شروع سے لے کر آخر تک نقل کیا ہے۔

آنَ رَجُلًا سَالَهُ اَنِي اتَزُوْجُ فَلَانَةَ..... الْحَدِيْثُ اِلَى اٰخِرِهِ \*

”ایک صاحب نے آپ سے گزارش کی، میں فلاں عورت کے ساتھ شادی کرنا چاہتا ہوں۔“ اس کے بعد آخر تک حدیث

ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”آثار“ میں نقل کی ہے۔ انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ سے شروع سے آخر تک

روایت کیا ہے۔

انہوں نے اس کو اپنے نسخہ میں بھی امام ابو حنیفہ سے طویل اور مکمل روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

(1201) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ (عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - عبد الملک بن عمیر - شام سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: آتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اتَّزَوَّجْتُ فَلَآنَةَ فَتَهَاءُ عَنْهَا تُمْ آتَاهُ أَيْضًا فَتَهَاءُ عَنْهَا تُمْ آتَاهُ أَيْضًا فَتَهَاءُ عَنْهَا تُمْ قَالَ سَوَدَاءٌ وَلَوْ ذَا أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ حَسَنَاءَ عَاقِبٍ\*

”ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا میں فلاں عورت سے شادی کر لوں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے اس شخص کو اس عورت کے ساتھ شادی کرنے سے منع کر دیا وہ شخص دوبارہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے پھر اسے اس عورت کے ساتھ شادی کرنے سے منع کر دیا وہ پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے پھر اسے اس عورت کے ساتھ شادی کرنے سے منع کر دیا پھر آپ نے ارشاد فرمایا: بچہ پیدا کرنے والی سیاہ قام عورت میرے نزدیک (شادی کرنے کے حوالے سے) خوبصورت بانجھ عورت سے زیادہ پسندیدہ ہے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - فاطمہ - حمزہ بن حبیب (کی تحریر) کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے\*

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حسین بن علی (کی تحریر) - یحییٰ بن حسن - زیاد - ان کے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے\*

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - حسین - ابویوسف اور اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے\*

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ان کے چچا - ان کے والد سعید بن ابیجہم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے\*

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمد بن احمد بن عبد الملک - احمد - اسحاق بن یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے\*

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی (اور) حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے\*



انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے \*  
 انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - ابراہیم بن عیسیٰ - سنجو بن شیب - ابو مطیع کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے \*  
 انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - یونس بن بکیر کے حوالے سے امام  
 ابوحنیفہ سے روایت کی ہے \*

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس احمد بن عقدہ (اور) حسن بن سلام - عیسیٰ بن ابان - محمد بن حسن کے  
 حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے \*

ابو عبد اللہ حسین بن خسرو طنجی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو فضل احمد بن خیرون - ابو علی بن شاذان - قاضی ابونصر بن  
 اشکاب - عبد اللہ بن طاہر قزوینی - اسماعیل بن توبہ قزوینی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے جو ان آخری  
 الفاظ تک ہے:

حتى يدخل ابواى ”جب تک میرے باپ داخل نہیں ہو جاتے۔

انہوں نے یہ روایت ابوطالب بن یونس - ابو محمد جوہری - ابو بکر ابہری - ابو عمرو بہ حرائی - ان کے دادا - امام محمد بن حسن کے  
 حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے \*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے \*  
 انہوں نے اسے اپنے نسخے میں بھی نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے \*  
 حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے \*

(1202) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنِ الشَّعْبِيِّ)  
 عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
 قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:  
 مَتَنُ رِوَايَتِهِ: لَا تُنْكِحُ الْمَرْأَةَ عَلَى عَمَتِهَا وَلَا عَلَى  
 خَالَئِهَا وَلَا تُنْكِحُ الْكُفْرِيَّ عَلَى الصُّغْرِيِّ وَلَا  
 الصُّغْرِيَّ عَلَى الْكُفْرِيَّ \*  
 امام ابوحنیفہ نے - شعبی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی  
 ہے - حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما  
 روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:  
 ”کسی عورت کے ساتھ اس کی چھوٹی بھینجی یا اس کی خالہ پر  
 (یعنی اپنی بیوی کی بھانجی یا بھینجی کے ساتھ) نکاح نہ کیا جائے اور  
 بڑی کے ساتھ چھوٹی پر اور چھوٹی کے ساتھ بڑی پر نکاح نہ کیا  
 جائے۔“

.....

(1202) امام حدیث جابر فاخر جہ ابن حبان (4114) - و ابوعلی (1890) - و الطیلسی (1576) 308/1 - و النسانی 98/6 فی النکاح

باب تحریم الجمع بین المرأة وخالئها - و البجاری (5108) فی النکاح - باب لا تنکح المرأة علی عمتها -

احمد 335/3 - و امام حدیث ابو ہریرہ فاخر جہ ابن حبان (4113) - و البغوی فی شرح السنہ (2277) - و احمد 462/2 - و البیہقی

فی السنن الکبری 165/7

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ بن یونس سمانی - عمار بن خالد واسطی - عبد الحکیم واسطی کے حوالے سے

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے \*

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلمان - ابراہیم نخعی کے حوالے

سے - حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے:

”جس کے انتقال کی اطلاع اس کی بیوی کو دی جاتی ہے اس کے بعد وہ عورت دوسری شادی کر لیتی ہے پھر پہلا شوہر آ جاتا ہے تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پہلے شوہر کو اختیار دیا جائے گا اگر وہ چاہے تو اپنی بیوی کو اختیار کر لے اور اگر چاہے تو طلاق دینے کو اختیار کر لے۔“

(1203) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

متن روایت: فِيهِ الرَّجُلُ يُنْعَى إِلَى امْرَأَتِهِ فَتَنْزَوْجُ ثُمَّ يَفْقِدُ الْأَوَّلَ قَالَ يُخَيَّرُ الزَّوْجَ الْأَوَّلُ إِنْ شَاءَ إِخْتَارَ امْرَأَتَهُ وَإِنْ شَاءَ اخْتَارَ الطَّلَاقَ \*

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن الامام ابو حنیفہ ثم قال محمد وقال ابو

حنیفة هي امراة الاول على كل حال بلغنا ذلك عن علي بن ابي طالب رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وبه ناخذ \*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام

محمد فرماتے ہیں: امام ابو حنیفہ کہتے ہیں: وہ عورت ہر حال میں پہلے والے شوہر کی بیوی شمار ہوگی اس بارے میں حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک روایت ہم تک پہنچی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی سے ایسی عورت کے بارے میں نقل کیا ہے:

(1204) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ:

”جس کا شوہر مفقود ہو جاتا ہے تو ابراہیم نخعی فرماتے

ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: لوگ اس بارے میں یہ کہتے ہیں: وہ چار سال تک انتظار کرے گی جبکہ میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ بات یہ ہے کہ وہ (اپنے مفقود شوہر کا) انتظار ہی کرتی رہے۔“

متن روایت: فِيهِ الْمَرْأَةُ يَفْقَدُ زَوْجَهَا قَالَ بَلَّغَنِي مَا قَالَ النَّاسُ مِنْ أَرْبَعِ سِنِينَ وَالتَّرْبِصُ أَحَبُّ إِلَيَّ \*

(1203) (اخرجه) محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (448) في النكاح: باب من تزوج امرأة نعي البها زوجها - وعبد الرزاق

(12317) في الطلاق: باب التي لاتعلم مهلك زوجها - ومالك في الموطأ: (94) (1213) والبيهقي في السنن الكبرى 446/7

(1204) (اخرجه) محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (450) في النكاح: باب من تزوج امرأة نعي البها زوجها - وعبد الرزاق

(12324) في الطلاق: باب التي لاتعلم مهلك زوجها

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن الامام ابو حنيفة\* ثم قال محمد بلغنا ذلك عن علي بن ابو طالب رَضِيَ اللهُ عَنْهُ انه قال في المفقود زوجها ايما امرأة ابتليت فلتنصر حتى ياتيها وفاته او طلاقه\*

امام محمد بن حسن شيباني نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ہم تک پہنچی ہے: جب کوئی شخص لاپتہ ہو جائے تو اس کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے: جب کسی عورت کو (شوہر کی گمشدگی) کے حوالے سے ایسی صورت حال کا سامنا کرنا پڑے تو وہ عورت صبر سے کام لے جب تک شوہر کے انتقال یا اس کی طرف سے طلاق دیئے جانے کی اطلاع اس تک نہیں آ جاتی ہے۔

(1205) - سند روایت: (و) أَبُو حَنِيفَةَ (و) الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَيْمَةَ (و) شُعْبَةُ كُلُّهُمْ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
متن روایت: أَنَّ أَلْحَجَّاحَ بْنَ أَبِي الْقَعْقِيسِ إِسْتَأْذَنَ عَلِيَّ عَائِشَةَ فَاحْتَجَبَتْ مِنْهُ فَقَالَ أَنَا عَمُّكَ إِذْ رُضِعْتَ لَبْنِ امْرَأَةٍ أَحْيَى فَسَأَلَتْ عَائِشَةَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ: صَدَقَ أَلْحَجَّاحُ لِيَلِجَ عَلَيْكَ فَإِنَّهُ يَحْرُمُ مِنَ الرِّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ فَكَانَتْ لَا تَحْتَجِبُ مِنْهُ بَعْدُ

امام ابوحنیفہ، حجاج بن ارطاة، عبد اللہ بن شبرمہ اور شعبہ ان سب حضرات نے - عراق بن مالک کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:  
”ایک مرتبہ فلح بن القعیس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس سے پردہ کر لیا ان صاحب نے کہا: میں تمہارا چچا ہوں میری بھانجی نے تمہیں دودھ پلایا تھا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: اَلْحَجَّاحُ ٹھیک کہہ رہا ہے وہ تمہارے ہاں گھر میں آ سکتا ہے کیونکہ رضاعت کے ذریعے بھی وہی حرمت ثابت ہوتی ہے جو نسب کے ذریعے حاصل ہوتی ہے۔“

(راوی بیان کرتے ہیں) تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس کے بعد ان صاحب سے پردہ نہیں کیا کرتی تھیں۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عبد اللہ محمد بن مخلد - ابوطالب - عبد اللہ بن سوادہ - مولیٰ بنی ہاشم - محمد بن ہاشم بعلبکی - 2 سوید بن عبد العزیز کے حوالے سے امام ابوحنیفہ (اور) حجاج بن ارطاة (اور) ابن شبرمہ (اور) شعبیسے روایت کی ہے انہوں نے یہ روایت محمد بن مخلد - ابوطالب - محمد بن ہاشم - سوید - شعبہ - حکم - عراق سے نقل کی ہے۔

(1205) (اخرجه المحصفي في مسند الامام (286) - وابن حبان (4219) - وسالك 601/2 في الرضاع: باب رضاعة الصغير - وعبدالرزاق (13938) - واحمد 38/6 والحيمدي (230) - والدارمي 156/2 - والبخاري (5239) في النكاح: باب ما يحل من الدخول والنظر الى النساء في الرضاع - ومسلم (1445) (7) في الرضاع: باب تحريم الرضاة من ماء الفحل

(1206) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْحَكَمِ بْنِ

امام ابوحنیفہ نے - حکم بن حنیفہ - عراق بن مالک - عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ

سَمِعْتُ رَوَايَتٍ: جَاءَ الْفَلَحُ بْنُ أَبِي الْقُعَيْسِ يَسْتَأْذِنُ

عَلَى عَائِشَةَ فَأَحْتَجَبَتْ مِنْهُ قَالَ تَحْتَجِّبِينَ مِنِّي وَأَنَا

عَمَّكَ فَقَالَتْ فَكَيْفَ ذَلِكَ قَالَ أَرَضَعُكَ امْرَأَةً

أَجْنِبِي بِلَبْسِنِ أَحْيَى قَالَتْ فَلَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَرَبَّثْ يَدَاكَ أَمَا

تَعْلَمِينَ أَنَّ بَحْرُمَ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ

النَّسَبِ\*

”ایک مرتبہ فلاح بن ابو قعیس آئے انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے پردہ کر لیا ان صاحب نے کہا: آپ مجھ سے پردہ کر رہی ہیں؟ جبکہ میں آپ کا بچھا ہوں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: وہ کیسے؟ ان صاحب نے کہا: میرے بھائی کی بیوی نے آپ کو دودھ پلایا تھا اور وہ دودھ میرے بھائی کی وجہ سے آیا تھا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں کیا تم یہ بات نہیں جانتی ہو کہ رضاعت کے ذریعے وہی حرمت ثابت ہوتی ہے جو حرمت نسب کے ذریعے ثابت ہوتی ہے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن احمد قیراطی - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ عبدالحمید حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے\*

انہوں نے یہ روایت محمد بن منذر - ابو زیاد سعد بن حارث - ابو عبد اللہ محمد بن صدوق حمصی (اور) احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - حسن بن علی بن راشد (اور) ابوطالب عبد اللہ بن احمد سوادہ ان دونوں نے - محمد بن ہاشم بعلکین - سوید بن عبد العزیز کے حوالے سے امام ابوحنیفہ (اور) حجاج بن ارباطہ اور ابن شبرمہ سے روایت کی ہے احمد بن محمد اپنی روایت میں ”شعبہ“ کا نام زائد نقل کیا ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے\* حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن احمد - احمد بن خالد بن عمرو حمصی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عیسیٰ بن یزید - ایض بن اعر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے\*

انہوں نے یہ روایت صالح بن شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے\* انہوں نے یہ روایت ابوحسن علی بن محمد بن عبید - علی بن عبد الملک بن عبیدرہ - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - امام محمد

بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے \*

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن یوسف - محمد بن ہشام - سوید بن عبد العزیز - حجاج بن ارطاة اور عبد اللہ بن شبرمہ اور شعبہ اور امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے ان س حضرات نے اس کو حکم - عراق سے روایت کیا ہے۔  
حافظ محمد بن مظفر فرماتے ہیں: حجاج اور شعبہ نے اپنی روایت میں یہ بات ذکر کی ہے: (یہ روایت) - عراق - عروہ (کے حوالے سے) - سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

حافظ ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو فضل احمد بن خیرون - ابویٰ حسن بن احمد بن ابراہیم بن شاذان - ابوالضر احمد بن اشکاب بخاری - عبد اللہ بن طاہر قزوینی - اسماعیل بن قزوینی - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے \*  
انہوں نے یہ روایت ابوالحسن مبارک بن عبد الجبار صیرنی - ابو محمد فارسی - محمد بن مظفر سے امام ابوحنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوقاسم بن احمد بن عمر - ابو محمد عبد العزیز - احمد بن محمد بن علی کنانی - ابوقاسم عبد الرحمن بن عبد العزیز بن اسحاق - ابوبکر محمد بن حسین بن صالح السبعی حلبی - ابو عمرو احمد بن خالد سفی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عکرمہ - ایض بن عمر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے \*  
انہوں نے یہ روایت ابوسعید اسدی - ابن فضیل - ابوبکر ابهری - ابو عمرو جرائی - ان کے دادا - امام محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے \*

قاضی عمر بن حسن اشثانی نے یہ روایت - ابوطالب عبد اللہ بن احمد بن سوادہ - محمد بن ہاشم بعلکبکی - سوید بن عبد العزیز کے حوالے سے - حجاج بن ارطاة - عبد اللہ بن شبرمہ - شعبہ اور امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر نے ہی یہ روایت - ابراہیم طوسی - عقبہ بن کرم - یونس بن کبیر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔  
(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) الامام ابو حنیفۃ ثم قال محمد وبہ ناخذ وهو قول ابو حنیفۃ رضی اللہ عنہ \*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔ \*

(1207) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنِ) الْحَكِيمِ بْنِ عَتِيْبَةَ (عَنِ) الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَاشِمٍ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
امام ابوحنیفہ نے - حکم بن عتیبہ - قاسم بن خمیرہ - شریح بن عتیبہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:  
حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کا یہ

(1207) اخرجه الحصفی فی مسند الامام (285) - واحمد 1/126114 - وعبدالله ابن احمد فی زوائد المسند 1/132 - والبيهقي

فی السنن الكبرى 7/453 - وابو يعلى (265) - والترمذی (1146) - ومسلم (1446) (12)

عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: "رِضَاعُ كَيْسٍ كَرِيْمٍ كَرِيْمٌ مِمَّنْ يَحْرُمُ مِنَ الرِّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ قَلِيلُهُ وَكَثِيرُهُ"  
 فرمانِ نقل کیا ہے:  
 "رضاعت کے ذریعے وہی حرمت ثابت ہوتی ہے جو حرمتِ نسب کے ذریعے ثابت ہوتی ہے خواہ رضاعت تھوڑی ہو یا زیادہ ہو۔"

.....

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - منذر بن سعید ہروی - احمد بن عبد اللہ کندی - ابراہیم بن جراح - ابویوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے\*

(1208) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ: "مَنْ رَوَى: "أَلَا تَعْلَمُونَ مَرَزُتُ بِمِيسِرٍ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَجَعَلَ عَقَبَهَا صِدْقًا"  
 امام ابو حنیفہ نے ایک دن ارشاد فرمایا:  
 کیا تم لوگ اس بات پر حیران نہیں ہوتے ہو؟ میں مسعر کے پاس سے گزرا وہ حدیث بیان کر رہے تھے: قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:  
 "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کر دیا تھا اور ان کی آزادی کو نبی ان کا مہر قرار دیا تھا۔"

.....

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی النزاری نے یہ روایت - ابوبکر خطیب - قاضی ابوالعلاء واسطی - محمد بن اسحاق قسطلی - ابو حمید سیل بن احمد بن عثمان طبری - عبد الرحمن بن عبد اللہ بن حبیب - ابوبشر صفار - علی بن حسن رازی - صباح بن محارب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے: ایک دن انہوں نے فرمایا:.....

(1209) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: "مَنْ رَوَى: "وَسَلَّمَ لَيْلَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ مُتْعَةِ الْبَسَاءِ"  
 امام ابو حنیفہ نے - محارب بن دثار کے حوالے سے - حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:  
 "غزوہ خیبر کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کے ساتھ متعہ کرنے سے منع کر دیا تھا۔"

.....

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد - قاسم بن محمد - ولید بن حماد - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے\*

(1208) اخبر جہ ابن حبان (4091) - وعبدالرزاق (13107) - واحمد (178/3) - وابن سعد في الطبقات 125/8 - والدارقطني 285/3 - والطبراني في الكبير 178/24 - وفي الصغير (386) - والبيهقي في السنن الكبرى 228/7 (1209) قد تقدم في (1188)

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو بخیتی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو فضل احمد بن خیرون - ابو بکر خیاط - ابو عبد اللہ بن دوست - العلاف - قاضی عمر بن حسن اشثانی - محمد بن عبد اللہ بن سلیمان حضرمی - ولید بن حماد لؤلؤی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ \*

قاضی عمر اشثانی نے امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

(1210) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ ابْنِ أَبِي فَرَوَةَ يُؤْتِسُ بِنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمَدَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ سَبْرَةَ قَالَ: مَتَنُ رِوَايَتٍ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَتْعَةِ النِّسَاءِ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ

امام ابو حنیفہ نے - ابن ابو فروہ یونس بن عبد اللہ مدنی - ان کے والد - ربیع بن سبرہ جہنی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے حضرت سبرہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں:

”فتح مکہ کے سال نبی اکرم ﷺ نے خواتین کے ساتھ متعہ کرنے سے منع کر دیا تھا۔“

...—...—...

حافظ طلحہ بن محمد مدنی نے یہ روایت - ابو عباس احمد بن محمد بن سعید - احمد بن حازم - عبد اللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن خالد - محمد بن فضل - سعید بن سلیمان - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت ابن عقده - ابن ابی عمیر - ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ \*

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنيفة رضى الله عنه \*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1211) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سَمَّاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَتَنُ رِوَايَتٍ: تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ وَهُوَ مُحْرَمٌ

امام ابو حنیفہ نے - ساک بن حرب - سعید بن جبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم ﷺ نے جب سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی تھی اس وقت آپ احرام کی حالت میں تھے۔“

(1210) فقد تقدم في (1195)

(1211) اخرجه الحصفكى في مسند الامام (241) - وابن حبان (4131) - واحمد 1/221 - والبخارى (5114) في النكاح: باب نكاح المحرم - ومسلم (1410) (46) في النكاح: باب تحريم نكاح المحرم وكرهه خطبة - والترمذى (844) في الحج: باب ماجاء في الرخصة في ذلك - والنسائي 191/5 في الحج: باب الرخصة في النكاح المحرم

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوریح (کی تحریر) - فضل بن عبد الجبار - نصر بن محمد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے \*

(1212) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ: امام ابوحنیفہ نے - ہیشم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی

ہے:

متن روایت: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ بَعْسَفَانَ وَهُوَ مُحْرِمٌ  
 ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سیدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے ساتھ عسفان کے مقام پر شادی کی تھی اس وقت آپ احرام کی حالت میں تھے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفہ \* ثم قال محمد لا نری بذلك

باساً ولكنه لا يقبل ولا يباشر ولا يمس حتى يحل وهو قول ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ \*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں البتہ وہ شخص (بیوی کو) بوسہ نہیں دے گا اس کے ساتھ مباشرت نہیں کرے گا اس کے ساتھ صحبت نہیں کرے گا جب تک وہ احرام کھول نہیں دیتا امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1213) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ قَالَ امام ابوحنیفہ نے - ہیشم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی

ہے:

متن روایت: لَمَّا تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أُمَّ سَلَمَةَ أَوْلَمَ عَلَيْهَا سَوِيقًا وَتَمَرًا وَقَالَ: إِنْ سَعَتْ لِكَ سَبَعْتُ لِيَصَوِّجِيكَ\*  
 ”جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی تو ان کے ویسے میں ستور کھجور کھلائے آپ نے ارشاد فرمایا: اگر میں سات دن تمہارے ساتھ رہا تو سات دن تمہاری ساتھی خواتین (یعنی اپنی دوسری ازواج) کے ساتھ رہوں گا۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن الامام ابو حنیفہ ثم قال محمد یعنی به انه

(1212) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (370) - و ابو یعلیٰ (2393) - والحمیدی (503) باب نکاح المحرم - والبیہقی فی السنن الکبریٰ 66/5 - واحمد 221/1 - والبخاری (5114) فی النکاح - باب نکاح المحرم - ومسلم (1410) فی النکاح - باب

تحريم نکاح المحرم و كراهة خطبته - و ابن ماجه (1965) - والطحاوی فی شرح معانی الآثار 269/2

(1213) اخرجہ ابن حبان (2949) - والبیہقی فی السنن الکبریٰ 131/7 - واحمد 317/6 - والنسائی فی عمل اليوم واليلة

محصراً - و ابن سعد فی الطبقات الکبریٰ 89/8 - و ابو داود (3119) فی الجنائز - باب الاسترجاع - والطبرانی فی

المعجم 23 (506) - والحاکم فی المستدرک 178/2 - والترمذی (3511) فی الدعوات



یقیم عندها سبعاً وعند صواحبها سبعاً قال وبه نأخذ وهو قول ابو حنیفة رضی اللہ عنہ\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے۔ انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے۔ پھر امام محمد فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ آپ نے ان کے ہاں سات دن رہنا تھا تو ان کی سوکوں کے ساتھ بھی سات دن رہنا تھا۔ وہ فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1214)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي قَدَامَةَ الْمِنْهَالِ بْنِ حَبِيبَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ تَمَّامٍ عَنْ أَبِي الْقَعْقَاعِ الْجَرِيمِيِّ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: حَرَامٌ أَنْ تُؤْتِيَ النِّسَاءَ فِي مَحَابِسِهِنَّ  
 امام ابو حنیفہ نے۔ ابودقادمہ منہال بن حبیبہ۔ سلمہ بن تمام۔ ابو قعقاع جریمی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”یہ بات حرام ہے کہ خواتین کے ساتھ ان کی کچھلی شرمگاہ میں صحبت کی جائے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خروطی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوفضل بن خیرون۔ ابوبکر خیاط ضلی۔ ابوعبداللہ بن دوست علاق۔ قاضی عمر بن حسن اشبانی۔ حسین بن عمر بن ابواحوص۔ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن علی کلاعی۔ ان کے والد محمد بن خالد بن علی۔ ان کے والد خالد بن علی۔ محمد بن خالد وہابی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: یہ۔ منہال بن عمرو۔ ثامہ۔ ابو قعقاع سے منقول ہے۔

(1215)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي مُوسَى  
 امام ابو حنیفہ نے۔ زیاد بن علاقہ۔ عبداللہ بن حارث کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

متن روایت: أَنْ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اتَّزَوَّجُ فَلَانَةً أَمْرًا عَاقِرًا فَلَمْ يَأْمُرْهُ ثُمَّ أَعَادَ عَلَيْهِ الْقَوْلَ ثَانِيَةً فَلَمْ يَأْمُرْهُ ثُمَّ أَعَادَ عَلَيْهِ الْقَوْلَ ثَالِثَةً فَقَالَ سَوَدَاءٌ وَوَلُودٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ عَاقِرٍ حَسَنَاءَ  
 ”ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا میں فلاں خاتون کے ساتھ جو بانجھ ہے شادی کر لوں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اس کی اجازت نہیں دی اس شخص نے دوبارہ اپنی درخواست پیش کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اسے اجازت نہیں دی اس نے تیسری مرتبہ

(1214) اخرجه الحسكفي في مسند الامام (282)۔ والدارمي (276/1)۔ وابن ابی ثيبه 252/4۔ والبيهقي في المسند الكبرى 199/7

(1215) والشهاب البوصيري في الانتاح (3678)76/3 في النكاح: باب النزغيب في النكاح۔ وابن حجر في المطالب العالیه 32/2 (1575) قلت: وقد اخرج عبدالرزاق (161/6) (10345) قال النبي صلى الله عليه وسلم وأن نكح سوداء ولوداً خير من أن نكح حسناء جملاء لا تلد

اپنی درخواست پیش کی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بچہ پیدا کرنے کی صلاحیت رکھنے والی سیاہ قام عورت میرے نزدیک (شادی کرنے کے لئے) خوبصورت بانجھ عورت سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد - محمد بن احمد بن ہارون - ابن ابوشناسان - ابویحییٰ حماتی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔\*

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابن عقده - محمد بن احمد بن ابوشناسان - ابویحییٰ حماتی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے\*

(1216) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمِيدِ الطَّوِيلِ بْنِ قَيْسِ الْأَعْرَجِ أَبِي عَبْدِ الْمَلِكِ الْمَكِّيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ "سُنَّ رَوَايَت: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنِ اتِّبَانِ النِّسَاءِ فِي أَعْجَازِهِنَّ"

امام ابوحنیفہ نے - حمید طویل بن قیس اعرج ابو عبد الملك کی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"نبی اکرم ﷺ نے خواتین کی پچھلی شرمگاہ میں صحبت کرنے سے منع کیا ہے۔"

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابوطالب عبدالقادر بن یوسف - ابو محمد فارسی - ابو بکر ابہری - ابو عمرو بحرانی - ان کے دادا - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔\*

اور انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد خطیب - محمد بن احمد خطیب - علی بن ربیعہ - حسن بن رشیق - محمد بن حفص - صالح بن محمد - حماد بن ابی حنیفہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔\*

انہوں نے یہ روایت قاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن - ابوحسین بن حمید - محمد بن ابراہیم - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔\*

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی انصاری نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابو غالب مبارک بن عبد الوہاب - محمد بن منصور - ابو عبد اللہ حسین بن احمد بن محمد بن طلحہ - ان کے دادا ابوحسن محمد بن طلحہ - قاضی ابونصر احمد بن نصر بن اشکاب - ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن علی

سیرفی - ابویونس ادريس بن ابراہیم مقاسی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔\*

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔\*

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلابی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - اپنے والد محمد بن خالد بن خلی - ان کے والد خالد

بن خلی - محمد بن خالد وہی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔\*

امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے\*

امام ابوحنیفہ نے - زیاد بن علاقہ - عبد اللہ بن حارث کے

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت ابوموسیٰ ثنیٰ ثنیٰ روایت

کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”مردہ پیدا ہونے والا بچہ جنت کے دروازے پر رک

جائے گا اسے کہا جائے گا: اندر داخل ہوا تو وہ یہ کہے گا: جی نہیں

جب تک میرے ساتھ میرے ماں باپ بھی اندر داخل نہیں

ہوتے میں اندر نہیں جاؤں گا۔“

(1217) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ زَيْدِ بْنِ

عِلَاقَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

مَتَنٌ رَوَيْتُ: إِنَّ السَّقَطَ لَيَكُونُ مُحَبَّبًا عَلَيَّ بَابِ

الْحَبَةِ فَيَقَالُ لَهُ أَذْخُلُ فَيَقُولُ لَا إِلَّا وَوَالِدَتِي مَعِي\*

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد - محمد بن احمد بن ہارون - ابن ابو عثمان - ابو یحییٰ تہامنی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے

روایت کی ہے۔\*

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس بن عقده - محمد بن احمد - محمد بن ابو عثمان - ابو یحییٰ تہامنی کے حوالے

سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔\*

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلمان کے حوالے سے یہ

روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

”بچہ ماں کے ساتھ رہے گا جب تک وہ بے نیاز نہیں ہو

جاتا جب کھانے پینے کے حوالے سے بچہ ماں سے بے نیاز ہو

جائے تو پھر باپ بچے کا زیادہ حقدار ہوگا۔“

(1218) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادِ بْنِ

إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

مَتَنٌ رَوَيْتُ: أَلْوَلَدُ لِأُمَّهِ حَتَّى يَسْتَعْنِيَ وَيَقَالَ

إِسْرَائِيهِمْ إِذَا اسْتَعْنَى الصَّبِيُّ عَنْ أُمَّهِ فِي الْأَكْلِ

وَالشَّرْبِ فَلَأَبٌ أَحَقُّ بِهِ\*

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابى حنيفة\* ثم قال محمد وبه ناخذ - اما

الذکر فہی احق بہ حتی یاکل و وحده ویشرب و وحده ثم ابوہ احق بہ - و اما الجارية فاماہا احق بہا

حتى تحيض ثم ابوها احق بہا ولا خیار لواحده فی ذلك فان تزوجت الام فلا حق لہا فی الولد

والجدة ام الام تقوم مقامہا وان كان للجدۃ زوج وهو الجد لم تحرم وان كان غیر الجدة فلا حق

لیا وهو قول ابو حنیفہ\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے۔ تو انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے \* پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ اگر تو لاکھ ہوتا تو اس کی اس عمر تک حقدار ہوگی جب تک وہ خود کھانے پینے کے قابل نہیں ہو جاتا۔ پھر اس کا باپ اس کا زیادہ حقدار ہوگا۔ لیکن اگر لڑکی ہو تو اس کی ماں اس وقت تک اس کی حقدار ہوگی جب تک اس لڑکی کو حیض نہیں آ جاتا۔ پھر اس کے بعد اس کا باپ اس کا زیادہ حقدار ہوگا۔ اس بارے میں کسی کو کوئی اختیار نہیں ہوگا۔ اگر بچے کی ماں دوسری شادی کر لیتی ہے تو اب بچے کے بارے میں اس عورت کو حق حاصل نہیں رہے گا۔ البتہ بچے کی ثانی اس کی ماں کی قائم مقام شمار ہوگی۔ اگر چہ اس نانی کا شوہر موجود ہو اور وہ بچے کا نانا ہے۔ تو پھر یہ حرام نہیں ہے لیکن اگر بچے کے نانا کے علاوہ (سوتیلے نانا) ہو تو نانی کو حق حاصل نہیں ہوگا امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1219) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ رَوَى عَنِّي فِي نِكَاحٍ إِلَّا بِرِوَايَتِي" -

امام ابو حنیفہ نے - ابو اسحاق - ابو بردہ بن ابوموسیٰ - انہوں نے اپنے والد (حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

"ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا"۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری نے یہ روایت - ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب - قاضی ابوبکر احمد بن عمر بن اسماعیل نوکوی - ابوسن دارقطنی - سعید بن قاسم بن علاء بروئی - ابواسحاق احمد ابن محمد بن سعید بن یاسین قرشی سے سمرقند میں - ابوغیاث محمد بن نصر - مسلم بن عبدالرحمن بلخی - شداد بن حکم - زفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے \*

(1220) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ خُصَيْفِ بْنِ جَبْرِ بْنِ عَقِيلِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - خصیف - جابر بن عقیل کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

(1217) قد تقدم في (1215)

(1218) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (716) في المبررات: باب من احت بالولد من يجر على النفقة

(1219) أخرجه الطحاوي في شرح معاني الآثار 9/3 - والحاكم في المستدرک 170/2 - وابو نعیم في تاريخ اصفهان 12/1 - واحمد 394/4 - السداسي (2183) - والسرمدی (1101) - وابن حبان (4077) - والطبرانی في الاوسط (6805) - والبيهقي في السنن الكبرى 107/7 - وفي الصغرى (2368) - والخطيب في تاريخ بغداد 41/6

(1220) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الحجة على اهل المدينة 133/3 - والبيهقي في السنن الكبرى 111/7 في النكاح

كتاب النكاح الاصولي - وفي الصغرى 12/2 - وعبدالرزاق (10477) - وابن ابى شيبه (15916) 44/3 في النكاح: من قال: لانكاح

متن روایت: لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيِّ وَشَاهِدَيْنِ مَنْ  
نَكَحَ بِغَيْرِ وِلْيٍ وَشَاهِدَيْنِ فَبِكَاحِهِ بَاطِلٌ  
”ولی اور دو گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا، جو شخص ولی اور  
دو گواہوں کے بغیر نکاح کرے گا اس کا نکاح باطل شمار ہوگا۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی انصاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوبکر خطیب - ابوبکر محمد بن عمر بن محمد بن اسماعیل - ابوسن دارقطنی - احمد بن محمد بن اسحاق - احمد بن علی بن شعیب مدائنی - احمد بن عبد اللہ حلاج - ابراہیم بن جراح - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے \*

(1221) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادِ بْنِ  
إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُمَا (عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
أَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: لَا يُسَوِّمُ الرَّجُلُ عَلَى سَوْمِ آخِيهِ وَلَا  
يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ آخِيهِ وَلَا تَبَايَعُوا بِالْقَاءِ الْحَجَرِ  
وَلَا تَنَاجَشُوا وَإِذَا اسْتَأْجَرَ أَحَدُكُمْ آخِيًّا فَلْيُعْلِمْهُ  
أَجْرَهُ وَلَا تُنْكَحِ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَلَا عَلَى  
خَالَئِهَا وَلَا تَسْأَلُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتُكْفِيَءَ مَا فِي  
صَحْفَتِهَا فَإِنَّ اللَّهَ رَازِقُهَا\*

”کوئی شخص اپنے بھائی کی بولی پر بولی نہ لگائے اور اپنے  
بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام نکاح نہ بھیجے اور تم پتھر ڈال کر کی  
جانے والی خرید و فروخت نہ کرو اور آپس میں ایک دوسرے کے  
مقابلے میں مصنوعی بولی نہ لگاؤ اور جب کوئی شخص کسی کو مزدور  
رکھے تو اس کو اس کے معاوضے کے بارے میں بتادے اور کسی  
عورت کے ساتھ اس کی پھوپھی پر یا اس کی خالہ پر (یعنی اپنی  
بیوی کی بھانجی یا بھتیجی کے ساتھ نکاح نہ کیا جائے) اور کوئی عورت  
اپنی بہن (یعنی سوکن) کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے تاکہ اس کے  
برتن میں آنے والی چیز کو خود حاصل کر لے کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کو  
رزق دینے والا ہے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن علی کلاعی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - اپنے والد محمد بن خالد بن علی - ان کے والد خالد  
بن علی کلاعی - محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے \*  
امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے \*

(1221) اختصرجه الطحطاوى فى شرح معانى الآثار 4/3-11/4-11/4-238/2-والشافعى 146/2-والحميدى  
(1026)-والبخارى (2140)-ومسلم (1413)(51)-وابوداود (2080)-وابن ماجه (1867)-وقدمضى

(1222) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطِيَّةَ

تُغْوِيَّيْنِ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ  
سَيِّدِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

مَنْ رَوَايَتِ: لَا تَزْوُجَ الْمَرْأَةَ عَلَى عَمَّتَيْهَا وَلَا  
عَلَى خَالَئِهَا\*

امام ابو حنیفہ نے - عطیہ عونی کے حوالے سے یہ روایت نقل

کی ہے - حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان  
نقل کرتے ہیں:

”کسی عورت کے ساتھ اس کی پھوپھی پر یا اس کی خالہ پر  
(یعنی اپنی بیوی کی بھانجی یا بھتیجی کے ساتھ) نکاح نہ کیا جائے۔“

\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابو سعید بن جعفر - موسیٰ بن بہلول - محمد بن مردان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت

کی ہے \*

(1223) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادِ بْنِ

إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

مَنْ رَوَايَتِ: إِذَا أَدْخَلْتَ الْمَرْأَتَانَ كُلَّ وَاحِدَةٍ  
مِنْهُمَا عَلَى غَيْرِ زَوْجِهَا فَوُطِنَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا  
قَالَ تَرُدُّ كُلَّ وَاحِدَةٍ عَلَى زَوْجِهَا وَلَهَا الصِّدَاقُ بِمَا  
اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا وَلَا يَقْرُبُهَا زَوْجُهَا حَتَّى تَنْقِضِيَ  
عِدَّتَهَا\*

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلمہ کے حوالے سے یہ

روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

”جب دو عورتوں کی رخصتی ہو اور دونوں کے شوہر تبدیل ہو،  
گئے ہوں اور دونوں شوہروں میں سے ہر ایک نے اپنی پاس آنے  
والی عورت کے ساتھ صحبت بھی کر لی ہو تو ابراہیم نخعی یہ فرماتے  
ہیں: ان میں سے ہر ایک عورت کو اس کے شوہر کے پاس واپس  
کیا جائے گا اور مرد اس عورت کو اس کا مہرا داکرے گا، کیونکہ اس  
نے اس کی شرمگاہ کو حلال کیا ہے اور اس عورت کا حقیقی شوہر اس  
وقت تک اس کے قریب نہیں جائے گا جب تک اس عورت کی  
عدت نہیں گزر جاتی۔“

\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفہ \* ثم قال محمد وبهذا كله

ناخذ وهو قول ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام

محمد فرماتے ہیں: ہم ان سب صورتوں کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

(1222) (اخر جہ الحصکلی فی مسند الامام (270) - وایں ماجہ (1930) - وفی النکاح: باب لا تنکح المرأة علی

سباہا ولا علی خالئها - والطبرانی فی الاوسط (4489) - و ابو یعلی (1268)

(1223) (اخر جہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (411) - وایں ابی شیبہ 31/4 (17468) فی النکاح: ماقالوا فی وجلین تزوج

الحسن فلا دخلت المرأة کل واحد منہما علی صاحبه

(1224) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ:

مَتْنُ رِوَايَاتٍ: أَنَّ أَعْرَابِيًّا وَكَذَتْ امْرَأَتُهُ فَمَاتَتْ  
وَكُدَّهَا وَكُثِرَ اللَّبَنُ فِي ثَدْيِهَا فَقَالَتْ لَهُ مَضَّةٌ لَمْ  
مَسَّحَهُ فَفَعَلَ ذَلِكَ وَدَخَلَ حَلْفَهُ بَعْضَهُ فَأَتَى أَبَا  
مُوسَى فَقَدَّرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ حَرَمَتْ عَلَيْكَ امْرَأَتَكَ  
ثُمَّ أَتَى ابْنَ مَسْعُودٍ فَسَأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا  
كُنْتَ مُدَاوِيًّا إِنَّمَا يَحْرُمُ مِنَ الرِّضَاعِ مَا أَنْبَتَ  
اللَّحْمَ وَالْعَظْمَ مَا كَانَ فِي الْحَوَالِينَ وَلَا رِضَاعٌ بَعْدَ  
الْفِطَامِ فَأَمْسِكْ امْرَأَتَكَ فَأَتَى أَبُو مُوسَى فَأَخْبَرَهُ  
بِمَا يَقُولُ عَبْدُ اللَّهِ فَرَجَعَ عَنْ قَوْلِهِ وَقَالَ لَا  
تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ مَا دَامَ هَذَا الْجَبْرُ فِيكُمْ\*

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلمیان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ایک دیہاتی کی بیوی نے بچے کو جنم دیا اس کا بچہ فوت ہو گیا اس عورت کی چھاتیوں میں دودھ زیادہ آتا تھا تو اس عورت نے اپنے شوہر سے کہا: تم اس کو منہ لگا کر چوس لو اور پھر کھل کر دینا اس شخص نے ایسا ہی کیا، لیکن اس دوران اس کا کچھ حصہ اس کے حلق میں چلا گیا، وہ شخص حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کے سامنے یہ بات ذکر کی تو انہوں نے یہ فتویٰ دیا کہ تمہاری بیوی تمہارے لئے حرام ہو گئی ہے پھر وہ شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، ان سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: تم تو اپنی بیوی کا علاج کرنا چاہ رہے تھے اس رضاعت کے ذریعے حرمت ثابت ہوتی ہے جو گوشت اور ہڈیوں کی نشوونما کا باعث بنتی ہے اور جو دو سال کے اندر ہو دودھ چھڑا لینے کے بعد رضاعت کا حکم ثابت نہیں ہوتا اس لئے تمہاری بیوی تمہارے ساتھ رہے گی۔ وہ شخص حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جو مسئلہ بیان کیا تھا اس کے بارے میں انہیں بتایا تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اپنے قول سے رجوع کر لیا اور یہ فرمایا: جب تک یہ اتنے بڑے عالم (یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) تمہارے درمیان موجود ہیں، تم لوگ مجھ سے کسی بھی چیز کے بارے میں دریافت نہ کرو۔

\*\*\*-----\*\*\*

حافظ حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمن بن محمد بن عمرو - محمد بن ابراہیم بن حمیش بغوی - محمد بن شجاع نجی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔\*

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(1224) اعرجہ عبدالرزاق (13895)436/7 فی النکاح - باب رضاع الکبیر - ومالک فی الموطأ 2/606 (14) حصہ

الرضاع - والبیہقی فی السنن الکبری 461/7 فی الرضاع - باب رضاع الکبیر - وسعید بن منصور فی السنن (971)

(1225) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

مُتْنُ رَوَايَتِهِ: فِي الْمَرْأَةِ تَوَلَّى عَنْهَا زَوْجَهَا وَلَمْ يَسْفُرْ لَهَا صِدَاقَهَا وَلَمْ يَكُنْ دَخَلَ بِهَا فَقَالَ لَهَا صِدَاقُ نِسَائِهَا وَلَهَا الْمِيرَاثُ وَعَلَيْهَا الْوَدْعَةُ فَقَامَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانَ الْأَشْجَعِيُّ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي بَرُوعِ بِنْتِ وَاشِقِ الْأَشْجَعِيِّ مِثْلَ مَا قَضَيْتَ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - علقمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

”وہ ایسی عورت کے بارے میں فرماتے ہیں: جس کا شوہر فوت ہو جاتا ہے جبکہ اس نے اس کا مہر بھی نہیں ادا کیا تھا اور اس کی رخصتی بھی نہیں کروائی تھی تو ایسی عورت کو اس جیسی دیگر عورتوں جتنا مہر ملے گا اسے وراثت میں حصہ ملے گا اور اس پر عدت کی ادائیگی لازم ہوگی۔“

تو حضرت معقل بن سنان رضی اللہ عنہ (یہ بات سننے کے بعد) کھڑے ہوئے اور بولے: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بروع بنت واشق رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہی فیصلہ دیا تھا جو آپ نے دیا ہے۔“

\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن منذر - محمد بن اللہ کندی - ابراہیم بن جراح - امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے\*

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنيفة مفصلاً وقال في آخره ففرح عبد الله فرحة ما فرح قلبها مثلها لموافقة زايله قول رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنيفة\* امام محمد بن حسن شيباني نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ سے تفصیلی طور پر روایت کیا ہے۔ اس کے آخر میں انہوں نے یہ بیان کیا ہے:

”تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اتنے زیادہ خوش ہوئے کہ وہ اس سے پہلے کبھی اتنے خوش نہیں ہوئے تھے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ ان کی رائے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق تھی۔“

پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

انہوں نے اسے اپنے نسخے میں بھی نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے\*

(1225) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (406) - و ابو داود (2114) في النكاح : باب فيمن مات ولم يسم صداقاً حتى مات - والترمذي (1145) في النكاح : باب ما جاء في الرجل يتزوج المرأة فيموت عنها قبل ان يفرض لها - وعبد الرزاق (10898) في النكاح : باب احد الزوجين يموت ولم يفرض لها صداقاً ولم يدخل بها - واحمد (431/1)



امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

جو شخص کسی عورت کے ساتھ اس عورت کی عدت کے دوران شادی کر لیتا ہے اور پھر اسے طلاق دے دیتا ہے تو ابراہیم نضحی فرماتے ہیں: اس مرد کی اس عورت کو دی ہوئی طلاق اس عورت پر واقع نہیں ہوگی اور اس عورت پر زنا کا الزام لگانے والے شخص پر حد قذف جاری نہیں کی جائے گی اور اس عورت کے ساتھ لعان نہیں کیا جائے گا۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخرجہ) الامام محمد ابن حسن فی الآثار فرواہ (عن) الامام ابو حنیفۃ ثم قال محمد و بہ ناخذ وهو قول ابو حنیفۃ رحمہ اللہ\*

امام محمد ابن حسن نے ”الآثار“ میں نقل کیا ہے۔ انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔ پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

انہوں نے اسے اپنے نسخے میں بھی نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے\*

(1227) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ:

متن روایت: فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فِي عِدَّتِهَا  
فَوَلَدَتْ قَالَ إِنَّ ادِّعَاءَ الْأَوَّلِ فَهَوَ وَكَذَهُ وَإِنَّ نَفَاهُ  
الْأَوَّلِ وَادِّعَاءَ السَّانِي فَهَوَ وَكَذَهُ وَإِنْ شَكَا فِيهِ فَهَوَ  
وَكَذَهُمَا يَرِيهُمَا وَيَرِي نَانِهِ\*

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلمان کے حوالے سے - ابراہیم نضحی سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے:

”جو کسی عورت کی عدت کے دوران اس سے شادی کر لیتا ہے، پھر وہ عورت بچے کو جنم دے دیتی ہے تو ابراہیم نضحی فرماتے ہیں: اگر اس عورت کے پہلے شوہر نے بچے کا دعویٰ کیا ہو تو وہ اس کا بچہ شمار ہوگا، اگر پہلے شوہر نے اس کی نفی کر دی ہو اور دوسرے نے دعویٰ کر دیا ہو تو وہ دوسرے شوہر کا شمار ہوگا اور اگر ان دونوں کو اس بچے کے بارے میں شک ہو تو وہ ان دونوں کا بچہ شمار ہوگا وہ ان دونوں کا وارث بنے گا اور وہ دونوں اس کے وارث نہیں گئے“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(1226) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (410) - فی النکاح: باب من تزوج امرأة فی عدتها ثم طلقها

(1227) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (408) - وعبدالرزاق (6/214) (10554) فی النکاح: باب نکاحها فی عدتها

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة \* ثم قال محمد ولسنا ناخذ بهذا ولكننا نرى اذا طلقها فتزوجها غيره في عدتها فدخل بها فان جاءت بولد ما بينها وبين سنتين منذ دخل بها الآخر فهو ابن الاول وان كان لاكثر من سنتين فهو ابن الآخر وكان ابو حنیفة يقول نحواً من ذلك في الطلاق البائن \*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے \* پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے ہیں: ہم یہ سمجھتے ہیں: جب شوہر عورت کو طلاق دیدے اور دوسرا شخص اس عورت کی عدت کے دوران اس کے ساتھ شادی کر لے اور اس کی رخصتی بھی کروالے تو اگر عورت نے اس دوسری شادی کے بعد دوسرے شوہر کے اس کے ساتھ صحبت کرنے کے بعد 2 سال گزرنے سے پہلے بچے کو جنم دیا، تو وہ پہلے شوہر کا بچہ شمار ہوگا اور اگر اس نے 2 سال گزرنے کے بعد بچے کو جنم دیا، تو وہ دوسرے شوہر کا بیٹا شمار ہوگا۔

امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں: بائنہ طلاق کی صورت میں اسی کے مطابق حکم ہوگا۔

(1228) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادِ بْنِ

الْإِبْرَاهِيمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

مَنْ رَوَيْتُ: أَنَّهُ قَالَ فِي الْمَرْأَةِ تَزَوَّجَ فِي عِدَّتِهَا

قَالَ يَفْرُقُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ زَوْجِهَا الْآخَرَ وَلَهَا الصِّدَاقُ

مِنْهُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا وَتَسْتَكْمِلُ مَا بَقِيَ مِنْ

عِدَّتِهَا مِنَ الْأَوَّلِ وَتَعْتَدُ مِنَ الْآخِرِ عِدَّةً مُسْتَقْبَلَةً ثُمَّ

يَتَزَوَّجُهَا إِنْ شَاءَ

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنیفة ثم قال محمد رحمه الله

وبهذا كله ناخذ الا انا نقول يستكمل عدتها من الاول وتحتسب ذلك من عدتها من الثاني

وتستكمل ما بقى من عدتها من الثاني \*

(1228) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (409) - وفي الحجة على اهل المدينة 3/ 191 في النكاح: الرجل يزوج المرأة

في عدتها - وابو يوسف في الآثار (132) (609) - وابن ابی شیبہ 4/ 4 (17192) في النكاح: ما قالوا في المرأة تزوج في

عدتها - الهاصداق ام لا؟ - البيهقي في السنن الكبرى 441/7

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے۔ انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔ پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم ان سب باتوں کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ ہم یہ کہتے ہیں وہ پہلے شوہر سے عدت مکمل کرے گی اور دوسرے شوہر سے عدت کا شمار کرے گی۔ پھر دوسرے شوہر سے باقی رہ جانے والی عدت کو مکمل کرے گی۔

(1229) - سندروایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَتْنُ رِوَايَاتٍ: أَلَوْلَدُ لِلْفَرَّاشِ وَاللِّعَاطِرِ الْحَجَبُ\*

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - اسود کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"بچہ فرماش والے کو ملے گا اور زنا کرنے والے کو محرومی ملے گی۔"

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن محمد بخاری - ابوسعید بن جعفر - یحییٰ بن فروخ - محمد بن بشر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔\*

(1230) - سندروایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ: مَتْنُ رِوَايَاتٍ: أَنَّ الْمَوْلَى مِنْهَا وَالْمُخْتَلَعَةُ لَا يَقْدِرُ ذَوْجُهَا أَنْ يَرُاجِعَهَا إِلَّا بِنِكَاحٍ جَدِيدٍ وَأَنْ مَا تَا لَمْ يَسَوَّرْنَا لِأَنَّ الطَّلَاقَ بَالِنِ وَلَكِنَّهُ يُطَلِّقُ مَا دَامَتْ فِي الْعِدَّةِ\*

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

"جس عورت کے ساتھ ایلاء کر لیا گیا ہو یا جس عورت نے خلع حاصل کر لیا ہو اور اس کا شوہر اس کے ساتھ نئے نکاح کے بغیر رجوع نہ کر سکتا ہو تو اگر وہ دونوں میاں بیوی انتقال کر جاتے ہیں تو وہ دونوں ایک دوسرے کے وارث نہیں بنیں گے کیونکہ طلاق بابت شمار ہوگی البتہ اس عورت کی عدت کے دوران شوہر اس عورت کو طلاق دے سکتا ہے۔"

امام محمد بن حسن رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔\*

(1231) - سندروایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: حِوَالَةَ سَيِّدِ رِوَايَاتٍ نَقَلَ كِتَابَهُ:

(1229) (اخرجه الصحفكي في مسند الامام (283) - ابوعبلى (199) - وابن ماجه (2005) في النكاح: باب وال ولد للفراش وللعاثر الحجر - والطحاوي في شرح معاني الآثار (104/3) - والبيهقي في السنن الكبرى (402/7) - الحميدي (1085) (1230) (اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (415) في النكاح: باب من تزوج مختلعة او مطلقة - وعبد الرزاق (11789) في الطلاق - باب المختلعة والمولى عليها تزوجها في العدة

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے خواتین کے ساتھ متہ کرنے کے بارے میں یہ فرمایا ہے:

”ایک جنگ کے دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو تین دن تک اس کی رخصت دی گئی تھی، کیونکہ انہوں نے مجھ دہونے کی شکایت نہیں کی صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی پھر نکاح اور مہر اور وراثت کے حکم نے اس کو منسوخ کر دیا۔“

متن روایت: **أَنَّهُ قَالَ فِي مُتْعَةِ النِّسَاءِ إِنَّمَا رُوِيَ لِأَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي عَزَاةٍ لَهُمْ شَكَرُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِيهَا الْعُرُوبَةُ ثُمَّ تَسَخَّرَهَا آيَةُ النِّكَاحِ وَالصَّدَاقِ وَالْمِيرَاثِ\***

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبدالملک بن حسن بن محمد - عبدالرحمن بن عمر بن احمد - ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم بن حمیش بغوی - ابوعبداللہ محمد بن شجاع ثقفی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے۔ انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔\* حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔\* حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن علی کلاعی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - اپنے والد محمد بن خالد بن علی - ان کے والد خالد بن علی بن محمد بن خالد وہابی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔\*

امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نئے میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔\*

(1232) - **سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا:**

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلمان - ابراہیم نخعی - اسود کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

متن روایت: **أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَمَّا مَرَّ مِنَ الْمَرَضِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ اسْتَحَلَّ نِسَاءَهُ أَنْ يَكُونُوا فِي بَيْتِي فَأَحْلَلَنَ لَهُ قَالَتْ فَلَمَّا سَمِعْتُ ذَلِكَ قُمْتُ مُسْرِعَةً فَكَنَسْتُ بَيْتِي وَكَيْسَ لِي**

(1231) (اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (432) - وابن حبان (414) - والبخاري (4615) في تفسير سورة المائدة: باب (لاتجر مواطيات ماحل الله لكم) - ومسلم (1404) في النكاح المتعة - وابن ابى شيبة (292/4) - والطحطاوى في شرح معاني الآثار 24/3 - والبيهقي في السنن الكبرى

(1232) (اخرجه البخاري (195) - ومسلم (418) - وابو عوانة في المسند (1640) 443/1) - والبيهقي في السنن الكبرى 31/1 في الطهارة: باب التطهير في سائر الاواني - والسنائي في الكبرى (7083) 254/4

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس بیماری میں مبتلا ہوئے جس میں آپ کا وصال ہوا تھا تو آپ نے اپنی ازواج سے اجازت لی کہ آپ میرے گھر میں رہیں تو ان ازواج نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اجازت دی تھی - سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب

(1231) (اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (432) - وابن حبان (414) - والبخاري (4615) في تفسير سورة المائدة: باب (لاتجر مواطيات ماحل الله لكم) - ومسلم (1404) في النكاح المتعة - وابن ابى شيبة (292/4) - والطحطاوى في شرح معاني الآثار 24/3 - والبيهقي في السنن الكبرى

(1232) (اخرجه البخاري (195) - ومسلم (418) - وابو عوانة في المسند (1640) 443/1) - والبيهقي في السنن الكبرى 31/1 في الطهارة: باب التطهير في سائر الاواني - والسنائي في الكبرى (7083) 254/4

میں نے یہ بات سنی تو میں تیزی سے اٹھی میں نے اپنے گھر میں  
 جھاڑودی کیونکہ میرے پاس کوئی خادم تو تھا نہیں اور میں نے  
 نبی اکرم ﷺ کے لئے ایک ایسا بچھونا بچھایا جس کے اندر ازخ  
 گھاس بھری ہوئی تھی (یعنی جو گدے کے جیسا نرم تھا) نبی  
 اکرم ﷺ دو آدمیوں کے درمیان چلتے ہوئے تشریف لائے  
 یہاں تک کہ آپ کو اس بچھونے پر بٹھا دیا گیا۔

خَادِمٌ وَقَرَشْتُ لَهُ فِرَاشًا حَشَوًا مَرَّقْتُهُ الْإِذْحَرُ  
 فَاتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُهَادِي  
 بَيْنَ رَجُلَيْنِ حَتَّى وَضِعَ عَلَى فِرَاشِهِ

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ  
 روایت نقل کی ہے۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

”جب کوئی شخص خلع یافتہ عورت یا جس عورت کے ساتھ  
 ایلاء کیا گیا ہو اس کے ساتھ شادی کر لے یا ایسی عورت کے ساتھ  
 شادی کرے جس کو آزاد کیا گیا ہو اور اس کی عدت کے دوران  
 شادی کرے اور پھر اس عورت کی رخصتی سے پہلے اسے طلاق  
 دیدے تو اس عورت کو مکمل مہر ملے گا۔“

(1233) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ  
 إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتِي: إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْمُخْتَلِعَةَ وَالْمَوْلَى  
 مِنْهَا وَالْيَسَى أُعْتِقَتْ فِي عِدَّتِهَا ثُمَّ طَلَّقَ قَبْلَ أَنْ  
 يَدْخُلَ بِهَا فَلَهَا الصِّدَاقُ كَامِلًا

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنيفة ثم قال محمد وهو قول  
 ابو حنيفة وكذلك في قوله كل امرأة كانت في عدة من نكاح جائز او فساد او غير ذلك مثل  
 عدة ام الولد وتزوجها في عدتها منه ثم طلقها قبل الدخول بها فعليه الصداق كاملاً والتطبيقه  
 بملك فيها الرجل وعليها العدة مستقبلة يوم طلقها وهذا جائز في المسائل كلها \* ثم قال محمد  
 ولستنا ناخذ به ولكن عليه نصف الصداق ولا رجعة له عليها وتستكمل ما بقي من عدتها وهو  
 قول حسن البصرى وعطاء بن ابو رباح واهل الحجاز ورواه بعضهم عن عامر الشعبي رحمة الله  
 عليهم

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے۔ انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔ پھر  
 امام محمد فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔ اسی طرح کا قول ہر اس عورت کے بارے میں ہے جو کسی بھی جائز یا فاسد نکاح  
 یا اس کے علاوہ کوئی اور صورت کی عدت جیسے ام ولد کی عدت میں ہو اور پھر کوئی شخص اس کی عدت کے دوران اس کے ساتھ شادی کر

(1233) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (416) فی النکاح: باب من تزوج مختلفه او مطلقه - وسعيد بن منصور فی السنن  
 (1158) باب ما جاء فی الايلاء

لے اور پھر اس عورت کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے اسے طلاق دیدے تو اس پر مکمل مہر کی ادائیگی لازم ہوگی اور جس دن اس کو طلاق ہوئی عورت پر اس دن سے نئے سرے سے عدت گزارنا لازم ہوگا اور ان تمام صورتوں میں یہ حکم ہوگا۔

پھر امام محمد بیان کرتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے ہیں۔ دوسرے شوہر پر نصف مہر کی ادائیگی لازم ہوگی اور اسے عورت سے رجوع کرنے کا حق حاصل نہیں ہوگا۔ وہ عورت باقی رہ جانے والی عدت کو مکمل کرے گی۔

حسن بصری عطاء بن ابورباح اور اہل حجاز کا یہی قول ہے، بعض حضرات نے عامر شعی سے بھی یہی بات نقل کی ہے۔

(1234)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادِ بْنِ

امام ابوحنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلمان کے حوالے سے یہ

إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

روایت نقل کی ہے۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

”جب کوئی شخص انتقال کر جائے اور اپنی بیوی کو چھوڑ

متن روایت: إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ وَتَرَكَ امْرَأَتَهُ فَمَا

جائے تو گھر میں خواتین کے ساز و سامان سے متعلق جتنی چیزیں

كَانَ فِي الْبَيْتِ مِنْ مَتَاعِ النِّسَاءِ فَهِيَ لِلنِّسَاءِ وَمَا

ہیں وہ خواتین کو مل جائیں گی اور گھر میں مردوں کے ساز و سامان

كَانَ فِي الْبَيْتِ مِنْ مَتَاعِ الرِّجَالِ فَهِيَ لِلرِّجَالِ وَمَا

سے متعلق جتنی چیزیں تھیں وہ مردوں کو مل جائیں گی اور جو ایسا

كَانَ مِنْ مَتَاعٍ يَكُونُ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَهِيَ لَهَا

سامان ہو جو مرد و خواتین دونوں کے استعمال میں ہوتا ہے تو وہ اس

لِأَنَّهَا هِيَ الْبَاقِيَةُ مِنْهَا وَإِذَا مَاتَتْ امْرَأَةٌ فَمَا كَانَ

عورت کو ملے گا کیونکہ اب ان دونوں میں بیوی میں سے وہی

فِي الْبَيْتِ مِنْ مَتَاعِ الرِّجَالِ فَهِيَ لِلرِّجَالِ وَمَا كَانَ

باقی رہ گئی ہے اور جب عورت انتقال کر جائے تو گھر میں جتنا

مِنْ مَتَاعِ النِّسَاءِ فَهِيَ لَهَا وَمَا كَانَ لِحَمَاهَا فَهِيَ لِلرِّجَالِ

مردوں کا ساز و سامان ہے وہ مردوں کو ملے گا جو خواتین کا ساز و

لِأَنَّهُ الْبَاقِيُ وَهِيَ الْخَارِجَةُ إِلَّا أَنْ تَقُمْ عَلَى شَيْءٍ

سامان ہے وہ خواتین کو ملے گا اور جو دونوں کے استعمال میں ہوتا

وَبَيْعِهِمْ فَيُؤْخَذُ مِنْهَا“

ہے وہ مرد و خواتین دونوں کو ملے گا، کیونکہ اب مرد رہ گیا ہے اور

عورت رخصت ہو گئی ہے، البتہ اگر کسی چیز کے بارے میں ثبوت

قائم ہو جاتا ہے تو پھر عورت اس کو حاصل کر لے گی۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفۃ ثم قال ولسنا ناخذ بهذا ولكن

ما كان من متاع الرجال فهو للرجال وما كان من متاع النساء فهو للنساء وما كان لهما فهو

للرجال علی کل حال سواء مات او ماتت او طلقها\* وقال ابن ابی لیلی المتاع کله للرجال الا

لباسها\* وقال بعض الفقهاء ما كان للرجال فهو للرجال وما كان للنساء فهو للنساء وما كان

لهما فهو بينهما نصفان ومن قال ابن مالک وزفر وقد روى ذلك ايضا عن ابراهيم النخعي وقد

(1234) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (701) في المبرات: باب الرجل يموت ويترك امرأة فيختلفان في المتاع- وابن

ابی شیبہ 241/5 فی الطلاق: باب فی الرجل يطلق او يموت وفي منزله متاع

قال بعض الفقهاء ايضاً جميع ما في البيت من متاع النساء والرجال وغير ذلك بينهما نصفان  
وقال بعض الفقهاء البيت بيت المرأة فما كان من متاع الرجال والنساء فهو للمرأة\* وقال بعض  
الفقهاء للمرأة من متاع النساء ما يجهز به مثلها وما بقي في البيت فهو كله للرجال ان مات او  
ماتت وهو قول ابو يوسف

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے۔ تو انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔ پھر  
امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے ہیں۔ ہر وہ چیز جو مردوں کے استعمال کی ہوتی ہے وہ مردوں کو ملے گی اور جو  
خواتین کے استعمال کی ہوتی ہے وہ خواتین کو ملے گی اور جو مرد و خواتین دونوں کے استعمال کی ہوتی ہے وہ ہر حالت میں مردوں کو  
ملے گی خواہ شوہر کا انتقال ہوا ہو یا بیوی کا انتقال ہوا ہو یا شوہر نے بیوی کو طلاق دی ہو۔  
ابن ابی یوسف فرماتے ہیں: سارا سامان مردوں کو ملے گا البتہ عورت کے لباس کا حکم مختلف ہے۔

بعض فقہاء نے یہ کہا ہے: مردوں سے متعلق چیزیں مردوں کو ملیں گی، عورتوں سے متعلق چیزیں عورتوں کو ملیں گی اور جو چیزیں  
دونوں کے لئے ہوتی ہیں وہ دونوں کو نصف نصف مل جائیں گی۔ جن لوگوں نے یہ بات کہی ان میں ابن مالک اور زفر شامل ہیں۔  
ابراہیم نخعی کے حوالے سے بھی یہی روایت نقل کی گئی ہے۔

بعض فقہاء نے یہ کہا ہے: گھر میں عورتوں اور مردوں اور دیگر سے متعلق تمام سامان دونوں کے درمیان نصف نصف تقسیم  
ہوگا۔ بعض فقہاء نے یہ کہا ہے: گھر عورت کا شمار ہوگا اور جو سامان مردوں یا خواتین سے متعلق ہوتا ہے وہ عورت کو ملے گا۔  
بعض فقہاء نے یہ کہا ہے: عورت کو خواتین سے متعلق سامان میں سے صرف وہ کچھ ملے گا جس طرح کی چیزیں ہجیز میں دی  
جاتی ہیں اس کے علاوہ گھر میں موجود تمام ساز و سامان مردوں کو ملے گا خواہ شوہر کا انتقال ہوا ہو یا بیوی کا انتقال ہوا ہو۔  
امام ابو یوسف کا یہی قول ہے۔

(1235) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلمان - ابراہیم نخعی -  
اسود کے حوالے سے - سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:  
”انہوں نے بریرہ کو آزاد کر دیا“ اس کا شوہر آل ابواحمد کا  
غلام تھا تو نبی اکرم ﷺ نے بریرہ کو اختیار دیا اس نے اپنے  
ذات کو اختیار کر لیا تو نبی اکرم ﷺ نے میاں بیوی کے درمیان  
علیحدگی کروادی حالانکہ اس کا شوہر ایک آزاد شخص تھا۔“

متن روایت: أَنَّهُا أَعْتَقَتْ بَرِيرَةَ وَلَهَا زَوْجٌ مَوْلَى  
لِأَبِي إِسْمَاعِيلَ فَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَأَلِهِ وَسَلَّمَ فَأَخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَكَانَ  
زَوْجُهَا حُرًّا

(1235) اخرجه المحصفى في مسند الامام ( 294 ) - والطحطاوى في شرح معاني الآثار 82/3 - والبيهقى في السنن  
الكبرى 338/10 - وابن حبان ( 4271 ) - والبخارى ( 6754 ) في الفرائض : باب ميراث السانية - واحمد 186/6 -  
وابوداود ( 2916 ) في الفرائض : باب في الولاء - والترمذى ( 1256 ) في البيوع : باب ماجاء في اشراط الولاء

ابو بکر بخاری نے یہ روایت - عباس بن قطان - محمد بن مہاجر - علی بن یزید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے\*

(1236) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادِ بْنِ  
ابِرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

متن روایت: فِي الْمَمْلُوكَةِ تَبَاعٌ وَلَهَا زَوْجٌ قَالَ  
بِعَهِهَا طَلَاقُهَا\*

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:  
”انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ایسی کنیز کے بارے میں نقل کیا ہے جسے فروخت کر دیا جاتا ہے اور اس کا شوہر موجود ہوتا ہے تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس کا فروخت کیا جانا ہی طلاق شمار ہوگا۔“

\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) الامام ابو حنیفہ \* ثم قال محمد ولسنا ناخذ بهذا ولكنا ناخذ بحديث رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حين اشترت عائشة رضي الله عنها بربوة فاعتقتها فخيرها رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بين ان تقيم مع زوجها او تختار نفسها فلو كان بيعها طلاقاً لما خيرها وبلغنا عن عمر وعلی و عبد الرحمن بن عوف وسعد بن ابو وقاص وحذيفة بن اليمان رضي الله عنهم انهم لم يجعلوا بيعها طلاقاً وهو قول ابو حنیفة رضي الله عنه\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے ہیں، ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول حدیث کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں (جس میں یہ مذکور ہے) جب سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے سیدہ بریرہ رضی اللہ عنہا کو خرید کر انہیں آزاد کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ بریرہ رضی اللہ عنہا کو یہ اختیار دیا کہ یا تو وہ اپنے شوہر کے ساتھ رہے یا اپنے ذات کو اختیار کر لے، تو اگر سیدہ بریرہ رضی اللہ عنہا کو فروخت کرنا ان کی طلاق شمار ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ اختیار نہیں دینا تھا۔

حضرت عمر، حضرت علی، حضرت عبدالرحمن بن عوف، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہم کے حوالے سے ہم تک یہی روایات پہنچی ہیں کہ ان حضرات نے کنیز کی فروخت کو اس کی طلاق شمار نہیں کیا ہے، امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1237) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) الْهَيْثَمِ  
امام ابو حنیفہ نے یہ روایت نقل کی ہے: - ثم بیان کرتے

(1236) (اخر جہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (748) فی الایمان والنذور: باب الفرقة بين الامه وزوجها وولدها - وعبدالرزاق (13169) فی الطلاق: باب فی الامه تباع ولها زوج - والطبرانی فی الكبير (9682)

(1237) (اخر جہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (464) فی النکاح: باب الامه تباع او تنوب ولها زوج - وعبدالرزاق (13175) فی الطلاق: باب الامه تباع ولها زوج - وابن ابی شیبہ (85/5) فی الطلاق: باب من قال: ليس هو بطلاق - وسعيد بن

صعور (1949) باب الامه تباع ولها زوج



قَالَ:

ہیں:

”حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو ایک گورنر نے ایک کثیر تحفے کے طور پر بھجوائی جس کا شوہر موجود تھا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے خط میں لکھا کہ تم نے میری طرف ایک ایسی عورت بھجوائی ہے جو مشغول ہے۔“

متن روایت: أَهْدَى إِلَيَّ عَلِيٌّ بِنَ أَبِي طَالِبٍ عَامِلٌ لَهُ جَارِيَةٌ لَهَا زَوْجٌ فَكَتَبَ إِلَيْهِ عَلِيٌّ بَعَثْتُ بِهَا إِلَيَّ مَشْغُولَةً

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخرجہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) الامام ابو حنیفہ\* ثم قال محمد وبہ

ناخذ لا يكون ببعها ولا هبتها ولا هديتها طلاقاً وهو قول ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے۔ تو انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔ پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ اس کو فروخت کرنا یا اسے بہہ کرنا یا اسے تحفے کے طور پر دینا اس کی طلاق شمار نہیں ہوگا۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔\*

امام ابوحنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

(1238)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

”جس عورت کو آدمی طلاق دیدے اور اس نے اس عورت کی رخصتی بھی نہ کروائی ہو اور ابھی اس کا مہر بھی مقرر نہ کیا ہو تو مرد اس عورت کو اس جیسی عورتوں کے مہر کا نصف حصہ دے گا۔“

متن روایت: بِمَتَّعَهَا بِنَصْفِ صِدَاقِ مِثْلِهَا الَّتِي طَلَّقَهَا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا قَبْلَ أَنْ يُرْضَ لَهَا

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوبکر محمد بن احمد بن عسکری بن عبدہ رازی۔ عمرو بن حمیم۔ احمد بن یونس۔ منذر بن علی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔\*

حافظ حسین بن محمد بن خرو نے یہ روایت۔ مبارک بن عبد الجبار۔ ابوجعفر حسین بن علی فارسی۔ ابوحسین محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔\*

امام ابوحنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان۔ سعید بن جبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

(1239)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

”میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواتین کے ساتھ متعہ کرتے کو حرام قرار دیتے ہوئے سنا ہے۔“

متن روایت: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ مُتْعَةَ الْيَسَاءِ\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن منذر بن سعید ہروی - احمد بن عبد اللہ کندی - ابراہیم بن جراح - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے \*

(1240) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَافِعٍ عَنْ  
ابن عمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:  
”امام ابو حنیفہ نے - نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے موقع پر پالتو گدھوں کا گوشت کھانے اور خواتین کے ساتھ متہ کرنے سے منع کیا تھا۔ حالانکہ ہم اس وقت زنا کرنے والے نہیں تھے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن کلی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - اپنے والد محمد بن خالد بن خلی - ان کے والد خالد بن خلی - محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ \*

امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے \*

(1241) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
عُثْمَانَ بْنِ حُثَيْمِ الْمَكِّيِّ عَنْ يُونُسَ بْنِ مَاهِلِكٍ عَنْ  
”امام ابو حنیفہ نے - عبد اللہ بن عثمان بن حثیم کی - یوسف بن ماہک کے حوالے سے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

”ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی

اس نے عرض کی یا رسول اللہ! میرا شوہر میری بچھلی شرمگاہ کی طرف سے صحبت کرتا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے جبکہ صحبت کا مقام ایک ہی ہو (یعنی اگلی شرمگاہ ہو)۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن احمد - محمد بن شوکہ - قاسم ابن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ -

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - سری بن یحییٰ - ابو نعیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ \*

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد - شعیب بن ایوب - ابو یحییٰ حماتی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ \*

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد - عبد اللہ بن حمد - یغلائی - محمود بن آدم - فضل ابن موسیٰ سینانی کے حوالے سے امام

ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ کہتے ہیں: حمزہ بن حبیب (اور) زیاد بن حسن بن فرات (اور) خلف بن یاسین (اور) قابوسی (اور) ابویوسف (اور) سابق اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ محمد بن سعید حرانی۔ ابوفروہ یزید بن محمد۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ سابق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابویعلیٰ حسن بن محمد بن شعبہ۔ محمد بن عمران ہمدانی۔ قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت امام ابوحنیفہ کے واسطے کے علاوہ ایک اور واسطے سے بھی روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن الامام ابو حنیفة وقال محمد وبه ناخذ

انما یعنی بقولہ فی صمام واحد بقول اذا كان ذلك فی الفرج وهو قول ابو حنیفة\*

امام محمد بن حسن نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے۔ انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔ امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ ان کا یہ کہنا: صحبت کا مقام ایک ہو اس سے مراد یہ ہے: جب وہ صحبت اگلی شرم گاہ میں کی جائے امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن علی کلابی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ اپنے والد محمد بن خالد بن علی۔ ان کے والد خالد بن علی۔ محمد بن خالد وہابی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے\*

(1242)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادِ عَن  
إِبْرَاهِيمَ عَن الْأَسْوَدِ عَن عَائِشَةَ:

امام ابوحنیفہ نے۔ حماد بن ابویسکان۔ ابراہیم نخعی۔ اسود کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

متن روایت: أَنَّ زَوْجَ بَرِيرَةَ كَانَ حُرًّا فَخَيَّرَهَا  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

”بریرہ کا شوہر ایک آزاد شخص تھا لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کو اختیار دیا تھا (کہ اگر وہ چاہے تو اپنے شوہر سے علیحدگی اختیار کر لے)“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت۔ احمد بن یونس بخاری۔ صہیب بن عاصم کرامانی سے نقل کی ہے:

عن زيد بن حباب قال سمعت ابا حنيفة وهو في المسجد الجامع بالكوفة يساله قوم من اهل  
خراسان عن زوج بريرة اكان عبداً او حراً فقال كان حراً فخيرها النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ  
وَسَلَّمَ حدثني حَمَّادٌ عَن اِبْرَاهِيمَ عَن اَلْاَسْوَدِ عَن عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا\*

زيد بن حباب بیان کرتے ہیں میں نے امام ابوحنیفہ کو سنا وہ اس وقت جامع مسجد کوفہ میں موجود تھے۔ خراسان سے تعلق رکھتے

والے کچھ لوگوں نے ان سے یہ سوال کیا: سیدہ بریرہ رضی اللہ عنہا کا شوہر غلام تھا یا آزاد تھا؟ تو امام ابوحنیفہ نے جواب دیا وہ آزاد شخص تھا لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کو اختیار دیا تھا۔ یہ بات حماد نے ابراہیم رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسود کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔

(1243) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: "مَنْ رَوَى: لَمْ نَمْنَعَنَّ فَرُوجَ ذَاتِ الْأَحْسَابِ إِلَّا مِنَ الْأَكْفَاءِ" \* کہ وہ صرف کفو میں شادی کریں۔

امام ابوحنیفہ نے - ایک (نامعلوم) شخص کے حوالے سے - حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل ہے: "میں صاحب حیثیت خواتین کو اس بات کا پابند کروں گا کہ وہ صرف کفو میں شادی کریں۔"

\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابى حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ اذا زوجت المرأة نفسها من غير كفوء فرفعها وليها الى الامام فرق بينهما وهو قول ابو حنيفة \* امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے۔ تو انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں جب عورت غیر کفو میں شادی کر لے اور اس کا ولی حاکم وقت (یا قاضی) کے سامنے یہ مقدمہ پیش کرے تو حاکم ان دونوں میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادے گا امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1244) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: امام ابوحنیفہ نے - پشم - ایک (نامعلوم) شخص کے حوالے سے - سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

"انہوں نے اپنی ایک کیزر کی شادی ایک شخص سے کر دی اس شخص نے اس کیزر کو کنواری نہیں پایا اس وجہ سے وہ شخص نکلا تو بہت سخت پریشان تھا یہاں تک کہ اس کے چہرے پر اس کی پریشانی کا اظہار ہو رہا تھا یہ معاملہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے پیش کیا گیا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: وہ کس وجہ سے پریشان ہے؟ بعض اوقات پردہ بکارت حیض کی وجہ سے یا انگلی لگنے کی وجہ سے یا (پاؤں کے بل بیچھ کر) دشو کرنے کے دوران یا چھلانگ لگانے کی وجہ سے بھی پھٹ جاتا ہے۔"

(1243) - اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (445) فی المسکاح: باب تزویج الاکفاء وحق الزوج علی زوجته - وعبدالرزاق (10324) فی النکاح: باب الاکفاء - وابن ابی شیبہ (418/4) فی النکاح: باب ما قالوا فی الاکفاء فی النکاح - والبیہقی فی السنن الكبرى 133/7

(1244) - اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (440) - وابن ابی شیبہ (28305) 491/5 فی الحدود: فی الرجل یقول لامرأته لم یجدک عذراء - وسعد بن منصور فی السنن 76/2 (2118)

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عبد اللہ محمد بن مخلد - بشر بن موی - ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔\*

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو علی حسین بن علی بن علی بن ابی بزار - قاضی ابوالعلاء محمد بن علی واسطی - ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان - بشر بن موی - ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔\* (واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) الامام ابو حنیفۃ ثم قال محمد وبہ ناخذ\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

(1245) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ:

متن روایت: فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ ثُمَّ يَقُولُ لَمْ أَجِدْهَا عَذْرَاءَ قَالَ لَا حَدَّ عَلَيْهِ\*  
 امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے:  
 ”جو کسی عورت کے ساتھ شادی کرتا ہے پھر یہ کہتا ہے: میں نے اسے کنواری نہیں پایا ہے تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: ایسے شخص پر حد جاری نہیں ہوگی۔“

\*\*\*-----\*\*\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے - انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔  
 (1246) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

متن روایت: أَنَّ رَجُلًا آتَاهُ بِنَاثَةٍ عَنْ امْرَأَةٍ تَزَوَّجَتْ رَجُلًا وَكَمْ يَفْرُضُ لَهَا وَكَمْ يَدْخُلُ بِهَا حَتَّى مَاتَ فَقَالَ مَا بَلَغَنِي فِيهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ قَالَ فَقُلْ فِيهَا بِرَأْيِكَ فَقَالَ أَرَى لَهَا الصَّدَاقَ كَمَا مَلَ وَأَرَى لَهَا الْجَيْرَانَ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ وَالَّذِي يُحْلَفُ بِهِ

”ایک شخص ان کے پاس آیا تاکہ ان سے ایسی خاتون کے بارے میں دریافت کرے جو کسی مرد کے ساتھ شادی کرتی ہے اور مرد نے اس کا مہر مقرر نہیں کیا اور اس کی رخصتی بھی نہیں کروائی یہاں تک کہ مرد کا انتقال ہو گیا تو حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے تو کوئی روایت مجھ تک نہیں پہنچی ہے اس نے کہا: آپ اس

(1245) (واخرجه) الامام محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (444) في النكاح: باب من تزوج امرأة فلم يجدها عذراء - وعبدالرزاق (12406) في الطلاق: باب قوله: لم اجدها عذراء - وسعيد بن منصور (2114) 75/2 باب الرجل يجد امرأته غير عذراء

(1246) (قد تقدم في) (1225)

لَقَدْ قَضَيْتَ فِيهَا بِقَضَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وآلِهِ وَسَلَّمَ فِي بَرُوعِ بِنْتِ وَاشِقِ الْأَشْجَعِيَّةِ

بارے میں اپنی رائے کے مطابق بیان کر دیں تو انہوں نے  
فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایسی عورت کو مکمل مہر ملے گا اور میں یہ  
سمجھتا ہوں کہ اس کو راشت میں حصہ بھی ملے گا اور اس پر عدت کی  
ادائیگی لازم ہوگی تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے  
افراد میں سے ایک نے کہا: اس ذات کی قسم جس کے نام کا حلف  
اٹھایا جاتا ہے آپ نے اس صورت حال کے بارے میں وہی فیصلہ  
دیا ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بروع بنت واشق اشجعیہ کے بارے  
میں دیا تھا۔

\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن منصور - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ابو مقاتل کے حوالے سے امام ابو حنیفہ  
سے روایت کی ہے۔

حافظ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابو عثمان محمد بن علی بن حسن بن ابوعثمان - ابوحسن محمد بن احمد بن  
محمد ابن زرقویہ - ابوالفضل محمد بن احمد بن زیاد قفطان - بشر بن موہب - ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔  
انہوں نے یہ روایت ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم لغوی - محمد بن شجاع -  
حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(1247) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادِ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:  
امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلمہ - ابراہیم نخعی کے  
حوالے سے - حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ  
بات نقل کی ہے:

"ایک خاتون ان کے پاس آئی اور بولی: اے ابو  
عبدالرحمن! میرے شوہر کا انتقال ہو گیا ہے اس نے میری رخصتی  
بھی نہیں کروائی تھی اور میرے لئے مہر بھی مقرر نہیں کیا تھا تو  
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس اس بارے میں کوئی  
جواب نہیں تھا تو وہ اس بارے میں ایک ماہ تک تردد کا شکار رہے  
پھر انہوں نے فرمایا کہ میں نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
کے حوالے سے کوئی حدیث نہیں سنی ہے تو میں اس بارے میں

متن روایت: أَنَّ امْرَأَةً اتَّهَمَتْهُ فَسَأَلَتْ يَا أَبَا عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ إِنَّ زَوْجِي مَاتَ عَنِّي وَلَمْ يَدْخُلْ بِي وَلَمْ  
يَفْرُضْ لِي صِدَاقًا وَلَمْ يَكُنْ عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ مَا يَجِيبُهَا  
بِهِ فَمَكَتْ يَوْمَئِذٍ يَوْمَئِذٍ شَهْرًا ثُمَّ قَالَ مَا سَمِعْتُ فِي هَذَا  
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا  
وَسَأَجْتَهِدُ بِرَأْيِي فَإِنْ أَصَبْتُ فَمِنَ اللَّهِ وَإِنْ أخطأتُ  
فَمِنَ قَبْلِ رَأْيِي ثُمَّ قَالَ أَرَى لَهَا صِدَاقَ مِثْلِهَا لَا

وَكُسِّ وَلَا شَطَطٌ وَأَنَّ لَهَا الْبِمَرَاثَ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ  
فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ وَالَّذِي يُخْلَفُ بِهِ لَقَدْ قَضَيْتَ  
فِيهَا بِقَضَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
فِي بَرُوعِ بِنْتِ وَاشِي الْأَشْجَعِيَةِ قَالَ فَفَرِحَ عَبْدُ  
اللَّهِ فَرِحَةَ مَا فَرِحَ بِهَا مِنْذُ اسْتَلِمَ لِمَوَافِقَتِهِ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي شَيْءٍ لَمْ يَسْمَعَهُ  
مِنْهُ\*

اپنی رائے کے مطابق ہی اجتہاد کروں گا اگر میں نے ٹھیک فیصلہ  
دیا تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوگا اور اگر میں نے غلط فیصلہ دیا تو  
یہ میری رائے کی طرف سے ہوگا پھر انہوں نے فرمایا: میں یہ سمجھتا  
ہوں کہ ایسی عورت کو مہر مثل ملے گا جس میں کوئی کوئی ویشی نہیں ہو  
گی اور اس عورت کو وراثت میں حصہ بھی ملے گا اور اس پر عدت کی  
ادائیگی بھی لازم ہوگی تو حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا: اس  
ذات کی قسم! جس کے نام کا حلف اٹھایا جاتا ہے آپ نے اس  
بارے میں وہی فیصلہ دیا ہے جو نبی اکرم ﷺ نے بروع بنت  
واشعہ کے بارے میں دیا تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو اس بات پر حضرت عبد اللہ بن  
مسعود رضی اللہ عنہما اتنے خوش ہوئے کہ اسلام قبول کرنے کے بعد وہ کبھی  
کسی بات پر اتنے خوش دکھائی نہیں دیئے تھے اس کی وجہ یہ تھی کہ  
ان کی رائے ایک ایسی چیز کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کے حکم  
کے مطابق تھی جس بارے میں انہوں نے کوئی حدیث نہیں سنی  
ہوئی تھی۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوقاسم بن احمد بن عمر۔ عبد اللہ بن حسن خلیل۔ عبد الرحمن بن  
عمر۔ ابو عبد اللہ محمد بن شجاع ثقفی۔ محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت مبارک بن عبد الجبار صیرفی۔ ابومنصور محمد بن محمد بن عثمان سواق۔ ابوبکر احمد بن محمد بن جعفر بن حمدان ثقفی  
- بشر بن موسیٰ - مقرر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔\*

انہوں نے یہ روایت ابوطالب عبد القادر بن محمد بن یوسف۔ ابوجعفر جوہری۔ ابوبکر ابہری۔ ابو عمرو بہرانی۔ ان کے دادا۔ محمد  
بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔\*

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہما سے مکمل طور پر نقل کی ہے۔

(1248)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادِ بْنِ

إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنِي شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ عَنْ

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: اہل مدینہ کے ایک بزرگ نے

زید بن ثابت:

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بارے میں مجھے یہ بات بتائی ہے:

ایک مرتبہ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے دریافت کیا: زید کیا تم نے شادی کر لی ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم شادی کر لو اس طرح تم پاکدامن رہو گے اور تم پانچ قسم کی خواتین میں سے کسی کے ساتھ شادی نہ کرنا انہوں نے دریافت کیا: وہ کونسی ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم شہرہ، لہرہ، نمبرہ، ہمزہ یا لغوت کے ساتھ شادی نہ کرنا۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ نے جو باتیں ارشاد فرمائی ہیں اس میں سے مجھے کسی بات کی سمجھ نہیں آئی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جہاں تک شہرہ کا تعلق ہے تو اسے مراد نیلے رنگ کی بھاری قسم کی عورت ہے جہاں تک لہرہ کا تعلق ہے تو اس سے مراد لمبی اور پتلی عورت ہے جہاں تک نمبرہ کا تعلق ہے تو اس سے مراد بوڑھی عورت ہے جہاں تک ہمزہ کا تعلق ہے تو اس سے مراد چھوٹے قد کی عورت ہے اور جہاں تک لغوت کا تعلق ہے تو اس سے مراد وہ عورت ہے جس کا تمہارے علاوہ کسی اور سے کوئی بچہ ہو۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابو عباس بن فضل بن بسام بخاری - ابراہیم بن محمد ہروی - احمد بن حریش قاضی - فضل بن موسیٰ سینانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابو محمد بخاری بیان کرتے ہیں: اس روایت (کو بیان کرنے کے بعد) امام ابو حنیفہ خاصی دیر بیٹھے رہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری نے یہ روایت - ہناد بن ابراہیم سلمیٰ - احمد بن عمر بن عبداللہ - عثمان بن محمد - ابوجعفر محمد بن حجاز - احمد بن عبداللہ - فضل بن موسیٰ سینانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے\*۔

1249 - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادِ عَنْ  
امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابی سلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم بن محمد فرماتے ہیں:

رَبِّهِمْ قَالَ:



متن روایت: لَا بَأْسَ بِنِكَاحِ الْيَهُودِيَّةِ وَالنَّصْرَانِيَّةِ  
عَلَى الْحُرَّةِ يَعْنِي الْمُسْلِمَةَ  
آزاد عورت پر (یعنی آزاد بیوی کی موجودگی میں) کسی  
یہودی یا عیسائی عورت کے ساتھ نکاح کرنے میں کوئی حرج نہیں  
ہے۔ ابراہیم نخعی کی مراد آزاد مسلمان بیوی تھی۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفہ \* ثم قال محمداً وبہ ناخذ وهو

قول ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ \*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام  
محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔ \*  
(1250)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادِ بْنِ  
إِبْرَاهِيمَ عَنْ حَدِيثِ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:  
امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابی یمن - ابراہیم نخعی کے  
حوالے سے۔ حضرت حدیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ  
بات بیان کی ہے:

"انہوں نے ایک یہودی خاتون کے ساتھ شادی کر لی تو  
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انہیں خط میں لکھا کہ آپ اس  
عورت کو چھوڑ دیں انہوں نے جواب میں لکھا: اے امیر  
المؤمنین! کیا یہ حرام ہے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں جواب دیا  
اور خط میں لکھا: میں آپ کو اس بات کی تاکید کرتا ہوں کہ آپ میرا  
خط رکھنے سے پہلے اس عورت کو چھوڑ دیں کیونکہ مجھے یہ اندیشہ  
ہے مسلمان آپ کی بیروی کریں گے اور وہ بھی ذمی عورتوں کے  
ساتھ شادی کرنا شروع کر دیں گے کیونکہ وہ خوبصورت ہوتی ہیں  
اور مسلمان خواتین کے آزمائش کا شکار ہونے کے لئے یہ بات  
کافی ہے۔"

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

متن روایت: أَنَّهُ تَزَوَّجَ يَهُودِيَّةً بِالْمَدَائِنِ فَكَتَبَ  
إِلَيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنْ حَلَّ سَبِيلَهَا فَكَتَبَ إِلَيْهِ  
أَحْرَامَ هِيَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ أَعَزَّمُ  
عَلَيْكَ أَنْ لَا تَضَعَ كِتَابِي حَتَّى تُحَلِّيَ سَبِيلَهَا فَإِنِّي  
أَخَافُ أَنْ يَقْتَدِيَ بِكَ الْمُسْلِمُونَ فَيُخْتَارُوا نِسَاءَ  
أَهْلِ الدِّمَةِ لِحَمَالِهِنَّ وَكَفَى بِذَلِكَ فِتْنَةً لِنِسَاءِ  
الْمُسْلِمِينَ \*

(1249) (اخر جہ) محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (414)۔ وسعيد بن منصور فی السنن 194/1 (720) باب نکاح الیہودیہ  
والنصرانیۃ۔ قلت: وقد اخرج ابن ابی شیبۃ (463/3) (16164) فی النکاح: من رخص فی نکاح نساء اهل الکتاب عن جابر الحدیثۃ

عن حدیثۃ: ان نکح یہودیۃ وعنده عربیتان

(1250) (اخر جہ) محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (418) فی النکاح: باب من تزوج الیہودیۃ النصرانیۃ۔ وعبدالرزاق  
(10057) فی اهل الکتاب: باب نکاح نساء اهل الکتاب۔ وابن ابی شیبۃ (158/4) فی النکاح: باب من کان بکرة النکاح فی العین

الکتاب۔ وسعيد بن منصور 193/1 (716)۔ والبیہقی فی السنن الکبریٰ 172/7

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفہ \* ثم قال محمد وبہ ناخذ لا

نواہ حراماً و لکننا نری ان یختار علیہن نساء المسلمین وهو قول ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں: ہم اسے حرام نہیں سمجھتے ہیں، ہم یہ سمجھتے ہیں: آدمی کو ان (اہل کتاب خواتین) کی بجائے مسلمان خواتین کو اختیار کرنا چاہیے امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1251) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ

ابراہیم عن الأسود: امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابولیمان - ابراہیم نخعی - اسود

کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: **تَرَاهِمَ عَنِ الْأَسْوَدِ:**

”میدہ سیدہ بنت حارث کے شوہر کا انتقال ہو گیا وہ خاتون حاملہ تھیں شوہر کے انتقال کے پندرہ دن گزرنے کے بعد انہوں نے بچے کو جنم دیا (اس کے کچھ عرصے بعد) ایک مرتبہ ابو سناہل بن بعلک گزران کے پاس سے ہوا تو انہوں نے کہا: تم آراستہ ہو کر بیٹھی ہوئی ہو تو شاید تم شادی کرنا چاہتی ہو؟ ہرگز نہیں! اللہ کی قسم! ایسا اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک وہ مدت نہیں گزر جاتی جو بعد میں پوری ہوتی ہے تو وہ خاتون نبی اکرم ﷺ کے پاس آئیں اور آپ کے سامنے اس بات کا ذکر کیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس نے غلط کہا ہے جب تمہاری شادی ہو تو تم مجھے بھی اطلاع دینا۔“

ثَمَن رَوَايَت: أَنَّ سُبَيْعَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ الْأَسْلَمِيَّ مَاتَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِيَ حَامِلٌ فَكَفَّتْ حَمْسًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً ثُمَّ وَضَعَتْ فَمَرَّ بِهَا أَبُو السَّنَابِلِ بْنُ سَعْلَكٍ فَقَالَ تَشَوَّقْتَ تَرِيدِينَ الْبَاءَةَ كَلًّا وَاللَّهِ إِنَّهُ لَا يَبْعَدُ الْأَجَلِينَ فَآتَيْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ كَذَبٌ إِذَا حَضَرَ الرَّجُلُ فَأَذِنْتِي\*

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - اسماعیل بن بشر - مقاتل بن ابراہیم - نوح بن ابومریم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔\*

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عثمان محمد بن علی بن حسن بن ابوعثمان - ابوجسن محمد بن احمد بن محمد بن زکریا - ابوبہل احمد بن محمد بن زیاد - حامد بن ہوزہ بن خلیفہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے\*

(1252) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابولیمان کے حوالے سے یہ (1252) - اخرجہ الحصفی فی مسند الامام (297) - وابن حبان (4294) - والنسائی فی المجتبى فی 196/6 فی الطلاق: باب عدة الحامل المتوفى عنها زوجها - وعبدالرزاق (1172) - واحمد (432/6) - والبخاری (5319) فی الطلاق: باب (واولات الاحمال جلیهن ان یضعن حملهن) - مسلم (1484) فی الطلاق: باب انقضاء عدة المتوفى عنها زوجها بوضع الحمل - وابوداود (2306) فی الطلاق: باب فی عدة الحامل

إِبْرَاهِيمَ:

روایت نقل کی ہے۔ ابراہیم نخعی نے ایسے شخص کے بارے میں فرمایا ہے:

”جو تندرست ہونے کی حالت میں شادی کرتا ہے یا کسی بیماری کا شکار ہوتا ہے اور شادی کرتا ہے اور اس بارے میں اپنی بیوی کو یا اپنے اہل خانہ کو اطلاع نہیں دیتا ہے تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: وہ عورت اس کی بیوی بشار ہوگی اور اس شخص کو طلاق دینے پر مجبور نہیں کیا جاسکے گا۔ وہ یہ بھی فرماتے ہیں: اگر مرد نے عورت کے ساتھ شادی کی ہو اور عورت کی یہ صورت حال ہو تو عورت کا بھی یہی حکم ہوگا۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفہ \* ثم قال محمد وبہ ناخذ وهو قول ابو حنیفہ فاما فی قولنا فان كانت المرأة بها العيب فالقول ما قال ابو حنیفہ \* وان كان الزوج به العيب وكان عیباً یحتمل فالقول ایضاً ما قال ابو حنیفہ \* وان كان عیباً لا یحتمل فهو بمنزلة المصوب والعین تخیر امراته ان شاءت اقامت معه وان شاءت فارقته\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔ جہاں تک ہمارے قول کا تعلق ہے: تو اگر عورت میں کوئی عیب ہو تو اس بارے میں امام ابوحنیفہ کا قول درست شمار ہوگا اور اگر شوہر میں عیب ہو اور وہ ایسا عیب ہو کہ اس کا احتمال موجود ہو تو اس بارے میں بھی امام ابوحنیفہ کے قول کے مطابق فتویٰ دیا جائے گا لیکن اگر وہ کوئی ایسا عیب ہو جس کا احتمال نہ ہو تو پھر ایسا شخص نامرد کی طرح شمار ہوگا۔ اس کی بیوی کو اختیار دیا جائے گا اگر وہ چاہے تو اس کے ساتھ رہے اور اگر چاہے تو علیحدگی اختیار کر لے۔

(1253)۔۔۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ:

مَنْ رَوَى: فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ وَبِهَا عَيْبٌ

امام ابوحنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلمہ کے حوالے سے۔ ابراہیم نخعی سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے:

”جو کسی عورت کے ساتھ شادی کرتا ہے اور اس عورت میں

(1252) (اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار) (402) في النكاح: باب الرجل يتزوج وبه العيب والمرأة

وعبدالرزاق (10700) في النكاح: باب ما ردمن النكاح

(1253) (اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار) (403) في النكاح: باب الرجل يتزوج وبه العيب والمرأة

وعبدالرزاق (10687) في النكاح: باب ما ردمن النكاح - وسعيد بن منصور (213/1) (823)

أَوْ شَاءَ النَّسَاءُ إِمْرَأَتَهُ إِنْ شَاءَ طَلَّقَ أَوْ أَمْسَكَ وَلَا  
يُحْكَمُ فِي هَذَا بِمَنْزِلَةِ الْأَمَةِ يَرُدُّهَا بِالْعَيْبِ  
وَقَالَ آرَأَيْتَ لَوْ كَانِ بِالزَّوْجِ عَيْبٌ أَكَانَ لَهَا أَنْ  
تَرُدَّهُ؟

کوئی عیب ہوتا ہے یا بیماری ہوتی ہے تو ابراہیمؑ فرماتے ہیں: وہ  
عورت اس کی بیوی شمار ہوگی اگر وہ چاہے گا تو اسے طلاق دید  
ے گا اور اگر وہ چاہے گا تو اپنے ساتھ رکھے گا اس بارے میں  
عورت کا حکم کنیز کی مانند نہیں ہوتا جسے عیب کی وجہ سے واپس کیا  
جاتا ہے۔

وہ یہ فرماتے ہیں: اس بارے میں تم کیا کہو گے کہ اگر مرد  
کے اندر عیب موجود ہو تو کیا عورت کو یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ اس  
نکاح کو کالعدم قرار دے؟“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابى حنيفة \* ثم قال محمد وبه ناخذ لان  
الطلاق بيد الزوج ان شاء طلق وان شاء امسك الا ترى انه لو وجدته رتقاء لم يكن له خيار ولو  
وجدته مجبواً كان لها الخيار لان الطلاق ليس ببيدها وكذا لو وجدته مجنوناً موسوساً تخاف  
عليها قتله او وجدته مجذوماً مقطوعاً لا يقدر على الدنو منها واشباه ذلك من العيوب التي لا  
تحتمل فهذا اشد من العين والمجبوب \* وقد جاء في العنين اثر عن عمر رَضِيَ اللهُ عَنْهُ انه  
يؤجل سنة \* وجاء ايضاً في الموسوس اثر عن عمر رَضِيَ اللهُ عَنْهُ انه اجلها ثم خيرها وكذلك  
العيوب التي لا تحتمل هي اشد من المجبوب والعنين\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام  
محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

اس کی وجہ یہ ہے: طلاق کا اختیار شوہر کے پاس ہے اگر وہ چاہے تو طلاق دیدے اور اگر چاہے تو روکے رکھے۔  
کیا تم نے دیکھا نہیں ہے کہ اگر مرد عورت کو ایسی حالت میں پاتا ہے کہ اس کی شرمگاہ میں صحت نہ ہو سکتی ہو تو مرد کے پاس  
اختیار نہیں ہوگا، لیکن اگر عورت مرد کو نامرد پاتی ہے تو اسے اختیار ہوگا۔

اس کی وجہ یہ ہے: طلاق کا اختیار عورت کے پاس نہیں ہے۔ اسی طرح اگر عورت مرد کو پاگل یا ذہنی بیماری کا شکار پاتی ہے  
جس سے اسے اندیشہ ہو کہ مرد اسے قتل کر سکتا ہے یا وہ عورت مرد کو جذام یا کسی ایسی بیماری کا شکار پاتی ہے جس کا احتمال بھی نہ ہو اور  
جس کی وجہ سے مرد عورت کے ساتھ قربت بھی نہ کر سکتا ہو تو بھی یہی حکم ہوگا۔ کیونکہ یہ صورت حال تو نامرد ہونے سے زیادہ سخت ہے۔

نامرد کے بارے میں حضرت عمرؓ فرماتے ہیں: یہ روایت منقول ہے: انہوں نے اس شخص کو ایک سال کی مہلت دی تھی۔  
اسی طرح ذہنی توازن میں خرابی کے شکار شخص کے بارے میں بھی یہ روایت منقول ہے: حضرت عمرؓ فرماتے ہیں: عورت کو مہلت

دی تھی اور پھر اسے اختیار وے دیا تھا۔ وہ عیوب جن کا احتمال نہیں ہوتا وہ نامردی سے بھی زیادہ سخت ہوتے ہیں۔

(1254) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادِ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ:  
امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلمان کے حوالے سے -  
ابراہیم نخعی سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے:

”جو شخص کسی عورت سے شادی کرتا ہے اور اس کے بعد  
اسے معلوم ہوتا ہے کہ اسے جذام یا برص کی بیماری ہے ابراہیم نخعی  
فرماتے ہیں: وہ عورت اس کی بیوی شمار ہوگی اگر وہ چاہے گا تو اس  
عورت کو طلاق دیدے گا اور اگر چاہے گا تو اپنے ساتھ رکھے گا۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخرجہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفہ \* ثم قال محمد وبہ ناخذ لان

الطلاق بید الزوج\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام  
محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے: طلاق کا اختیار شوہر کے پاس ہوتا ہے۔

(1255) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادِ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:  
امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلمان - ابراہیم نخعی - علقمہ  
کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن مسعود  
رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”جو شخص چاہے میں اس کے ساتھ مہبلہ کرنے کے لئے  
تیار ہوں کہ چھوٹی والی سورہ نساء سورہ بقرہ کے بعد نازل ہوئی  
تھی۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - محمد بن ابراہیم - عمر بن یگار - قتیبہ بن سعید - محمد بن مرخص - اسماعیل  
بن عیاش کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔\*

انہوں نے یہ روایت احمد ابن محمد - احمد بن حازم - عبید اللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے دوسرے لفظوں میں  
(1254) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (406) فی النکاح: باب الرجل ینزوج وبہ العیب والمرأة - وسعید بن منصور فی  
السنن 1/213 (823)

(1255) اخرجہ الحسکفی فی مسند الامام (298) - والبخاری (4532) فی التفسیر: فی سورة البقرة - والنسائی فی المحیی  
196/6 - وابن ماجہ (2030) فی الطلاق: باب الحامل المتوفی عنہا زوجها - وابدود (2307) فی الطلاق: باب عدتہ الحامل  
- واعد الرزاق (11714) - والبیہقی فی السنن الکبریٰ 7/430

سخت کیا ہے \*

نسخت سورة النساء القصری كل عدة (وأولات الأحمال أجلهن أن يضعن حملهن) وہ فرماتے ہیں: چھوٹی والی سورہ نساء نے ہر قسم کی عدت کو منسوخ کر دیا ہے (ارشاد باری تعالیٰ ہے) ”حمل والی عورتوں کی عدت تب ختم ہوگی جب وہ حمل کو جنم دے دیں۔“

ابو محمد بخاری فرماتے ہیں: یہ روایت زفر (اور) ایوب بن ہانی (اور) حسن بن زیاد (اور) سعید بن ابوجہم (اور) حفص بن عبد

الحسن اور دیگر حضرات نے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے \*

(1256)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلمان کے حوالے سے یہ

روایت نقل کی ہے۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

”جب میاں بیوی دونوں یہودی یا عیسائی ہوں اور پھر شوہر

اسلام قبول کر لے تو وہ دونوں اپنے نکاح پر برقرار رہیں گے خواہ

عورت اسلام قبول کرنے یا اسلام قبول نہ کرے، لیکن اگر عورت

پہلے اسلام قبول کر لیتی ہے تو مرد کے سامنے اسلام پیش کیا جائے

گا اگر وہ اسلام قبول کر لیتا ہے تو وہ سابقہ نکاح کی بنیاد پر عورت کو

اپنے ساتھ رکھے گا لیکن اگر وہ اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیتا

ہے تو پھر ان دونوں کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی، لیکن

اگر میاں بیوی دونوں مجوسی ہوں اور ان دونوں میں سے کوئی ایک

اسلام قبول کرے تو دوسرے کے سامنے اسلام کی پیشکش کی جائے

گی اگر وہ اسلام قبول کر لے تو دونوں اپنے نکاح پر برقرار رہیں

گے اگر دوسرا فریق اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیتا ہے تو ان

دونوں میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی۔“

\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفہ \* ثم قال محمد وبهذا كله

ناخذ وهو قول ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ \*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام

(1256) (اخر جہ) محمد بن محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (421) فی النکاح: باب من تزوج فی الشرك ثم اسلم -

وعبدالرزاق (12650) فی الطلاق: باب متى ادرك الاسلام من نکاح او طلاق - وابن ابی شیبہ 90/5 فی الطلاق: باب ما قالوا فی المرأة

تسلم قبل زواجها

محمد فرماتے ہیں: ہم ان سب باتوں کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں، امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1257) — سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ:

متن روایت: أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْيَهُودِيَّةِ وَالْيَهُودِيَّةِ  
وَالنَّصْرَانِيَّةِ وَالنَّصْرَانِيَّةِ يُسْلِمَانِ قَالَ هُمَا عَلَى  
نِكَاحِهِمَا لَا يَزِيدُهُمَا إِلَّا خَيْرًا\*

”ان سے یہودی مرد اور یہودی عورت اور عیسائی مرد اور  
عیسائی عورت (یعنی میاں بیوی) کے بارے میں دریافت کیا گیا  
جب وہ دونوں اسلام قبول کر لیتے ہیں تو ابراہیمؑ فرماتے ہیں  
وہ دونوں اپنے سابقہ نکاح پر برقرار رہیں گے، کیونکہ اسلام  
صرف بھلائی میں اضافہ کرتا ہے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے\*  
(1258) — سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

متن روایت: إِذَا أَسْلَمَ الرَّجُلُ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ  
بِإِمْرَأَتِهِ وَهِيَ مَجُوسِيَّةٌ عَرِضَ عَلَيْهَا الْإِسْلَامُ فَإِنْ  
أَسْلَمَتْ فَهِيَ إِمْرَأَتُهُ وَإِنْ أَبَتْ أَنْ تُسَلَّمَ فَرُفِقَ  
بَيْنَهُمَا وَلَمْ يَكُنْ لَهَا مَهْرٌ لِأَنَّ الْفُرْقَةَ جَاءَتْ مِنْ  
قَبْلِهَا وَإِنْ أَسْلَمَتْ قَبْلَ زَوْجِهَا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا  
عَرِضَ عَلَيْهِ الْإِسْلَامُ فَإِنْ أَسْلَمَ فَهِيَ إِمْرَأَتُهُ وَإِنْ  
أَبَى الْإِسْلَامَ فَرُفِقَ بَيْنَهُمَا وَكَانَتْ تَطْلِيقَةً بَائِنَةً  
وَكَانَ لَهَا نِصْفُ الصِّدَاقِ\*

”جب مرد عورت کی رخصتی کروانے سے پہلے اسلام قبول  
کر لے اور وہ عورت مجوسی ہو تو اس عورت کو اسلام کی پیشکش  
جائے گی اگر وہ اسلام قبول کر لیتی ہے تو وہ اس مرد کی بیوی بن  
گی اور اگر وہ اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیتی ہے تو میاں  
بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی اور عورت کو مہر  
ملے گا کیونکہ اب علیحدگی عورت کی طرف سے آئی ہے لیکن  
عورت شوہر سے پہلے اسلام قبول کر لیتی ہے اور ابھی مرد نے  
کی رخصتی نہیں کروائی تھی تو مرد کو اسلام کی پیشکش کی جائے گی  
وہ اسلام قبول کر لیتا ہے تو وہ عورت اس کی بیوی شمار ہوگی لیکن  
وہ اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیتا ہے تو میاں بیوی کے  
درمیان علیحدگی کروادی جائے گی اور یہ چیز ایک بائنتہ طلاق شمار  
گی اور عورت کو نصف مہر ملے گا۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(1257) (اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (422) في النكاح: باب من تزوج في الشرك ثم أسلم)

(1258) (اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (423) في النكاح: باب من تزوج في الشرك ثم أسلم)

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة ثم قال محمد رحمہ اللہ وبہ  
ناخذ کل فرقة جاءت من قبلها وهي معصية فلا مهر لها قبل الدخول وتكون طلاقاً وان كان من  
قبله يكون طلاقاً ولها نصف الصداق \*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام  
محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

ہر وہ علیحدگی جو عورت کی وجہ سے ہو وہ معصیت شمار ہوگی اور اگر رخصتی نہ ہوئی ہو تو عورت کو کوئی مہر نہیں ملے گا اور یہ چیز طلاق  
شمار ہوگی، لیکن اگر علیحدگی مرد کی وجہ سے ہو تو پھر یہ چیز طلاق شمار ہوگی اور عورت کو نصف مہر ملے گا۔

(1259)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

متن روایت: إِذَا جَاءَ الْفُرْقَةُ مِنْ قِبَلِ الزَّوْجِ فِيهِى  
طَلَاقٌ وَإِذَا جَاءَتْ مِنْ قِبَلِهَا فَلَيْسَتْ بِطَلَاقٍ وَلَهَا  
نِصْفُ الْمَهْرِ إِنْ كَانَ دَخَلَ بِهَا وَإِنْ لَمْ يَدْخُلْ  
بِهَا فَلَا مَهْرَ لَهَا \*

امام ابوحنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ  
روایت نقل کی ہے۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

”جب علیحدگی شوہر کی طرف سے ہوگی تو یہ طلاق شمار ہوگی  
اور جب عورت کی طرف سے ہوگی تو یہ طلاق شمار نہیں ہوگی عورت  
کو مکمل مہر ملے گا اگر مرد نے اس کے ساتھ صحبت کر لی ہو اور اگر  
اس کی رخصتی نہ کروائی ہو تو عورت کو مہر نہیں ملے گا۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة \* ثم قال محمد وبہ  
ناخذ کل فرقة جاءت من قبلها وهي معصية فلا مهر لها قبل الدخول وتكون طلاقاً وان كان من  
قبله يكون طلاقاً ولها نصف الصداق \*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام  
محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

البتہ ایک صورت کا معاملہ مختلف ہے امام ابوحنیفہ یہ فرماتے ہیں جب شوہر اسلام کو چھوڑ کر مرتد ہو جائے تو یہ چیز طلاق شمار نہیں  
ہوگی البتہ اس کی بیوی اس سے جدا ہو جائے گی تاہم ہمارے قول کے مطابق یہ چیز طلاق شمار ہوگی۔

(1260)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُلَقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ:

امام ابوحنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان۔ ابراہیم نخعی۔ علقمہ  
اور اسود کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ سُئِلَ عَنِ

”جب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے عزل کے  
(1259) (اخرجه) محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (424) فی النکاح : باب من تزوج فی الشرک ثم اسلم  
(1260) (اخرجه) محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (453) فی النکاح : باب العزل - وعبدالرزاق (12586) فی الطلاق: باب العزل  
- والظیرانی فی الکبیر (9664) - وسعد بن منصور (221) 98/2



الْعَزْلُ فَقَالَ لَوْ أَنَّ شَيْئًا أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَهُ قَدْ أُسْتُودِعَ  
 فِي صَخْرَةٍ مَلْحَرَجٍ  
 بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے  
 کسی چیز سے عہد لیا ہوا ہے اور پھر وہ اسے کسی پتھر کے اندر رکھ  
 دے تو وہ اس میں سے بھی نکل آئے گی۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - علی بن حسن بن سعید - عمرو بن حمید - نوح بن دراج کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔\*

حافظ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو قاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلال - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم بن حمیش لغوی - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔\*  
 امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے\*  
 حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے\*

(1261) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادِ بْنِ  
 إِبْرَاهِيمَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ:  
 متن روایت: لَا يُعْزَلُ عَنِ الْحُرَّةِ إِلَّا بِإِذْنِهَا وَأَمَّا  
 الْأَمَةُ فَاعْزَلْ عَنْهَا وَلَا تَسْتَأْمِرْهَا\*  
 امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے  
 حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - سعید بن جبیر فرماتے ہیں:  
 ”آدی آزاد عورت کے ساتھ اس کی اجازت کے بغیر  
 عزل نہیں کرے گا جہاں تک کنیز کا تعلق ہے تو آدی اس کے  
 ساتھ عزل کر سکتا ہے اس سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں  
 ہے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابى حنيفة \* ثم قال محمد وبه ناخذ فان  
 كانت زوجة لك فلا تعزل عنها الا باذن مولاه ولا تستامر الامه في شيء وهو قول ابو حنيفة  
 رضى الله عنه\*  
 امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے\* پھر امام  
 محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔  
 اگر وہ کنیز تمہاری بیوی ہو تو تم اس کے آقا کی اجازت کے بغیر اس کے ساتھ عزل نہیں کر سکتے البتہ کنیز سے کسی معاملے کے  
 بارے میں اجازت نہیں لی جائے گی امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1261) (اخر جہ محمد بن الحسن الشيباني في الآثار) (452) في النكاح: باب من تزوج في الشرك ثم اسلم - وعبد الرزاق  
 (12563) في الطلاق: باب تستامر الحرة في العزل ولا تستامر الامه - وابن ابى شيبة 222/4 في النكاح: باب من قال: يعزل عن  
 الامه تستامر الحرة

امام ابوحنیفہ نے۔ مالک بن انس۔ عبداللہ بن فضل۔ نافع بن جبیر بن مطعم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”ثیبہ عورت اپنے ولی کے مقابلے میں اپنی ذات کا زیادہ حق رکھتی ہے اور کنواری سے اس کی ذات کے بارے میں اجازت لی جائے گی اور اس کی خاموشی ہی اس کا اقرار شمار ہوگی۔“

(1262)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

مَنْ رَوَيْتُ: الْأَيْمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبُكَرُ تَشَاذُنٌ فِي نَفْسِهَا وَصَمَاتُهَا أَقْرَارُهَا\*

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو عبداللہ حسین بن محمد بن خسر وٹہی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوحن علی بن محمد بن خطیب انباری۔ ابو عمرو عبد الواحد بن محمد بن مہدی۔ ابو عبداللہ محمد بن مخلد عطار۔ ابو محمد قاسم بن ہارون بن جمہور بن منصور۔ یکار بن حسن اصہبانی۔ حماد بن ابوحنیفہ کے حوالے سے۔ امام مالک بن انس سے نقل کی ہے انہوں نے اس میں امام ابوحنیفہ کا ذکر نہیں کیا ہے۔

ابن خسر وٹہی کہتے ہیں: ابوحنیفہ بن مخلد عطار نے امام مالک سے روایت کرنے والے اکابرین سے متعلق (کتاب میں) اسی طرح ذکر کیا ہے کہ یہ روایت حماد بن ابوحنیفہ نے امام مالک سے نقل کی ہے انہوں نے اس میں امام ابوحنیفہ کا ذکر نہیں کیا۔ انہوں نے یہ روایت ابن خسر وٹہی۔ ابو حسین مبارک بن عبدالجبار صرنی۔ ابو فرج حسین بن علی بن عبید اللہ طنجری۔ ابو حفص عمر بن احمد بن عثمان بن شامین۔ محمد بن مخزوم سے ”بصرہ“ میں۔ ان کے دادا محمد بن ضحاک۔ عمران بن عبدالرحمن اصہبانی۔ یکار بن حسن۔ اسماعیل بن حماد بن ابوحنیفہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے\*۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری نے یہ روایت۔ ہناد بن ابراہیم۔ ابوقاسم علی بن ابراہیم بزاز۔ محمد بن ضحاک۔ عمران بن عبدالرحمن۔ یکار بن حسن۔ اسماعیل بن حماد بن ابوحنیفہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ اور سفیان ثوری سے روایت کی ہے۔

(1262)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رَفِيعٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ:

امام ابوحنیفہ نے۔ عبدعزیز بن رفیع۔ مجاہد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

”ایک خاتون کے شوہر کا انتقال ہو گیا اس کے بعد اس

مَا عَمَّ وَكَدَيْهَا فَحَطَبَهَا فَابَى الْأَبَّ أَنْ يَزُوَّجَهَا

(1262) أخرجه الطحاوي في شرح معاني الآثار 11/3- واحمد 119/1- ومالك في الموطأ 524/2- والشافعي في المسند 12/2- وعبد الرزاق (10282)- وسعيد ابن منصور (556)- وابن ابى شيبة 136/4- والدارمي (2188)

(1263) أخرجه الحسكفي في مسند الامام (269)- والبيهقي في السنن الكبرى 120/7 في النكاح: باب ما جاء في نكاح النبي - واحمد 6/328- ومالك في الموطأ 535/2- ومن طريقة الشافعي في المسند 12/2- وابن سعد في الطبقات الكبرى

456- والبخاري (5138)- وابو داود (2101)

فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ زَوْجِنِي فَإِنَّهُ عَمٌّ وَلَكِنِّي وَهُوَ أَحَبُّ  
إِلَيَّ فَأَبَى فَزَوَّجَهَا مِنْ آخِرِ قَاتَتِ الْمَرْأَةُ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ فَبَعَثَ  
إِلَى أَبِيهَا فَقَالَ لَهُ مَا تَقُولُ هَذَا فَقَالَ صَدَقْتُ  
زَوْجَتَهَا بِمَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَزَوَّجَهَا  
عَمًّا وَلَدَهَا\*

خاتون کے بچوں کا (بچا) اس عورت کے پاس آیا اور اسے شادی  
کا پیغام دیا تو خاتون کے باپ نے اس خاتون کی شادی اس کے  
ساتھ کرنے سے انکار کر دیا اس خاتون نے کہا آپ میری شادی  
اس کے ساتھ کروادیں کیونکہ یہ میرے بچوں کا چچا ہے اور میرے  
نزدیک یہ زیادہ پسندیدہ ہے۔ لیکن اس کے والد نے انکار کر دیا  
اور اس کی شادی دوسری جگہ کر دی وہ خاتون نبی اکرم ﷺ کے  
پاس آئی اور نبی اکرم ﷺ کے سامنے یہ بات ذکر کی تو نبی  
اکرم ﷺ نے اس کے والد کو پیغام بھیج کر بلوایا آپ نے اس  
سے دریافت کیا: یہ عورت کیا کہہ رہی ہے؟ اس نے کہا یہ ٹھیک کہہ  
رہی ہے میں نے اس کی شادی اس شخص کے ساتھ کی ہے جو (اس  
کے پسندیدہ رشتے سے زیادہ بہتر ہے) تو نبی اکرم ﷺ نے ان  
میاں بیوی کے درمیان میں علیحدگی کروادی اور پھر اس عورت  
کے بچوں کے چچانے اس عورت کے ساتھ شادی کی۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - عبد اللہ بن محمد بن علی حافظ الحنفی - عقبہ بن عبد اللہ بن یوسف بن عیسیٰ مروزی ان دونوں نے فضل  
بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔  
اور انہوں نے یہ روایت علی بن حسن بن عبدہ بن حجار بخاری - یوسف بن موسیٰ - فضل بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے  
روایت کی ہے۔\*

اور انہوں نے یہ روایت ہارون بن ہشام کندی - ابو جعفر احمد بن حفص بخاری کے حوالے سے نقل کی ہے۔  
انہوں نے یہ روایت محمود بن ولان - حامد بن آدم کے حوالے سے نقل کی ہے۔\*  
انہوں نے یہ روایت اسحاق بن عثمان سمسار بخاری - جعد بن عبد اللہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔\*  
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - ان کے والد ان سب حضرات نے - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ  
سے روایت کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

إن أسماء خطبتها عم ولدها وزجل آخر إلى أبيها ..... الحديث

”سیدہ اسماءؓ کو ان کے بچے کے چچانے شادی کا پیغام دیا تھا جبکہ دوسرے شخص نے ان کے والد کو رشتہ بھیجا تھا۔“  
انہوں نے یہ روایت اسحاق بن سیدع بخاری - یحییٰ بن ابو نصر - عیسیٰ بن موسیٰ - حسین بن حسن بن عطیہ عوفی کے حوالے سے

سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

فزوجها أبوها آخر بغير رضاها..... الحديث بتمامه

”اس کے والد نے اس کی رضا مندی کے بغیر اس کی شادی دوسرے شخص کے ساتھ کر دی“ (اس کے بعد پوری روایت ہے) انہوں نے یہ روایت محمد بن قدامز اہل بلخی (اور) زید بن یثیم بن خلف ان دونوں نے۔ ابوکریب۔ مصعب بن قدام کے

حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔\*

انہوں نے یہ روایت محمد بن ریح بن شریح۔ عقبہ بن کرم۔ یونس بن کبیر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بن ابومقتل۔ محمد بن شوک۔ قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی

ہے۔\*

انہوں نے یہ روایت اسحاق بن ابراہیم ابن مروان۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ مصعب بن قدام کے حوالے

سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے۔\*

حافظ کہتے ہیں: اسد بن عمرو (اور) یونس بن کبیر (ور) امام ابو یوسف قاضی نے یہ روایت امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ حسین بن حسین انطاکی۔ احمد بن عبداللہ کندی۔ ابراہیم بن جراح۔ امام ابو

یوسف قاضی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔\*

ابو عبداللہ حسین بن محمد بن خرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوغنائم محمد بن علی بن حسن۔ ابوجسن محمد بن احمد بن محمد بن

زرقویہ۔ ابواہل احمد بن محمد بن زیاد قطان۔ حسین بن محمد بن حاتم۔ عبدالرحمن بن یحییٰ۔ ابو عبدالرحمن مقرئ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ

سے روایت کی ہے۔\*

انہوں نے یہ روایت مبارک بن عبدالجبار صیرفی۔ ابوجمہ جوہری۔ حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک ان کی

تذکرہ و سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری نے یہ روایت۔ قاضی ابو حسین محمد بن علی بن محمد متدی باللہ۔ ابوقاسم عیسیٰ بن علی بن عیسیٰ

بن زبیر۔ ابوجسن محمد بن نوح جندیساوری۔ محمد بن عبدک صیدلانی۔ عبداللہ بن رشید۔ عبداللہ بن بزیج کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے

روایت کی ہے۔\*

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن علی کعاعی نے یہ روایت۔ اپنے والد محمد بن خالد بن علی۔ ان کے والد خالد بن علی۔ محمد بن

خالد وہابی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔\*

**(1264)**۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) الْهَيْثَمِ

(1264)۔ اخرجہ ابن حبان (4039)۔ و احمد 12/11۔ و السنائی 77/6 فی السکاح: باب عرض الرجل ابنته علی من یرضی -

الطبرانی فی الکبیر 23: (302)۔ و البحاری (5129) فی السکاح: باب من قال: لا نکاح الا بولی۔ و ابن سعد فی الطبقات

عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ:

مترن روایت: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
 مَرَّ بِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَهُوَ حَزِينٌ فَقَالَ وَمَا يَحْزِنُكَ  
 قَالَ أَلَا أُحْزِنُ وَقَدْ انْقَطَعَ الصَّهْرُ بَيْنِي وَبَيْنَ رَسُولِ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَذَلِكَ حَدَثَانُ مَا تَتْ  
 بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ  
 تَحْتَهُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ هَلْ لَكَ أَنْ أُرْوِجَكَ حَفْصَةَ  
 إِبْنَتِي فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ نَعَمْ فَقَالَ عُمَرُ حَتَّى اسْتَأْمَرَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى رَسُولَ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَبَلَغَهُ فَقَالَ لَهُ هَلْ  
 أَذَلِكَ عَلَيَّ صَهْرٍ هُوَ خَيْرٌ لَكَ مِنْ عُثْمَانَ وَأَذُلُّ  
 عُثْمَانَ عَلَيَّ صَهْرٍ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ  
 رُوِّجْنِي حَفْصَةَ وَأُرْوِجْ عُثْمَانَ إِبْنَتِي فَقَالَ نَعَمْ  
 ففعل رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

ہے۔ موسیٰ بن ابوالکثیر بیان کرتے ہیں:

”ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا گزر حضرت  
 عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس سے ہوا جو پریشان بیٹھے ہوئے تھے  
 حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آپ  
 کیوں پریشان ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: کیا میں پریشان نہ ہو  
 جاؤں جبکہ میرے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان رشتے داری کی  
 جو نسبت تھی وہ ختم ہو گئی ہے۔ راوی کہتے ہیں یہ اس وقت کی بات  
 ہے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کا انتقال ہوا تھا جو  
 حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت  
 عثمان رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا آپ اس بات میں دلچسپی رکھتے  
 ہیں کہ میں اپنی بیٹی حفصہ کی شادی آپ کے ساتھ کر دوں۔  
 حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا جی ہاں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے  
 کہا: میں پہلے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی معلوم کر  
 لیتا ہوں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر  
 ہوئے اور آپ کو اس بارے میں بتایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان  
 سے دریافت کیا کیا میں تمہاری رہنمائی ایک ایسے رشتے کی طرف  
 نہ کروں جو تمہارے لئے عثمان سے زیادہ بہتر ہو اور عثمان کے  
 لئے کسی ایسے رشتے کی طرف رہنمائی نہ کروں جو تم سے بہتر ہو تو  
 حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی جی ہاں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:  
 تم حفصہ کی شادی میرے ساتھ کر دو اور میں عثمان کے ساتھ اپنی  
 بیٹی کی شادی کر دیتا ہوں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ٹھیک ہے تو  
 نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ہارون بن ہشام - ابو حفص احمد بن حفص - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ \*

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس احمد بن عقدہ - جعفر بن محمد بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے

حوالے سے۔ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(1265) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ

امام ابوحنیفہ نے۔ ابراہیم بن محمد بن مستشر نے اپنے والد

مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ:

کے حوالے سے۔ مسروق کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

مُتَن رِوَايَتٍ: يَسْعُوا جَارِيَتِي هَذِهِ أَمَا لَيْتِي لَمْ أَصُبْ

” (ایک مرتبہ انہوں نے کہا: تم میری یہ کینہ فرودخت کر دو

مِنْهَا إِلَّا مَا حَرَمَهَا عَلَيَّ إِنِّي مِنْ لَمَسٍ أَوْ نَظْرٍ\*

کیونکہ میں نے تو اس کے ساتھ صحبت بھی نہیں کی تھی لیکن میرے

بیٹے نے چھو کر یاد کچھ کر اسے میرے لئے حرام کر دیا ہے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفۃ ثم قال محمد رحمہ اللہ وبہ

ناخذ الا انا لا نرى النظر شيئاً الا ان ينظر الى الفرج الداخل بشهوة فان نظر اليه بشهوة حرمت

على ابیه وابنه وحرمت عليه امها وهو قول ابو حنیفۃ رضی اللہ عنہ\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے \* پھر امام

محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

البت ہم دیکھنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں ایک صورت کا معاملہ مختلف ہے کہ وہ شہوت کے ساتھ عورت کی شرمگاہ کی طرف

دیکھے اگر وہ شہوت کے ساتھ اس کی طرف دیکھ لیتا ہے تو پھر وہ عورت اس کے باپ اور اس کے بیٹے کے لئے حرام ہو جائے گی اور

اس عورت کی ماں اس آدمی کے لئے حرام ہو جائے گی امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔\*

امام ابوحنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ

(1266) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ

روایت نقل کی ہے۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

”جب کوئی شخص اپنی بیوی کی ماں کا بوسہ لے یا شہوت کے

مُتَن رِوَايَتٍ: إِذَا قَبَّلَ الرَّجُلُ أُمَّ امْرَأَتِهِ أَوْ لَمَسَهَا

ساتھ اسے چھو لے تو اس کی بیوی اس پر حرام ہو جاتی ہے۔“

مِنْ شَهْوَةٍ حَرَمَتْ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ\*

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفۃ \* ثم قال محمد وبہ ناخذ وهو

قول ابو حنیفۃ رضی اللہ عنہ\*

(1265) - اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (440) فی النکاح: باب ما یحرّم علی الرجل من النکاح - وعبدالرزاق

(10842) فی النکاح: باب ما یحرّم الامه والحرّة - وابن حزم فی المحلی بالآثار 9/138

(1266) - اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (441) فی النکاح: باب ما یحرّم الامه الحرّة - وعبدالرزاق (10832) فی

النکاح: باب (وربانکم) - ابن ابی شیبہ 4/334 فی النکاح: باب ما قالوا فی الرجل یقبل المرأة - وسعید بن منصور کما فی المحلی

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے \* پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔ \*

امام ابوحنیفہ نے - قاسم بن عبد الرحمن - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ نکاح کی تعلیم دی تھی (جو ان کلمات پر مشتمل تھا):

”بے شک ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے، ہم اس کی حمد بیان کرتے ہیں، ہم اس سے بدد مانگتے ہیں اس سے مغفرت طلب کرتے ہیں اس سے ہدایت چاہتے ہیں ہم اپنی ذات کے شر سے اور اپنے اعمال کی خرابی سے، اللہ کی پناہ مانگتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دیدے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے وہ گمراہ رہنے دے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہے اور ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں اور ہم اس بات کی بھی گواہی دیتے ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔“

(ارشاد باری تعالیٰ ہے):

”اے ایمان والو! اللہ سے اس طرح ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تم لوگ مرتے وقت صرف مسلمان ہونا۔“

(ایک اور مقام پر لہذا اللہ تعالیٰ ہے):

”تم لوگ اس اللہ سے ڈرو! جس کے وسیلے سے تم ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور رحم (یعنی رشتہ داری) کے تعلق کے حوالے سے بھی اللہ سے ڈرو بے شک اللہ تعالیٰ تمہارا نگہبان ہے۔“

(ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے)

(1267) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

مَتَنُ رِوَايَتِ: عَلَّمَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةَ الْحَاجَةِ يُعْنَى النِّكَاحِ

أَنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَسْتَهْدِيهِ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِي اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضِلِّ اللَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَنَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ﴾

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا﴾

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا﴾

(1267) (آخر جہ الحمصافی فی مسند الامام (259) - و ابو یعلیٰ (5233) - و احمد (432/1) - و عبد الرزاق (10449) - و ابوداؤد (2118) فی النکاح: باب فی خطبة النکاح - و البیهقی فی السنن الکبریٰ 146/7 فی النکاح: ماجاء فی خطبة النکاح - و البغوی فی شرح السنة (2268)

”اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کہو وہ تمہارے اعمال درست کر دے گا اور تمہارے گناہوں کی مغفرت کر دے گا اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتا ہے تو وہ عظیم کامیابی حاصل کر لیتا ہے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابواسحاق ابراہیم بن مخلد ضریر شجری - ابواسحاق بن ابواسرائیل - ابو جعفر محمد بن علی بن مہدی بن یزید کندی - ابواسباط یعقوب بن ابراہیم ہاشمی (اور) احمد بن محمد ابن سعید ہمدانی - احمد بن محمد بن طریف (اور) محمد بن علی کندی (اور) عبد اللہ بن محمد کنانی ان سب حضرات نے - ابویحییٰ عبد الحمید حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ظہیر بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - علی بن عبد اللہ - نصر بن محمد - ابومالک حاجب بصری - حسان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے تاہم انہوں نے آغاز میں یہ الفاظ استعمال کیے ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ الْحَمْدَ لِلَّهِ وَقَالَ فِي آخِرِهِ أَمَا بَعْدُ ثُمَّ قَالَ وَكَانَ

ابن مسعود لا يتعداها\*

نبی اکرم ﷺ خطبہ دیتے ہوئے یہ الفاظ استعمال کرتے تھے:

”ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے“ اور اس کے آخر میں یہ کہتے تھے ”اما بعد“۔

اس کے بعد روای نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے زیادہ کوئی لفظ نہیں کہتے تھے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - محمد بن علی بن مہدی بن زیاد کندی - ابواسباط یعقوب بن ابراہیم - ابویحییٰ عبد الحمید حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔\*

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو طحی نے اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار صرغی - ابو محمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر امام ابوحنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - عبد اللہ بن مبارک - علی بن احمد بن محمد بن قاسم بندار - محمد بن عبد الرحمن ابن شتام - ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن علی کلاعی - ان کے والد محمد بن خالد - ان کے والد خالد بن علی - محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔\*

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن علی کلاعی نے یہ روایت - اپنے والد محمد بن خالد بن علی - ان کے والد خالد بن علی - محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔\*

1268 - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مَعْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ وَجَدْتُ

عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مسعود کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے اپنے والد کی تحریر میں جسے



بَحِطَ أَبِي أَعْرَفُهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ:

میں پہچانتا بھی ہوں یہ بات پائی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

مَتْنُ رَوَايَتِ: نَهَيْنَا أَنْ نَأْتِيَ النِّسَاءَ فِي مَحَاضِيهِنَّ

”ہمیں اس بات سے منع کیا گیا ہے کہ ہم خواتین کی پھچھلی شرمگاہ میں ان کے ساتھ صحبت کریں۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن ابراہیم بن زیاد رازی - عمرو بن حمید - سلیمان بن عمرو ضعیفی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ \*

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - عبداللہ بن احمد بن بہلول - ان کے دادا اسماعیل بن حماد - امام ابو یوسف (اور) اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ \*

حافظ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوسعید بن عبد الجبار صرغی - ابوقاسم تنوخی - ابوقاسم بن صلاح - احمد بن محمد بن عقدہ - محمد بن سعید بن قتیبہ - محمد بن یزید یعنی عوفی - سوید بن عبد عزیز دمشقی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔ \*

(1269) - سندر روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمِيدِ بْنِ قَيْسِ الْأَعْرَجِ الْمَجْعِيِّ عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ عِبَادُ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

متن روایت: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ اتِّبَانِ النِّسَاءِ فِي مَحَاضِيهِنَّ \*

امام ابوحنیفہ نے - حمید بن قیس اعرج مکی - عباد بن عبد الجدید نامی ایک شخص کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کے ساتھ ان کی پھچھلی شرمگاہ میں صحبت کرنے سے منع کیا ہے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن احمد - محمد بن شوکہ - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ \*

انہوں نے ہی اس کو - ابو عبد اللہ محمد بن مخلد - عبد العزیز بن عبید اللہ ہاشمی - ابویحییٰ حماتی کے حوالے سے بھی امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔ \*

حافظ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو فضل احمد بن خیرون - ابوعلی بن شاذان - ابونصر احمد بن اشکاب - عبداللہ بن طاہر قزوینی - اسماعیل بن توہب قزوینی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔ \*

(1270) - سندر روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي قُدَامَةَ

امام ابوحنیفہ نے - ابوقدامہ منہال بن خلیفہ کوفی کے

الْمِنْهَالِ بْنِ خَلِيفَةَ الْكُوفِيِّ عَنِ ثُمَامَةَ عَنْ أَبِي  
الْقَعْقَعِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

متن روایت: حَرَامٌ اِتِّبَانُ النِّسَاءِ فِي مَحَاشِيهِنَّ \*  
”خواتین کی پچھلی شرمگاہ میں صحبت کرنا حرام ہے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ ظلمہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو عباس احمد بن عقدہ۔ حسن بن محمد عطار۔ عبدالعزیز بن عبید اللہ۔ یحییٰ بن نصر  
بن حاجب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ کہتے ہیں: حمزہ بن حبیب، ابو یوسف، حسن بن زیاد نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن مخلد۔ ابوقاسم عبدالعزیز عباسی۔ یحییٰ بن نصر بن حاجب۔ امام ابوحنیفہ کے حوالے سے۔ منہال بن  
عمرو سے روایت کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری نے یہ روایت۔ ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب بغدادی سے اذن کے طور پر۔ ابو عبد  
اللہ احمد بن محمد بن علی نصری سے لفظی طور پر۔ محمد بن احمد بن حماد بن سفیان۔ احمد بن محمد بن سعید۔ حسن بن محمد بن حسن قطان بغدادی۔  
عبدالعزیز بن عبید اللہ۔ یحییٰ بن نصر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ \*

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے \*

(1271)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ شَيْبَانَ بْنِ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ  
(عَنِ) الْمُهَاجِرِ بْنِ عِكْرَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ  
وَسَلَّمَ:  
متن روایت: لَا تَنْكَحِ الْبِكْرَ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ وَرَضَاهَا  
سُكُونُهَا وَلَا تَنْكَحِ الثَّيْبَ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ \*  
امام ابوحنیفہ نے۔ شیبان بن عبدالرحمن۔ یحییٰ بن ابوبکر۔  
مہاجر بن عکرمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے ارشاد فرمایا ہے:

”کنواری کی شادی اس وقت تک نہ کی جائے جب تک  
اس کی مرضی معلوم نہ کر لی جائے اور اس کی رضا مندی اس کی  
خاموشی ہوگی اور شیبہ کا نکاح اس وقت تک نہیں کیا جاسکتا جب  
تک اس سے اجازت نہیں لی جاتی۔“

(1270) اخرجه الحصكفي في مسند الامام (282)۔ والدارمي (1137) 276/1۔ وابن ابي شيبة (252/4)۔ والبيهقي في السنن  
الكبرى 199/7

(1271) اخرجه ابو يعلى (6013)۔ ومسلم (1419) في النكاح: باب استئذان الثيب في النكاح۔ الترمذی (1107) في النكاح: باب  
سأجدها في استئذان البكر والثيب۔ وابن ماجه (1871) في النكاح: باب استئذان البكر والثيب۔ والدارمي (138/2)۔ وعبد الرزاق

(10288)۔ واحمد (279/2)۔ والبيهقي في السنن الكبرى 119/7

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن اشرف سلمی - جبارود بن یزید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔  
 انہوں نے یہ روایت محمد بن صالح - عبداللہ طبری - علی بن سعید کوفی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔  
 انہوں نے یہ روایت اسماعیل بن بشر - محمد بن ابومعاذ - ان کے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔  
 انہوں نے یہ روایت ابوبکر رازی احمد بن محمد بن یزید - ان کے والد خالد بن بیاج بن بسطام - ان کے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - حمزہ بن حبیب (کی تحریر) کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔  
 انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب ابن ہانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بن ابومقاتل - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ عبدالحمید حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن محمد بن علی ثعلبی - یحییٰ بن موسیٰ - عبدالعزیز بن خالد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابواسحاق سمسار - جعد بن عبداللہ - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔  
 انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن ہزار - بشر بن ولید - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔  
 انہوں نے یہ روایت سہیل بن بشر - فتح بن عمرو - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔  
 انہوں نے یہ روایت محمد بن ابراہیم بن زیاد رازی - عمرو بن حمید - نوح بن دراج (اور) ابوشہاب خیاط (اور) سلیمان بن عمرو نخعی ان سب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن رجاہ بن قریش بخاری - ابو عبیدہ بن یزید - ان کے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ظلمہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - صالح بن احمد - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن مخلد - ابراہیم بن عبد السلام عنبری - ابو فروہ یزید بن محمد - سابق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

وكان النسبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَكَرَتْ أَحَدِي بَنَاتِي خَدَّرَهَا فَيَقُولُ إِنَّ فُلَانًا يَذْكُرُ

فُلَانَةٌ فَإِنَّ سَكَّتْ زَوْجَهَا\*

نبی اکرم ﷺ کو جب آپ کی صاحبزادی کے لیے شادی کا پیغام آیا تو آپ پردے کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: فلاں

شخص نے فلاں لڑکی کے لئے شادی کا پیغام دیا ہے۔ اگر وہ صاحبزادی خاموش رہتی تو نبی اکرم ﷺ ان کی شادی کروا دیتے۔ حافظ کہتے ہیں: حمزہ زیات (اور) ابویوسف (اور) اسد بن عمرو (اور) حسن بن زیاد (اور) سعید بن عبد اللہ مسروقی (اور) ابو عبد الرحمن مرقی (اور) خالد بن سلیمان (اور) محمد بن حسن (اور) عبد العزیز بن خالد نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے\* ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو عبد اللہ محمد بن ابوفسر۔ ابو محمد عبد العزیز بن احمد۔ ابو محمد عبد الرحمن بن عثمان۔ ابو حسین خثیمہ بن سلیمان طرابلسی۔ ابویحییٰ حماتی۔ ابویسیرہ۔ ابو عبد الرحمن مرقی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر بن حسن اشعری نے یہ روایت۔ محمد بن عبد اللہ بغلانی۔ محمود بن آدم۔ فضل بن موسیٰ سینانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن علی کعاسی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ اپنے والد محمد بن خالد بن علی۔ ان کے والد خالد بن علی۔ محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے جو ان الفاظ تک ہے: ”حتی تستاذن“

(1272)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ عِكْرَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:   
 امام ابو حنیفہ نے۔ شیبان۔ یحییٰ بن ابوکثیر۔ مہاجر بن عکرمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم ﷺ جب اپنی کسی صاحبزادی کی شادی کروانے لگتے تھے تو یہ فرما دیتے تھے: فلاں شخص نے فلاں خاتون کا ذکر کیا ہے (یعنی ان صاحبزادی کو یہ بتاتے تھے کہ فلاں شخص نے تمہارے لئے شادی کا پیغام بھیجا ہے) پھر نبی اکرم ﷺ اس صاحبزادی کی شادی کروا یا کرتے تھے۔“

\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت۔ محمد بن اشرف سلمی۔ جارود بن یزید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت محمد بن عبد اللہ بن علی بن یحییٰ۔ یحییٰ بن موسیٰ۔ عبد العزیز بن خالد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

كان النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا زُوجَ أَحَدِي بِنَاتِهِ دَنَا مِنْ خَدِّهَا فَيَقُولُ إِنَّ فَلَانًا يَذْكُرُ فَلَانَةَ ثُمَّ يَزُوجُهَا

فلائة ثم يزوجهها

(1272) أخرجه الحسكفي في مسند الامام (266) - والبيهقي السنن الكبرى 123/7 مرسلًا - وعبدالرزاق (10277) - ووردته

الهيثمى في مجمع الزوائد

”نبی اکرم ﷺ کو جب آپ کی صاحبزادی کے لیے شادی کا پیغام آیا تو آپ پردے کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: فلاں شخص نے فلاں لڑکی کے لئے شادی کا پیغام دیا ہے، اگر وہ صاحبزادی خاموش رہتی تو نبی اکرم ﷺ ان کی شادی کروا دیتے۔“

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بن ابومقاتل کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے، تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

كان النسي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَكَرْتَ أَحَدِي بِنَاتِهِ اتَى خَدْرَهَا فَيَقُولُ إِنَّ فُلَانًا يَذْكَرُ فُلَانَةَ ثُمَّ يَزُوجُهَا\*

نبی اکرم ﷺ کو جب آپ کی صاحبزادی کے لیے شادی کا پیغام آیا تو آپ پردے کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: فلاں شخص نے فلاں لڑکی کے لئے شادی کا پیغام دیا ہے، اگر وہ صاحبزادی خاموش رہتی تو نبی اکرم ﷺ ان کی شادی کروا دیتے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن یزید رازی نے اپنے والد کے حوالے سے - خالد بن ہیان بن بسطام - ان کے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ہارون بن ہشام - ابوحنیفہ احمد بن حنفیہ بخاری - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے، تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبْتَ أَحَدِي بِنَاتِهِ اتَى خَدْرَهَا فَيَقُولُ إِنَّ فُلَانًا يَذْكَرُ فُلَانَةَ ثُمَّ ذَهَبَ فَانْكَحَهَا\*

نبی اکرم ﷺ کو جب آپ کی صاحبزادی کے لیے شادی کا پیغام آیا تو آپ پردے کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: فلاں شخص نے فلاں لڑکی کے لئے شادی کا پیغام دیا ہے پھر آپ تشریف لے گئے اور آپ نے ان صاحبزادی کی شادی کروادی۔

یہ روایت - محمد بن صالح طبری نے - علی بن سعید - ان کے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - حمزہ (کی تحریر) کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانیء کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حسین بن علی (کی تحریر) - یحییٰ بن حسن - ان کے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ان کے چچا - ان کے والد سعید بن





حافظ ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو طخنی نے یہ روایت - ابو فضل احمد بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی - ابو عبد اللہ بن دوست علاف - قاضی عمر بن حسن اشنانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

(1276) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَرُّوهِ نَعَى عَنْ أَبِي فَرُّوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ مَسْرَةَ الْجَهَنِّيِّ عَنْ سَبْرَةَ قَالَ: مَقْنٌ رَوَى نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنْ مُتَعَةِ النِّسَاءِ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ

امام ابو حنیفہ نے - یونس بن عبد اللہ بن الفرورہ نے اپنے والد کے حوالے سے - ربیع بن سبرہ جہنی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ حضرت سبرہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم ﷺ نے فتح مکہ کے سال خواتین کے ساتھ نکاح منع کرنے سے منع کر دیا تھا۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - یحییٰ بن صاعد (اور) محمد بن اسحاق ان دونوں نے - محمد بن عثمان بن کرامہ - عبید اللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - عبد اللہ بن احمد بن بہلول - اسماعیل بن حماد بن ابو حنیفہ نے - کی تحریر - ان کے والد اور قاسم بن معن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ تاہم انہوں نے یہ الفاظ استعمال کیے ہیں: ”حج کے سال“

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمود بن علی بن عبید ابو عبد الرحمن - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - صلت بن حجاج - ان کے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ تاہم انہوں نے یہ الفاظ استعمال کیے ہیں: ”حج کے سال“ (وہ بیان کرتے ہیں: صلت بن حجاج - یونس بن عبد اللہ - ربیع بن سبرہ کے حوالے سے ان کے والد سے اس کی مانند روایت کیا ہے۔

انہوں نے یہ روایت حمدان بن ذی نون - ابراہیم بن سلیمان - زفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے؛ تاہم انہوں نے یہ الفاظ استعمال کیے ہیں ”فتح مکہ کے دن“

انہوں نے یہ روایت صالح بن منصور بن نصر صفانی - ان کے دادا - نصر بن عبد الملک کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - احمد بن عباس - مسعود بن جویریہ - معافی بن عمران کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - اسماعیل بن محمد بن اسماعیل بن یحییٰ - اسماعیل بن یحییٰ صیرفی (کی تحریر) کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے:



انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ”فتح مکہ کے سال“

انہوں نے یہ روایت حمدان بن ذی نون - یحییٰ بن موسیٰ مقرئ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر دلمی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوحنیفہ بن علی بن حسین بن علی بن قریش بنا - ابوحنیفہ بن محمد بن

محمد بن موسیٰ ابوازی - ابو عباس احمد بن محمد بن سعید بن عقده - محمود بن علی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - صلت بن حجاج کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوطالب بن یوسف - ابو محمد فارسی - ابوبکر ابہری - ابو عمرو ہجرانی - ان کے دادا عمرو بن ابو عمرو - محمد بن

حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن علی انصاری (اور شریف ابوسادات احمد بن احمد متوکل علی اللہ ان دونوں نے - احمد بن عبد اللہ

بن علی بن ثابت خطیب - قاضی امام ابو عبد اللہ صبری - عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ معدل - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - احمد بن عباس -

مسعود بن جویریہ - معانی بن عمران - امام ابوحنیفہ کے حوالے سے - موسیٰ جہنی - ربیع بن بھرہ - ان کے والد سے روایت کی ہے۔

ابن خسر دلمی نے اسی طرح لفظ ”ابوحنیفہ کے حوالے سے موسیٰ جہنی سے منقول ہے“ نقل کیے ہیں حالانکہ یہ

روای کا وہم ہے کیونکہ یہ روایت - ابوحنیفہ نے - محمد بن عبد اللہ - بھرہ - ان کے والد سے منقول ہے۔

وہ فرماتے ہیں: زفر بن ہذیل قاسم بن معن عبد اللہ بن موسیٰ اور ابو عبد الرحمن مقرئ نے اس کو امام ابوحنیفہ سے درست طور پر

روایت کیا ہے۔

امام ابوحنیفہ نے - محمد بن شہاب - محمد بن عبد اللہ کے

(1277) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - بھرہ جہنی نے اپنے والد کا یہ

شَهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَبْرَةَ الْجُهَنِيَّةِ

بیان نقل کیا ہے:

عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

”نبی اکرم ﷺ نے فتح مکہ کے دن خواتین کے ساتھ

مَتْنِ رَوَايَتٍ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

متحدہ کرنے سے منع کر دیا تھا۔“

عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

انہوں نے اسے اپنے نسخے میں بھی نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

امام ابوحنیفہ بیان کرتے ہیں: - حکم بن زیاد نے نبی

(1278) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْحَكَمِ بْنِ

اکرم ﷺ تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ روایت نقل کی ہے

زِيَادٍ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

”ایک مرتبہ ایک خاتون کے والد کو اس خاتون کے بارے

مَتْنِ رَوَايَتٍ: أَنَّ امْرَأَةً خَطَبَتْ إِلَى أَبِيهَا فَقَالَتْ مَا

میں شادی کا پیغام دیا گیا (یعنی اس خاتون کا رشتہ آیا) تو اس خاتون نے کہا: میں اس وقت تک شادی نہیں کروں گی جب تک پہلے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ دریافت نہیں کرتی کہ شوہر کا بیوی پر کیا حق ہوتا ہے؟ پھر وہ خاتون نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! شوہر کا بیوی پر کیا حق ہوتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر وہ عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر اپنے گھر سے نکلتی ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتے اور روح الامین رحمت کے نگہبان فرشتے اور عذاب پر مقرر فرشتے اس وقت تک مسلسل اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں جب تک وہ عورت واپس نہیں آجاتی۔ اس عورت نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! شوہر کا بیوی پر کیا حق ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر وہ عورت کی قربت کی خواہش کا اظہار کرے اور وہ عورت اس وقت پالان پر بیٹھی ہوئی ہو تو عورت کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ اسے منع کرے۔ اس خاتون نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! شوہر کا اس کی بیوی پر کیا حق ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کہ اگر وہ غصے میں آجائے تو عورت اس کو راضی کرے۔ حاضرین میں سے ایک صاحب نے کہا: اگرچہ وہ شوہر ظالم ہی ہو؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! اگرچہ وہ ظالم ہی ہو۔ اس خاتون نے کہا: میں نے جو بات سن لی ہے اس کے بعد تو میں کبھی شادی نہیں کروں گی۔“

مَا سَأَلَ مَا حَقَّ الزَّوْجِ عَلَى زَوْجِهِ قَاتَتْهُ  
قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا حَقَّ الزَّوْجِ عَلَى زَوْجِهِ قَالَ  
إِنْ خَرَجَتْ مِنْ بَيْتِهَا بِغَيْرِ إِذْنٍ مِنْهُ لَمْ يَزَلِ اللَّهُ  
سَعْفَهَا وَالْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ الْأَمِينُ وَخَزَنَةُ الرَّحْمَةِ  
وَخَزَنَةُ الْعَذَابِ حَتَّى تَرْجِعَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا  
حَقَّ الزَّوْجِ عَلَى الزَّوْجَةِ قَالَ إِنْ سَأَلَهَا عَنْ نَفْسِهَا  
وَهِيَ عَلَى ظَهْرِ قَتَبٍ لَمْ يَكُنْ لَهَا أَنْ تَمْنَعَهُ قَالَتْ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ مَا حَقَّ الزَّوْجِ عَلَى زَوْجِهِ قَالَ إِنْ  
غَضِبَ فَلْتُرْضِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ وَإِنْ كَانَ  
طَالِمًا قَالَ نَعَمْ وَإِنْ كَانَ طَالِمًا قَالَتْ مَا أَنَا  
بِالْمَنْزُورَةِ بَعْدَمَا أَسْمَعُ\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

1279) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْحَكَمِ بْنِ

1278) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (443) - وابن يوسف في الآثار 1/202 (910) - والبيهقي في السنن الكبرى  
292 في النكاح: باب ما جاء في حقه عليها - وابن أبي شيبة 3/552 (17118) في النكاح: باب ما حق الزوج على الزوجتين

حنيت ابن عمر - وعبد بن حميد في المستدر (258/813)

1279) تقدم - وهو حديث سابق

زِيَادِ الْجَزْرِيِّ:

روایت نقل کی ہے:

ایک خاتون کے لئے اس کے والد کو شادی کا پیغام دیا گیا اس خاتون سے اس کے والد نے مرضی معلوم کی تو اس نے جواب دیا: میں ایسا اس وقت تک نہیں کروں گی جب تک اس بارے میں نبی اکرم ﷺ سے مرضی معلوم نہیں کر لیتی اور آپ سے یہ دریافت نہیں کرتی کہ شوہر کا حق کیا ہوتا ہے؟ پھر وہ خاتون نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ کے سامنے یہ بات ذکر کی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: شوہر کا یہ حق ہے کہ عورت اس شوہر کے حوالے سے اپنی بیٹائی، ساعت، گویائی، ہاتھ بڑھانے، چلنے، پھینے، کھانے غرض یہ کہ تمام معاملات میں اللہ تعالیٰ کا دھیان رکھے۔ اس کی حفاظت کرے اس کے لئے ایثار کرے اس کی موافقت کرے اس کا احترام کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس شوہر کے حق کو لازم قرار دیا ہے۔ اس خاتون نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میں ان میں سے کچھ بھی نہیں کر پاؤں گی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہیں زیادہ پتہ ہوگا۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - احمد بن محمد بن سعید - قاسم بن محمد - حماد - محمد بن محمد - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

(1280) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْأَمَةَ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا وَاحِدَةً ثُمَّ يَشْتَرِيهَا قَالَ يَطَّأَهَا وَإِنْ طَلَّقَهَا نَتْنِينَ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَطَّأَهَا حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ وَكَذَلِكَ لَوْ أَعْقَبَتْ فَإِنَّ كَمَانَ الطَّلَاقِ وَاحِدَةً فَلَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا وَإِنْ كَمَانَ نَتْنِينَ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلمان کے حوالے سے - ابراہیم نخعی سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے:

"جو کسی کنیز کے ساتھ شادی کر لیتا ہے پھر وہ شخص اس عورت کو ایک طلاق دے دیتا ہے پھر وہ اس کنیز کو خرید لیتا ہے تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: وہ اس عورت کے ساتھ صحبت کر سکتا ہے لیکن اگر اس نے کنیز کو دو طلاق دی ہوئی ہوں تو اب اسے اس کنیز کے ساتھ صحبت کرنے کا حق اس وقت تک نہیں ہوگا جب

(1280) (أَخْرَجَهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الشَّيْبَانِيُّ فِي الْأَثَرِ (425) فِي النِّكَاحِ: بَابُ الزَّوْجِ يَتَزَوَّجُ الْأَمَةَ ثُمَّ يَشْتَرِيهَا أَوْ يَبْتَعُهَا - وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ

154/4 فِي النِّكَاحِ: بَابُ الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْأَمَةَ ثُمَّ يَشْتَرِيهَا

حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ

تک وہ کنیز کسی دوسرے شخص کے ساتھ نکاح نہیں کر لیتی (پھر اسے طلاق نہیں ہو جاتی یا وہ بیوہ نہیں ہو جاتی) اسی طرح اگر وہ کنیز کو آزاد کرتا ہے تو اگر ایک طلاق دی ہوئی تھی تو اب اسے یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ اس کنیز کے ساتھ شادی کر لے لیکن اگر دو طلاقیں دی ہوئی تھیں تو اب اسے یہ حق حاصل نہیں ہوگا کہ وہ اس کنیز کے ساتھ شادی کرے (جب تک وہ کنیز دوسری شادی کرنے کے بعد بیوہ یا طلاق یافتہ نہیں ہو جاتی)“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخرجه) الامام محمد ابن حسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة \* ثم قال محمد وبهذا كله ناخذ وهو قول ابو حنیفة رضی اللہ عنہ \*

امام محمد ابن حسن نے ”الآثار“ میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم ان سب صورتوں کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1281) — سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

متن روایت: إِذَا طَلَّقَ الْحُرُّ الْأَمَةَ فَسَأَلَهَا تَبِيْنُ بَطَلَقْتَيْنِ وَعَدَّتْهَا حَيْضَتَانِ إِنْ كَانَتْ تَحِيضُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَحِيضُ فَشَهْرٌ وَنِصْفٌ وَلَا تَحِلُّ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ وَلَوْ طَلَّقَ الْعَبْدُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حُرَّةٌ بَأَنَتْ بِثَلَاثٍ وَعَدَّتْهَا ثَلَاثَ حَيْضٍ إِنْ كَانَتْ تَحِيضُ وَإِنْ كَانَتْ لَا تَحِيضُ فَعِدَّتُهَا ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ \*

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

”جب آزاد شخص کنیز کو طلاق دیدے تو وہ طلاقوں کے ذریعے وہ کنیز بائند ہو جائے گی اس کی عدت دو حیض ہوگی اگر اسے حیض آتا ہو اور اگر اسے حیض نہ آتا ہو تو اس کی عدت ڈیڑھ ماہ ہوگی اور وہ عورت اس وقت تک حلال نہیں ہوگی جب تک وہ دوسری شادی کرنے کے بعد (بیوہ یا طلاق یافتہ نہیں ہو جاتی) اور اگر غلام اپنی بیوی کو طلاق دیدے اور وہ عورت آزاد ہو تو وہ عورت تین طلاقوں کے ذریعے بائند ہوگی اس کی عدت تین حیض ہوگی اگر اسے حیض آتا ہو اور اگر اسے حیض نہ آتا ہو تو اس کی عدت تین ماہ ہوگی۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(1281) (اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار) (426) في النكاح: باب الزوج يتزوج الامه ثم يشترها - وعبدالرزاق (12878) في الطلاق: باب عدة الامه - وابن ابي شيبه (82/5) في الطلاق: باب ما قالوا في العبد تكون تحتة الحره والحر تكون تحتة الامه - كم طلاقها؟

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفہ ثم قال محمد وبہذا کلمہ ناخذ

الطلاق والعدۃ بالنساء وهو قول ابو حنیفہ\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم ان تمام صورتوں کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں طلاق اور عدت میں خواتین کی حیثیت کا اعتبار ہوگا امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - حمید بن قیس اعرج - عباد بن عبد الحمید نامی ایک شخص کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

(1282) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمِيدِ بْنِ قَيْسِ الْأَعْرَجِ عَنْ رَجُلٍ يُدْعَى عَبَادَ بْنَ عَبْدِ الْمَجِيدِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

”کنواری سے اس کی مرضی معلوم کی جائے گی اور شہید عورت اپنے ولی کے مقابلے میں اپنی ذات کے بارے میں زیادہ حق رکھتی ہے۔“

متن روایت: الْبُكَرُ تَسْتَأْمِرُ وَالنِّبَّ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا

\*\*\*—\*\*\*

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عبد اللہ محمد بن خالد - عبد العزیز بن عبد اللہ بن عبد اللہ ہاشمی - یحییٰ بن نصر بن حاجب قرظی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

(1283) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادِ بْنِ أَبِي الرَّاهِمِ قَالَ:

”ایسا شخص جس کے ہاں دو کنیزیں ہوں جو ہمیں ہوں اور وہ شخص ان دونوں میں سے ایک کے ساتھ صحبت کر لے تو اسے اب یہ حق حاصل نہیں ہوگا کہ وہ دوسری بہن کے ساتھ صحبت کرے جب تک وہ اس کنیز کی شرمگاہ کا مالک نکاح یا فروخت کے ذریعے کسی دوسرے شخص کو نہیں بنا دیتا جس کنیز کے ساتھ وہ صحبت کرتا رہا ہے اور اگر کسی شخص کے ہاں دو بہنیں ہوں جن میں سے ایک اس کی بیوی ہو اور (دوسری اس کی کنیز ہو) پھر وہ اپنی اس کنیز کے ساتھ صحبت کر لے تو وہ اپنی بیوی سے اس وقت تک

متن روایت: فِي الرَّجُلِ يَكُونُ عِنْدَهُ اخْتَانٌ مَمْلُوكَتَانِ قَوِطِيَّةٌ أَحَدَاهُمَا فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَطَّاعَ الْأَعْرَجِيَّ حَتَّى يَمْلِكَ فَرَجَ النَّبِيِّ وَطِيَّةَ غَيْرِهِ بِنِكَاحٍ أَوْ بَيْعٍ وَإِنْ كَانَتَا اخْتَيْنِ أَحَدَاهُمَا إِمْرَأَتَهُ قَوِطِيَّةُ الْأُمَّةِ مِنْهُمَا فَلْيَعْتَزِلْ إِمْرَأَتَهُ حَتَّى تَعْتَدَ الْأُمَّةُ مِنْ مَائِهِ وَأَنَّ الْمَاءَ يَعْنِي الْحَيْضَ

(1283) (اخر جہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار) (459) فی النکاح: باب ما بکوه من وطء الاختين الامتين وغير ذلك - وسعید بن

مصور فی السنن 1/195 (1278)

جدا رہے گا جب تک کنیز بہن اپنی عدت نہیں گزار لیتی، جو  
(عدت) اس کے نطفے کے حوالے سے ہوگی۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفہ \* ثم قال محمد وہ ناخذ الا  
فی خصلة واحدة لا ینبغی له ان یطأ امراته اذا وطئ اختها حتی یملک فرج اختها غیرہ بنکاح  
او ملک بعدما تستبرء بحیضة وهو قول ابو حنیفہ\*  
امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام  
محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

البتہ ایک صورت کا معاملہ مختلف ہے: آدی کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ جب آدی نے کسی عورت کی بہن کے ساتھ صحبت  
کی ہو تو وہ اس عورت کے ساتھ بھی صحبت کر لے جب تک وہ اس عورت کی بہن کی شرمگاہ کا مالک کسی دوسرے شخص کو نکاح یا ملکیت  
کی وجہ سے نہیں بنا دیتا اور اس سے پہلے وہ ایک حیض کے ذریعے اس کا استبراء کرنے گا امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1284)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْمِ عَنْ  
امام ابوحنیفہ نے۔ ثُمَّ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی  
ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

”اگر دو بہنیں جو کنیز ہوں اور ایک شخص کے ہاں ہوں اور  
وہ ان میں سے ایک کے ساتھ صحبت کر لے تو وہ دوسری کے ساتھ  
اس وقت تک صحبت نہیں کر سکتا جب تک وہ اس کنیز کی شرمگاہ کا  
مالک کسی دوسرے کو نہیں بنا دیتا، جس کنیز کے ساتھ وہ صحبت کرتا  
رہا ہے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔  
(1285)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ  
امام ابوحنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلمان کے حوالے سے یہ  
روایت نقل کی ہے:

(1284) (اخر جہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (640) فی النکاح: باب ما یکرہ من وطء الاختین الامتین وغیر  
ذالک - وعبدالرزاق (12733) فی الطلاق: باب الجمع بین ذوات الارحام فی ملک الیمین - وابن ابی شیبہ (169/4) فی النکاح: باب  
فی الرجل ینکون عنده الاختان مملوکتان فیطأهما جمیعاً - وسعید بن منصور (1727) - والبیہقی فی السنن الکبریٰ 165/7  
(1285) (اخر جہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (461) فی النکاح: باب ما یکرہ من وطء الاختین الامتین وغیر ذالک -  
وعبدالرزاق (12748) فی الطلاق: باب الجمع بین ذوات الارحام فی ملک الیمین - مامعنا؟

متن روایت: أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَطَّ الرَّجُلُ أُمَّتَهُ  
وَأَبْنَتَهَا وَأُخْتَهَا أَوْ خَالَتَهَا وَكَانَ يَكْرَهُ مِنَ  
الْإِمَاءِ مَا يَكْرَهُ مِنَ الْحَرَائِرِ\*  
”ابراہیم نخعی اس بات کو مکروہ قرار دیتے ہیں کہ آدمی اپنی  
کنیز اور اس کی بیٹی یا اس کی بہن یا اس کی بھوی بھی یا اس کی خالہ  
کے ساتھ (صحبت کرے)

وہ کنیزوں کے حوالے سے بھی وہی چیز مکروہ قرار دیتے  
ہیں جو آزاد عورتوں کے حوالے سے مکروہ قرار دیتے ہیں۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفہ \* ثم قال محمد وبہ ناخذ وهو  
قول ابو حنیفہ کل شیء یکرہ من النکاح یکرہ من الاماء الا خصلۃ واحده یجمع من الاماء ما  
احب ولا یتزوج فوق اربع حرائر واربع من الاماء وهو قول ابو حنیفہ\*  
امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام  
محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔  
ہر وہ چیز جو نکاح کے حوالے سے مکروہ ہو وہ کنیزوں کے حوالے سے بھی مکروہ ہوگی۔

البتہ ایک صورت کا حکم مختلف ہے: اور وہ یہ کہ آدمی جتنی چاہے کنیزیں بیک وقت رکھ سکتا ہے، لیکن ایک ہی وقت میں وہ چار  
آزاد خواتین یا چار کنیزوں سے زیادہ خواتین کے ساتھ شادی نہیں کر سکتا۔ امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1286)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ  
كُهَيْلٍ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الْأَخْنَفِ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
مَسْعُودٍ:  
امام ابو حنیفہ نے - سلمہ بن کھیل - مستورد بن اخنف کے  
حوالے سے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ  
روایت نقل کی ہے:

متن روایت: أَنَّ رَجُلًا آتَاهُ فَقَالَ إِنِّي تَزَوَّجْتُ  
وَلَيْسَ لِعَمِي قَوْلُكَت مِنِّي وَأَنَّهُ يُرِيدُ بَيْعَ وَكَدِي  
مِنْهَا فَقَالَ كَذَبَ لَيْسَ لَهُ ذَلِكَ\*  
”ایک شخص حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور  
بولاً: میں نے اپنے چچا کی کنیز کے ساتھ شادی کر لی اس نے  
میرے بیچے کو جنم دیا اب میرا چچا اس کنیز سے ہونے والے  
میرے بیٹے کو فروخت کرنا چاہتا ہے تو حضرت عبد اللہ بن  
مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ غلط کہتا ہے اسے اس بات کا حق حاصل  
نہیں ہے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوسعید محمد بن ابراہیم بغوی - ابو عبد اللہ محمد بن شجاع ثلجی کے حوالے سے لایا ہے

ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو فضل احمد بن حسن بن خیرون - ابویعلیٰ حسن بن احمد بن شاذان - ابوالفضل احمد بن اشکاب - عبد اللہ بن طاہر - اسماعیل بن توہب قزوینی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفۃ \* ثم قال محمد وبہ ناخذ من ملک ذا رحم محرم فهو حر وهو قول ابو حنیفۃ رضی اللہ عنہ \*

امام محمد بن حسن نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے۔ انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں جو شخص کسی محرم رشتہ دار کا مالک بن جائے تو اس کا رشتہ دار آزاد شمار ہوگا امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1287) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

”جب کسی کنیز کو اس کا شوہر ایسی طلاق دے دے جس میں وہ رجوع کرنے کا حق رکھتا ہو تو اگر وہ کنیز آزاد ہو جائے تو اس کی عدت آزاد عورت کی مانند ہوگی اور اگر شوہر کو اس سے رجوع کرنے کا حق نہیں تھا اور پھر وہ کنیز آزاد ہو جاتی ہے تو اب اس کی عدت ایک کنیز کی عدت کی طرح ہوگی۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفۃ \* ثم قال محمد وبہ ناخذ وهو قول ابو حنیفۃ رضی اللہ عنہ \*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1288) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ زَيْدِ بْنِ عَدَاةٍ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - زید بن عداتہ - عبد اللہ بن حارث کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ

(1287) تقدم في (1281)

(1288) تقدم في (1215)



قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: رَوَايَت كَرْتِي هِيَ: نَبِيَّ الْكَرْمِ مُنْتَهِيًا نِيَّةً فِيهِ ارشاد فرمایا ہے:

مَنْ رَوَايَت: تَنَاكَحُوا تَنَاسَلُوا فَإِنِّي مُكَائِرٌ بِكُمْ مِثْلُن رَوَايَت: تَنَاكَحُوا تَنَاسَلُوا فَإِنِّي مُكَائِرٌ بِكُمْ

میں دوسری امتوں کے سامنے تمہاری کثرت پر فخر کا اظہار کروں گا۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ ظہیر بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - محمد بن احمد بن ہارون - ابن ابی یوسف - ابو یحییٰ حماتی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(1289) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابی یوسف کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

”ابراہیم نخعی نے میں مدہوش شخص کے شادی کرنے کے بارے میں فرماتے ہیں: اس کا ہر کام واقع شمار ہوگا، جو وہ کرتا ہے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفۃ ثم قال محمد وبہ ناخذ الا خصلة واحدة اذا ذهب عقله من السكر فارتد عن الاسلام ثم صحا فقال ان ذلك كان منه بغیر عقل قبل ذلك منه ولم تبين منه امراته وهو قول ابو حنیفۃ رضی اللہ عنہ\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

البتہ ایک صورت کا حکم مختلف ہے جب نشے کی وجہ سے آدمی کی عقل رخصت ہو جائے اور وہ اسلام کو چھوڑ کر مرتد ہو جائے اور پھر ٹھیک ہو جائے اور یہ کہے: اس سے یہ غلطی اس وقت سرزد ہوئی جب اس کے ہوش و حواس رخصت ہو چکے تھے تو اس کی یہ بات قبول کی جائے گی اور اس کی بیوی اس سے جدا نہیں ہوگی امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1290) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ الْمُكَبِّيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمُقْبَرِيِّ

امام ابو حنیفہ نے - اسماعیل بن امیہ مکی - سعید بن ابی سعید

(1289) (اخر جہ) محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (442) فی النکاح: باب تزویج السكران - وعبد الرزاق (12302) فی الطلاق: باب طلاق السكران - وسعید بن منصور فی السنن (1103) 270/1

(1290) (اخر جہ) محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (396) فی النکاح: باب ما یحل للعبد من التزویج - وابن ابی شیبہ (175/4) فی النکاح: باب من کره ان یتسرى العبد

عَنْ أَبِي عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ:  
مَنْ رَوَى: لَا يَحِلُّ فَرْجُ الْمَمْلُوكَاتِ إِلَّا لِمَنْ  
بَاعَ أَوْ وَهَبَ أَوْ تَصَدَّقَ أَوْ أَعْتَقَ يَعْصِي بِذَلِكَ  
الْمَمْلُوكِ\*

عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

”مملوک عورتوں (یعنی کنیزوں) کی شرمگاہ صرف اس شخص کے لئے حلال ہوتی ہے جو فروخت کرتا ہے یعنی ہیبت کرتا ہے، صدقہ کرتا ہے یا آزاد کرتا ہے۔ ان کی مرا مملوک تھا۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ حسین بن محمد بن خرونے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو فضل احمد بن خیرون۔ ابو علی بن شاذان۔ ابوالنضر احمد بن اشکاب۔ عبداللہ بن طاہر قزوینی۔ اسماعیل بن توہب قزوینی۔ محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت ابوسعدا احمد بن عبد الجبار۔ علی بن ابوطی۔ ابوقاسم بن مخلج۔ احمد بن محمد بن سعید حافظ۔ جعفر بن محمد۔ حسن ابن صالح۔ ابراہیم بن خالد۔ یوسف بن یعقوب صفائی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔ حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔

(1291)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَمْرٍو بْنِ  
يُسَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا قَالَ:  
مَنْ رَوَى: رُوِّحَ فِي نِكَاحِ الْأَمَةِ لِمَنْ لَا يَجِدُ  
طَوْلًا وَلِمَنْ عَيْشَى الْأَعْنَتِ وَجَعَلَ الصَّبْرَ حَيْرًا مِنْ  
نِكَاحِ الْأَمَةِ

امام ابوحنیفہ نے۔ عمرو دینار۔ جابر بن زید کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

”جو شخص (آزاد عورت) کے ساتھ شادی کرنے کی گنجائش نہیں رکھتا اور اسے اپنی ذات کے حوالے سے گناہ میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہو تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اسے کنیز کے ساتھ شادی کرنے کی رخصت دی ہے اور یہ فرمایا ہے کہ کنیز کے ساتھ شادی کرنے کے مقابلے میں صبر کرنا زیادہ بہتر ہے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ علی بن محمد بن عبید۔ محمد بن عثمان۔ بشر بن ولید۔ امام ابو یوسف قاضی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔

(1292)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

(1291) اخرجه البيهقي في السنن الكبرى 173/7 في النكاح: باب مجاء في نكاح اماء المسلمين - وعبدالرزاق (13102) في الطلاق: باب نكاح الامه على العرة - وسعيد بن منصور في السنن (739) - وابن ابى شيبة 453/3 (16052) في النكاح: باب الرجل يزوج الامه من كرهه؟

(1292) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (453) - وابن ابى شيبة 523/3 (16087) في النكاح: باب في الرجل ماله من امرته اذا كانت حائضاً - واحمد 33/6 - وابن راهويه في المسند (1492) - والبخاري (302) ومسلم

إِبْرَاهِيمَ:

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

”نبی اکرم ﷺ اپنی ازواج میں سے کسی کے ساتھ مباشرت کر لیتے تھے (یعنی جسم کے ساتھ جسم ملا لیتے تھے) حالانکہ وہ خاتون اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھیں۔“

متن روایت: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبَاشِرُ بَعْضَ أَرْوَاحِهِ وَهِيَ حَائِضٌ

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔

(1293) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

”بعض اوقات میں اپنی بیوی کے پیٹ کے ساتھ اٹھیلیاں کرتا رہتا ہوں تاکہ اپنی شہوت کو ادا کر لوں حالانکہ وہ عورت اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی ہے۔“

متن روایت: إِنِّي لَأَلْعَبُ عَلَى بَطْنِ الْمَرْأَةِ حَتَّى أَقْضِيَ شَهْوَتِي وَهِيَ حَائِضٌ

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔

(1294) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ كَثِيرِ

امام ابوحنیفہ نے - کثیر رباح الصم کوفی - ابو ذراع - حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

الرَّمَّاحِ الْأَصَمِ الْكُوفِيِّ عَنْ أَبِي ذَرَّاعٍ عَنْ ابْنِ عَمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:

”تمہاری بیویاں تمہارے کھیت ہیں تم اپنے کھیت میں جیسے چاہو آؤ۔“

متن روایت: فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿نِسَاءُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأَتُوا حَرْثَكُمْ أَنِي شِئْتُمْ﴾

(حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:) اس سے مراد یہ ہے کہ خواہ آگے کی طرف سے آؤ یا پیچھے کی طرف سے آؤ خواہ ایک کروٹ سے کرو یا دوسری سے کرو۔

قُبَلًا وَذُبُرًا فِي الْمَائِي عَزْلًا وَصِدَّةً

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(2) (293) - و ابو داود (273) - و ابن ماجه (635)

(1293) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (454) - و ابن ابى شيبة (16819) 524/3 قلت: وقد اخرج احمد

3/132 - و مسلم (302) - و الترمذی (2977) - و الطحاوی فی شرح معانی الآثار 3/38 عن انس فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم

اصنعوا كل شيء الا النكاح

(1294) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (451) - و ابن ابى شيبة (16670) 510/3 في النكاح: في قوله تعالى: (نساء) كنه

حرث لكم

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - جعفر بن محمد بن حسن قیس بن زعفرانی - اسلم بن عثمان (اور) محمد بن مروان (اور) ابراہیم بن موسیٰ ان سب حضرات نے - وکیع بن جراح کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو بطنی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو فضل احمد بن خیرون - ابویعلیٰ بن شاذان - قاضی ابوالضر احمد بن اشکاب - عبد اللہ بن طاہر قزوینی - اسماعیل بن توبہ قزوینی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے۔ انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔ حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن غلی کلاعی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - اپنے والد محمد بن خالد بن غلی کلاعی - ان کے والد خالد بن غلی - محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔

(1295) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادِ بْنِ إِسْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلمیان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

متن روایت: نَسَخَتْ سُورَةَ النِّسَاءِ الْقُصْرَى كُلَّ عِدَّتِهِ فِي الْقُرْآنِ وَأَوْلَاتِ الْأَحْمَالِ أَجَلَهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ﴿۱﴾

چھوٹی والی سورہ نساء نے قرآن میں موجود ہر عدت کو منسوخ کر دیا ہے (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

”اور حمل والی عورتوں کا اختتام اس وقت ہوگا جب وہ حمل کو جنم دے دیں۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) الامام ابو حنیفہ \* ثم قال محمد وبہ ناخذ وهو قول ابو حنیفہ اذا طلقت او مات عنها زوجها فولدت بعد ذلك بیوم او اقل او اکثر انقضت عدتها وحلت للرجال من ساعتها وان كانت فی نفاسها\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

جب عورت کو طلاق ہو جائے یا اس کا شوہر انتقال ہو جائے اور وہ اس کے بعد ایک دن بعد یا اس سے کم عرصے کے بعد یا زیادہ عرصے کے بعد بچے کو جنم دے تو اس کی عدت ختم ہو جائے گی اور وہ اسی لمحے میں دوسری شادی کرنے کے لئے حلال ہوگی اگرچہ وہ

(1295) (اخر جہ) محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (484) فی الطلاق: باب عدة المطلقة الحامل - وعبدالرزاق (11716) فی الطلاق: باب المطلقة يموت عنها زوجها - وسعيد بن منصور فی السنن (1512) - والطبرانی فی الكبير (9641) - والبيهقی فی السنن

اس وقت نفاس کی حالت میں ہو۔

(1296) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

إِبْرَاهِيمَ:

”جب کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دیدے اور پھر اس عورت کے ہاں تکمیل بچہ پیدا ہو تو اس عورت کی عدت پوری ہو جائے گی۔“

مَتْنُ رَوَايَتِهِ: إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ ثُمَّ اسْقَطَتْ سَقَطًا فَقَدْ انْقَضَتْ عِدَّتُهَا\*

\*\*\*—\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفہ \* ثم قال محمد وبہ ناخذ وهو

قول ابو حنیفہ لکن لا یكون السقط عندنا سقطاً حتی یستبین شیء من خلقه شعر او ظفر وغير

ذلك فاذا وضعت شیئاً لم یستبن خلقه لم تنقض به العدة وهو قول عن ابی حنیفہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے، پھر امام

محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں، امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

تاہم ہمارے نزدیک تکمیل پیدا ہونے والا بچہ اس وقت تک تکمیل شمار ہوگا، جب تک بالوں، ناخنوں وغیرہ کے حوالے سے

اس کی تخلیق کے آثار نمایاں نہیں ہو جاتے۔ لیکن اگر عورت کسی ایسے بچے کو جنم دے، جس کی تخلیق مکمل نہ ہو تو پھر اس کی پیدائش کی

وجہ سے عورت کی عدت ختم نہیں ہوگی، امام ابوحنیفہ کے حوالے سے یہی قول منقول ہے۔

(1296) (اخر جہ) محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (485) فی الطلاق: باب عدة المطلقة الحامل - وابن ابی شیبہ 277/5 فی

الطلاق: باب ما قالو فی السقط تنقضی العدة؟

## الْبَابُ الرَّابِعُ وَالْعِشْرُونَ فِي الطَّلَاقِ

### چوبیسواں باب: طلاق کے بارے میں روایات

(1297) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ  
عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:  
متن روایت: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ لِسُودَةَ حِينَ طَلَّقَهَا اِغْتَدِي\*  
امام ابوحنیفہ نے - ابو زبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی  
ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:  
جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کو طلاق دی تو  
آپ نے فرمایا: تم عدت شمار کرو۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - زکریا بن یحییٰ نیشاپوری - حسین بن بشر بن قاسم - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے -  
عصمہ بن ورقاء کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - علی بن محمد بن عبید - احمد بن عبد اللہ - احمد بن حفص - انہوں نے اپنے والد کے  
حوالے سے - ابراہیم بن طہمان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(1298) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادِ عَنْ  
رِوَايَتِهِمْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:  
امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلمیان - ابراہیم نخعی کے  
حوالے سے - حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ  
بات نقل کی ہے:

متن روایت: أَنَّهُ كَانَ يَرُدُّ الْمُتَوَلَّى عَنْهُنَّ  
زَوَاجَهُنَّ مِنْ ظَهْرِ الْخَيْفِ يَخْرُجْنَ حَاجَّاتٍ فِي  
الْبَيْتَةِ\*  
”انہوں نے ”ظہر خیف“ کے مقام سے بیوہ عورتوں کو  
واپس کروا دیا تھا جو اپنی عدت کے دوران حج کرنے کے لئے  
روانہ ہوئی تھیں۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ حسین بن محمد بن خسرو بخاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو قاسم ابن احمد بن محمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن - عبد الرحمن بن  
عمر - محمد بن ابراہیم بن حبیش - محمد بن شجاع جلی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(1297) اخرجه العسکونی فی مستد الامام (288) - واليهقی السنن الکبری 297/8

(1298) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (512) - وابن امی شیبہ (162/4) (18858) - وعبد الرزاق

32/7 (12068) - وسعید بن منصور فی السنن (1342) 358/1 - واليهقی فی السنن الکبری 436/7

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(1299) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

امام ابوحنیفہ نے - ابواسحاق - ابوبردہ - ان کے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

متن روایت: مَا نَسَأَ أَقْوَامٌ يَلْعُبُونَ بِحُدُودِ اللَّهِ تَعَالَى يَقُولُ قَدْ طَلَقْتُكَ قَدْ رَأَيْتُكَ

”لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود کے ساتھ کھیلنے لگ جاتے ہیں اور کوئی آدمی (اپنی بیوی سے) یہ کہتا ہے: میں نے تمہیں طلاق دی، میں نے تم سے رجوع کیا“۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابوہمید بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوریح - ابو عبد اللہ بن ابوبکر بن ابوحنیفہ - عمر بن ابوحاتم بن نصر بصری - محمد بن عباد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(1300) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادِ بْنِ إِبرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسِ النَّخَعِيِّ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے - عبد اللہ بن انس کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

متن روایت: أَنَّهُ أَلَى مِنْ أَمْرَاتِهِ ثُمَّ غَابَ عَنْهَا خَمْسَةَ أَشْهُرٍ ثُمَّ قَدِمَ فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَخَرَجَ عَلَى أَصْحَابِهِ وَيَدُهُ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ مَاءً قَالُوا أَصَبَتْ مِنْ فُلَاتِهِ قَالَ نَعَمْ قَالُوا أَلَمْ تَكُنْ أَلَيْتَ مِنْهَا قَالَ بَلَى قَالُوا فَإِنَّا نَتَخَوَّفُ أَنْ تَكُونَ قَدْ بَأَنْتَ مِنْكَ فَإِنَّا نَطْلُقُكَ إِلَى عِلْقَمَةَ فَلَمْ يَجِدُوا عِنْدَهُ شَيْئًا فَإِنَّا نَطْلُقُكَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَذَكَرُوا أَمْرَهُ فَأَمَرَهُ أَنْ يَأْتِيَهَا فَيُخْبِرُهَا بِأَنَّهَا بَأَنْتَ مِنْهُ ثُمَّ يَخْطُبُهَا فَإِنَّا نَجْبِرُهَا أَنَّهُ أَمْلَكَ لِنَفْسِهَا ثُمَّ حَطَبَهَا فَتَزَوَّجَهَا عَلَى مَثَاقِيلِ فِصَّةٍ

”انہوں نے اپنی بیوی کے ساتھ ایلا کر لیا پھر وہ پانچ ماہ تک اس خاتون سے دور رہے پھر وہ آئے اور انہوں نے اس عورت کے ساتھ صحبت کر لی پھر وہ اپنے ساتھیوں کے پاس آئے حالانکہ ان کے ہاتھوں اور سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے لوگوں نے دریافت کیا: کیا تم نے فلاں عورت کے ساتھ صحبت کر لی (یعنی اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لی ہے) انہوں نے جواب دیا جی ہاں! لوگوں نے کہا: تم نے تو اس کے ساتھ ایلا نہیں کیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں تو لوگوں نے کہا: ہمیں تو پھر یہ اندیشہ ہے کہ وہ خاتون تم سے بائند ہو چکی ہوگی پھر وہ لوگ حاضر کے پاس گئے تو ان کے پاس اس بارے میں کوئی علم نہیں ملا۔

(1299) (اخرجه الحسكفي في مسند الامام (291) - وابن حبان (4265) - وابن ماجه (2017) في اول الطلاق واليهي في السنن الكبرى 322/7)

(1300) (اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (538) - وعبد الرزاق (459/6) 1167) في الطلاق: باب الرجل يجهل الايلاء حتى يصيب امراته اولاً يصيب - وابن ابى شيبة (4/132) (18550) - ومعيدين منصور في السنن (2/35) (1933) - والطيبراني في الكبير (9/383) (9640)





”جب کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق تحریر کر کے دے کہ جب میرے پاس تمہارا یہ مکتوب آئے تو تمہیں طلاق ہے اور پھر وہ مکتوب ضائع ہو جائے یا مرد کو یہ مناسب لگے کہ وہ عورت کو پیغام نہ بھیجوائے اور وہ مکتوب عورت تک نہ پہنچ سکے تو اس عورت کو طلاق نہیں ہوگی لیکن اگر مرد نے یہ لکھا ہو: اما بعد! تمہیں طلاق ہے تو اس عورت کو طلاق ہو جائے گی خواہ وہ مکتوب اس تک پہنچے یا نہ پہنچے۔“

متن روایت: إِذَا كَتَبَ الرَّجُلُ بِطَلْقِ امْرَأَتِهِ إِنْ أَسَأَلَ كَتَابِي فَأَنْتِ طَالِقٌ فَإِنْ ضَاعَ الْكِتَابُ أَوْ بَدَأَ لَهُ أَنْ لَا يَبْعَثَ بِهِ فَلَمْ يَصِلْ إِلَيْهَا فَلَيْسَتْ بِطَالِقٍ وَإِنْ كَتَبَ أَمَّا بَعْدَ فَأَنْتِ طَالِقٌ فِيهِ طَالِقٌ أَمَّا هَا أَوْ لَمْ يَأْتِهَا

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ حسن بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک ابن عبد الجبار صیرفی - ابو منصور محمد بن محمد بن عثمان - ابو بکر احمد بن جعفر بن حمدان قطعی - بشر بن موسیٰ - ابو عبد الرحمن مفری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔  
 (1303) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ:  
 متن روایت: فِي رَجُلٍ قَالَ لِامْرَأَتِهِ أَنْتِ طَالِقٌ فَلَمَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ لَيْسَ بِشَيْءٍ وَلَا يَقَعُ عَلَيْهَا الطَّلَاقُ  
 امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے - ابراہیم نخعی سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے:  
 ”جو اپنی بیوی کو یہ کہتا ہے: اگر اللہ نے چاہا تو تمہیں تین طلاقیں ہیں تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: یہ کچھ بھی شمار نہیں ہو گا“ عورت کو طلاق واقع نہیں ہوگی۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد محمد بن حسن فی الآثار فرواہ (عن) الامام ابو حنیفہ\* ثم قال محمد وبه ناخذ اذا كان موصولا بمشنية قدمه او اخره\*  
 امام محمد بن حسن رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔  
 (1304) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:  
 امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - اسود کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:  
 ”اللہ کے رسول نے ہمیں اختیار دیا تھا تو ہم نے

(1303) (اخر جہ) محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (514) - وابن ابی شیبہ (84/4) (18016) فی الطلاق - وعبدالرزاق

389/6 (11327) - ابن حزم فی المحلی بالآثار 485/9 فی الطلاق

(1304) (اخر جہ) محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (546) - والبخاری (4962) و (4963) فی الطلاق: باب من خیر

ازواجہ - ومسلم (1477) فی الطلاق: باب التخییر - واحمد (45/6) - والدارمی فی السنن (85/2) (2274) فی الطلاق: باب فی

الغیار - والترمذی (474/3) (1179) - وعبدالرزاق (11/7) (11984) - ابن ابی شیبہ (59/5)

متن روایت: خَيْرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ  
وَسَلَّمَ فَأَخْتَرْنَاهُ فَلَمْ يَعُدَّ ذَلِكَ طَلَاقًا  
نبی اکرم ﷺ کو اختیار کر لیا، تو اس چیز کو طلاق شمار نہیں کیا  
گیا۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - عباس بن عزیز، قطان مروزی - محمد بن مہاجر - ابو عاصم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔  
حافظ حسین بن محمد بن خسر وٹھی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابوطالب بن یوسف - ابو محمد جوہری - ابو بکر ابہری - ابو عمرو بہ  
حرابی - ان کے دادا عمرو بن ابو عمرو - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔  
انہوں نے یہ روایت ابو قاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم - محمد بن شجاع - حسن بن  
زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

(1305) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادِ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:  
امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ  
روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

متن روایت: إِذَا مَلَكَ الرَّجُلُ شَيْئًا مِنْ أَمْرِهِ  
فَسَدَّ النِّكَاحَ وَإِذَا مَلَكَتْ شَيْئًا مِنْ رَوْحِهَا فَقَدْ  
فَسَدَّ النِّكَاحُ  
”جب آدمی عورت کے جسم کے کسی بھی حصے کا مالک بن  
جائے (یعنی وہ عورت اس کی کثیر بن جائے) تو نکاح فاسد ہو  
جائے گا اور اگر عورت شوہر کے کسی حصے کی مالک بن جائے تو بھی  
نکاح فاسد ہو جائے گا۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابوحسین مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابو منصور محمد بن محمد بن عثمان -  
ابو بکر احمد بن جعفر بن حمدان قطعی - بشر بن موسیٰ - ابو عبدالرحمن مرقی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(1306) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادِ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا:  
امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - اسود  
کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - سیدہ عائشہ صدیقہ  
رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

متن روایت: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ لِسُودَةَ حِينَ طَلَقَهَا إِعْتَدِي  
”نبی اکرم ﷺ نے جب سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کو طلاق دی  
تھی تو ان سے یہ فرمایا تھا: تم عدت گزارنی شروع کرو (یا تم  
عدت کے ایام گنتی کرنا شروع کرو)۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن ابراہیم بن زیاد رازی - عمرو بن حمید - سلم بن سالم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(1307) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے

متن روایت: أَنَّ الْمَوْلَى فَيْسَهُ الْجَمَاعُ إِلَّا أَنْ  
يَكُونَ بِهِ عُذْرٌ

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ علقمہ فرماتے ہیں:

”ایلاء کرنے والے شخص کا رجوع یہ ہوگا کہ وہ صحبت کر

لے، اگر اسے کوئی عذر لاحق ہو تو حکم مختلف ہوگا (اس صورت میں

زبانی بھی رجوع کیا جاسکتا ہے)“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن علی بن محمد خطیب - محمد بن احمد بن خطیب - علی بن ربیعہ - حسن بن رشید - محمد بن محمد بن حفص - صالح بن محمد - حماد بن ابیحنیفہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(1308) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - ایک

(نامعلوم) شخص کے حوالے سے - حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے

بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

متن روایت: إِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَعِيَبَ  
ذَلِكَ عَلَيْهِ فَرَأَجَعَهَا فَلَمَّا طَهَّرَتْ مِنْ حَيْضَتِهَا

”انہوں نے اپنی بیوی کو حیض کے دوران طلاق دے دی

تھی اس حوالے سے ان پر اعتراض کیا گیا تو انہوں نے اس

خاتون سے رجوع کر لیا جب وہ خاتون اس حیض سے پاک

ہوئی جس میں انہوں نے اسے طلاق دی تھی تو انہوں نے اس

طلاق کو شمار کیا تھا جو انہوں نے اس وقت اس خاتون کو دی تھی

جب وہ خاتون حیض کی حالت میں تھی۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - عبداللہ بن محمد بن عبداللہ نہروانی - سلیمان بن فضل - داؤد ابن اسد - حماد بن ابیحنیفہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(1307) (اخرجه الحصكفي في مسند الامام (310) - وعبدالرزاق (462/6) (11676) (11677) في الطلاق - وسعيد بن منصور في السنن (1901) - ابن ابي شيبة (135/4) (18589) (1308) (اخرجه الحصكفي في مسند الامام (290) - وابن حبان (4263) - واحمد (54/2) - والنسائي (137) في اول الطلاق و212/6 باب الرجعة - والداقطنى 7/4 - والطيالسى (1853) - وابن ابي شيبة (32/5) - ومسلم (1471) (2) في الطلاق: باب تحريم طلاق الحائض - والطلحاوى في شرح معانى الآثار (53/3)

1307) (اخرجه الحصكفي في مسند الامام (310) - وعبدالرزاق (462/6) (11676) (11677) في الطلاق - وسعيد بن منصور في السنن (1901) - ابن ابي شيبة (135/4) (18589) (1308) (اخرجه الحصكفي في مسند الامام (290) - وابن حبان (4263) - واحمد (54/2) - والنسائي (137) في اول الطلاق و212/6 باب الرجعة - والداقطنى 7/4 - والطيالسى (1853) - وابن ابي شيبة (32/5) - ومسلم (1471) (2) في الطلاق: باب تحريم طلاق الحائض - والطلحاوى في شرح معانى الآثار (53/3)

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنیفہ ثم قال محمد وبہ  
ناخذ لا نری ان یطلقها فی طهرها من حیضہ الی طلقها فیها ولكنه یطلقها اذا طهرت من  
حیضہ اخرى\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام  
محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

ہم یہ سمجھتے ہیں: آدمی عورت کو اس کے حیض کے بعد والے اس طہر میں طلاق نہیں دے گا، جس حیض کے دوران اس نے  
عورت کو طلاق دی تھی، بلکہ جب اگلے حیض کے بعد وہ عورت پاک ہو جائے گی تو اسے طلاق دے گا۔

(1309)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

”متن روایت: إِذَا أَرَادَ الرَّجُلُ أَنْ يُطَلِّقَ امْرَأَتَهُ  
لِلْسِّنَةِ تَرَكَهَا حَتَّى تَحِيضَ وَتَطْهَرَ مِنْ حِيضِهَا ثُمَّ  
يُطَلِّقُهَا تَطْلِيقَةً مِنْ غَيْرِ جَمَاعٍ ثُمَّ يَتْرُكُهَا حَتَّى  
تَنْقُضِيَ عِدَّتَهَا وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا عِنْدَ كُلِّ طَهْرٍ  
تَطْلِيقَةً حَتَّى يُطَلِّقَهَا ثَلَاثًا

امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ  
روایت نقل کی ہے۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:  
”تم میں سے جب کوئی شخص اپنی بیوی کو سنت کے مطابق  
طلاق دینا چاہے تو اس عورت کو چھوڑ دے گا یہاں تک کہ اس کو  
حیض آجائے پھر وہ عورت اس حیض سے پاک ہو جائے پھر وہ  
اسے ایک طلاق دے گا جبکہ اس نے اس عورت کے ساتھ صحبت  
نہ کی ہو پھر اس عورت کو ایسے ہی رہنے دے گا۔ یہاں تک کہ اس  
کی عدت گزر جائے، لیکن اگر وہ چاہے تو عورت کو تین طلاقیں  
دے گا اور ہر طہر کے وقت ایک طلاق دیدے گا یہاں تک کہ وہ  
پوری تین طلاقیں دیدے گا۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے۔

(1310)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

”متن روایت: إِذَا أَرَادَ الرَّجُلُ أَنْ يُطَلِّقَ امْرَأَتَهُ  
الْحَامِلَ لِلْسِّنَةِ فَلْيُطَلِّقْهَا عِنْدَ غُرَّةِ كُلِّ هَلَالٍ\*  
دینے کا ارادہ کرے تو وہ ہر ہلال کے چاند کے ساتھ اسے طلاق دے گا۔“

(1309) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (462)۔ وابن ابی شیبہ 4/5 فی الطلاق: باب ما يستحب من طلاق السنة۔ وكيف  
هو۔ وعبد الرزاق 301/6 (10921) فی الطلاق: باب المارة۔ وابن حزم في المحلى بالآثار 401/9 فی الطلاق

(1310) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (464)۔ وابن ابی شیبہ 58/17743) فی الطلاق: ماقالوا في الحامل كيف  
تطلق؟

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنیفہ ثم قال محمد وبه كان  
 ياخذ ابو حنیفہ اما فی قولنا طلاق الحامل للسنة طلقه واحدة فی غرة الهلال او متى شاء  
 ويتركها حتى تضع حملها وكذلك بلغنا عن حسن البصری (و) جابر بن عبد الله وبلغنا نحو  
 ذلك عن عبد الله بن مسعود رضی اللہ عنہم\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام  
 محمد فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ اس کے مطابق فتویٰ دیا کرتے تھے۔

تاہم ہماری یہ رائے ہے: حاملہ عورت کو طلاق دینے کا سنت طریقہ یہ ہے: آدمی مہینے کے آغاز میں یا جب چاہے اسے ایک  
 طلاق دیدے اور پھر یوں ہی رہنے دے یہاں تک کہ وہ عورت بچے کو جنم دیدے۔

حسن بصری کے حوالے سے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے اسی کی مانند روایت ہم تک پہنچی ہے اور اس کی مانند ایک اور  
 روایت حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ہم تک پہنچی ہے۔

(1311)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادِ عَنْ  
 إِبْرَاهِيمَ:

متن روایت: أَنَّ سُبَيْعَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ الْأَسْمِيَّةَ  
 مَاتَ عَنْهَا زَوْجُهَا فَوَكَدَتْ لِخَمْسَةِ وَعَشْرِينَ يَوْمًا  
 فَمَرَّ بِهَا أَبُو السَّنَابِلِ فَقَالَ لَهَا تَزَيَّنِّي وَتَصْنَعِي  
 تُرِيدِينَ النَّبَاءَ كَلَّا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ حَتَّى يَبْلُغَ أَقْصَى  
 الْأَجَلَيْنِ فَآتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ  
 وَسَلَّمَ فَقَالَ كَذَبَ أَبُو السَّنَابِلِ إِذَا كَانَ ذَلِكَ  
 قَادِرِينَ\*

امام ابوحنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلمہ۔ ابراہیم نخعی کے  
 حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

سیدہ سبیبہ بنت حارث اسلمیہ کے شوہر کا انتقال ہو  
 گیا انہوں نے شوہر کے انتقال کے پندرہ دن بعد بچے کو جنم دیا  
 (اور اس کے بعد شادی کے لئے تیار ہو کر بیٹھ گئیں) ابوسنابل کا  
 اس خاتون کے پاس سے گزر ہوا تو انہوں نے اس خاتون سے  
 کہا: تم آرامتہ اور تیار ہو کر بیٹھ گئی ہو تم شادی کرنا چاہ رہی ہو؟  
 رب کعبہ کی قسم وہ والی عدت نہیں گزرتی جو بعد میں پوری ہوتی  
 ہے اس وقت تک تم آگے شادی نہیں کر سکتی ہو وہ خاتون شی  
 اکرم رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس  
 بارے میں بتایا (تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا) ابوسنابل نے  
 غلط کہا ہے جب یہ صورتحال ہو (یعنی جب تمہاری شادی ہو) تو تم  
 مجھے بھی بتانا۔

\*\*\*

حافظ ابن خردونے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو غناتم بن ابوعثمان۔ ابوحسین بن زرقویہ۔ ابوسہل بن زیاد۔ حامد بن سلم  
 بغوی۔ ہوزہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم - محمد بن شجاع الحنفی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

ولدت بعد وفاته بسبع عشرة ليلة الحدیث \*

”اس خاتون نے اپنے شوہر کے انتقال کے 17 دن بعد بچے کو جنم دے دیا۔“

انہوں نے یہ روایت احمد بن علی بن محمد خطیب - محمد بن احمد خطیب - علی بن ربیعہ - حسن بن رشیق - محمد بن محمد بن حفص - صالح بن محمد - حماد بن ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے پہلی روایت کے الفاظ کے مطابق نقل کی ہے۔

(1312) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عُلَقَمَةَ بْنِ مَرْثِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

”مقن روایت: الْمَتْلَعَيْنَانِ لَا يَجْتَمِعَانِ أَبَدًا \*  
”مقن کرنے والے دونوں افراد (یعنی میاں بیوی) کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتے ہیں۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن منذر بن سعید ہروی - احمد بن عبد اللہ کندی - اوزابراہیم بن جراح - ابوسعید کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(1313) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ:

مقن روایت: أَنَّ عُرْوَةَ بِنَ الْمُغِيرَةَ أَرْسَلَتْ إِلَى شَرِيحٍ وَهُوَ أَمِيرٌ عَلَى الْكُوفَةِ فَسَأَلَتْهُ يَقُولُ الرَّجُلُ لِأَمْرَاتِهِ أَنْتِ طَالِقٌ الْبَتَّةُ فَقَالَ كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَجْعَلُهَا ثَلَاثًا وَكَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَجْعَلُهَا وَاحِدَةً وَهُوَ أَمْلَكُ بِرَجْعَتِهَا فَقَالَ عُرْوَةُ بِنَ الْمُغِيرَةَ فَمَا تَقُولُ أَنْتِ قَالَ شَرِيحٌ

(1312) (أَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِي عَسَاكِرٍ فِي الْمُسْنَدِ الْكَبِيرِ 409/7 - وَمُسْلِمٌ (1493) عَنْ ابْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: حَسَابُ كَمَا عَلَى اللَّهِ - أَحَدُ كَمَا كَاذِبٌ - لِأَسْبَلِ لَكَ عَلَيْهَا - وَالْبِخَارِيُّ (5312) - وَابْنُ حِبَانَ (4287)

(1313) (أَخْرَجَهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الشَّيْبَانِيُّ فِي الْأَثَارِ (497) - وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ (356/6) (11176) فِي الطَّلَاقِ: بَابُ طَلَاقِ الْبَيْتَةِ وَالْحَلِيقَةِ - وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ (382/1) (1664) فِي الطَّلَاقِ: بَابُ الْبَيْتَةِ وَالْبَيْتَةِ الْخَلِيقَةِ وَالْحَرَامِ - وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ فِي الْمُسْنَدِ (429/1) (1664)

حاصل ہوگا۔ عروہ بن مغیرہ نے دریافت کیا: آپ اس بارے میں کیا کہتے ہیں؟ قاضی شریح نے بتایا: میں نے آپ کو یہ بتا دیا ہے جو ان دونوں حضرات کی رائے ہے۔ عروہ بن مغیرہ نے کہا: میں آپ کو تاکید کرتا ہوں کہ آپ بھی اس بارے میں اپنی رائے بیان کریں تو قاضی شریح نے کہا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ طلاق کے لفظ کے ذریعے تو طلاق واقع ہو جائے گی البتہ لفظ ”بتہ“ ایک ایسا لفظ ہے جو بعد میں ایجاد ہوا ہے۔ تو ایسی صورت میں آدمی کی نیت کا اعتبار ہوگا اگر اس نے تین طلاقوں کی نیت کی ہوگی تو تین طلاقیں شمار ہوں گی اور اگر اس نے ایک طلاق کی نیت کی ہوگی تو ایک بائیس طلاق شمار ہوگی اب وہ شخص اس عورت کو شادی کا پیغام دے کر (اس کے ساتھ شادی کر سکتا ہے)

(اس کے بعد ابراہیم نخعی نے یہ بات بیان کی: اس بارے میں قاضی شریح کا فتویٰ میرے نزدیک ان دونوں صاحبان (یعنی حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ) کے قول کے مقابلے میں زیادہ پسندیدہ ہے۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوقاسم بن احمد بن عمر۔ عبداللہ بن حسن ظلال۔ عبدالرحمن بن عمر۔ محمد بن ابراہیم۔ محمد بن شجاع۔ حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے اس کو حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہؒ سے روایت کیا ہے۔

(1314)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْبَصْرِيِّ وَيَعْرِفُ بِالْمَكِّيِّ عَنْ حَسَنِ بْنِ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ:

امام ابوحنیفہ نے۔ اسماعیل بن مسلم بصری جوکی (کے اسم منسوب کے ساتھ) معروف ہیں۔ حسن (بصری) کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ حضرت عمران بن حصینؓ بیان کرتے ہیں:

متن روایت: أَنَّ امْرَأَةً ذَكَرَتْ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

(1314) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (493)۔ والبيهقي في السنن الكبرى 226/7 في النكاح: باب اجل العيب

— وسعيد بن منصور في السنن 72/2 (2010)۔ ابن ابي شيبة 494/3 (16486) في الطلاق: باب ما قال لوفائي امرأة العيب

— وعبدالرزاق 253/6 (10720) و (10722) في الطلاق: باب اجل العيب

رسَلَى اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ زَوْجَهَا لَا يَقْرُبُهَا فَاَجَلَهُ حَوْلًا فَلَمْ يَقْرُبْهَا فَوَجَّهَهَا فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَجَعَلَهَا تَطْلِقَةً بَاتِنَةً

بات ذکر کی کہ اس کا شوہر اس کی قربت حاصل نہیں کر سکتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے شوہر کو ایک سال کی مہلت دی لیکن وہ پھر بھی اس عورت کی قربت حاصل نہیں کر سکا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو اختیار دیا اس عورت نے اپنی ذات کو اختیار کر لیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی اور انہوں نے اس چیز کو ایک بائنہ طلاق قرار دیا۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ طبرانی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد ابن محمد - احمد بن حازم - عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ حسین بن محمد بن خرزوملی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو فضل احمد بن حسن بن خیرون - ابوالی حسن بن احمد بن ابراہیم بن شاذان - ابوالضر احمد بن اشکاب بخاری - عبد اللہ بن طاہر قزوینی - اسماعیل بن توپ قزوینی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

اور انہوں نے اس کو - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن حافظ - عبدالرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(1315) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي بَكْرِ أَيُّوبَ بْنِ أَبِي تَمِيمَةَ كَيْسَانَ الْبَصْرِيِّ:

امام ابوحنیفہ نے - ابوبکر ایوب بن ابی تیمیمہ کيسان بصری کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

مَتْنُ رِوَايَتِهِ: أَنَّ امْرَأَةً قَاتِلَتْ ابْنَ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ حَتَّى جَمَعْنِي وَقَاتِلَتْ سَقْفَ أَبِي قَالَ اتَّخِلِينِي مِنْهُ يَخْدِي قَتِيهِ أَيْضًا قَالَتْ أَجَلٌ وَزِيَادَةٌ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَمَّا الزَّيَادَةُ فَلَا تَمَّ أَسَارَ لِي قَاتِلَتْ فَقَعَلَ

حضرت ثابت بن قیس بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ کی اہلیہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں انہوں نے عرض کی: میں اور ثابت ایک چھت کے نیچے اکٹھے نہیں رہ سکتے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم اس باغ کے عوض میں اس سے خلع حاصل کر لو گی؟ جو اس نے تمہیں مہر کے طور پر دیا تھا۔ اس خاتون نے عرض کی: جی ہاں بلکہ مزید بھی کچھ دے دوں گی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قَاتِلَتْ فَقَعَلَ

(1315) - اخرجه الحصكفي في مسند الامام (301) - وابن حبان (4280) - ومالك في الموطأ 564/2 في الطلاق باب ما جاء في

الخلع - ومن طريق مالك اخرجه الشافعي 5150/2 - واحمد 433/6 - وابوداود (2227) في الطلاق: باب في الخلع - وابن





بُرَيْدَةُ الْمَجْشِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ يَقُولُ:

ابو رباح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت علی بن ابوطالب کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں:

مَتْنُ رِوَايَتِهِ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ أَطْلَاقُ بِالنِّسَاءِ وَالْعِدَّةُ بِالنِّسَاءِ \*

”طلاق کا حکم خواتین کی حیثیت کے اعتبار سے ہوگا اور عدت کا حکم بھی خواتین کی حیثیت کے اعتبار سے ہوگا۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن الامام ابو حنيفة \* ثم قال محمد وبه ناخذ اذا كانت المرأة حرة فطلاقها ثلاث وعدتها ثلاث حيض حراً كان زوجها او عبداً وهو قول ابو حنيفة رضى الله عنه \*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں: جب عورت آزاد ہو تو اس کو تین طلاقیں دی جائیں گی اور اس کی عدت تین حیض ہوگی خواہ اس کا شوہر آزاد ہو یا غلام ہو امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1318) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں:

مَتْنُ رِوَايَتِهِ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ إِذْ آتَاهُ آتٍ يَسْأَلُهُ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَطْلِقَتَيْنِ ثُمَّ تَرَكَهَا حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا ثُمَّ تَزَوَّجَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ فَدَخَلَ بِهَا ثُمَّ طَلَّقَهَا أَوْ مَاتَ عَنْهَا ثُمَّ أَرَادَ الْأَوَّلَ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا فَقَالَ لِي أَسْمِعْتُ فِيهَا مِنْ ابْنِ عُمَرَ شَيْئًا فَقُلْتُ لَا وَلَكِنِّي سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ يَهْدِمُ جَمَاعُ الْأَخْرِ النَّسَبِ وَالنَّسَبِ فَقَالَ إِذَا لَقِيتَ ابْنَ عُمَرَ فَسَلْهُ عَنْ ذَلِكَ فَلَقِيتُ ابْنَ عُمَرَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ \*

”ایک مرتبہ میں عبداللہ بن عتبہ کے پاس موجود تھا ایک شخص ان کے پاس آیا اور ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو اپنی بیوی کو دو طلاقیں دے دیتا ہے پھر اسے ویسے ہی ترک کر دیتا ہے یہاں تک کہ اس عورت کی عدت گزر جاتی ہے پھر وہ عورت دوسری شادی کر لیتی ہے پھر دوسرا شوہر اس کی رخصتی کروا دیتا ہے پھر وہ دوسرا شخص اسے طلاق دے دیتا ہے یا اس کو چھوڑ کر انتقال کر جاتا ہے پھر پہلا شوہر عورت کے ساتھ دوبارہ شادی کرنا چاہتا ہے تو عبداللہ بن عتبہ نے مجھ سے دریافت کیا: کیا آپ نے اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کوئی بات سنی ہے؟ میں نے جواب دیا: جی نہیں لیکن میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ دوسری مرتبہ کی شادی دو یا تین طلاقوں کو کالعدم کر دیتی ہے۔ تو

(1318) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (467) - وابن أبي شيبة (18380) في الطلاق: باب من قال: هي عنده على طلاق

جديد - وعبد الرزاق (11168) - والبيهقي في السنن الكبرى 7/355

عبداللہ بن عتبہ نے کہا: جب تمہاری ملاقات حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے ہو تو ان سے اس بارے میں دریافت کرنا۔ راوی کہتے ہیں میری ملاقات حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے ہوئی، میں نے دریافت کیا تو انہوں نے بھی حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے قول کے مطابق جواب دیا۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں— ابوقاسم بن احمد بن عمر— عبداللہ بن حسن خلیل— عبدالرحمن بن عمر— محمد بن ابراہیم— محمد بن شجاع— حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنيفة\* ثم قال محمد وبهذا كله كان ياخذ ابو حنيفة اما قولنا فهى على ما بقى من طلاقها اذا بقى منه شيء وهو قول عمر بن الخطاب وعلى بن ابو طالب ومعاذ بن جبل وابى بن كعب وعمران بن حصين وابى هريرة رضى الله عنهم\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ ان سب صورتوں میں یہی فتویٰ دیتے ہیں۔

تاہم ہماری یہ رائے ہے: باقی رہ جانے والی طلاقوں کی بنیاد پر وہ اس کے پاس آئے گی، جبکہ ایک طلاق بچی ہوئی ہو۔

حضرت عمر بن خطاب، حضرت علی بن ابوطالب، حضرت معاذ بن جبل، حضرت ابی بن کعب، حضرت عمران بن حصین اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم کا یہی فتویٰ ہے۔

(1319) — سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ:

”متن روایت: إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ ثُمَّ رَاجَعَهَا فَقَدْ انْهَدَمَ مَا مَضَى مِنْ عِدَّتِهَا فَإِنْ طَلَّقَهَا اسْتَأْنَفَتْ الْعِدَّةَ“

امام ابوحنیفہ نے— حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

”جب کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دے دے اور پھر اس سے رجوع کر لے تو اس کی گزشتہ عدت کا عدم شمار ہوتی ہے پھر اگر وہ اس عورت کو طلاق دے دیتا ہے تو عورت نئے سرے سے عدت گزارے گی۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنيفة\* ثم قال محمد وبه ناخذ

(1319) (اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار) (467) — وعبد الرزاق 306/6 (10946) في الطلاق: باب الرجل يطلق المرأة ثم

يراجعها في عدتها ثم يطلقها من اي يوم تعد؟

وہو قول ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ\*

امام محمد بن حسن رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں، امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔  
حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1320) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْحَكَمِ بْنِ عَجْتَبَةَ عَنْ مَقْسَمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ النَّفْسَ الْجَمَاعَ وَعَزِيمَةَ الطَّلَاقِ إِفْقَاءً أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ\*  
امام ابو حنیفہ نے - حکم بن عجتیبہ - مقسم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:  
”رجوع صحبت کرنے کی صورت میں ہوتا ہے اور طلاق کا پختہ عزم چار مہینے کا گزر جانا ہے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - علی بن محمد بن عبید - علی بن عبدالملک بن عبد ربہ - امام ابو یوسف قاضی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوسعید احمد بن عبدالجبار بن احمد - قاضی ابوقاسم علی بن ابوبلی - ابوقاسم ابن شلاج - ابوعباس احمد بن عقدہ - عبدالواحد بن حارث نخدی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ابراہیم بن مغیرہ مروزی - محمد بن مزاحم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔

(1321) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادِ بْنِ إِبرَاهِيمَ:  
امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلمان کے حوالے سے - ابراہیم نخعی سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے:

”جو کسی کنیز سے شادی کرتا ہے پھر وہ کنیز آزاد ہو جاتی ہے تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اس کنیز کو اختیار دیا جائے گا اگر وہ اپنے شوہر کو اختیار کر لے تو اس کی بیوی شمار ہوگی اور اگر اپنی ذات کو اختیار کر لیتی ہے تو اب مرد کا اس پر کوئی اختیار نہیں ہو گا اگر مرد کا انتقال ہو جائے اور عورت نے شوہر کو اختیار کر لیا تھا تو اب اس عورت کی عدت چار ماہ و دس دن ہوگی اور اس کو وراثت میں حصہ ملے گا“ لیکن اگر مرد کا انتقال ہو جاتا ہے اور عورت نے اپنی ذات کو اختیار کر لیا تھا تو اس کی عدت تین حیض ہوگی، لیکن

متن روایت: فِيهِ الرَّجُلُ يَتَزَوَّجُ الْاِمَةَ فَتَعْتَقُ قَالَ تَخَيَّرَ فَاِنْ اِخْتَارَتْ زَوْجَهَا فِيهِ اِمْرَاَتُهُ وَاِنْ اِخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَلَيْسَ لَهَا عَلَيْهَا سَبِيلٌ وَاِنْ مَاتَ وَقَدْ اِخْتَارَتْهُ فَعِدَّتُهَا اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرٍ وَلَهَا السَّبِيْرَاتُ وَاِنْ مَاتَ وَقَدْ اِخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَعِدَّتُهَا ثَلَاثٌ حَيْضٍ وَا لَا مِيْرَاتٍ لَهَا\*

(1320) - اخرجه ابن ابى شيبه 4/136 (18596) فى الطلاق - وسعيد بن منصور 2/53 (1893) - والبيهقى فى السنن الكبرى 7/379

(1321) - اخرجه محمد بن الحسن الشيبانى فى الآثار (428) فى النكاح - باب يتزوج الامة ثم يشترىها ويعتق - وابن ابى

شيبه 5/168 فى الطلاق - باب ما قالوا فى الامة تكون للرجل فيعتقها - تكون عليها عدة ؟

اسے وراثت میں حصہ نہیں ملے گا۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) الامام ابو حنیفہ ثم قال محمد وبہ ناخذ  
وہو قول ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام  
محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1322)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

متن روایت: إِذَا اغْتَصَتِ الْمَمْلُوكَةُ وَكَلَّهَا زَوْجٌ  
خَيْرَتْ فَإِنْ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَهَمَّا عَلَى نِكَاحِهِمَا  
فَإِنْ كَانَ دَخَلَ بِهَا كَانَ الصِّدَاقَ لِمَوْلَاهَا وَإِنْ  
اخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَرِيقٌ بَيْنَهُمَا وَلَمْ  
يَكُنْ لَهَا صِدَاقٌ مِنْ يَوْمِهَا ذَلِكَ\*

امام ابوحنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلمان کے حوالے سے یہ  
روایت نقل کی ہے۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

”جب کسی کنیز کو آزاد کر دیا جائے اس کا شوہر موجود ہو تو  
اس کو اختیار دیا جائے گا اگر وہ اپنے شوہر کو اختیار کر لیتی ہے تو یہ  
دونوں اپنے نکاح پر برقرار رہیں گے اگر مرد نے عورت کی رخصتی  
کر والی ہوئی تھی تو مہر کی رقم کنیز کے آقا کو ملے گی اور اگر عورت  
اپنی ذات کو اختیار کر لیتی ہے اور مرد نے اس کی رخصتی نہیں کروائی  
تھی تو ان دونوں میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی جائے  
گی اور پھر اس عورت کو کوئی مہر نہیں ملے گا۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) الامام ابو حنیفہ ثم قال محمد وبہ ناخذ  
وہو قول ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام  
محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1323)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ:

متن روایت: فِيْ اَلْاَمَةِ يَمُوْتُ عَنْهَا زَوْجُهَا فَتَعْتَقُ

امام ابوحنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلمان کے حوالے سے یہ  
ابراہیم نخعی سے ایسی کنیز کے بارے میں نقل کیا ہے:

”جس کا شوہر انتقال کر جاتا ہے اور اپنی عدت کے دوران

(1322) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (429) فی النکاح: باب الزوج یتزوج الامه ثم یشترها او یعتق۔

وعبدالرزاق (13004) باب الامه تعتق عند العبد۔ وابن ابی شیبہ (97/5) فی الطلاق: باب ما قالوا فی الامتخیر فتختار نفسها

(1323) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (430) فی النکاح: باب الزوج یتزوج الامه ثم یشترها او یعتق۔ وابن ابی شیبہ

168/5 فی الطلاق: باب ما قالوا فی الامه تكون للرجل فیعتقها۔ تكون علیها عده؟

قِي عَدَّتْهَا اِنَّهَا تَعْتَدُ عِدَّةَ الْاَمَةِ وَلَا تَرْتِ وَيَا  
عَلَّقَهَا تَطْلِقُفَيْنِ ثُمَّ اُعْتَدَتْ اِعْتَدَتْ عِدَّةَ الْاَمَةِ  
وہ عورت آزاد ہو جاتی ہے تو وہ یہ فرماتے ہیں: وہ کینز کی عدت کی طرح کی عدت گزارے گی اور وہ وارث نہیں بنے گی لیکن اگر مرد نے اسے طلاق دے دی پھر وہ عورت آزاد ہو جاتی ہے تو وہ کینز کی عدت گزارے گی۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) الامام ابو حنیفہ ثم قال محمد وبہ ناخذ  
وهو قول ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1324)۔ سند روایت: (ابو حنیفہ) عن حماد بن عمار  
ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابی سلمہ۔ ابراہیم نخعی کے حوالے سے۔ علقمہ کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

”انہوں نے اپنی بیوی کو ایک طلاق دیدی اور پھر اس عورت کو ایک حیض آیا پھر سترہ ماہ تک اسے حیض نہ آیا پھر اس کے بعد حیض آنے سے پہلے اس عورت کا انتقال ہو گیا علقمہ نے اس صورت حال کا ذکر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کیا تو انہوں نے فرمایا: یہ وہ عورت ہے جس کی وراثت کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے روک لیا تھا تو تم اس کو حاصل کر لو۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ حسین بن محمد بن خرو نے یہ روایت۔ ابوقاسم بن احمد بن عمر۔ عبداللہ بن حسن خلال۔ عبدالرحمن بن عمر۔ محمد بن ابراہیم۔ محمد بن شجاع۔ حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) الامام ابو حنیفہ \* ثم قال محمد وبہ  
ناخذ تعتد بالمحیض ابدًا حتى تمس من المحیض فتعتد بالشہور ویرثها زوجها ما كانت  
عدتہ وهو قول ابو حنیفہ\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ وہ عورت اس وقت تک حیض کے حساب سے عدت گزارے گی جب تک وہ

(1324)۔ اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (478)۔ والبیہقی فی السنن الکبریٰ 419/7۔ وسعید بن منصور فی السنن  
1300)348/1 اور (1301)۔ ابن ابی شیبہ 173/4 (18993) فی الطلاق۔ وعبدالرزاق (342/6) (11104) فی الطلاق

حیض سے ماپوں نہیں ہو جاتی پھر وہ مہینوں کے حساب سے عدت گزارے گی جب تک اس عورت کی عدت پوری نہیں ہو جاتی اس کا شوہر اس کا واوٹ بنے گا امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔

(1325) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الْحُسَيْنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ

عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:

مَتْنُ رِوَايَتِهِ: أَنَّهُ آتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ طَلَّقْتُ امْرَأَتِي

ثَلَاثًا فَقَالَ عَصَيْتَ رَبَّكَ وَحَرَمْتَ عَلَيْكَ حَتَّى

تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ.

امام ابوحنیفہ نے عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی الحسین - عمرو بن دینار - عطاء کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے:

ایک شخص حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور

بولاً: میں نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی ہیں تو حضرت

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم نے اپنے پروردگار کی ممانعت

کی ہے اور وہ عورت تمہارے لئے حرام ہو گئی ہے جب تک

تمہارے علاوہ دوسری شادی (کرنے کے بعد بیوہ یا طلاق یافتہ

نہیں ہو جاتی ہے)۔

.....

حافظ ظہیر بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - احمد بن محمد بن سعید - حسن بن سلام - عیسیٰ بن محمد بن حسن - امام ابوحنیفہ سے

نقل کی ہے۔

حافظ کہتے ہیں: امام ابو یوسف نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کرتے ہوئے یہ کہا ہے: - یہ عبد اللہ بن ابی الحسین - عمرو

عطاء کے حوالے سے - حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے (حافظ کہتے ہیں): تاہم پہلی روایت درست ہے۔

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر رضی اللہ عنہما نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابو فضل احمد بن حسن بن خیرون - ابو علی حسن بن احمد

شاذان - قاضی ابو نصر احمد بن اشکاب - عبد اللہ بن طاہر قزوینی - اسماعیل بن توہب قزوینی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ

رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔

امام ابوحنیفہ نے - سلیمان بن مہران - عمش - ابراہیم بن

عامر بن ربیعہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

امیر المؤمنین حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

(1325) (اخبرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (486) - والطحاوی فی شرح معانی الآثار 42/2 - والبیہقی فی السنن البیہقی 337/7 فی الطلاق - وابوداؤد 260/2 (2197) فی الطلاق: باب نسخ المراجعة - وعبدالرزاق 397/6 (11352) فی الطلاق

(1326) (اخبرجہ عبدالرزاق (12276) - وابن ابی شیبہ 74/4 (1796) - والبیہقی فی السنن الکبری 395/7 (15110) - والبیہقی فی السنن البیہقی 337/7

المعرفة 498/5 (4479) - وقد ذکرہ البخاری تعلیقاً فی الطلاق: باب الطلاق فی الاغلاق - وسعید بن منصور 310/1 (1113) - والبیہقی فی السنن البیہقی 337/7

المحدث فی المسند 120/1 (742)

اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

متن روایت: كُلُّ الطَّلَاقِ جَائِزٌ إِلَّا طَلَاقَ الْمُعْتَوَةِ  
 ”ہر قسم کی دی ہوئی طلاق واقع ہو جاتی ہے سوائے پاگل  
 کی دی ہوئی طلاق کے“۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو عبد اللہ حسن بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو سعید احمد بن عبد الجبار - قاضی ابوقاسم تنوخی - ابوقاسم بن  
 شلاج - ابوعباس احمد بن عقدہ - محمد بن عمر بن عثمان حرانی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے نقل کی ہے:

عَلِيُّ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ فَسُئِلَ عَنْ طَلَاقِ السُّكْرَانَ فَقَالَ حَدَّثَنِي الْهَيْثَمُ  
 الصَّيْرَفِيُّ عَنْ عَامِرٍ وَشَرِيحٍ أَنَّهُمَا قَالَا طَلَاقُ السُّكْرَانَ جَائِزٌ فَقُلْتُ لَهُ قَالَ الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ  
 عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُلُّ طَلَاقٍ جَائِزٌ إِلَّا طَلَاقَ الْمُعْتَوَةِ \* فَقَالَ أَبُو  
 حَنِيفَةَ هَذَا أَحْسَنُ مِمَّا فِي يَدِنَا ثُمَّ ذَهَبَ إِلَيَّ سَلِيمَانَ الْأَعْمَشُ فَسَأَلَهُ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ \*

علی بن ربیع اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں امام ابو حنیفہ کے پاس موجود تھا ان سے نشے کے شکار شخص کی دی ہوئی  
 طلاق کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا: بیشم صیرفی نے عامر شعی اور قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی  
 ہے: یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: نشے کی حالت میں دی گئی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔

میں نے ان سے کہا: اعمش نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے عامر بن ربیع کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کیا  
 ہے: ہر شخص کی دی ہوئی طلاق واقع ہو جاتی ہے البتہ اس شخص کی دی ہوئی طلاق واقع نہیں ہوتی جس کی عقل پر پردہ ہو۔

تو امام ابو حنیفہ نے فرمایا: ہمارے پاس جو معلومات ہیں یہ ان سے زیادہ بہتر موقف ہے پھر وہ سلیمان اعمش کے پاس گئے اور  
 ان سے اس روایت کے بارے میں دریافت کیا۔

(1327) - سندر روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ

الصَّيْرَفِيِّ عَنْ عَامِرٍ وَشَرِيحٍ أَنَّهُمَا قَالَا:  
 اور قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے یہ دونوں  
 حضرات فرماتے ہیں:

متن روایت: طَلَاقُ السُّكْرَانَ جَائِزٌ \*  
 ”نشے کی حالت میں دی ہوئی طلاق واقع ہو جاتی ہے“۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو نے امام ابو حنیفہ تک سابقہ سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

(1328) - سندر روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَمْرٍو بْنِ

مَرْثَةَ عَنْ أَبِي عَمِيَّةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عَبْدِ

(1327) ۱۱۳۷ جہ ابن ابی شیبہ 78/4 (17964) فی الطلاق: باب طلاق السکران - وعبدالرزاق 83/7 (12302) - ابن حزم فی



اللَّهُ بِنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ:

مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

متن روایت: إِذَا أَلَى الرَّجُلُ مِنْ أَمْرَاتِهِ وَانْقَضَتْ

”جب کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ ایلاء کر لے اور چار ماہ

أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَلَمْ يَفِيءَ إِلَيْهَا بَانَتْ مِنْهُ بِتَطْلِيقَةٍ

گزر جائیں اور مرد نے عورت سے رجوع نہ کیا ہو تو عورت ایک

وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ ثَلَاثَ حَيَضٍ\*

طلاق کے ساتھ بائید ہو جائے گی اور عورت پر عدت گزارنا لازم

ہوگا۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو عباس احمد بن محمد بن سعید۔ احمد بن محمد بن عبیدہ نیشاپوری۔ احمد بن جعفر انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ ابراہیم ابن طہمان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو فضل احمد بن حسن بن خیرون۔ ابو علی حسن بن احمد بن ابراہیم ابن شاذان۔ ابوالنصر احمد بن نصر بن اشکاب قاضی بخاری۔ عبد اللہ بن طاہر قزوینی۔ محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے تاہم انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ زائد نقل کئے ہیں:

بانت منه بتطليقة وكان خاطبها في العدة ولا يخطبها في العدة غيره\*

”وہ ایک طلاق کے ساتھ مرد سے جدا ہو جائے گی البتہ اس کی عدت کے دوران وہ اس عورت کو شادی کا پیغام دے سکتا ہے تاہم اس کی عدت کے دوران کوئی دوسرا شخص اسے شادی کا پیغام نہیں دے سکتا۔“

انہوں نے یہ روایت ابوقاسم بن احمد بن عمر۔ عبد اللہ بن حسن خلال۔ ابو عبید اللہ احمد بن محمد بن یوسف۔ حسین بن یحییٰ بن عباس۔ ابو علی حسن بن احمد۔ ابوالنصر احمد بن اشکاب۔ محمد بن ربیعہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوقاسم اور ان کے بھائی عبد اللہ یہ دونوں احمد بن عمر کے صاحبزادے ہیں۔ عبد اللہ بن حسن خلال۔ عبد الرحمن بن عمر۔ محمد بن ابراہیم۔ محمد بن شجاع۔ حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ سے امام محمد بن حسن کے روایت کردہ الفاظ میں ہی نقل کی ہے۔

(1329)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَمَّارِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَسَّارِ الْجُهَنِيِّ الْكُوفِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

امام ابوحنیفہ نے۔ عمار بن عبد اللہ بن یسار جہنی کوئی نے اپنے والد کے حوالے سے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

(1328)۔ اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (539)۔ والبيهقي في السنن الكبرى 389/7۔ وعبد الرزاق (11641)454/6 في الطلاق: باب انقضاء العدة۔ وابن ابى شيبة (18537)31/4 في الطلاق: باب ما قالوا في الرجل يؤلى من امراته فتمضى عدة الايلاء۔ وسعيد بن منصور في السنن 51/2 (1886)

(1329)۔ اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (522)۔ وابن ابى شيبة (18507) 128/4 (180508) وعبد الرزاق (11844)503/6 (1845)۔ وابن حزم في المحلى بالآثار 519/9 في الخلع

متن روایت: أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ تَخْلَعَ الْمَرْأَةُ بِأَكْثَرِ مِمَّا  
 ”وہ اس بات کو کرویہ قرار دیتے ہیں کہ عورت کو مہر کے طور  
 پر جو کچھ دیا گیا تھا اس سے زیادہ لے کر عورت کو خلع دیا جائے۔“  
 غَطَّيْتُ“

.....

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد - قاسم بن محمد - ابو بلال - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام  
 ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ حسین بن محمد ابن خرونی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو سعید احمد بن عبد الجبار صیرفی - قاضی ابوقاسم تنوخی - ابوقاسم  
 بن شجاع - ابو عباس احمد بن عقده - محمد بن محمد بن عبد اللہ بن سعید کندی - عبد اللہ بن عامر بن زرارہ - میتب بن شریک کے حوالے  
 سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

(1330) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلِيِّ بْنِ  
 بَدَيْمَةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ مَسْرُوقٍ أَنَّهُ قَالَ:  
 ”جب کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ ایلاء کر لے اور چار ماہ  
 گزر جائیں اور مرد نے عورت سے رجوع نہ کیا ہو تو عورت  
 ایک طلاق کے ساتھ اس سے علیحدہ ہو جائے گی۔“  
 إِذَا أَلَى الرَّجُلُ مِنْ أَمْرَاتِهِ فَمَضَتْ  
 أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَلَمْ يَفِيءَ إِلَيْهَا بَانَثٌ مِنْهُ بِتَطْلِيقَةٍ

.....

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خرونی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلال - عبد الرحمن بن  
 عمر - محمد بن ابراہیم بن حمیش - محمد بن شجاع طی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔  
 حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔

(1331) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُوسَى بْنِ  
 عَقِيلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ الْحَسَنِ:  
 ”جو شخص اپنی بیوی کو ایک طلاق دیدے اور اس نے نیت  
 تین طلاقیں کی ہو تو یہ ایک ہی طلاق شمار ہوگی۔“  
 تَيْنَ طَلَاقٍ كِي هُوَ تَوْ يَدِيكِ هِي طَلَاقٌ شَارِهُوْغِي“

.....

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو بکر احمد بن علی بن علی بن اشید - قاضی قاسم بن کائن - ربیع بن سلیمان  
 اور سلیمان بن ربیع ان دونوں نے - ابو مطیع الحلی سے نقل کی ہے:

عَنْ مُوسَى بْنِ عَقِيلٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا حَنِيفَةَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَاحِدَةً بِنَوَى ثَلَاثًا قَالَ هِيَ ثَلَاثٌ فَحَدَّثَنِي عَنْ عَمْرٍو بْنِ عَبْدِ عَن حَسَنِ انْهَاءِ وَاحِدَةً فَكَانَ يَفْعَى انْهَاءَ وَاحِدَةً بَعْدَ ذَلِكَ\*

موسیٰ بن عقیل بیان کرتے ہیں میں نے امام ابوحنیفہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو اپنی بیوی کو ایک طلاق دیتا ہے اور اس کی نیت تین طلاقیں کی ہوتی ہے تو انہوں نے فرمایا: یہ تین طلاقیں شمار ہوں گی۔  
میں نے انہیں عمرو بن عبید کے حوالے سے یہ روایت سنائی: حسن بصری یہ فرماتے ہیں: یہ ایک طلاق شمار ہوگی تو اس کے بعد امام ابوحنیفہ یہی فتویٰ دینے لگے کہ وہ ایک طلاق شمار ہوگی۔

امام ابوحنیفہ نے - محمد بن قیس ہمدانی - ابراہیم نخعی اور عامر شععی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ اسود بن یزید بیان کرتے ہیں:

”ایک شخص نے ایک عورت کے بارے میں یہ کہا جس عورت کا ذکر اس کے سامنے ہوا تھا کہ اگر میں نے اس کے ساتھ شادی کر لی تو اسے طلاق ہو تو اسود نے اسے کچھ بھی نہیں کہا، انہوں نے اہل حجاز سے اس بارے میں دریافت کیا کہ انہوں نے کہا: ان کے نزدیک بھی ایسی صورت میں کچھ بھی نہیں ہوتا۔ وہ مرد اس عورت سے شادی کر کے اس کی رخصتی کروا سکتے ہیں۔ اسود کہتے ہیں: میں نے اس بات کا ذکر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کیا تو انہوں نے اس مرد کو یہ ہدایت کی کہ وہ اس عورت کو بتادے کہ وہ اپنی ذات کی مالک ہے (یعنی اسے خلیع ہوگئی ہے)“

(1332) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسِ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ رَبِيعِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ وَعَمْرِو بْنِ عَبْدِ عَن الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ:

متن روایت: أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِامْرَأَةٍ ذُكِرَتْ لَهُ إِنَّ نَزَّ وَجَنَّتْهَا فَهِيَ طَالِقٌ فَلَمْ يَرَ الْأَسْوَدُ ذَلِكَ شَيْئًا وَسَأَلَ أَهْلَ الْحِجَازِ فَلَمْ يَرَوْا ذَلِكَ شَيْئًا فَتَزَوَّجَهَا وَدَخَلَ بِهَا فَلْذُكِرَتْ ذَلِكَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَأَمَرَهُ أَنْ يُخْبِرَهَا أَنَّهَا أَمَلَتْكَ بِنَفْسِهَا

ابو عبد اللہ بن خرزومی نے یہ روایت - ابو فضل احمد بن خیرون - ابویعلیٰ بن شاذان - قاضی ابونصر احمد بن اشکاب - عبد اللہ بن طاہر قزوینی - اسماعیل بن توہم قزوینی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت دو بھائیوں عبداللہ اور ابوقاسم رضی اللہ عنہما یہ دونوں احمد بن عمر کے صاحبزادے ہیں - عبداللہ ابن حسن خلیل - محمد بن الحسن بن عمر - محمد بن ابراہیم - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(1332) اعرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (508) - وابن ابی شیبہ (17838) فی الطلاق: باب من كان يوقعه عليه ويضم

امام ابوحنیفہ نے ابوخیطر بن طریف - ابن ابوملیکہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

”جو شخص چاہے، میں اس کے ساتھ ماہلہ کرنے کے لئے تیار ہوں کہ جو شخص اپنی کنیز کے ساتھ ظہار کرتا ہے اس پر کفارہ لازم نہیں ہوتا۔“

(1333) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي حَوْرِنٍ عَنْ طَرِيفِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ: مَنْ شَاءَ بَاهِلَهُ أَنْ لَا كَفَّارَةَ عَلَيَّ مَنْ ظَاهَرَ مِنْ أُمَّتِهِ

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس احمد بن عقدہ - اسماعیل بن حماد - امام ابو یوسف قاضی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

اور اسی سند کے ساتھ - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ اور اسی سند کے ساتھ - اسد بن عمرو کے حوالے سے - ابوخیطر سے براہ راست روایت کی ہے۔

امام ابوحنیفہ نے - یثیم سے یہ روایت نقل کی ہے:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ سوہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: تم عدت گزارنی شروع کرو، تو وہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے میں بیٹھ گئیں کہ اے اللہ کے نبی! آپ مجھ سے رجوع کر لیں، میں تقسیم میں اپنا مخصوص دن عاشر کو بہہ کرتی ہوں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون سے رجوع کر لیا۔“

(1334) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ يَثِيمٍ: مَنْ رَوَيْتَ عَنْ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِسُودَةَ ابْنَتِي فَقَعَدَتْ لَهُ عَلَى طَرِيفٍ وَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ رَاجِعْنِي فَإِنِّي قَدْ وَهَبْتُ يَوْمِي فِي الْقَسَمِ لِعَائِشَةَ فَرَاجَعَهَا

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر رضی اللہ عنہ نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو حسین علی بن حسین بن ایوب بزاز - قاضی ابوالعلاء محمد بن علی بن یعقوب واسطی - ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان - بشر بن موسیٰ - ابو عبد الرحمن مرقی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1335) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ زَيْدِ بْنِ

1333) اخرجہ ابویوسف فی الآثار 151 (697) - والبیہقی فی السنن الكبرى 383/7 فی الطہار - والدارقطنی فی السنن 3/191 (3816) فی النکاح

1334) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (516) - والحصکفی فی مستد الامام (289) - والبیہقی فی السنن الكبرى 297/7 - وابن سعد فی الطبقات 530/8

1335) ابوسعید بن منصور 58/2 (1926) - وعبدالرزاق 466/6 (11697) عن ابن مسعود موقوفاً - وابن ابی شیبہ 138 (18616) عن علی موقوفاً

نقل کی ہے۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جب کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ ایلاء کر لے اور پھر اس عورت کو طلاق دیدے تو طلاق اور ایلاء دونوں کی مثال گھڑ دوڑ میں حصہ لینے والے دو گھوڑوں کی طرح ہوگی ان میں سے جو پہلے آگے نکل جائے گا وہ واقع ہو جائے گا۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ طحطاوی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو عباس احمد بن محمد بن سعید۔ منذر بن محمد۔ ابن۔ یونس بن کبیر۔ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

امام ابو حنیفہ (کے بارے میں یہ مذکور ہے):

”ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: اے ابو حنیفہ! میں نے آج صبح نیبیڈی لی تو مجھے پتہ نہیں چل سکا کہ کیا میں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی ہے یا نہیں دی ہے؟ تو امام ابو حنیفہ نے اس سے فرمایا: تمہاری بیوی تمہاری بیوی شمار ہوگی جب تک تم کو اس بات کا یقین نہیں ہوتا کہ تم نے اس عورت کو طلاق دے دی ہے۔“

روای کہتے ہیں: پھر وہ شخص امام ابو حنیفہ کے پاس سے اٹھ کر سفیان ثوری کے پاس گیا اور ان سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: تم اپنی بیوی سے رجوع کر لو۔ کیونکہ اگر تم نے اسے طلاق دی ہوئی ہوگی تو اب تم اس سے رجوع کر لو گے اور اگر تم نے اسے طلاق نہیں دی ہوئی ہوگی تو رجوع کرنا تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا اس شخص نے انہیں بھی چھوڑ دیے اور شریک بن عبد اللہ کے پاس آیا اور بولا: اے ابو عبد الرحمن! میں نے آج صبح نیبیڈی لی تھی تو مجھے پتہ نہیں ہے کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دی ہے یا نہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: تم جاؤ اور اس عورت سے طلاق دو اور پھر رجوع کر لو پھر وہ شخص امام زفر کے پاس آیا اور

السُّوَيْدِيُّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَتَرَنَ رَوَايَتِ: إِذَا أَلَى الرَّجُلُ مِنْ امْرَأَتِهِ ثُمَّ طَلَقَهَا فَالطَّلَاقُ وَالْإِيْلَاءُ كَمَقْرَسِي رَهَانٍ بَيْنَهُمَا سَبَقَ وَقَعَ

(1336)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ)

مَتَرَنَ رَوَايَتِ: جَاءَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ يَا أَبَا حَنِيفَةَ شَرِبْتُ الْبَارِخَةَ نَيْدًا فَلَا أَدْرِي أَطَلَقْتُ امْرَأَتِي أَمْ لَا فَقَالَ لَهُ الْمَرْأَةُ امْرَأَتُكَ حَتَّى تَسْتَيَقِنَ أَنَّكَ طَلَقْتَهَا قَالَ فَتَرَكَهُ ثُمَّ جَاءَ إِلَى سَفْيَانَ الثَّوْرِيِّ فَسَأَلَهُ عَنْهُ فَقَالَ رَاجِعْهَا فَإِنْ كُنْتَ قَدْ طَلَقْتَهَا فَقَدْ رَاجَعْتَهَا وَإِنْ لَمْ تَكُنْ قَدْ طَلَقْتَهَا فَلَا تَضُرُّكَ الْمَرْاجَعَةُ شَيْئًا ثُمَّ تَرَكَهُ وَجَاءَ إِلَى شَرِيكَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ شَرِبْتُ الْبَارِخَةَ نَيْدًا فَلَا أَدْرِي أَطَلَقْتُ امْرَأَتِي أَمْ لَا فَقَالَ إِذْهَبْ فَطَلَقْهَا ثُمَّ رَاجِعْهَا ثُمَّ جَاءَ إِلَى زُفَرٍ فَسَأَلَهُ فَقَالَ هَلْ سَأَلْتَ أَحَدًا قَبْلِي فَقَالَ نَعَمْ قَالَ مَنْ؟ قَالَ أَبَا حَنِيفَةَ، قَالَ مَا قَالَ لَكَ؟ فَقَالَ قَالَ لِي الْمَرْأَةُ امْرَأَتُكَ حَتَّى تَسْتَيَقِنَ أَنَّكَ قَدْ طَلَقْتَهَا أَمْ لَا قَالَ الصَّرَافُ مَا قَالَ لَكَ ثُمَّ قَالَ هَلْ سَأَلْتَ غَيْرَهُ قَالَ سَفْيَانَ الثَّوْرِيَّ قَالَ فَمَا قَالَ لَكَ؟ فَقَالَ قَالَ لِي إِذْهَبْ فَرَاجِعْهَا قَالَ مَا أَحْسَنَ مَا قَالَ قَالَ هَلْ سَأَلْتَ غَيْرَهُ قَالَ شَرِيكَ

بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ فَمَا قَالَ لَكَ؟ قَالَ قَالَ لِي إِذْ هَبْتُ قَطَلِقْهَا نُمْ رَاجِعَهَا قَالَ فَضَحِكَ زُفَرٌ رَحِمَهُ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ لِأَضْرِبَنَّ لَكَ مَثَلًا رَجُلٌ تَوَضَّأَ مِنْ مِشْعَبٍ يَسْبِيلُ قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ فَوَيْلُكَ طَاهِرٌ وَصَلَاتُكَ تَامَّةٌ حَتَّى تَسْتَيِّقَنَّ أَمْرَ الْمَاءِ وَقَالَ سُفْيَانُ إِغْسَلُهُ فَإِنْ كَانَ نَجَسًا فَقَدْ طَهَّرَ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ نَجَسًا فَقَدْ رِذَّتْهُ طَهَارَةٌ وَقَالَ شَرِيكٌ بُلْ عَلَيْهِ نُمْ إِغْسَلُهُ

سے اس بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے دریافت کیا: کیا تم نے مجھ سے پہلے کسی سے یہ مسئلہ دریافت کیا؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں۔ امام زفر نے دریافت کیا: کس سے؟ اس نے جواب دیا: امام ابوحنیفہ سے۔ امام زفر نے دریافت کیا: انہوں نے تمہیں کیا جواب دیا؟ اس نے بتایا: انہوں نے مجھ سے فرمایا: تمہاری بیوی تمہاری بیوی شمار ہوگی جب تک تم کو اس بات کا یقین نہیں ہوتا کہ تم نے اسے طلاق دے دی ہے یا نہیں دی ہے؟ امام زفر نے کہا: انہوں نے تمہیں ٹھیک جواب دیا ہے، پھر امام زفر نے دریافت کیا: کیا تم نے ان کے علاوہ کسی اور سے بھی دریافت کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: سفیان ثوری سے کیا ہے۔ امام زفر نے دریافت کیا: انہوں نے تمہیں کیا جواب دیا؟ اس نے کہا: انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ تم جاؤ اور اس عورت سے رجوع کر لو۔

امام زفر نے کہا: انہوں نے کتنی اچھی بات کہی ہے۔ پھر امام زفر نے دریافت کیا: کیا تم نے ان کے علاوہ بھی کسی سے دریافت کیا۔ اس نے جواب دیا: شریک بن عبداللہ سے کیا ہے۔ امام زفر نے دریافت کیا: انہوں نے تمہیں کیا جواب دیا؟ اس نے بتایا: انہوں نے مجھ سے کہا کہ تم جاؤ اور اس عورت کو طلاق دے دو اور پھر اس سے رجوع کر لو، تو امام زفر ہنس پڑے، پھر انہوں نے فرمایا: میں تمہیں یہ ایک مثال کے ذریعے سمجھاتا ہوں: ایک شخص ایک بہتے ہوئے پرنا لے سے وضو کر لیتا ہے تو امام ابوحنیفہ کہتے ہیں: تمہارا کپڑا پاک ہے اور تمہاری نماز مکمل ہے جب تک تمہیں پانی کے حکم کے بارے میں یقین نہیں ہو جاتا اور سفیان ثوری یہ کہتے ہیں: تم اسے دھو لو اگر وہ نجس ہو، تو پاک ہو جائے گا اور اگر نجس نہ ہو، تو اس کی طہارت میں اضافہ ہو جائے گا اور شریک یہ کہہ رہے ہیں: تم اس پر پیشاب کرو اور پھر اسے دھو لو۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو حسین بن مہدی باللہ۔ ابوظیفہ عمر بن ابراہیم کنانی۔ ابوبکر احمد بن عبد الرحمن بن فضل دقاق۔ عبد اللہ بن ایوب خزازی مرقی۔ سعید بن یحییٰ آمدی۔ عبد الرحمن بن مالک بن مغول۔ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1337)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ هَيْثَمِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ:

مَثْنٌ رَوَيْتُ أَنَّ رَجُلًا اتَى شَرِيحًا فَقَالَ لَهُ إِنِّي طَلَقْتُ امْرَأَتِي عَدَّةَ النُّجُومِ فَقَالَ لَهُ يَكْفِيكَ مِنْ ذَلِكَ ثَلَاثٌ فَقَالَ بَسَنَ لِي قَاتِي تَوَكَّرْتُ وَرَاحِلَتِي فَقَالَ إِنِّي رَاحِلَتِكَ فَشَدَّ عَلَيْهَا ثُمَّ انْطَلَقْتُ حَتَّى تَحِلَّ بِوَادِي النُّوَكِيِّ\*

امام ابوحنیفہ نے۔ ہشتم بن حبیب۔ عامر شعبی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

”ایک شخص قاضی شریح کے پاس آیا اور ان سے کہا: میں نے اپنی بیوی کو ستاروں کی تعداد میں طلاق دے دی ہے تو قاضی شریح نے اس سے کہا: ان میں سے تین طلاقیں تو تمہارے لئے کفایت کر جائیں گی۔ اس نے کہا: میرے سامنے بیان کریں کیونکہ میں اپنی سواری چھوڑ کر آیا ہوں تو انہوں نے فرمایا: تم اپنی سواری کے پاس جاؤ اور اس پر پالان باندھو اور پھر روانہ ہو جاؤ یہاں تک کہ تم کانٹوں والی وادی میں (یعنی یہاں سے دور جا کر پہلا) پڑاؤ کرنا۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو عبد اللہ محمد بن مخلد۔ بشر بن موسیٰ۔ ابو عبد الرحمن مرقی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو علی حسین بن علی بن ایوب بزار۔ قاضی ابوالاعلا محمد بن علی بن یعقوب واسطی۔ ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان۔ بشر بن موسیٰ۔ ابو عبد الرحمن مرقی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1338)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادِ بْنِ إِسْرَاهِيمَ عَنْ عُلُقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

مَثْنٌ رَوَيْتُ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِامْرَأَتِهِ أَنْتِ طَالِقٌ بِمَشِيئَةِ اللَّهِ أَوْ بِإِرَادَةِ اللَّهِ الْمَشِيئَةِ حَاصَّةٌ لِلَّهِ تَعَالَى لَا يَبْقَعُ بِهِ الطَّلَاقُ وَالْإِرَادَةُ يَبْقَعُ بِهِ الطَّلَاقُ\*

اکرم بن ابی نعیم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب کوئی شخص اپنی بیوی سے یہ کہے: تمہیں اللہ تعالیٰ کی مشیت کے مطابق یا اللہ تعالیٰ کے ارادے کے مطابق یا ایک ایسی مشیت جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہو اس کے مطابق طلاق

(1337) و ابن ابی شیبہ 64/4 (17806) فی الطلاق۔ و عبد الرزاق ۶

(1338) رواہ ابن حزم فی المحلی بالاثار 485/9 عن ابراہیم

ہے تو ایسی صورت میں طلاق واقع نہیں ہوگی، لیکن اگر لفظ ”ارادہ“ استعمال کیا ہو تو اس کے ذریعے طلاق واقع ہو جائے گی۔ جب کوئی شخص یہ کہے: تمہیں اللہ کی مشیت یا ارادے کے مطابق طلاق ہے تو مشیت اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے اس لئے ”مشیت“ کے لفظ سے طلاق واقع نہیں ہوگی اور لفظ ”ارادے“ کے ساتھ طلاق واقع ہو جائے گی۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری نے یہ روایت - ابوبکر احمد بن علی خطیب بغدادی - محمد بن علی بن احمد مقرئ - محمد بن اسحاق قسیمی - ابو حامد احمد بن حامد بن احمد بلخی - محمد بن صالح بلخی - ابوسلیمان جوزجانی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1339) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَتَنُ رَوَايَتٍ: إِذَا خَيَّرَ امْرَأَتَهُ لَهَا الْخِيَارَ مَا دَامَتْ فِي مَجْلِسِهَا فَإِذَا قَامَتْ فَلَا خِيَارَ لَهَا.

امام ابوحنیفہ نے - عمرو بن دینار کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”جب کوئی شخص اپنی بیوی کو اختیار دے دے تو عورت جب تک اس مجلس میں بیٹھی ہوئی ہے اس وقت تک اسے اختیار حاصل ہوگا، جب وہ اٹھ جائے گی تو اس کا اختیار باقی نہیں رہے گا۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - حسن بن محمد کوئی - حسن بن علی بن عفان - ابویحییٰ عبدالحمید صمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو حسین علی بن ایوب قرزاز - ابوقاسم عبداللہ بن احمد بن عثمان - ابوبکر محمد بن اسماعیل بن عباس وراق - اسحاق بن محمد بن مروان - ان کے والد - نصر بن مزاحم - ایض بن آخر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1340) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنِ

(1339) - اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (533) - ومعهدين منصور في السنن 1/376 (1640) باب: الرجل امرأته بيدها - والبيهقي في السنن الكبرى 437/7 في الخلع والطلاق: باب ما جاء في التملك - وابن أبي شيبه (18107) 92/4 - عبد الرزاق (11935) 525/6

(1340) - اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (474) في الطلاق: باب من طلق ثم رجع - من ابن تعند؟



إِبْرَاهِيمَ:

روایت نقل کی ہے۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

”جب کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دے دے اور اس سے رجوع نہ کرے پھر وہ اس عورت کو دوسری طلاق دے دے تو اس عورت کی عدت پہلی طلاق سے شروع ہوگی لیکن اگر وہ عورت کو طلاق دینے کے بعد اس سے رجوع کر لے اور پھر دوبارہ طلاق دے دے تو اب اس عورت کی عدت نئے سرے سے شروع ہوگی۔“

متن روایت: إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَلَمْ يُرَاجِعْهَا وَطَلَّقَهَا تَطْلِيقَةً أُخْرَى فَعِدَّتُهَا مِنْ أَوَّلِ التَّطْلِيقَتَيْنِ وَإِنْ طَلَّقَ ثُمَّ رَاجَعَ ثُمَّ طَلَّقَ فَعِدَّتُهَا عِدَّةٌ مُؤْتَفَةً\*

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) الامام ابو حنیفہ\* ثم قال محمد وبہ

ناخذ وهو قول ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے، پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں، امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1341) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ:

امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلمان کے حوالے سے۔

ابراہیم نخعی سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے:

”جو اپنی بیوی کو اس کی رخصتی سے پہلے تین طلاقیں دے دیتا ہے تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: وہ ان تمام طلاقوں کے ہمراہ بائن ہو جائے گی اور وہ عورت اس مرد کے لئے اس وقت تک حرام رہے گی، جب تک وہ عورت دوسری شادی نہ کر لے، لیکن اگر اس نے وہ تین طلاقیں الگ الگ کر کے دی تھیں، تو عورت پہلی ہی طلاق کے ذریعے بائن ہو جائے گی اور دوسری طلاق اس وقت واقع ہوگی، جب وہ عورت اس کی بیوی نہیں تھی۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن حسن فی الآثار فرواہ (عن) الامام ابو حنیفہ\* ثم قال محمد وبہ

ناخذ وهو قول ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ\*

امام محمد بن حسن رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے، پھر (1341) (اخر جہ) محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (475) فی الطلاق: باب من طلق ثلاثا قبل ان يدخل بها- وابن ابی شیبہ 24/5 فی الطلاق: باب فی الرجل یقول لامرأته: انت طلاق- انت طالق- انت طالق- قبل ان يدخل بها- متى يقع علیها؟ وعبد الرزاق (21068) فی الطلاق: باب طلاق البکر- وسعید بن منصور (1078) باب التعدی فی الطلاق

امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1342) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ:

متن روایت: فِي الْمَرْيُضِ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَمَاتَ قَبْلَ  
أَنْ تَنْقِضِيَ عِدَّتُهَا أَنهَا تَرْتُهُ وَتَعْتَدُ عِدَّةَ الْوَقَاةِ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلمان کے حوالے سے یہ  
روایت نقل کی ہے۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:  
”جو شخص اپنی بیوی کو طلاق دے دیتا ہے اور پھر اس عورت  
کی عدت گزرنے سے پہلے انتقال کر جاتا ہے تو ابراہیم نخعی  
فرماتے ہیں: وہ عورت اس شخص کی وارث بنے گی اور وہ بیوہ  
عورت کے طور پر عدت گزارے گی۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابى حنيفة ثم قال محمد وبه نأخذ اذا  
كان طلاقاً يملك الرجعة فان كان الطلاق بانناً فعليها من المدة بعد الاجلين من ثلاث حيض من  
يوم طلق ومن اربعة اشهر وعشراً من يوم مات وهو قول ابو حنيفة رضى الله عنه  
امام محمد بن حسن شيبانى في روايت كتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام  
محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

جب آدمی نے ایسی طلاق دی ہو جس میں اسے رجوع کا حق حاصل ہو (تو یہ حکم ہوگا) لیکن اگر آدمی نے عورت کو طلاق بائنہ  
دی ہو تو اب اس عورت پر وہ مدت پوری کرنا لازم ہوگا جو دونوں مدتوں کے بعد ہوگی یعنی جس دن اسے طلاق ہوئی اس دن کے  
بعد تین حیض یا جس دن مرد کا انتقال ہوا اس دن کے بعد چار ماہ و دس دن۔

امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1343) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ:

متن روایت: فِي الْمَرْيُضِ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فِي  
مَرَضٍ مَوْتِهِ فَإِنْ مَاتَ فِي مَرَضِهِ ذَلِكَ قَبْلَ أَنْ  
تَنْقِضِيَ عِدَّتُهَا وَرَثَتْ وَاعْتَدَتْ عِدَّةَ الْمَوْتِ فِي غَنَاهَا  
زَوْجَهَا فَإِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ لَمْ تَرْتُهُ  
وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا عِدَّةٌ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلمان کے حوالے سے -  
ابراہیم نخعی سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے:  
”جو اپنی بیوی کو مرض الموت کے دوران طلاق دے دیتا  
ہے اگر تو وہ اسی بیماری کے دوران اس عورت کی عدت گزرنے  
سے پہلے مر جاتا ہے تو وہ عورت وارث بھی بنے گی اور بیوہ کی  
عدت گزارے گی، لیکن اگر مرد کے انتقال کرنے سے پہلے عورت  
کی عدت گزرجاتی ہے تو وہ عورت نہ تو اس کی وارث بنے گی اور  
نہ ہی اس پر بیوہ عورت کی طرح عدت گزارنا لازم ہوگا۔“

(1342) (اخر جہ محمد بن الحسن الشيبانى في الآثار) (471) - وابن ابى شيبة (177/4) (19032) - وعبدالرزاق (342/6) (11106)

(اخرجہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفہ \* ثم قال محمد وبهذا كله  
ناخذ الا فی خصلة واحدة اذا ورثت اعتدت بابعد الاجلین كما وصفت لك وهو قول ابو حنیفہ  
رضی اللہ عنہ \*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے، پھر امام  
محمد فرماتے ہیں: ہم ان تمام صورتوں کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

البتہ ایک صورت کا حکم مختلف ہے: وہ یہ کہ جب عورت وارث بنے گی تو وہ عدت گزارے گی جو بعد میں پوری ہوتی ہو جیسا  
کہ میں نے آپ کے سامنے پہلے بیان کیا ہے، امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1344)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادِ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ قَالَ: روايت نقل کی ہے۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

”جب عورت اپنے شوہر سے خلع حاصل کر لے اور شوہر  
مَرِيضٌ فَمَاتَ فِي مَرَضِهِ فَلَا مِيرَاثَ لَهَا“  
بیمار ہو اور پھر اسی بیماری کے دوران انتقال کر جائے تو عورت کو  
وراثت نہیں ملے گی۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخرجہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) الامام ابو حنیفہ \* ثم قال محمد وبه  
ناخذ لانها طلبت ذلك وهو قول ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ \*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے، پھر امام  
محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں، اس کی وجہ یہ ہے: عورت نے اس کا مطالبہ کیا ہے۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول  
ہے۔

(1345)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ خَالِدِ بْنِ  
سَعِيدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ  
قَالَ: امام ابوحنیفہ نے۔ خالد بن سعید۔ امام شععی کے حوالے

یہ روایت نقل کی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:  
”جب کوئی آدمی لمحے بھر کے لئے کسی بچے کے بارے میں  
اترار کر لے تو اب اسے اس بچے کی نفی کرنے کا حق حاصل نہیں  
ہوگا۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(1344) اخرجہ عبدالرزاق 5/65(12211)(12213) فی الطلاق: باب من تخلع من زوجها وهو مريض - أو تقول: لا صداق لها - وابن  
ابی شیبہ 5/127 فی الطلاق: باب ما قالوا فيه اذا اخلعت من زوجها وهو مريض - لمات في العدة ؟

(1345) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الحجۃ علی اهل المدینہ 97/4 - وعبدالرزاق 7/65(12211) عن النوری

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - محمد بن ابراہیم احمد بغوی - محمد بن شجاع ثعلبی - حسن بن زیاد ولولوی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1346) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادِ بْنِ  
إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

”متن روایت: إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ جَارِيَةٌ  
لَمْ تَحِضْ فَلْتَعْتَدَ بِالشُّهُورِ فَإِنْ حَاضَتْ قَبْلَ أَنْ  
تَمُضِيَ الشُّهُورَ لَمْ تَعْتَدَ بِالشُّهُورِ وَاعْتَدَتْ  
بِالْحَيْضِ“

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم ثعلبی فرماتے ہیں:

”جب کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دے دے اور اس کی بیوی کوئی ایسی لڑکی ہو جسے ابھی حیض نہ آیا ہو تو وہ مہینوں کے حساب سے عدت گزارے گی اور اگر مہینے گزرنے سے پہلے اسے حیض آ جاتا ہے تو پھر وہ مہینوں کے حساب سے عدت نہیں گزارے گی بلکہ حیض کے حساب سے عدت گزارے گی۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخرجہ) الامام محمد بن محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفہ \* ثم قال محمد وبہ ناخذ وهو

قول ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1347) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادِ بْنِ  
إِبْرَاهِيمَ:

”متن روایت: إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَقَدْ يَبَسَّتْ  
مِنَ الْحَيْضِ اعْتَدَتْ بِالشُّهُورِ فَإِنْ هِيَ حَاضَتْ بَعْدَ  
ذَلِكَ اعْتَدَتْ بِالْحَيْضِ فَإِنْ هِيَ يَبَسَّتْ مِنْ قَبْلِ أَنْ  
تَسْتَكْمِلَ عِدَّةَ الْحَيْضِ اسْتَأْنَفَتْ بِالشُّهُورِ فَإِنْ هِيَ  
حَاضَتْ بَعْدَ ذَلِكَ اعْتَدَتْ بِمَا مَضَى مِنْ حَيْضَتِهَا  
الْأُولَى“

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم ثعلبی فرماتے ہیں:

”جب کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دیدے اور وہ حیض سے مایوس ہو چکی ہو تو وہ مہینوں کے حساب سے عدت گزارے گی اگر اس کے بعد اسے حیض آ جاتا ہے تو وہ حیض کے حساب سے عدت گزارے گی اور اگر وہ حیض کے حوالے سے عدت مکمل ہونے سے پہلے پھر حیض سے مایوس ہو جاتی ہے تو وہ نئے سرے سے مہینوں کے حساب سے عدت گزارے گی اگر اس کے بعد پھر حیض آ جاتا ہے تو پھر وہ پہلے حیض کے حساب سے پھر عدت گزارے گی۔“

(1346) (اخرجہ) محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (471) فی الطلاق: باب طلاق الجارية التي كم تحض وعدتها -

وعبدالرزاق (11107) - وابن ابی شیبہ 44/5 فی الطلاق: باب الجارية تطلق ولم تبلغ المحيض - ماتعتد؟

(1347) (اخرجہ) محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (481) فی الطلاق: باب عدة المطلقة التي قد ينبت من المحيض -

وعبدالرزاق (11099) فی الطلاق: باب المرأة يحسبون ان يكون المحيض - فدادبر عنها

(اخرجہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) الامام ابو حنیفہ \* ثم قال محمد وبہ  
ناخذ وهو قول ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام  
محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1348) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

متن روایت: إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ فَاعْتَدَتْ  
بِشَهْرٍ أَوْ شَهْرَيْنِ ثُمَّ حَاصَتْ حَيْضَةً أَوْ ثَنَيْنِ ثُمَّ  
يَسْتَسْتِ اسْتَأْنَفَتْ الشُّهُورَ وَإِنْ حَاصَتْ بَعْدَ ذَلِكَ  
إِعْتَدَتْ بِمَا مَضَى مِنَ الْحَيْضِ \*  
امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلمان کے حوالے سے یہ  
روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:  
”جب کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دے دے اور وہ عورت  
ایک یا دو ماہ تک عدت گزارے اور پھر اس کو ایک مرتبہ یا دو مرتبہ  
حیض آیا ہو پھر وہ باپس ہو جائے تو وہ نئے سرے سے مہینوں کے  
حساب سے عدت گزارے گی اگر اس کے بعد اسے حیض آجاتا  
ہے تو پھر وہ گزشتہ حیض شمار کر کے (حیض کے حساب سے عدت  
گزارے گی)۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخرجہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) الامام ابو حنیفہ \* ثم قال محمد وبہ  
ناخذ وهو قول ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام  
محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1349) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

متن روایت: فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ  
مُسْتَحَاضَةٌ قَالَ تَعْتَدُ بِأَيَّامِ أَقْرَانِهَا قَالَ وَكَذَلِكَ إِذَا  
اسْتَحَاضَتْ بَعْدَ مَا طَلَّقَهَا \*  
امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلمان کے حوالے سے -  
ابراہیم نخعی سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے:  
”جو اپنی بیوی کو طلاق دے دیتا ہے اور اس کی عورت کو  
استحاضہ کی شکایت ہوتی ہے تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں وہ اپنے  
حیض کے مخصوص ایام کے حساب سے عدت گزارے گی وہ یہ  
فرماتے ہیں اسی طرح اگر مرد کے عورت کو طلاق دینے کے بعد  
اسے استحاضہ کی شکایت ہو جائے تو بھی یہی حکم ہوگا۔“

(1348) (اخرجہ) محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (486) فی الطلاق: باب عدة المطلقة التي قد ينست من الحيض

(1349) (اخرجہ) محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (486) فی الطلاق: باب عدة المستحاضة - وابن أبي شعبة 158/5 فی

الطلاق: باب ما قالوا في الرجل يطلق امرأته وهي مستحاضة - بما تعد؟

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنیفہ \* ثم قال محمد وبہ  
ناخذ وهو قول ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام  
محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1350) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلمان کے حوالے سے یہ  
روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:  
”استحاضہ والی عورت اپنے حیض کے مخصوص ایام کے  
حساب سے عدت گزارے گی اور جب وہ اس سے فارغ ہو  
جائے گی تو وہ شادی کرنے کے لئے حلال ہو جائے گی۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنیفہ \* ثم قال محمد وبہ  
ناخذ وهو قول ابو حنیفہ رحمه الله\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام  
محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1351) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلمان - ابراہیم نخعی کے  
حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:  
”ایک خاتون حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کے پاس آئی اور  
بولی: میرے شوہر نے مجھے طلاق دے دی پھر مجھے دوسرے حیض  
آیا جب میں تیسرے حیض میں داخل ہوئی اور میرا خون منقطع ہو  
گیا اور میں غسل خانے میں داخل ہوئی اور میں پانی کے قریب  
ہوئی اور میں نے کپڑے اتار دیئے تو میرا شوہر میرے پاس آیا  
اور بولا: میں نے تم سے رجوع کر لیا ہے یہ میرے اپنے جسم پر  
پانی بہانے سے پہلے کی بات ہے۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت

(1350) قد تقدم - وهو الاثر السابق

(1351) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (488) فی الطلاق: باب من طلق ثم راجع فی العدة - وعبدالرزاق (10988) فی  
الطلاق: باب الاقراء والعدة - وابن ابی شیبہ 192/3 فی الطلاق: باب من فسال هو احوق یرجعها ما لم تغسل من الحيضة  
الثالثة - والطبرانی فی الكبير (9616) - والبيهقي فی السنن الكبرى 417/7

عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم اس بارے میں فتویٰ دو تو انہوں نے کہا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ مرد کو عورت سے رجوع کرنے کا حق اس وقت تک حاصل ہوگا جب تک عورت کے لئے نماز ادا کرنا حلال نہیں ہوتا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میری بھی اس بارے میں یہی رائے ہے تو انہوں نے اس خاتون کو اس کے شوہر کی طرف واپس بھجوادیا اور پھر فرمایا: (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) ایک ایسا برتن ہیں جو علم سے بھرا ہوا ہے۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفہ تم قال محمد وبہ ناخذ الزوج احق برجعتهما حتی تغتسل من حیضتها الثالثة فان احرزت الغسل حتی یمضی وقت الصلاة قد كانت تقدر فیہ علی الغسل قبل ان یمضی فقد انقطعت الرجعة وحلت للرجال ووجب علیہا الصلاة وهو قول ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

جب تک عورت تیسرے حیض کے بعد غسل نہیں کرتی اس وقت تک مرد کو اس سے رجوع کرنے کا حق حاصل ہوگا اگر وہ غسل کرے تو اس کا حق نہیں ہے یہاں تک کہ (اس کے پاک ہو جانے کے بعد) ایک نماز کا وقت گزر جاتا ہے حالانکہ وہ اس وقت کے بعد غسل کرے کہ تیسری تو اب رجوع کا حق ختم ہو جائے گا اور وہ عورت دوسری شادی کرنے کے لئے حلال ہو جائے گی اور اس پر نماز ادا کرنا واجب ہوگا امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1352)۔ سند روایت: (ابو حنیفہ) عن حماد بن عمار  
ابراہیم:

متن روایت: اَنَّ اَبَا حَنِيفٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَةً ثُمَّ  
عَابَ عَنْهَا وَاشْهَدَ عَلَيَّ رَجْعَتِهَا فَلَمْ يَبْلُغْهَا ذَلِكَ  
حَتَّى تَزَوَّجَتْ فَجَاءَ وَقَدْ هَيَّئْتُ لِزَوْجِي رَوْجَهَا

ابولکف نے اپنی بیوی کو ایک طلاق دے دی پھر وہ اسے چھوڑ کر غائب ہو گئے پھر انہوں نے اس خاتون کے ساتھ رجوع کرنے کے بارے میں اس عورت کو گواہ بھی بنا لیا۔

(1352)۔ اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (489) فی الطلاق: باب من طلق وراجع ولم تعلم - وعبدالرزاق (377) فی الطلاق: باب ارتجعت ولم تعلم حتی نکحت - وابن ابی شیبہ (194/5) فی الطلاق: باب ما قالوا فی الرجل يطلق امرأته فبعلها الطلاق - وسعيد بن منصور (311/1) (1314)

عورت کو اس بات کی اطلاع نہیں مل سکی یہاں تک کہ اس عورت نے دوسری شادی کر لی پھر جب ابوحنیفہ آئے تو وہ عورت تیار تھی تاکہ اس کی دوسرے شخص کے ساتھ رخصتی ہو جائے تو ابوحنیفہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تاکہ انہیں بتائیں اور آ کر یہ بات ذکر کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے علاقے کے گورنر کو خط میں لکھا کہ تم اس عورت کے پاس جاؤ اگر تم اسے ایسی حالت میں پاتے ہو کہ ابھی دوسرے شوہر نے اس کی رخصتی نہیں کروائی تھی تو اس کا پہلا شخص اس پر زیادہ حق رکھتا ہے لیکن اگر تم اس عورت کو ایسی حالت میں پاتے ہو کہ اس کے دوسرے شوہر نے اس کی رخصتی کروائی تھی تو وہ اس کی بیوی شمار ہوگی۔ راوی کہتے ہیں: تو اس عامل نے اس عورت کو پایا کہ اس کی رخصتی کی رات تھی اس کے دوسرے شوہر نے اس کے ساتھ وظیفہ زوجیت ادا کیا اور پھر اگلے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے گورنر کے پاس آیا اور انہیں اس بارے میں بتایا تو اسے یہ پتہ چل گیا کہ وہ ایک واضح معاملے کو آیا ہے۔

فَأَتَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَكَتَبَ إِلَى غَامِلِهِ إِنْ أَدْرَكَهَا فَإِنْ وَجَدْتَهَا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا وَإِنْ وَجَدْتَهَا وَقَدْ دَخَلَ بِهَا فَهِيَ أَمْرَأَةٌ قَالَ فَوَجَدَهَا كَيْلَةَ الْبَيْتَاءِ فَوَقَعَ عَلَيْهَا وَغَدَا إِلَى غَامِلِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأُخْبِرَهُ فَعَلِمَ أَنَّهُ جَاءَ بِأَمْرِ بَيْنٍ

.....

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ امیر المؤمنین حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

جب کوئی مرد اپنی بیوی کو طلاق دیدے اور پھر وہ رجوع کر لے اور گواہ قائم کر لے اور یہ عورت کی عدت گزرنے سے پہلے ہو تو اگرچہ مرد نے عورت کو اس بارے میں نہ بتایا ہو یہاں تک کہ اس کی عدت گزر جائے اور وہ دوسری شادی کر لے تو ان

(1353) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

مَنْ رَوَيْتَ: أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ ثُمَّ أَشْهَدَ عَلَى رَجْعَتِهَا قَبْلَ أَنْ تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا وَلَمْ يُعْلِمَهَا حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا وَتَزَوَّجَتْ فَإِنَّهُ يُفَرِّقُ بَيْنَهُمَا وَلَهَا الصَّدَاقُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فُرْجِهَا وَهِيَ

(1353) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (490) في الطلاق: باب من طلق وراجع ولم تعلم - وعبدالرزاق (10979) في الطلاق: باب ارجعت ولم تعلم حتى نکحت - وابن ابی شیبہ 194/5 - سعيد بن منصور 312/1 - والبيهقي في السنن



إِمْرَأَةُ الْأَوَّلِ تَرُدُّ عَلَيْهِ وَلَا يَقْرُبُهَا حَتَّى تَقْضِيَ  
عَدَّتَهَا مِنَ الْآخِرِ\*  
دونوں میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروا دی جائے گی اور  
عورت کو وہ مہر ملے گا جو دوسرے خاندان نے اس کی شرمگاہ کو حلال  
کیا تھا اور وہ پہلے شوہر کی بیوی شمار ہوگی اور اس عورت کو پہلے شوہر  
کی طرف بھجوا دیا جائے گا البتہ پہلا شوہر اس کے ساتھ اس وقت  
تک صحبت نہیں کر سکے گا جب تک دوسرے شوہر سے اس عورت  
کی عدت گزر نہیں جاتی ہے۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنيفة\* ثم قال محمد وبقول  
علي رضي الله عنه يجب الاحتد وهو احب الينا من القول الاول وهو قول ابو حنيفة رضي الله  
عنه\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام  
محمد فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کو اختیار کرنا واجب ہے اور یہ قول ہمارے نزدیک پہلے قول کی بہ نسبت زیادہ پسندیدہ ہے  
امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

## الْبَابُ الْخَامِسُ وَالْعِشْرُونَ فِي النِّفَقَاتِ

### پچیسواں باب: خرچ سے متعلق احکام

(1354) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَتْنٌ رَوَيْتُ: أَنْتَ وَمَالُكَ لِأَبِيكَ\*

امام ابو حنیفہ نے - محمد بن منکدر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: "تم اور تمہارا مال تمہارے باپ کی ملکیت ہے"۔

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابو فضل جعفر بن محمد بن احمد - یعقوب بن شیبہ - عیسیٰ بن موسیٰ الیشی کے حوالے سے - امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(1355) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: مَتْنٌ رَوَيْتُ: أَنَّهُ قَالَ فِي الْمُطَلَّاقَةِ ثَلَاثًا إِنَّا لَا نَدْعُ كِتَابَ رَبِّنَا بِقَوْلِ امْرَأَةٍ لَا نَذَرِي أَصْدَقْتَ أَمْ لَا فَجَعَلَ لَهَا النِّفْقَةَ وَالسُّكْنَى\*

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابراہیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

"تین طلاق یا نذر عورت کے بارے میں وہ یہ فرماتے ہیں ہم کسی عورت کے بیان کی وجہ سے اپنے پروردگار کے حکم کو ترک نہیں کریں گے کیونکہ ہمیں نہیں معلوم کہ کیا یہ عورت صحیح بیان کر رہی ہے یا نہیں۔ تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایسی عورت کے لئے خرچ اور رہائش کا حق دیا"۔

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - قاسم بن زکریا مرقی - احمد بن عثمان بن حکیم - عبید اللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

(1354) اخرجه الطحاوی فی شرح معانی الآثار 4/157 (6150) - وفی مشکل الآثار 2/158 (1728) - والبیہقی فی السنن الکبریٰ

48/7 - وابن ماجہ (2292) فی التجارات

(1355) اخرجه الطحاوی فی شرح معانی الآثار 2/432 (4432) فی الطلاق - ومسلم (1480) (36) - والترمذی

484/3 (1180) فی الطلاق - واحمد 6/415 (2277) - والبیہقی فی السنن الکبریٰ 7/475 فی النِّفَقَاتِ

حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو فضل احمد بن خیرون۔ ان کے ماموں ابو علی۔ ابو عبد اللہ بن دوست علاف۔ قاضی عمر بن حسن اشثانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

(1356)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ (عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: مَتْنُ رَوَايَاتٍ: إِنَّكَ لَنْ تَنْفَقَ نَفَقَةً تُرِيدُ بِهَا وَجْهَ اللَّهِ تَعَالَى إِلَّا أُجِرْتَ عَلَيْهَا حَتَّى اللَّقْمَةَ تَرَفَعَهَا إِلَى فِي أُمَّرَاتِكَ)

امام ابو حنیفہ نے۔ عطاء بن سائب۔ ان کے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ حضرت سعد بن ابو وقاص رضی اللہ عنہما، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”تم جو بھی خرچ کرو گے جس کے ذریعے تم اللہ تعالیٰ کی رضا کا ارادہ رکھتے ہو تو تمہیں اس پر اجر دیا جائے گا یہاں تک کہ وہ لقمہ جو تم اپنی بیوی کے منہ کی طرف بلند کرو گے۔ (اس کا بھی اجر ملے گا)“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت۔ احمد بن محمد بن سعید۔ جعفر بن محمد بن مروان۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر بن حسن اشثانی نے یہ روایت۔ احمد بن محمد بن سعید۔ جعفر بن محمد۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو فضل احمد بن خیرون۔ ان کے ماموں ابو علی۔ ابو عبد اللہ بن دوست علاف۔ قاضی عمر اشثانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ روایت کی ہے۔

(1357)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَتْنُ رَوَايَاتٍ: إِنَّ أَوْلَادَكُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ وَهَبَ اللَّهُ لَكُمْ

امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابی سلیمان۔ ابراہیم نخعی۔ اسود بن ابراہیم۔ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

”بے شک تمہاری اولاد تمہاری کمائی ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا لقمہ تمہیں دیا گیا عطیہ (یا تحفہ) ہے۔

﴿يَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ إِنَاءًا وَيَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ﴾

(1356) اخرجہ الحصفی فی مسند الامام (303) و الطحاوی فی شرح معانی الآثار 379/4۔ وابن حبان (4249)۔

احمد 179/1۔ والحمیدی (66)۔ وابن سعد فی الطبقات الكبرى 144/3۔ والبخاری (6733) فی الفرائض: باب میراث البنات

۔ ومسلم (1628) (5) فی مایاجوز للموصی بماله۔ وابن ماجہ (2708) فی الوصایا: باب الوصیة بالثلث

(1357) اخرجہ ابن ماجہ (2290) الطیالسی (1580) والحمیدی (246)۔ واحمد 31/6۔ والسنن (2540)۔

وابوداؤد (3528)۔ وابن حبان (4259)۔ والحاکم فی المستدرک 46/2۔ والبیہقی فی السنن الكبرى 479/7

﴿الذُّكُورُ﴾

”اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے بیٹی دے دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے بیٹے دے دیتا ہے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوریح (کی تحریر کے حوالے سے) - محمد بن محمد بن سلیمان - حسین بن عبد اللہ بن شاکر - ان کے چچا احمد بن شاکر - ابو معاذ نخعی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفۃ ثم قال محمد لا باس اذا كان محتاجاً ان یاکل من مال ولده بالمعروف و اذا كان غنیاً فاحذ منه شیئاً فهو دین علیہ وهو قول ابو حنیفۃ رضی اللہ عنہ\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے، پھر امام محمد فرماتے ہیں: جب آدمی محتاج ہو تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ وہ مناسب طور پر اپنی اولاد کے مال میں سے کچھ حاصل کر لے، لیکن جب وہ خوشحال ہو اور اولاد کے مال میں سے کچھ حاصل کر لے تو یہ چیز اس کے ذمہ قرض کے طور پر لازم ہوگی۔ امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1358) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ  
امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابی سلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

متن روایت: أُجِبَ عَلَی النَّفَقَةِ كُلِّ ذِي رَحْمٍ\*  
”آدمی کو ہر محرم رشتے دار کو خراج فراہم کرنے پر مجبور کیا جائے گا۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفۃ \* ثم قال محمد امان نحن فلا نجبر علی النفقة الا کل ذی رحم محرم وهو قول ابو حنیفۃ رضی اللہ عنہ  
امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے، پھر امام محمد فرماتے ہیں: جہاں تک ہمارا تعلق ہے تو ہم اسے صرف محرم رشتے دار کو خراج فراہم کرنے کا پابند قرار دیتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1359) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ  
امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابی سلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

(1358) (اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (707) فی المیراث: باب من احق بالولد من یجبر علی النفقة - وابن حزم فی المحلی بالآثار 9/270

(1359) (اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (876)

متن روایت: كَيْسَ لَلْأَبِ مِنْ مَالِ الْإِبْنِ شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَحْتَاجَ إِلَيْهِ مِنْ طَعَامٍ أَوْ شَرَابٍ أَوْ كِسْوَةٍ  
 ”باپ کو بیٹے کے مال میں سے کچھ بھی حاصل کرنے کا حق نہیں ہے ماسوائے اس چیز کے کہ جب وہ کھانے یا پینے یا لباس کے حوالے سے کسی کا محتاج ہو (تو بیٹے کی اجازت کے بغیر بھی اس کے مال سے یہ چیزیں حاصل کر سکتا ہے)۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) الامام ابو حنیفہ \* ثم قال محمد وبہ ناخذ وهو قول ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ \*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1360) — سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ:

متن روایت: قَالَ عَمْرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَا نَدْعُ كِتَابَ رَبِّنَا وَسَنَةَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِقَوْلِ امْرَأَةٍ لَا نَدْرِي أَصَدَقْتُ أَمْ كَذَبْتُ الْمُطَلَّغَةَ ثَلَاثًا لَهَا السُّكْنَى وَالنَّفَقَةُ  
 امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - اسود بیان کرتے ہیں:  
 ”حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم اپنے پروردگار کی کتاب اور اپنے نبی کی سنت کو کسی عورت کے بیان کی وجہ سے ترک نہیں کریں گے کیونکہ ہم یہ نہیں جانتے کہ وہ سچ کہہ رہی ہے یا غلط کہہ رہی ہے تین طلاق یافتہ عورت کو رہائش بھی ملے گی اور خریج بھی ملے گا۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید - حسن بن حماد بن حکیم طالقانی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - خلف بن یاسین زیات کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(1361) — سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ:

متن روایت: فِي الْمُطَلَّغَةِ وَالْمُخْتَلَعَةِ وَالْمَوْلَى مِنْهَا إِنْ كَانَتْ حُبْلَى أَوْ غَيْرَهَا أَنْ لَهَا السُّكْنَى  
 امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:  
 ”ابراہیم نخعی نے طلاق یافتہ خلع حاصل کرنے والی اور جس عورت کے ساتھ ایلاء کیا گیا ہو ان کے بارے میں یہ بات

(1360) قد تقدم فی (1355)

(1361) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (470) فی الطلاق: باب من طلق امرأته وهي حبلى - وعبدالرزاق (11865) فی الطلاق: باب نفقة المختلعة الحامل - وسعيد بن منصور (327/1) (1389) باب ما جاء فی نفقة الحامل - وابن ابی شیبہ (120/5) فی الطلاق: باب ما قالوا فی المختلعة تكون له نفقة أم لا؟

وَالسَّقْفَةُ حَتَّى تَصْعُقَ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ زَوْجُ الْمُخْتَلِعَةِ  
عِنْدَ الْخُلْعِ أَنْ لَا نَفَقَةَ لَهَا\*  
بیان کی ہے کہ اگر وہ حاملہ ہو یا نہ ہو تو بھی انہیں رہائش یا خرچ ملے گا، جب تک وہ بیچے کو جنم نہیں دیتی ہیں، البتہ اگر خلع حاصل کرنے والی عورت کے شوہر نے خلع کے وقت یہ شرط عائد کی ہو کہ عورت کو خرچ دیا جائے گا تو پھر حکم مختلف ہوگا۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن الامام ابو حنیفہ\* ثم قال محمد وبہ ناخذ

وہو قول ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1362)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْحَسَنِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَال:   
امام ابو حنیفہ نے۔ حسن بن حسن کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:   
”حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ یمن سے کچھ غلام لے کر

آئے انہیں راستے میں ان غلاموں پر خرچ کرنے کے لئے رقم کی ضرورت پڑی تو انہوں نے غلاموں میں سے ایک غلام کو فروخت کر دیا اس کے ساتھ اس کی ماں کو فروخت نہیں کیا جب وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم ﷺ کے سامنے غلام پیش کئے گئے تو آپ نے فرمایا: کیا وجہ ہے کہ میں اس عورت کو پریشان دیکھ رہا ہوں تو حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی ہمیں خرچ کی ضرورت پڑی تھی تو ہم نے اس کے بیٹے کو فروخت کر دیا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے یہ ہدایت کی کہ وہ اس کے بیٹے کو واپس لے کے آئیں۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ احمد بن محمد بن سعید۔ احمد بن حازم۔ عبید اللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1363)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ:   
امام ابو حنیفہ نے۔ حبیب بن ابی ثابت کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

متن روایت: الْمُتَوَلَّىٰ عَنْهَا زَوْجُهَا يُنْفِقُ عَلَيْهَا مِنْ نَيْبِهَا وَإِنْ كَانَتْ حَبْلِيًّا  
 ”یہ عورت اگر حاملہ ہو تو وراثت میں سے اس کے حصے میں سے اس پر خرچ کیا جائے گا“۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - محمد بن ابراہیم - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1364) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا حَنِيفَةَ عَنِ الْمَرْءِ يَتَزَوَّجُ نِسَاءً كَثِيرًا كَمَا كَانَ يَفْعَلُ قَبْلَهُ قَالَ: يَنْفِقُ عَلَيْهِنَّ مِنْ نَيْبِهَا مَا يَكْفِي لِحَوَائِجِنَّهَا وَمَا يَكْفِي لِحَوَائِجِنَّهَا  
 امام ابوحنیفہ نے - بشم بن حبیب صیرفی - امام شمس کے حوالے سے - سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:  
 ”میرے شوہر نے مجھے تین طلاقیں دے دیں میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو نبی اکرم ﷺ نے مجھے خرچ یا رہائش کا حق نہیں دیا“۔

متن روایت: طَلَّقَنِي زَوْجِي ثَلَاثًا فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَجْعَلْ لِي نَفَقَةً وَلَا سَكْنِي  
 ”میرے شوہر نے مجھے تین طلاقیں دے دیں میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو نبی اکرم ﷺ نے مجھے خرچ یا رہائش کا حق نہیں دیا“۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عبد اللہ حسین بن ایوب بن عبد اللہ ہاشمی - ابو عباس یحییٰ بن علی بن محمد بن ہاشم حرانی - ان کے نانا محمد بن ابراہیم - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد البہار صیرفی - ابو محمد جوہری - حافظ محمد ابن مظفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابن خسرو - ابو معالی ثابت بن بندار - ابو علی حسن نعمانی - ابو جعفر محمد بن حسن بن علی بلخینی - یحییٰ بن علی بن محمد بن ہاشم - احمد بن محمد بن ابراہیم - ابوسکینہ - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی نے یہ روایت - اپنے والد ابوطاہر عبد الباقی بن محمد - ابوسن بن عبد العزیز ظاہری - ابو جعفر محمد بن حسن بن علی بلخینی - ابو عباس یحییٰ بن علی بن محمد بن ہاشم - احمد بن محمد بن ابراہیم بن ابوسکینہ - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(1363) اخرجه عبد الرزاق (37/7) (12082) في الطلاق - وسعيد بن منصور (1376) - وابن حزم في المحلى بالآثار 86/10

العدة - وابن ابي شيبة (171/4) (18976) في الطلاق

(1364) اخرجه ابن حبان (4290) - ومالك في الموطأ 58/2 في الطلاق: باب ما جاء في نفقة المطلقة - والشافعي في

المنند 18/2 - واحمد 412/6 - ومسلم (1480) (36) - وابوداود (2284) - واطبراني في الكبير 913/24 - والبيهقي في السنن

الكبرى 135/7

(1365) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنِ

إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

مَتْنُ رِوَايَتٍ: سُنِّيلَ عِلْقَمَةَ عَنِ الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا هَلْ لَهَا سُكْنَى وَنَفَقَةٌ قَالَ قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسِ طَلَّقَنِي زَوْجِي ثَلَاثًا فَلَمْ يَجْعَلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِي سُكْنَى وَلَا نَفَقَةً فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَا نَدْعُ كِتَابَ اللَّهِ يَقُولُ امْرَأَةٌ لَا نَذْرِي أَصَدَقْتُ أَمْ كَذَبْتُ قَالَ فَجَعَلَ عُمَرُ يَلْمُ طَلَّقَةَ ثَلَاثًا السُّكْنَى وَالنَّفَقَةَ مَا دَامَتْ فِي الْعِدَّةِ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں:

”علاقہ سے تین طلاق یا فتنہ عورت کے بارے میں پوچھا گیا: کیا اسے خروج یا رہائش کا حق ملے گا؟ انہوں نے فرمایا: سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا یہ بیان کرتی ہیں: میرے شوہر نے مجھے تین طلاق دے دی تھیں تو نبی اکرم ﷺ نے مجھے رہائش یا خروج نہیں دیا تھا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ کہا: ہم اللہ کی کتاب کے حکم کو کسی عورت کے بیان کی وجہ سے ترک نہیں کریں گے، کیونکہ ہمیں معلوم کہ یہ صحیح کہہ رہی ہے یا غلط کہہ رہی ہے۔“

راوی کہتے ہیں: انہوں نے تین طلاق والی عورت کو خروج اور رہائش کا حق دیا تھا جب تک اس کی عدت باقی رہتی ہے۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن - عبدالرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم بن حبش - محمد بن شجاع بلخی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔



## الْبَابُ السَّادِسُ وَالْعِشْرُونَ فِي الْعِتَاقِ

### چھبیسواں باب: غلام آزاد کرنے کا بیان

امام ابو حنیفہ نے - عطاء ابن ابی رباح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

نبی اکرم کے اصحاب نے انہیں یہ بات بتائی:

”ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کی کنیز ان کی بکریوں کی دیکھ بھال کر رہی تھی۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسے ہدایت کی کہ وہ ان بکریوں میں سے بطور خاص ایک بکری کا خاص خیال رکھے تو وہ کنیز اس بکری کا خیال رکھتی تھی یہاں تک کہ وہ بکری موٹی تازمی ہو گئی لیکن (ایک مرتبہ) اس کنیز کی توجہ بکریوں سے ہٹ گئی تو ایک بھیڑیا آیا اور اس بکری کو لے گیا اور اس نے اس بکری کو مار دیا۔ حضرت عبداللہ بن رواحہ آئے اور انہوں نے اس بکری کو غیر موجود پایا اس کنیز نے جو بکریاں چراہی تھی انہیں صورتحال کے بارے میں بتایا تو حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے اسے پھٹورسید کیا بعد میں انہیں اس بات پر ندامت ہوئی انہوں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی یہ بات بہت ناگوار گزری آپ نے فرمایا: کیا تم نے ایک مومن عورت کے چہرے پر مارا ہے؟

(1366) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَدَّثُوهُ:

مَنْ رَوَيْت: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ رَوَاحَةَ كَانَتْ لَهُ رَاعِيَةٌ تَعَاهَدُ غَنَمَهُ وَأَمْرَهَا أَنْ تَعَاهَدَ شَاةَ مَنْ بَيْنَ الْغَنَمِ فَتَعَاهَدَ نَهَهَا حَتَّى سَمِنَتِ الشَّاةُ وَاسْتغَلَبَتِ الرَّاعِيَةَ عَنِ الْغَنَمِ فَبَجَاءَ الذَّنْبُ وَاسْتَلَسَ الشَّاةَ وَقَتَلَهَا فَجَاءَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ وَقَدَّ الشَّاةَ فَأَخْبَرَتْهُ الرَّاعِيَةُ بِأَمْرِهَا فَلَطَمَهَا فَمَ نَدِمَ عَلَى ذَلِكَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَعَظَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ فَقَالَ صَرَبَتْ وَجْهَ مُؤْمِنَةٍ فَقَالَ إِنَّهَا سُودَاءُ لَا عِلْمَ لَهَا فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَسَأَلَهَا آيْنَ اللَّهُ قَالَتْ فِي السَّمَاءِ قَالَ فَمَنْ أَنَا قَالَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ فَأَعْتَقَهَا

(1366) قلت: وقد اخرج احمد 5/447 - وابن حبان (165) - والبيهقي في السنن اللكبري 10/57 - والطبراني في الكبير 19/938 من حديث معاوية بن الحكم السلمي - قال: كان لي غنيمة ترعاها جارية لي في قبل احدوا الجوانية - فاطلعت

عليها ذات يوم وقد ذهب الذئب منها بشاة

نبی اکرم ﷺ نے اس کنیز کو بلوایا اور اس سے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟ اس نے جواب دیا: آسمان میں، آپ نے دریافت کیا: میں کون ہوں؟ اس نے عرض کی: آپ اللہ کے رسول ہیں، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ مؤمن ہے تم اسے آزاد کرو۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد ابن سعید نیشاپوری - محمد بن حمید - ہارون بن مغیرہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابن عقده - عبداللہ بن محمد بن عبداللہ - ابن معین - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبداللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوالفضل احمد بن حسن بن خرون - ابوعلی حسن بن احمد بن شاذان - قاضی ابوالنصر احمد بن نصر بن اشکاب بخاری - عبداللہ بن طاہر قزوینی - اسماعیل بن توہید قزوینی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام ابوحنیفہ بیان کرتے ہیں:

(1367) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) قَالَ:

”ربیعہ الرائے اور یحییٰ بن سعید جو کوفہ کے قاضی تھے وہ ہمارے پاس آئے تو انہوں نے ربیعہ سے کہا: کیا آپ کو اس پر حیرانگی نہیں ہوتی ہے جب یہاں کے لوگ کسی ایک چیز پر اکٹھے ہوتے ہیں تو آپ اس کی طرف زفر اور یعقوب کو بھیج دیتے ہیں۔ تو یعقوب نے کہا: قاضی ایسے شخص کے بارے میں کیا کہتا ہے جو غلام ہو اور دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہو اور ان میں سے کوئی ایک اس کو آزاد کر دے تو قاضی نے کہا: اس کی آزادی نافذ نہیں ہوگی، کیونکہ ایسی صورت میں ضرر لاحق ہوتا ہے اور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

مُتَن رِوَايَاتٍ: قَدِيمًا عَلَيْنَا رَبِيعَةُ الرَّائِي (و) يَحْيَىٰ بَنُ سَعِيدٍ قَاضِي الكُوفَةِ فَقَالَ لِرَبِيعَةَ أَلَا تَعَجَبُ لِهَذَا الْمِضْرِ إِذَا اجْتَمَعَ أَهْلُهَا عَلَى رَأْيِ رَجُلٍ وَاحِدٍ قَارَسَلْتُ إِلَيْهِ زُفْرًا وَيَعْقُوبَ فَقَالَ يَعْقُوبُ مَا يَقُولُ الْقَاضِي فِي عَبْدٍ بَيْنَ اثْنَيْنِ اعْتَقَهُ أَحَدُهُمَا فَقَالَ لَا يَنْفَعُ عَقْفَهُ لِأَنَّهُ ضَرَرٌ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا ضَرَرٌ وَلَا ضَرَارَ فِي الْإِسْلَامِ فَقَالَ يَعْقُوبُ فَإِنِ اعْتَقَهُ الْآخَرُ قَالَ نَفَعَهُ عَقْفَهُ فَقَالَ لَهُ تَرَكْتِ الْقَوْلَ الْأَوَّلَ قَالَ وَلِمَ؟ قَالَ لِأَنَّ الْكَلَامَ الْأَوَّلَ لَمْ يَنْفَعْ وَلَمْ يَبْعَ بِهِ عِقْقُ وَقَدْ اعْتَقَهُ النَّائِي وَهُوَ عَبْدٌ وَلَا فَرْقَ بَيْنَ الْحَالَتَيْنِ فَالْقَمَّةُ حَجْرًا

”اسلام میں نہ تو ضرر پہنچایا جائے گا اور نہ ہی ضرر

حاصل کیا جائے گا۔“

تو یعقوب (یعنی قاضی ابویوسف) نے کہا: اگر دوسرا شخص

بھی اسے آزاد کر دیتا ہے تو قاضی نے کہا: اس کی آزادی نافذ ہو جائے گی۔ تو قاضی ابوسف نے ان سے کہا: آپ نے پہلے تو اس کو ترک کر دیا ہے۔ قاضی نے دریافت کیا: وہ کیسے؟ قاضی ابوسف نے کہا: کیونکہ پہلا کلام تو یہ ثابت کر رہا ہے کہ آزادی نافذ نہیں ہوگی تو جب اس کے ذریعے آزادی واقع ہی نہیں ہوئی تو دوسرے شخص نے جب اسے آزاد کیا ہے تو اس وقت تو وہ شخص ایک غلام تھا تو ایسی صورت میں دونوں صورتوں میں کوئی فرق نہیں ہے تو قاضی نے انہیں پتھر مارا۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - عمر بن جعفر مدنی - ابراہیم بن محمد زارع - یوسف بن خالد کے حوالے سے نقل کی ہے۔

(1368) - سندروایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِيهِ عَمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ  
مُتَرِّقِ رَوَايَتٍ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ عَتَقَ عَبْدًا لَهُ ثُمَّ قَالَ أَمَا  
أَنْ مَالِكَ لَنَا وَ لَكِنْ سَدَعَهُ لَكَ  
 امام ابوحنیفہ نے - یثم - عمران بن مسلم - ان کے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:  
 ”حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام کو آزاد کر دیا پھر اس سے فرمایا: تمہارا مال، ہماری ملکیت بنتا ہے، لیکن ہم اسے تمہارے لئے ترک کر دیں گے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خردبلی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو محمد رزق اللہ بن عبدالوہاب بن عبدالعزیز - ابوحسین علی بن محمد بن بشر - ابوحسن علی بن محمد بن احمد - احمد بن یحییٰ بن خالد بن حسان - زہیر بن عباد - سدید بن عبدالعزیز کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1369) - سندروایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ  
يَسَارٍ (عَنْ) ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:  
 امام ابوحنیفہ نے - عطاء بن یسار کے حوالے سے - حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

(1368) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (664) باب: فضل العتق - وابن أبي شيبة (21510) و (21513) في الرجل يعتق العبد وله مال - وعبد الرزاق (14618) باب بيع العبد وله مال - والبيهقي في السنن الكبرى 326/5 في البيوع: باب ما جاء في مال العبد - وابن ماجه (2530) باب: من اعتق عبداً وله مال  
 (1369) اخرجه مالك في الموطأ 814/2 في المسدب: باب مس الرجل ولينته اذا ذابها - ومن طريقه الشافعي في الامم 29/8 - وابن حجر في تلخيص الحبير 515/4 - والبيهقي في السنن الكبرى 315/10 وفي المعرفة 530/7

سَمْنٌ رَوَايَتٌ: إِنَّهُ كَانَ يَطْلُبُ جَارِيَتَيْنِ اعْتَقَهُمَا عَنْ  
 ”وہ اپنی ایسی دو کنیزوں کے ساتھ صحبت کر لیا کرتے تھے  
 جنہیں انہوں نے بدر کے طور پر آزاد کیا تھا۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - محمد بن حسن بن جعفر خلخال - ابراہیم بن سلیمان تمیمی -  
 حلت بن علاء کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - حسن بن قاسم - محمد بن موسیٰ - عباد بن صہیب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ  
 سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر  
 کے والے سے ان کی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

اور انہوں نے یہ روایت ابو سعید احمد بن عبد الجبار بن احمد - ابو قاسم توحفی - ابو قاسم بن شلاح - ابو عباس احمد بن عقدہ - محمد بن  
 حسن بن جعفر خلخال - ابراہیم بن سلیمان تمیمی - حلت بن علاء کوئی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1370) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سَلْمَةَ بِنْتِ  
 كَهَيْلٍ (عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الْأَخْنَفِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
 ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:  
 حوالے سے - حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ  
 بات نقل کی ہے:

سَمْنٌ رَوَايَتٌ: أَنَّ رَجُلًا آتَاهُ فَفَقَالَ لِي تَزَوَّجْتُ  
 وَرَيْدَةَ لِعَمِّي فَوَلَدَتْ مِنِّي وَأَنَّهُ يُرِيدُ بَيْعَ وَوَلَدِي قَالَ  
 كَذَّبَ لَيْسَ لَهُ ذَلِكَ\*  
 ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: میں نے اپنے بچا کی  
 کنیز کے ساتھ شادی کر لی ہے اور اس نے میرے بچے کو جنم دیا  
 ہے اب میرا بچا میرے بچے کو فروخت کرنا چاہتا ہے تو حضرت  
 عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ غلط کہتا ہے اسے اس بات کا  
 حق حاصل نہیں ہے۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1371) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ  
 عَمِيرٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ  
 اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ:  
 امام ابوحنیفہ نے - عمران بن عمیر (جو کہ حضرت عبد اللہ بن  
 مسعود رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں) - انہوں نے اپنے والد سے  
 حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی

ہے:

متن روایت: **أَنَّهُ اعْتَقَ عَبْدًا فَقَالَ إِنَّ مَالَكَ هُوَ لِيْ**  
**وَلَكِنْ سَادَعُهُ لَكَ وَفَعَلَ**  
 ”انہوں نے ایک غلام کو آزاد کیا اور بولے: تمہارا مال میری ملکیت بنتا ہے، لیکن میں اسے تمہارے لئے چھوڑ دوں گا پھر انہوں نے ایسا ہی کیا“۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ طحطاوی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - احمد بن نعیم - بشر بن ولید - امام ابو یوسف قاضی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - احمد بن حازم - عبید اللہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت اسحاق بن محمد بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - مصعب بن مقدم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر بن حسن اشعری نے یہ روایت - بشر بن موسیٰ - ان کے چچا بشر بن غیاث - قاضی ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابو عبد اللہ حسن بن محمد بن خسرو یحییٰ نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - افضل احمد بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی - ابو عبد اللہ بن دوست علاف - قاضی عمر بن حسن اشعری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنیفہ ثم قال محمد وبہ ناخذ من اعتق مملوكًا وکاتبه فماله لمولاه وهو قول ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ\*

پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں جو شخص کسی غلام کو آزاد کرے اور اس کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کرے تو اس کا مال اس کے آقا کو ملے گا امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1372) - سند روایت: **(أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ**  
**إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:**  
 متن روایت: **مَنْ اعْتَقَ نَسَمَةً اعْتَقَ اللَّهُ تَعَالَى بِكُلِّ**  
**عَضْوٍ مِنْهَا عَضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ حَتَّىٰ إِنْ كَانَ الرَّجُلُ**  
**يَسْتَجِبُ أَنْ يُعْتِقَ الرَّجُلَ لِكَمَالِ أَعْضَائِهِ وَالْمَرْأَةَ**  
**تُعْتِقُ لِكَمَالِ أَعْضَائِهَا**  
 ”جو شخص کسی ایک جان کو (یعنی خواہ وہ مرد ہو یا عورت ہو) آزاد کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس (آزاد ہونے والے) کے ہر ایک عضو کے عوض میں اس (آزاد کرنے والے) کے ہر عضو کو جہنم سے آزاد کر دے گا“ یہاں تک کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب

ہے۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

(1372) (اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (665) - والطحاوي في مشكل الآثار 1/310 - والبخاري (6715) في كتابات الايمان: باب قول الله تعالى: (وتحرير ربة) - ومسلم (1509) (23) في العتق: باب فضل العتق - والترمذي (1541) في الذور والايمن: باب ماجاء في ثواب من اعتق ربة - واحمد 2/420

ہے کہ وہ کسی ایسے شخص کو آزاد کرے جس کے اعضاء مکمل ہوں اور عورت کسی ایسی عورت کو آزاد کرے جس کے اعضاء مکمل ہوں۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

(1373) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: مَتْنٌ رَوَيْتُ: أَنَّ عَبْدًا كَسَانَ لِأَبِرَاهِيمَ بْنِ نَعِيمٍ النَّخَامِ دُبْرَةَ ثُمَّ أَحْتَاَجَ إِلَى كَمَنِيهِ فَبَاعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِمَنْمَانٍ مِائَةِ دِرْهَمٍ

امام ابو حنیفہ نے - عطاء بن ابی رباح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حضرت ابراہیم بن نعیم نخام رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام کو بدر (ہونے کا معاہدہ کر لیا) پھر انہیں اس کی قیمت کی ضرورت پیش آئی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غلام کو آٹھ سو درہم کے عوض میں فروخت کروادیا۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - حسین بن حسین انطاکی - احمد بن عبد اللہ کندی - علی بن معبد - امام ابو یوسف قاضی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو رضی اللہ عنہ نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو حسین مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے - مذکورہ سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

(1374) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدِ الْمُقْبِرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ (عَنْ) ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: مَتْنٌ رَوَيْتُ: أَنَّهُ كَانَتْ لَهُ جَارِيَتَانِ فَدَبَّرَهُمَا فَكَانَ يَطَاهُمَا

امام ابو حنیفہ نے - عبد اللہ بن سعید بن سعید بن ابوسعید مقبری - عطاء بن یسار کے حوالے سے - حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

”ان کی دو کنیریں تھیں جنہیں انہوں نے بدر (کرنے کا معاہدہ) کر لیا تھا، لیکن وہ ان دونوں کے ساتھ صحبت کیا کرتے تھے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلال - عبد الرحمن بن (1373) اخضر جہ الحصفی فی مسند الامام (304) و البخاری (2534) فی العتق: باب بیع المدبر - والترمذی (1219) فی البیوع: باب بیع المدبر - وابن ماجہ (2513) فی العتق: باب بیع المدبر - والحمیدی 513/2 (1222) - و ابویعلی (1825) (1374) فقد تقدم فی (1369)

عمر- محمد ابن ابراہیم بن حبیش بغوی- محمد بن شجاع ثعلبی- حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1375) - سندروایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادِ عَنْ

امام ابوحنیفہ نے- حماد بن ابوسليمان کے حوالے سے یہ

روایت نقل کی ہے- ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

مَتْنُ رِوَايَتِهِ: أَوْلَادُ الْمُدَبَّرَةِ وَالْمَوْلُودَةُ فِي حَالِ

”مدبرہ کنیز کی اولاد اور اس کے مدبر ہونے کے دوران

پیدا ہونے والی اولاد اس کی مانند ہے۔“

تَدَبَّرَهَا بِمَنْزِلِهَا\*

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار عن الامام ابو حنيفة \* ثم قال محمد وبه ناخذ وهو

قول ابو حنيفة رضى الله عنه\*

امام محمد بن حسن شيباني نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے

مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1376) - سندروایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادِ عَنْ

امام ابوحنیفہ نے- حماد- ابراہیم نخعی کے حوالے سے

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے۔

إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

”انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے منبر پر بلند آواز میں ”

مَتْنُ رِوَايَتِهِ: أَنَّهُ كَانَ يَنَادِي عَلِيَّ بْنَ رَسُولِ اللَّهِ

ولد“ کو فروخت کرنے کے بارے میں یہ کہا: یہ حرام ہے جب

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْعِ امْهَاتِ الْأَوْلَادِ

اپنے آقا کے بچے کو جنم دینے تو وہ آزاد شمار ہوگی اس کے بعد

أَنَّهُ حَرَامٌ إِذَا وَلَدَتْ لِسَيِّدِهَا غَيْثًا وَلَيْسَ عَلَيْهَا

اس کنیز پر غلامی باقی نہیں رہے گی۔“

بَعْدَ ذَلِكَ رِقٌّ\*

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

امام محمد بن حسن شيباني نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

(1377) - سندروایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادِ عَنْ

امام ابوحنیفہ نے- حماد بن ابوسليمان کے حوالے سے یہ

روایت نقل کی ہے- ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

إِبْرَاهِيمَ:

(1375) (اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (666) - و ابو يوسف في الآثار (194) - و عبدالرزاق (13259) باب عتق و سلم

الولد - و البيهقي في السنن الكبرى (10349) في عتق امهات الأولاد: باب ولد ام الولد من غير سيدها بعد الاستيلاء - و ابن

حبيب (22603) في ولد المكاتبه اذا ماتت و بقي عليها

(1376) (اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (668) - و الدارقطني (4205) في المكاتب - ابن ابى شيبه (404/4) (2471)

(21472) في بيع ام الولد اذا سقطت - و عبدالرزاق (13224) باب بيع امهات الأولاد - و البيهقي في السنن الكبرى (10/48) في

عتق امهات الأولاد: باب الخلاف في امهات الاولاد

(1377) (اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (523) - و في الطلاق: باب عدة ام الولد - و عبدالرزاق (296/7) (13245) في

الطلاق: باب ما يعقها سقط

متن روایت: فِي السَّقَطِ مِنَ الْأَمَةِ أَنَّ مَا كَانَ لَا يَسْتَجِبُ مِنْهُ إصْبَعٌ أَوْ عَيْنٌ أَوْ فَمٌ فَإِنَّهَا لَا تُعْتَقُ وَلَا تَكُونُ بِهِ أُمٌّ وَوَلَدٌ\*

”جب کنیز کسی نامکمل بچے کو جنم دے تو جب تک اس بچے کی انگلیاں، آنکھیں نمایاں نہیں ہوتے، اس وقت تک وہ کنیز آزاد شمار نہیں ہوگی اور ام ولد شمار نہیں ہوگی۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(1378) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

متن روایت: فِي أُمِّ الْوَلَدِ تَفْجُرُ قَالَ لَا تَبَاعُ بِحَالٍ\*

”اگر کوئی ام ولد گناہ کا ارتکاب کرتی ہے تو اس کے بارے میں وہ یہ فرماتے ہیں: پھر بھی کسی صورت میں اسے فروخت نہیں کیا جاسکتا۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(1379) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَمْرِو بْنِ النَّخَّاطِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے - حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: فِي رَجُلٍ يَزُوجُ أُمَّ وَوَلَدِهِ عَبْدًا لَهُ فَلَيْدٌ أَوْ لَدًا نَمَّ يَمُوتُ قَالَ هِيَ حُرَّةٌ وَأَوْلَادُهَا أَحْرَارًا وَهِيَ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَتْ كَانَتْ مَعَ الْعَبْدِ وَإِنْ شَاءَتْ لَمْ تَكُنْ\*

”جو شخص اپنی ام ولد کی شادی اپنے غلام کے ساتھ کر دیتا ہے اور پھر وہ عورت کچھ بچوں کو جنم دیتی ہے پھر اس کا انتقال ہو جاتا ہے تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ عورت اور اس کی اولاد آزاد شمار ہوں گے، اگر وہ کسی غلام کی بیوی تھی تو عورت کو اختیار ہوگا، اگر وہ چاہے تو اس کے ساتھ رہے اور اگر چاہے تو اس کے ساتھ نہ رہے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخر حرجہ) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنيفة رضي الله عنه\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے، پھر امام

(1378) (اخر حرجہ) محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (670) - وابن ابى شيبة (21593)

(1379) (اخر حرجہ) محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (671)



محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

امام ابوحنیفہ نے - یزید سلمی - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: اسود بیان کرتے ہیں:

”نسخ سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ حج کرنے کے لئے گئے، جب انہوں نے حج کے ارکان ادا کر لئے تو انہوں نے ایک غلام کو آزاد کرنے کا ارادہ کیا، جس میں کسی ایسے شخص کا بھی حصہ تھا، جو وہاں موجود نہیں تھا، انہوں نے اس بات کا تذکرہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کیا، تو انہوں نے ان کو ہدایت کی کہ وہ غلام کو آزاد کر دیں اور غیر موجود شخص کے حصے کی جگہ تاکہ وہاں ادا کر دیں، تو اس غلام کی ولاء کا حق ان لوگوں کو مل جائے گا (جنہوں نے اسے آزاد کیا ہے)“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - محمد بن عبد اللہ بن صباح طنجی - احمد بن یعقوب - عبد عزیز بن داؤد بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام ابوحنیفہ نے - یزید بن عبد الرحمن - ابراہیم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - اسود بیان کرتے ہیں:

”انہوں نے اپنے ایک غلام کو آزاد کر دیا، جو ان کے اور ان کے کس (تابع) بھائیوں کا مشترکہ غلام تھا، اس بات کا تذکرہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کیا گیا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں ہدایت کی کہ وہ اس غلام کی قیمت کا تعین کریں اور پھر اس قیمت کو سنبھال کر رکھیں، جب تک بچے بڑے نہیں ہو جاتے، بڑے ہونے کے بعد اگر وہ چاہیں گے تو غلام کو اپنی طرف سے بھی آزاد

(1380) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ يَزِيدَ

السَّمِيْعِيِّ عَنِ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ عَنِ اَلْاَسْوَدِ:

مَتْنُ رِوَايَاتٍ: اَنَّ نَفْسًا مِّنَ النَّخَعِ اِنْتَطَلَقُوا حَجَّاجًا

فَلَمَّا قَضَوْا تَفَتَّحُوْهُمُ اَرَادُوْا عِتْقَ رَقِيْبَةٍ فِيْهَا نَصِيْبٌ

لِغَائِبٍ فَذَكَرُوْا ذَلِكَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ

عَنْهُ فَاَمْرَهُمْ بِعِتْقِهِ وَاَنْ يُّضْمَنُوْا نَصِيْبَ الْغَائِبِ

وَلَهُمْ وِلَاوَةٌ

(1381) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ يَزِيدَ بْنِ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ اِبْرَاهِيْمَ (عَنِ) الْاَسْوَدِ:

مَتْنُ رِوَايَاتٍ: اِنَّهُ اَعْتَقَ مَمْلُوْكًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اِخْوَةٍ لَهُ

صَعَارًا فَذَكَرَ ذَلِكَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

فَاَمَرَهُ اَنْ يُقَوِّمَهُ وَاَنْ يُّرِجِّحَهُ حَتَّى قَدِرَكَ الصَّبِيَةَ فَاِنْ

شَاوُوْا اَعْتَقُوْا وَاِنْ شَاوُوْا صَمِنُوْا

(1380) قلت: وقد اخرج احمد 2/255 - والبيهقي في السنن الكبرى 10/280 - والحميدي (1093) - وابن ابي

شيبه 481/6 - والطحاوي في شرح معاني الآثار 3/107 - وابن حبان (4318) عن ابي هريرة - عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: من

كاله شخص في مملوك فاعتق نصفه - فعليه خلاصه ان كان له - فان لم يكن له مال استمع العبد على ثمن رقبته غير مشقوق عليه

(1381) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (682) في العتق: باب العبد يكون بين الرجلين فيعتق احمد هما نصيبه - والبيهقي

قراردیں گے اور اگر چاہیں گے تو اس کے تاوان کی رقم وصول کریں گے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفہ \* ثم قال محمد وهو قول ابو حنیفہ اذا كان المعتق موسراً واما فی قولنا فاذا اعتق احدہم فقد صار العبد حراً کله ولا سیبل للباقیین الی عتقہ بعد ذلك فان كان المعتق موسراً ضمن حصص اصحابہ وان كان معسراً سعی العبد لاصحابہ فی حصصہم من قیمتہ\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

جب آزاد کرنے والا شخص خوشحال ہو (تو یہ حکم ہوگا) جہاں تک ہمارے قول کا تعلق ہے تو وہ یہ ہے کہ جب کوئی شخص آزاد کرنے دے تو غلام مکمل طور پر آزاد شمار ہوگا اور اس کے بعد باقی لوگوں کو اسے آزاد کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہوگی۔ اگر آزاد کرنے والا شخص خوشحال ہوگا تو اپنے ساتھیوں کے حصے کا تاوان ادا کر دے گا، لیکن اگر وہ تنگدست ہوگا تو اس غلام کی قیمت میں سے اس کے آقا کے ساتھیوں کے حصے کی رقم کی ادائیگی کے لئے اس غلام سے مزدوری کروائی جائے گی۔

(1382)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ:

”جو دو آدمیوں کے درمیان مشترک ملکیت ہوتا ہے اور ان میں سے کوئی ایک اپنے حصے کو آزاد کر لیتا ہے تو وہ یہ فرماتے ہیں: دوسرے آدمی کو اختیار حاصل ہوگا کہ وہ چاہے تو وہ بھی آزاد کر دے اس طرح ان دونوں کے درمیان ولاء برابر تقسیم ہوگی، لیکن اگر وہ چاہے گا تو تاوان کی رقم وصول کر لے گا اور پھر ولاء کا حق تاوان ادا کرنے والے شخص کو ہوگا، اگر وہ شخص تنگدست ہو تو اس سے مزدوری کروائی جائے گی اور ولاء کا حق ان دونوں کے درمیان تقسیم ہوگا۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(1382) (اخر جہ) محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (683) فی العتق: باب العبد یكون بین الرجلین فیعتنق احدہما نصیہ۔ وعبدالرزاق (16720) فی المدبر: باب من اعتق شرکاءہ فی عبد۔ وابن ابی شیبہ 484/6 فی البیوع والاقضیہ: باب العبد یكون بین الرجلین فیعتنق احدہما نصیہ

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنیفہ ثم قال محمد وهو قول ابو حنیفہ فاما فی قولنا فلا سبیل الی عقبہ بعد عتق صاحبه فصار حراً حین اعتقه صاحبه فان کان المعتق موسراً ضمن حصۃ صاحبه وان کان معسراً استسعی العبد فی حصۃ صاحبه لیس له غیر ذلك والولاء فی الوجهین جمیعاً للمعتق الاول\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

البتہ ہمارا قول یہ ہے: اس کے ساتھی کے آزاد کرنے کے بعد اس کے آزاد کرنے کی گنجائش نہیں ہوگی جب اس کے ساتھی نے اس غلام کو آزاد کر دیا تو غلام آزاد ہو جائے گا۔ اگر آزاد کرنے والا شخص خوشحال ہو تو وہ اپنے ساتھی کے حصے کا تاوان ادا کرے گا تو اگر وہ تنگ دست ہو تو اس کے ساتھی کے حصے کے حوالے سے اس غلام سے مزدوری کروائی جائے گی۔ اس کے علاوہ اسے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ دونوں صورتوں میں ولاء کا حق پہلے آزاد کرنے والے شخص کو ملے گا۔

(1383)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ:

متن روایت: إِذَا أَعْتَقَ الرَّجُلُ نِصْفَ عَبْدِهِ فَبِصَحْبِهِ لَمْ يُعْتَقْ مِنْهُ إِلَّا مَا أَعْتَقَ مِنْهُ وَسَعَى فِي الْبَاقِي الَّذِي لَمْ يُعْتَقْ

”جب کوئی شخص اپنی تندرستی کے دوران اپنے غلام کے نصف حصے کو آزاد کرے، تو اس کا صرف وہی حصہ آزاد شمار ہوگا جو آزاد کیا گیا ہے باقی حصے کے بارے میں جو آزاد نہیں ہوئے اس کے بارے میں وہ غلام مزدوری کرے (اپنی رقم ادا کرے گا)“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخرجه) الامام محمد ابن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفہ\* ثم قال محمد وهو قول ابو

حنیفہ اما فی قولنا اذا اعتق منه جزءا اعتق كله ولم يسع له فی شیء\*

امام محمد بن حسن رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

البتہ ہمارا قول یہ ہے: جب اس کا ایک حصہ آزاد ہوگا، تو اس کا پورا وجود آزاد ہو جائے گا اور اس سے کوئی مزدوری نہیں کروائی جائے گی۔

(1383) (اخرجه) محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (684) فی العتق: باب عتق نصف عبده - وابن ابی شیبہ 496/6 فی العتق

والاقتضية: باب اذا عتق بعض عبده فی مرضه

(1384)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ شُرَيْبِ بْنِ عَسْكَرَةَ: مَتْنٌ رَوَاهُ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ فِي أُمِّ الْوَلَدِ يُعَقِّفُهَا وَلَكِنَّهَا وَإِنْ كَانَ سَقَطًا

امام ابو حنیفہ نے۔ ابوسفیان۔ شریک۔ حسین معلم۔ عکرمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:  
”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایسی ام ولد کے بارے میں یہ فرمایا ہے: اس کے بچے اسے آزاد کروادیں گے اگرچہ وہ بچہ ناکمل پیدا ہوا ہو۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت۔ ابو عبد اللہ محمد بن مخلد عطار۔ محمد بن احمد طنجی۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ عصام بن یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

(1385)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنِ عَائِشَةَ:

امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان۔ ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ اسود نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

”انہوں نے ”بریرہ“ کو خرید کر اسے آزاد کرنے کا ارادہ کیا تو اس کے مالکان نے کہا: ہم اسے اس شرط پر آزاد کریں گے کہ اس کی ولاء کا حق ہمیں حاصل ہوگا۔“

مَتْنٌ رَوَاهُ: أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ فَعُقِّفَتْهَا فَقَالَ مَوْلَاهَا لَا نَبِيعُهَا إِلَّا أَنْ تَشْتَرِي لَنَا وَلَاءَهَا قَالَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ فَاشْتَرَيْتَهَا عَائِشَةُ فَأَعْتَقَتْهَا وَلَهَا زَوْجٌ مَوْلَى لَأَبِي أَحْمَدَ فَخَيْرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَفُرِقَ بَيْنَهُمَا

راوی بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”ولاء کا حق اسے حاصل ہوتا ہے جو آزاد کرتا ہے“  
تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کو خرید کر اسے آزاد کر دیا اس خاتون کا شوہر ”آل ابواحمد“ کا غلام تھا نبی اکرم ﷺ نے اس خاتون کو اختیار دیا اس نے اپنی ذات کو اختیار کر لیا تو ان دونوں میں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی گئی۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(1384) اخر جہ عبدالرزاق (13243) باب ما يعقها السقط - والبيهقي في السنن الكبرى 10/346 في عتق امهات الأولاد: باب الرجل يطنى امته بالملك ففدله - وسعيد بن منصور 3: (2046)

(1385) اخر جہ ابن حبان (4271) - والبيهقي في السنن الكبرى 7/223 - واحمد 6/186 - والبخاري (2536) في العتق: باب بيع الولد وبهوه - وابوداود (2916) في الفهرست: باب في الولاء - والترمذي (1256) في البيوع: باب ما جاحه في اشتراط الولاء - والطحاوي في شرح معاني الآثار 3/82

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔۔\*  
 حافظ ابو بکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں اپنے والد محمد بن خالد بن خلی - ان کے والد خالد بن خلی - محمد بن خالد وہابی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

## البَابُ السَّابِعُ وَالْعِشْرُونَ فِي الْمَكَاتِبِ

### ساتھیسواں باب: مکاتب غلام کا حکم

(1386) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ  
 إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
 قَالَتْ: متن روایت: تُصَدِّقُ عَلَى بَرِيْرَةَ بِلَحْمٍ فَرَأَاهُ النَّبِيُّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا  
 هَدْيَةٌ اور ہمارے لئے ہدیہ ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے  
 حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - اسود نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا  
 یہ بیان نقل کیا ہے:

”بریرہ“ کو صدقہ کے طور پر گوشت دیا گیا نبی اکرم ﷺ  
 نے اسے ملاحظہ فرمایا تو ارشاد فرمایا: ”یہ اس کے لئے صدقہ ہے  
 اور ہمارے لئے ہدیہ ہے۔“

...—...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن حسن بزاز بخلی - ہلال بن یحییٰ - یوسف بن خالد سستی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے  
 روایت کی ہے۔

(1387) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ  
 إِبْرَاهِيمَ عَنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ  
 يَقُولُ: متن روایت: الْمَكَاتِبُ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ دَرَاهِمٌ  
 مِنَ الْكِتَابَةِ ایک درہم بھی ادا کرنا لازم ہو۔

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے  
 حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”مکاتب غلام شمار ہوگا جب تک اس کے ذمے کتابت کا  
 ایک درہم بھی ادا کرنا لازم ہو۔“

...—...—...—...

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن - عبدالرحمن بن عمر بن احمد  
 (1386) - اخر جہ ابن حبان (4269) - احمد (4645/6) - مسلم (1075) (172) فی الزکاة: باب اباحۃ الہدیۃ للنبی صلی اللہ علیہ  
 وسلم ولبنی ہاشم وبنی عبدالمطلب - والنسائی 162/6 فی الطلاق: باب خیار الأمة  
 (1387) - اخر جہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (679) والطحاوی فی شرح معانی الآثار 112/3 - وابن ابی شیبہ (20559) فی  
 المکاتب: باب عبد ما بقی علیہ شیء - وعبدالرزاق (15821) باب عجز المکاتب وغیر ذلک - والبیہقی فی السنن  
 الکبریٰ 324/10 فی المکاتب: باب المکاتب عبد ما بقی علیہ درہم - وفی المعرفة (6099) فی المکاتب: باب المکاتب عبد ما بقی  
 علیہ درہم



زید بن ثابت احب الينا والى ابو حنیفہ من قول علی و عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما \* قال ابو حنیفہ و هو قول عائشہ رضی اللہ عنہا فیما بلغنا وبہ ناخذ\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے قول کی بد نسبت حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا قول ہمارے نزدیک اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں: ہم تک جو روایات پہنچی ہیں ان کے مطابق سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بھی یہی قول ہے اور ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

(1390) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

”جو غلام دو آدمیوں کی ملکیت ہو تو اس کے بارے میں وہ یہ فرماتے ہیں: ان میں سے کسی ایک کے لئے کتابت کا معاہدہ کرنا جائز نہیں ہے البتہ وہ اپنے شراکت دار کی اجازت سے ایسا کر سکتا ہے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنیفہ \* ثم قال محمد وبہ ناخذ وهو قول ابو حنیفہ\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

(1391) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلمان کے حوالے سے - ابراہیم نخعی سے ایسے غلام کے بارے میں نقل کیا ہے:

”جو دو آدمیوں کے درمیان مشترکہ ملکیت ہوتا ہے ان میں سے کوئی ایک شخص اپنے حصے میں کتابت کا معاہدہ کر لیتا ہے تو وہ اپنے شراکت دار سے یہ کہے گا: جب علم ہونے پر وہ بھی کتابت کا ارادہ کرتا ہے تو ٹھیک ہے لیکن جب غلام دو آدمیوں کے درمیان مشترکہ ملکیت ہو اور ان میں سے کوئی ایک شخص اپنے

(1390) (اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (675) - و ابو يوسف في الآثار 191)

(1391) (اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (676) - و ابو يوسف في الآثار 191)



حصے میں کتابت کا معاہدہ کرنے کا ارادہ کرنے تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اپنے حصے میں کتابت کا معاہدہ کرنا اس کے لئے جائز نہیں ہوگا البتہ اپنے ساتھی کی اجازت سے وہ ایسا کر سکتا ہے۔“

.....

(آخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) الامام ابو حنیفہ \* ثم قال محمد وبہ ناخذ وهو قول ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ \*  
امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1392) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
مَسْعُودٍ وَشُرَيْحٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ:  
مَنْ رَوَى: أَنَّهُمْ كَانُوا يَقُولُونَ إِذَا مَاتَ  
الْمُكَاتِبُ وَتَرَكَ وَفَاءً أَحَدًا مِمَّا تَرَكَ مَا بَقِيَ مِنْ  
مُكَاتِبَتِهِ فِدْفَعِ إِلَى مَوْلَاهُ وَصَارَ مَا بَقِيَ بَعْدَهُ لِرِوَاةِ  
الْمُكَاتِبِ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں:  
حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور قاضی شریح (یہ تینوں حضرات) یہ فرماتے ہیں:  
”جب مکاتب غلام فوت ہو جائے اور وہ ترکے میں اتنی رقم چھوڑے جس کے ذریعے اس کی کتابت کا معاوضہ ادا کیا جاسکتا ہو تو اس ترکے میں سے وہ رقم لے لی جائے گی جو مکاتبیت میں سے لگایا ہے اور وہ اس کے آقا کو ادا کر دی جائے گی اور جو مال باقی بچے گا وہ اس مکاتب غلام کے ورثاء کو تقسیم ہوگا۔“

.....

(آخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) الامام ابو حنیفہ ثم قال محمد وبہ ناخذ وهو قول ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ \*  
امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1393) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے - ابراہیم نخعی سے اللہ تعالیٰ کی اس فرمان کے بارے میں نقل کیا

(1392) (آخر جہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (680) - وابن ابی شیبہ (21509) فی البیوع والاقضية: باب فی مکاتب مات وتروک ولدا حوراً

ہے:

”تم ان کے ساتھ مکاتبت کا معاہدہ کر لو اگر تمہیں ان میں بھلائی کا علم ہو۔“

ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے: اگر تمہیں اس کا علم ہو کہ وہ اس کی ادائیگی کر سکیں گے۔ (تو تم یہ معاہدہ کر لو!)

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔

(1394)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ:

امام ابوحنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ ابراہیم نخعی سے ایسے شخص کے بارے میں یہ فرمایا ہے:

”جو اپنے دو غلاموں کے ساتھ ایک ہزار درہم کے عوض میں کتابت کا ایک ہی معاہدہ کرتا ہے اور ان دونوں کی قسط ایک ہی قرار دیتا ہے تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اگر وہ دونوں ادا کر دیں گے تو وہ دونوں ادا شمار ہوں گے، اگر وہ دونوں عاجز ہو جائیں تو وہ دونوں غلام رہ جائیں گے۔“

ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: وہ دونوں اس وقت تک آزاد نہیں ہوں گے جب تک وہ دونوں ایک ہزار ادا نہیں کر دیتے۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(آخر جہ) الامام محمد ابن حسن فی الآثار فرواہ (عن) الامام ابو حنیفہ\* ثم قال محمد وبہ ناخذ

وهو قول ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ\*

امام محمد بن حسن رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1395)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

(1393) (آخر جہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار) (681)۔ وعبدالرزاق (15575) فی المکاتبت: باب قوله للمکاتب: (ان علمتم

فیم حیراً) وابن ابی شیبہ (531/4) (22840) فی البیوع والافضیة۔ والبیہقی فی السنن (318/10)

(1394) (آخر جہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار) (682)۔ وابویوسف فی الآثار (191)۔ وعبدالرزاق (15645) فی المکاتبت: باب

کتابتہ وولده فمات منهم احدوا عتق

إِبْرَاهِيمَ:

ابراہیم نخعی سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے:

”جو دو غلاموں کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کرتا ہے کہ ان پر ایک ہزار درہم کی ادائیگی لازم ہوگی پھر ان دونوں میں سے کوئی ایک آدمی انتقال کر جاتا ہے تو اگر تو آدمی نے یہ کہا تھا: اگر تم دونوں نے ایک ہزار ادا کئے تو تم دونوں آزاد شمار ہو گے ورنہ تم دونوں غلام رہو گے اور پھر ان دونوں میں سے ایک انتقال کر جاتا ہے تو وہ شخص زندہ شخص سے پورے ایک ہزار لے گا“ لیکن اگر اس نے ان دونوں کے ساتھ ایک ہزار کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کیا تھا اور کوئی شرط عائد نہیں کی تھی تو وہ صرف اُس کا حصہ لے گا جو پہلے کا نصف ہوگا یا پھر باقی کی قیمت ہوگی۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) الامام ابو حنیفہ\* ثم قال محمد وبہ ناخذ فی جمیع الحدیث اذا لم یشرط شیئاً ومات احدہما قسمت المکاتبۃ علی قیمتہما فیبطل من المکاتبۃ حصۃ قیمتۃ المیت ووجب علی الآخر حصۃ قیمتہ وهو قول ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس پوری روایت کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

جب آدمی نے کوئی شرط نہ عائد کی ہو اور ان دونوں میں سے کسی ایک کا انتقال ہو جائے تو کتابت کا معاہدہ ان دونوں کی قیمت کے حساب سے تقسیم ہو جائے گا اور کتابت کے معاہدہ میں سے مرنے والے کی قیمت کا حصہ کا عدم قرار پائے گا اور دوسرے پر اس کی قیمت کے حصے کی ادائیگی لازم ہوگی امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1396) — سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ

امام ابو حنیفہ نے — حماد بن ابی سلیمان کے حوالے سے —

إِبْرَاهِيمَ:

”کتابت میں کفالت کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ قَالَ فِي الْمَكَاتِبَةِ فِي الْمَكَاتِبَةِ

اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے وہ تمہارا مال ہے اور یہی چیز تمہارے

لَبَسَتْ بِنْسِيءِ أَسْمَا هُوَ مَالُكَ كِفْلُ لَكَ بِهِ

(1395) — اخر جہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (683) — سعد الرزاق (15645) فی المکاتب: باب کتابتہ وولده لعمات مہد

احداواعتق

(1396) — اخر جہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (684) — ابو یوسف فی الآثار 191 و 196

وَذَلِكَ أَنَّهُ لَوْ عَجَزَ وَقَدْ أَخَذْتَ مِنَ الْكِفَالَةِ بَعْضَ  
 مَكَاتِبِهِ رَدَّ الْمَكَاتِبَ فِي الرَّقِ وَلَمْ يَكُنْ لَكَ مَا  
 أَخَذْتَ لِأَنَّ مَا أَخَذْتَ مِنْهُمْ فَهُوَ مِلْكٌ لَهُمْ وَفِي  
 رَقِيَّةِ عَبْدِكَ \*

لئے کفالت کے حوالے سے کافی ہے وہ یہ کہ اگر وہ عاجز  
 آجائے تو تم نے کفالت سے اس کی کتابت کی کچھ رقم تو حاصل  
 کر لی ہے اور وہ مکاتب غلام دو بارہ غلام رہ جائے گا تم نے جو  
 حاصل کیا ہے وہ تمہارا نہیں ہوگا کیونکہ تم نے ان لوگوں سے جو  
 حاصل کیا ہے وہ ان لوگوں کی ملکیت تھی اور تمہارے غلام میں  
 غلامی رہ جائے گی۔

.....

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة \* ثم قال محمد وبه ناخذ اذا  
 كفل الرجل الرجل بالمكاتبة عن مكاتبه فالكفالة باطلة وهو قول ابو حنيفة رضى الله تعالى عنه  
 والله اعلم \*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام  
 محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں جب آدمی کسی کے مکاتب غلام میں سے کتابت کی رقم کی ادائیگی کا کفیل بن  
 جائے تو یہ کفالت کا عدم شمار ہوگی امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے واللہ اعلم \*

## الْبَابُ الثَّامِنُ وَالْعِشْرُونَ فِي الْوَلَاءِ

### اٹھائیسواں باب: ولاء کے احکام

امام ابوحنیفہ نے - حکم بن حمیمہ - عبد اللہ بن شداد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی نے ایک غلام کو آزاد کر دیا پھر اس غلام کا انتقال ہو گیا اس نے پسماندگان میں ایک بیٹی چھوڑی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بیٹی کو نصف حصہ دیا اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کو اس کا نصف ترکہ دیا۔

(1397) - سند روایت: (أَبُو حَنِيْفَةَ) عَنْ الْحَكَمِ بْنِ عُثَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادٍ:

مَتْنُ رِوَايَتِ: أَنَّ ابْنَةَ لِحْمَزَةَ بِنْتِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اعْتَقَتْ مَمْلُوكًا فَمَاتَ وَتَرَكَ بِنْتًا فَأَعْطَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ابْنَتَ النِّصْفِ وَأَعْطَى ابْنَةَ حَمْزَةَ النِّصْفَ\*

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد - احمد بن حازم - عبید اللہ بن مویٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن بزار - بشر بن ولید - امام ابو یوسف قاضی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔\*

انہوں نے یہ روایت احمد ابن محمد - منذر بن محمد - حسن بن محمد بن علی - امام ابو یوسف قاضی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔\*

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - حسن بن محمد بن علی - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔\*

انہوں نے یہ روایت حماد بن احمد مروزی - ولید بن حماد - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔\*

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔\*

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حسین بن علی بن ہاشم - حسین بن علی - یحییٰ بن حسن - زیاد بن حسن - ان کے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔\*

(1397) اخراجہ احمد 40576 - ابن ابی شیبہ 267/11 ومن طریقہ ابن ماجہ (2734) - والطبرانی فی الکبیر 24 (874) - والنسائی فی الکبیر (6398) - والحاکم فی المستدرک 716/4 - وسعید بن منصور (174) - وابوداؤد فی المراسیل (364) - وعبدالرزاق (16211)

سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حمزہ بن حبیب زیات (کی تحریر) کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ان کے چچا - ان کے والد سعید بن یزید کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ \*

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - علی بن محمد بن عبد - علی بن عبد الملک بن عبد ربہ - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - امام ابو یوسف قاضی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

حافظ حسن بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو غنیم محمد بن علی بن میمون - شریف ابو عبد اللہ علوی - جعفر بن محمد ابن حسین بن حاجب سے اذن کے طور پر - ابو عباس احمد بن محمد بن سعید بن عقده - فاطمہ بنت محمد بن حبیب - ان کے والد - حمزہ ابن حبیب (کی تحریر) کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت قاسم بن محمد بن عمر - ابو بکر عبد اللہ بن حسن - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ قاضی عمر بن حسن اشاشی نے یہ روایت - قاسم بن زکریا - احمد بن عثمان بن حکیم - عبید اللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔

(1398) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ (عَنِ) أَبِي عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: الْوَلَاءُ لِحِمَّةٍ كَلْحِمَةِ النَّسَبِ لَا يُبَاعُ وَلَا يُوْهَبُ\*

امام ابوحنیفہ نے - عبد اللہ بن دینار کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”ولاء بھی نسب رشتے کی طرح ایک تعلق ہے جسے فروخت نہیں کیا جاسکتا اور بیہ نہیں کیا جاسکتا“۔

\*\*\*

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس احمد بن محمد بن عمرو بن عبد الحاق - احمد بن محمد بن حجاج بن رشید بن سعید - علی بن سلیمان انجسی - محمد بن ادريس شافعی - محمد بن حسن - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1398) اخرجہ حصکفی فی مسند الامام (306) - وابن حبان (4948) - والطخاری (2535) فی المعق: باب بیع الولاء وھبہ - والبیہقی فی السنن الكبرى 292/10 - وابوداؤد (2919) فی الفرائض: باب فی بیع الولاء - واحمد 79/2 - والطیالسی

(1885) - ومسلم (1506) فی المعق: باب النهی عن بیع الولاء وھبہ

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو یحییٰ نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو حسین مبارک بن عبد الجبار صیرفی۔ ابو محمد جوہری۔ حافضہ محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہؒ مکان کی سند کے ساتھ روایت کی ہے۔

ابو بکر محمد بن عبد الباقی قاضی بیمارستان۔ ابو فتح عبدالکریم بن محمد بن احمد بن محاملی۔ ابو حسن دارقطنی۔ ابو عباس محمد بن احمد بن عمرو بن عبد خالق رزاز۔ احمد بن محمد بن حجاج۔ علی بن سلیمان۔ محمد بن ادريس شافعی۔ محمد بن حسن۔ امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1399)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

متن روایت: أَلْوَلَاءُ لِلنَّبِيِّينَ الذُّكُورِ دُونَ الْإِنَاثِ فَإِذَا دَرَجُوا وَذَهَبُوا رَجَعَ الْوَلَاءُ إِلَى الْعَصْبَةِ

امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

”ولاء کا حق صرف بیٹوں کو ہی ملے گا بیٹیوں کو نہیں ملے گا اور جب وہ درج کر لیں اور چلے جائیں تو ولاء کا حق عصبہ کی طرف لوٹ آئے گا۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنیفہ\* ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1400)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: إِذَا تَوَلَّكَ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِ الذَّمَّةِ فَعَلَيْكَ عَقْلُهُ وَكَانَ مِيرَاثُهُ وَكَهْ أَنْ يَتَحَوَّلَ بَوْلًا بِهِ\*

امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

”جب ذمیوں میں سے کوئی شخص تمہارے ساتھ ولاء کا حق رکھے تو اس کی دیت کی ادائیگی تم پر لازم ہوگی اور اس کی وراثت کا حق تمہیں ملے گا اور اسے اس بات کا حق حاصل ہوگا کہ وہ اس کو منتقل کر دے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(1399) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (693)۔ وابن ابی شیبہ (31502) فی الفرائض: فیما تراث النساء من الولاء وما هو؟۔ وعبدالرزاق (16261) فی الولاء: باب میراث الموالی للمرأة۔ والبیہقی فی السنن الكبرى (306/10) فی الولاء: باب میراث النساء الامن اعقبن

(1400) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (705)۔ فی المیراث: باب میراث المولی۔ وعبدالرزاق (9873) فی الولاء: باب النضرانی یسلم علی یدرجل

(اخرجہ) الامام محمد ابن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) الامام ابو حنیفہ \* ثم قال محمد وبہ

ناخذ وهو قول ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ \*

امام محمد بن حسن رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1401) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ

يَسَّادٍ عَنْ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:

مَتَنُ رِوَايَتِهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

نَهَى بَيْعَ الْوَلَاءِ وَهَيْبَةَ \*  
 کرنے سے منع کیا ہے۔

\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - منذر بن محمد - ابراہیم بن یوسف - یونس بن کبیر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1402) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادِ بْنِ

إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا:

مَتَنُ رِوَايَتِهِ: أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ لِتُعْتِقَهَا

فَقَالَ لَهَا مَوَالِيهَا لَا يَبِيعُهَا إِلَّا أَنْ تَشْتَرِيَ الْوَلَاءَ لَنَا

فَدَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

فَقَالَ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ \*  
 بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

”انہوں نے ”بریرہ“ کو آزاد کرنے کے ارادے سے

خریدنا چاہا تو ان کے مالکان نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: ہم

اسے صرف اس شرط پر فروخت کریں گے کہ اس کی ولاء کا حق

میرے پاس رہے گا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس بات کا تذکرہ نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”ولاء کا حق آزاد کرنے والے کو حاصل ہوتا ہے۔“

\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن ابوصالح بلخی - احمد بن یعقوب - ابویحییٰ عبدالحمید حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے

روایت کی ہے۔

حافظ حسین بن محمد بن خضر بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن - عبدالرحمن بن عمیر -

(1401) قد تقدم فی (1398)

(1402) اخرجہ الحسکفی فی مسند الامام (305) والطحاوی فی شرح معانی الآثار 82/3 - وابن حبان (4271) - والبيهقي فی السنن الكبرى 223/7 - والبخاری (6754) فی الفرائض: باب ميراث السابئة - واحمد 186/6 - وابوداود (2916) فی الفرائض: باب فی الولاء - والترمذی (1256) فی البیوع: باب ماجاء فی اشتراط الولاء



محمد بن ابراہیم بن حبیش - ابو عبد اللہ محمد بن شجاع ثقی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے اور اس کے آخر میں یہ الفاظ زائد نقل کئے ہیں:

واشترتها عائشة واعتقتها ولها زوج مولی لآل ابو احمد فخيرها رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ  
وَسَلَّمَ فاخترت نفسها ففرق بينهما\*

”سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس خاتون کو خرید کر اسے آزاد کر دیا، اس خاتون کا ایک شوہر تھا جو آل ابو احمد کا غلام تھا، نبی اکرم ﷺ نے اس خاتون کو اختیار کر دیا، تو اس خاتون نے اپنی ذات کو اختیار کر لیا، تو نبی اکرم ﷺ نے ان میں بیوی کے درمیان علیحدگی کر دیا وی۔“

انہوں نے یہ روایت اس سے زیادہ طویل سند کے ساتھ بھی نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

ارادت عائشة ان تشتري بريرة ففتعتها فابي اهلها ان يبيعوها الا ولهم ولاؤها فذكرت ذلك  
للنبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فقال لا يمنعك ذلك فانما الولاء لمن اعق\*

”سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بریرہ کو خرید کر آزاد کرنے کا ارادہ کیا، تو اس کے مالکان نے اسے فروخت کرنے سے انکار کر دیا اور یہ شرط عائد کی کہ بریرہ کی ولاء کا حق ان کے پاس رہے گا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ چیز تمہارے لئے رکاوٹ نہیں بن سکتی، کیونکہ ولاء کا حق آزاد کرنے والے کو ملتا ہے۔“

(قال) الحافظ حسين بن محمد بن خسرو قال ابو عبد الله محمد بن شجاع التاويل في ذلك

عند اهل العلم انهم ارادوا شيئاً لا يجوز فقال صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لا يمنعك الذي قالوا

فانه لا يجوز فلما اخبروا بانها لا يجوز رجعوا وابعوا على ان الولاء لمن اعطى الثمن\*

حافظ حسین بن محمد بن خسرو بیان کرتے ہیں: ابو عبد اللہ محمد بن شجاع نے اہل علم کے نزدیک اس کی وضاحت یوں بیان کی ہے۔ وہ لوگ ایک ایسی چیز کا ارادہ رکھتے تھے جو جائز نہیں، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ لوگ جو کہہ رہے ہیں یہ بات تمہارے لئے رکاوٹ نہیں بن سکتی ہے، کیونکہ ویسا کرنا تو جائز ہی نہیں ہے۔ جب ان لوگوں کو اس بات کا پتہ چلا کہ ایسا کرنا تو جائز ہی نہیں ہے، تو انہوں نے اپنے موقف سے رجوع کر لیا اور اس شرط پر فروخت کیا کہ اس کی ولاء کا حق اس کو ملے گا جو اس کی قیمت ادا کرے گا۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1403) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوالیمان - ابراہیم ثقی کے

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

إِبْرَاهِيمَ:

مَتْنُ رَوَايَتِ: أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَالزُّبَيْرَ بْنَ

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہما اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما

(1403) (أَخْرَجَهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ فِي الْأَثَرِ (702) - فِي الْمِيرَاتِ: بَابُ مِيرَاتِ الْمَوْلَى - وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ (16255) فِي

الْوَلَاءِ: بَابُ مِيرَاتِ الْمَرَاةِ وَالْعَبْدِ مِمَّا تَعَفَّفَ عَنْهُ (16295) بَابُ الرَّجُلِ يَلِدُ الْأَحْرَارَ وَهُوَ عَبْدَتُهُ يَعْتَقُ - وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ (274) 94/1

کے درمیان سیدہ صفیہ بنت عبدالمطلب کے غلام کے بارے میں اختلاف ہو گیا جس کا انتقال ہو گیا تھا۔ سیدہ صفیہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی چھوٹی تھیں اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کی والدہ تھیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ میری چھوٹی ہے میں ان کا عصہ ہوں میں نے ان کی طرف سے دیت ادا کرنی تھی اس لئے ان کے غلاموں کی ولاء کا حق میرے پاس ہوگا اور میں اس کا وارث بنوں گا۔

الْعَوَامِ اِخْتَصَمَا فِي مَوْلَى لَصِيفَةَ بِنْتِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَمَاتَ وَهِيَ عَمَّةٌ عَلِيٍّ وَأُمُّ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَامِ فَقَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَمَّتِي وَأَنَا عَصَبَتُهَا أَعْقِلُ عَنْهَا فَلِي وَلَاءُ مَوْلَاهَا أَنَا أَرْتُهُ وَقَالَ الزُّبَيْرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هِيَ أُمِّي أَنَا أَرْتُهَا فَلِي وَلَاءُ مَوْلَاهَا أَنَا أَرْتُهُ فَقَضَى عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِالْمِيرَاثِ لِلزُّبَيْرِ وَبِالْعَقْلِ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ \*

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا تھا: وہ میری والدہ ہیں میں ان کا وارث بنتا ہوں تو ان کے غلاموں کی ولاء کا حق بھی مجھے ملے گا اور میں اس مرحوم غلام کا وارث بنوں گا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وراثت کا حق حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو دیا اور دیت کی ادائیگی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے لازم قرار دی۔

\*\*\*

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوقاسم بن احمد بن عمر۔ عبداللہ بن حسن خلال۔ عبدالرحمن بن عمر۔ محمد بن ابراہیم بن حبیش بغوی۔ ابو عبداللہ محمد بن شجاع ثمالی۔ حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ (واخرجه) الامام محمد بن الحسن بن الأثار فرواه (عن) الامام ابو حنیفة \* ثم قال محمد وبهذا ناخذ وهو قول ابو حنیفة \*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔ حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(1404)۔ سند روایت: (ابن حنیفة) عن مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسِ الهمدانی قَالَ:

متن روایت: أَقْبَلَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الدِّمَةِ فَأَسَلَمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي عَمْرٍ مَسْرُوقٍ وَتَوَلَّاهُ فَمَاتَ وَتَرَكَ مَالًا فَأَنْطَلَقَ مَسْرُوقٌ فَمَسَّأَلَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ

”ایک ذمی شخص آیا اور اس نے مسروق کچھ زاد کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا اور اس نے ان کے ساتھ نسبت ولاء قائم کر لی اس کا انتقال ہو گیا اس نے کچھ مال چھوڑا تو مسروق گئے اور

مَسْعُودٌ دَعَنَ مِيرَانِيَهَ فَاَمَرَهُ بِاِكْلِيهِ\*

انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے اس کی وراثت کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے انہیں اس کی وراثت حاصل کرنے کا حکم دیا۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(1405)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

مَتْنُ رِوَايَتِهِ: إِذَا تَوَلَّكَ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِ الذَّمَّةِ فَعَلَيْكَ عَقْلُهُ وَكَلَّكَ مِيرَانِيَهُ وَكَهْ أَنْ يَتَحَوَّلَ بِوَلَايَتِهِ مَا لَمْ يُعْقَلْ عَنْهُ فَإِذَا عَقَلْتَ عَنْهُ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَتَحَوَّلَ بِوَلَايَتِهِ\*

امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

”جب کوئی ذمی شخص تمہارے ساتھ نسبت و لاء قائم کرے تو اس کی دیت کی ادائیگی تم پر لازم ہوگی اور اس کی وراثت تمہیں ملے گی اور اس کو یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ اپنی نسبت و لاء کو منتقل کر دے جب تک اس کی طرف سے دیت ادا نہیں کی جاتی، لیکن جب تم اس کی طرف سے دیت ادا کرو گے تو اب اسے یہ حق حاصل نہیں ہوگا کہ وہ اپنی و لاء کو منتقل کر دے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو عبداللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت۔ دو بھائیوں ابوقاسم (اور) عبداللہ بن دونوں احمد بن عمر کے صاحبزادے ہیں۔ عبداللہ بن حسن خلیل۔ عبدالرحمن بن عمر۔ محمد بن ابراہیم بن حمیش۔ محمد بن شجاع۔ حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنيفة ثم قال محمد وبه

ناخذ وهو قول ابو حنيفة رضى الله عنه\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔ حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

## الْبَابُ التَّاسِعُ وَالْعِشْرُونَ فِي الْجَنَايَاتِ

### انیسواں باب: جنایات کے بارے میں روایات

(1406) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: **مَنْ عَفَا عَنْ دَمٍ لَمْ يَكُنْ لَهُ ثَوَابُ الْإِلْحَةِ**

امام ابو حنیفہ نے - عطاء بن یسار کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: "جو شخص خون (یعنی قتل) کو معاف کر دے تو اس کا ثواب صرف جنت ہے۔"

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوریح - محمد بن اسحاق صفانی - احمد بن ابوظبیر - ابو اسحاق فزاری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1407) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ: **مَنْ رَوَى عَنْهُ مَا تَعَمَّدَ بِهِ الْإِنْسَانُ بِغَيْرِ حِدِيدَةٍ فَنَقَلَهُ فَهُوَ شِبْهُ الْعَمْدِ تَغْلُظُ فِيهِ الدِّيَةُ وَلَا يُقْتَلُ بِهِ**

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: "جب آدمی جان بوجھ کر کسی دھار دار چیز کے علاوہ کسی کو مارے اور قتل کر دے تو یہ شیبہ عمدہ ہوگا جس میں دیت "مغلظہ" ہوگی البتہ اس کے عوض میں اسے قتل نہیں کیا جاسکتا۔"

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ حسین بن محمد بن خرو نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلیل - عبدالرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم بن حبیش - محمد بن شجاع نخعی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1406) اخرجه الحصفكى فى مسندا الامام (486) والخطيب فى (تاريخ بغداد) 29/4 - والسيوطى فى الدر المنثور 289/2 - وعلى

العتقى فى الكنز: (39854)

(1407) اخرجه عبد الرزاق (280/9) (17206) فى العقول: باب شبه العمدة - وابن ابى شيبة (427/5) (27673) فى الدييات: من

قال: العمدة بالحديد

(1408) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الزُّهْرِيِّ

عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

مُتَمِّنٌ رَوَايَاتٍ: دِيَّةُ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ مِثْلُ دِيَّةِ

الْمُسْلِمِ

امام ابوحنیفہ نے - (ابن شہاب) زہری کے حوالے سے

یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”یہودی اور عیسائی کی دیت، مسلمان کی دیت کی مانند

ہوگی۔“

\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابوعلی دقاق - حسن بن یزید بن یعقوب ہمدانی - ابوعلی حسن ابن یزید اوختاب ہمدانی - محمد بن عمید ہمدانی - ابو یوسف اسحاق بن بشر بخاری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1409) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادِ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ:

مُتَمِّنٌ رَوَايَاتٍ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي شَيْبَانَ قَتَلَ رَجُلًا

نَصْرَانِيًّا مِنْ أَهْلِ الْحِزْبَةِ فَكَتَبَ وَإِلَى الْكُوفَةِ إِلَى

عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِذَلِكَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ أَنْ إِذْقَعَهُ إِلَى أَوْلِيَاءِ الْقَبِيلِ فَإِنْ شَاءَ وَ

قَتَلُوهُ وَإِنْ شَاءُوا عَفَوْا عَنْهُ ثُمَّ كَتَبَ إِلَيْهِ أَنْ أَفْدِهِ

بِالْدِّيَّةِ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ وَذَلِكَ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّهُ فَارِسٌ مِنْ

فُرْسَانَ الْعَرَبِ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن اسلم بن ابوسلمان کے حوالے سے یہ

روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں:

”بنو شیبان سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے اہل جزیرہ

میں سے ایک عیسائی شخص کو قتل کر دیا، تو کوفہ کے گورنر نے اس

بارے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کو خط لکھا، حضرت عمر رضی اللہ

نے اسے خط میں لکھا کہ تم اس (قاتل کو) مقتول کے ورثاء کے

سپردہ کرو، اگر وہ چاہیں گے تو اسے قتل کر دیں گے اور اگر چاہیں

گے، تو اسے معاف کر دیں گے، پھر انہوں نے اسے خط میں لکھا،

”تم بیت المال میں سے اس کی (مقتول کی) دیت ادا کرو۔“

(راوی بیان کرتے ہیں) اس کی وجہ یہ تھی: انہیں یہ پتہ چلا

تھا کہ وہ قاتل شخص عربوں کے شہسواروں میں سے ایک تھا۔“

\*\*\*

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلیل - عبدالرحمن بن عمر -

محمد بن ابراہیم بن جہش بغوی - محمد بن شجاع بخاری - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1408) اخروجه الحمكفي في مسند الامام (487) و البيهقي في السنن الكبرى 102/ في الديات. باب دية اهل الذمة - عن الزهري  
مرسلاً

(1409) اخروجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (590) - وابن ابي شيبه 408/5 (27454) في الديات. من قال: اذا قتل المسلم

المسلم قتل به - وابن عبد البر في الاستدكار 122/8 - و عبد الرزاق 101/10 (18515) في العقول. باب فود المسلم بالمعنى

- و البيهقي في السنن الكبرى 32/8 -

امام ابوحنیفہ نے - ریحہ بن ابوعبد الرحمن المرانی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - عبد الرحمن بن سلیمان بیان کرتے ہیں:

”جی اکرم ﷺ نے ایک ذمی کے عوض میں ایک مسلمان کو قتل کروادیا تھا اور ارشاد فرمایا تھا: میں اس بات کا زیادہ حق رکھتا ہوں کہ دی ہوئی پناہ کو پورا کروں۔“

\*\*\*-----\*\*\*

ابوہریرہ بخاری نے یہ روایت - محمد بن قدامہ زہدلی - محمد بن عبدہ بن قاسم - شایبہ بن سوار کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم ثعلبی بیان کرتے ہیں:

”بنو شیبان سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے اہل حربہ میں سے ایک عیسائی کو قتل کر دیا تو کوفہ کے گورنر نے اس بارے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خط لکھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جوابی خط میں لکھا: تم اس قاتل کو مقتول کے درتاء کے سپرد کر دو اگر وہ چاہیں گے تو اسے قتل کر دیں گے اور اگر چاہیں گے تو اسے معاف کر دیں گے، تو گورنر نے اس شخص کو ”حنین“ نامی ایک حربی کے سپرد کر دیا تو لوگوں نے اس سے کہنا شروع کیا: اگر تم بھی قتل کر دو تو اس نے کہا: جی نہیں! جب تک غصہ نہیں آتا لوگ اس سے مسلسل یہی کہتے رہے اور وہ جواب میں یہی کہتا رہا کہ جب تک غصہ نہیں آتا تب تک نہیں پھر اس نے اسے قتل کر دیا۔“

\*\*\*-----\*\*\*

حافظ حسین بن محمد بن خروہ نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمن بن عمر -

(1410) اخرجہ الطحاوی فی شرح معانی الآثار 3/195 (5045) فی الحسنایات: باب المؤمن یقتل الکافر متعمداً - والبیہقی فی

السنن الکبریٰ 30 - وعبد الرزاق 10/101 (18514) - وابن ابی شیبہ 5/407 (27451) - والنداء قطنی 3219/166 فی

الحدود والديات

(1411) قد تقدم فی (1400)

(1410) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرَّائِي عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَلِيمَانَ قَالَ:

متن روایت: قَتَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مُسْلِمًا بِمَعَاهِدٍ وَقَالَ أَنَا أَحَقُّ مَنْ وَفَى بِدِمَّتِهِ\*

محمد بن ابراہیم بن حمیش - محمد بن شجاع عجمی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔

(1412) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ

جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

مَتَنُ رِوَايَاتٍ: لَا يَسْتَفَادُونَ الْجِرَاحَ حَتَّى تَبْرَأَ

”زخم کا قصاص اس وقت تک نہیں لیا جاسکتا جب تک زخم ٹھیک نہیں ہو جاتا“۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن الوریح (کی تحریر کے حوالے سے) - محمد بن ابراہیم بن عبد الحمید ابو بکر قاضی

طلوان - مہدی بن جعفر - ابن مبارک کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔

(1413) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادِ بْنِ

إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

مَتَنُ رِوَايَاتٍ: أَنَّهُ قَالَ فِي دِيَةِ الْخَطَا عَلَى أَهْلِ

الْبُعَيْرِ مِائَةٌ يَغِيرُ عَشْرُونَ إِبْنَةَ مَخَاضٍ وَعِشْرُونَ

إِبْنَةَ لَبُونٍ وَعِشْرُونَ إِبْنُ مَخَاضٍ وَعِشْرُونَ حِقَّةً

وَعِشْرُونَ جَذَعَةً وَفِي شِبْهِ الْعَمْدِ أَرْبَاعٌ خَمْسَةٌ

وَعِشْرُونَ إِبْنُ مَخَاضٍ وَخَمْسَةٌ وَعِشْرُونَ إِبْنَةُ

لَبُونٍ وَخَمْسَةٌ وَعِشْرُونَ حِقَّةً وَخَمْسَةٌ وَعِشْرُونَ

جَذَعَةً“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ حسین بن محمد بن خرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو قاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلال - عبد الرحمن بن عمر -

محمد بن ابراہیم بن حمیش بغوی - محمد بن شجاع عجمی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1412) - اخرجه الحمصكفي في مسند الامام (488) والطلحاي في شرح معاني الآثار 184/3 باب الرجل يقتل الرجل كحب

يقتل؟ - والبيهقي في السنن الكبرى 66/8 - وابن ابي شيبة 369/9 - والدارقطني 89/3 - ز الطبراني في الصغير 135/1

(1413) - اخرجه ابوداود 148/4 (4545) - والترمذي 10/4 في الدييات: باب ماجاء في الدية كم هي من الابل؟ - والنسائي في

المجتبى 43/8 (4802) - وابن ماجه (2631) في الدييات: باب دية الخطا - واحمد 384/1 - والدارمي (2372)

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

امام ابوحنیفہ نے - یثیم بن حبیب صیرفی - عامر شععی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: انہوں نے قتل خطا کی دیت کے بارے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: ”قتل خطا کی دیت میں ایک سواونٹ ویسے جائیں گے جو اونٹوں والوں کے بارے میں حکم ہے گائے والوں کے بارے میں حکم یہ ہے کہ وہ دو سو گائے ادا کریں گے اور وہ بکریوں والوں پر ۲ ہزار بکریوں کی ادا کیگی لازم ہوگی اور چاندی والوں پر دس ہزار درہم کی ادا کیگی لازم ہوگی اور سونے کی شکل میں ادا کیگی کرنے والوں پر ایک ہزار دینار کی ادا کیگی لازم ہوگی۔“

(1414) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ بْنِ حَبِيبِ الصَّيْرَفِيِّ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:  
مَتْنُ رِوَايَاتِهِ: أَنَّهُ قَالَ فِي دِيَةِ الْخَطَا مِائَةَ مِنَ الْإِبِلِ فِي أَهْلِ الْإِبِلِ وَعَلَى أَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَا بَقْرَةٍ وَعَلَى أَهْلِ الْغَنَمِ الْفَاشَاةَ وَعَلَى أَهْلِ الْوَرَقِ عَشْرَةَ أَلْفٍ دِرْهَمًا وَعَلَى أَهْلِ الذَّهَبِ أَلْفَ دِينَارٍ\*

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عبد اللہ محمد بن خالد عطار - بشر بن موسیٰ - ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو طحٹی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو حسین علی بن حسین بن ایوب - قاضی ابو علاء محمد بن علی بن یعقوب واسطی - ابو بکر احمد بن جعفر بن حمدان - ابو علی بشر بن موسیٰ - ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1415) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادِ بْنِ إِسْرَاهِيمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ:  
مَتْنُ رِوَايَاتِهِ: جَرَّ أَحَاتِ النِّسَاءِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ جَرَّ أَحَاتِ الرِّجَالِ مَا دُونَ النَّفْسِ\*

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابی سلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:  
حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”خواتین کو زخمی کئے جانے کی سزا مردوں کے زخموں سے نصف ہوگی؛ جبکہ یہ جان کے علاوہ ہو (یعنی قتل کا حکم مختلف ہوگا)“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو قاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلال - عبد الرحمن بن عمر - (1414) - اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (554) - وابن عبد البرقي التمهيد 17/324 - والحارث بن ابي اسامة في مسند الحارث زوائد الهيشمي 572/2 باب الديات - والطبراني في الكبير 150/7 (16664) - وعبد الرزاق 9/291 (17255) في العقول باب كيف امر الدية؟ - وابن ابي شيبة 344/5 (26718) في الديات (1415) - اخرجه البيهقي في السنن الكبرى 96/8 في جراحات الرجال والنساء



محمد بن ابراہیم بن حمیش بغوی - محمد بن شجاع ثعلبی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔  
حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1416) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادِ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ  
قَالَ:

”مردوں اور خواتین کے زخم دانٹوں اور موضع نامی زخموں  
میں برابر کی حیثیت رکھتے ہیں البتہ اس کے علاوہ جو زخم ہیں ان  
میں خواتین کا حکم مردوں کے زخموں سے نصف ہوگا۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں سابقہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔  
حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1417) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادِ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ قَالَ:

”خواتین کے زخموں کا حکم مردوں کے زخموں کی مانند ہوگا“  
جبکہ وہ ایک تہائی دیت تک کے درمیان میں ہوں جب کوئی زخم  
ایک تہائی دیت سے زیادہ ہو جائے تو اس صورت میں عورت کو  
لگنے والا زخم مرد کو لگنے والے زخموں کا نصف شمار ہوگا۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں سابقہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔  
حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1418) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ عَنْ  
الشَّعْبِيِّ:

”شعبی نے امام ابوحنیفہ سے یہ روایت  
نقل کی ہے:

(1416) (أَخْرَجَهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي السَّنَنِ الْكُبْرَى 8/96 فِي الدِّيَاتِ: بَابُ مَا جَاءَ فِي جِرَاحِ الْمَرْأَةِ - رَأَى ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ (411/5) (27486) فِي  
الدِّيَاتِ: بَابُ فِي جِرَاحَاتِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ -

(1417) (أَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ (411/5) (27489) فِي الدِّيَاتِ: بَابُ فِي جِرَاحَاتِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ - وَابْنُ الْبَيْهَقِيِّ فِي السَّنَنِ الْكُبْرَى 8/96 فِي  
الدِّيَاتِ: بَابُ مَا جَاءَ فِي جِرَاحِ الْمَرْأَةِ

متن روایت: اَنَّ عَمْرَوَ بْنَ حُرَيْثٍ اِحْتَفَرَ بَيْتًا بِقِنَاءِ دَارِ اَسَامَةَ فَعَطَبَ فِيهَا فَرَمَّ فَرَفَعَ اِلَى شَرِيحٍ فَقَالَ عَمْرُو اِنَّمَا اِحْتَفَرْتُهَا لِاصْلِحَ وَاَنْصِفَ يَهَا الطَّرِيقَ فَقَالَ شَرِيحٌ صَدَقْتَ اِنَّمَا تَضْمَنُ الْفَرَسَ مَرَّةً وَاِحْدَةً فَضَمِنَ

عمر بن حرث نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے گھر کے صحن میں کنواں کھودا اس میں گھوڑا گر گیا یہ مقدمہ قاضی شریح کے سامنے پیش ہوا تو عمرو نے کہا: میں نے تو اسے بہتری کے لئے کھودا تھا اور راستہ الگ رکھا تھا تو قاضی شریح نے کہا: تم نے ٹھیک کہا ہے لیکن ایک مرتبہ تم گھوڑے کا تاوان ادا کرو گے تو انہوں نے اس کا تاوان ادا کیا۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو عبد اللہ محمد بن مخلد عطار۔ بشر بن موسیٰ۔ ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خرد لوہی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو قاسم بن احمد بن عمر۔ عبد اللہ بن حسن خلال۔ عبد الرحمن بن عمر۔ محمد بن ابراہیم بن حبیش بنوی۔ محمد بن شجاع علی۔ حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت ابو حسین علی بن حسین بن ابوب بزار۔ قاضی ابو علاء محمد بن علی واسطی۔ ابو بکر احمد بن جعفر بن حمدان۔ بشر بن موسیٰ۔ ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1419)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ:

متن روایت: اِنَّهُ وُجِدَ قَتِيلًا عَلٰى عَهْدِ عَمْرٍ وَرَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِى بَيْتٍ لَا يَدْرُونَ مَنْ قَتَلَهُ بَيْنَ وَاِدْعِيَّةٍ وَجَيْرَانَ قَبْلَ ذَلِكَ عَمْرٌ فَكَتَبَ اَنْ قِيَسُوا مَا بَيْنَهُمَا فَاَيُّهُمَا كَانَ اَقْرَبَ اِلَى الْقَتِيلِ يَخْرُجُ مِنْهُمُ حَمْسُونَ رَجُلًا فَيَقْسِمُونَ بِاللّٰهِ مَا قَتَلْنَاهُ وَلَا نَعْلَمُ لَهُ قَاتِلًا وَعَلَيْهِمُ الدِّيَّةُ

امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ ابراہیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ایک کنوئیں میں ایک مقتول پایا گیا لوگوں کو یہ پتہ نہیں چل سکا کہ اسے قتل کس نے کیا ہے یہ مقتول وادع اور جیران کے درمیان میں کسی جگہ پر پایا گیا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں اطلاع ملی تو انہوں نے خط میں لکھا کہ تم ان دونوں علاقوں کی بیانیہ کروان میں سے جو علاقہ مقتول کے زیادہ قریب ہو وہاں کے چچاس افراد نکل کر اللہ کے نام کی قسم اٹھائیں گے کہ ہم نے اسے قتل نہیں کیا ہے اور نہ ہی ہمیں اس کے قاتل کے بارے میں کوئی علم ہے پھر ان

(1419) اخرجہ الطحاوی فی شرح معانی الآثار 201/3 (5054) فی الجنایات: باب القسامۃ کیف ہی؟ والبیہقی فی السنن الکبریٰ 123/8 فی الدیات: باب اصل القسامۃ والبداية فیہامع اللوث بأیمان المدعی۔ والدارقطنی فی السنن

169/3۔ وعبدالرزاق 35/10 (18266)۔ وابن ابی شیبہ 5/440 (27804) فی الدیات: باب ماجاء فی القسامۃ

لوگوں پر دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ حسین بن محمد بن خرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم بن حبیب بن جوشب لغوی - محمد بن شجاع ثعلبی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔  
حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1420) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:  
مَتْنُ رَوَايَتٍ: لَا يَبْلُغُ بِقِيَمَةِ الْعَبْدِ إِذَا قِيلَ دِيَةٌ  
الْحُرِّ  
امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ  
روایت نقل کی ہے۔ ابراہیم ثعلبی فرماتے ہیں:  
”اگر کوئی غلام قتل ہو جائے تو اس کی قیمت آزاد شخص کی  
دیت تک نہیں پہنچے گی۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حسین بن خرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ تک سابقہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔  
حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1421) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:  
مَتْنُ رَوَايَتٍ: كُلُّ شَيْءٍ مِنَ الْحُرِّ فِيهِ الدِّيَةُ فَهُوَ مِنَ  
الْعَبْدِ فِيهِ الْقِيَمَةُ وَكُلُّ شَيْءٍ مِنَ الْحُرِّ فِيهِ نِصْفُ  
الدِّيَةِ فَهُوَ مِنَ الْعَبْدِ فِيهِ نِصْفُ الْقِيَمَةِ  
امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ  
روایت نقل کی ہے۔ ابراہیم ثعلبی فرماتے ہیں:  
”آزاد شخص جس صورت میں دیت کی ادائیگی لازم  
ہوگی، غلام پر اس میں قیمت کی ادائیگی لازم ہوگی اور آزاد شخص  
کے جس جرم میں نصف دیت کی ادائیگی لازم ہوگی، تو غلام میں  
نصف قیمت کی ادائیگی لازم ہوگی۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ حسین بن خرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک ان کی سند کے  
ساتھ روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(1422) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي بَكْرٍ  
عَنِ السُّرَّهَرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
أَنْهَمَا قَالَا:  
امام ابوحنیفہ نے - ابوبکر (نامی راوی) زہری کے حوالے  
سے - حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہما اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ  
بات نقل کی ہے۔ یہ دونوں حضرات یہ فرماتے ہیں:

(14321) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (581) - وعبدالرزاق (8/10) (18168) - باب جراحات العبد - وابن أبي  
شيبه (387/5) (27212) في الديات - باب في من العبد جراحه

متن روایت: دِيَّةُ أَهْلِ اللَّيْمَةِ مِثْلُ دِيَّةِ الْحَرِّ  
 ”ذمیوں کی دیت آزاد مسلمان شخص کی دیت کی مانند  
 ہوگی۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ ظہیر بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو عباس احمد بن عقدہ۔ قاسم بن محمد۔ ابو ہلال۔ امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1423)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ  
 امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلمان کے حوالے سے یہ  
 روایت نقل کی ہے۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

متن روایت: أَلْعَقْلُ عَلَى أَهْلِ الْعَطَاءِ يُؤْخَذُ مِنْ  
 ”دیت کی ادائیگی ان لوگوں پر لازم ہوگی جنہیں تنخواہیں  
 ملتی ہیں ہر شخص کی تنخواہ میں سے (چار درہم) لے لئے جائیں  
 گئے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی انصاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ قاضی ابوحسین محمد بن علی بن محمد بن مہدی باللہ۔ ابوحسن  
 احمد بن محمد عقیلی۔ ابو حامد احمد بن حسین بن علی مروزی۔ عباس بن احمد بن حارث بن محمد بن عبدالکریم مروزی عبیدی۔ ابوجعفر محمد بن عبد  
 الکریم۔ یثیم بن عدی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

(1424)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي  
 امام ابو حنیفہ نے۔ ابوعطوف جراح بن منہال۔ زہری کے  
 حوالے سے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہما اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے بارے  
 میں یہ بات نقل کی ہے (یہ دونوں حضرات یہ فرماتے ہیں):

متن روایت: أَنَّ دِيَّةَ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ مِثْلُ دِيَّةِ  
 ”یہودی اور عیسائی شخص کی دیت آزاد مسلمان کی دیت  
 کی مانند ہوگی۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ حسین بن محمد بن خروئے نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوفضل احمد بن حسن بن خیرون۔ ابوعلی حسن بن احمد بن ابراہیم بن  
 (1422) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (589)۔ وعبدالرزاق (10/95) (1849) في العقول: باب دية المجوس  
 - واليهقي في السنن الكبرى 102/8 في الدييات: باب دية اهل الذمة - وابن ابى شيبة (5/406) (2744) في الدييات: من قال دية  
 اليهودي والنصراني مثل دية المسلم؟

(1423) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (571) - وعبدالرزاق (9/410) (17215) في العقول: باب عقوبة القتال - وابن  
 ابى شيبة (5/405) (27430) في الدييات: الدية في كم تؤدى؟  
 (1424) قد تقدم في (1422)

شازان- ابونصر احمد بن اشکاب بخاری- عبداللہ بن طاہر قزوینی- اسماعیل بن توبہ قزوینی- محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1425) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ:

متن روایت: فِي الرَّجُلِ يَجْعَلُ عَلَى حَانِطَةِ الصَّخْرَةِ يَسْتَرُّ بِهَا مِنَ الْحُمُولَةِ أَوْ يَحْرُجُ الْكَنِيفَ إِلَى الطَّرِيقِ قَالَ يَضْمَنُ كُلَّ شَيْءٍ أَصَابَ هَذَا الَّذِي ذُكِرَ لِأَنَّهُ أَحَدَتْ شَيْئًا فِيمَا لَا يَمْلِكُ فَقَدْ ضَمِنَ مَا أَصَابَ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

”اگر کوئی شخص اپنے احاطے میں کوئی پتھر رکھ دیتا ہے تاکہ اس کے ذریعے وہ اونٹوں سے بچ سکے یا وہ راستے میں بیت الخلاء بنا دیتا ہے اور اس کی وجہ سے کسی کو نقصان پہنچتا ہے تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: وہ شخص ہر اس چیز کا جرمانہ ادا کرے گا جس کو اس کی وجہ سے نقصان پہنچے گا، کیونکہ اس نے ایک ایسی جگہ پر یہ چیز تعمیر کی ہے جس کا وہ مالک نہیں تھا تو اس کے نتیجے میں جو نقصان ہوگا اس کا وہ تاوان ادا کرے گا۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) الامام ابو حنیفہ\* ثم قال محمد وبہ ناخذ وهو قول ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے، پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1426) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

متن روایت: الْعُجْمَاءُ جُبَارٌ وَالْقَلِيبُ جِبَارٌ وَالرَّجُلُ جِبَارٌ وَالْمَعْدَنُ جِبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمْسُ

(1425) (اخر جہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار) (787) - وابن ابی شیبہ (398/5) (27345) فی الدیات: باب الرجل یخرج من حده شیافیب انساناً - و (423/5) (27630) فی الدیات: الحائط العائل یشهد علی صاحبه

(1426) (اخر جہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار) (557) - وفی الموطأ (677) - والطحاوی فی شرح معانی الآثار (203/3) - وابن حبان (6005) - والنغوی فی شرح السنة (1586) - والدارمی (393/1) - والبخاری فی الزکاة: باب فی الرکاز الخمس - وابن خزیمة (2326) - والبیہقی فی السنن الکبری (155/4) - واحمد (239/2)

معدنیات) میں گر کر مرنے والا رائیگاں جائے گا اور خزانے میں  
 شخص کی ادائیگی لازم ہوگی۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ ابو بکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاسی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - اپنے والد محمد بن خالد بن خلی - ان کے والد خالد  
 بن خلی - محمد بن خالد وہابی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

## الْبَابُ الثَّلَاثُونَ فِي الْحُدُودِ

### تیسواں باب: حدود کے بارے میں روایات

(1427) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مِقْسَمٍ عَنْ  
ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:  
مَنْ رَوَى عَنِّي فِي الْحُدُودِ بِالشُّبُهَاتِ  
امام ابو حنیفہ نے - مقسم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا ہے:  
”شُبُهَاتِ“ کی وجہ سے حدود کو پورے کر دیا کرو۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابوسعید بن جعفر جری - یحییٰ بن فروخ - محمد بن بشر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔\*

(1428) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) وَمِسْعَرُ بْنُ  
كَدَّامٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِيَّاشٍ كُلُّهُمُ عَنْ أَبِي عَوْنٍ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ  
وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:  
مَنْ رَوَى عَنِّي فِي الْحُدُودِ بِالشُّبُهَاتِ  
امام ابو حنیفہ مسعر بن کددام اور عبداللہ بن عیاش نے - ابو عون کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا:  
”شراب کو بے حد حرام قرار دیا گیا ہے، خواہ اس کی مقدار تھوڑی ہو یا زیادہ ہو اور ہر مشروب میں سے نشہ آور چیز کو حرام قرار دیا گیا ہے۔“

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری نے یہ روایت - قاضی بناد بن ابراہیم - ابو محمد جعفر بن محمد بن حسین ابہری - ابو عبداللہ محمد بن علی بن محمد - احمد بن محمد بن سعید - احمد بن محمد بن یحییٰ جبائی - ان کے والد اور حماد بن ابو حنیفہ اور مسعر اور عبداللہ بن عیاش کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1427) اخرجه المحمدي في مسند الامام (317) - وعلى المتقى في الكنز (12972)

(1428) اخرجه الطبري في الكبير (10837) (10839) - وابو نعيم في الحلية (تقريب البغية بترتيب الحلية) 292/2 (2287) - والنسائي في الاثرية: باب ذكر الاخبار التي اعتل بها من اباح شراب المسكر - والدارقطني 146/2 (4619) في الاثرية وغيرها

(1429) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) وَ سَفِيَانَ الشَّوْرَيْ عَنِ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ رَوَى حُرْمَةَ الْخَمْرِ لَعْنَتُهَا فَلَيْلَهَا وَكَثِيرُهَا وَالسُّكْرُ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ"۔

امام ابو حنیفہ اور سفیان ثوری نے - عون بن ابی حنیفہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا ہے: "شراب کو بے حد حرام قرار دیا گیا ہے خواہ وہ تھوڑی ہو یا زیادہ ہو اور ہر مشروب میں سے نشے کو حرام قرار دیا گیا ہے"۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابن عقده - احمد بن محمد بن ثابت ضعی - محمد بن صالح کے حوالے سے امام ابو حنیفہ اور سفیان سے روایت کی ہے۔

حافظ کہتے ہیں: امام ابو حنیفہ سے محفوظ روایت یہ منقول ہے کہ یہ (روایت) ابو عون - عبداللہ بن شداد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

جیسا کہ صالح بن احمد بن ملاعب نے - ہوزہ بن خلیفہ - امام ابو حنیفہ کے حوالے سے - ابو عون سے روایت کی ہے۔

وہ یہ کہتے ہیں: اسحاق بن محمد بن مروان نے اپنے والد کے حوالے سے - مصعب بن مقدم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ کے حوالے سے - ابو عون سے روایت کی ہے۔

وہ یہ کہتے ہیں: ابن مغلہ - عباس بن محمد - مصعب بن مقدم کے حوالے سے - امام ابو حنیفہ کے حوالے سے - ابو عون سے روایت کی ہے۔

(1430) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: "مَنْ رَوَى حُرْمَةَ الْخَمْرِ لَعْنَتُهَا فَلَيْلَهَا وَكَثِيرُهَا وَالسُّكْرُ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ"۔

امام ابو حنیفہ نے - نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: "نبی اکرم ﷺ نے دباؤ اور حتم (نامی برتن میں تیار کئے جانے والے مشروب) "نقیح" سے منع کیا ہے"۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح - محمد بن نصر تاجر - خالد بن خداش - حماد بن زید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1429) اخرجه ابن حبان (5356) - واحمد 316/1 والطبرانی في الكبير (12976) - والحاكم في المستدرک 145/4 - وعبد بن حميد (686) - والحافظ المنذرى في الترغيب والترهيب 250/3

(1430) اخرجه الطحاوى في شرح معاني الآثار 225/4 - واحمد 3 - وابن ابی شيبة 69/5 (23776) في الاثرية: باب ما ذكر عن النبي صلى الله عليه وسلم فيما تحصى عنه من الظروف - ومالك في الموطأ 843/2 - والشافعي في المسند 312/2 - ومسلم (1997) (48) (49) - وابن ماجه (3402)



امام ابو حنیفہ نے - یحییٰ بن عامر - ایک شخص کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ”جب حاکم وقت کے سامنے دو قسم کی حدود کا مقدمہ پیش کیا جائے تو یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ ان کو قائم کرنے سے پہلے اپنی جگہ سے اٹھ جائے۔“

(1431) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ يَحْيَى بْنِ عَامِرٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَنْ رَوَيْتَ لِي مَامًا إِذَا رُفِعَ إِلَيْهِ حَدٌّ أَنْ لَا يَقُومَ حَتَّى يَقِيمَهُ

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو عبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو فضل احمد بن خیرون - ابوی علی بن شاذان - قاضی ابوالفضل احمد بن اشکاب - ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن علی صیرفی - ابویونس اور یس بن ابراہیم متقاضی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - یحییٰ بن عبداللہ تمیمی کو فی جابر - ابوماجد حنفی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ”جب حد کا مقدمہ حاکم وقت کے سامنے پہنچ جائے تو پھر اسے پرے کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔“

(1432) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ التَّمِيمِيِّ الْكُوفِيِّ الْجَابِرِ عَنْ أَبِي مَاجِدٍ الْحَنْفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَنْ رَوَيْتَ لِي إِذَا انْتَهَى الْحَدُّ إِلَى السُّلْطَانِ فَلَا سَبِيلَ إِلَيْ دَرَبِهِ

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ ظہیر بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن احمد - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حماتی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1433) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی نے ایسے شخص کے بارے میں فرمایا:

(1431) اخرجه البيهقي في السنن الكبرى 331/8 في الاشرية: باب ماجاء في السرة على اهل الحدود - وابو يعلى (5401) - وفي المقصد الاعلى 743/2 (2832) في الحدود: باب العفو عن الحدود دمالم تبلغ السلطان - واحمد 438/1 - والحميدى 48/1 (89) (1432) قد تقدم

(1433) اخرجه ابن ابى شيبه 475/5 (28116) في الحدود: في الرجل يسرق ويشرب الخمر ويقتل - 478: 5 (28161) في الحدود: في الرجل يسرق مراراً ويؤذي ويشرب - ما عليه؟ - وعبدالرزاق 19/10 (18217) باب الذي يأتي الحدود ثم يقتل

متن روایت: **أَنَّهُ قَالَ فِي رَجُلٍ قَدَفَ رَجُلًا بِالْكُوفَةِ وَآخَرَ بِالْبَصْرَةِ وَآخَرَ بِوَأَسِطٍ فَضُرِبَ الْحَدَّ قَالَ هُوَ لِدَلِكِ كَيْلِهِ وَكَذَلِكَ إِنْ سَرَقَ غَيْرَ سَرِقَةٍ مِنْ أَنَاثِ شَتَّى وَقَطَعَ كَمَا الْقَطْعَ لِدَلِكِ كَيْلِهِ وَكَذَلِكَ الزَّانَا وَكَذَلِكَ شُرْبُ الْخَمْرِ\***

”جو ایک شخص پر ”کوفہ“ میں زنا کا الزام لگاتا ہے دوسرے پر ”بصرہ“ میں لگاتا ہے اور تیسرے پر ”واسط“ میں لگاتا ہے اور پھر اس پر حد جاری ہو جاتی ہے تو ابراہیم غمی فرماتے ہیں: یہ حد ان سب کے لئے برابر ہوگی۔

اسی طرح اگر کوئی شخص کئی مرتبہ چوری کرتا ہے وہ مختلف لوگوں کی مختلف چیزیں چوری کرتا ہے اور پھر اس کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹنا ان سب کے حوالے سے کفایت کر جائے گا زنا کرے اور شراب پینے کا حکم بھی اسی کی مانند ہے۔“

\*\*\*

حافظ ابوقاسم عبداللہ بن محمد بن ابوعمام بخاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - محمد بن احمد بن حماد - یعقوب بن اسحاق - ابواسرائیل - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ابو مطیع قاضی <sup>رضی اللہ عنہ</sup> کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

**(1434)** - **سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ:**

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلمان - ابراہیم غمی کے حوالے سے علقمہ کا بیان نقل کیا ہے:

متن روایت: **رَأَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ وَهُوَ يَأْكُلُ طَعَامًا ثُمَّ دَعَا بِنَيْبِهِ فَشَرِبَ فَقُلْتُ لَعَمْرُكَ تَشْرَبُ النَّيْبَةَ وَالْأُمَّةُ تَقْنِدُنِي بِكَ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ النَّيْبَةَ وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُهُ يَشْرَبُهُ مَا شَرِبْتُهُ\***

”میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود <sup>رضی اللہ عنہ</sup> کو دیکھا وہ کھانا کھا رہے تھے پھر انہوں نے نبیذ منگوائی اور اسے پی لیا میں نے کہا: آپ کی زندگی کی قسم آپ نبیذ پی رہے ہیں؟ حالانکہ امت نے آپ کی پیروی کرنی ہے تو حضرت عبداللہ بن مسعود <sup>رضی اللہ عنہ</sup> نے فرمایا: میں نے اللہ کے رسول <sup>صلی اللہ علیہ وسلم</sup> کو نبیذ پیتے ہوئے دیکھا ہے اگر میں نے آپ <sup>صلی اللہ علیہ وسلم</sup> کو اس کو پیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی اسے نہ پیتا۔“

\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن منذر بن سعید ہروی - احمد بن عبداللہ کندی - محمد بن اسرائیل بخنی - ابو معاذ ثوی - امام ابو یوسف قاضی کے حوالے سے - امام ابوحنیفہ <sup>رضی اللہ عنہ</sup> سے نقل کی ہے۔

(1434) اخرجه احمد 1/450 - وعبد الرزاق (693) - والشماسي (828) - والطبراني في الكبير (9963) - وابن ابى شيبه 2/25 - وابوداود (84) - وابن ماجه (384) عن ابن مسعود قال: كنت مع النبي صلى الله عليه وسلم ليلة لقي الجن فقال: امعك ماء؟ فقلت: لا فقال: ما هذا في الاداء؟ قلت: نبذ - قال: ارنيها - ثم طيبة - وماء طهور - فتوضا منها ثم صلى بنا

امام ابو حنیفہ نے - عبدالکریم بن ابی بکر سے یہ روایت نقل کی ہے: انہوں نے یہ روایت نبی اکرم ﷺ تک ”مرفوع“ حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے ایک شخص کو نشے کی حالت میں لایا گیا، تو آپ ﷺ نے لوگوں کو ہدایت کی کہ وہ اپنے جوتوں کے ذریعے اس کی پٹائی کریں اس وقت چالیس افراد آپ ﷺ کے پاس موجود تھے تو ان میں سے ہر ایک نے اپنے دووں جوتوں کے ذریعے پٹائی کی جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا گیا اور ان کے پاس نشے کا شکار شخص لایا گیا تو انہوں نے بھی لوگوں کو حکم دیا تو انہوں نے اپنے جوتوں کے ذریعے اس کی پٹائی کی جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا گیا تو انہوں نے کوڑے کے ذریعے پٹائی کروائی۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) الامام ابو حنیفہ ثم قال محمد وبہ ناخذ نری الحد علی السکران من النہید او غیرہ ثمانین جلدہ بالسوط یحبس حتی یصحو او یذهب عنہ السکر ثم یضرب الحد ویفرق علی الاعضاء ویجرد الا انہ لا یضرب الفرج ولا الوجه ولا الراس وضرہ اشد من ضرب القاذف\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

ہم یہ سمجھتے ہیں: نشہ کا شکار شخص کو حد کے طور پر 80 کوڑے لگائے جائیں گے خواہ وہ نشہ نبیذ پینے کی وجہ سے ہوا ہو یا کسی اور چیز کے پینے کی وجہ سے ہوا ہو اسے پہلے قید کیا جائے گا جب وہ ٹھیک ہو جائے اور اس کا نشہ ختم ہو جائے تو پھر اس پر حد جاری کی جائے گی اور یہ حد اس کے متفرق اعضاء پر جاری کی جائے گی اس کے اضافی کپڑے اتار لئے جائیں گے البتہ اس کی شرمگاہ پر یا چہرے پر یا سر پر ضرب نہیں لگائی جائے گی اور اس کو جو ضرب لگائی جائے گی وہ حد قذف سے زیادہ شدید ہوگی۔

(1436) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادِ عَنِ

(1435) (اخر جہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار) (841) - واحمد 5/350 - وابن ابی شیبہ 3/342 - ومسلم (977) (106) -

والنسائی 4/89 - وابوعوانہ (7883) - وابن حبان (5391) - والبیہقی فی السنن الکبریٰ 8/298

(1436) (اخر جہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار) (636) فی الحدود: باب حد السکران

إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

روایت نقل کی ہے۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

متن روایت: لَوْ أَنَّ رَجُلًا شَرِبَ حَسْوَةً مِنْ خَمْرٍ  
ضَرَبَ الْحَدَّ  
”اگر کوئی شخص شراب کا ایک گھونٹ پی لے گا تو اس پر حد جاری ہوگی۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخرجہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) الامام ابو حنیفہ \* ثم قال محمد وبہ

ناخذ وهو قول ابو حنیفہ یضرب الحد فی الحسوة من الخمر فاما من السكر فلا یحد حتی

یسکر ولكنه یعزر وهو قول ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے شراب کا ایک گھونٹ پینے پر بھی حد جاری کی جائے گی، لیکن جہاں تک نشے کا تعلق ہے تو یہ حد صرف اس وقت جاری کی جائے گی جب آدمی نوشہ ہو جائے گا البتہ ویسے اسے سزا دی جاسکتی ہے امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1437)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ يَحْيَى بْنِ

عَبْدِ اللَّهِ الْجَابِرِ الْكُوفِيِّ عَنْ أَبِي مَاجِدِ الْحَنَفِيِّ عَنْ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنُ رِوَايَاتٍ: إِذَا بَلَغَ الْحَدَّ السُّلْطَانُ فَلَعَنَ اللَّهُ

الشَّافِعَ وَالْمُشَفِّعَ

امام ابو حنیفہ نے۔ یحییٰ بن عبد اللہ جابر کوفی۔ ابو ماجد حنفی

کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب حد کا مقدمہ حاکم وقت کے سامنے پیش ہو جائے تو

پھر اللہ تعالیٰ اس بارے میں شفاعت (یعنی سفارش) کرنے

والے اور سفارش قبول کرنے والے پر لعنت کرے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ صالح بن احمد۔ شعیب بن ایوب۔ ابو یحییٰ حماتی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ

سے نقل کی ہے۔

(1438)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ:

مَتْنُ رِوَايَاتٍ: فِي رَجُلٍ لَقِيَ قَوْمًا فَقَالَ أَحَدُكُمْ زَانٍ

قَالَ لَا حَدَّ عَلَيْهِ

امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابی یحییٰ۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

”اگر کوئی شخص کچھ لوگوں سے ملتا ہے اور یہ کہتا ہے: ان

لوگوں میں سے کوئی ایک شخص زانی ہے تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

ایسے شخص پر حد جاری نہیں ہوگی۔“

حافظ ابوقاسم عبداللہ بن محمد بن ابوعوام سفدی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - احمد بن محمد بن حماد - احمد بن منصور رماوی - محمد بن سعید اصفہانی - ابن مبارک - عیسیٰ بن ماہان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ کے نقل کی ہے۔  
حافظ نے یہی روایت - محمد بن احمد بن حماد - محمد بن شجاع - اسحاق بن سلیمان رازی - امام ابوحنیفہ کے حوالے سے حماد سے یہ روایت نقل کی ہے:

ابراہیم نخعی ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو تین آدمیوں سے ملتا ہے اور یہ کہتا ہے: تم میں سے کوئی ایک زانی ہے تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: ایسے شخص پر حد جاری نہیں ہوگی۔

(1439) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - سعید بن جبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:  
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

متن روایت: لُعِنَتِ الْخَمْرُ وَعَاصِرُهَا وَمُعْتَصِرُهَا وَسَاقِيهَا وَشَارِبُهَا وَبَائِعُهَا وَمُسْتَرِبُّهَا

"شراب پراسے نچوڑنے والے پراسے نچروانے والے پراسے پلانے والے پراسے پینے والے پراسے فروخت کرنے والے پراسے خریدنے والے پر (ان سب لوگوں پر) لعنت کی گئی ہے۔"

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - سہل بن بشر کندی بخاری - فتح بن عمرو - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔  
حافظ حسین بن محمد بن خسرو نخعی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم بن حبیش - محمد بن شجاع نخعی - حسن ابن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔  
حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1440) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ

امام ابوحنیفہ نے - نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:  
متن روایت: لَا بَأْسَ بِالنَّمْرِ وَالزَّرْبِيبِ يَخْلُطَانِ وَإِنَّمَا يَكْرَهُ ذَلِكَ لِشِدَّةِ الزَّمَانِ

"بکھور اور کشش (کی نبیذ کو) ملانے میں کوئی حرج نہیں ہے یہ اس وقت مکروہ ہے جب وقت گزرنے کے ساتھ اس میں شدت آچکی ہو۔"

(1439) اخرجه الطحاوی فی شرح معانی الآثار (3343) - وابن ماجه (3380) فی الاثرية: باب لعنت الخمر عشرة اوجه - وابن ابی شیبہ (447/6 - واحد 25) - و ابو داود (3674) - و الحاكم فی المستدرک (144/4) - و البيهقي فی السنن الكبرى (287/8) - و ابو يعلى (5591) و الطبرانی فی الصغير (753)

(1440) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني فی الآثار (841) فی الاثرية: باب الاثرية و الانذبة و الشراب قائمًا و ما يكرهه فی الشراب

قاضی عمر بن حسن اشثانی نے یہ روایت - ابو یوسف قاضی شنی - علی بن حجرہ - داؤد بن زبرقان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ حسین بن خرون نے اپنی ”مسند“ میں - ابو فضل بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی - ابو عبد اللہ بن دوست علاف - قاضی عمر اشثانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک اسی سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

(1441) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَافِعٍ عَنْ  
ابن عمر رضي الله عنهما:

متن روایت: أَنَّهُ كَانَ يَنْبُذُ لِابْنِ عُمَرَ الزَّبِيْبَ  
وَالْتَمَرِ جَمِيْعًا فَيَسْرِبُهُ  
نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے لئے کھجور اور کشمش  
دونوں کی ٹیڈ تیار کیا کرتے تھے تو وہ اسے پی لیتے تھے۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو قاسم حسین بن محمد بن بشر بن داؤد - جعفر بن محمد بن سواہ بن ستان نیشاپوری - علی بن حجرہ کے حوالے سے نقل کی ہے:

داود بن الزبرقان قال سئل ابو حنيفة عن الخليطين خليط البسر والتمر  
فقال حدثنا حماد عن ابراهيم انه كان لا يري بذلك باسا فقلت له هل كان ابراهيم يحدث فيه  
برخصة كما كان يحدث في نبيذ التمر وقد قيل ما قيل في نبيذ التمر قال لا اعلمه قلت ما  
تصنع بحديث ابراهيم وقد جاء النهي فيه عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم\*  
قال ابو حنيفة اما انى ازيدك حدثني نافع ان ابن عمر خلطهما انما صنع ذلك مرة واحدة من  
وجع راسه وقيل من وجع اصاب صدره\*

داؤد بن زبرقان بیان کرتے ہیں: امام ابو حنیفہ سے دو طے ہوئے مشروبات کے بارے میں دریافت کیا گیا، یعنی خشک کھجور اور کھجور کا ملا ہوا مشروب یا کشمش اور کھجور کا ملا ہوا مشروب (پینے کا حکم کیا ہے؟) تو انہوں نے فرمایا: حماد نے ابراہیم نخعی کے بارے میں ہمیں یہ بتایا ہے: وہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

میں نے ان سے دریافت کیا: کیا ابراہیم نخعی نے اس بارے میں رخصت سے متعلق کوئی حدیث بھی بیان کی ہے؟ جیسا کہ انہوں نے کھجور کی ٹیڈ کے بارے میں حدیث بیان کی ہے۔ حالانکہ کھجور کی ٹیڈ کے بارے میں جو کچھ کہا گیا ہے وہ تو کہا ہی گیا ہے تو انہوں نے جواب دیا: مجھے اس بارے میں کوئی علم نہیں ہے۔

میں نے دریافت کیا: آپ ابراہیم کی نقل کردہ اس روایت کا کیا کریں گے؟ جبکہ اس کے بارے میں ممانعت کی حدیث نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے؟ تو امام ابو حنیفہ نے فرمایا: میں تمہیں ایک اضافی بات بتا دیتا ہوں۔

نافع نے یہ بات مجھے بتائی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے لئے وہ ان دونوں چیزوں کا مشروب ملا کر تیار کرتے تھے اور وہ ایک سے زیادہ مرتبہ ایسا کیا کرتے تھے جب ان کے سر میں درد کی شکایت ہوتی تھی۔ (اور ایک روایت کے مطابق) ان کے سینے میں درد کی شکایت ہوتی تھی۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن ابراہیم - ابو عبد اللہ طبری - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو حسین مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

(1442) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ: روايت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ

متن روایت: قَوْلُ النَّاسِ كُلِّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ خَطًّا  
مِنَ النَّاسِ إِنَّمَا أَرَادُوا أَنْ يَقُولُوا الشُّكْرُ حَرَامٌ مِنْ  
كُلِّ شَرَابٍ  
”لوگوں کا یہ کہنا: ہر نشا آور چیز حرام ہوتی ہے یہ لوگوں کی غلطی ہے وہ لوگ یہ کہنا چاہتے ہیں: ہر قسم کے مشروب میں سے نشا آور چیز حرام ہے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

امام حافظ حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو حسین مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو منصور محمد بن محمد بن عثمان - ابو بکر احمد بن جعفر بن حمدان قطعی - بشر بن موسیٰ - عبد اللہ بن یزید مرقی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے۔ انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے۔

(1443) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ  
سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: روايت نقل کی ہے: سعید بن جبیر فرماتے ہیں: متن روایت: إِذَا عَثِقَتْ نَبِيذُ الزَّبِيبِ فَهِيَ الْحَمْرُ  
”جب کھجور کی نیبڑ پرانی ہو جائے تو وہ شراب شمار ہوگی۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو منصور محمد بن محمد بن عثمان سواق - ابو بکر احمد بن جعفر بن حمدان قطعی - بشر بن موسیٰ - عبد اللہ بن یزید مرقی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1444) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سُلَيْمَانَ  
امام ابو حنیفہ نے - سلیمان شیبانی کے حوالے سے - ابن

(1442) اخرجہ محمدين الحسن الشيباني في الآثار (853) في الاثرية: باب الشرب فاء الأوعية والظروف والجر وغيره

(1443) اخرجہ ابن ابی شیبہ 75/5 (23829) و (23832) فی الاثرية: فی نقعی الزبيب ونبیذ العنب قلت: وقد اخرج ابن حبان

(5384) - ومسلم (2004) (83) فی الاثرية: باب اباحة النبيذ الذي لم يشتم ولم يصرسكراً - عن ابن عباس مرفوعاً كان ينبله من

البل - فيح فيشره يومه ذلك وليلة التي يستقبل - ومن الغدحتي يمسي فاذا امسى فشرب وسقى فاذا اصبح منه شيء اهرقه

الشَّيْبَانِيُّ عَنْ ابْنِ زَيْدٍ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ أَفْطَرَ عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو  
فَسَقَاهُ شَرَابًا لَهُ فَكَانَتْ فِيهِ قَلَمًا أَصْبَحَ قَالَ مَا  
هَذَا الشَّرَابُ مَا كِدْتُ أَنْ أَهْتِدِيَ إِلَى مَنْزِلِي فَقَالَ  
عَبْدُ اللَّهِ مَا زِدْنَاكَ عَلَى عَجْوَةٍ وَزَبِيبٍ\*

زیاد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

ایک مرتبہ اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہاں  
انظار کی تو انہوں نے اسے ایک مشروب پلایا تو اس سے  
اُسے شائد کچھ نشہ ہو گیا، گلے دن صبح اس نے کہا: وہ مشروب کیا  
تھا؟ میں بڑی مشکل سے اپنے گھر تک پہنچ پایا تھا تو حضرت  
عبداللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہم نے تو اس میں صرف عجوہ اور کشمش  
ملائی تھی۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنيفة\* ثم قال محمد وبه

ناخذ وهو قول ابو حنيفة رضى الله عنه\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام  
محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1445) — سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادِ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ كَانَ يُبَدُّ لَهُ نَبِيذَ الزَّبِيبِ فَلَمْ يَكُنْ

يَسْتَمِرُّهُ فَقَالَ لِلْجَارِيَةِ أَطْرَحِي فِيهِ تَمْرَاتٍ\*

”نافع ان کے لئے کشمش کی ٹیڈ تیار کرتے تھے تو اس کو  
پینے سے پہلے وہ کسی کینز سے کہتے تھے: تم اس میں کچھ کھجوریں  
بھی ڈال دو۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

(1446) — سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادِ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: لَا بَأْسَ بِشُرْبِ نَبِيذِ التَّمْرِ وَالزَّبِيبِ

إِذَا خَلَطَهُمَا فَإِنَّهُمَا إِنَّمَا كُرِّهَا لِشِدَّةِ الْعَيْشِ فِي

(1444) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (839) فی الاشرية: باب الاشرية والانبذة والشرب قائما وما يكره في الشراب

(1445) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (840) فی الاشرية: باب الاشرية والانبذة والشرب قائما وما يكره في الشراب

(1446) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (841) فی الاشرية: باب الاشرية والانبذة والشرب قائما وما يكره في الشراب



حدود کے بارے میں روایات

الزَّمَنِ الْأَوَّلِ كَمَا كُرِيَ السَّمَنُ وَاللَّحْمَ فَإِنَّمَا إِذَا  
وَسَّعَ اللَّهُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَلَا بَأْسَ بِهَذَا

قراردیا گیا ہے جب کافی دیر تک پڑے رہنے کی وجہ سے ان کے  
اندر جوش آجائے جیسا کہ چربی اور گوشت کے بارے میں مکروہ  
قراردیا گیا ہے البتہ جب اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو وسعت عطا  
کردی تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة \* ثم قال محمد وبه ناخذ  
وقول ابو حنيفة\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام  
محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔  
حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1447) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ  
أَبِي بَلَالٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

متن روایت: أَنَّهُ كَانَ يَنْزِلُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَبِي  
مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ بِوَسْطِ قَبْعَتِ بَرَسُولٍ إِلَى  
السُّوقِ لِيَشْتَرِيَ لَهُ النَّيْبِدَ مِنَ الْخَوَابِي\*

امام ابوحنیفہ نے - حماد کے حوالے سے - حضرت  
انس رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

”ایک مرتبہ وہ ”واسط“ میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ  
عنه کے صاحبزادے ابوبکر کے ہاں ٹھہرے تو انہوں نے کسی ملازم کو  
بازار بھیجا تا کہ وہ ان کے لئے خوابی (بڑے برتن) کی نیبید لے  
آئے۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ حسین بن محمد بن خرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوسعید احمد بن سعید - احمد بن عبد الجبار صیرفی - ابوقاسم تنوخی -  
ابوقاسم بن خلج - ابوعباس احمد بن عقده - احمد بن عبد الحمید بن محمد حارثی - محمد بن عمر بن عقبہ - عبد الرحمن بن معن ابوزہیر دوسی رازی  
کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1448) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ قَالَ:  
مَتْنُ رِوَايَتِهِ: كُنْتُ اتَّقِي النَّيْبِدَ فَدَخَلْتُ عَلَى  
إِبْرَاهِيمَ وَهُوَ يَطْعَمُ فَطَعَمْتُ مَعَهُ فَنَأَوَيْتُ قَدْ حَافِيهِ  
نَيْبِدًا فَلَمَّا رَأَيْتُ اتَّعَافِي عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي عَلْقَمَةُ عَنْ  
عَبِيدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ كَانَ رُبَّمَا طَعِمَ عِنْدَهُ ثُمَّ

امام ابوحنیفہ بیان کرتے ہیں: حماد فرماتے ہیں:

”میں نیبید سے بچنے کی کوشش کرتا تھا ایک مرتبہ میں  
ابراہیم کے ہاں گیا تو وہ کھانا کھا رہے تھے میں نے بھی ان کے  
ساتھ کھانا کھایا پھر انہوں نے میری طرف پیالہ بڑھایا جس  
میں نیبید موجود تھی جب انہوں نے مجھے دیکھا کہ میں اس سے

دَعَا بِنَيْدٍ لَهُ تَبَدُّهُ لَهُ سِيرِينَ أُمَّ وَلَدِهِ فَشَرِبَ  
وَسَقَانِي”  
سے بچنا چاہا ہوں تو انہوں نے بتایا ’علقمہ نے مجھے حضرت  
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات بتائی ہے کہ بعض  
اوقات علقمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہاں کھانا کھاتے  
تھے پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبیذ منگوا کر تے تھے جو ان  
کی ام ولد سیرین نے ان کے لئے تیار کی ہوتی تھی تو وہ خود بھی  
اسے پیتے تھے اور مجھے بھی پینے کے لئے دیا کرتے تھے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) الامام ابو حنیفہ \* ثم قال محمد وهذا

قول ابو حنیفہ وابی یوسف \*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام  
محمد فرماتے ہیں: امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف کا یہی قول ہے۔

(1449)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مَرْحَمِ بْنِ  
زُفَرٍ عَنِ الصَّحَّاحِ بْنِ مَرْحَمٍ قَالَ:

متن روایت: انطلق اليه أبو عبيدة فآراه جرة  
خضراء لعبد الله بن مسعود كانت له يُبَدُّ فِيهَا”  
امام ابو حنیفہ نے۔ مزاحم بن زفر کے حوالے سے۔ صحاح  
بن مزاحم کا یہ بیان نقل کیا ہے:  
”ایک مرتبہ وہ ابو عبیدہ کے ہاں گئے تو انہوں نے انہیں وہ  
گھرا دکھایا جو ہزر رنگ کا تھا اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا  
تھا جس میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے لئے نبیذ تیار کی  
جاتی تھی۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(1450)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي  
إِسْحَاقَ السَّيِّحِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: لَا يُقَطَّعُ لِحْوَمٍ هَذِهِ الْإِبِلِ فِي بَطُونِنَا  
إِلَّا النَّيْدُ الشَّدِيدُ  
امام ابو حنیفہ نے۔ ابو اسحاق سہمی کے حوالے سے یہ  
روایت نقل کی ہے:  
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:  
”تیز نبیذ بنی ہمارے پیٹ میں اونٹوں کے گوشت کو ہضم  
کر سکتی ہے۔“

(1449) (اخر جہ) محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (832)۔ وعبد الرزاق (207/9) (161951) فی الاثرية: باب الظروف والاطعمة

۔ وابن ابی شیبہ (23903) (82/5) فی الاثرية: من رخص فی نبیذ الجرا الاخصر

(1450) (اخر جہ) محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (844) فی الاثرية: باب النبذ الشدید۔ وابن ابی شیبہ (142/7) فی الاثرية: باب

فی الرخصة فی النبذ من شربه۔ والطحاوی فی شرح معانی الآثار (218/4) فی الاثرية: باب ما یحرم من النبذ

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة \* ثم قال محمد وبه ناخذ وهو

قول ابو حنیفة وابی یوسف رضی اللہ عنہما\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف کا بھی یہی قول ہے۔

(1451) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ  
امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے -  
ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

متن روایت: أَنَّهُ كَانَ يَشْرَبُ الطَّلَاءَ قَدْ ذَهَبَ  
ثُلُثَاهُ وَيَقْبَى ثُلُثَهُ وَيُجْعَلُ لَهُ مِنْهُ نَبِيذٌ فَيَتْرُكُهُ حَتَّى  
يَشْتَدَّ ثُمَّ يَشْرَبُهُ وَلَمْ يَرَّ بِذَلِكَ بَأْسًا\*

”وہ طلاء (مخصوص قسم کا شراب) پی لیا کرتے تھے جس کا دو تہائی حصہ رخصت ہو چکا ہوتا تھا اور ایک تہائی باقی رہ چکا ہوتا تھا پھر اس کے ذریعے ان کی نیبذ تیار کی جاتی تھی اور اسے یوں ہی رہنے دیا جاتا تھا یہاں تک کہ جب اس میں شدت آجاتی تھی تو پھر وہ اسے پی لیتے تھے اور اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔“

\*\*\*

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنیفة \* ثم قال محمد وبه

ناخذ وهو قول ابو حنیفة وابی یوسف رضی اللہ عنہما\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف کا بھی یہی قول ہے۔

(1452) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ  
سَرِيحٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

متن روایت: أَنَّهُ كَانَ يَشْرَبُ الطَّلَاءَ عَلَى  
النِّصْفِ\*

ہیں ان کے حوالے سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

”وہ طلاء پی لیتے تھے جبکہ وہ نصف باقی رہ چکا ہوتا تھا۔“

\*\*\*

(1451) (اخرجه) محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (837) - وابن ابی شیبہ (23985)/89/4 فی الاثرية: فی الطلاء - من قال

: اذا ذهب ثلثاه فاشربه؟

(1452) (اخرجه) محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (838) - والطبرانی فی الكبير (672)/242/1 - وابن ابی شیبہ

(24027)/93/5 فی الاثرية: من رخص فی شرب الطلاء علی النصف؟

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن الامام ابو حنیفہ تم قال محمد ولسنا

ناخذ بهذا ولا یبغی ان یشرب من الطلاء الا ما ذهب ثلثاه وبقی ثلثه وهو قول ابو حنیفہ\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے ہیں یہ مناسب نہیں ہے کہ آدمی طلاء پئے البتہ اس صورت میں لی سکتا ہے جب اس کا دو تہائی حصہ رخصت ہو چکا ہو اور ایک تہائی حصہ باقی رہ گیا ہو امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1453)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ أَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: رَمَمَا دَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ مَنَزِلَهُ وَطَعِمْتُ عِنْدَهُ ثُمَّ يَدْعُو بِنَيْدٍ تَبْدُو لَهُ سِيرِينَ أُمَّ وَلَدِهِ فَيَشْرَبُ وَشَرِبْتُ مَعَهُ

بعض اوقات میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر ان کے ہاں جاتا تھا اور ان کے ہاں کھانا کھا لیتا تھا پھر وہ نیند منگواتے تھے جو ان کے لئے ان کی ام ولد سیرین نے تیار کی ہوتی تھی۔

.....

حافظ حسین بن محمد بن خرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو القاسم بن احمد بن عمر۔ عبداللہ بن حسن خلال۔ عبدالرحمن بن عمر۔ محمد بن ابراہیم۔ محمد بن شجاع ثقفی۔ حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(1454)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

متن روایت: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلَى عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَهُوَ غَائِلٌ لَهُ عَلَى الْكُوفَةِ أَمَّا بَعْدَ فَبِإِنَّهُ انْتَهَى إِلَيَّ شَرَابٌ مِنَ الشَّامِ مِنْ عَصِيرِ الْعَنْبِ وَقَدْ طَبَّخَ وَهُوَ عَصِيرٌ قَبْلَ أَنْ يُغْلَى حَتَّى ذَهَبَ ثُلُثَاهُ وَبَقِيَ ثُلُثُهُ فَذَهَبَ شَيْطَانُهُ وَبَقِيَ حُلُوهُ وَحَلَالُهُ فَهُوَ شَبِيهُ بَطَلَاءِ الْإِبِلِ فَمَرُّ مِنْ قِبَلِكَ فَلَيْتَوَسَّعُوا بِهِ شَرَابَهُمْ\*

امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ ابراہیم ثقفی بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا جو ان کی طرف سے کوفہ کے گورنر تھے۔

”ابا بعد! میرے پاس شام کا ایک مشروب آیا جو انگور کا نچوڑ ہوتا ہے اسے پکایا جاتا ہے تو جب تک اس میں جوش نہیں آتا اس وقت تک وہ نچوڑ رہتا ہے یہاں تک کہ جب اس کا دو تہائی حصہ رخصت ہو جائے اور ایک تہائی حصہ باقی رہ جائے تو اس کی شیطانیت رخصت ہو جاتی ہے اور اس کی مٹھاس اور حلال حصہ باقی رہ جاتا ہے تو یہ اونٹوں کے طلاء کے مشابہ ہو جاتا ہے تو

(1453) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (832)۔ و ابو یوسف فی الآثار ص 223 و ابن حزم فی المحلی بالآثار 189/6

(1454) اخرجہ ابن ابی شیبہ 5/89 (23978) (24000) فی الاشریة: فی الطلاء۔ من قال: اذا ذهب ثلثاه فاشربه؟

تم اپنی طرف کے رہنے والے لوگوں کو حکم دو کہ وہ اس حوالے سے اپنے مشروب میں گنجائش اختیار کریں۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ حسین بن محمد بن خرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوقاسم بن احمد بن عمر۔ عبد اللہ بن حسن خلال۔ عبد الرحمن بن عمر۔ محمد بن ابراہیم بن حمیش بغوی۔ ابو عبد اللہ محمد بن شجاع علی۔ حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(1455)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: إِذَا طَبَخَ الْعَصِيرُ فَلَدَهَبَ ثَلَاثًا وَيَتَى  
ثَلَاثَةَ قَبْلِ أَنْ يُغْلَى فَلَا بَأْسَ بِشُرْبِهِ

امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

”جب (پھل کے) نچڑ کو پکایا جائے اور اس کا دو تہائی حصہ رخصت ہو جائے اور ایک تہائی حصہ باقی رہ جائے تو اس کے جوش میں آنے سے پہلے اسے پینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن الامام ابو حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ

وهو قول ابو حنيفة و ابي يوسف

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے یہ روایت امام ابو حنیفہ سے نقل کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف کا بھی یہی قول ہے۔

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن علی کلاعی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ اپنے والد محمد بن خالد بن علی۔ ان کے والد خالد بن علی۔ محمد بن خالد وہابی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(1456)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ:

متن روایت: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
أَتَى بِأَعْرَابِيٍّ قَدْ سُكِرَ فَطَلَبَ لَهُ عُدْرًا فَلَمَّا أَعْبَاهُ

امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں:

”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک دیہاتی کو لایا گیا جو نشے میں مبتلا ہو چکا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے عذر

(1455) (اخر جہ محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (836) - ابن ابي شيبة 89/5 (23981) في الاثرية: في الطلاء من قال: اذا ذهب  
ثلاثة فارسيه؟

(1456) (اخر جہ محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (845) - ابن ابي شيبة 146/7 عن ابن عمر - والبيهقي في المنز الكبري  
305/8 في الاثرية: باب ماجاء في الكسرو الماء

مانگا لیکن وہ کوئی جواب نہیں دے سکا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے قید کر دو، جب یہ ٹھیک ہو جائے گا تو اسے کوڑے لگانا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے بچائے ہوئے مشروب کو منگوا لیا اور پھر پانی منگوا لیا اور اس مشروب میں وہ پانی ملا کر اس کے جوش کو ختم کر دیا، پھر انہوں نے وہ مشروب پی لیا اور اپنے ساتھیوں کو بھی وہ پلایا، پھر انہوں نے فرمایا: تم اس طرح پانی کے ذریعے اس کے جوش کو توڑ دیا کرو، جب اس کا شیطانی حصہ تم پر غالب آئے۔  
راوی کہتے ہیں: وہ تیز مشروب کو پسند کرتے تھے۔

قَالَ فَاحْسِبُوهُ فَإِنْ صَحَا فَأَجْلِدُوهُ وَدَعَا عُمَرُ بِفَضْلِهِ وَدَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ فَكَسَرَهُ ثُمَّ شَرِبَ وَسَقَى جُلَسَاءَهُ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا فَاحْسِرُوهُ بِالْمَاءِ إِذَا غَابَكُمْ شَيْطَانُهُ قَالَ وَكَانَ يُحِبُّ الشَّرَابَ الشَّدِيدَةَ

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوقاسم بن احمد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک سابقہ سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔  
حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(1457)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ:  
متن روایت: أَنَّهُ قَالَ فِي الرَّجُلِ يَشْرَبُ النَّبِيذَ حَتَّى يَسْكُرَ مِنْهُ قَالَ الْقَدْحُ الْأَخِيرُ الَّذِي سَكَّرَ مِنْهُ هُوَ الْحَرَامُ  
امام ابوحنیفہ نے۔ حماد بن ابوسليمان کے حوالے سے  
ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے:  
”وہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو نبیذ پیتا ہے یہاں تک کہ اس کی وجہ سے اسے نشہ ہو جاتا ہے تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: وہ آخری پیالہ جس کی وجہ سے اسے نشہ آیا ہے وہ حرام شمار ہوگا“۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ حسن بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوقاسم بن احمد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔  
(1458)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ:  
امام ابوحنیفہ نے۔ حماد بن ابوسليمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

(1458) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (752)۔ ابن أبي شيبة (464/4 (22126) في السبع والاقتضية: باب في بيع العصير

متن روایت: **أَنَّهُ قَالَ فِي الْعَصِيرِ لَا بَأْسَ بِأَنْ تَبِعَهُ** ”(پھلوں کے) نچوڑ میں کوئی حرج نہیں ہے کہ تم اسے فروخت کر دو اگرچہ اس کے ذریعے شراب بنائی جاتی ہو۔“  
مِمَّنْ يَصْنَعُهُ خَمْرًا

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخرجہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) الامام ابو حنیفہ ثم قال محمد وبہ ناخذ  
وهو قول ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ\*  
امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام  
محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔  
(1459) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ بْنِ سَعِيدٍ:  
متن روایت: **أَنَّهُ آتَاهُ رَجُلٌ بِهِ صُفْرٌ فَسَأَلَهُ عَنِ السُّكَّرِ فَنَهَاهُ عَنْ ذَلِكَ**  
امام ابو حنیفہ نے - ہیثم بن سعید کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:  
”ان کے پاس ایک شخص آیا جسے یرقان تھا اس نے ان سے نشے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے اسے منع کر دیا۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخرجہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) الامام ابو حنیفہ\* ثم قال محمد وبہ  
ناخذ وقول ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ\*  
امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام  
محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔  
(1460) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدَةَ الْكُوفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:  
متن روایت: **لَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا**  
امام ابو حنیفہ نے - حماد بن علقمہ بن مرثدہ بن بریدہ بن عبد اللہ بن اسلمی - ان کے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:  
نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:  
”تم لوگ نشا آور چیز نہ پیو۔“

(1459) (اخرجہ) محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (849) - ابن ابی شیبہ 23/7 فی الاشریة: باب فی السکر ما هو؟ والبیہقی فی السنن الکبریٰ 5/10 فی الضحایا: باب النهی عن التداوی بالسکر - و عبدالرزاق 250/9 (17097) فی المسانک: باب التداوی بالخمیر

(1460) (اخرجہ) الحصکفی فی مسند الامام (423) - ابن حبان (3168) - و مسلم (977) - و الترمذی (1054) - و الطحاوی (807) - و الحاكم فی المستدرک 375/1 - و احمد 359 - و ابوداؤد (3235) - و البيهقي في السنن الكبرى 76/4

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - محمد بن اسماعیل ترمذی - عبد اللہ بن صالح - لیث - ابو عبد الرحمن خراسانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - عبد اللہ بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلال - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم بن حبیش - ابو عبد اللہ محمد بن شجاع ثمالی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔  
قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی انصاری نے یہ روایت - قاضی ابو حسین بن مہدی باللہ (اور) ابو یعلیٰ محمد بن حسین بن فراء ان دونوں نے - عیسیٰ بن علی وزیر - ابو حسن محمد بن نوح چندریابوری - فضل ابن عباس شمیمی - یحییٰ بن فیلان - عبد اللہ بن بزیج کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

(1461) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ عَنْ أَبِي دَرْدَيْنٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ:  
مَتْنُ رِوَايَةٍ: مَنْ أَتَى بِهَيْمَةَ لَا حَدَّ عَلَيْهِ\*  
امام ابو حنیفہ نے - عاصم بن ابو نجود - ابورزین کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:  
حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:  
”جو شخص جانور کے ساتھ بد فعلی کرتا ہے تو اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو فضل احمد بن خیرون - ابو علی بن شاذان - قاضی ابونصر احمد بن اشكاب - عبد اللہ بن طاہر - اسماعیل بن توہرتزوینی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1462) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ قَابِطٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:  
مَتْنُ رِوَايَةٍ: إِنَّا غَزَا غَزْوَةَ تَبُوكَ فَمَرَّ بِقَوْمٍ يُرْقَتُونَ فَقَالَ مَا هَذَا قَالُوا أَصَبْنَا مِنْ شَرَابٍ لَهُمْ فَهَاتَمُوا أَنْ يَشْرَبُوا مَا اشْتَدَّ فِي الدُّبَابِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمَرْقَبِ فَلَمَّا مَرَّ بِهِمْ رَاجِعًا مِنْ غَزَائِهِمْ شَكُّوا إِلَيْهِ مَا لَقُوا مِنَ التَّخِمَةِ فَأَذِنَ لَهُمْ أَنْ يَشْرَبُوا مَا يُنْبَدُ فِي الدُّبَابِ

”جب آپ ﷺ غزوہ تبوک کے لئے تشریف لے گئے تو آپ ﷺ کا گزر رکھ لوگوں کے پاس سے ہوا جو حورفت تیار کر رہے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: یہ کیا ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: یہ ان لوگوں کا مشروب ہے تو نبی اکرم ﷺ نے

(1461) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (625) - وعبدالرزاق (13497/366/7) باب الذي يأتي بهيمة - وابن ابي

شيبه 10/5 (8552) في الحدود: باب من قال: لا حد على من اتى بهيمة - والبيهقي في السنن الكبرى 8/234 - في الحدود: باب من

اتى بهيمة

(1462) ابوالفجاءة في جامع الآثار (2155)



وَالْحَسَنَ وَالْمُزَنَّتِ وَنَهَاهُمْ أَنْ يَشْرَبُوا مُسْكِرًا

ان لوگوں کو ایسا مشروب پینے سے منع کر دیا جو دباؤ یا حشمت یا مزفت نامی برتن میں شدت اختیار کر چکا ہو غزوہ سے واپسی پر جب نبی اکرم ﷺ کا گزر ان لوگوں کے پاس سے ہوا تو ان لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے اس پریشانی کی حکایت کی جس کا انہیں سامنا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کو اجازت دی کہ وہ اس نبی کو پی سکتے ہیں جو نبیذ دباؤ حشمت یا مزفت میں تیار کی جاتی ہے۔ البتہ نبی اکرم ﷺ نے ان کو نشہ آور چیز پینے سے منع کر دیا۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابو قاسم بن احمد بن عمر - ابو قاسم عبد اللہ بن حسن خلال - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم بن حمیش - محمد بن شجاع ثعلبی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ \* امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے۔ \* حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ \* امام محمد نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

(1463) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْقَدٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ:

امام ابو حنیفہ نے - علقمہ بن مرثد - ابن بریدہ کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

حضرت معز بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: میں نے زنا کا ارتکاب کر لیا ہے آپ مجھ پر حد جاری کر دیں۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں واپس کر دیا پھر دوسری مرتبہ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دوبارہ وہی کلمات کہے نبی اکرم ﷺ نے انہیں پھر واپس کر دیا پھر وہ تیسری مرتبہ حاضر ہوئے اور اس کی مانند کلمات کہے تو نبی اکرم ﷺ نے ان کو واپس کر دیا پھر وہ چوتھی مرتبہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: دور کے شخص نے زنا کا ارتکاب کیا ہے تو آپ ﷺ اس پر حد جاری کریں۔

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ الْآخَرَ قَدْ زَنَى فَأَقِمْ عَلَيْهِ الْحَدَّ فَرَدَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَتَى الثَّلَاثَةَ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ فَرَدَّهُ ثُمَّ أَتَى الثَّلَاثَةَ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ فَرَدَّهُ ثُمَّ أَتَى الرَّابِعَةَ فَقَالَ إِنَّ الْآخَرَ قَدْ زَنَا فَأَقِمْ عَلَيْهِ الْحَدَّ فَسَأَلَ أَصْحَابَهُ هَلْ تُنْكَرُونَ مِنْ عَقْلِهِ فَبَيَّنَّا قَالُوا لَا قَالَ انْطَلِقُوا بِهِ فَاذْجُمُوهُ قَالَ فَاَنْطَلَقَ بِهِ فَرَجِمَ سَاعَةً بِالْحِجَارَةِ فَلَمَّا أَبْطَأَ عَلَيْهِ الْقَتْلُ انْصَرَفَ إِلَى مَكَانٍ كَثِيرٍ

(1463) (اخرجه الحصفى فى مسند الامام (318) - الطحطاوى فى شرح معانى الآثار (432) و (437) - واحمد 347/5 - والدارسى

(2320) - وابو عوانة (6294) - ومسلم (1695) (23) - ابو داود (4434) - والحاكم فى المستدرک 362/4

اکرم ﷺ نے اس کے ساتھیوں سے دریافت کیا: کیا تم کو اس کی عقل میں کچھ فتور لگتا ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے لے جاؤ اور اسے سنگسار کرو۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو لوگ اس کو ساتھ لے گئے اور اسی وقت انہیں پتھر مارنے لگے تو جب ان کے قتل میں تاخیر ہوئی تو وہ ایک ایسی جگہ کی طرف چلے گئے جہاں پتھر زیادہ تھے اور اس جگہ کے درمیان میں جا کر کھڑے ہو گئے، مسلمان ان کے پاس آئے اور انہیں پتھر مارنے لگے یہاں تک کہ وہ مارے گئے جب اس بات کی اطلاع نبی اکرم ﷺ کو ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے اسے چھوڑ کیوں نہیں دیا تھا؟ تو ان صاحب کے بارے میں لوگوں کے درمیان اختلاف ہو گیا، کچھ لوگوں کا یہ کہنا تھا کہ ماعز نے خود کو ہلاکت کا شکار کیا ہے جبکہ کچھ لوگوں کا یہ کہنا تھا کہ مجھے یہ امید ہے کہ اس کی موت اس کی توبہ کا سبب ہے۔

جب اس بارے میں نبی اکرم ﷺ کو اطلاع ملی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس نے ایک ایسی توبہ کی ہے کہ اگر کئی لوگ ایسی توبہ کرتے تو وہ ان (سب) کی طرف سے بھی قبول ہو جاتی، جب اس بات کی اطلاع حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں کو ملی تو ان کو اس بارے میں دلچسپی ہوئی انہوں نے ان کے جسم کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا کہ وہ اس کا کیا کریں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ جاؤ اور اس کے ساتھ وہی کچھ کرو جو اپنے مردوں کے ساتھ کرتے ہو اسے کفن دو اس کی نماز جنازہ ادا کرو اور اسے دفن کرو۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو ان کے ساتھی انہیں لے گئے اور انہوں نے ان کی نماز جنازہ ادا کی۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - عبد اللہ بن محمد بن علی بن یحییٰ - یحییٰ بن موسیٰ - عبد العزیز بن خالد ترمذی (اور) محمد بن میسر ابو سعد

الْحِجَارَةِ فَقَامَ فِيهِ فَاتَاهُ الْمُسْلِمُونَ فَرَمَوْهُ بِأَلْحِجَارَةِ حَتَّى قَتَلُوهُ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَّا خَلَيْتُمْ سَبِيلَكُمْ فَأَخْتَلَفَ النَّاسُ فِيهِ فَقَالَ قَائِلٌ هَذَا مَاعِزٌ أَهْلَكَ نَفْسَهُ وَقَالَ قَائِلٌ أَنَا أَرْجُو أَنْ يَكُونَ مَوْتُهُ سَبَبٌ تَوْبَتِهِ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا فَنَامَ مِنَ النَّاسِ لَقَبِلَ مِنْهُمْ فَلَمَّا بَلَغَ ذَلِكَ أَصْحَابَهُ طَمَعُوا فِيهِ فَسَأَلُوهُ مَا بَصُرَ بِجَسَدِهِ قَالَ انْطَلِقُوا فاصنعوا به ما تصنعون بِمَوْتِكُمْ مِنَ الْكُفْرِ وَالصَّلَاةِ عَلَيْهِ وَالذَّفْنِ قَالَ فَاَنْطَلَقَ بِهِ أَصْحَابُهُ فَصَلُّوا عَلَيْهِ\*

صفائی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عباس بن عزیر قطان - بشر بن یحییٰ - عبد اللہ بن مبارک اور اسد بن عمرو اور نضر بن محمد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے، جو ان الفاظ تک ہے: ہلا خلیتم سبیلہ\*

انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن بزاز - بشر بن ولید - امام ابو یوسف قاضی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔۔\*

انہوں نے یہ روایت محمد بن جابر بن ابوالخالد بخاری - ابو حنین عمر بن شقیق - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے مکمل طور پر روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بن ابومقاتل سے بغداد میں ”درب ابو ہریرہ“ میں - شعیب بن ایوب - ابو یحییٰ حماتی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ جو ان الفاظ تک ہے: ہلا خلیتم سبیلہ

انہوں نے یہ روایت صالح بن ابومقاتل - شعیب بن ایوب - ابو یحییٰ حماتی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ جو ان الفاظ تک ہے: فامر بہ فرجم بہ

(1464) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

”جب حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہما کا انتقال ہو گیا، تو ان کے بارے میں لوگوں کا اختلاف ہو گیا، کسی کا یہ کہنا تھا: ماعز ہلاکت کا شکار ہوا، اس نے خود کو ہلاکت کا شکار کیا، کسی کا یہ کہنا تھا: اس نے توبہ کر لی، جب اس بات کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر نکس (بہتہ وصول کرنے والا شخص) ایسی توبہ کرتا، تو یہ اس کی طرف سے بھی قبول ہو جاتی۔

راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں: اگر کئی لوگ بھی ایسی توبہ کرتے تو یہ ان کی طرف سے بھی قبول ہو جاتی۔“

.....

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن عبید اللہ بن شریح - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - احمد بن حنبل - ابو معاویہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے: اس کو راوی نے مکمل نقل کیا ہے جو ان الفاظ تک ہے:

و الصلاة عليه والدفن ففعلوا\*

”اس کی نماز جنازہ ادا کرنے اور دفن کرنے (کا حکم دیا) تو لوگوں نے ایسا ہی کیا“۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن قدامہ بن سیار زہدلی - ابو کریب - ابو معاویہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے اس کی مانند روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت حسن بن سفیان نسوی (اور) علی بن محمد سمسار ان دونوں نے - ابو بکر بن ابوشیبہ - ابو معاویہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

یہ روایت کے ان الفاظ تک ہے ”ہم اس کا کیا کریں“۔

انہوں نے یہ روایت اسی طرح - حاتم بن زید بن خطاب ترمذی (اور) محمد بن مکتوم بن ثعلب ترمذی ان دونوں نے - جارود بن معاذ - ابو معاویہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کے ان الفاظ تک نقل کی ہے۔

یعنی روایت کے یہ الفاظ ”جب ماعز کا انتقال ہو گیا تو لوگوں نے دریافت کیا: ہم اس کا کیا کریں“۔

انہوں نے یہ روایت ابراہیم بن علی بن یحییٰ نیشاپوری - جارود بن زید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔\*

انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن عبد اللہ بن عیسیٰ بن احمد - مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

علقمہ نے - عبداللہ بن بریدہ کے حوالے سے ان کے والد سے شروع سے لے کر آخر تک مکمل حدیث روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - فاطمہ بنت محمد بن حبیب زیات سے روایت کی ہے: وہ بیان کرتی ہیں: جزہ

بن حبیب زیات کی تحریر میں یہ روایت ہے، میں نے اس میں پڑھا ہے کہ امام ابو حنیفہ نے ہمیں حدیث بیان کی جو حدیث کے ان الفاظ تک ہے ”تم لوگوں نے اسے چھوڑ کیوں نہیں دیا“۔

انہوں نے یہ روایت بہل بن بشر - فتح بن عمرو - احمد بن محمد - منذر بن محمد - ان کے والد ان دونوں نے - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت حمدان بن ذی نون - ابراہیم بن سلیمان - زفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حسن بن علی - حسین بن علی - یحییٰ بن حسن - ان کے والد حسن بن فرات کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ان کے چچا - ان کے والد سعید بن ابوجہم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمد بن عبداللہ بن محمد بن مسروق - ان کے دادا احمد بن مسروق (کی تحریر) کے حوالے سے امام

ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ صالح بن ابوقحافل۔ شعیب بن ایوب۔ ابویحییٰ حماتی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے، مختصر اور طویل روایت (یعنی دونوں طرح سے) روایت کی ہے۔

حافظ کہتے ہیں: حمزہ بن حبیب زیات۔ زفر۔ ابویوسف۔ حسن۔ ایوب بن ہانی۔ ابوعبدالرحمن خراسانی۔ مصعب بن مقدم نے اس کو امام ابوحنیفہ سے نقل کیا ہے۔

حافظ ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خروطی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوقاسم اور عبداللہ یہ دونوں احمد بن عمر کے صاحبزادے ہیں۔ عبداللہ بن حسن خلال۔ عبدالرحمن بن عمر۔ محمد بن ابراہیم بن حبیش۔ محمد بن شجاع۔ حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن علی کلاعی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ اپنے والد محمد بن خالد بن علی۔ ان کے والد خالد بن علی۔ محمد بن خالد وہابی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

امام ابوحنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

(1465)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنِ

إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

”متن روایت: مَنْ كَانَ مِنَ النَّاسِ حُرًّا أَوْ مَمْلُوكًا غَضِبَ امْرَأَةً نَفْسَهَا فَعَلَيْهِ الْحُدُّ وَلَا صِدَاقَ عَلَيْهِ \*

قَالَ وَإِذَا وَجِبَ الصِّدَاقُ دُرًّا عَنْهُ الْحُدُّ وَإِذَا ضُرِبَ الْحُدُّ سَقَطَ عَنْهُ الصِّدَاقُ“

ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب مہر کی ادائیگی لازم ہو جائے تو اس سے حد پرے ہو جائے گی اور جب حد جاری ہو جائے تو مہر کی ادائیگی ساقط ہو جائے گی۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخرجہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) الامام ابو حنیفہ \* ثم قال محمد وهذا

كله قول ابو حنیفہ\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ان سب صورتوں میں امام ابوحنیفہ کا قول بھی یہی ہے۔

(1465) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (612)۔ وفی الموطأ 309۔ وعبدلرزاق 410/7 فی الطلاق: باب

الامتسکرة۔ وابن ابی شیبہ 501/5 (18418) فی الحدود: فی المستکره

(1466) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلمان کے حوالے سے یہ  
روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

متن روایت: إِذَا شَهِدَ اَرْبَعَةً بِالزَّانَا اَحَدُهُمْ زَوْجَهَا  
اَقِيمَ عَلَيْهَا الْحَدَّ وَاذَا شَهِدُوْا وَاَحَدُهُمْ زَوْجَهَا  
وَجَمَّتْ اِنْ كَانَ زَوْجَهَا دَخَلَ بِهَا وَجَارَتْ  
شَهِدَاتُهُمْ اِذَا كَانُوْا عَدُوْلًا

”جب چار آدمی زنا کے بارے میں گواہی دے دیں اور  
ان میں سے ایک عورت کا شوہر ہو تو عورت پر حد جاری ہو جائے  
گی اور جب چار آدمی گواہی دے دیں اور ان میں سے ایک  
عورت کا شوہر ہو تو اس عورت کو سنگسار کر دیا جائے گا، خواہ اس  
کے شوہر نے اس کی رخصتی کروالی ہو جبکہ وہ گواہ عادل ہوں، تو ان  
کی شہادت (یعنی گواہی) درست شمار ہوگی۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) الامام ابو حنیفہ \* ثم قال محمد وهو

قولنا وقول ابو حنیفہ اذا كان دخل بها زوجها رجعت والا جلدت مائة جلدة\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام  
محمد فرماتے ہیں: ہمارا اور امام ابو حنیفہ کا قول بھی یہی ہے کہ جب اس کے شوہر نے اس کی رخصتی کروالی ہو تو پھر اسے سنگسار کیا جائے  
گا، ورنہ اسے 100 کوڑے لگائے جائیں گے۔

(1467) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: قَالَ اِنَّ مَسْعُوْدِيْ فِى الْبِكْرِ يَفْجُرُ  
بِالْبِكْرِ اَنْهَمَا يُجْلَدَانِ وَيَنْفَيَانِ سَنَةً وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ  
أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ تَفِيْهُمَا مِنَ الْفِتْنَةِ\*

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلمان کے حوالے سے یہ  
روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

”کنواری لڑکی کے بارے میں حضرت عبداللہ بن  
مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص کنواری لڑکی کے ساتھ زنا  
کرتا ہے تو ان دونوں کو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال  
کے لئے جلاوطن کیا جائے گا۔“

حضرت علی بن طالب رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ان کو جلاوطن کرنا

فتنہ کا باعث ہوگا۔

(1466) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (613) - وابوسوف فی الآثار (165) - وعبدالرزاق (331/7) (13367) فی

الطلاق: باب الرجل یقذف امرأته ویجییء بثلاثة یشهدون - وابن ماجه (55/9) (8749) فی الحدود: باب فی اربعة شهداء علی امرأته  
بإلزام احدهم زوجها - وسعید بن منصور (364/1) (1580)

(1467) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (614) - وعبدالرزاق (312/7) (13313) باب البکر - و (13327) باب النفی

- والبیہقی فی المعرفة (335/6) (5071) فی الحدود: باب جلد البکرونفیہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔  
**(1468) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ**  
**إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:**  
 روایت نقل کی ہے۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:  
 ”جلاوطنی کی صورت میں فتنہ کفایت کرے گا (یعنی اس  
 متن روایت: كُفِيَ بِالْفَتَى فِتْنَةً“  
 میں فتنے کی گنجائش زیادہ ہے)۔“

\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة \* ثم قال محمد قلت لابي  
 حنيفة ما يعني ابراهيم بقوله كفي بالفتى فتنه اى لا يفتيا قال نعم \* قال محمد وهو قول ابو حنيفة  
 وقولنا ناخذ بقول على ابن ابي طالب رضى الله عنه\*  
 امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام  
 محمد فرماتے ہیں: میں نے امام ابوحنیفہ سے دریافت کیا: ابراہیم نخعی کے اس قول سے مراد کیا ہے۔ جلاوطنی آزمائش ہونے کے لئے  
 کافی ہے۔ یعنی ان دونوں کو جلاوطن نہیں کیا جائے گا؟ انہوں نے جواب دیا جی ہاں!  
 امام محمد فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے اور ہمارا قول یہ ہے کہ ہم حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے مطابق  
 فتویٰ دیتے ہیں۔

**(1469) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ**  
**إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:**  
 روایت نقل کی ہے۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:  
 ”کسی یہودی یا عیسائی عورت کی وجہ سے مسلمان مھن  
 نہیں ہوتا ہے وہ صرف کسی مسلمان عورت کی وجہ سے مھن ہوتا  
 ہے۔“

\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنيفة \* ثم قال محمد وبه  
 ناخذ وهو قول ابو حنيفة رضى الله عنه\*  
 امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام  
**(1468) اخرجہ محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (624) في الحدود: باب البكر يفجر بالبكر**  
**(1469) اخرجہ محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (419) في النكاح: باب من تزوج اليهودية والنصرانية انها لا تحضن**  
**الرجل - وعبدالرزاق (13300) في الطلاق: باب الاحصان بالمرأة من اهل الكتاب - وابن ابي شيبة (65/10) في الحدود: باب في**  
**الرجل يتزوج الامعة يفجر - ماعليه؟**

محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1470) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ:

متن روایت: أَنَّهُ قَالَ فِي الَّذِي يَتَزَوَّجُ فِي الشَّرْكِ وَيَدْخُلُ بِأَمْرَائِهِ ثُمَّ أَسْلَمَ بَعْدَ ذَلِكَ ثُمَّ بَزَنَى أَنَّهُ لَا يُرْجَمُ حَتَّى يُحْصَنَ بِأَمْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ

”جو اس شخص کے بارے میں ہے: جو زمانہ شرک میں شادی کرتا ہے اور اپنی بیوی کی رخصتی کروا لیتا ہے اس کے بعد وہ اسلام قبول کر لیتا ہے پھر وہ زنا کرتا ہے تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اسے سنگسار نہیں کیا جائے گا جب تک وہ کسی مسلمان عورت (کے ساتھ شادی کے ذریعے) محسن نہیں ہوتا ہے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن الامام ابو حنیفہ\* ثم قال محمد وبہ ناخذ وهو قول ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1471) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: نَهَيْنَاكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ وَقَدْ أُذِنَ لِمُحَمَّدٍ فِي زِيَارَةِ قَبْرِ أَمِهِ فَرُودُهَا وَلَا تَقُولُوا هَجْرًا وَعَنْ لُحُومِ الْأَضَاجِحِ أَنْ تُمْسِكُوهَا فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَأَنْمَا نَهَيْنَاكُمْ لِيُوسِعَ مَوْسِعُكُمْ عَلَى فَقِيرٍ كُمْ فَكُلُوا وَتَزَوَّدُوا وَعَنِ الشَّرْبِ فِي الْحَنْتَمِ وَالْمَرْقَبِ فَاشْرَبُوا فَإِنَّ الظَّرْفَ لَا يَحِلُّ شَيْئًا وَلَا يُحَرِّمُهُ وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا

امام ابوحنیفہ نے -علقمہ بن مرثد- سلیمان بن بریدہ -ان کے والد سے یہ روایت نقل کی ہے:

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”ہم نے تمہیں قبروں کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا تو محمد ﷺ کو ان کی والدہ کی قبر کی زیارت کی اجازت دے دی گئی ہے تو اب تم ان قبروں کی زیارت کرو البتہ کوئی بری بات نہ کہنا (اور ہم نے تمہیں) قربانی کے گوشت کے بارے میں منع کیا تھا کہ تم تین دن سے زیادہ اسے نہ رکھنا ہم نے تمہیں اس لئے منع کیا تھا تاکہ تمہارے غریب لوگوں کے لئے گنجائش ہو جائے اب تم اسے کھا پی لو اور زادراہ کے لئے بھی ساتھ رکھو (اور ہم نے تمہیں) حطلم اور مزفت میں پینے سے منع کیا تھا اب تم ان میں

(1470) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار فی النکاح: باب من تزوج فی الشرک ثم اسلم - وعبد الرزاق (13303) فی

الطلاق: باب الرجل یحصن فی الشرک ثم یزنی فی الاسلام

(1471) قد تقدم فی (1460)



پی لڑا کیونکہ برتن کسی چیز کو حلال یا حرام نہیں کرتا ہے البتہ تم کوئی  
نشہ آور چیز نہ پینا۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ ابو بکر احمد بن محمد بن خالد بن علی کلاعی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - اپنے والد محمد بن خالد - ان کے والد خالد بن علی -  
محمد بن خالد وہابی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ -

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن احمد قیراطی (اور) محمد بن عمر عجمی ان دونوں نے - شعیب بن ایوب - مصعب بن مقدم  
- داؤد طائی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ -

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - احمد بن محمد بن صالح - شعیب بن ایوب - مصعب بن مقدم - داؤد کے  
حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ -

انہوں نے یہ روایت حمدان بن ذی لون - ابراہیم بن سلیمان زیات - زفر بن ہذیل کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت  
کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

نهيتكم عن ثلاث عن زيارة القبور فزوروها ولا تقولوا هجراً ونهيتكم ان تمسكوا لحوم  
الاضاحي فوق ثلاثة ايام فامسكوها وتزودوا فانما نهيتكم ليوسع غنيكم على فقيركم ونهيتكم  
ان تشربوا في الدباء والمزفت فاشربوا فيما بدا لكم من الظروف فان الظرف لا يحل شيناً ولا  
بحرمه ولا تشربوا مسكراً“

”میں نے تمہیں تین چیزوں سے منع کیا تھا، قبروں کی زیارت کرنے سے اب تم ان کی زیارت کرو البتہ وہاں کوئی غلط بات نہ  
کرنا اور میں نے تمہیں تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنے سے منع کیا تھا اب تم اسے رکھ بھی سکتے ہو اور زاد راہ کے طور پر بھی  
لے جا سکتے ہو، میں نے تمہیں اس لئے منع کیا تھا، تاکہ تمہارے خوشحال لوگ تمہارے تنگ دست لوگوں کے لئے گنجائش فراہم کریں  
اور میں نے تمہیں دباء اور مزفت (مخصوص قسم کے برتنوں) میں پینے سے منع کیا تھا اب تم جس برتن میں چاہو اس میں پیو کیونکہ  
برتن کسی چیز کو حلال یا حرام نہیں کرتا ہے البتہ تم نشہ آور چیز نہ پینا۔“

انہوں نے یہ روایت انہی الفاظ میں - عبدالصمد بن فضل - اور اسماعیل بن بشر - اور احمد بن حسین - ان سب نے - سکی بن ابراہیم  
امام ابو حنیفہ کے حوالے سے - عاتقہ - عبداللہ بن بریدہ سے روایت کی ہے۔ -

تاہم انہوں نے یہ الفاظ ازما نقل کئے ہیں: ”حتم میں“

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - عباس سفدی انطاکی اور محمد بن اسماعیل بن یوسف ان دونوں نے - عبداللہ  
بن صالح - لیث بن سعد عباس کہتے ہیں: - ابو عبداللہ خراسانی اور محمد بن اسماعیل کہتے ہیں: ابو عبدالرحمن خراسانی - کے حوالے سے

امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ -

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - احمد بن سعید - احمد بن جناہ - عبید اللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن محمد بن علی حافظ بلخی - یحییٰ بن موسیٰ - ابو مطیع بلخی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ \*

انہوں نے یہ روایت محمد بن علی بن شاذان تنوخی - حامد بن آدم - نصر بن محمد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ \*

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - اسماعیل بن محمد بن اسماعیل بن یحییٰ - ان کے دادا (کی تحریر) کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حسین بن علی - حسین بن علی (کی تحریر) - یحییٰ ابن حسن - زیاد بن حسن بن فرات - ان کے والد حسن بن فرات کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد مسروق - ان کے دادا کی تحریر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن سعید بن مرداس - صالح بن محمد - حماد بن ابو حنیفہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن بلخی - بشر بن ولید - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - حسین بن محمد - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ \*

انہوں نے یہ روایت بہل بن بشر کندی - فتح بن عمرو - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ \*

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ان کے چچا - ان کے والد سعید بن ابوجہم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ \*

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ \*

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حسین بن ابراہیم مقرئ - ان کے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ \*

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن محمد بن علی حافظ - عبد اللہ بن احمد کئی - مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ \*

انہوں نے یہ روایت بہل بن متوکل شیبانی بخاری - محمد بن سلام - قاسم بن عباده ترمذی (اور) حسن بن عبد الاول (اور) بدر

ابن یثیم۔ ابو کریب ان سب نے۔ ابو معاویہ ضریح کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن الامام ابو حنیفہ \* ثم قال محمد وبهذا

كله ناخذ لا باس بزيارة القبور والدعاء للميت لتذکیره الآخرة وهو قول ابو حنیفہ \* ثم قال

محمد الدباء القرع والمحنم جوار خضر كان يؤتی بها من مصر \*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس سب کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں قبروں کی زیارت کرنے میں اور مرحومین کے لئے دعا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ اس سے آخرت کی یاد پیدا ہوتی ہے۔ امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

پھر امام محمد فرماتے ہیں: ”دباء“ سے مراد کھوکھلا برتن ہے اور ”حنتم“ سے مراد بڑھڑا ہے جو مصر سے لایا جاتا ہے۔

انہوں نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

عن ابی حنیفہ عن علقمة بن مرثد عن ابن بريدة عن ابیه لکن بلفظ آخر قال خرجنا مع النبی

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةِ فَاتَى قَبْرَ امِّهِ فَجَاءَهُ وَهُوَ يَبْكِي اشِدَّ الْبُكَاءِ حَتَّى كَادَتْ نَفْسُهُ

تَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ جَنْبَيْهِ قَالَ قَلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ مَا يَبْكِيكَ قَالَ اسْتَاذَنْتُ رَبِي فِي زِيَارَةِ قَبْرِ امِّي فَاذَنْ لِي

فاسْتَاذَنْتُهُ فِي الشَّفَاعَةِ فَابِي عَلِي \*

”امام ابو حنیفہ نے علقمة بن مرثد کے حوالے سے ابن بريدة کے حوالے سے ان کے والد سے یہ روایت نقل کی ہے: تاہم اس

میں الفاظ مختلف ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: ”ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک جنازے میں شریک ہونے کے لئے گئے۔ نبی

اکرم ﷺ اپنی والدہ کی قبر پر تشریف لے گئے جب آپ واپس تشریف لائے تو آپ شدت سے رو رہے تھے۔ یوں لگ رہا تھا کہ

جیسے جان نکل جائے گی راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

میں نے اپنے پروردگار سے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی اجازت مانگی تو وہ اس نے مجھے دے دی میں نے اس سے شفاعت کی

اجازت مانگی تو وہ اس نے نہیں دی۔“

انہوں نے یہ روایت ان الفاظ کے ساتھ۔ بدر بن یثیم حضرمی۔ ابو کریب۔ مصعب بن مقدم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ

کے حوالے سے ان الفاظ تک نقل کیا ہے ”وہ اسے حرام نہیں کرتا ہے۔“

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ اسحاق بن محمد بن مروان۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ مصعب بن

مقدم۔ امام ابو حنیفہ کے حوالے سے پہلی روایت کے الفاظ کے مطابق شروع سے آخر تک نقل کیا ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن ابی موقتل۔ شعیب بن ایوب۔ مصعب بن مقدم۔ داؤد طائی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے

روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابن عمقہ۔ احمد بن حازم۔ عبید اللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابن عقده - اسماعیل بن محمد بن ابوبکر - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔۔\*

حافظ کہتے ہیں: حمزہ بن حبیب زیات - زفر - نصر بن محمد - اور حسن بن زیاد نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔  
حافظ ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابوالفضل احمد بن حسن بن خیرون - ابوعلی حسن بن احمد بن شاذان - قاضی ابوالنور احمد بن اشکاب - عبداللہ بن طاہر قزوینی - اسماعیل بن توہم قزوینی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوغنائم محمد بن یوسف - ابوحسن محمد بن احمد بن محمد بن زرقویہ - ابوبکر احمد بن محمد بن زیاد - اسماعیل بن محمد مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔۔\*  
انہوں نے یہ روایت ابوطالب بن یوسف - ابو محمد جوہری - ابوبکر ابہری - ابو عمرو ہرانی - ان کے دادا - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔  
(1472) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي مَاجِدِ الْحَنْبَلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

متن روایت: قَالَ أَنَا رَجُلٌ بَابِنِ أَخٍ لَهُ نِسْوَانٌ قَدْ ذَهَبَ عَقْلُهُ فَأَمَرَهُ بِفَجِسٍ حَتَّى إِذَا صَحَا دَعَا بِالسُّوِّطِ فَفَقَّعَ ثَمَرَتَهُ ثُمَّ ذَفَّهَ وَدَعَا جَلَدًا فَقَالَ لَهُ أَجْلِدْهُ عَلَى جِلْدِهِ وَأَرْفَعْ يَدَكَ فِي جِلْدِكَ وَلَا تَبْدِ ضَبْعَيْكَ قَالَ وَانْشَأَ عَبْدُ اللَّهِ يُعَدُّ حَتَّى أَكْمَلَ ثَمَانِينَ جَلَسَةً خَلَّى سَبِيلَهُ فَقَالَ الشَّيْخُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَاللَّهِ إِنَّهُ لَابْنُ أَحْمَى وَمَالِي وَلَدَ عَيْرَهُ فَقَالَ بِنَسِ الْعَمِّ وَاللَّهِ وَاللَّهِ إِلَى الْجَنِّمِ أَنْتَ كُنْتَ وَاللَّهُ مَا أَحْسَنْتَ أَدَبَهُ صَغِيرًا وَلَا سَتَرْتَهُ كَبِيرًا ثُمَّ انْشَأَ يُحَدِّثُنَا فَقَالَ إِنَّ أَوَّلَ حَدِيثِ أَقِيمٍ فِي الْإِسْلَامِ لَسَارِقٍ

راوی کہتے ہیں: پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کوڑے لگوانے شروع کئے یہاں تک کہ اسی مرتبہ وہ شاخ مروائی پھر اس شخص کو چھوڑ دیا تو اس بوڑھے آدمی نے جو اس نوجوان کو لے

(1472) - اخرجہ الحمصکی فی مسند الامام (315) - واحمد 1/419 - والطبرانی فی الکبیر (8572) - والبیہقی فی السنن لکبری 231/8 - والحمیدی (89) - وابو یعلیٰ (5155) - واورده الہیثمی فی مجمع الزوائد 275/6 - والمتقی الہندی فی

کے آیا تھا اس نے یہ کہا: اے ابو عبد الرحمن! اللہ کی قسم یہ میرا محتاج ہے اور میری اس کے علاوہ اور کوئی اولاد نہیں ہے تو حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم بہت بڑے بچا ہو اللہ کی قسم اور بہت بڑے یتیم کے والی ہو اللہ کی قسم تم نے اس کی کسی میں اس کی تربیت ٹھیک نہیں کی جب یہ بڑا ہوا تو اس کی پردہ پوشی نہیں کی۔

پھر حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ ہمیں بتانے لگے اور فرمایا: اسلام میں سب سے پہلی جو حد جاری کی گئی تھی وہ ایک چور پر جاری کی گئی تھی جسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا تھا جب اس کے خلاف گواہیاں پیش ہو گئیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے لے جاؤ اور اس کا ہاتھ کاٹ دو جب اسے لے کر جانے لگے تاکہ اس کا ہاتھ کاٹ دیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر نظر پڑی تو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے آپ کو انتہائی تکلیف ہوئی ہے۔

حاضرین میں سے ایک صاحب نے عرض کی: اللہ کی قسم! یا رسول اللہ! لگتا ہے یہ بات آپ کو بہت گراں گزری ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے لئے یہ بات گراں کیوں نہ گزرے؟ جبکہ تم اپنے بھائی کے خلاف شیطان کے مددگار بنے ہو لوگوں نے عرض کی: تو پھر آپ نے اسے چھوڑ کیوں نہیں دیا؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تو تم نے اسے میرے پاس لانے سے پہلے کرنا تھا جب حاکم وقت کے پاس قابل حد مقدمہ آجائے تو پھر اس کو یہ حق حاصل نہیں ہوتا کہ وہ حد کو معطل کر دے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

”اور انہیں چاہئے کہ وہ معاف کر دیں اور درگزر کر دیں“  
کیا تم یہ نہیں پسند کرتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کر دے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - حسین بن علی (کی تحریر) - یحییٰ بن حسین - زیاد بن حسن - ان کے والد حسن بن فرات کے حوالے سے - امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔۔

أَتَى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَامَتْ عَلَيْهِ الْبَيْتَةُ قَالَ انْطَلِقُوا بِهِ فَاقْطَعُوهُ فَلَمَّا انْطَلَقَ بِهِ لِيَقْطَعَ نَظَرَ إِلَيَّ وَجِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّمَا سُفِيَ عَلَيْهِ الرَّمَادُ فَقَالَ بَعْضُ جُلَسَائِهِ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَكَانَ هَذَا قَدْ اِسْتَدَّ عَلَيْكَ فَقَالَ مَا يَمْنَعُنِي أَنْ يَسْتَدَّ عَلَيَّ أَنْ تَكُونُوا أَعْوَانِ الشَّيْطَانِ عَلَيَّ أَحْيَيْكُمْ قَالُوا فَلَوْلَا حَلَيْتَ سَيْبِلَهُ قَالَ أَفَلَا كَانَ هَذَا قَبْلَ أَنْ تَأْتُونِي بِهِ فَإِنَّ الْإِسْمَامَ إِذَا انْتَهَى إِلَيْهِ الْحَدُّ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يُعْطَلَهُ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ  
﴿وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ﴾

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - حسین بن محمد - امام ابو یوسف قاضی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔۔\*

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ان کے چچا - ان کے والد سعید بن ابوجہم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن محمد بن علی - یحییٰ بن موسیٰ - محمد بن میسر ابو سعید صفائی - امام ابو حنیفہ کے حوالے سے - یحییٰ تمیمی سے روایت کی ہے۔

(1473) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي مَاجِدٍ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

امام ابو حنیفہ نے - یحییٰ بن عبد اللہ کے حوالے سے - ابو ماجد کے حوالے سے - حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

مَنْ رَوَى: أَنَّ رَجُلًا تَمَى بِابْنِ أَخِي لَهُ سَكْرَانٌ فَقَالَ تَرْتَرُوهُ وَمَزْمَرُوهُ وَأَسْتَكْهَوهُ فَتَرْتَرُوهُ وَمَزْمَرُوهُ وَأَسْتَكْهَوهُ فَوَجَدُوا مِنْهُ رَائِحَةَ شَرَابٍ فَأَمَرَ بِحَبْسِهِ فَلَمَّا صَحَا دَعَا بِهِ وَدَعَا بِسَوِّطٍ فَأَمَرَ بِهِ فَقَطَعَتْ لَمَرَّتُهُ..... فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوْلِهِ\*

ایک شخص کے پیچھے کونٹے کی حالت میں لایا گیا تو حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ اس کا جائزہ لو اس کو دیکھو کہ اس میں سے شراب کی بو تو نہیں آرہی ہے جب ان لوگوں نے اس کا جائزہ لیا اور اس کو سونگھا تو اس میں سے شراب کی بو محسوس ہوئی تو حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اس لڑکے کو قید کرنے کا حکم دیا جب اس کو ہوش آیا تو انہوں نے اس کو بلوایا اور چھڑی منگوائی ان کے حکم کے تحت اس شاخ کے پھل کو اتار لایا گیا..... اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس احمد بن عقدہ - فاطمہ بنت محمد بن حبیب - ان کے چچا حمزہ بن حبیب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے پہلی روایت کے الفاظ کے مطابق نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت دوسری روایت کے الفاظ کے مطابق - ابو عباس احمد بن عقدہ - عبید اللہ بن محمد بن علی - محمد بن موسیٰ - ابوسعید محمد بن میسر صفائی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔۔\*

حافظ ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو تمیمی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو قاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلیل -

عبدالرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم بن حبیش - ابو عبد اللہ محمد بن شجاع <sup>حلی</sup> - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن علی کلابی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - اپنے والد محمد بن خالد بن علی - ان کے والد خالد

بن علی - محمد بن خالد وہابی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - محمد بن قیس کے حوالے سے یہ روایت

(1474) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

نقل کی ہے:

قَيْسٍ:

”بتوثیق سے تعلق رکھنے والا ایک شخص جس کی کنیت ابو

مثن روایت: أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي ثَقِيفٍ يُكْنَى أَبَا

عامر تھی وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر سال شراب کا ایک مشکیزہ تحفے

عَامِرٍ كَانَ يُهْدِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

کے طور پر پیش کیا کرتا تھا؛ جس سال شراب کو حرام قرار دیا گیا اس

وَسَلَّمَ كُلَّ عَامٍ رَاوِيَةً مِنَ الْخَمْرِ فَأَهْدَى لَهُ فِي

سال بھی اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو شراب کا مشکیزہ تحفے کے طور

الْعَامِ الَّتِي حُرِّمَتْ الْخَمْرُ فِيهَا رَاوِيَةً مِنَ

پر پیش کیا؛ جس طرح پہلے پیش کیا کرتا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

الْخَمْرَ كَمَا كَانَ يُهْدِيهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

فرمایا: اے ابو عامر! بے شک اللہ تعالیٰ نے شراب کو حرام قرار

وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا عَامِرٍ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ الْخَمْرَ فَلَا

دے دیا ہے تو اب ہمیں تمہاری شراب کی ضرورت نہیں ہے تو

حَاجَةٌ لَنَا فِي خَمْرِكَ فَقَالَ خُذْهَا وَبِعْهَا وَاسْتَعِينْ

اس شخص نے کہا: آپ اسے لے لیں اور اسے فروخت کر دیں اور

بِشَمَنِهَا عَلَيَّ حَاجَتِكَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى حَرَّمَ

اس کی قیمت کو اپنے استعمال میں لے آئیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

شُرْبَهَا وَحَرَّمَ بَيْعَهَا وَحَرَّمَ أَكْلَ ثَمَرِهَا“

نے فرمایا:

”بے شک اللہ تعالیٰ نے اس کے پینے کو حرام قرار دیا ہے

اور اس کو فروخت کرنے کو حرام قرار دیا ہے اور اس کی قیمت

کھانے کو حرام قرار دیا ہے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو <sup>حلی</sup> نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - دو صحابیوں عبداللہ اور ابوقاسم <sup>حلی</sup> یہ دونوں احمد بن عمر کے

صاحبزادے ہیں - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم بن حبیش - ابو عبد اللہ محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے

حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ \*

(1474) (أَخْرَجَهُ أَبُو عُبَيْدٍ (2468) - وَاحِدًا 1/230 - وَالِدَارِمِيُّ فِي السَّنَنِ 2/114 فِي الْأَشْرِبَةِ: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْخَمْرِ وَشَرَاتِهَا - وَمَالِكٌ

(12) فِي الْأَشْرِبَةِ: بَابُ حَامِعِ تَحْرِيمِ الْخَمْرِ - وَمُسْلِمٌ (1579) (68) فِي الْمَسَاقِمَةِ: بَابُ تَحْرِيمِ الْخَمْرِ - وَابْنُ أَبِي عَرِينَةَ فِي السَّنَنِ

الْكُبْرَى 11/6 فِي الْبُيُوعِ: بَابُ تَحْرِيمِ التَّجَارَةِ فِي الْخَمْرِ

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنيفة\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے، پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں، امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1475) - سندروایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

امام ابوحنیفہ نے - مسلم بن ابوعمران - سعید بن جبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

متن روایت: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى كَسَّرَ لَكُمْ الْخَمْرَ وَالْمَيْسِرَ وَالْمِزْمَارَ وَالْكُؤُوبَةَ وَالذَّفَّ

”اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے شراب اور جوئے کو، آلات موسیقی کو، کوہد (نامی آلہ موسیقی کو) اور دف کو حرام قرار دیا ہے۔“

...—...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح ابن ابوریح - محمد بن ابوالحمزہ - سلیمان سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت شیخ بن ابراہیم - شرح بن سلمہ - جہان بن بسطام کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(1476) - سندروایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَامِرِ بْنِ شُرَاحِبِلَ الشَّعْبِيِّ:

امام ابوحنیفہ نے عامر بن شراحیل شعمی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

متن روایت: أَنَّهُ قَالَ يَا نَعْمَانُ اشْرَبِ النَّبِيذَ وَإِنْ كَانَ فِي سَفِينَةٍ مُقَوَّرَةٍ

”انہوں نے (امام ابوحنیفہ سے) فرمایا: اے نعمان! تم نبیذ پی لو اگرچہ وہ مقیر سفینہ (مخصوص برتن) میں ہو۔“

...—...—...—...

حافظ ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - الفضل احمد بن خیرون - ان کے ماموں ابوعلی - ابو عبد اللہ بن دوست علاف - قاضی عمر بن حسن اشثانی - عبداللہ بن احمد بن حنبل - ابراہیم بن سعید جوہری - ابو معاویہ ضریر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر اشثانی نے امام ابوحنیفہ تک اپنی سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

(1477) - سندروایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:

امام ابوحنیفہ نے - نافع کے حوالے سے - حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

(1475) (واخرجه الحصكفي في مسند الامام (314) - والطحاوي في شرح معاني الآثار 223/4 - وابن حبان (5365) - واحمد 274/1 - وفي الاثرية (192) - وابوداود (3696) في الاثرية: باب في الازعية - والبيهقي في السنن الكبرى 11/10 221 (1477) (واخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (840) في الاثرية: باب الاثرية والابنية والشرب قائمًا وما يكره في الشراب



متن روایت: أَنَّهُ كَانَ يُنْبَذُ لَهُ الرَّيْبُ فَقَالَ لِلْخَادِمَةِ أَلْقِي فِيهِ تَمْرَاتٍ فَإِنِّي لَا أَسْتَمِرُّهُ وَوَحْدَهُ  
 ”نافع“ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے لئے کشتش کی نبیذ تیار کیا کرتے تھے تو وہ کسی خادمہ سے کہتے تھے: اس میں کچھ کھجوریں بھی ڈال دو کیونکہ میں صرف اس کو نہیں پی سکتا۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ طبرہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن احمد - شعیب بن ایوب - مصعب بن مہدم - داؤد طائی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1478) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُزَاهِمِ بْنِ زُفَرٍ عَنِ الصَّحَّاحِ بْنِ مَزَاهِمٍ أَنَّهُ قَالَ: مَتْنُ رِوَايَاتِهِ: أَذْخَلَنِي أَبُو عُبَيْدَةَ مَنِيْلَهُ فَارَانِي الْجَرَّ الَّذِي كَانَ يُنْبَذُ فِيهِ لِعَبِيدِ اللَّهِ  
 امام ابوحنیفہ نے - مزاحم بن زفر - صحاح بن مزاحم کے حوالے سے یہ بات ذکر کی ہے وہ بیان کرتے ہیں:  
 ”ابو عبیدہ مجھے اپنے گھر لے گئے انہوں نے مجھے وہ منکا دکھایا جس میں وہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے لئے نبیذ تیار کیا کرتے تھے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ ابو عبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - عبداللہ بن احمد ابن عمر اور ان کے بھائی ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلیل - عبدالرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم - ابو عبداللہ محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔\*

(واخرجه) الحسن بن زیاد في مسنده (عن) أبي حنيفة ثم قال الحسن بن زياد في مسنده كان أبو حنيفة يأخذ بهذه الأحاديث ويقول لا بأس بشرب نبيذ التمر ونبيذ الزبيب إذا طبخ بالنار ثم يجعل فيه الدردى ثم يترك حتى يشتد فلا بأس بشربه ما لم يسكر منه وما لم يجلسوا حولهم الرباحين كما يصنع الشياطين وكان يكره الاجتماع وقال الحسن بن مالك سمعت الشافعي يسأل أبا يوسف رضى الله عنهما هل في نفسك شيء من النبيذ فقال أبو يوسف كيف لا يكون فينفسى شيء من النبيذ وقد اختلف فيه أصحاب رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ في نفسي منه مثل الجبال قال الحسن بن أبي مالك إذا وضع النبيذ وأراد الشارب أن يسكر منه فالقليل منه حرام كالكثير وهو قول أبي حنيفة رضى الله عنه

(1478) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (843) في الاثرية: باب النبيذ الشديد - وعبد الرزاق (16951) في الاثرية

:باب الظروف والاشربة والاطعمة - وابن ابى شيبة (1507) في الاثرية: باب من رخص في نبيذ الجرا الاخصر

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ کے حوالے سے روایت کی ہے پھر حسن بن زیاد کہتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان روایات کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔ وہ یہ فرماتے ہیں: کھجور کی نیب یا کشکش کی نیب کو چپنے میں کوئی حرج نہیں ہے جب انہیں آگ پر پکایا گیا ہو۔ اور پھر ان میں تلھٹ ڈال دی جائے پھر اسے یونہی چھوڑ دیا جائے یہاں تک کہ اس میں شدت آ جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن شرط یہ ہے کہ یہ نشہ آور نہ ہو اور آدمی کے ارد گرد آوارہ گرد لوگ نہ ہوں جیسے شیاطین کرتے ہیں کیونکہ اس کے لئے اکٹھے ہونا مکروہ ہے۔

حسن بن مالک بیان کرتے ہیں: میں نے امام شافعی کو سنا۔ انہوں نے امام ابو یوسف سے سوال کیا: کیا آپ کے ذہن میں نبیز کے حوالے سے کوئی الجھن ہے؟ تو امام ابو یوسف نے جواب دیا: میرے ذہن میں نبیز کے حوالے سے کوئی الجھن کیوں نہ ہو۔ جبکہ اس کے بارے میں صحابہ کرام کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔ میرے ذہن میں اس کے حوالے سے پہاڑوں جتنی الجھن ہے۔ حسن بن ابومالک بیان کرتے ہیں: جب نبیز کو کھرا جائے اور پیئے والے کا ارادہ یہ ہو کہ اس سے نشہ کرے گا تو پھر اس کی زیادہ مقدار کی طرح اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہوگی امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1479)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي عَوْنٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ التَّقِيفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ: مَتَنُ رِوَايَاتٍ: حُرْمَتُ الْخَمْرِ قَلِيلُهَا وَكَثِيرُهَا وَمَا بَلَغَ السُّكَّرُ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ

امام ابوحنیفہ نے۔ ابو عون محمد بن عبد اللہ تقیفی۔ عبد اللہ بن شداد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

”شراب کی تھوڑی یا زیادہ مقدار کو حرام قرار دیا گیا ہے اور ہر قسم کے مشروب میں سے جو بھی چیز نشہ کی حد تک پہنچ جائے اسے حرام قرار دیا گیا ہے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن علی کلاعی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ اپنے والد محمد بن خالد بن علی۔ ان کے والد خالد بن علی۔ محمد بن خالد وہابی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت۔ احمد بن محمد بن سعید ہمدانی۔ ابراہیم بن عبد اللہ بن ابوشیبہ (اور) احمد بن زیاد بزار ان دونوں نے۔ ہوزہ بن خلیفہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے محمد بن حسن بزار۔ ابوشامہ رافعی۔ یحییٰ بن یمان کے حوالے۔ اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے جو مختلف الفاظ میں ہے۔

قال حرمت الخمر بعينها قليلاها وكثيرها والسكر من كل شراب\*

وہ فرماتے ہیں: شمر کو بے نیم حرام قرار دیا گیا ہے۔ خواہ اس کی مقدار تھوڑی ہو یا زیادہ ہو اور ہر مشروب میں سے نشہ آور چیز

حرام ہے۔

محمد بن حسن بزار نے اس روایت کو اسی طرح - اسحاق بن ابواسرائیل - اسحاق طالقانی - بیان بن بسطام کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن عبید اللہ بن شریح - ابو غالب محمد بن سعید عطار - ابوطی بن عمرو بن یسعیب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے اس کی مانند روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بن ابومقاتل - احمد بن ملاعب بن حیان - ہوزہ بن خلیفہ - امام ابوحنیفہ سے اسی پہلی روایت کے الفاظ کے مطابق روایت کیا ہے:

حرمت الخمر قلیلها وکثیرها وما بلغ السکر من کل شراب\*

”شراب کی تھوڑی یا زیادہ مقدار کو حرام قرار دیا گیا ہے اور ہر شراب کی وہ حد حرام ہے جو نشہ آور ہو۔“

انہوں نے یہ روایت ابو محمد ہمدانی - عبداللہ بن احمد بن بہلول - اسماعیل بن حماد بن ابویحییٰ سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت میرے دادا اسماعیل بن حماد کی تحریر میں ہے میں نے اس میں پڑھا ہے (وہ بیان کرتے ہیں): میرے والد اور قاسم بیان کرتے ہیں:

امام ابوحنیفہ نے اپنی سند کے ساتھ یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے یہ فرمایا:

حرمت الخمر قلیلها وکثیرها والسکر من کل شراب\*

”خمر“ (یعنی شراب) کی اور تھوڑی اور زیادہ مقدار کو اور دیگر مشروبات میں سے جو نشے کی حد تک پہنچے اسے حرام قرار دیا گیا ہے۔“

شیخ ابو محمد بخاری فرماتے ہیں: ایک جماعت نے یہ الفاظ امام ابوحنیفہ سے روایت کیے ہیں:

(ان میں سے ایک) ابیض بن اغرہب (جیسا کہ اس بارے میں) احمد بن محمد ہمدانی نے - یعقوب بن یوسف - نصر بن مزاحم

- ابیض کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت نقل کی ہے۔۔\*

(ان میں سے ایک) عبید اللہ بن موسیٰ ہیں (جیسا کہ اس بارے میں) یحییٰ بن محمد بن صاعد نے - محمد بن عثمان بن کرامہ

اور ابراہیم بن ہانی اور احمد بن حازم ان سب نے - عبید اللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت نقل کی ہے۔۔\*

(ان میں سے ایک) ابویوسف ہیں (جیسا کہ اس بارے میں) محمد بن حسن بزار نے - بشر بن ولید - امام ابویوسف کے

حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت نقل کی ہے۔

(ان میں سے ایک) اسد بن عمرو ہیں (جیسا کہ اس بارے میں) محمد بن اسحاق سمسار نے - جعد بن عبداللہ - اسد بن عمرو کے

حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت نقل کی ہے۔

(ان میں سے ایک) زفر بن (جیسا کہ اس بارے میں) احمد بن حنبل - ابی ذر بن - ابراہیم بن سلیمان - زحر کے حوالے سے

امام ابوحنیفہ سے روایت نقل کی ہے۔

(ان میں سے ایک) حسن بن زیاد ہیں (جیسا کہ اس بارے میں) احمد بن عمر بخاری نے۔ حسن بن حماد۔ ابن زیاد کے حوالے

سے امام ابوحنیفہ سے روایت نقل کی ہے۔

(ان میں سے ایک) حبان بن علی ہیں (جیسا کہ اس بارے میں) احمد بن محمد نے۔ زکریا بن شیبان۔ ابراہیم بن حبان۔ ان

کے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت نقل کی ہے۔۔\*

(ان میں سے ایک) نضر بن محمد ہیں (جیسا کہ اس بارے میں) سعید بن مسعود بخاری نے۔ عبد الواحد بن حماد۔ انہوں نے

اپنے والد کے حوالے سے۔ نضر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت نقل کی ہے۔۔\*

(ان میں سے ایک) سعید بن ابوجہم ہیں (جیسا کہ اس بارے میں) احمد بن محمد۔ منذر بن محمد۔ انہوں نے اپنے والد کے

حوالے سے۔ ان کے چچا۔ ان کے والد سعید بن ابوجہم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت نقل کی ہے۔

(ان میں سے ایک) ایوب بن ہانی ہیں (جیسا کہ اس بارے میں) احمد بن محمد نے۔ منذر بن محمد۔ انہوں نے اپنے والد کے

حوالے سے۔ ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت نقل کی ہے۔

(ان میں سے ایک) حمزہ بن حبیب ہیں (جیسا کہ اس بارے میں) احمد بن محمد۔ حمزہ بن حبیب (کی تحریر) کے حوالے سے

امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(ان میں سے ایک) حسن بن فرات ہیں (جیسا کہ اس بارے میں) احمد بن محمد۔ حسین بن علی (کی تحریر)۔ یحییٰ بن حسن۔

زیاد بن حسن بن فرات۔ ان کے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں۔ اسحاق بن محمد بن مروان غزال۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔

مصعب بن مقدم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔۔\*

انہوں نے یہ روایت علی بن محمد بن عبید۔ احمد بن حازم۔ عبید اللہ ابن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد۔ احمد بن ملاعب۔ ہوذہ بن خلیفہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت علی بن محمد بن عبید۔ احمد بن حرب۔ ہوذہ ابن خلیفہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو بخاری نے یہ روایت اپنی "مسند" میں۔ ابو فضل احمد بن حسن بن خیرون۔ ان کے ماموں ابو علی

باقلانی۔ ابو عبد اللہ بن دوست علاف۔ قاضی عمر بن حسن اشعری۔ احمد بن محمد بن ثابت۔ ان کے دادا محمد بن ثابت۔ محمد بن صالح۔ امام

ابوحنیفہ اور سفیان ثوری کے حوالے سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر اشعری نے امام ابوحنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی انصاری نے یہ روایت۔ ابو حسین بن مقرئ۔ قاضی ابو عبد اللہ حسین بن ہارون بن محمد ضعی۔ احمد بن

محمد بن سعید۔ یحییٰ بن زکریا بن شیبان۔ ابراہیم بن حبان بن علی۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ امام ابوحنیفہ سے نقل کی

ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1480)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي مَخْرَمَةَ الْهَمْدَانِيِّ:   
 امام ابوحنیفہ نے۔ محمد بن قیس۔ ابو مخرمہ ہمدانی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

”انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو سنا، جن سے شراب کو فروخت کرنے اور اس کی قیمت کھانے کے بارے میں دریافت کیا گیا، تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:   
 ”اللہ تعالیٰ یہودیوں کو بر باد کرے جب ان پر چربی کو حرام قرار دیا گیا، تو انہوں نے اس کے کھانے کو حرام قرار دیا اور اس کی قیمت کھانے کو حلال قرار دیا، بے شک اللہ تعالیٰ نے شراب فروخت کرنے کو اس کو پیٹنے کو اور اس کی قیمت کھانے کو حرام قرار دیا ہے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ احمد بن محمد بن سعید ہمدانی۔ احمد بن عبداللہ بن صباح۔ علی بن ابومقاتل۔ محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔\*   
 قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری نے یہ روایت۔ ابوبکر احمد بن علی خطیب بغدادی۔ حسین بن علی سمیری۔ عبداللہ بن محمد بن عبداللہ طوائفی۔ احمد بن محمد بن سعید ہمدانی۔ احمد بن عبداللہ بن صباح۔ علی بن ابومقاتل۔ محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنيفة \* ثم قال محمد وبه

ناخذ وهو قول ابو حنيفة رضى الله عنه\*

امام محمد بن حسن نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے، پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1481)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ جَعْفَرِ بْنِ امام ابوحنیفہ نے۔ جعفر (امام جعفر صادق) بن محمد۔ ان

(1480) قد تقدم في (1439)

(1481) احرجه البيهقي في السنن الكبرى 251/8 باب العبد يقذف حرا - وعبدالرزاق 437/7 (13788) لى ابواب القذف: باب

العبد يقترف على الحر

مُحَمَّدٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

کے والد (امام باقر) کے حوالے سے - حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

متن روایت: ضَرَبَ عَبْدًا فِي فَرْيَةٍ أَرْبَعِينَ سَوْطًا  
 ”انہوں نے ایک غلام کو (زنا کا) جھوٹا الزام عائد کرنے پر چالیس کوڑے لگوائے تھے۔“

\*\*\*

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - محمد بن احمد بن نعیم - بشر بن ولید - امام ابو یوسف قاضی - کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابی سلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

معتقل بن مقرن حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس اپنی ایک کینر کے سلسلے میں آئے جس نے زنا کا ارتکاب کیا تھا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اسے پچاس کوڑے لگاؤ۔

انہوں نے کہا: وہ محض نہیں ہے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کا اسلام اس کا ”احسان“ ہے تو انہوں نے کہا: میرے ایک غلام نے میرے دوسرے غلام سے کوئی چیز چوری کر لی ہو (تو اس کی کیا سزا ہوگی؟) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا کیونکہ تمہارا مال ایک دوسرے کا حصہ ہے پھر معتقل نے کہا: میں نے یہ حلف اٹھایا ہے کہ میں کبھی بستر پر نہیں سوؤں گا میرا ارادہ یہ ہے کہ میں ہمیشہ عبادت کرتا رہوں گا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

”اے ایمان والو! تم ان پاکیزہ چیزوں کو حرام قرار نہ دو جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے حلال قرار دی ہیں اور تم حد سے زیادہ نہ بڑھو کیونکہ اللہ تعالیٰ حد سے زیادہ تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔“

اس شخص نے کہا: اگر یہ آیت نہ ہوتی تو میں آپ سے

(1482) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ:

متن روایت: أَنَّ مَعْقِلَ بْنَ مَقْرِنٍ أَتَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي أَمَةٍ لَهُ زَنَتْ فَقَالَ أَجْلِدْهَا خَمْسِينَ قَالَ إِنَّهَا لَمْ تُحْصَنَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِسْلَامُهَا إِحْصَانُهَا قَالَ فَإِنَّ عَبْدَ اللَّهِ سَرَقَ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ إِلَى آخِرٍ قَالَ لَيْسَ عَلَيْهِ قَطْعٌ وَمَالِكَ بَعْضُهُ فِي بَعْضٍ قَالَ لَيْتِي خَلْفَتْ أَنْ لَا أَنَامَ عَلَيَّ فَرَأَيْتَ أَبَدًا أُرِيدُ الْعِبَادَةَ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَحْرِمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ﴾  
 قَالَ الرَّجُلُ لَوْلَا هَذِهِ الْآيَةُ لَمْ أَسْأَلْكَ وَإِنَّمَا قَالَ ذَلِكَ لِأَنَّهُ كَانَ رَجُلًا مُؤَسِّرًا قَامَرَةً أَنْ يُكْفِرَ بِعَتَقِ رَقَبَةٍ وَأَنْ يَنَامَ عَلَيَّ فَرَأَيْتَ

سوال نہ کرتا ان صاحب نے یہ بات اس لئے کہی تھی کہ وہ ایک خوشحال شخص تھے تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ ایک غلام آزاد کر کے کفارہ ادا کر دیں اور اپنے بستر پر سویا کریں۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخرجہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) الامام ابو حنیفہ ثم قال محمد وهو قول ابو حنیفہ وبہ ناخذ الا فی خصلة واحدة لان الحدود لا یقیمہا الا السلطان فاذا زنی العبد او الامۃ کان السلطان هو الذی یحددون المولیٰ\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے۔ تو انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ پھر امام محمد فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے اور ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ البتہ ایک صورت کا معاملہ مختلف ہے اور وہ یہ کہ حدود کا اجرا صرف حاکم وقت کر سکتا ہے لیکن جب غلام یا کنیز زنا کا ارتکاب کریں تو ان کو سزا بھی حاکم دے گا ان کا آقا نہیں دے گا۔

(1483) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے۔ امام جعفر (صادق) بن محمد (باقر) بن علی (زین العابدین) بن (حضرت امام) حسین بن (حضرت) علی بن ابوطالب کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

متن روایت: حَدَّثَنَا الْمَمْلُوكُ إِذَا قَدَّفَ نَصْفَ حَدِّ الْحَرِّ

"غلام جب زنا کا الزام لگائے تو اس کی حد یہ ہے کہ اس پر آزاد شخص کی نصف حد جاری کی جائے۔"

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی "مسند" میں۔ ابونعیم محمد بن علی بن میمون۔ شریف علامہ ابو عبداللہ محمد بن علی بن عبد الرحمن علوی۔ جعفر بن محمد بن حاجب۔ ابوعباس احمد بن محمد بن سعید بن عقیقہ۔ فاطمہ بنت محمد بن حبیب سے نقل کی ہے وہ بیان کرتی ہیں: میں نے اپنے والد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: یہ جزہ بن زیات کی تحریر ہے میں نے اس میں یہ پڑھا ہے: انہوں نے اس (1482) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (627) فی الحدود: باب حد لامة اذانت۔ وعبدالرزاق (394/7) (13604) فی الطلاق: باب زنا الامۃ۔ وابن ابی شیبہ (514/9) (54/9) فی الحدود: باب فی الرجل یزنی مملوکہ یقام علیہ الحدام لا؟۔ وباب فی العبد والامۃ یزنیان۔ والبیہقی فی السنن الکبریٰ (243/8) فی الکبیر (9691) (1483) اخرجہ ابن ابی شیبہ (483/5) (28217) فی الحدود: باب فی العبد یذف الحد کم یضرب؟۔ وعبدالرزاق (437/7) (13788) باب العبد یفتری علی الحر۔ والبیہقی فی السنن الکبریٰ (251/8) فی الحدود: باب العبد یذف حرا

کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلیل - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم - ابو عبد اللہ محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(1484) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ صَالِحِ بْنِ حَسَى عَنْ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عَلِيٍّ الْهَمْدَانِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ:

امام ابوحنیفہ نے - صالح بن حمی کے حوالے سے - فضل بن علی بن ہمدانی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے حضرت علیؑ کو سنا:

متن روایت: وَقَدْ رَجَمَ شُرَاحَةَ الْهَمْدَانِيَّةِ هَيْمًا لَهَا لَا تُسْتَعْلَى عَنْ ذُنُوبِهَا أَبَدًا

انہوں نے ”شراح ہمدانیہ“ کو سنگسار کروا دیا ہے یہ کہا: اس کے لئے مہار کبدا ہے کہ اب اس سے اس گناہ کے بارے میں سوال نہیں کیا جائے گا۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ طحطاوی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس احمد بن عقده - احمد بن عبد اللہ بن صباح - احمد بن یعقوب - عبد العزیز بن خالد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1485) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

متن روایت: اللَّوْطِيُّ بِمَنْزِلَةِ الزَّانِيَةِ

”قوم لوط کا سا عمل کرنے والا شخص زنا کرنے والے کے

حکم میں ہے“۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اختر جہ) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن الامام ابو حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ

اذا كان محصناً رجم وان كان غير محصن جلد \*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں، جب وہ محصن ہو تو اسے سنگسار کیا جائے گا اور اگر غیر محصن ہو تو اسے کوڑے

(1484) اختر جہ الطحاوی فی شرح معانی الآثار 3/140 - و احمد 1/93 - والنسائی فی الکبریٰ (7141) - و ابوالقاسم الغوی فی

الجعدیات (505) - و ابونعیم فی الحلیة 4/329 - و الحاکم فی المستدرک 4/365

(1485) اختر جہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (616) - عبد الرزاق 7/363 (13487) باب من عمل عمل قول لوط - و البیهقی

فی السنن الکبریٰ 8/233 فی الحدود - باب ماجاء فی الحدالوطی - و ابن ابی شیبہ 5/493 (28333) فی الحدود - فی اللوطی

حد کحد الزانی



لگائے جائیں گے۔

(1486) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

”جو شخص قوم لوط کے سے عمل کا کسی پر جھوٹا الزام لگائے تو  
اس پر حد جاری کی جائے گی۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن الامام ابو حنیفہ\* ثم قال محمد وهو قولنا  
اذا بین اما اذا قال یا لوطی فهذه لها مصدر غیر القذف فلا نحدہ حتی بین\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام  
محمد فرماتے ہیں: ہمارا بھی یہی قول ہے جب کہ یہ جرم ثابت ہو جائے لیکن جب اس نے یہ کہا: اے قوم لوط کا سائل کرنے والے! تو  
اب اس کا مصدر حد قذف سے مختلف ہے تو اب ہم اس پر حد قذف جاری نہیں کریں گے جب تک وہ بیان نہیں کر دیتا۔

(1487) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ  
الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَمِيعِ الزُّهْرِيِّ الْكُوفِيِّ عَنْ  
أَبِي الطُّفَيْلِ وَائِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ:

”ایک مرتبہ ایک خاتون اپنی بھائیوں کے ساتھ نکلی تو ان  
لوگوں نے سواری کے حوالے سے تہمتیں سلوک کیا پھر کھانے  
کے حوالے سے اسے بھوکا رکھا پینے کے حوالے سے اسے پیاسا  
رکھا جب اس خاتون کو شدید مشقت لاحق ہوئی تو وہ واپس چلی  
گئی راستے میں اس کی ملاقات بکریوں کے ایک چرواہے سے  
ہوئی اس نے اس چرواہے سے پینے کے لئے کچھ مانگا تو  
چرواہے نے انکار کر دیا اور یہ شرط عائد کی کہ وہ اپنے آپ پر اس کو  
قابو دے گی تو عورت نے ایسا ہی کیا چرواہے نے اس کے ساتھ  
زنا کر لیا وہ عورت جب شہر میں داخل ہوئی تو وہ حاملہ ہو چکی تھی  
اس کے بھائی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس اسے لے کر

(1486) (اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (626) فی الحدود: باب حد اللوطی - وابن ابی شیبہ 534/9)

(1487) (اخرجه عبد الرزاق 407/8، 13654) باب الحد فی الضرورة - البیهقی فی السنن الکبری 235/8 فی الحدود: باب من زنی

آئے تو اس خاتون نے پوری صورتحال ذکر کی تو حضرت عمرؓ نے اسے چھوڑ دیا اور اس پر حد جاری نہیں کی۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ ظہیر بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس احمد بن عقده - احمد بن محمد بن عبید غیثا پوری - احمد بن جعفر - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ابراہیم بن طہمان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1488) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: مَثْنٌ رَوَاهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ نَقِيعًا وَعَنِ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ كَذَلِكَ

امام ابوحنیفہ نے - عطاء بن ابی رباح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت جابر بن عبد اللہؓ بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم ﷺ نے کشمش اور انگور کی تقبیح (یعنی ملا کر تیار کی ہوئی نبیذ) تیار کرنے سے منع کیا ہے اور خشک اور تازہ کھجور کو اسی طرح تیار کرنے سے منع کیا ہے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ ظہیر بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - جعفر بن محمد بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ابو خاقان بن حجاج کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو فضل احمد بن خیرون - ان کے اموں ابوعلی باقلانی - ابو عبد اللہ بن دوست علاف - قاضی عمر بن حسن اشثانی - جعفر بن محمد بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ابو خاقان بن حجاج کے حوالے سے امام ابوحنیفہ اور مسعر سے نقل کی ہے۔

قاضی عمر اشثانی نے امام ابوحنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

(1489) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ: مَثْنٌ رَوَاهُ: أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ جَارِيَةٍ أَمْرَأَتِهِ فَقَالَ مَا أَبَالِسِي إِيَّاهَا آتَيْتُ أَوْ جَارِيَةً عَوْسَجَةً وَعَوْسَجَةٌ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے - علقمہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

”ان سے آدمی کی بیوی کی کتیز کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ میں

(1488) اخرجه المحصفي في مسند الامام (426) - وابن حبان (5379) - وابن ماجه (3395) في الاثرية: باب النهي عن الخليطين - ومسلم (1986) (17) و(19) في الاثرية: باب كراهية ابتداء التمر والزبيب مخلوطين - وابوداود (3703) في الاثرية: باب في الخليطين - والبيهقي في السنن الكبرى 306/8 - واحمد 294/3

(1489) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الازار (628) في الحدود: باب من اتى فرجاً بشهوة - وعبد الرزاق (13462) - وابن

ابن شعبة 13/10 في الحدود: باب الرجل يقع على جارية امراته

مِنْكَبُ حَيَّةٍ

اس کی کنیز کے ساتھ صحبت کرتا ہوں یا عوجہ کی کنیز کے ساتھ کرتا ہوں۔“ (یعنی دونوں میں کوئی فرق نہیں دونوں منسوخ ہیں)  
راوی بیان کرتے ہیں: عوجہ قبیلے کے بڑے تھے۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(أخرجه) الإمام محمد بن الحسن في الآثار (عن) أبي حنيفة ثم قال محمد وهو قول أبي حنيفة وقولنا تجارية امراته وغيرها سواء إلا أنه إذا اتاها على وجه الشبهة درانا عنه الحد وكذلك بلغنا عن علي بن ابو طالب وابن مسعود ثم روى محمد عن سفيان الثوري عن مغيرة الضبي عن الهيثم بن بدر عن حرقوص عن أمير المؤمنين علي بن ابو طالب رضى الله عنه انه اتته امراته يعنى امرأة حرقوص فقالت زوجى وقع على جاريتى فقال صدقت هى ومالها لى فقال اذهب فلا تعد\* قال محمد درا الحد عنه لانه ادعى شبهة\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ پھر امام محمد فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

آدمی کی بیوی کی کنیز یا اس کے علاوہ کسی بھی کنیز کے بارے میں ہمارا فتویٰ ایک ہی جیسا ہے، لیکن جب مرد نے کنیز کے ساتھ کسی شہ کی وجہ سے صحبت کی ہو تو ہم اس سے حد کو پرے کر دیں گے۔

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسی کی مانند روایت ہم تک پہنچی ہے۔ پھر امام محمد نے اپنی سند کے ساتھ امیر المؤمنین حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے: ایک خاتون یعنی حرقوص کی اہلیہ اُن کے پاس آئی اور بولی: میرے شوہر نے میری کنیز کے ساتھ صحبت کر لی ہے تو حرقوص نے کہا: یہ ٹھیک کبہر ہی ہے اس کا مال میرا مال ہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم جاؤ اور دوبارہ ایسا نہ کرنا۔ امام محمد فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے حد کو اس لیے پرے کیا تھا کیونکہ اس نے شہ کا دعویٰ کیا تھا۔

(1490) — سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَمْرِ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے -حماد- ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”جہاں تک تم سے ہو سکے مسلمانوں سے حدود کو پرے کرو کیونکہ حاکم وقت کا معاف کرنے میں غلطی کر جانا اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ سزا دینے میں غلطی کرنے اور جب تم کسی

متن روایت: إِذْرُؤُوا الْحُدُودَ عَنِ الْمُسْلِمِينَ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَإِنَّ الْإِمَامَ أَنْ يُخْطِئَ فِي الْعَفْوِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يُخْطِئَ فِي الْعَقُوبَةِ فَيَاذًا وَجَدْتُمْ لِلْمُسْلِمِ

(1490) (أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (630) في الحدود: باب درء الحدود - وعبدالرازق (13641) - وابن أبي شيبه (567/9) في الحدود: باب في درء الحدود وبالشباهات

مَنْحَرَجًا فَادْرَأْهُ وَعَنْهُ  
مسلمان کے لئے کوئی گنجائش پاؤ تو اس سے سزا کو دور کر دو۔

.....

حسن ابن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1491)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ  
امام ابوحنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلمہ کے حوالے سے یہ  
إِبْرَاهِيمَ:  
روایت نقل کی ہے۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:  
متن روایت: أَنَّهُ قَالَ فِي جَلْدِ الْحُرِّ يَفْرُقُ عَلَى  
”آزاد شخص کو کوڑے لگانے کے بارے میں یہ بات نقل  
أَعْضَائِهِ  
کی ہے: وہ اس کے متفرق اعضاء پر لگائے جائیں گے۔“

.....

حافظ ابو بکر احمد بن محمد بن خالد بن علی کلاعی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ اپنے والد محمد بن خالد بن علی۔ ان کے والد خالد بن علی۔ محمد بن خالد وہابی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابوقاسم عبداللہ بن محمد بن ابوعوام سغدی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامہ طحاوی۔ سلیمان بن شعیب کیسانی۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔  
حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوقاسم بن احمد بن عمر۔ عبداللہ بن حسن خلال۔ عبدالرحمن بن عمر۔ محمد بن ابراہیم بن حنیس۔ ابوعبداللہ محمد بن شجاعی۔ حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔  
امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

(1492)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ  
امام ابوحنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلمہ کے حوالے سے یہ  
إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:  
روایت نقل کی ہے۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:  
متن روایت: إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لَسْتُ لِقْلَانٍ فَلَيْسَ  
”جب کوئی شخص یہ کہے: فلاں کے لئے میں کچھ نہیں  
بَشَىءِ  
ہوں تو اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی۔“

.....

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

(1493)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ بْنِ  
امام ابوحنیفہ نے۔ ہیتھم بن ابیہثم۔ ایک (نامعلوم) شخص

(1492) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (632) في الحدود: باب درء الحدود - و ابن ابی شيبة 63/10 في الحدود: باب

أبي الرجل يقول للرجل: لست بائن فلانة - وعبدالرزاق (13735) عن الشعبي

(1493) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (624) - و ابن ابی شيبة 508/5 في الحدود: من قال لاحد على من اتى

بهيمة قلت: وقد اخرج ابو يعقوب في السنن (5987) عن ابی هريرة - فقال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من وقع على بهيمة

آبِی الْهَيْثَمِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: روايت نقل کی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ

متن روایت: أَنَّهُ أُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ وَقَعَ عَلَى بَهِيمَةٍ فَذَرَأَ عَنْهُ الْحَدَّ وَأَمَرَ بِالْبَهِيمَةِ فَأُحْرِقَتْ اس سے سزا کو پرے کر دیا اور جانور کے بارے میں حکم دیا کہ اسے جلا دیا جائے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔  
 (1494) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ عَنْ أَبِي رَزِينٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ: متن روایت: مَنْ أْتَى بَهِيمَةً فَلَا حَدَّ عَلَيْهِ\*  
 امام ابو حنیفہ نے -عاصم بن ابو نجد- ابو زین کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ”جو شخص جانور کے ساتھ برافضل کرتا ہے اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے۔  
 (1495) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ السَّبْعِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: متن روایت: إِنَّ لِلْمُسْلِمِينَ فِي كُلِّ يَوْمٍ جَزُورًا وَلَا لِعُمَرَ فِيهِ الْعِتْقُ وَأَنَّهُ لَا يَقْطَعُ لِحُومِ هَذِهِ الْأَيْلِ مِنْ بَطُونِنَا إِلَّا الْبَيْدَ الشَّدِيدَ\*  
 امام ابو حنیفہ نے -ابو اسحاق سبعمی - عمرو بن میمون کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”مسلمانوں کے لئے روزانہ ایک اونٹ قربان کیا جائے گا اور اس میں سے ”عمر“ کے گھر والوں کے لئے بھی حصہ ہوگا“ تمہارے پیٹ میں اونٹوں کے اس گوشت کو صرف تیز نبیز ہی ہضم کر سکتی ہے۔“

(1494) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (625) - وعبدالرزاق (13497) 366/7 باب الذي يأتي البهيمة - وابن ابي شيبة (8552) 5/10 في الحدود: باب من قال: لا حد على من اتى بهيمة - والبيهقي في السنن الكبرى 234/8 في الحدود: باب من اتى البهيمة

(1495) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (834) والطحاوي في شرح معاني الآثار 218/4 - والبيهقي في السنن الكبرى 299/8 - والدارقطني 259/4 - وابن ابي شيبة (23865) 78/5 في الاشرية: في الرخصة في السبعم من تركه

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - قاسم بن محمد - ولید بن حماد - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ کہتے ہیں: امام ابو یوسف اور اسد بن عمرو نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - محمد بن ابراہیم - محمد بن شجاع حنفی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو قاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم بن حبیش - محمد بن شجاع حنفی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(1496) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ سَرِيحِ الْمَخْزُومِيِّ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ حُرَيْثِ الْكُوفِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: كُوفِي كَ عِلَامِ هِيَ) كَ حَوَالَةَ سَ حَضْرَتِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه كَ بَارِءِ مِثْلِ يَ بَاتِ نَقْلِ كِ هِيَ:

”وہ طلاء اس وقت پیتے تھے جب وہ نصف باقی رہ جاتا تھا“۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس احمد بن عقده - یحییٰ بن ربیع رحیمی - محمد بن عاصم - یوسف بن خالد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو عباس بن عقده - علی بن عبیدان دونوں نے - یثیم بن خالد - ابو نعیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبداللہ حسین بن محمد بن خسرو حنفی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوسعید احمد بن عبدالہبار - قاضی ابوقاسم تنوخی - ابوقاسم بن شلاج - ابو عباس احمد بن عقده - عبداللہ بن ابراہیم بن حمیہ - ابو علاء بن عمر - سعید بن موسیٰ کوفی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری نے یہ روایت - ہناد - ابراہیم - ابوجسن - ابوبکر شافعی - احمد بن اسحاق بن صالح - خالد بن خداش - خوئل صفار کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

## الْبَابُ الْحَادِي وَالْثَلَاثُونَ فِي السَّرْقَةِ

### اکیسواں باب: چوری (کی سزا) سے متعلق روایات

(1497) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَتَنُ رِوَايَتِ: تَمَّانٌ تَقَطُّعُ الْيَدَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي عَشْرَةِ دَرَاهِمٍ

امام ابو حنیفہ نے - قاسم بن عبدالرحمن - ان کے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں دس درہم (کی چوری کی وجہ سے) ہاتھ کاٹ دیا جاتا تھا“۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن منصور بن نصر صفانی - ان کے دادا - ابو مقاتل کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - حسن بن حماد بن حکیم - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - خلف بن یاسین کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن ابومقاتل - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ابومطیح کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - حسن بن حماد بن حکیم - سلمہ بن عبدالرحمن ترمذی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - خلف بن یاسین کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ \*

قاضی عمر بن حسن اشثانی نے یہ روایت - ابوجسن بن علی بن مالک - ابوسالم بن مغیرہ - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوفضل احمد بن خیرون - ان کے ماموں ابوعلی باقلانی - ابوعبداللہ بن دوست علاف - قاضی عمر بن حسن اشثانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ روایت کی ہے۔

(1497) احرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (268) - و ابو يوسف في الخراج 182 - و عبد الرزاق (10/233) 1890 في اللقطة: باب في كم تقطع يد السارق - والطبراني في الكبير (9742) - وابن ابى شيبة (473/5) 28097 في الحدود: من قال لا تقطع في اقل من عشرة دراهم - والبيهقي في السنن الكبيرى 260/8 - والطحاوى في شرح معاني الآثار 167/3 في الحدود: باب المقدار الذى يقطع فيه السارق

انہوں نے یہ روایت ابو فضل احمد بن خیرون - ابویلی بن شاذان - ابونصر احمد بن اشکاب - عبداللہ بن طاہر قزوینی - اسماعیل بن توہم قزوینی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو یوسف سے روایت کی ہے۔ \*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو یوسف سے روایت کیا ہے۔

(1498) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ:

امام ابو یوسف نے - حماد بن ابی سلمہ - امام ابو یوسف سے روایت کیا ہے۔

ابن ابراہیم: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي مَجْنِنٍ قَالَ إِبْرَاهِيمُ كَانَ لَمَنْ الْمَجْنِنِ عَشْرَةٌ دَرَاهِمٌ  
روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:  
"نبی اکرم ﷺ نے ایک ڈھال کی چوری کی وجہ سے (چور کا) ہاتھ کٹوا دیا تھا۔  
ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: (اس زمانے میں) ڈھال کی قیمت دس درہم تھی۔"

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ حسن بن محمد بن خرو نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - ابوقاسم عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم بن حوش - ابوعبداللہ محمد بن شجاع ثعلبی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو یوسف سے روایت کی ہے۔  
امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو یوسف سے روایت کیا ہے۔  
حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں امام ابو یوسف رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(1499) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي مَاجِدِ الْحَنْفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

امام ابو یوسف نے - یحییٰ بن عبد اللہ کے حوالے سے - ابو ماجد حنفی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

متن روایت: أَنَّهُ حَدَّثَنَاهُمْ أَنَّ أَوَّلَ حَدِيدٍ أُقِيمَ فِيهِ الْإِسْلَامُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَسَى بِسَارِقٍ قَامَرَ بِهِ فَقَطَعَتْ يَدَهُ فَلَمَّا انْطَلَقَ بِهِ نَظَرَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَمَا تَمَّ سَفِي فِي وَجْهِهِ الرَّمَادُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَمَا تَمَّ شَقٌّ عَلَيْكَ فَقَالَ أَلَا يَشُقُّ عَلَيَّ أَنْ تَكُونُوا أَعْوَانَ الشَّيْطَانِ عَلَى أَخِيكُمْ قَالُوا أَفَلَا تَدْعُهُ قَالَ

(1498) - اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (638) في الحدود: باب حصد من قطع الطريق اوسرق - وعبدالرزاق (18954) - وابن ابی شیبہ 475/9 في الحدود: باب من قال لا تقطع في اقل من عشرة دراهم (1499) فقد تقدم في (1472)



فرمایا: یہ مجھ پر کیوں نہ گزرے؟ جبکہ تم لوگ اپنے بھائی کے خلاف شیطان کے مددگار بن گئے ہو، لوگوں نے عرض کی: کیا ہم اسے چھوڑ نہ دیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کے لئے جانے سے پہلے ایسا کیوں نہیں کیا گیا؟ جب امام کے سامنے کوئی حد کا مقدمہ آ جائے تو اب اس کے لئے یہ درست نہیں ہے کہ وہ مجرم کو چھوڑ دے جب تک وہ حد جاری نہیں کرتا پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی۔

”انہیں چاہئے کہ وہ معاف کریں اور درگزر کریں۔“

یہ آیت کے آخر تک ہے۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد سعید ہمدانی - احمد بن عبد اللہ بن مستورد - عقبہ بن کرم - یونس بن بکر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن محمد بن علی فقیہ (اور) عبد اللہ بن عبید اللہ بن شرحبیل ان دونوں نے - عیسیٰ بن احمد سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت اپنے والد اور سعید بن ذاکر بن سعید ان دونوں نے - احمد بن زہیر سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید (اور) عبد اللہ بن محمد بن علی ان دونوں نے - احمد بن عبد اللہ بن ابی اسحاق مرقی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

الحديث من اوله ان رجلاً اتى بابن اخ له نشوان الى عبد الله بن مسعود رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فطلب له عبد الله عذراً فلم يجد له عذراً فامر بحبسه فلما صحا دعا به ودعا بسوط فامر به فقطعت ثمرته ثم دعا بجلاذ فقال اجلده ولا تمد ضبعك ثم انشا عبد الله يعد له حتى اذا اكمل ثمانين جلدة خلى سبيله فقال الشيخ يا ابا عبد الرحمن والله انه لابن اخي ومالى ولد غيره فقال له عبد الله بنس العم والله والى اليتيم انت والله ما احسنت اذبه صغيراً ولا سترته كبيراً ثم انشا عبد الله يحدثنا قال ان اول حد اقيم فى الاسلام لسارق اتى به النبى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ..... الحديث الى آخره\*

یہ روایت شروع سے یوں ہے: ایک شخص اپنے کم عمر بھتیجے کو لے کر حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اس کے لئے کوئی عذر تلاش کیا، لیکن انہیں کوئی عذر نہیں ملا تو انہوں نے اس لڑکے کو قید کرنے کا حکم دیا، جب وہ جوش

میں آ گیا، تو حضرت عبداللہؓ نے اسے بلوایا اور کوڑا منگوا دیا، ان کے حکم کے تحت اس چھڑی کی شاخیں کاٹ دی گئیں پھر انہوں نے جلا کو بلوایا اور فرمایا: اسے کوڑے لگاؤ لیکن تم اپنے پہلوؤں کو کھلا نہ کرنا (یعنی ہاتھ زیادہ اوپر نہ لے جانا) پھر حضرت عبداللہؓ گنتی کرتے رہے، جب پورے 80 کوڑے ہو گئے تو حضرت عبداللہؓ نے اسے چھوڑ دیا۔ اس بوڑھے نے کہا: اے ابو عبد الرحمن! اللہ کی قسم! یہ میرا بھتیجا ہے، میری اس کے علاوہ کوئی اولاد نہیں ہے تو حضرت عبداللہؓ نے فرمایا: تم برے چچا ہو، اللہ کی قسم! تم یتیم کے برے والی ہو۔ اللہ کی قسم! جب یہ چھوٹا تھا تو تم نے اس کی تربیت ٹھیک نہیں کی اور جب یہ بڑا ہوا تو تم نے اس کی پردہ پوشی نہیں کی۔ پھر حضرت عبداللہؓ ہمیں بتانے لگے کہ اسلام میں پہلی حد ایک چور پر جاری ہوئی تھی، جسے نبی اکرم کے پاس لایا گیا (اس کے بعد چوری روایت ہے)

انہوں نے یہ روایت ہبل بن بشر - فتح بن عمرو - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت حماد بن احمد مروزی - ولید بن حماد - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

جاء باہن اخ له نضوان قد ذهب عقله وقال ارفع يدك في جلدك ولا تبد ضيعةك \* وقال اعوان

الشیطان علی اخیکم المسلم \* وقال فلیس له ان يعطله حتی یقیمہ \*

”وہ اپنے کم سن بھتیجے کو لے کر آیا جس کی عقل رخصت ہو چکی تھی تو حضرت عبداللہؓ نے فرمایا: اپنے چھڑی والے ہاتھ کو بلند کرو اور پہلوؤں کو ظاہر نہ کرنا اور اس میں یہ الفاظ ہیں: اپنے مسلمان بھائی کے خلاف شیطان کے مددگار (نہ بنو) اور اس میں یہ الفاظ ہیں: اسے یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ حد کو قائم کرنے کی بجائے اسے معطل کر دے“۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد سے نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: ابو عبد اللہ مسروق نے مجھے بتایا: یہ میرے دادا محمد بن مسروق کی تحریر ہے، میں نے اس میں یہ پڑھا ہے: امام ابوحنیفہ نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہؓ کی حوالے سے ہمیں یہ روایت سنائی: ”اسلام میں جاری ہونے والی سب سے پہلی حد“ اس کے بعد کی روایت اسی روایت کی مانند ہے جو زیاد نے اپنے والد حسن بن فرات کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

شیخ ابو محمد بخاری فرماتے ہیں: اس کی سند میں امام ابوحنیفہ پر اختلاف کیا گیا ہے۔

بعض حضرات نے اس کو امام ابوحنیفہ نے - یحییٰ بن عبد اللہؓ - ابو ماجہ حنفی کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے

روایت کیا ہے۔

بعض حضرات نے اس کو یحییٰ بن عبد اللہؓ - ابو ماجہ سے روایت کیا ہے۔

بعض حضرات نے اس کو یحییٰ بن حارث - عبد اللہ بن ابو ماجہ سے روایت کیا ہے۔

بخاری کہتے ہیں: صحیح روایت وہ ہے جس نے اس کو یحییٰ بن عبد اللہ تیمی - ابو ماجہ حنفی کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

سفیان ثوری زہیر بن معاویہ جریب بن عبد الحمید سفیان بن عیینہ اور دیگر حضرات نے اس کو اسی طرح روایت کیا ہے۔

جس نے اس کو اس سے مختلف طور پر روایت کیا ہے تو اس میں غلطی اس راوی کی ہے امام ابو حنیفہ کی نہیں ہے۔

جس طرح اس کو سفیان ثوری اور زہیر نے نقل کیا ہے اس طرح امام ابو حنیفہ سے اس کو حمزہ بن حویب زیات - حسن بن فرات

- ابو یوسف - سعید بن ابی جهم - ایوب بن ہانی - یونس بن کبیر - ابو سعید صغانی نے روایت کیا ہے۔

ان حضرات نے اس کو امام ابو حنیفہ سے - یحییٰ بن عبد اللہ جابر - ابو ماجہ حنفی کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے

روایت کیا ہے۔

ابو ماجہ بخاری کہتے ہیں: جس نے اس کو اس سے مختلف طور پر روایت کیا ہے تو اس میں غلطی اس راوی کی ہے

جس نے اس کو یحییٰ بن حارث سے روایت کیا ہے تو وہ یحییٰ بن عبد اللہ ابو حارث ہیں۔

زہیر نے اسی طرح بیان کیا ہے: یحییٰ تیمی یہ ابو حارث جابر ہیں انہوں نے - ابو ماجہ جن کا تعلق ابو حنیفہ سے ہے (سے یہ

روایت نقل کی ہے۔)

ابو ماجہ بخاری فرماتے ہیں: عبد اللہ بن محمد بن نصر مالکی نے - حمیدی کے حوالے سے - سفیان بن عیینہ کے بارے میں یہ روایت

نقل کی ہے: یحییٰ جابر سے دریافت کیا گیا: ابو ماجہ حنفی کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ایک دیہاتی ہے جو یمن سے ہمارے پاس آیا

تھا۔

امام ابو حنیفہ نے - یشم - شععی کے حوالے سے - نبی

اکرم ﷺ تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ روایت نقل کی

ہے: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”کثر“ (کھجور کا گوند) اور پھل کی چوری پر چور کا ہاتھ نہیں

(1500) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ عَنْ

الشَّعْبِيِّ يَرْفَعُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

مَتْنُ رِوَايَتِهِ: لَا يَطْعَمُ السَّارِقُ فِي كَثَرٍ وَلَا تَمْرٍ\*

کاٹا جائے گا“۔

\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن الامام ابو حنیفہ \* ثم قال محمد وبه ناخذ

والشمر ما كان في رؤوس النخل والشجر ولم يحز في البيوت فلا قطع على من سرقه والكثير

هو جمار النخل فلا قطع على من سرقه وهو قول ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ\*

(1500) (اخر جہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار) (639) - وفي الموطأ (237/683) - وسالک فی الموطأ ص (604/1536) -

احمد و (140/2) الترمذی (1449) (وعبدالرزاق (18916) - وابن ابی شیبہ (199/1) فی الحدود: باب الرجل يسرق التمر والطلع

- والطبرانی فی الكبير (4277) - والبيهقي (236/8) - والطحاوی فی شرح معانی الآثار فی الحدود: باب سرقة التمر والکنز

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں پھل وہ ہوتا ہے جو کھجور کے یا کسی بھی درخت پر لگا ہوا ہو اسے گھر میں محفوظ نہ کیا گیا ہو جو شخص اسے چوری کرتا ہے اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا کثر سے مراد کھجور کے درخت کا گوند ہے جو شخص اسے چوری کرتا ہے اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1501)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ الْمَسْعُودِيِّ عَنْ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ رَوَيْتَ: لَا تَقْطَعِ الْيَدَ فِي أَوَّلِ مِنْ عَشْرَةِ دَرَاهِمٍ أَوْ دِينَارٍ۔

امام ابوحنیفہ نے۔ عبد الرحمن بن عبد اللہ بن عتبہ مسعودی۔ قاسم (بن عبد الرحمن)۔ اُن کے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن مسعود فرماتے ہیں: ”دس درہم (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں): ایک دینار سے کم چیز کی چوری میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا“۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ احمد بن محمد بن سعید ہمدانی۔ جعفر بن محمد بن مروان۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ عبد اللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

حافظ کہتے ہیں: حمزہ بن حبیب۔ ابو یوسف۔ عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما۔ حسن بن زیاد۔ اسد بن عمرو اور ابویوب بن موسیٰ نے یہ روایت امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1502)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: مَنْ رَوَيْتَ: أَيُّ أَبُو مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ بِسَارِقٍ فَقَالَ أَسْرَقْتَ قُلْ لَا فَقَالَ لَا فَخَلَى سَبِيلَهُ\*

امام ابوحنیفہ نے۔ حماد۔ ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں:

”حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس ایک چور کو لایا گیا انہوں نے دریافت کیا: کیا تم نے چوری کی ہے؟ تم کہو: جی نہیں! اس نے جواب دیا: جی نہیں! تو حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے اسے چھوڑ دیا“۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن الامام ابو حنيفة فقال محمد رحمه الله واما نحن فنقول لا ينبغي للحاكم ان يقول اسرقت ولكنه يسكت عنه حتى يقر او ينكر \* قال وكذلك قال ابو حنيفة في الشاهد يشهد عند الحاكم لا ينبغي ان يقول له اشهد بكذا وكذا

(1501) قد تقدم في (1497).

(1502) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (634)۔ وعبد الرزاق (10/224) (18921)۔ وابن ابی شیبہ (514/5)

(25866) فی الحدود: فی الرجل یؤتی بہ فیقال: اسرقت؟ قل: لا۔ والبیہقی فی السنن الکبریٰ (8/276)

ولكنه يسكت حتى ياتي بما عنده فان كانت الشهادة صحيحة نفذها والا ردّها وكذلك في الحدود\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے امام محمد فرماتے ہیں: ہم تو یہ کہتے ہیں: حاکم کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ یہ دریافت کرے: کیا تم نے چوری کی ہے بلکہ حاکم خاموش رہے گا جب تک ملام خود ہی اقرار یا انکار نہیں کر دیتا۔

وہ بیان کرتے ہیں: جب کوئی گواہ حاکم کے سامنے گواہی دیتا ہے تو اس کے بارے میں بھی امام ابوحنیفہ نے یہی کہا ہے: حاکم کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ گواہ سے یہ کہے: تم یہ یہ گواہی دو بلکہ حاکم خاموش رہے گا اور گواہ اپنے پاس معلومات خود دہا کرے گا اگر اس کی گواہی درست ہوگی تو حاکم اسے نافذ کر دے گا ورنہ اسے مسترد کر دے گا۔ حدود کا حکم بھی اسی طرح ہے۔

(1503) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ الْمُتَشِيرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ:

امام ابوحنیفہ نے - ابراہیم بن محمد بن متشیر - انہوں نے اپنے والد - ابو کبشہ کے حوالے سے - حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں:

متن روایت: أَنَّ عَمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اتَى بِسَارِقَةٍ فَقَالَ: اسْرِقْتِ قَوْلِي لَا فَقَالَتْ لَا فَقَالُوا تَلْقَيْهَا قَالَ جَنَّتُمْوَنَا بِنَاسِنَ لَا يَدْرِي مَا يُرَادُ بِهِ الْخَبْرَ أَمْ الشَّرَّ لَيْقُرَ حَتَّى أَقْطَعَهَا\*

”حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک چور عورت کو لایا گیا تو انہوں نے فرمایا: کیا تم نے چوری کی ہے؟ تم یہ کہہ دو: جی نہیں! تو اس عورت نے کہہ دیا: جی نہیں۔ لوگوں نے کہا: کیا آپ خود اسے تلقین کر رہے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: تم میرے پاس ایک انسان کو لے کے آئے ہو جو نہیں جانتا کہ اس کے ذریعے کیا مراد لی جائے گی، بھلائی یا برائی؟ اگر وہ اقرار کر لیتی تو میں اس کا ہاتھ کاٹ دیتا۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو قاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلیل - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم - محمد بن شجاع جی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن الامام ابو حنيفة غير انه لم يرفعه الى عمر بل قال اتى ابو الدرداء وهو على دمشق بجارية سوداء قد سرقت فقال لها اسرقت قولى لا..... الحديث الى آخره\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے، امام محمد بن حسن (1503) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (633) - وابن ابى شيبة (28474)/23/10 في الحدود: باب السارق يولى به فيقال: اسرقت؟ قل لا - وعبد الرزاق (18922)/225/10 - والبيهقي في السنن الكبرى 276/8

نے اسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل نہیں کیا، بلکہ یہ کہا ہے: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ جب دمشق کے گورنر تھے، تو ان کے پاس ایک سیاہ فام کبوتر کولایا گیا، جس نے چوری کی تھی، تو انہوں نے اس کبوتر سے فرمایا: کیا تم نے چوری کی ہے؟ تم یہ کہو: جی نہیں۔ اس کے بعد پورا واقعہ ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(1504)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ عَجْرَةَ قَالَتْ: مَتَنُ رِوَايَتِ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي الْمُخْتَلِسِ لَا قَطْعَ عَلَيْهِ وَالْمُغْتَبِلِ إِذَا نَسِيَ الْمَضْمَنَةَ وَالْإِسْتِشْقَ لَا إِعَادَةَ عَلَيْهِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ جُنْبًا\*  
امام ابو حنیفہ نے۔ عثمان بن راشد۔ عائشہ بنت عجرہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اُچک کر کوئی چیز (حاصل کر لینے والے شخص) کے بارے میں فرمایا ہے: اس پر ہاتھ کاٹنے کی سزا لازم نہیں ہوگی، اسی طرح غسل کرنے والا شخص جب کلی کرنا یا ناک میں پانی ڈالنا بھول جائے، تو اس پر دوبارہ غسل کرنا لازم نہیں ہوگا، البتہ اگر وہ جسی ہو تو حکم مختلف ہوگا۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ محمد بن خالد۔ حسن بن صباح زعفرانی۔ اسباط کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت علی بن محمد۔ قاسم اور خالد ان دونوں نے۔ ابو نعیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔  
(1505)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ: مَتَنُ رِوَايَتِ: أَنَّهُ قَالَ فِي سَارِقٍ سَرَقَ قَائِذًا فَإِن قَطَعَتْ ثُمَّ سَرَقَ مَرَّةً أُخْرَى قَالَ يُقَطَّعُ\*  
امام ابو حنیفہ نے۔ حماد کے حوالے سے۔ ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے:

”جب کوئی چور چوری کرتے ہوئے کوئی چیز پکڑ کر کھسک جائے، پھر وہ بعد میں دوسری مرتبہ چوری کرے، تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنيفة \* ثم قال محمد وبه

ناخذ لا نرى عليه الا قطعاً واحداً وهو قول ابو حنيفة رضى الله عنه\*

(1504) قلت: وقد اخرج محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (637) وعبد الرزاق (10/208) (18851) في اللقطة: باب الاختلاس

—والبهقي في السنن الكبرى 8/280— عن علي بن ابي طالب: انه قال: لا يقطع مختلس

(1505) (اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار) (645) في الحدود: باب حذم قطع الطريق او سرق —وابن ابي شبة 9/849 في

الحدود: باب في الرجل يسرق مراراً

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں ہمارے نزدیک اس کا صرف ایک ہی مرتبہ ہاتھ کاٹا جائے گا امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

امام ابوحنیفہ نے عمرو بن مرہ کے حوالے سے عبد اللہ بن مسلمہ کے حوالے سے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے:

”جب کوئی شخص چوری کرنے تو اس کا دایاں ہاتھ کاٹ دیا جائے گا اور اگر وہ دوبارہ چوری کرے تو اس کا پایاں پاؤں کاٹ دیا جائے گا اگر وہ پھر چوری کرے تو اسے قید رکھا جائے گا جب تک یہ چیز ظاہر نہیں ہو جاتی کہ اب وہ بھلائی کے راستے پر آ گیا ہے مجھے اللہ تعالیٰ سے اس بارے میں حیا آتی ہے کہ میں اسے ایسی حالت میں چھوڑ دوں کہ اس کا کوئی ہاتھ نہ ہو جس کے ذریعے وہ کچھ کھائے یا جس کے ذریعے وہ استنجاء کرنے یا کوئی پاؤں نہ ہو جس پر وہ چل سکے۔“

\*\*\*—\*\*\*

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں ابو فضل احمد بن خیرون - ابو علی حسن بن احمد بن شاذان - قاضی ابونصر احمد بن اشکاب - عبد اللہ بن طاہر قزوینی - اسماعیل بن توہید قزوینی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنيفة \* ثم قال محمد وبه ناخذ لا يقطع من السارق الا يده اليمنى ورجله اليسرى ولا يزداد على ذلك شيء فان كور السرقه مرة بعد مرة يعزر ويحبس حتى يحدث خيراً وهو قول ابو حنيفة\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں چور کا صرف دایاں ہاتھ اور پایاں پاؤں کاٹا جائے گا مزید کوئی عضو نہیں کاٹا جائے گا اگر وہ بار بار چوری کرتا ہے تو اسے کوئی اور سزا دی جائے گی اسے قید کیا جائے گا جب تک وہ ٹھیک نہیں ہوتا امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1506) (اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (640) في الحدود: باب حدمن قطع الطريق اوسرق - وعبدالرزاق

186/10 (188764) في القطة: باب قطع السارق - والبيهقي في السنن الكبرى 8/275

امام ابو حنیفہ نے - یثیم بن حبیب صیرفی - عامر شعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”پھل یا کثر (کھجور کے درخت کا گوند) کی چوری پر ہاتھ نہیں کانٹا جائے گا۔“

راوی کہتے ہیں: کثر سے مراد ہمار (کھجور کے درخت کا گوند ہے)

(1507) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ بْنِ حَبِيبِ الصَّيرِفِيِّ عَنْ عَمْرِو الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
مَتَنُ رِوَايَاتٍ: لَيْسَ فِي ثَمَرٍ وَلَا فِي كَثْرٍ قَطْعُ الْكَثْرِ الْجَمَارِ

حافظ ظلم بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عبد اللہ محمد بن خالد عطار - بشر بن موسیٰ - ابو عبد الرحمن مرقی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر ورجی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو غنائم بن ابوعثمان - ابوسن بن زرقویہ - احمد بن محمد بن زیاد قطان - بشر بن موسیٰ - ابو عبد الرحمن مرقی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوالفضل احمد بن خرون - ابوالعلی بن شاذان - قاضی ابونصر احمد بن اشکاب - عبد اللہ بن طاہر - اسماعیل بن تویر زویبی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1508) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

مَتَنُ رِوَايَاتٍ: إِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ فَقَطَعَ الطَّرِيقَ وَأَخَذَ الْمَالَ وَقَتَلَ فَإِنَّ لِلْوَالِيَّ أَنْ يَقْتُلَهُ أَبَةً قَتَلَهُ شَاءَ إِنْ كَانَتْ قَتْلُهُ ضَلْبًا وَإِنْ شَاءَ قَتَلَهُ بِغَيْرِ قَطْعٍ وَلَا ضَلْبٍ وَإِنْ شَاءَ قَطَعَ يَدَهُ وَرِجْلَهُ مِنْ خِلَافِ ثَمَرٍ قَتَلَهُ وَإِنْ أَخَذَ الْمَالَ وَلَمْ يَقْتُلْ يَدَهُ وَرِجْلَهُ مِنْ خِلَافِ فَإِنَّ لَمْ يَأْخُذْ الْمَالَ وَلَمْ يَقْتُلْ أُوجِعَ عَقُوبَةً وَيُحْبَسُ حَتَّى يُحْدِثَ تَوْبَةً

(1507) قد تقدم في (1500)  
(1508) اخبره محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (635) - وابن أبي شيبة (448/6) (32783) في السير: ما قالوا في المحارب اذا قتل وأخذ المالا ثم الطبراني في التفسير 211/6



کنو ادیا جائے گا؟ اگر اس نے مال بھی نہ لیا ہو اور قتل بھی نہ کیا ہو تو اسے سزا دی جائے گی اور قید کیا جائے گا؛ جب تک یہ پتہ نہیں لگ جاتا کہ اس نے تو بے کرہی ہے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد ابن حسن فی الآثار فرواہ (عن) الامام ابو حنیفہ \* ثم قال محمد وبهذا كبله ناخذ وهو قول ابو حنیفہ الا فی خصلۃ واحده اذا قتل واخذ المال قتل صلباً ولم یقطع یدہ ولا رجلہ واذا اجتمع حدان احدھما اتی علی صاحبہ بدء بالذی یاتی علی صاحبہ ودرء الآخر \* امام محمد بن حسن رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم ان سب صورتوں کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔ البتہ ایک صورت کا حکم مختلف ہے جب وہ قتل کر دے اور مال حاصل کر لے تو اسے سولی پر لٹکایا جائے گا اس کے ہاتھ یا پاؤں کو نہیں کاٹا جائے گا؛ کیونکہ جب کسی شخص میں دو قسم کی حد کی سزائیں اکٹھی ہو جائیں جن میں سے ایک سزا دوسری کو اپنے اندر سموتے ہوئے ہو تو اسی کو دے دیا جائے گا اور دوسری کو پرے کر دیا جائے گا۔

(1509)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ النَّهْثِمِ بْنِ حَبِيبِ الصَّيْرِفِيِّ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: مَتَنٌ رَوَيْتُ: لَا يَصْطَمَنَّ السَّارِقُ مَا ذَهَبَ مِنْ الْمَتَاعِ امام ابو حنیفہ نے۔ ہشتم بن حبیب صیرفی۔ عامر شعبی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”چور شخص سے جو مال ضائع ہو چکا ہو اس کا وہ تاوان ادا نہیں کرے گا۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو عبد اللہ محمد بن خالد عطار۔ بشر بن موسیٰ۔ ابو عبد الرحمن مرقی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو لُحَی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو علی حسین بن ایوب بزار۔ قاضی ابوعلاء محمد بن علی واسطی۔ ابو بکر احمد بن جعفر بن حمدان۔ بشر بن موسیٰ۔ ابو عبد الرحمن مرقی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ \* (1510)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادِ بْنِ إِسْرَاهِيمَ قَالَ: مَتَنٌ رَوَيْتُ: يُقَطَّعُ السَّارِقُ وَيَصْطَمَنَّ الْهَالِكُ\* امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

”چور کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا اور جو چیز ہلاک ہوگی

(1510) (اخر جہ) محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (614) فی الحدود: باب حد من قطع الطريق اوسرق - وعبد الرزاق

219/10 (18900) فی اللقطة: باب غرم السارق - وابن ابی شیبہ (482/9) (8186) فی الحدود: باب فی السارق تقطع یدہ

ہے اس کا تاوان بھی لیا جائے گا۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) الامام ابو حنیفہ ثم قال محمد ولسنا ناخذ بهذا بل یقطع السارق ولا یضمن المتاع الهالك و اذا وجدناه رد علی صاحبه وهو قول عامر الشعبي و ابی حنیفہ رضی اللہ عنہما\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے ہیں بلکہ چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا اور وہ ہلاک ہونے والے سامان کا تاوان ادا نہیں کرے گا جب ہم اس سامان کو پائیں گے تو وہ اس کے مالک کو واپس کر دیں گے امام شعی اور امام ابو حنیفہ کا یہی فتویٰ ہے۔

(1511) — سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ  
عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:  
امام ابو حنیفہ نے۔ ابو زبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص کسی کا مال لوٹ لے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی النصارى نے یہ روایت۔ قاضی ابوسعید بن محمد بن عبد اللہ۔ ابوقاسم عبید اللہ بن محمد بن اسحاق بن حبابہ بزار۔ عبد اللہ بن محمد لغوی۔ ابوموسیٰ۔ ابونصر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1512) — سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ رَجُلٍ عَنْ  
الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ:  
امام ابو حنیفہ نے۔ ایک (نامعلوم) شخص کے حوالے سے۔  
حسن بصری کے حوالے سے۔ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا یہ  
قول نقل کیا ہے:

”اچک کر لے جانے والے کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) الامام ابو حنیفہ \* ثم قال محمد و به ناخذ وهو قول ابو حنیفہ\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام (1511) اخرجہ الطحاوی فی شرح معانی الآثار 171/3 وفی شرح مشکل الآثار (1314)۔ وعبد الرزاق (18844)۔ وابن ابی شیبہ 45/10 والدارمی (2310)۔ و ابوداؤد (4393)۔ وابن ماجہ (591)۔ وابن حبان (4456)

(1512) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (646) فی الحدود: باب حلعن قطع الطريق اوسرق۔ وابن ابی شیبہ 64/10 (8712) و (8713)۔ والبيهقي فی السنن الكبرى 280/8

محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1513) - سندروایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ: روایت نقل کی ہے۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

متن روایت: أَنَّهُ قَالَ فِي النَّبَاشِ إِذَا نَبَشَ عَلَيَّ

الْمَوْتَى فَسَلَبَهُمْ قَبْلَ يَقْطَعُ \* ایک قول یہ ہے کہ اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔

.....

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار عَنْ الامام ابو حنیفہ \* ثم قال محمد وقال ابو حنیفہ

لا یقطع لانه متاع غیر محرز ولكن یوجع ضرباً ویحبس حتی یحدث توبة \* قال محمد وكذلك

بلغنا عَنْ ابن عباس انه افی مروان بن الحكم ان لا یقطع وهو قولنا \*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام

محمد فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ کہتے ہیں: اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا، کیونکہ یہ ایک ایسا سامان ہے جسے محفوظ نہیں کیا گیا البتہ اسے مارا

پیٹا جائے گا اور قید کیا جائے گا جب تک وہ توبہ نہیں کر لیتا۔

امام محمد بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت ہم تک پہنچی ہے کہ انہوں نے مروان بن حکم

کو یہ فتویٰ دیا تھا کہ کفن چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے تو ہمارا بھی یہی فتویٰ ہے۔

(1513) (اخر جہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (638) - وعبدالرزاق (10/214 (188880) فی اللسطة: باب المختفی

وهو النباش - والبیہقی فی السنن الکبری 269/8 فی السرقة: باب النباش یقطع اذا اخرج الکفن - وابن ابی شیبہ (5/518 (28609)

(28613) فی الحدود: باب ماجاء فی النباش یؤخذ - ماحدة بتحریح جامع المسانید اردو جلد سوم حدیث نمبر 1514 تا 1778)

## الْبَابُ الثَّانِي وَالْثَلَاثُونَ فِي الْأُضْحِيَّةِ وَالصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ

تیسواں باب: قربانی، شکار اور ذبیحہ سے متعلق روایات

(1514) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَافِعٍ عَنْ

امام ابوحنیفہ نے - نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

مَنْ رَوَى عَنْ نَبِيِّنَا عَنْ أَحْمَلِ حَشَاشِ الْأَرْضِ \*  
”ہمیں زمین کے کیڑے مکوڑے کھانے سے منع کیا گیا ہے۔“

ہے۔

...—...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن قاسم - عبداللہ بن محمد طحاوی بلخی - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(1515) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادِ عَنْ

امام ابوحنیفہ نے - حماد کے حوالے سے - سعید بن جبیر کے حوالے سے - حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

مَنْ رَوَى عَنْ نَبِيِّنَا عَنْ آسَاءِ عَبْدِ أَسْوَدَ فَقَالَ أَنَا فِي مَاشِيَةٍ  
وَأَنبَى بِسَبِيلِ مِنَ الطَّرِيقِ أَفَاسِقِي مِنْ الْبَانِهَا قَالَ لَا  
قَالَ فَارْمِي الصَّيْدَ فَأُصِمِّي وَأَنْمِي قَالَ كُلُّ مَا  
أُصِمَّتِ وَدَعَّ مَا أَنْمَتِ

”ایک سیاہ فام غلام ان کے پاس آیا اور بولا: میں سفر کرتے ہوئے کسی جگہ پر جانوروں کے پاس پہنچتا ہوں تو کیا میں اُن کا (دودھ ان کے مالک کی اجازت کے بغیر) پی سکتا ہوں؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: جی نہیں! اس نے دریافت کیا: میں شکار کو تیر مارتا ہوں پھر میں اصماٹیا انما کر دیتا ہوں تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم نے جسے ”اصماء“ کیا ہوا اور جسے تم نے ”انما“ کیا ہوا اسے تم چھوڑ دو۔

(1514) اخرجه الحصكفي في مسند الامام (399)

(1515) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (832) في الاطعمة: باب الصيد يرميه - و عبد الرزاق (8453) في المتانك: باب الصيد بغيب مقله - والبيهقي في السنن الكبرى 241/9 في الصيد: باب الارسال على الصيد - والطبراني في الكبير (12370)

(اخرجہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن الامام ابو حنیفہ\* قال محمد معنی قوله ما اصمیت ما لا یتواری عن بصرک وما انمیت ما یتواری عن بصرک فاذا تواری عن بصرک وانت فی طلبہ حتی تصیبه لیس بہ جرح غیر سہمک فلا باس باکله\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے امام محمد فرماتے ہیں: متن کے الفاظ ”ما اصمیت“ کا مطلب یہ ہے: جو تمہاری نگاہوں سے اوچھل ہو جائے، یعنی جو تمہاری نگاہوں سے اوچھل نہ ہو اور ”ما انمیت“ کا مطلب یہ ہے: جو تمہاری نگاہوں سے اوچھل ہو جائے، یعنی جو تمہاری نگاہوں سے اوچھل نہ ہو تو اس کو کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔۔\*

(1516) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي نَعْلَبَةَ الْخُسَيْنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: روایت نقل کی ہے - حضرت ابو شلبہ حشی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ”نبی اکرم ﷺ نے ہمیں اس بات سے منع کیا ہے کہ ہم نہانا ان ناکل لحووم الحمر الأهلية“ پالتو گدھوں کا گوشت کھائیں۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ ظہیر بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس احمد بن عقدہ - احمد ابن حازم - عبید اللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - منذر بن محمد - حسین بن محمد - امام ابو یوسف اور اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1517) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ: روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

”جب جانور کے پیٹ میں موجود بچہ ہو اور پھر اس کی ماں کو ذبح کر دیا جائے اور وہ بچہ جانور کے پیٹ میں موجود ہو تو اس کی ماں کو ذبح کرنا اُسے ذبح کرنا شمار نہیں ہوگا، کیونکہ کسی ایک چیز کو ذبح کرنا دو چیزوں کو ذبح کرنا شمار نہیں ہوتا۔“

(1516) (اخرجہ الطحاوی فی شرح معانی الآثار 4/206 - واحمد 4/194 - وابو عوانة 5/139 - والسطیرانی فی

الکبیر 22/562) - والبیہقی فی السنن الکبریٰ 9/331 - وابن ابی عاصم فی الاحاد والمطانی (2630) - وابن حبان (5279)

(1517) (اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار 808) - وفی الموطا 284 - وعبدالرزاق 4/501 (8645) فی المسانک: باب

الجنین - لکن بخلاف قوله - هنا: والبیہقی فی السنن الکبریٰ 6/366 فی الطحاوی: باب ذکاة مافی بطن الذبیحة

حافظ حسین بن محمد بن خسرو طحطاہی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - ابوقاسم عبداللہ بن حسن خلال - عبد الرحمن بن عمر - ابو عبداللہ محمد بن ابراہیم بقوی - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن الامام ابو حنیفہ \* ثم قال محمد ولسنا

ناخذ بهذا وینصیر الحنین مذکی بذکاة امه واخذ ابو حنیفہ بقول ابراہیم \*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے ہیں جانور کے پیٹ میں موجود بچے کی ماں کا ذبح ہی اس بچے کا ذبح شمار ہوگا البتہ امام ابوحنیفہ نے ابراہیم نخعی کے قول کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1518) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَافِعٍ عَنِ

امام ابوحنیفہ نے - نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی

ہے - حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

”حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میری چھوٹی بھی

نے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) میری کنیز نے جو

میری بکریاں چرا رہی تھی اسے ایک بکری کی موت کا اندیشہ ہوا تو

اس نے پتھر کے ذریعے اسے ذبح کر دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

اس جانور (کا گوشت) کھانے کا حکم دیا۔“

أَبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:

مَثْنٍ رَوَيْتُ: أَنَّ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عَمَةً لِي

كَانَتْ رَاعِيَةً فَخَافَتْ عَلَيَّ شَاةٍ مِنْهَا الْمَوْتَ

فَذَبَحْتُهَا بِمِرْوَةٍ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِأَكْلِهَا \*

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن منذر بن سعید ہروی - احمد بن عبداللہ کندی - علی بن سعید - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - محمد بن مغیرہ - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد فرماتے ہیں: بعض اوقات امام ابوحنیفہ نے اس کے اور نافع کے درمیان عبدالملک بن عمیر کو داخل کیا ہے۔

حافظ طحطاہی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - محمد بن خالد عطار - احمد بن محمد بن موسیٰ - محمد بن موسیٰ اصطخری - اسامعیل ابن

یحییٰ ازدی - لیث بن حماد - امام ابو یوسف قاضی - امام ابوحنیفہ کے حوالے سے - عبدالملک بن عمیر - نافع سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد - محمد بن معاویہ انطالی - محمد بن حسن - امام ابوحنیفہ کے حوالے سے - عبدالملک بن ابوبکر

یعنی ابن جریج - نافع - حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔

(1518) (واخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار) (814) - وفي الموطأ 218 - و البخاري (2181) في الوكالة باب اذا ابصر الراعي

او الوكيل شاقتموت او شينا يفسد - وابن حبان (5862) - والدارمي 2/9/1977 (وعبدالرزاق (8549) - وابن ابى شيبة 392/5

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - احمد بن خازم - عبید اللہ بن موسیٰ - ابن میسرہ - ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ \*

حافظ کہتے ہیں: حمزہ بن حبیب زیات (اور) ابو یوسف (اور) حسن بن زیاد (اور) ایوب بن ہانی (اور) اسد بن عمرو (اور) یاسین بن معاذ زیات (اور) سعید بن عمرو (اور) محمد بن حسن نے یہ روایت امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

حافظ نے یہ روایت 'حرف نون' کے تحت 'نافع' کے حالات میں - صالح بن احمد ہروی - محمد ابن شوک - قاسم بن حکم - امام ابو حنیفہ کے حوالے سے - نافع سے روایت کی ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی 'مسند' میں - حسین بن حسین انطاکی - احمد بن عبد اللہ کندی - ابراہیم بن جراح - امام ابو یوسف - ابو حنیفہ کے حوالے سے - عبد الملک - نافع کے حوالے سے - حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت یحییٰ بن محمد بن عثمان - عبید اللہ بن محمد کے حوالے سے - ابو حنیفہ کے حوالے سے - عبد الملک - نافع کے حوالے سے - حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔

حافظ ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خرونی نے یہ روایت اپنی 'مسند' میں - 'حرف عین' میں - عبد الملک بن ابوبکر - ابو فضل احمد بن خیرون - ابویعلیٰ حسن بن احمد بن شاذان - ابونصر احمد بن اشکاب - قاضی بخاری - عبد اللہ بن طاہر قزوینی - اسماعیل بن توہید قزوینی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ \*

انہوں نے مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر - حسین بن حسین انطاکی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک ان کی مذکورہ سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے

انہوں نے یہ روایت ابوطالب بن یوسف - ابو محمد جوہری - ابوبکر ابہری - ابو عمرو بہ جرائی - ان کے دادا - عمرو بن ابو عمرو - امام ابو حنیفہ کے حوالے سے - عبد الملک بن ابوبکر یعنی ابن جریج سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت 'حرف نون' میں - نافع (کے حالات میں ذکر کی ہے) ابو حسین مبارک بن عبد الجبار صیرفی نے - ابو محمد جوہری - امام حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب 'الآثار' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے۔

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے یہ روایت اپنی 'مسند' میں - اپنے والد محمد بن خالد بن خلی - ان کے والد خالد بن خلی - محمد بن خالد وہب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

(1519) - سندر روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَافِعٍ عَنْ  
ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:  
ابن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

(1519) (الخبرجہ الطحاوی فی شرح معانی الآثار 4/204 - و احمد 21/2 - و البخاری 5522) - و السنائی 203/7 - و ابن عبد البر فی التمهید 10/126 - و ابن ابی شیبہ 261/8 - و ابوعوانہ 160/5 - و الطبرانی فی الکبیر (13421)

متن روایت: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ  
 وَسَلَّمَ عَامَّ خَيْبَرَ عَنِ لُحُومِ الْحُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ وَعَنْ  
 مَتْعَةِ النِّسَاءِ \*  
 ”نبی اکرم ﷺ نے غزوہ خیبر کے موقع پر پالتو گدھوں کا  
 گوشت کھانے سے اور خواتین کے ساتھ متعہ کرنے سے منع کر دیا  
 تھا۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت محمد بن فضل (اور) اسماعیل بن بشر (اور) محمد بن منصور اور ابوسلیمان نخعی۔ سبکی بن ابراہیم بن بشر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی۔ فاطمہ بنت حبیب۔ حمزہ کی تحریر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ \*

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد کوفی (اور) محمد بن عبد اللہ بن نوفل۔ ابویحییٰ عبدالحمید حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ \*

انہوں نے یہ روایت علی بن محمد نسحی۔ حسن بن صباح۔ عمرو بن بھیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ \*  
 انہوں نے یہ روایت محمد بن حمدان۔ عمار بن رجاہ۔ محمد بن اسحاق خیشا پوری۔ محمد بن عثمان (اور) عبد اللہ بن محمد یحییٰ۔ محمد بن ابان (اور) احمد بن محمد بن سعید ہمدانی (اور) احمد بن یحییٰ بن زکریا ان سب نے۔ سعید اللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد ہمدانی۔ جعفر بن محمد۔ ان کے والد خاقان بن حجاج کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ \*

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد۔ حسین بن علی۔ یحییٰ بن حسین۔ ان کے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔  
 انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد۔ یوسف بن یعقوب۔ عبید بن یعیش۔ یونس بن کبیر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد۔ محمد بن احمد بن عبد الملک۔ احمد۔ اسحاق بن یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ \*

انہوں نے یہ روایت علی بن عبیدہ بخاری۔ یوسف بن عیسیٰ۔ فضل بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ \*

انہوں نے یہ روایت علی بن حسن مسروری۔ فضل بن عبدالجبار۔ یحییٰ بن نصر بن حاجب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ \*

انہوں نے یہ روایت حمدان بن ذی نون۔ شداد بن حکیم۔ زفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ \*



انہوں نے یہ روایت محمد بن احمد - منذر بن محمد - حسین بن محمد - امام ابو یوسف (اور) اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - حسن بن زیاد اور ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عثمان بن دینار کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن یعقوب - عبداللہ بن میمونہ - صالح بن احمد بغدادی - احمد بن اسحاق بن صالح - خالد بن خدش - احمد بن محمد - ابراہیم بن اسحاق حربی - خالد بن خدش - ان سب نے خوہل صفار کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ \*

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد - محمد بن اسماعیل - ابویحییٰ عبدالحمید حماتی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ \*

انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن محمد بن علی - عبداللہ بن احمد - مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ \* انہوں نے یہ روایت احمد بن منذر - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عثمان بن محمد - ان کے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابو محمد بخاری کہتے ہیں: حمزہ - ابن موسیٰ - ابن فرات - ابن بکیر - ابو یوسف - فضل بن موسیٰ - ابن حاجب - زفر - ابو یوسف - محمد - اسد بن عمرو - حسن بن زیاد - ابن ہانی - حماتی - مقرئ - ابو خزیمہ اسدی - ابن ابوجہم - اور ابراہیم نے روایت کے الفاظ "متعة النساء" کے ساتھ "وما کنا مسافحین" کے الفاظ زائد نقل کیے ہیں۔

احمد بن محمد کی روایت کے مطابق خوہل صفار نے بھی اسی طرح نقل کیا ہے (احمد بن محمد کے علاوہ) دوسرے راویوں کی روایت میں (یہ اضافی الفاظ نہیں)۔

حافظ ظہیر بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابو عبد اللہ محمد بن مخلد - عبداللہ بن محمد - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ \*

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - احمد بن محمد - یثیم بن صالح اور حسین بن حسین ان دونوں نے - احمد بن عبد اللہ کندی - علی بن معبد - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن ابراہیم ابن احمد - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن جعفر - احمد بن اسحاق - خالد بن خدش - خوہل صفار کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی

\*۔۔۔

حافظ ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو دہلی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو غنائم محمد بن علی بن حسین بن ابی عثمان۔ ابو حسن بن محمد بن احمد حسن۔ ابویکل احمد بن محمد بن عبد اللہ بن زیاد قطان۔ اسماعیل بن محمد بن ابوبکر قاضی۔ مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت مبارک بن عبد الجبار۔ ابو محمد جوہری۔ حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک ان کی سند کا ساقط کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت افضل احمد بن خیرون۔ ابویعلیٰ بن شاذان۔ قاضی ابوالنصر احمد بن اشکاب۔ عبد اللہ بن طاہر قزوینی۔ اسماعیل بن توہب قزوینی۔ محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ نقل نہیں کیے:

وما کنا مسافحین

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابوقاسم عبد اللہ بن محمد بن ابوعوام سغدی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ محمد بن احمد بن حماد۔ احمد بن یحییٰ ازدی۔ عبید اللہ ابن موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1520)۔۔۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَتَنُ رَوَايَةٍ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ لَحْمِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ

امام ابو حنیفہ نے۔ ابواسحاق کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم ﷺ نے پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کیا ہے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت۔ محمد بن حمید بن محمد بن اسماعیل بغدادی۔ ابوصابر۔ علی بن حسن۔ حفص بن عبد الرحمن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

(1521)۔۔۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عَبِيدَةَ اللَّهِ عَنْ أَبِي الْحَوَكِيَّةِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

امام ابو حنیفہ نے۔ موسیٰ بن طلحہ بن عبید اللہ۔ ابن حوکیہ کے حوالے سے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

(1520) اخرجہ الحصفی فی مسند الامام (398)۔ والطحاوی فی شرح معانی الآثار 205/4۔ وابن حبان (5277)۔ واحمد 291/4۔ والبخاری (5525) فی الذبائح: باب لحم الحمر الاهلية۔ والبيهقي فی السنن الكبرى 329/9۔ ومسلم (1938) (28) فی الصيد: باب تحريم اكل لحم الحمر الانسية۔ وابن ماجه (3194)

(1521) اخرجہ البيهقي فی السنن الكبرى 321/9 فی الضحايا: باب ماجاء فی الازنب۔ وابو يعلى

متن روایت: أَنَّهُ سَبَّلَ عَنْ لَحْمِ الْأَرْزَبِ فَقَالَ لَوْلَا  
إِنِّي اتَّخَوَّفُ أَنْ أَرْبِدَ أَوْ أَنْقُصَ مِنْهُ لِحَدَّثْتُكُمْ  
وَلَكِنِّي مُرْسِلٌ إِلَى بَعْضِ مَنْ شَهِدَ الْحَدِيثَ  
فَأَرْسَلَ إِلَى عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ وَأَمَرَهُ أَنْ يَحْدِثَهُ فَقَالَ  
عَمَّارٌ أَهْدَى أَعْرَابِيٍّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ  
وَسَلَّمَ رِزْبًا مَشْوِيًّا فَأَمَرَ بِأَكْلِهَا\*

”اُن سے خرگوش کا گوشت کھانے کے بارے میں دریافت کیا گیا، تو انہوں نے فرمایا: اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہو کہ میں الفاظ میں کچھ اضافہ کر دوں گا یا کسی کر دوں گا تو میں تمہیں حدیث بیان کرتا لیکن میں کسی ایسے شخص کو پیغام بھیج کر بلواتا ہوں جو اس موقع پر موجود تھا، پھر انہوں نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کو پیغام بھیجوایا اور انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ حدیث بیان کریں، تو حضرت عمار رضی اللہ عنہما نے بتایا: ایک دیہاتی نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بھنا ہوا خرگوش پیش کیا تھا، تو نبی اکرم ﷺ نے اسے کھانے کا حکم دیا تھا۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حسین بن محمد بن خسرو ثعلبی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو حسین مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد فارسی - حافظ محمد بن مظفر - محمد بن ابراہیم بن جمشید - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔  
حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔  
حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن غلی کلاعی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - اپنے والد محمد بن خالد بن غلی - ان کے والد خالد بن غلی - محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنے نسخہ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔  
(1522) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ قَتَادَةَ عَنْ  
أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُسَيْبِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:  
متن روایت: أَنَّهُ نَهَى عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ  
السَّبَاعِ أَوْ مَخْلُطٍ مِنَ الطَّيْرِ وَأَنْ تُوَطَّى الْحُبَالِيُّ  
مِنَ الْفَيْءِ وَأَنْ تُؤْكَلَ الْحُمُرُ الْأَهْلِيَّةُ\*

”نبی اکرم ﷺ نے ہر نوکیلے دانتوں والے درندے اور نوکیلے بچوں والے پرندے کا گوشت کھانے سے منع کیا ہے اور مال غنیمت میں سے حاملہ عورتوں کے ساتھ صحبت کرنے سے منع کیا ہے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کیا ہے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد - حسن بن عیوبہ بن عبد الرحمن - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام

ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ حسین بن خسرو لُحی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو فضل احمد بن خیرون۔ ابو علی بن شاذان۔ قاضی ابونصر احمد ابن اشکاب۔ عبد اللہ بن طاہر۔ اسماعیل بن توہب۔ محمد ابن حسن۔ امام ابوحنیفہ سے مکمل طور پر نقل کی ہے۔  
قاضی عمر بن حسن اشثانی نے یہ روایت۔ عبد اللہ بن کثیر تمار۔ یحییٰ بن حسن بن فرات۔ زیاد بن حسن۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ امام ابوحنیفہ سے ان الفاظ تک نقل کی ہے:

وان توطيء الجبالي من الفيء

”یہ کہ مال نے میں سے حاملہ عورتوں کے ساتھ صحبت کی جائے۔“

(1523)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مَحَارِبِ بْنِ دَعْرَانَ عَنْ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَثْنٌ رَوَيْتُ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحْمِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ  
امام ابوحنیفہ نے۔ محارب بن دثار کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:  
”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے موقع پر پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کر دیا تھا۔“

\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت۔ احمد بن محمد۔ قاسم بن محمد۔ ولید بن حماد۔ حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو عباس احمد بن عقده۔ ولید بن حماد۔ حسن۔ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(1524)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: مَثْنٌ رَوَيْتُ: أَنَّهُ كَرِهَ لَحْمَ الْفَرَسِ  
امام ابوحنیفہ نے۔ ہشتم کے حوالے سے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:  
” (انہوں نے) گھوڑے کا گوشت کھانے کو مکروہ قرار دیا ہے۔“

\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن الامام ابو حنيفة \* ثم قال محمد وهذا قول ابو حنيفة ولسنا نأخذ بهذا لا نرى بلحم الفرس باسماً وقد جاء في احلاله آثار كثيرة  
امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے۔ انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام

(1523) قد تقدم في (1519)

(1524) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (818) - ابن ابي شيبة 120/5 (24308) في الاطعمة: ما قالوا في اكل لحوم

الحليل - وابن جرير في التفسير 53/14 - والسيوطي في الدر المنثور 4/111

محمد فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے، ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے ہیں، ہم گھوڑے کے گوشت میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں اس کے حلال ہونے کے بارے میں بہت سے آثار منقول ہیں۔

(1525) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ فَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي نَعْلَبَةَ الْخُشَيْبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

امام ابوحنیفہ نے - قتادہ - ابو قلابہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو نعلبہ خشبی رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

متن روایت: أَنَّهُمْ قَالُوا إِنَّا بَارِضٌ شَرِكٌ أَفْأَكُلُ فِيهِمْ قَالَ إِنْ لَمْ تَجِدُوا مِنْهَا بَدَأً فَأَغْسِلُوهَا ثُمَّ طَهِّرُوهَا وَكُلُوا فِيهَا

”لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: ہم مشرکین کی سرزمین پر رہتے ہیں تو کیا ہم ان کے برتنوں میں کھالیا کریں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تمہارا اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہ ہو تو تم انہیں دھو کر پھر انہیں پاک کر لو اور ان میں کھالیا کرو۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ طحطاوی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابن عقده - احمد بن حازم - عبید اللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ بن خرزوملی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ابو علی بن شاذان - ابو نصر بن اشکاب - عبد اللہ بن طاہر - اسماعیل بن توہب قزوینی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حنیف نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

(1526) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مَكْحُولٍ الشَّامِيِّ عَنْ أَبِي نَعْلَبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

متن روایت: أَنَّهُ نَهَى عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ وَذِي مَخْلَبٍ مِنَ الطُّيُورِ وَأَنْ تَوَطَّى الْحَبَالِي مِنَ الْفَيْءِ حَتَّى يَضَعَنَّ حَمْلَهُنَّ وَأَنْ تُوَكَّلَ

امام ابوحنیفہ نے - مکحول شامی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت ابو نعلبہ خشبی رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

”آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوکیلے دانٹوں والے دندنوں اور نوکیلے بیٹوں والے پرندوں کو کھانے سے منع کیا ہے اور مال نے میں سے حاملہ عورتوں کے ساتھ صحبت کرنے سے منع کیا ہے، جب تک

(1525) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (828) - وابن حبان (5879) بومسلم (1930) في الصيد: باب الصيد بالكلاب الممثلة - وابن الجارود (917) والبيهقي في السنن الكبرى 244/9 واحمد 195/4 - والبخاري (5478) في الصيد: باب صيد الفرس - وابوداود (2855) في الصيد: باب في الصيد

(1526) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (850) - وابن ابي شيبه (24615) 149/5 في اللباس والزينة: من رخص في لبس الخنزير - والزيلعي في نصب الراية 229/4 - وابن سعد في الطبقات الكبرى في ترجمة عبد الله بن ابي اوفى

لَحْمِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ

وہ حمل کو جنم نہیں دیتیں اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کیا ہے۔“

\*\*\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

(1527) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ  
امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ  
روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

متن روایت: لَا خَيْرَ فِي لَحْمِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ  
”پالتو گدھوں کے گوشت اور ان کے دودھ میں بھلائی  
وَالْبَانِيَا“  
نہیں ہے۔“

\*\*\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن علی کلاعی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - اپنے والد محمد بن خالد بن علی - ان کے والد خالد بن علی - محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔

(1528) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُحَارِبِ  
امام ابوحنیفہ نے - محارب بن دثار کے حوالے سے یہ  
بْنِ دَثَّارٍ عَنْ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا:

متن روایت: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ  
”نبی اکرم ﷺ نے غزوہ خیبر کے موقع پر ہر نوکیلے  
وَمَلَّمَ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لَحْمِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ  
دانتوں والے درندے کا گوشت کھانے سے منع کر دیا تھا۔“  
السَّبَاعِ“

\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد - قاسم بن محمد - ولید بن حماد - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوعباس بن عقده - ولید بن حماد - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

نهى عن كل ذي ناب من السباع وعن متعة النساء وعن كل ذي مخلب من الطير  
”نبی اکرم ﷺ نے ہر نوکیلے دانتوں والے درندے، خواتین کے ساتھ متعہ کرنے اور نوکیلے پنجوں والے پرندے (کا

گوشت کھانے) سے منع کر دیا۔“

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو بخاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو فضل بن خیرون۔ ابو بکر خیاط۔ ابو عبد اللہ بن دوست علاف۔ قاضی عمر بن حسن اششانی۔ محمد بن عبد اللہ بن سلیمان حضرمی۔ ولید بن حماد لؤلؤی۔ حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر اششانی نے امام ابو حنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

(1529)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي نُعْلَبَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: مَتَنُ رِوَايَاتٍ: كُحِلَّ مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ مَهْمُكَ وَفَرَسُكَ

امام ابو حنیفہ نے۔ قتادہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ حضرت ابو نعلبہ نخعی رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کے بارے میں نقل کرتے ہیں: آپ ﷺ نے فرمایا: مَتَنُ رِوَايَاتٍ: كُحِلَّ مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ مَهْمُكَ وَفَرَسُكَ ”تمہارا تیر اور تمہارا گھوڑا جسے تمہارے لئے روک لیں اسے تم کھاؤ۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حسن بن زیاد نے یہ روایت (اپنی ”مسند“ میں) امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

حافظ ابو بکر احمد بن محمد بن خالد بن حلی کلابی نے یہ روایت۔ اپنے والد محمد بن خالد بن حلی۔ ان کے والد خالد بن حلی۔ محمد بن خالد دہبلی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نئے میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے۔

(1530)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ قَتَادَةَ بْنِ دِعَامَةَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ: مَتَنُ رِوَايَاتٍ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْحَلِ كُحْلِ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ وَذِي مَخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ

امام ابو حنیفہ نے۔ قتادہ بن دعامہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ ابو قلابہ بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم ﷺ نے ہر نوکیلے دانٹوں والے (درندے) اور نوکیلے بچوں والے پرندے (کا گوشت کھانے سے) منع کیا ہے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ صالح بن احمد بن محمد بن سعید عوفی۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔

امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو بخاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو فضل بن خیرون۔ ابوبلی بن شاذان۔ عبد اللہ بن طاہر۔

(1529) (قد تقدم في (1525)

(1530) (أخرجه الطحاوي في شرح معاني الآثار 4/206 - وأحمد 4/194 - وأبو عوانة 5/139 - والطيبراني في الكبير (562) - والبيهقي في السنن الكبرى 9/331 - ومالك في الموطأ 2/496 - والدارمي (1980) - وابن حبان (5279)

اسماعیل بن قویہ قزوینی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن علی کلابی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - اپنے والد محمد بن خالد بن علی - ان کے والد خالد بن علی - محمد بن خالد وہابی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

(1531) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مَكْحُولٍ امام ابوحنیفہ نے مکحول کے حوالے سے یہ روایت نقل کی

عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: ہے - حضرت ابوثعلبہ خنیسی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

متن روایت: أَنَّهُ تَهَلَّى عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ وَذِي مَخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ ”آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نوکیلے دانوں والے درندے اور نوکیلے بچوں والے پرندے (کا گوشت) کھانے سے منع کیا ہے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ ظہیر بن محمد نے یہ روایت - ابن عقده - احمد بن حازم - عبید اللہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

قاضی عمر بن حسن اشعری نے یہ روایت - محمد بن علی - بشر بن ولید - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خردوبلی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو فضل بن خیرون - ان کے ماسوں ابوعلی - ابو عبد اللہ بن

دوست علاف - قاضی اشعری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

(1532) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُحَارِبِ امام ابوحنیفہ نے - محارب بن دثار کے حوالے سے یہ

روایت نقل کی ہے - حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

متن روایت: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي مَخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ ”غزوہ خیبر کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نوکیلے بچوں

والے پرندے کا گوشت کھانے سے منع کر دیا تھا۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد - قاسم بن محمد - ولید بن حماد - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی

ہے۔

احمد بن محمد کہتے ہیں: حسن بن زیاد نے اپنی تصنیف کتاب ”المغازی“ میں یہ روایات اسی طرح امام ابوحنیفہ سے روایت کی

ہیں، لیکن دیگر تمام کتابوں میں یہ نافع کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہیں۔



امام ابوحنیفہ نے - علقمہ بن مرثد - ابن بریدہ - ان کے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”میں نے تمہیں قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے سے منع کیا تھا، اب تم جتنا مناسب سمجھو اتنے عرصے تک اس کو رکھو اور اُسے زائرہ کے طور پر بھی استعمال کرو، میں نے تمہیں اس لئے منع کیا تھا، تاکہ تمہارے خوشحال لوگ، تمہارے تنگدست لوگوں کو غنچائش فراہم کریں۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

امام ابوحنیفہ نے - حماد - سعید بن جبیر کے حوالے سے - حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

”وہ یہ فرماتے ہیں: تمہارا کتا تمہارے لئے جس شکار کو روک لے جب کہ وہ کتا تربیت یافتہ ہو اس نے شکار کو مار دیا ہو لیکن خود اس میں سے نہ کھایا ہو، تو تم اسے کھا لو، لیکن اگر وہ خود اس میں سے کچھ کھالیتا ہے، تو تم اسے نہ کھاؤ، کیونکہ یہ اُس نے اپنے لئے شکار کیا ہے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - محمد بن ابراہیم - ابو عبد اللہ محمد بن شجاع ثعلبی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ حسین بن محمد بن خرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد حسن بن علی فارسی - حافظ محمد ابن مظفر - محمد بن ابراہیم - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ \*

(1533) (اخر جرحہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (269) - و - مسلم (976) - و ابو داؤد (3234) - و عبد الرزاق (6708) فی الجنائز: باب فی زیارة القبور - و ابن ابی شیبہ 3/342 فی الجنائز: باب من رخص فی زیارة القبور  
(1534) (اخر جرحہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (826) - و عبد الرزاق (473/4) (8514) فی المناسک: باب الحارح یا کل - و البیهقی فی السنن الکبریٰ 238/9 - و ابن ابی شیبہ 4/238 (19562) فی الصید: ما قالوا فی الکلب یا کل من صیدہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔  
حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1535)۔۔۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادِ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ  
عَنْهُ

امام ابوحنیفہ نے۔۔۔ حماد۔۔۔ ابراہیم نخعی کے حوالے سے۔۔۔ علقمہ  
کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن  
مسعود رضی اللہ عنہما نے کہا ہے:

”سنت روایت: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ  
وَسَلَّمَ أَكَلَ (قَالَ صَالِحٌ وَأَحْمَدُ) مِنْ ذَبِيحَةِ امْرَأَةٍ \*  
وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَمُحَمَّدٌ) مِنْ ذَبِيحَةِ الْمَرْأَةِ \*  
”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خاتون کے ذبح کئے ہوئے  
جانور کا گوشت کھالیا تھا۔“  
یہاں راوی نے ایک لفظ مختلف نقل کیا ہے۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت۔۔۔ صالح بن احمد اور ابو مقاتل اور احمد بن محمد بن سعید ان دونوں نے۔۔۔ سعید بن عثمان بن کبیر ابوہاوی  
۔۔۔ زید بن حریش۔۔۔ ابوہام ابوہاوی۔۔۔ محمد بن زبرقان۔۔۔ مروان بن سالم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔۔۔ \*  
انہوں نے یہ روایت ابوعلی عبداللہ بن محمد بن علی بن یحییٰ حافظ۔۔۔ نعم بن ناعم سرقتدی۔۔۔ یحییٰ بن یزید امام مسجد ابوہاوی۔۔۔ محمد بن زبرقان۔  
مروان بن سالم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔۔۔ \*

حافظ طحطاہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔۔۔ صالح بن احمد اور علی بن محمد بن سعید ان دونوں نے۔۔۔ سعید بن عثمان بن کبیر  
ابوہاوی۔۔۔ زید بن حریش۔۔۔ ابوہام ابوہاوی۔۔۔ محمد بن زبرقان۔۔۔ مروان بن سالم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔۔۔ \*  
حافظ حسین بن محمد بن خسرو نخعی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔۔۔ ابوہام محمد بن علی بن حسن بن ابوعثمان۔۔۔ ابوجسن محمد بن احمد بن  
محمد بن زرقویہ۔۔۔ ابوسہل احمد بن محمد بن زیاد۔۔۔ ابوسہل سعید بن عثمان۔۔۔ زید بن حریش۔۔۔ ابوہام محمد بن زبرقان۔۔۔ مروان ابن سالم کے  
حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر بن حسن اشعری نے یہ روایت۔۔۔ ابوسہل سعید بن کبیر ابوہاوی۔۔۔ ابوہام محمد بن زبرقان۔۔۔ مروان بن سالم کے حوالے  
سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے یہ روایت۔۔۔ قاضی ابویعلیٰ محمد بن حسین بن فراء۔۔۔ ابوقاسم علی بن علی بن عیسیٰ وزیر۔۔۔ محمد بن محمد  
نیشاپوری۔۔۔ عبداللہ بن احمد بن موسیٰ۔۔۔ زید بن حریش۔۔۔ ابوہام ابوہاوی۔۔۔ مروان بن سالم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی  
ہے۔

(1536)۔۔۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادِ عَنْ

(1535) اخبرجه الحصكفي في مسند الامام (409)

(1536) اخبرجه محمد بن الحسن الشيباني في الموطأ 281۔۔۔ والحصكفي في مسند الامام (401)۔۔۔ والطحاوي في شرح معاني

الآثار 201/414۔۔۔ والبيهقي في السنن الكبرى 325/9۔۔۔ واحمد 105/6۔۔۔ وابو يعلى (4461)

إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا:

عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ أَهْدَىٰ إِلَيْهَا صَبَّ فَسَأَلَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَهَبْنِي عَنْ أَكْبَلِهِ فَجَاءَ سَائِلٌ فَأَمَرَتْ لَهُ بِهِ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَتَطْعِمِينَ مَا لَا تَأْكُلِينَ\*

”انہیں گوہ تھنے کے طور پر دی گئی، انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا، تو نبی اکرم ﷺ نے اسے کھانے سے منع کر دیا، پھر ایک سائل آیا، تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ گوہ اسے دینے کی ہدایت کی، تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: کیا تم ایک ایسی چیز کھانے کے لئے دے رہی ہو؟ جو تم خود نہیں کھاتی ہو۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

بخاری نے یہ روایت - صالح بن منصور بن نصر صفانی - حم بن نوح - ابوسعید صغانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔\*

حافظ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوطالب بن یوسف - ابو محمد جوہری - ابوبکر ابہری - ابو عمرو بہرانی - ان کے دادا عمرو بن ابو عمرو - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلیل - عبدالرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنيفة \* ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنيفة\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے، پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں، امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

حسن بن زیاد نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن علی کلاعی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - اپنے والد محمد بن خالد بن علی - ان کے والد خالد بن علی - محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے، انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

(1537) - سندر روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابوحنیفہ نے - حماد - ابراہیم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

إِبْرَاهِيمَ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ:

”گائے کی قربانی سات آدمیوں کی طرف سے کافی ہوتی ہے۔“

مَتْنُ رَوَايَتِ: الْبَقْرَةُ تُجْزِي عَنْ سَبْعَةٍ\*

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابوحنس محمد بن ابراہیم بن احمد لغوی - محمد بن شجاع عثقی - حسن بن زیاد ولؤلؤی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے اپنی "مسند" میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد حسن بن علی فارسی - محمد بن مظفر حافظ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

(1538) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُسْلِمِ الْأَعْوَرِ عَنْ زُجَلِيٍّ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - مسلم اعور - ایک (نامعلوم) شخص کے حوالے سے امیر المؤمنین حضرت علی بن طالب رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

متن روایت: الْبَقْرَةُ تَجْزِءُ عَنْ سَبْعَةِ يَصْحُوحُونَ بِهَا \*  
"گائے کی قربانی سات آدمیوں کی طرف سے درست ہوتی ہے وہ (سات افراد) اس کی قربانی کریں گے"۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) الامام ابو حنیفہ \* ثم قال محمد وبہ

ناخذ وهو قول ابو حنیفہ رحمہ اللہ\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1539) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادِ بْنِ إِسْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد - ابراہیم - ہمام بن حارث کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

متن روایت: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَبَعُ الْكِلَابِ الْمُعَلَّمَةِ أَفَنَأْكُلُ مَا أَمْسَكْنَ عَلَيْنَا فَقَالَ إِذَا ذَكَّرْتُ إِسْمَ اللَّهِ فَكُلْ مَا أَمْسَكْنَ عَلَيْكَ مَا لَمْ يُشْرِكْهَا كَتَبَ مِنْ غَيْرِهَا قُلْتُ وَإِنْ قَتَلْتَهُ قَالَ وَإِنْ قَتَلْتَهُ

"میں نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا میں نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم تربیت یافتہ کتے کو بیچتے ہیں تو وہ ہمارے لئے جو شکار روک لیتے ہیں کیا ہم اسے کھا لیں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم نے اس پر اللہ کا نام ذکر کر لیا ہو تو جو وہ تمہارے لئے روکیں تم اسے کھا لو جبکہ اس کے شکار میں

(1538) (اخر جہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار) (792) - والطحاوی فی شرح معانی الآثار 175/4 (6119) فی الصیدو الذبائح

والاضاحی

(1539) (اخر جہ المحصکفی فی مسند الامام) (402) - وابن حبان (5881) - ومسلم (1929) (1) فی الصید بالکلاب

المعلمة - والبيهقي في السنن الكبرى 235/9 - وابوداود (2847) فی الصيد: باب اتخاذ الكلاب للصيد وغيره - وانطالسی

(1031) - واحمد (258/4) - والبخاری (5477) فی الذبائح - وابن ماجه (3215)

اس کتے کے علاوہ کوئی دوسرا کتا حصہ دار نہ ہو میں سے دریافت کیا: اگرچہ وہ کتا شکار کو مار دے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگرچہ وہ کتا اُس شکار کو مار دے میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم میں سے کوئی ایک شخص تیرا مارتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم تیرا مارو تو اُس پر بسم اللہ پڑھ لیا کرو تو پھر وہ (شکار کے جسم کو) چیر دے تو تم اس کو کھالو اور اگر وہ چوڑائی کی سمت میں لگا ہو تو پھر تم اسے نہ کھاؤ۔

قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَدُنَا يَرْمِي الْمِعْرَاضَ قَالَ إِذَا رَمَيْتَ فَسَمَيْتَ فَحَرَقْ فَكُلْ وَإِنْ أَصَابَ بَعْرَضِهِ فَلَا تَأْكُلْ\*

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - حسن بن علی ترمذی - عبدالعزیز بن خالد ترمذی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت محمد بن یوسف سرحسی - احمد بن مصعب - فضل بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن بزار - محمد بن شجاع - حماد بن قیراط خراسانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے اس کو اپنی ”مسند“ میں - صالح بن احمد - محمد بن شوکب - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

قال سألت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عن صيد قتله كلب قبل ادراكه ذكاته فامرني  
بأكله\*

”وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ سے اس شکار کے بارے میں دریافت کیا جسے کتا مار دیتا ہے اور مجھے اسے ذبح کرنے کا موقع نہیں ملتا تو نبی اکرم ﷺ نے مجھے اس کو کھالینے کی اجازت دی۔“

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسین - عبدالرحمن بن عمر بن احمد - ابویونس محمد بن ابراہیم بن احمد - ابو عبد اللہ محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت اسی مضمون میں مختصر طور پر - ابوطالب بن یوسف - ابو محمد جوہری - ابوبکر ابہری - ابو عمرو جرانی - ان کے دادا عمرو بن ابوعروہ - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے۔  
(1540) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ  
امام ابو حنیفہ نے - حماد - ابراہیم شحنی کے حوالے سے -

(1540) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (824) - وابن حبان (5880) والمدار قطنی 294/4 - وعبدالرزاق (8502) - واحمد 257/4 - والبخاری (5484) في الذبائح والصيد: باب اذا غاب يومين او ثلاث - وابن ماجه (3213) - والطبرانی في الكبير 17 (154) - والبيهقي في السنن الكبرى 9/236

إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:  
 مَثْنٌ رَوَيْتُ: أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّيْدِ إِذَا قَتَلَهُ الْكَلْبُ قَبْلَ أَنْ تُدْرِكَ ذَكَاتَهُ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِأَكْلِهِ إِذَا كَانَ مُعْلَمًا\*  
 ”انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکار کے بارے میں دریافت کیا کہ جب جانور کو ذبح کرنے سے پہلے ہی کتا اسے قتل کر چکا ہو؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ہدایت کی کہ اگر وہ کتا تربیت یافتہ ہو تو تم شکار کا گوشت کھاؤ۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) الامام ابو حنیفہ ثم قال محمد وبہ ناخذ وھو قول ابو حنیفہ\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن علی کلابی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - اپنے والد محمد بن خالد بن علی - ان کے والد خالد بن علی - محمد بن خالد وہابی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے۔\*

امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

(1541) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

مَثْنٌ رَوَيْتُ: إِذَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ كَلْبُكَ الْمُعْلَمَ فَكُلْ وَإِذَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ غَيْرَ الْمُعْلَمِ فَلَا تَأْكُلْ\*  
 ”جب تمہارا تربیت یافتہ کتا (شکار کو) تمہارے لئے روک لے تو تم اسے کھاؤ اور جب غیر تربیت یافتہ کتے نے تمہارے لئے روکا ہو تو تم اسے نہ کھاؤ۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے۔\*

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(1542) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادِ وَعَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ أَنَّهُمَا حَدَّثَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ امام ابو حنیفہ نے - حماد اور علقمہ بن مرثد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ان دونوں حضرات نے - عبداللہ بن بریدہ کے حوالے سے - ان کے والد کے حوالے سے - نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

(1541) (اخر جہ) محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (825) - ابن ابی شیبہ (241/4) (1959) فی الصيد: فی الکلب بوسل علی

صیدہ فی عقبہ غیرہ

(1542) (1542) فقد تقدم فی (1533)

اِنَّهٗ قَالَ:

کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

”میں نے تمہیں قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے سے منع کیا تھا، تاکہ تمہارے خوشحال لوگ تمہارے غریبوں کو زیادہ (گوشت دیں)“

متن روایت: اِنَّمَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَصَاخِي أَنْ تُمَسِّكُوهَا فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ لِيُوسِعَ مُوسِعُكُمْ عَلَى فِقِيرِكُمْ

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد - محمد بن اسماعیل - ابوصالح - لیث - ابو عبد الرحمن خراسانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - یشیم - عکرمہ کے حوالے سے - حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

”ان سے بنو تغلب سے تعلق رکھنے والے عیسائیوں کے ذبیحہ کے بارے میں اور ان کا شکاروں کے بارے میں دریافت کیا گیا، جو انجیل نہیں پڑھتے ہیں، تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت تلاوت کی:

(1543) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:   
متن روایت: اِنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ نَصَرَائِي يَتْلُو تَعْلِبَ وَالْفَلَّاحِينَ وَكَمْ يَقْرَأُوا اِلَّا نَجِلَ فَقَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ ﴿وَمَنْ يَتَّوَلَّهُمْ فَانَّهُ مِنْهُمْ﴾ وَلَا يَأْسَ بِدَبَائِحِهِمْ

”تم میں سے جو شخص ان کو دوست بنائے گا وہ ان میں سے ہی شمار ہوگا۔“ (اور پھر انہوں نے یہ فرمایا: ان کے ذبیحہ میں کوئی حرج نہیں ہے۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - محمد بن علی - بشر بن ولید - امام ابو یوسف قاضی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ حسین بن محمد بن خروطی نے یہ روایت - ابو فضل احمد بن خیرون - ابو بکر خیاط - ابو عبد اللہ بن دوست علاف - قاضی عمر بن حسن اشنانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1544) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ النَّصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ

امام ابو حنیفہ نے - یشیم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ

(1543) (اخرجه ابن جرير في التفسير 618/5 (12169)

(1544) (اخرجه ابن حبان (4004) - والحاكم في المستدرک 230/4 - والدارمی 78/7 - والبيهقي في السنن الكبرى 78/6 - واحمد 292/3 - ومسلم (1318) (351) في الصحیح: باب الاشرارک في الهدی - والبيهقي في السنن الكبرى

234/5 - وابوداود (2807) في الاضاحی: باب في البقر والجوزور عن کم تجزی





امام ابو حنیفہ نے - یثیم بن حبیب کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: امام صحیحی فرماتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ نے ان اہل کتاب کے ذبیحہ کو حلال قرار دیا ہے اور اللہ تعالیٰ یہ جانتا ہے کہ وہ لوگ کیا کہتے ہیں (یعنی کس عقیدے کے قائل ہیں؟)“

(1546) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ بْنِ حَبِيبٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّهُ قَالَ:

مَتَنُ رِوَايَتِهِ: قَدْ أَحَلَّ اللَّهُ ذَبَائِحَهُمْ وَهُوَ يَعْلَمُ مَا يَقُولُونَ\*

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو سعید احمد بن عبد الجبار - ابو قاسم تومنی - قاضی ابو قاسم بن ثلاج - ابو عباس احمد بن عقده - محمد بن حسن - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - یحییٰ بن مہاجر عبدی کوئی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - حبیب بن ابو عمرو واسدی - سعید بن جبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ دم کٹے جانور کی قربانی کر لی جائے۔“

(1547) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرٍو الْأَسَدِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَتَنُ رِوَايَتِهِ: لَا بَأْسَ أَنْ يَضْحَى بِالْبَتْرِاءِ\*

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ ظہیر بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - محمد بن عیاد بن عیینہ - ابو فروہ - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - یثیم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: امام صحیحی بیان کرتے ہیں:

”بنو سلسلہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے خرگوش کا شکار کیا، اسے چھری نہیں ملی تو اس نے دھار والے پتھر کے ذریعے اسے ذبح کر لیا، اس نے اس بات کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا، تو نبی اکرم ﷺ نے اس شخص کو اس خرگوش کا گوشت کھانے کی ہدایت کی۔“

(1548) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ بْنِ الشَّعْبِيِّ:

مَتَنُ رِوَايَتِهِ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي سَلَمَةَ أَصَابَ إِرْتَبًا وَلَمْ يَجِدْ سِكِّينًا فَذَبَحَهَا بِمِرْوَةٍ فَسَأَلَ عَنْهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ بِأَكْلِهَا\*

(1546) (اخرجه ابن ابى شيبة (437/6) 22685) فى السير: ما قالوا فى طعام اليهودى والنصرانى - وعبد الرزاق (487/4) (8575) فى المناسك: باب ذبيحة اهل الكتاب

(1548) (اخرجه محمد بن الحسن الشيبانى فى الآثار (802) - وابن حبان (5887) - و ابو داود (2822) فى الاضاحى: باب فى الذبيحة

الذبيحة - المسانىف (119) - وحده فى (ان 8692) - واحمد (471/3) - وابن ابى شيبة (389/5) - وابن ماجه (3175)

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - محمد بن خالد - بشر بن موسیٰ - مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو ثقفی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوغنا تم محمد بن ابوعثمان - ابوحسن بن زرقویہ - ابویہل احمد بن محمد بن زیاد قطان - بشر بن موسیٰ - ابو عبد الرحمن مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوحسن مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر - ابوعلی حسن بن محمد بن سعدان - حسن بن علی بن عثمان - ابویحییٰ عبد حمید جمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی انصاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو محمد حسن بن علی جوہری - ابوبکر احمد بن محمد بن جعفر بن حمدان قطعی - بشر بن موسیٰ - ابو عبد الرحمن مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنیفہ ثم قال محمد وبہ ناخذ وهو قول ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں، امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1549) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ: **مَتَنُ رِوَايَةٍ: فِي قَلْبِ كُلِّ مُسْلِمٍ التَّسْمِيَةُ سَمِي أَوْ لَمْ يَسْمِ\***

امام ابوحنیفہ نے - یزید بن عبد الرحمن - ایک شخص - حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ یہ فرماتے ہیں: ”ہر مسلمان کے دل میں ”بسم اللہ“ لکھی ہوئی ہے، خواہ وہ ”بسم اللہ“ کا قاعدہ طور پر پڑھے یا نہ پڑھے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن الامام ابو حنیفہ \* ثم قال محمد وبہ ناخذ اذا ترك التسمية ناسياً\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں، جبکہ اس نے بھول کر ”بسم اللہ“ ترک کی ہو۔

(1550) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد - ایک شخص کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

(1549) (اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (800) - والعثماني في اعلاء السنن 17/79 (5475) في الذبائح: باب في حل

متروك التسمية ناسياً

(1550) (اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (801) في الذبائح: باب الذبائح - وعبد الوزاق، 8540 في المناسك: باب

التسمية عبد الذبائح

متن روایت: ذَكَاةٌ كُلِّ مُسْلِمٍ حَلَّتْهُ

”کسی بھی (مسلمان کا ذبح کرنا ہی) (اس ذبیحہ) کو حلال

کر دے گا۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن الامام ابو حنیفہ\* ثم قال محمد یعنی

بذلك ان الرجل يذبح وينسى اسم الله تعالى قال لا باس باكل ذبيحته\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ آدمی ذبح کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا نام لینا بھول جائے تو اس ذبیحہ کو کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

امام ابوحنیفہ نے -حماد- ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ علامہ فرماتے ہیں:

(1551) - سندر روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُلُقَمَةَ قَالَ:

”تم ہر اس چیز کے ذریعے ذبح کر لو جو رگوں کو کاٹ دے

متن روایت: إِذْبَحْ بِكُلِّ شَيْءٍ أَفْرَى الْأَوْدَاجِ

اور خون کو بہا دے البتہ سن ظفر اور ہڈی سے ذبح نہ کرنا کیونکہ یہ

وَأَنْهَرَ الدَّمَ مَا خَلَا السِّنَّ وَالظُّفْرَ وَالْعَظْمَ فَإِنَّهَا

حبشیوں کی مخصوص چھری ہے (یعنی وہ لوگ اس کے ذریعے

مُدَى الْحَبَشَةِ“

جانور ذبح کرتے ہیں)“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

امام ابوحنیفہ نے -یثم بن حبیب صیرنی- امام شعیب کے

(1552) - سندر روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ بْنِ

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما

حَبِيبِ الصَّيْرَفِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

بیان کرتے ہیں:

أَنَّهُ قَالَ:

”انصار سے تعلق رکھنے والا ایک نوجوان احد پہاڑ کی

متن روایت: حَرَجَ غُلَامٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى قَبِيلِ

طرف گیا اس نے ایک خرگوش شکار کیا اس کو ذبح کرنے کے

أَحَدٍ فَاصْطَادَ اِرْتَبًا فَلَمْ يَجِدْ مَا يَذْبَحُهَا بِهِ فَذَبَحَهَا

لئے کوئی چیز نہیں ملی تو اس نے پتھر کے ذریعے اس کو ذبح

بَحَجْرٍ فَجَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

(1551) (اخر جہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار) (803) فی الذبائح - و احمد 3/463 - و البخاری (5543) فی الصيد: اذا اصاب

القوم غنمة - و مسلم (1968) (20) فی الاضاحی: باب جواز الذبائح بكل ما نهر الدم - و ابو داود (2821) فی الاضاحی: باب فی

الذبيحة بالمروءة - و الترمذی (1491) فی الاحکام و الفوائد: باب ماجاء فی الذکوة بالنصب و غیره

(1552) (اخر جہ الحصفکی فی مسند الامام (408) - و الترمذی (1472) فی الذبائح: باب ماجاء فی الذبيحة بالمروءة - و البيهقی فی

السنن الكبرى 321/9 فی الضحايا

کر لیا۔ پھر وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ اُس نے اس خرگوش کو اپنے ہاتھ میں لٹکایا ہوا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے اسے اُس (خرگوش کا گوشت) کھانے کی اجازت دی۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن اشرس بن موسیٰ اسلمی - حفص بن عبد اللہ سے نقل کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت صالح بن محمد اسدی - قطن بن ابراہیم نیشاپوری - حفص بن عبد اللہ - ابراہیم بن طہمان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن عقبہ ہمدانی - نصر بن محمد بن محمد بن نصر کندی - محمد بن مہاجر - حفص بن عبد الرحمن - امام ابو حنیفہ کے حوالے سے - یثم - شعبی سے روایت کی ہے:

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَجُلًا أَصَابَ اِرْبَابِينَ فَذَبَحَهُمَا بِمَرُوءَةٍ بِحَجْرٍ فَامْرَأَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَاكِلَهُمَا\*

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے دو خرگوش پکڑے اور انہیں پتھر کے ذریعے ذبح کر دیا تو نبی اکرم ﷺ نے اسے ان دونوں کو کھالینے کی اجازت دی۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - حمزہ بن حبیب کی تحریر - کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن عقبہ - حسن بن علی بن عثمان - عبد الحمید ابو یحییٰ سمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت اسماعیل بن بشر اور حمدان بن ذی نون - سکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - بشر بن موسیٰ - مقری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - احمد بن حازم - عبید اللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حسن بن عمر بن ابراہیم - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ان کے دادا ابراہیم بن

طہمان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن محمد بن عبد اللہ مسروقی - ان کے دادا کی تحریر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن یزید بن ابو خالد بخاری - حسن بن عمر بن شقیق - امام ابو یوسف قاضی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ \*

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - حسن بن محمد بن سعدان - حسن بن علی بن عثمان - ابو یحییٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

(1553) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:

امام ابو حنیفہ نے - ہیثم - عبد الرحمن بن سابط کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم ﷺ نے ایک ایک سال کے سیاہ و سفید رنگت والے دوڑنیوں کی قربانی کی ان میں سے ایک آپ ﷺ نے اپنی طرف سے کی تھی اور دوسری آپ کی امت میں سے ہر اس شخص کی طرف سے کی تھی جو اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن احمد ہروی - محمد بن شوکہ - قاسم بن حکم حرنی - امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہما کا ذکر نہیں کیا۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن ابراہیم بن زیاد - ابو ہام ولید بن شجاع - ان کے والد - امام ابو حنیفہ کے حوالے سے - ہیثم - عبد الرحمن بن سابط - حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن احمد - محمد بن شوکہ - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے۔

(1554) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ أَبِي سَلْمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

امام ابو حنیفہ نے - سفیان ثوری - عبد اللہ بن محمد بن عقیل - ابو سلمہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہما سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت جابر رضی اللہ عنہما نے قربانی کرتی تھی تو آپ نے دو سیٹگوں والے بھاری بھر کم دینے لئے..... اس کے بعد راوی نے آخر تک حدیث ذکر کی ہے۔“

ابو بکر محمد بن عبد الباقی انصاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو بکر احمد بن علی بن ثابت خطیب - ابو سعید الملقنی - عبد الرحمن بن (1553) - آخر جہ محمد بن محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (790) - والسطحاوی فی شرح معانی الآثار 177/4 - وابوداؤد (2785) فی الضحایا: باب ما يستحب من الضحایا - وابن ماجه (3121) فی الاضاحی: باب اضاح رسول الله صلى الله عليه وسلم (1554) - قد تقدم فی (1553) من حدیث جابر بن عبد الله

بن محمد - محمد بن سعید حافظ سے "سمرقند" میں - محمد بن سعید بخاری - محمد بن منذر - خالد بن حسن سمرقندی - داؤد بن ابوداؤد بخاری - یحییٰ ابن نضر بن حاجب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1555) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنِ  
 إِبْرَاهِيمَ قَالَ:  
 متن روایت: الْأُضْحِيَّةُ وَاجِبَةٌ عَلَى أَهْلِ الْأَمْصَارِ  
 إِلَّا الْحَاجُّ  
 امام ابوحنیفہ نے - حماد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:  
 "تمام علاقوں کے رہنے والوں پر قربانی لازم ہے، صرف حاجیوں کا معاملہ مختلف ہے۔"

\*\*\*

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمن بن عمر - ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم بغوی - ابوعبداللہ محمد بن شجاع نخعی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ \*  
 (واخرجه) الإمام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن الإمام أبي حنيفة ثم قال محمد وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے، پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1556) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنِ  
 إِبْرَاهِيمَ قَالَ:  
 متن روایت: الْأُضْحِيَّةُ ثَلَاثَةٌ أَيَّامٍ يَوْمَ النَّحْرِ  
 وَيَوْمَانِ بَعْدَهُ  
 امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:  
 "قربانی تین دن تک ہوگی، قربانی کا دن اور دو دن اس کے بعد۔"

\*\*\*

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنيفة ثم قال محمد وبه نأخذ وهو قول ابو حنيفة رضي الله عنه  
 امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے، انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے، پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1557) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سَعِيدِ بْنِ  
 امام ابوحنیفہ نے - سعید بن مسروق ثوری کے حوالے سے

(1555) (اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (788) - وعبد الرزاق (382/4) (8142) في المناسك: باب الضحايا

(1556) (اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (789) - وابو يوسف في الآثار (61) - وابن حزم في المحلى بالآثار (375/7

(1557) (اخرجه الحاصكفي في مسند الامام (405) - وابن حبان (5886) - والبخاري (2488) في الشركة: باب قسمة الغنائم

- وابو داود الطيالسي (963) - وعبد الرزاق (8481) - والحميدي (411) - واحمد (463/3) - والطبراني في الكبير (4380)

جوسفیان (ثوری) کے والد ہیں، عباہ بن رفاعہ کے حوالے سے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

”ایک مرتبہ صدقہ کے انہوں میں سے ایک اونٹ سرکش ہو گیا، لوگ اس کے پیچھے گئے لیکن جب وہ اسے نہیں پکڑ سکے تو ایک شخص نے اسے تیر مار کر اسے مار دیا، لوگوں نے اس بارے میں نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا تو نبی اکرم ﷺ نے اس کا گوشت کھانے کا حکم دیا، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ (پالتو جانور بھی) بھی وحشی جانوروں کی طرح کبھی سرکش ہو جاتے ہیں، تو جب تم ان میں اس طرح کی کوئی صورت محسوس کرو تو تم وہی کرو جو تم نے اس کے ساتھ کیا ہے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - حماد بن ذی نون اور اسماعیل بن بشر ان دونوں نے - کی تھی ابراہیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن اشرف سلمی - چارود بن یزید کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ اور انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - فاطمہ بنت محمد بن حبیب - حمزہ بن حبیب کی تحریر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - احمد بن حازم اور یحییٰ بن صاعد - محمد بن عثمان ان دونوں نے - عبید اللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوالحسن صالح بن احمد بن ابومقاتل سمرقندی - محمد بن شوک - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے، تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: فاصنعوا ہکذا

انہوں نے یہ روایت احمد بن ابوصالح - یعقوب بن اسحاق - عثمان بن ابوشیبہ - علی بن مسہر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے جو ان الفاظ تک ہے: کواابد الوحش \*

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمد بن عبدالرحمن بن محمد بن سروق - ان کے دادا محمد بن سروق (کی تحریر) کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت اپنے والد کے حوالے سے - احمد بن زہیر - عبید اللہ بن موسیٰ اور عبید اللہ بن یزید مقرئ ان دونوں کے

حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو عبد اللہ محمد بن عمران الملقی - لیث بن مساور - اسحاق بن یوسف ازرق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن احمد - محمد بن شوکہ - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ کہتے ہیں: حمزہ بن حبیب - علی بن مسہر - اسد بن عمرو - عبید اللہ بن موسیٰ - محمد بن حسن نے یہ روایت امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابویعلیٰ حسن بن محمد بن شعبہ انصاری - محمد بن عمران ہمدانی - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت حسین بن حسین انطاکی - احمد بن عبد اللہ کندی - علی بن معبد - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو قاسم عمر بن احمد بن ہارون - اسماعیل بن محمد بن کثیر - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن ابراہیم - محمد بن شجاع - ابن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت طویل روایت کے طور پر - محمد بن محمد بن سلیمان - محمد بن عبد الملک بن ابوشوارب - ابووانہ - سعید بن مسروق کے حوالے سے - عبا یہ بن رفاعہ سے نقل کی ہے:

ان رافع بن خدیج قال کنا مع رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بذي الحليفة قال واصاب الناس جوع واصبنا غنماً وابلًا قال وكان رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ آخر القوم قال فعجللوا وذبحوا ونصبوا القدور فرفعوا الى رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فامر فاكفنت القدور ثم قسم فعدل عشرة من الغنم ببعير فند منها بعير وفي القوم خيل فطلبوه فاعياهم فرماه رجل بسهم فحبسه الله تعالى فقال رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ان لها اوابد كاوابد الوحش فاذا ند عليكم منها شيء فاصنعوا به هكذا فقال رجل انا نلقى العدو وليس معنا مدى فندبح بالقصب فقال رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ما انهر الدم وذكر اسم الله عليه فكلوا الا السن والظفر وساحتكم عن ذلك اما السن فعظم واما الظفر فمدى الحبشة\*

حضرت رافع بن خدیج بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ذوالحلیفہ میں موجود تھے لوگوں کو بھوک لگ گئی، ہمیں بکریاں اور اونٹ ملے۔ نبی اکرم ﷺ پیچھے والے افراد کے ساتھ تھے (آگے والوں نے) انہیں جلدی سے پکڑ کر ذبح کیا



اور ہنڈیا چیز ہادیں۔ انہوں نے یہ معاملہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے پیش کیا تو نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت ہنڈیاؤں کو انڈیل دیا گیا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے تقسیم کی تو 10 بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر قرار دیا، ان میں سے ایک اونٹ سرکش ہو گیا، لوگوں میں گھسوار بھی تھے انہوں نے اس کا پیچھا کیا، لیکن اسے قابو نہیں کر سکے تو ایک شخص نے اس اونٹ کو تیر مارا تو وہ رُک گیا، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”وحشی جانوروں کی طرح یہ (پالتو جانور بھی) کبھی سرکش ہو جاتے ہیں، تو جب ان میں سے کوئی سرکش ہو تو اس کے ساتھ یہی کرو۔“

ایک صاحب نے عرض کی: ہم نے دشمن کا سامنا کرنا ہے اور ہمارے پاس چھری نہیں ہے تو کیا ہم کانے کے ذریعے ذبح کر لیں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو چیز خون کو بہا دے اور جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو اسے کھا لو، البتہ نہ یا ظفر کے ذریعے ذبح نہ کرنا (شاید راوی کہتے ہیں: میں آپ لوگوں کو بتاتا ہوں: اس سے مراد کیا ہے؟ سن سے مراد: ہڈی ہے اور ظفر سے مراد: حبشیوں کی مخصوص چھری ہے۔

حافظ ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خردوبلی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو فضل احمد بن خیرون۔ ابو علی حسن بن شاذان۔ ابو نصر احمد بن اشکاب۔ عبد اللہ بن طاہر قزوینی۔ اسماعیل بن یونس قزوینی۔ محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو حسین مبارک بن عبد الجبار صرغی۔ ابو محمد جوہری۔ حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک ان کے طرق کے ساتھ نقل کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنیفۃ ثم قال محمد وبہ ناخذ وهو قول ابو حنیفۃ\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔ حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن علی کلاعی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ اپنے والد محمد بن خالد بن علی۔ ان کے والد خالد بن علی۔ محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1558)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقِ الثَّوْرِيِّ عَنْ عُبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ

(1558) (اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (806)۔ وابن ابى شيبة في المصيد: 261/4 (1983) في المصيد: من قال تكون الذكوة في غير الحلق واللبة۔ والبيهقي في السنن الكبرى 246/6 في الصيد والذباح: باب ماجاء في ذكاة مالا يقدر على ذبحة الابرمي او سلاح

۔ وفي المعرفة 183/7 (5606) في المصيد: باب محل الذكاة في المقدور عليه وفي غير المقدور عليه

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:

روایت نقل کی ہے:

”مدینہ منورہ میں ایک اونٹ کنوئیں میں گر گیا، لوگ اسے قربان کرنے پر قادر نہیں ہو سکے تو انہوں نے اس کی پشت کی طرف ایک چھری ماری یہاں تک کہ وہ مر گیا، تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دو درہموں کے عوض میں اس کا دسواں حصہ حاصل کیا۔“

متن روایت: أَنَّ بَعِيرًا تَرَدَّى فِي الْمَدِينَةِ فِي بَيْرٍ قَلَمَ يَقْدِرُونَ عَلَى نَحْرِهِ فَوَجِيَ بِسِجِّينٍ مِنْ قَبْلِ خَاصِرَتِهِ حَتَّى مَاتَ فَأَخَذَ مِنْهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَشْرًا يَدْرَهُمَيْنِ\*

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو عبداللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن ابوبکر مقری - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم بن حیش - محمد بن شجاع عجمی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنيفة \* ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنيفة رضى الله عنه\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے، پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1559) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ:

متن روایت: فِي الْبَعِيرِ تَرَدَّى قَالَ إِذَا لَمْ تَقْدِرْ عَلَى مَنَعِهِ فَحَبِّطْ مَا وَجَّاتِ فَهُوَ مَنَعُهُ\*

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

”جب کوئی اونٹ کنوئیں میں گر جائے، تو اگر تم اسے قربانی کے مقام سے قربان کرنے پر قادر نہ ہو، تو جس جگہ سے بھی تم اس کو زخمی کرو گے، وہی اس کی قربانی کی جگہ ہوگی۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنيفة \* ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنيفة\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، تو انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے، پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1560) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ جَبَلَةَ بْنِ

(1559) (اخرجه) محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (817) - في الذبائح والصيد: باب الذبائح - وابن ابي شيبة 386/5 في

الصيد: باب ما قالوا في الانسية لو حش من الابل والبقر

سُحَيْمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:  
 "قربانی کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے  
 عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي الْأُضْحِيَّةِ" سنت جاری ہے۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن ابراہیم بن زیاد - عمرو بن حمید قاضی دیور - سلیمان نخعی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1561) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ: مُتَنُ رِوَايَاتٍ: فِي الرِّجْلِ يُطْعِمُ أَضْحِيَّتَهُ وَلَا يَأْكُلُ مِنْهَا شَيْئًا قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ  
 امام ابوحنیفہ نے - حماد کے حوالے سے - ابراہیم نخعی سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے:  
 "جو اپنی قربانی کا تمام گوشت کھلا دیتا ہے اور خود اس میں سے کچھ نہیں کھاتا ہے تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔"

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنيفة\* ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنيفة رضى الله عنه\*  
 امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے، پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق توئی دیتے ہیں، امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1562) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ كِدَامِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ أَبِي كَبَّاشٍ: مُتَنُ رِوَايَاتٍ: أَنَّهُ جَلَبَ كَبَّاشًا إِلَى الْمَدِينَةِ فَبَجَعَلَ النَّاسُ لَا يَشْتَرُونَهَا فَبَجَاءَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَبَجَسَهَا فَقَالَ نَعَمْ الْأُضْحِيَّةُ الْجَدْعُ السَّمِينُ فَاشْتَرَوْا النَّاسُ  
 امام ابوحنیفہ نے - کدام بن عبدالرحمن سلمی کے حوالے سے - ایک بکریوں والے کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:  
 وہ اپنی بکریوں کو مدینہ منورہ لے کر گیا، تو لوگوں نے ان سے وہ جانور نہیں خریدے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے ان جانوروں کو روک لیا اور فرمایا: بہترین قربانی، موٹے تازے جانور کی ہوتی ہے، تو لوگوں نے انہیں خریدنا شروع کیا۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابن عقده - جعفر بن محمد - حسین بھٹی - عبداللہ ابن عمر - اسد بن عمرو - کے

(1561) (اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (793) في الاضحية: باب الاضحية واخصاء الفحل

(1562) (اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (791) في الاضحية: باب الاضحية واخصاء الفحل

حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

حافظ ابو عبد اللہ حسن بن محمد بن خسرو لئی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو فضل احمد بن عمرو۔ ابو علی بن شاذان۔ ابو نصر احمد ابن اشکاب۔ عبد اللہ بن طاہر۔ اسماعیل بن توپقزوینی۔ محمد ابن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔  
(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنیفہ مختصراً قال سمعت ابا هريرة يقول نعم الاضحية الجذع السمين من الضان ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے۔ انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ سے مختصر طور پر روایت کیا ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: بہترین قربانی ’موئے تازے میں منڈھے کی ہوتی ہے۔ پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

امام ابو حنیفہ نے۔ نخول بن راشد۔ مسلم بطین۔ سعید بن

(1563)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مَخُولِ بْنِ

جبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

رَاشِدٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی

أَبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

”اللہ تعالیٰ کے نزدیک قربانی کے دس دنوں (یعنی ذوالحج

متن روایت: نَسَا مِنْ أَيَّامِ أَقْضَلُ عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى مِنْ

کے ابتدائی دس دنوں) سے زیادہ فضیلت والے دن اور کوئی نہیں

أَيَّامٍ عَشْرِ الْأَضْحَى فَكَثُرُوا فِيهِمْ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ

ہیں، تو تم ان میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرو۔“

وَجَلَّ

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت۔ احمد بن محمد بن حبیب نسوی۔ عثمان بن بحر نسوی۔ عبد الکریم جرجانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ

سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلمان کے حوالے سے۔

(1564)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادِ بْنِ

ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

إِبْرَاهِيمَ:

انہوں نے ایسے قربانی کے جانور کے بارے میں بیان

مُتَمِّنٌ رَوَيْتُ: فِي الْأَضْحَى يَشْتَرِيهَا الرَّجُلُ وَهِيَ

کیا ہے: جسے جب کوئی آدمی خریدتا ہے تو وہ جانور ٹھیک ہوتا ہے

صَحِيحَةٌ ثُمَّ يَعْرِضُ بِهَا عَوْرًا أَوْ عَجْفًا أَوْ عَرَجًا

(1563) (اخرجه الحصفكى فى مسند الامام (410)۔ وابن حبان (324)۔ واحمد (224/1)۔ والترمذى (757) فى الصوم: باب فى

العمل فى ايام العشر۔ والبغوى فى شرح السنة (1125)۔ وابن ماجة (727) فى الصيام: باب صيام العشر۔ والبيهقى فى السنن

الكبرى 284/4۔ والبخارى (969) فى العيدین: باب فضل العمل فى ايام التشريق

(1564) (اخرجه محمد بن الحسن الشيبانى فى الآثار (794) فى الاضحية: باب الاضحية واخصاء الفحل

قَالَ تُجْزِيهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى\* اور پھر اسے کانا پن یا ایانج پن یا لنگڑا پن لاحق ہو جاتا ہے تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اَگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو یہ قربانی اس کی طرف سے کفایت کر جائے گی۔

\*\*\*

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنيفة\* ثم قال محمد ولسنا نأخذ بهذا لا تجزء اذا اعورت او عجفت بحيث لا تنقى او عرجت حتى لا تستطيع ان تمشي وهو قول ابو حنيفة رضى الله عنه\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے ہیں جب جانور کانا یا لنگڑا ہو جائے یوں کہ اس کے جسم میں گودا نہ رہے یہاں تک کہ وہ چلنے کے قابل ہی نہ رہے تو اس کی قربانی جائز نہیں ہوگی امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1565) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: ”اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ تم اپنی قربانی کے جانور کی کھال کو سامان کے طور پر خرید لو البتہ تم درہم کے عوض میں اسے فروخت نہیں کر سکتے۔“

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: میں اپنی قربانی کی کھال کو صدقہ کر دیتا ہوں۔

\*\*\*

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابى حنيفة\* ثم قال محمد وبه نأخذ وهو قول ابو حنيفة رضى الله عنه\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1566) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے ایک سالہ میڈھے کے بارے میں نقل کیا ہے: اس کی قربانی کی جاسکتی ہے وہ یہ فرماتے ہیں: یہ کفایت کر جائے گی

1565 - اخرجہ - محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (795) فی الاضحية: باب الاضحية واخصاء الفحل  
1566 - اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (796) فی الاضحية: باب الاضحية واخصاء الفحل

البتہ دو دانت والا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

يُخْرِئُ وَالشَّىْ اَفْضَلُ\*

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔  
 (1567)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ قَالَ: متن روایت: سَمِعْتُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ النَّخْصِيِّ وَالْفَحْلِيِّ اَنْهُمَا اَكْمَلُ فِي الْاَضْحِيَةِ فَقَالَ النَّخْصِيُّ لِاَنَّهٗ اِنَّمَا طَلِبَ صَلاَحَهُ\*  
 امام ابو حنیفہ نے۔ امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔  
 ”ابراہیم نخعی سے قربانی کے جانور کے (خصی ہونے یا نہ ہونے کے بارے) میں دریافت کیا گیا کہ ان میں سے قربانی کے حوالے سے کون سا زیادہ کامل حیثیت رکھتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: خصی جانور کیونکہ اس کی بہتری مطلوب ہوتی ہے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔  
 (1568)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ: متن روایت: اِنَّهٗ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَدْكُرَ اِسْمَ اِنْسَانٍ مَعَ اِسْمِ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى ذِيْحَةٍ يَّاَنْ يَقُوْلَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ تَقْتُلْ مِنْ فُلَانٍ\*  
 امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے۔ ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:  
 ”وہ اس بات کو مکروہ قرار دیتے ہیں کہ قربانی پر اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ کسی انسان کا ذکر بھی کیا جائے اور یہ کہا جائے: اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے اے اللہ! اسے فلاں کی طرف سے قبول کرے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فى الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنيفة \* ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنيفة رضى الله عنه\*  
 امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے، پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔  
 (1569)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے۔

(1567) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (797) فی الاضحیة: باب الاضحیة واخصاء الفحل

(1568) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (799) فی الذبائح والصيد: باب الذبائح

(1569) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (827)۔ واین ابی نسیبة 241/4، 19597، فی الصيد: باب الذبائح ان یسبی ثم

سعی قبل ان یقتل

إِبْرَاهِيمَ: متن روایت: فِي الَّذِي يُرْسِلُ كَلْبَهُ وَيَنْسَى ذِكْرَ اللَّهِ تَعَالَى فَأَخَذَ فَقَتَلَ قَالَ أَحْكُمُهُ أَكَلَهُ وَإِنْ كَانَ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا فَمِثْلَ ذَلِكَ

ابراہیم نخعی کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: ”جو اپنے کتے کو چھوڑ دیتا ہے تو اُس کو چھوڑتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام ذکر کرنا بھول جاتا ہے پھر جانور کو پکڑا جاتا ہے اور وہ مرا ہوا ہوتا ہے تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: میں اسے کھانے کو مکروہ قرار دوں گا، اگر کتے کو چھوڑنے والا شخص یہودی یا عیسائی ہو تو یہ حکم اس کی مانند ہوگا۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابى حنيفة \* ثم قال محمد ولسنا ناخذ بهذا لا باس باكله اذا ترك التسمية ناسياً وهو قول ابو حنيفة رضى الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے ہیں اس کو کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے جبکہ بھول کر تسمیہ رہ گئی ہو امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1570) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد - سعید بن جبیر - حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

متن روایت: حُلِّ مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ صَقْرَكَ أَوْ بَارِئِكَ وَإِنْ أَكَلَ مِنْهُ فَإِنَّ تَعْلِيمَ الصَّغْرِ وَالْبَارِئِ إِذَا دَعَوْتَهُ أَنْ يُجِيبَكَ فَإِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ أَنْ تُضْرِبَهُ لِيَدْعُ الْأَكْلَ

”تمہارا شکر ایا تمہارا باز جس شکار کو تمہارے لئے روک لے تم اس میں سے کھا لو خواہ اُس نے خود بھی اُس میں سے کھایا ہو، اور شکرے یا باز کے تربیت یافتہ ہونے کی نشانی یہ ہے کہ جب تم اسے بلاؤ تو وہ تمہارے پاس آجائے اس کی وجہ یہ ہے کہ تم اُن کی اس بات پر پٹائی نہیں کر سکتے کہ وہ شکار کو کھانا چھوڑ دیں۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ حسين بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو قاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم بخوی - ابو عبداللہ محمد بن شجاع <sup>ثالثی</sup> - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(واخر جہ) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنيفة \* ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنيفة\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام

محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔  
حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1571)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عِدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:  
متن روایت: كُلَّ مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ الْجَارِحُ إِنْ قَتَلَهُ.  
امام ابوحنیفہ نے۔ ابراہیم بن محمد بن منتشر۔ ان کے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا ہے:  
”حملہ آور (شکاری جانور) جسے تمہارے لئے روک لے“  
اسے تم کھا لو اگرچہ اس نے (شکار ہونے والے جانور کو) مار دیا ہو۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ علی بن محمد بن عبید۔ محمد بن کثیر بن سہل۔ ان کے بیچا ابوصالح بن سہل۔ صباح بن محارب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔

(1572)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ:  
متن روایت: نَبِيٌّ رَجُلٍ بَرِيءٍ الصَّيْدِ أَوْ يَضْرِبُهُ قَالَ  
اِذَا قَطَعَهُ بِنِصْفَيْنِ فَكُلْهُمَا جَمِيعًا وَإِنْ كَانَ مِمَّا يَلِي الرِّأْسَ أَقْلُ فَكُلْهُمَا جَمِيعًا وَإِنْ كَانَ مِمَّا يَلِي الرِّأْسَ أَكْثَرُ فَكُلْ مِمَّا يَلِي الرِّأْسَ وَدَعْ الْبَاقِيَ مِمَّا يَلِي الْعِجْرَ فَإِنْ قَطَعْتَ مِنْهُ قِطْعَةً أَوْ عَضُوْ قَبَانَ فَلَا تَأْكُلْ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مُعَلَّقًا فَإِنْ كَانَ مُعَلَّقًا فَكُلْ

کے حوالے سے۔ ابراہیم بن محمد بن سہل سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے:  
”جو شکار کو تیر مارتا ہے یا اس پر ضرب لگاتا ہے تو ابراہیم بن محمد بن سہل فرماتے ہیں: اگر تو اس ضرب نے اسے دو حصوں میں تقسیم کر دیا تو تم دونوں حصوں کو کھا لو اور اگر سر کی طرف والا حصہ تھوڑا ہو تو بھی تم دونوں کو کھا لو لیکن اگر سر کی طرف والا حصہ زیادہ ہو تو تم اس کو کھا لو جو سر کی طرف والا حصہ ہے اور اس کو چھوڑ دو جو دوسری طرف والا حصہ ہے اور اگر اس شکار میں سے کوئی ایک حصہ کٹ جائے یا ایک عضو الگ ہو جائے تو تم اسے نہ کھاؤ البتہ اگر وہ ساتھ لٹک رہا ہو تو حکم مختلف ہوگا کیونکہ اگر وہ لٹک رہا ہو تو تم اسے کھا سکتے ہو۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(1571) قد تقدم في (1539)

(1572) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (831) في الاطعمة: باب الصيد يرميه الطبع الحديد - و عبد الرزاق (8453) في

المناسك: باب الصيد يقطع بعضه



(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن الامام ابو حنیفہ \* ثم قال محمد وبہ  
ناخذ وهو قول ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام  
محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1573) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ قَتَادَةَ عَنْ  
أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:  
متن روایت: أَنَّهُ قَالَ قُلْنَا إِنَّا بَارِضٌ صَيْدٌ فَقَالَ كُلْ  
مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ سَهْمُكَ وَفَرَسُكَ وَكَلْبُكَ إِذَا  
كَانَ مُعْلَمًا

امام ابو حنیفہ نے - قتادہ - ابو قلابہ - حضرت ابو ثعلبہ  
حسبی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ  
بات نقل کی ہے: حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں  
نے عرض کی: ہم ایک ایسے علاقے میں رہتے ہیں جہاں شکار کر  
کے (خوراک حاصل کی جاتی ہے) تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:  
تمہارا تیر، تمہارا گھوڑا اور تمہارا کتا جسے تمہارے لئے روک  
لیں تو تم اسے کھاؤ جبکہ وہ گھوڑا اور کتا (تریت یافتہ ہوں)“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - علی بن محمد بن عیید - محمد بن علی مدینی - سعید بن سلیمان - محمد بن حسن کے حوالے  
سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔  
وانہ تعالیٰ اعلم \*

## الْبَابُ الثَّلَاثُ وَالشَّلَاثُونَ فِي الْإِيْمَانِ

### تینتیسواں باب: قسموں کے بارے میں روایات

(1574) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ  
إِسْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
قَالَتْ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد - ابراہیم - اسود کے حوالے سے یہ  
روایت نقل کی ہے:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

”ہم نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں یہ سنا  
ہے: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

مَتْنُ رِوَايَتٍ: سَمِعْنَا فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى  
﴿لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْْمَانِكُمْ﴾  
هُوَ قَوْلُ الرَّجُلِ آوَا اللَّهُ بِلِيٍّ وَاللَّهُ

”اللہ تعالیٰ تمہاری لغو قسموں کے حوالے سے تمہارا  
مواخذہ نہیں کرے گا۔“

اس سے مراد آدمی کا (تکلیف کلام کے طور پر) یہ کہنا ہے:  
خبردار! اللہ کی قسم، جی ہاں! اللہ کی قسم۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس احمد بن محمد بن عقده - محمد بن عبد الرحمن بن محمد بن مروق - ان کے  
دادا احمد ابن مروق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ حسین بن محمد بن خسرو بخاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن علی بن محمد خطیب - محمد بن احمد خطیب - علی بن ربیعہ -  
حسن بن رشیق - محمد بن محمد بن حفص - صالح بن محمد - حماد بن ابوحنیفہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے تاہم انہوں نے اس  
کے آخر میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

”بلى والله مما يصل به كلامه ولا يعقد به قلبه“

” (آدمی یہ کہے) جی ہاں اللہ کی قسم! اور وہ یہ بات تکلیف کلام کے طور پر کہے اس کے ذہن میں اس کا پختہ ارادہ نہ ہو۔“

(1575) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي

(1574) اخبر جہ الحصكفي في مسند الامام (310) - وابن حبان (4333) - و ابو داود (3254) في الايمان والتدور: باب لغو البمين

- ومن طريقة البيهقي في السنن الكبر 49/1 - وابن جرير في التفسير (4382) - والشافعي في المسند 74/2 - والبخاري (6663) في

الايمان والتدور: باب (لا يؤاخذكم الله باللغو في ايمانكم) - وابن الجارود (925)

الْعَطُوفُ الْجَرَّاحُ بْنُ الْمِهَالِ الشَّامِيُّ عَنْ  
الزُّهْرِيِّ:  
متن روایت: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
حَلَفَ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَيَّ أَوْ وَجْهَ شَهْرٍ أَقَلَّمَا كَانَ  
تِسْعَةَ وَعِشْرِينَ فَقَالَ الشَّهْرُ يُكُونُ كَذَلِكَ وَيَكُونُ  
ثَلَاثُونَ

حوالے سے۔ زہری کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے: وہ  
بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم ﷺ نے یہ قسم اٹھائی کہ آپ ایک ماہ تک اپنی  
ازوج کے پاس تشریف نہیں لے جائیں گے جب آٹیس دن  
گزر گئے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مہینہ کبھی اتنا بھی ہوتا  
ہے اور کبھی تیس دن کا بھی ہوتا ہے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو عباس احمد بن عقدہ۔ جعفر بن محمد بن مروان۔ انہوں نے اپنے والد کے  
حوالے سے۔ عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو فضل احمد بن خیرون۔ ابویٰ حسن بن شاذان۔ ابونصر احمد بن  
اشکاب۔ عبد اللہ بن طاہر۔ اسماعیل بن توہب۔ محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔

(1576)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:  
حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی  
اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص قسم اٹھاتے ہوئے استثناء کر لے تو اسے استثناء کا  
حق حاصل ہوگا۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت۔ محمد بن ابراہیم بن زیاد رازی۔ عمرو بن حمید۔ علی بن فرات کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے  
روایت کی ہے۔ ابو محمد بخاری کہتے ہیں: اس روایت کو ”مسند“ (یعنی مرفوع حدیث) کے طور پر صرف علی بن فرات نے نقل کیا ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو عباس احمد بن عقدہ۔ منذر بن محمد۔ حسن بن محمد۔ امام ابو یوسف اور اسد بن  
عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

(1575) اخره البخاری (2468) فی السطالم: باب الغرفة والعلية المشرفة - وفي الادب المفرد (835) - واحمد 34/1 - ومسلم  
(1479) (34) فی الطلاق: باب فی الایلاء - والترمذی (3388) فی التفسیر: باب ومن سورة النحریم - والبیہقی فی السنن الکبری  
37/7 - وابویعلی (164)

(1576) اخرجه محمد بن الحسن النیبانی فی الآثار (713) - والحصکفی فی مسند الام (312) - والبیہقی فی السنن الکبری  
46/10 فی الایمان: باب الاستثناء فی البین - والطبرانی فی الکبیر (9199) - وعبدالرازق (16115)

حافظ ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو فضل احمد بن خیرون۔ ابو علی بن شاذان۔ قاضی ابونصر احمد بن اشکاب۔ عبد اللہ بن طاہر۔ اسماعیل بن توبہ قزوینی۔ محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن الامام ابو حنیفہ لکن مقصوداً علی ابن

مسعود فقال قال ابن مسعود رَضِيَ اللهُ عَنْهُ من حلف وقال ان شاء الله فقد استثنى\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے، لیکن یہ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پر ”موقوف“ ہے۔ وہ فرماتے ہیں:

”جو شخص حلف اٹھائے اور ان شاء اللہ کہہ دے تو اس نے استثنیٰ کر لیا۔“

(1577)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ:

امام ابو حنیفہ نے۔ امام شعبی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

”اللہ تعالیٰ کی معصیت کے بارے میں نذر کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی اور اس کا کفارہ بھی لازم نہیں ہوتا۔“

امام ابو حنیفہ کہتے ہیں: میں نے ان سے کہا: کیا ظہار میں کفارہ لازم نہیں ہوتا؟ اور لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ باتوں میں منکر اور جھوٹی بات ہے اور پھر بھی اللہ تعالیٰ نے اس میں کفارہ لازم کیا ہوا ہے؟ تو امام شعبی نے کہا: کیا تم بہت زیادہ قیاس کرنے والے ہو؟“

مَتْنُ رَوَايَتٍ: لَا نَذَرَ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ تَعَالَى وَلَا كُفَّارَةَ

قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ فَقُلْتُ لَهُ أَلَيْسَ قَدْ ذُكِرَ فِي الظَّهَارِ وَأَنَّهُمْ لَيَقُولُونَ مُنْكَرًا مِنَ الْقَوْلِ وَزُورًا ﴿ وَجَعَلَ فِيهِ الْكُفَّارَةَ فَقَالَ أَقْيَاسٌ أَنْتَ\*

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوسعید احمد بن عبد الجبار بن احمد۔ ابوقاسم علی بن حسن تنوخی۔ ابوقاسم بن سلاج۔ ابوعباس احمد بن عقده۔ محمد بن عبد اللہ بن ابوالحکیم۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ محمد بن یثیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنیفہ \* ثم قال محمد

ولسنا نأخذ بهذا عليه الكفارة ومن ذلك اذا حلف الرجل ان لا يكلم اباه وامه وان لا يحج ولا

يتصدق ونحو ذلك من انواع البر فليفعل الذي يحلف ان لا يفعله وليكفر عن يمينه ثم قال

محمد الاترى ان الله جعل الظهار منكرًا من القول وزورًا وجعل فيه الكفارة وكذلك هذا امر

هذا كله قول ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ\*

(1577) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (720) - وابن أبي شيبة 69/3 (12149) في الايمان والنذور: من قال: لا تدر في

معصية الله ولا فيما لا يملك - وعبد الرزاق 442/8 (15842) - والبيهقي في السنن الكبرى 69/10

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے ہیں ایسے شخص پر کفارہ لازم ہوگا۔

اسی میں سے ایک صورت یہ ہے: جب آدمی یہ حلف اٹھالے کہ وہ اپنے باپ یا ماں کے ساتھ کلام نہیں کرے گا یا وہ حج نہیں کرے گا یا صدقہ نہیں کرے گا یا اس طرح کی کوئی اور نیکی نہیں کرے گا تو اسے چاہئے کہ اس نے جو نیکی نہ کرنے کا حلف اٹھایا تھا وہ نیکی کر لے اور اپنی قسم کا کفارہ دیدے۔

پھر امام محمد فرماتے ہیں: کیا تم نے دیکھا نہیں ہے؟ اللہ تعالیٰ نے ”ظہار“ کو ایک منکر قول اور جھوٹی بات قرار دیا ہے لیکن اس میں کفارہ مقرر کر دیا ہے تو اسی طرح مذکورہ بالا صورتوں میں بھی یہی حکم ہوگا۔ ان سب صورتوں میں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1578)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَيْرِ الْأَنْطَلِطِيِّ التَّمِيمِيِّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَمْرَانَ ابْنِ الْمُحْصِينَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

امام ابوحنیفہ نے۔ محمد بن زبیر حنظلی تمیمی۔ حسن بصری کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”اللہ تعالیٰ کی معصیت کے بارے میں نذر کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم توڑنے کا کفارہ ہوتا ہے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت۔ ہارون بن ہشام کلباشی۔ ابو حفص احمد بن حفص (اور) قاسم بن عباد ترمذی۔ محمد بن امیہ ساوی۔ عیسیٰ بن موسیٰ غنبار (اور) محمد بن عبد اللہ بن محمد سعدی۔ احمد بن حنبلہ حنظلی (اور) محمد بن اسحاق سمرقندی۔ جعفر بن عبد اللہ (اور) احمد بن محمد ہمدانی۔ حسین بن محمد بن علی (اور) زکریا بن یحییٰ بن حارث نیشاپوری۔ منذر بن محمد۔ احمد بن حفص بن عبد اللہ۔ ان کے والد ان سب حضرات نے۔ اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن ریح۔ عبد اللہ بن بیان واسطی۔ اسحاق بن یوسف ازرق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے انہوں نے دوسری روایت کے الفاظ نقل کیے ہیں:

أَنَّه قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ فِي غَضَبٍ وَكَفَارَتُهُ كَفَارَةُ يَمِينٍ\*

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ”غضب میں نذر لازم نہیں ہوتی اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔“

انہوں نے یہ روایت علی بن حسن بن عبدہ بخاری۔ یوسف بن عیسیٰ (اور) عبد اللہ بن محمد بن علی۔ محمد بن حرب مروزی۔

(1578) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (719)۔ والحصكفي في مسند الام (308)۔ وابن حبان (4391)۔

وعبدالرزاق (15814)۔ والشافعي 75/2۔ واحمد 430۔ والحميدي (829)۔ ومسلم (1641) في النذر: باب لا ولاء لنذري

معصية۔ و ابوداود (3316) في الايمان والنذر: باب النذر فيما لا يملك

(اور) اسرائیل بن سمیرع - حامد بن آدم ان سب حضرات نے - فضل بن موسیٰ سینانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے پہلی روایت کے الفاظ نقل کیے ہیں:

أَنَّهُ قَالَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ وَكُفَّارَتِهِ كُفَّارَةٌ يَمِينٍ \*

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: "اللہ تعالیٰ کی معصیت کے بارے میں نذر لازم نہیں ہوتی اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔"

انہوں نے محمد بن خزیمہ قلناسی - حم بن نوح - ابوسعید صغانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ اور سفیان ثوری سے پہلی روایت کے الفاظ نقل کیے ہیں:

لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ وَكُفَّارَتِهِ كُفَّارَةٌ يَمِينٍ \*

"اللہ تعالیٰ کی معصیت کے بارے میں نذر لازم نہیں ہوتی اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔"

انہوں نے یہ روایت حمدان بن ذی نون - ابراہیم بن سلیمان زیات - زفر - امام ابوحنیفہ سے ان کی سند کے ساتھ یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔

أَنَّهُ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ وَكُفَّارَتِهِ كُفَّارَةٌ يَمِينٍ \*

"نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: معصیت کے بارے میں نذر لازم نہیں ہوتی اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔"

انہوں نے یہ روایت اسی طرح - احمد بن محمد - فاطمہ بنت محمد بن حبیب - حمزہ بن حبیب کی تحریر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بن ابومقاتل - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حماتی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ \*

انہوں نے یہ روایت یحییٰ بن محمد بن صاعد - محمد بن عثمان بن کرامہ - عبید اللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حسین بن علی - یحییٰ بن حسن - زیاد بن حسن بن فرات - ان کے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ان کے چچا - ان کے والد سعید بن ابوجهم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن منذر بن یحییٰ - یحییٰ بن ایوب - محمد بن یزید کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن بزار۔ بشر بن ولید۔ امام ابو یوسف قاضی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔۔\*

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان۔ محمد بن سلام۔ محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت حماد بن احمد۔ ولید بن حماد۔ حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ان کے چچا جریر بن یعقوب۔ احمد بن نصر۔ ابو مقاتل کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت رجاہ بن یزید نسبی۔ یوسف بن فرج کشی۔ عبدالرزاق۔ امام ابو حنیفہ کے حوالے سے۔ محمد بن زبیر حنفلی۔ حسن (بھری) سے روایت کی ہے:

عن عمیران بن حصین قال من نذر ان یطیع اللہ فلیطعه ومن نذر ان یعصی اللہ فلا یعصه ولا نذر فی غضب\*

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو شخص یہ نذر مانے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے گا تو وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے لیکن جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی نذر مانتا ہے وہ اس کی نافرمانی نہ کرے اور غضب میں نذر کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔ حافظ طلحہ بن محمد نے اپنی ”مسند“ میں۔ صالح بن احمد۔ شعیب بن ایوب۔ ابو یحییٰ حماتی۔ امام ابو حنیفہ کے حوالے سے پہلی روایت کے الفاظ نقل کیے ہیں:

لا نذر فی معصیۃ وکفارتہ کفارة الیمین\*

”معصیت کے بارے میں نذر لازم نہیں ہوتی اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔“

حافظ حسین بن محمد بن خسر و رضی اللہ عنہما نے یہ روایت۔ ابو فضل احمد بن خیرون۔ ابو علی حسن بن شاذان۔ قاضی ابوالنصر احمد ابن اشکاب۔ ابو حفص عمر بن محمد بخاری۔ ابوطاہر اسباط بن سرح۔ احمد بن حنبلہ حنفلی۔ اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت ابوسعید احمد بن عبد الجبار۔ ابوقاسم تنوخی۔ ابوقاسم بن صلاح۔ احمد بن محمد بن سعید۔ عبدالرحمن بن روح ابن حرب۔ شریح۔ محمد بن یزید واسطی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ قاضی عمر بن حسن اشثانی نے یہ روایت۔ محمد بن جعفر بن غسان۔ غمار بن خالد۔ اسحاق ازرق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن زرعہ بن شداد رضی اللہ عنہما۔ اسماعیل بن عبد اللہ ہروی۔ علی بن مصعب۔ خارجہ بن مصعب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی انصاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ مبارک بن عبد الوہاب بن محمد بن منصور۔ ابو عبد اللہ حسین بن احمد بن محمد بن طلحہ۔ ان کے دادا احمد بن طلحہ۔ قاضی ابوالنصر احمد ابن اشکاب (اور) ابو حفص عمر بن محمد۔ ابوطاہر اسباط بن سرح۔ احمد

بن جنید ظلی - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) الامام ابو حنیفۃ\* ثم قال محمد وبہ

ناخذ وهو قول ابو حنیفۃ\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "آثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن غلی کلاعی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - اپنے والد محمد بن خالد بن غلی - ان کے والد خالد بن غلی - محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں امام ابوحنیفہ سے نقل کیا ہے۔

(1579) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَاصِحِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ وَيُقَالُ ابْنُ عَجَلَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

متن روایت: لَيْسَ فِي مِمَّا عَصَى اللَّهُ تَعَالَى بِهِ أَعْجَلُ عِقَابًا مِنَ الْبَغْيِ وَلَيْسَ فِي مِمَّا أَطِيعَ اللَّهُ تَعَالَى فِيهِ شَيْءٌ أَسْرَعُ ثَوَابًا مِنَ الصَّلَاةِ وَالْيَمِينِ الْفَاجِرَةِ تَدْعُ الدِّيَارَ بِلَافِعٍ\*

امام ابوحنیفہ نے - ناصح بن عبید اللہ (اور ایک روایت کے مطابق ناصح) بن عجلان - یحییٰ بن ابوکثیر - ابوسلمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوریرہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

\*"اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں سے کوئی بھی نافرمانی ایسی نہیں ہے جس کی سرکشی (یہاں سرکشی سے زنا مراد ہو سکتا ہے) سے زیادہ جلدی سزا ملتی ہو اور جن چیزوں میں بھی اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی جاتی ہے ان میں سے کسی بھی چیز کا ثواب صلہ رحمی سے زیادہ جلدی نہیں ملتا اور جھوٹی قسم شہروں کو برباد کر کے رکھ دیتی ہے۔"

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن یعقوب بن زیاد طبری - یعقوب بن حمید کوئی - علی بن ظہیران کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن علی بن بھل مروزی - محمد بن عمرو رازی - حکام بن سلم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے: تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

لَيْسَ شَيْءٌ أَعْجَلُ ثَوَابًا مِنْ صَلَاةِ الرَّحِمِ وَلَيْسَ شَيْءٌ أَعْجَلُ عِقَابًا مِنَ الْبَغْيِ وَقِطْعَةُ الرَّحِمِ\*

(1579) - اخرجه الحسكفي في مسند الامام (307) والبيهقي في السنن الكبرى 35/10 في الايمان: باب ماجاء في اليمين الغموس

- وفي شعب الايمان (4842) - والطبراني في الاوسط 9610 - وعبد الرزاق (171/11) (20231) في الجامع: باب صلة الرحم



و اليمين الفاجرة تدع الديار بلاقع \*

”صلہ رحمی سے زیادہ جلدی ثواب کسی چیز کا نہیں ملتا اور کسی بھی چیز کی سزا سزا کرشی اور قطع رحمی سے زیادہ جلدی نہیں ملتی اور جھوٹی قسم شہروں کو برباد کر کے رکھ دیتی ہے۔“

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے ان کی سند کے ساتھ روایت کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

قال عليه الصلاة والسلام ما من عمل اطيع الله فيه اعجل ثوابا من صلة الرحم وما من عمل عصى الله فيه اعجل عقوبة من البغي\* واليمين الفاجرة تدع الديار بلاقع \*

”نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جن کاموں میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی جاتی ہے ان میں سے کسی کا بھی ثواب صلہ رحمی سے زیادہ جلدی نہیں ملتا اور جن کاموں میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی جاتی ہے ان میں سے کسی کی بھی سزا سزا کرشی سے زیادہ جلدی نہیں ملتی اور جھوٹی قسم شہروں کو برباد کر کے رکھ دیتی ہے۔“

انہوں نے یہ روایت محمد بن ریح (اور) احمد بن محمد بن بعل ترمذی ان دونوں نے - صالح بن محمد - حماد بن ابو حنیفہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے انہوں نے اپنی سند کے ساتھ یہ نقل کیا ہے:

انَّه قَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ الْيَمِينُ الْفَاجِرَةُ تَدْعُ الدِّيَارَ بِلَاقِعٍ \*

”نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جھوٹی قسم شہروں کو برباد کر کے رکھ دیتی ہے۔“

انہوں نے یہ روایت محمد بن ریح اور احمد بن محمد ان دونوں نے - صالح بن محمد - حماد بن ابو حنیفہ نے - امام ابو حنیفہ نے - ایک (نامعلوم شخص) - یحییٰ بن ابوکثیر کے حوالے سے - ابوسلمہ سے روایت کی ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

ما من عمل اطيع الله فيه اعجل ثواباً من صلة الرحم وما من عمل عصى الله تعالى فيه اعجل عقاباً من البغي \*

”جن کاموں میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی جاتی ہے ان میں سے کسی کا بھی ثواب صلہ رحمی سے زیادہ جلدی نہیں ملتا اور جن کاموں میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی جاتی ہے ان میں سے کسی کی بھی سزا سزا کرشی سے زیادہ جلدی نہیں ملتی۔“

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بن ابوقائل - محمد بن شوکہ - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے جو ان الفاظ تک ہے: بلاقع \*

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - عبد اللہ بن احمد - مقرئ - امام ابو حنیفہ نے - ناصح - یحییٰ بن ابوکثیر - مجاہد اور عکرمہ کے حوالے سے - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مانند نقل کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسنذ“ میں - صالح بن احمد - ابوبکر - محمد بن صالح کی - عبیدہ بن یحیث - یونس بن بکر کے

حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن مخلد عطار - محمد بن فضل - سعید بن سلیمان - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی

ہے۔\*

انہوں نے یہ روایت ابن عقده - حسن بن جعفر - جعفر بن حمید - علی بن ظیان - امام ابوحنیفہ سے اسی مضمون میں روایت کی

ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عبد الرحمن ثعلبی - محمد بغدادی - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ

سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبد الصمد - احمد بن محمد بن نصر ترمذی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت حسین بن حسین انطاکی - احمد بن عبد اللہ کندی - علی بن معبد - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ

سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت حسن بن محمد بن شعبہ - محمد بن عمران - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابو عبد اللہ بن حسین بن محمد بن خسرو طحی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو فضل احمد بن خیرون - ابو علی حسن بن شاذان -

قاضی ابونصر احمد بن اشکاب - عبد اللہ بن طاہر - اسماعیل بن توبہ قزوینی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی

ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوسن مبارک بن عبد الجبار - ابو محمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک ان کی

مذکورہ سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی انصاری نے یہ روایت - ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب - محمد بن احمد بن رزق اللہ - قاضی ابونصر

احمد بن نصر بن اشکاب زعفرانی - عبد اللہ بن طاہر قزوینی - اسماعیل بن توبہ قزوینی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے

روایت کی ہے۔

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن علی کلاعی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - اپنے والد محمد بن خالد بن علی - ان کے والد خالد

بن علی - محمد بن خالد وہب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

(1580) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) رُوِيَ هَذَا

الْحَدِيثُ عَنْ رَجُلٍ عَنْ مَخْبِي بْنِ أَبِي سَكْبَرٍ عَنْ أَبِي

سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

سے - یحییٰ بن ابوبکر کے حوالے سے - ابوسلمہ کے حوالے سے -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

حافظ ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو بخاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو بکر احمد بن علی بن محمد خطیب - ابو طاہر محمد بن احمد بن ابونصر - ابو حسین علی بن ربیعہ بن علی - حسین بن رشیق - ابو عبد اللہ محمد بن حفص طالقانی - صالح بن محمد ترمذی - حماد بن ابو حنیفہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - حسن بن ابو الحسن کے حوالے سے - حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

”اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے بارے میں اور جس چیز کا آدمی مالک نہ ہو اُس کے بارے میں نذر کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی اور اُن دونوں میں سے ہر ایک کا کفارہ وہی ہے جو قسم توڑنے کا کفارہ ہوتا ہے“۔

(1581) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَحْسَنَ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: مَتْنٌ رَوَايَاتٍ: لَا نَذَرَ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ وَلَا فِي مَمَالَا يَمْلِكُ وَكَفَّارَةُ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا كَفَّارَةُ يَمِينٍ\*

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - علی بن محمد بن سعید بن علی - سعید بن سلیمان - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔ امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

”قرآن میں جن بھی چیزوں کے کفارے کے بارے میں لفظ ”او“ استعمال ہوا ہو تو ان کاموں میں آدمی کو اختیار ہوتا ہے کہ آدمی اُن میں سے کوئی بھی کام کرے“۔

راوی کہتے ہیں: اس سے مراد کفارہ ہے (یعنی جن کفارہ جات میں لفظ ”او“ استعمال ہوا ہے ان میں سے کوئی ایک کفارہ ادا کیا جاسکتا ہے)۔

(1582) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادِ بْنِ إِبرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ: مَتْنٌ رَوَايَاتٍ: مَا كَانَ فِي الْقُرْآنِ ﴿أَوْ﴾ فَصَاحِبُهُ فِيهِ بِالْخِيَارِ أَيُّ ذَلِكَ شَاءَ فَعَلَّ يَعْنِي فِي الْكَفَّارَةِ\*

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن الامام ابو حنيفة ثم قال محمد ومن ذلك

(1581) قد تقدم في (1578)

(1582) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (721) - وابن ابي شيبة (98/3) في الايمان والنور: باب ما قالوا: ما كان

في القرآن - او - فصاحبه مخير فيه

قوله تعالى في كفارة اليمين (اطعام عشرة مساكين من اوسط ما تطعمون اهليكم او كسوتهم او تحرير رقبة) فاي الكفارات كفر بها يمينه اجزاه ولا يجزيه الصيام ان كان يجد بعض هذه الاشياء لان الله تعالى يقول (فمن لم يجد فصيام ثلاثة ايام) ولم يخيره في الصوم وهذا كله قول ابو حنيفة رضی اللہ عنہ\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے محمد فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان بھی اسی حکم سے تعلق رکھتا ہے جو قسم کے کفارے کے بارے میں ہے:

”10 مسکینوں کو کھانا کھلانا جو اس کا درمیانہ ہو جو تم اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو یا انہیں پہناتے ہو یا غلام آزاد کرنا۔“

تو آدمی ان میں سے قسم کے کفارے میں جو چیز بھی ادا کرے گا وہ جائز ہوگی البتہ اگر اس کے پاس ان میں سے کسی ایک قسم کے کفارے کی ادائیگی کی گنجائش ہو تو پھر اس کے لئے کفارے کے طور پر روزہ رکھنا جائز نہیں ہوگا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص اس کی گنجائش نہیں پاتا وہ تین روزے رکھے۔“

تو اللہ تعالیٰ نے روزہ رکھنے کے حوالے سے آدمی کو اختیار نہیں دیا ہے ان سب صورتوں میں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی فتویٰ ہے۔

امام ابوحنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلمان کے حوالے سے یہ

(1583)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

أَبِيهِمْ أَنَّهُ قَالَ:

روایت نقل کی ہے۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

مَنْ رَوَى: إِذَا جَعَلَ الرَّجُلُ مَالَهُ فِي الْمَسَاكِينِ

صَدَقَةً فَلْيَنْظُرْ مَا يَسَعُهُ وَيَسَعُ عِيَالَهُ فَلْيَمْسِكْهُ

وَلْيَتَصَدَّقْ بِالْفُضْلِ فَإِذَا آيَسَرَ تَصَدَّقْ بِمِثْلِ مَا

أَمْسَكَ\*

”جب آدمی اپنے مال کو مسکینوں میں صدقہ قرار دینے تو

اس کو اس بات کا جائزہ لے لینا چاہئے کہ اس کے لئے اور اس

کے اہل و عیال کے لئے کتنی ضرورت ہے؟ اتنا حصہ روک لے

اور جو اضافی چیز ہو اسے صدقہ کر دے بعد میں جب اس کے

پاس گنجائش ہو تو جتنا حصہ اس نے روک کے رکھا تھا اُسے پھر

صدقہ کر دے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن الامام ابو حنيفة\* ثم قال محمد وبه ناخذ

وهو قول ابو حنيفة رضی اللہ عنہ\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام

محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1583) (اخر جہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (272)۔ ابو یوسف فی الآثار 92۔ وعبدالرزاق (15993) 484/8 فی الامان

والنذور: باب من قال: مالي في سبيل الله - نحوه

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

معقل بن مقرن، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور بولے: میں نے یہ حلف اٹھایا ہے کہ میں اپنے بستر پر نہیں سوؤں گا، تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی:

”اے ایمان والو! تم ان پاکیزہ چیزوں کو حرام قرار نہ دو جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے حلال قرار دی ہیں۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - جعفر بن محمد بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

حافظ ابو عبداللہ بن خسرو نے یہ روایت - ابو فضل بن خیرون - ان کے ماموں ابویعلیٰ باقلانی - عبداللہ بن دوست علاف - قاضی عمر اشنانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) الامام ابو حنیفہ \* ثم قال محمد فی

آخره وجعل عليه كفارة عتق رقبة\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر اس کے آخر میں امام محمد فرماتے ہیں: اس پر غلام آزاد کرنے کے کفارے کو مقرر کیا گیا ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - ابو معشر زیاد بن کلیب کو کبھی کوئی - سعید بن جبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص یہ نذر مانے کہ وہ کسی غلام کو آزاد کرے گا تو اس پر اس غلام کو آزاد کرنا لازم ہوگا جس کی قیمت زیادہ ہو اگر اس کے پاس وہ چیز نہ ہو تو جو اس کے بعد کے مرتبے کی ہے اگر وہ بھی نہ ہو تو پھر اس کے بعد کے مرتبے کی ادائیگی لازم ہوگی۔“

(1585) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ

زَيْدِ بْنِ كَلَيْبِ الْكُوفِيِّ ثُمَّ الْكُوفِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتِي: مَنْ أَوْجَبَ نَذْرَ عَبْدٍ فَعَلَيْهِ أَفْضَلُ الْأَنْسَانِ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَالْبَدْيِ يَلِيهِ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَالْبَدْيِ يَلِيهِ\*

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - اسد بن محمد بن شیبہ - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - میثب بن شریک کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1586) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

”میں روایت: اُقْسِمُ بِاللَّهِ وَأَشْهَدُ بِاللَّهِ وَأَحْلِفُ بِاللَّهِ وَعَلَى عَهْدِ اللَّهِ وَعَلَى ذِمَّةِ اللَّهِ وَعَلَى نَذْرِ اللَّهِ وَهُوَ يَهُودِيٌّ وَهُوَ نَصْرَانِيٌّ وَهُوَ مَجُوسِيٌّ وَهُوَ بَرِيءٌ مِنَ الْإِسْلَامِ كُلِّ هَذَا يَمِينٌ يَكْفُرُ لَهَا إِذَا حَنَّتْ“

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

”یہ الفاظ ”میں قسم اٹھاتا ہوں“، ”میں اللہ کے نام کی قسم اٹھاتا ہوں“، ”میں گواہی دیتا ہوں“، ”میں اللہ کے نام کی گواہی دیتا ہوں“، ”میں حلف اٹھاتا ہوں“، ”میں اللہ کے نام کا حلف اٹھاتا ہوں“ یا ”مجھ پر اللہ کا عہد لازم ہے“ یا ”مجھ پر اللہ کا ذمہ لازم ہے“ یا ”مجھ پر اللہ کی نذر لازم ہے“ یا یہ کہ ”اب میں یہودی ہو جاؤں“ یا ”عیسائی ہو جاؤں“ یا ”مجوسی ہو جاؤں“ یا ”اسلام سے بری الذمہ ہو جاؤں“ (اگر میں ایسا نہ کروں) تو ان سب صورتوں میں قسم لازم ہوتی ہے اگر آدمی اس میں حانث ہو جائے تو اس کا کفارہ دے گا۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) الامام ابو حنیفہ ثم قال محمد وبہ ناخذ  
وهو قول ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1587) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ:

”قسم کا کفارہ دس مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے جس میں سے ہر مسکین کو گندم کا نصف صاع کھلایا جائے گا یا انہیں کپڑے پہنانا ہے اور وہ ایک کپڑا ہوگا یا غلام آزاد کرتا ہے اور جو شخص اس کی

(1586) (اخر جہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار) (709) - وعبدالرزاق (480/8) (15973) فی الایمان والنذور: باب من حلف علی

ملة غیر الاسلام - وابن ابی شیبہ (86/3) (12335) فی الایمان والنذور: من قال: اقسام باللہ واللہ علی نذر - سواء

(1587) (اخر جہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار) (710) - وابن ابی شیبہ (73/3) (12194) فی الایمان والنذور: فی کفارہ الیمین

من قال: نصف صاع - وعبدالرزاق (512/8) (16097)

گنہگار نہیں پاتا، تو وہ تین دن مسلسل روزے رکھے گا، اس کے لئے ان روزوں کے درمیان فرق کرنا (یعنی کوئی روزہ چھوڑنا) جائز نہیں ہے، کیونکہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرات میں یہ الفاظ ہیں۔

”تو تین دن کے مسلسل روزے ہوں گے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) الامام ابو حنیفہ\* ثم قال محمد وبہ ناخذ وهو قول ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے، پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں، امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1588)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

”جب تم قسم کے کفارے میں کھانا کھانے کا ارادہ کرو تو صبح اور شام (دو وقت کا کھانا) کھلاؤ۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) الامام ابو حنیفہ\* ثم قال محمد وبہ ناخذ وهو قول ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے، پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں، امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1589)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سَمَّاكِ بْنِ حَرْبِ الْبَكْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ قَالَ: امام ابو حنیفہ نے۔ سماک بن حرب بکری۔ محمد بن منتشر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

”ایک شخص حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور بولا: میں نے یہ نذر مانی ہے کہ میں اپنے بیٹے کو قربان کر دوں گا، تو

(1588) (اخر جہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (711)۔ ابو یوسف فی الآثار 168)

(1589) (اخر جہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (725)۔ عبد الرزاق (15905) فی الایمان والنذور: باب من نذر لیحرق نفسه

۔ وابن ابی شیبہ 104/3 (12512) فی الایمان والنذور: فی الرجل یقول: وهو یحرقه۔ والبیہقی فی السنن الکبری 73/10۔ وفی

المعرفة (5834)۔ والطبرانی فی الکبیر (11443)

انہوں نے کہا: تم مسروق کے پاس جاؤ اور اس سے دریافت کرو! پھر اس کے جواب کے بارے میں مجھے بھی بتانا اس شخص نے ایسا ہی کیا تو مسروق نے اس سے کہا: اگر تو وہ کوئی مومن ہو (یعنی تمہارا بیٹا) اگر مومن ہو) اور تم نے اس کو قتل کر دیا تو تم جہنم کی طرف جلدی جاؤ گے اور اگر وہ کافر ہو تو تم اسے جہنم کی طرف جلدی بھیج دو گے اس لئے تم ایک ذبیہ قربان کرو وہ تمہارے لئے کفایت کر جائے گا اس شخص نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو اس بارے میں بتایا تو انہوں نے فرمایا: میں بھی یہی کہتا ہوں۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابن احید بن کاس - احمد بن حازم - عبید اللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابو عبداللہ حسین بن محمد بن خسرو یحییٰ نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو فضل احمد بن حسن بن خیرون - ابو علی حسن بن احمد بن شاذان - ابونصر احمد بن نصر بن اشکاب قاضی بخاری - عبداللہ بن طاہر قزوینی - اسماعیل بن توہب قزوینی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

(1590) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّبِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: مَتَنُ رِوَايَاتٍ: فِي الرَّجُلِ يَجْعَلُ عَلَى نَفْسِهِ لِلَّهِ أَنْ يَذْبَحَ نَفْسَهُ عَلَيْهِ أَنْ يَذْبَحَ كَبِشًا أَوْ شَاةً.

امام ابوحنیفہ نے - سماک بن حرب - محمد بن منتشر کے حوالے سے - حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

”وہ ایسے شخص کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: جو شخص اللہ کے نام پر اپنے ذمے سے یہ بات لازم کرتا ہے کہ وہ خود کو ذبح کر دے گا، تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایسے شخص پر یہ لازم ہے کہ وہ ذبیہ یا بکری ذبح کرے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

(1591) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ



إِبْرَاهِيمَ:

مُتَن رَوَايَت: فَمِنَ الرَّجُلِ يَجْعَلُ عَلَيَّ نَفْسِيهِ أَنْ  
يَنْحَرُ إِنَّهُ أَنْ عَلَيْهِ مِائَةٌ نَاقَةٍ يَنْحَرُهَا\*

ابراہیم نخعی کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل  
کیا ہے:

”جو اپنے اوپر یہ بات لازم قرار دیتا ہے کہ وہ اپنے بیٹے کو  
قربان کر دے گا تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اس پر ایک سواونٹوں  
کو قربان کرنا لازم ہوگا۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن الامام ابو حنیفہ \* قال محمد ولسنا ناخذ

بهذا وانما ناخذ بقول ابن عباس رضی اللہ عنہما ومسروق بن الاعدع وهو قول ابو حنیفہ \*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے۔ انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے امام محمد  
فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے ہیں بلکہ ہم حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور مسروق بن اجدع کے قول کے مطابق  
فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1592)۔۔۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے۔۔۔ حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ  
روایت نقل کی ہے۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

”کفارات میں سے کسی بھی کفارے میں مکاتب غلام یا  
ام ولد کنیز یا مدبر غلام کو آزاد کرنا درست نہیں ہے اور ظہار کے  
کفارے میں نابالغ (غلام) یا کافر غلام کو آزاد کیا جاسکتا ہے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن الامام ابو حنیفہ \* ثم قال محمد وبهذا

كله ناخذ الا في خصلة واحدة اذا اعتق مكاتباً ما ادى شيئاً من مكاتبته اجزاه ذلك وهو قول ابو  
حنیفة رضی اللہ عنہ \*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام  
محمد فرماتے ہیں: ہم ان تمام صورتوں کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں، لیکن ایک صورت کا معاملہ مختلف ہے جب آدمی اپنے کسی ایسے

(1591)۔۔۔ اخر جہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (724)۔۔۔ وابن ابی شیبہ (104/3) (12519) فی الایمان والنذور: فی الرجل یقول

هوینحراہ۔ عن ابراہیم فی رجل نذر ان ینحراہ۔ قال: یحجہ وینحربہ

(1592)۔۔۔ اخر جہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (712)۔۔۔ وابن ابی شیبہ (79/3) (12256) فی الایمان والنذور: فی عتق المدبر فی

الکفارات۔ وعبد الرزاق (511/8) (16090) فی الایمان والنذور: باب اطعام عشر مساکین او کسوتهم

مکاتب عامہ کو ذکر کرنے جس نے کمات کی رقم میں سے کچھ بھی ادا نہ کیا ہو تو اس کے لئے یہ جائز ہے امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

”قسم کی دو قسمیں ہوتی ہیں ایک وہ قسم ہے جس کا کفارہ دیا جاتا ہے اور ایک وہ قسم ہے جس میں استغفار کیا جاتا ہے وہ قسم جس کا کفارہ ادا کیا جاتا ہے اس کی صورت یہ ہوگی: کہ آدمی یہ کہے: اللہ کی قسم! میں یہ کام ضرور کروں گا اور وہ قسم جس میں استغفار کرنا ضروری ہے اس میں یہ ہے: آدمی نے یہ کہا ہو: اللہ کی قسم! میں نے یہ کام کیا ہے۔“

(1593) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

مَثْنُ رَوَايَاتٍ: الْبَيْمَانُ بَيْمَانٌ يَمِينٌ تَكْفَرُ وَيَمِينٌ فِيهَا الْإِسْتِغْفَارُ فَالْيَمِينُ الَّتِي تَكْفَرُ فَالرَّجُلُ يَقُولُ وَاللَّهِ لَا فَعَلْتَنَ وَالْيَمِينُ فِيهَا الْإِسْتِغْفَارُ فَالَّذِي يَقُولُ وَاللَّهِ لَقَدْ فَعَلْتُ\*

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے۔ انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

امام ابوحنیفہ نے - عبید اللہ بن عمر - سعید بن ابوسعید مہمیری کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

”جو شخص قسم کا حلف اٹھا کر ”انشاء اللہ“ کہہ دیتا ہے تو اس پر حانت ہونا لاگو نہیں ہوگا“ (یہ روایت موقوف ہے)

(1594) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ

بْنِ عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:

مَثْنُ رَوَايَاتٍ: مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَقَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَلَا حَنْتَ عَلَيْهِ - مَوْقُوفٌ\*

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ کہتے ہیں: حمزہ بن حبیب زیات - حسن بن زیاد - ابو یوسف اور اسد بن عمرو نے یہ روایت امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔ حافظ ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خرون نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو فضل احمد بن حسن بن خرون - ابو علی حسن بن احمد ابن ابراہیم بن شاذان - ابوالضر احمد بن نصر بن اشکاب قاضی بخاری - عبداللہ بن طاہر قرظوی - اسماعیل بن توہب قرظوی - محمد بن حسن کے

(1593) اخراجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (728) - وعبدالرزاق (491/8) (16019) باب من قال: علی مائة رقبة من ولد اسماعیل - وما لا یکفر من الایمان

(1594) اخراجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (715) - وعبدالرزاق (516/8) (16111) و (16115) باب الاستثناء فی الیمین - و البیہقی فی السنن الکبریٰ 46/10 فی الایمان: باب الاستثناء فی الیمین

حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

ثم قال محمد فبهذا كله ناخذ وهو قول ابو حنيفة في الايمان كلها اذا كان قوله ان شاء الله  
موصولاً بكلامه قبل كلامه او بعد كلامه\*

پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم ان سب صورتوں کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی ان تمام قسموں کے بارے میں یہی  
قول ہے جب کہ آدمی نے اپنے کلام کے ساتھ ہی ”ان شاء اللہ“ کہا ہو اس سے پہلے کہا ہو یا اس کے بعد کہا ہو۔  
امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

(1595)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:  
مَتْنُ رِوَايَةٍ: مَنْ حَلَفَ عَلَيَّ يَمِينٍ فَقَالَ إِنْ شَاءَ  
اللَّهُ مُتَّصِلًا فَقَدْ حَرَجَ عَنِ الْيَمِينِ\*  
امام ابوحنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلمہ کے حوالے سے یہ  
روایت نقل کی ہے۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:  
”جو شخص قسم اٹھا کر حلف اٹھائے اور پھر اس کے ساتھ ہی  
انشاء اللہ“ کہہ دے تو وہ اپنی قسم کی پابندی سے نکل جاتا ہے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔  
(1596)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ:  
مَتْنُ رِوَايَةٍ: إِنَّهُ قَالَ الْإِسْتِثْنَاءُ إِذَا كَانَ مُتَّصِلًا وَلَا  
فَلَا شَيْءَ\*  
امام ابوحنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلمہ کے حوالے سے یہ  
روایت نقل کی ہے۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:  
”استثناء (جب قسم کے الفاظ) کے ساتھ متصل ہوگا تو  
ٹھیک ہے ورنہ اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن الامام ابو حنيفة رضى الله عنه \* قال  
محمد وبهذا كله ناخذ وهو قول ابو حنيفة وذلك يجزئه وان لم يرفع به صوته  
امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام  
محمد فرماتے ہیں: ہم ان سب صورتوں کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے اگر آدمی بلند آواز میں استثنیٰ کے  
کلمات نہیں کہتا تو بھی اس کے لئے یہ جائز ہے۔

(1597)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ:  
مَتْنُ رِوَايَةٍ: مَنْ حَلَفَ عَلَيَّ يَمِينٍ فَقَالَ إِنْ شَاءَ  
اللَّهُ مُتَّصِلًا فَقَدْ حَرَجَ عَنِ الْيَمِينِ\*  
امام ابوحنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلمہ کے حوالے سے یہ

(1595) (اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (714) في الايمان والنذور: باب الاستثناء في اليمين)  
(1596) (اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (716) في الايمان والنذور: باب الاستثناء في اليمين  
-وعبدالرزاق (8/518) (16122) عن الثوري نحوه

(1597) (اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (717) في الايمان والنذور: باب الاستثناء في اليمين -وعبدالرزاق  
(8/519) (16126) في الايمان: باب الاستثناء في اليمين

إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

روایت نقل کی ہے۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

”جب آدمی استثناء میں صرف ہونٹوں کو حرکت دے لے“

تو اس نے استثناء کر لیا (یعنی بلند آواز میں استثناء کرنا ضروری نہیں

ہے)۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخرجہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) الامام ابو حنیفہ\* ثم قال محمد وبهذا

ناخذ وهو قول ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1598)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عُمَانَ بْنِ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ:

”متن روایت: مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَقَالَ إِنَّ شَاءَ

اللَّهِ فَقَدْ اسْتَنْتَى“

امام ابوحنیفہ نے۔ عثمان بن عبد اللہ بن موبہ۔ ان کے

والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن

مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”جو شخص قسم کے ہمراہ حلف اٹھاتے ہوئے ”انشاء اللہ“

کہہ دے تو اس نے استثناء کر لیا۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو نخعی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ شیخ ابوسعید محمد بن عبد الملک ادیب۔ ابن قشیش۔

ابوبکر ابہری۔ ابو عمرو بہرانی۔ ان کے دادا عمرو بن ابو عمرو۔ محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1599)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عُتْبَةَ بْنِ

عَبْدِ اللَّهِ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُمْ أَنَّهُمَا قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وآلِهِ وَسَلَّمَ:

(1598) (اخرجہ) محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (713) في الايمان والمنذور: باب الاستثناء في اليمين - وعبد الرزاق

(16115) في الايمان والمنذور: باب الاستثناء في اليمين - والبيهقي في السنن الكبرى 46/10

(1599) نقلت: وقد اخرج ابن حبان (4343) - وابو يعلى (2675) - والطحاوي في شرح مشكل الآثار 378/3 عن ابن

عباس - قال - قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والله لا غزون قريشاً - والله لا غزون قريشاً والله لا غزون قريشاً سكت - فقال ان شاء

الله

ارشاد فرمایا ہے:

متن روایت: مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَقَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ  
”جو شخص قسم اٹھائے اور پھر انشاء اللہ تعالیٰ کہہ دے تو اس  
تعالیٰ فَقَدْ اسْتَسْنَى“  
نے استثناء کر لیا۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ ظہیر بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس احمد بن محمد بن عقده - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ان کے چچا حسین بن سعید نے اپنے والد - کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

حافظ ابو عبد اللہ حسین بن خرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو فضل احمد بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی باقلانی - ابو عبد اللہ بن دوست علاف - قاضی عمر بن حسن اشثانی - منذر بن محمد بن منذر قباوسی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ان کے چچا - ان کے والد سعید بن الیونجم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر اشثانی نے امام ابوحنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

(1600) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادِ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا:  
امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلمہ - ابراہیم نخعی کے  
حوالے سے - ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں

یہ بات نقل کی ہے:

متن روایت: إِنَّهَا قَالَتْ فِي اللَّغْوِ هُوَ كُلُّ شَيْءٍ  
يَصِلُ بِهِ الرَّجُلُ كَلَامَهُ لَا يُرِيدُ يَمِينًا وَلَا وَاللَّهِ وَبَلَى  
وَاللَّهُ وَمَا لَا يَعْقِدُ عَلَيْهِ قَلْبُهُ“  
”لغو قسم کے بارے میں وہ یہ فرماتی ہیں: اس سے مراد ہر وہ  
چیز ہے جس کے ذریعے آدمی اپنے کلام کو ملاتا ہے (یعنی کلام کے  
دوران تکلیف کلام کے طور پر وہ کلمات استعمال کرتا ہے) اس کا ارادہ  
قسم اٹھانے کا نہیں ہوتا جیسے: جی نہیں! اللہ کی قسم! جی ہاں! اللہ کی  
قسم! اور ہر وہ چیز جس پر اس کا دل (بات کو) پختہ نہ کرنا چاہ رہا ہو  
(وہ اس میں شامل ہوگی)“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنيفة ثم قال محمد وبه تاخذ  
ومن اللغو ايضاً الرجل يحلف على الشيء يرى انه على ما حلف عليه فيكون على غير ذلك فهو  
ايضاً من اللغو وهو قول ابو حنيفة رضي الله عنه\*

امام محمد بن حسن شيباني نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام  
محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں لغو قسم میں یہ بات بھی شامل ہے کہ آدمی کسی چیز کے بارے میں حلف اٹھالے اور

ہو کر گت ہو کر وہ بات کہ سنی ہی ہوگی جس کے بارے میں اس نے قسم اٹھائی ہے، حالانکہ اصل حقیقت اس سے مختلف ہو تو یہ چیز بھی حتمی طور پر صحیح اور درست ہے۔

(1607) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ

امام ابو حنیفہ نے - بشم کے حوالے سے - حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

”ایک شخص ان کے پاس آیا اور وہ بولا: میں نے یہ نذر مانی ہے کہ میں ایک پورا دن رات تک عار حرام پر برہنہ کھڑا ہوں گا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم اپنی نذر کو پورا کرو پھر وہ شخص حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور ان کے سامنے یہ بات بیان کی، تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا: کیا تم نماز نہیں پڑھتے ہو؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں پڑھتا ہوں، انہوں نے دریافت کیا: کیا تم برہنہ نماز ادا کرو گے؟ اس نے جواب دیا: جی نہیں! حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا: تو کیا پھر تم ایسی صورت میں حائض نہیں ہو جاؤ گے؟ شیطان یہ چاہتا ہے کہ وہ تمہارے ساتھ سحر اپن کرے اور تم پر نئے وہ بھی نئے اور اس کا لشکر بھی نئے اس لئے تم جاؤ اور ایک دن کا اعتکاف کرو اور قسم کا کفارہ دے دینا، پھر وہ شخص آیا اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس ٹھہرا اور انہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کے بارے میں بتایا، تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ابن عباس جو استنباط کر سکتے ہیں، ہم میں سے کون اس کی قدرت رکھتا ہے؟

\*\*\*

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عبداللہ محمد بن خالد عطار - بشر بن موسیٰ - ابو عبدالرحمن مرقی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ \*

حافظ ابو عبداللہ حسین بن محمد بن خسرو ثعلبی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو حسین مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابو منصور محمد بن محمد بن عثمان - ابو بکر احمد بن جعفر بن حمدان - بشر بن موسیٰ - ابو عبدالرحمن مرقی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1601) اخبرجہ ابن ابی شیبہ (70/3/12152) فی الایمان والنذور: من قال: لا تلذ فی معصیة الله ولا فیما لا یملک وعبدالرزاق (438/8/15836) فی الایمان والنذور: باب لا تلذ فی معصیة الله - والبیہقی فی السنن الکبریٰ 72/10 فی الایمان: باب من جعل لیه کفارہ مرلو عابدون ذکر القصة

## الْبَابُ الرَّابِعُ وَالشَّلَاثُونَ فِي الدَّعْوَى

### چونتیسواں باب: دعویٰ کے بارے میں روایات

امام ابو حنیفہ نے - ابو زبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

”و آدمی ایک اونٹنی کے بارے میں مقدمہ لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ان میں سے ہر ایک نے یہ گواہ پیش کیا کہ اس اونٹنی کی پیدائش اس کے ہاں ہوئی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے حق میں فیصلہ دیا جس کے قبضے میں وہ اونٹنی تھی“۔

(1602) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

مُتَن رَوَايَاتٍ: أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَيْهِ فِي نَاقَةٍ وَأَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ بَيِّنَةً أَنَّهَا تَتَجَثَّ عِنْدَهُ فَقَضَىٰ بِهَا لِلَّذِي هِيَ فِي يَدِهِ

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن منذر - احمد بن عبد اللہ کندی - ابراہیم بن جراح - امام ابو یوسف قاضی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس احمد بن محمد بن سعید بن عقده - اسحاق بن حاتم انباری - احمد بن عبد اللہ کندی - ابراہیم بن جراح - امام ابو یوسف قاضی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ \*

انہوں نے یہ روایت ابو عباس بن عقده - داؤد بن یحییٰ - محمد بن علاء - محمد بن بشر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - حسین بن حسین انطاکی - احمد بن عبد اللہ کندی - علی بن معبد - امام ابو یوسف قاضی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ \*

قاضی محمد بن عبد الباقی انصاری نے یہ روایت - ابو محمد جوہری - ابو بکر احمد بن جعفر بن حمدان - بشر بن موسیٰ - مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1603) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ بْنِ

(1602) اخرجه الحصكفي في مسند الامام (497) - والبيهقي في السنن الكبرى 256/10 في الدعوى والبيانات - وفي المعرفة

(5984) في الدعوى - والدارقطني 209/4 من طريق ابي حنيفة

حَبِيبِ الصَّيْرِ فِي عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:  
متن روایت: أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي نَاقَةٍ فَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا إِنَّهَا نَتَجَتْ عِنْدَهُ وَأَقَامَ بَيْنَهُمَا فَفَضَى بِهَا لِلَّذِي فِي يَدِهِ

یہ روایت نقل کی ہے۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

”دو آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک اونٹنی کے سلسلے میں مقدمہ لے کر آئے ان میں سے ہر ایک کا یہ کہنا تھا کہ یہ اونٹنی اس کے ہاں پیدا ہوئی تھی اور انہوں نے اس بارے میں ثبوت (یعنی گواہی) بھی پیش کر دی، تو نبی اکرم ﷺ نے اس کے حق میں فیصلہ دیا جس کے وہ قبضے میں تھی۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوبکر محمد بن عمران بن موسیٰ ہمدانی۔ محمد بن عبد اللہ بن منصور۔ یزید بن نعیم۔ امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے اس کو اپنی ”مسند“ میں۔ ابوحسین مبارک بن عبد الجبار صیرفی۔ ابومحمد جوہری۔ حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک ان کی مذکورہ سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو عبد اللہ بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوحسین مبارک بن عبد الجبار صیرفی۔ ابومنصور محمد بن عثمان۔ ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان۔ بشر بن موسیٰ۔ ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1604)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

امام ابو حنیفہ نے۔ حماد۔ شعبی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں:

متن روایت: الْمَدْعَى عَلَيْهِ أَوْلَى بِالْيَمِينِ إِذَا لَمْ تَكُنْ لَهُ بَيْنَةٌ

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جس کے خلاف دعویٰ کیا گیا ہے وہ قسم اٹھانے کا زیادہ حق دار ہے جبکہ اس کے پاس کوئی ثبوت نہ ہو۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابومحمد بخاری نے یہ روایت۔ محمد بن منذر بن سعید ہروی۔ احمد بن عبد اللہ کندی۔ ابراہیم بن جراح۔ امام ابو یوسف قاضی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ احمد بن علی بن شعیب۔ احمد بن عبد اللہ حلاج۔ ابراہیم بن جراح۔ امام (1603) قد تقدم فی (1602)

(1604) أخرجه الحصكفي في مسند الامام (494) - وابن حبان (5082) - وعبد الرزاق (15193) - والشافعي 181/2 - والبخاري (4552) في التفسير - والطبراني في الكبير (11225) - والبيهقي في السنن الكبرى 252/10 - والبعثي في شرح السنة (250) - واحمد 343/1



ابو یوسف قاضی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی انصاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو عثمان عبد الصمد بن علی بن حسن بن مامون۔ ابو حسن علی بن عمر دارقطنی۔ ابو عبد اللہ حسین بن حسین بن عبد الرحمن انطاکی۔ احمد بن عبد اللہ بن احمد کندی۔ ابراہیم بن جراح۔ امام ابو یوسف قاضی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1605)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے۔ عمرو بن شعيب۔ ان کے والد اور دادا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

متن روایت: أَلَيْسَ عَلَى الْمُتَدْعَى وَالْيَمِينِ عَلَى الْمُتَدْعَى عَلَيْهِ إِذَا أَنْكَرَ\*

”دعویٰ کرنے والے پر ثبوت کی فراہمی لازم ہوتی ہے اور جس کے خلاف دعویٰ کیا گیا ہو اگر وہ انکار کر دے تو اس پر قسم اٹھانا لازم ہوتا ہے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ ظہیر بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ احمد بن محمد بن سعید ہمدانی۔ عبد اللہ بن محمد بن یعقوب بخاری۔ احمد بن ابوصالح۔ محمد بن خنزام زاہد۔ ہشام بن عبد اللہ کندی۔ امام ابو یوسف قاضی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1606)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ:

امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

”جب کسی شخص سے حلف لیا جائے اور وہ مظلوم ہو تو جو اس نے نیت کی ہے اور جو اس نے چھپایا ہے اس میں قسم اٹھانے گا اور جب وہ ظالم ہو تو اس بارے میں حلف لینے والے کی نیت کا اعتبار کیا جائے گا۔“

متن روایت: أَنَّهُ قَالَ إِذَا اسْتُحْلِفَ الرَّجُلُ وَهُوَ مَظْلُومٌ فَأَلْيَمِينُ عَلَى مَا نَوَى وَعَلَى مَا وَرَى وَإِذَا كَانَ ظَالِمًا فَأَلْيَمِينُ عَلَى نِيَّةِ الْمُسْتَحْلِفِ

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن الامام ابو حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ

اليمين في ذلك على ما بينته وبين الله تعالى وهو قول ابو حنيفة\*

(1605) اخرجہ البيهقي في السنن الكبرى 123/8 في القسامة: باب اهل القسامة والبداية فيها مع اللوث بايمان المدعى و10/256 في الدعوى: باب المتداعيين يتداعيان شيئا في يداحدهما - والترمذی (1341) في الدعوى: باب ماجاء في ان البينة على المدعى واليمين على المدعى عليه

(1606) اخرجہ محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (727) في الايمان والندور: باب ما حلف وهو مظلوم - وعبدالرزاق (16025) في الايمان والندور: باب اليمين بما يصدق صاحبك وشك الرجل في يمينه - والعثماني في اعلان السنن 483/11

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ اس بارے میں قسم سے مراد وہ مفہوم مراد ہوگا جو آدمی اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ہو۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1607) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

امام ابوحنیفہ نے - ابراہیم - شریح بن حارث کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

”متن روایت: أَنَّهُ قَضَى بِالْبَيْتَةِ عَلَى الْمُدْعَى وَالْيَمِينِ عَلَى الْمُدْعَى عَلَيْهِ إِذَا أَنْكَرَ“

”آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ ثبوت کی فراہمی مدعی پر لازم ہوتی ہے اور جس کے خلاف دعویٰ کیا گیا ہو وہ جب انکار کرنے تو اس پر قسم اٹھانا لازم ہوتا ہے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ حسین بن محمد ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - ابو عبد اللہ محمد بن علی بن حسین - ابو احمد محمد بن عبد اللہ بن احمد بن جامع - ابوبکر محمد بن حسن بن ابراہیم - اسحاق بن خالد بن یزید (اور) - عبد اللہ بن عبد الرحمن قرظی ان دونوں نے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1608) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

”متن روایت: الْبَيْتَةُ عَلَى الْمُدْعَى وَالْيَمِينُ عَلَى الْمُدْعَى عَلَيْهِ وَكَانَ لَا يُوَدُّ الْيَمِينُ“

”مدعی پر ثبوت کی فراہمی لازم ہوتی ہے اور مدعا علیہ پر قسم اٹھانا لازم ہوتا ہے اور اس صورت میں وہ (یعنی مدعی) قسم کو مسترد نہیں کر سکتا۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخر جہد) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنيفة \* ثم قال محمد وجبه

ناخذ وهو قول ابو حنيفة\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1607) (اخر جہد) البيهقي في السنن الكبرى 10/253 - وفي المعرفة 7/366 (5873) والدارقطني 4/205

(1608) (اخر جہد) محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (786) في البيوع: باب من ادعى دعوى حق على رجل

## الْبَابُ الْخَامِسُ وَالثَّلَاثُونَ فِي الشَّهَادَاتِ

### پینتیسواں باب: گواہیوں کے بارے میں روایات

امام ابو حنیفہ نے - حماد - ابراہیم نخعی - ابو عبد اللہ کے حوالے سے - حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

”ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ایک دیہاتی کے ساتھ موجود تھے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی سووے کے طے ہونے کا انکار کر رہا تھا تو حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سووے کر لیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہیں کیسے پتہ چلا ہے؟ انہوں نے عرض کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم آسمان سے وحی کے بارے میں اطلاع لے کر آتے ہیں تو ہم اس بارے میں آپ کی تصدیق کر دیتے ہیں (تو اس دنیاوی سووے کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کیوں نہیں کریں گے؟)۔“

راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی گواہی کو دود گواہیوں کے برابر قرار دیا۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابو بکر احمد بن حمدان بن ذی نون - محمد بن حسین جریری - ابو جنادہ حصین بن محارق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

(1609) اخرجہ السطہاوی فی شرح معانی الآثار 4/146 - وفی شرح مشکل الآثار (4802) - واحمد 5/216 - وابوداؤد (3607) - وابن ابی عاصم فی الأحاد والمثنی (2085) - والظہرانی فی الکبیر 22 (946) - والحاکم فی المستدرک 17/2 والبیہقی فی السنن الکبری 10/145

انہوں نے یہ روایت جعفر بن محمد باقانی - محمد بن احمد ازدی - آدم بن حوشب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بن ابومقاتل - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ عبدالحمید حماتی سے نقل کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - جعفر بن محمد بن مروان - ابوطاہر - علی بن عبید اللہ - محمد بن اسحاق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے اس کے الفاظ یہ ہیں:

جعل شهادة خزيمة بشهادة رجليين

آپ نے حضرت خزیمہ کی گواہی کو دو آدمیوں کی گواہی کے برابر قرار دیا ہے۔

انہوں نے یہ روایت انہی الفاظ کے ساتھ - احمد بن محمد - یوسف بن موسیٰ - عبدالرحمن بن عبدالصمد - ان کے دادا کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے: اور اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: "ان کے انتقال تک"

انہوں نے یہ روایت عبدالصمد بن فضل - (اور) حمدان بن ذی نون (اور) احید بن حسین مامیانی ان سب نے - مکی بن ابراہیم نسبی - اسحاق بن ابراہیم - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - مغیث بن بدیل - خارجہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن صالح الحلجی - احمد بن یعقوب - آدم بن حوشب ہمدانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ حسین بن محمد بن خسرو الحلجی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابوسعید احمد بن عبدالجبار بن احمد بن قاسم - قاضی ابوقاسم تنوخی - ابوقاسم بن عثمان - احمد بن محمد بن سعید بن عقده - جعفر بن محمد بن مروان - ابوطاہر احمد بن علی بن عبید اللہ بن عمر - محمد بن اسحاق بن سیار کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن صالح ترمذی - محمد بن مصطفیٰ حمصی - عبداللہ بن یزید کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - صالح بن احمد - عبید اللہ مقبری - ابوعبدالرحمن بن یزید مقبری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے مختصر طور پر روایت کی ہے۔

ان النبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ جعل شهادة خزيمة بشهادة رجليين\*

نبی اکرم ﷺ نے حضرت خزیمہ کی گواہی کو دو آدمیوں کی گواہی کے برابر قرار دیا ہے۔

انہوں نے یہ روایت مکمل طور پر - صالح بن احمد - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حماتی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔

(1610) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنِ

امام ابوحنیفہ نے - حماد کے حوالے سے - ابراہیم نخعی کے

حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

إِبْرَاهِيمَ:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

مَتْنُ رِوَايَتٍ: فِي قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿شَهَادَةُ بَيْنَكُمْ إِذَا

”تمہارے درمیان گواہی ہوگی جب تم میں سے کسی شخص کو موت آنے لگے۔“

خَضَرَ أَحَدَكُمْ الْمَوْتُ﴾ الْآيَةُ قَالَ الْآيَةُ مَنْسُوخَةٌ\*

ابراہیمؑ فرماتے ہیں: یہ آیت منسوخ ہے۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن الامام ابو حنیفہ ثم قال محمد وبہ ناخذ وهو قول ابو حنیفہ وانما یعنی بہذہ الشہادۃ عند حضور الموت علی الوصیۃ اذا لم یکن احد من المسلمین جاز شہادۃ اهل الذمۃ علی وصیۃ المسلم ثم نسخ ذلك فلا تجوز شہادۃ الدمی علی وصیۃ المسلم وغیرها وانما تقبل شہادۃ المسلمین\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ گواہی مرنے کے قریب وصیت کے بارے میں ہوتی ہے کہ اگر وہاں کوئی مسلمان موجود نہ ہو تو مسلمان کی وصیت کے بارے میں ذمی کی گواہی درست ہوگی۔ پھر اسے منسوخ قرار دیا گیا اب مسلمان کی وصیت یا کسی اور معاملے کے بارے میں ذمی کی گواہی جائز نہیں ہوگی صرف مسلمان کی گواہی قبول کی جائے گی۔

(1611)۔۔۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے۔۔۔ حماد کے حوالے سے۔۔۔ ابراہیمؑ فرمایا کہ یہ قول نقل کیا ہے:

مَتْنُ رِوَايَتٍ: شَهَادَةُ النِّسَاءِ جَائِزَةٌ فِي كُلِّ شَيْءٍ مَا خَلَا الْحُدُودَ وَالْقِصَاصِ

”حدود اور قصاص کے معاملات کے علاوہ تمام معاملات میں خواتین کی گواہی درست ہوتی ہے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) الامام ابو حنیفہ \* ثم قال محمد ونحن

نقول ما خلا الحدود والقصاص وهو قول ابو حنیفہ\*

(1610) (اخر جہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (639) فی الشہادات: باب شہادۃ اهل الذمۃ علی المسلمین۔۔۔ ابو یوسف فی الآثار 162

(1611) (اخر جہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (646)۔۔۔ والبیہقی فی السنن الکبریٰ 148/10 فی الشہادات: باب الشہادۃ فی الطلاق والرجعة وما فی معنہا من النکاح والقصاص والحدود۔۔۔ عبد البرزاق 330/8 (15406)۔۔۔ وابن ابی شیبہ 528/5 (28707) فی الشہادۃ النساء فی الحدود

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے، پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم یہ کہتے ہیں: جب کہ معاملہ حدود یا قصاص کے علاوہ ہو۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔  
حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔

(1612)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ  
امام ابوحنیفہ نے۔ حماد کے حوالے سے۔ ابراہیم نخعی کے  
ابراہیم: بارے میں یہ بات نقل کی ہے:  
متن روایت: أَنَّهُ كَانَ يُجِيزُ شَهَادَةَ الْمَرْأَةِ عَلَى  
الْإِسْتِهْلَالِ فِي الصَّبِيِّ\*  
خاتون کی گواہی کو درست قرار دیتے ہیں۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن الامام ابو حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ  
اذا كانت عدلة مسلمة\* وكان ابو حنيفة يقول لا تقبل في الاستهلال الا شهادة رجلين او رجل  
وامرأتين فاما الولادة من الزوجة فتقبل شهادة المرأة اذا كانت عدلة مسلمة وهما عندنا سواء\*  
امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے، پھر امام  
محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ جب کہ وہ عورت عادل ہو اور مسلمان ہو۔ امام ابوحنیفہ یہ فرماتے ہیں: بچے کے  
بیچ کر رونے کے بارے میں صرف دو مردوں یا ایک مرد اور دو خاتون کی گواہی قبول کی جائے گی البتہ عورت کے ہاں بچے کی پیدائش  
کے بارے میں عورت کی گواہی قبول کی جائے گی جبکہ وہ عادل ہو اور مسلمان ہو لیکن ہمارے نزدیک دونوں صورتوں کا حکم برابر ہے۔

(1613)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُحَارِبٍ  
بَيْنَ دَثَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:  
متن روایت: شَاهِدُ الزُّورِ لَا تَزُولُ قَدَمَاهُ حَتَّى  
تَجِبَ لَهُ النَّارُ  
امام ابوحنیفہ نے۔ محارب بن دثار کے حوالے سے یہ  
روایت نقل کی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے  
ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:  
”جھوٹی گواہی دینے والے شخص کے پاؤں اپنی جگہ سے  
ہٹنے سے پہلے ہی اُس کے لئے جہنم واجب ہو جاتی ہے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوبکر کرم بن احمد بن کرم (اور) ابو محمد عبداللہ بن احمد ان دونوں نے۔  
الواجز عبد الحمید بن عبدالعزیز۔ شعیب بن ایوب۔ حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(1612) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (647)۔ و عبد الرزاق (334/8) (15432) فی الشهادات: باب شهادة المرأة فی  
الرضاع والنفاذ۔ وابن ابی شیبہ (335/4) (20705) فی البیوع الاقضية: ما تجوز فیہ شهادة النساء

(1613) اخرجہ ابو یعلیٰ (5672)۔ وابن ماجہ (2373) فی الاحکام: باب شهادة الزور۔ والخطیب فی تاریخ بغداد  
403/2 و 63/11۔ والبیہقی فی السنن الكبرى (122)۔ والحاكم فی المستدرک (98/4) و ابونعیم فی الحلیة (3647/2)

حافظ ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو لُحَی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد فارسی جوہری - حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔  
قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی نے یہ روایت - ابوبکر احمد بن ثابت - حسن بن محمد خلیل - محمد بن مظفر - ابوبکر مکرم بن احمد ابن مکرم (اور) ابو محمد عبد اللہ بن احمد ان دونوں نے - ابو حازم عبد الحمید بن عبد العزیز - شعیب بن ایوب - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - یثیم - ایک شخص کے حوالے سے - قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

”جب وہ کسی جھوٹے گواہ کو پکڑ لیتے تھے تو اگر گواہ کا تعلق بازار سے ہوتا تھا تو وہ اُسے بازار بھجواتے اور اپنے قاصد کو یہ کہتے تھے کہ تم بازار والوں سے کہنا: قاضی شریح تمہیں سلام کہہ رہے ہیں اور یہ فرما رہے ہیں: ہم نے اس شخص کو جھوٹا گواہ پایا ہے، تو تم لوگ اس سے بچ کے رہنا، اور اگر اس گواہ کا تعلق عربوں سے ہوتا تھا تو وہ اس گواہ کو اس قوم کی مسجد میں بھجواتے تھے جہاں وہ سب لوگ اکٹھے ہوتے تھے اور پھر وہ قاصد سے یہ کہتے تھے کہ وہی کلمات کہئے جس طرح کے کلمات انہوں نے بازار میں کہنے کی ہدایت کی ہوتی تھی۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) الامام ابو حنیفہ \* ثم قال محمد وہ کان یاخذ ابو حنیفہ لا یری علیہ ضرباً واما قولنا فانا نری علیہ مع ذلك التعزیر ولا یبلغ بہ اربعین سوطاً\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے، پھر امام محمد فرماتے ہیں: امام ابو حنیفہ اس کے مطابق فتویٰ دیتے تھے ان کے نزدیک اس کی پٹائی نہیں ہوگی البتہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ تعزیر کے ہمراہ اس کی پٹائی ہوگی، لیکن وہ چالیس ڈنڈوں تک نہیں ہوگی۔

(1615) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ رَجُلٍ عَنْ  
عَامِرِ الشَّعْبِيِّ:  
امام ابو حنیفہ نے - ایک شخص کے حوالے سے - امام شعبی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

(1614) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (644) - وابن ابی شیبہ (550/6) فی البیوع والاقضیہ:  
شاهد الزور مابصنع به ابو البهیقی فی السنن الکبریٰ 142/10 - وعبد الرزاق (326/8) (15391)

متن روایت: أَنَّهُ كَانَ يَضْرِبُ شَاهِدَةَ الزُّورِ مَا بَيْنَهُ  
وَبَيْنَ الْأَرْبَعِينَ سَوَاطٍ \*  
”وہ چھوٹے گواہ کو چالیس کوڑوں تک کوڑے لگوا یا کرتے  
تھے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفہ ثم قال محمد وبہ ناخذ\*  
امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام  
محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔\*  
(1616)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ عَنْ سُورِيحَ:

امام ابوحنیفہ نے -حماد- ابراہیم نخعی کے حوالے سے -  
قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:  
اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

”تم ان کی گواہی قبول نہ کرنا یہی لوگ فاسق  
ہیں، اسوائے ان لوگوں کے جو اس کے بعد توبہ کر لیں اور اصلاح  
کر لیں بے شک اللہ تعالیٰ مغفرت کرنے والا رحم کرنے والا  
ہے۔“  
قاضی شریح فرماتے ہیں: جب وہ شخص توبہ کر لے تو اس  
سے فسق کا نام ختم ہو جائے گا، لیکن جہاں تک گواہی کا تعلق ہے تو  
وہ کبھی بھی قبول نہیں ہوگی۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں -ابوقاسم ابن احمد بن عمر- عبد اللہ بن حسن -عبدالرحمن بن عمر بن  
ابراہیم بنوی- محمد بن شجاع -حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(واخر جہ) الامام محمد بن الحسن بن الحسن فی الآثار فرواہ عن الامام ابو حنیفہ\* ثم قال محمد وبہ  
ناخذ وهو قول ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ\*  
امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے۔ انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام  
محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1615) (اخر جہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار) (645) باب شهادة الزور - وابن ابی شیبہ 4/551 (23040) فی البیوع  
والاقتضیة: شاهد الزور ما یضیع بہ؟ - وعبدالرزاق 8/326 (15389) باب عقوبة شاهد الزور

(1616) (اخر جہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار) (641) - وابویوسف فی الآثار 163 - وعبدین حمید فی المسند 1/48  
1/347 - وعبدالرزاق 7/387 (13573) - وابن ابی شیبہ 4/330 (20651) - الہیثمی فی السنن الكبرى 10/156





امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں، جس شخص پر بھی چوری یا زنا یا کسی اور حوالے سے حد جاری کی گئی ہو جب وہ توبہ کر لے تو اس کی گواہی قبول کی جائے گی لیکن جس شخص پر حد قذف جاری ہوئی ہو اس کی گواہی قبول نہیں ہوگی اس کی وجہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

”تم ان کی گواہی کبھی قبول نہ کرنا“۔

(1619)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ:

امام ابوحنیفہ نے -حماد- ابراہیم نخعی کے حوالے سے ایسے عیسائی شخص کے بارے میں نقل کیا ہے:

”جو کسی مسلمان عورت پر زنا کا جھوٹا الزام لگا دیتا ہے اور پھر اس پر حد جاری ہو جاتی ہے، بعد میں وہ اسلام قبول کر لیتا ہے تو اس کی گواہی درست ہوگی“۔

مَتْنُ رِوَايَةٍ: فِي نَضْرَائِي قَدَفَتْ مُسْلِمَةً فَضْرِبَ  
الْحَدَّ ثُمَّ أَسْلَمَ حَازَتْ شَهَادَتَهُ\*

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد فی الآثار فرواہ (عن) الامام ابو حنیفہ \* ثم قال محمد وبہ ناخذ وهو قول ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں، امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1620)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ عَنْ  
رَجُلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے -ہیثم- ایک شخص کے حوالے سے -  
حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

”دو آدمیوں کے درمیان ایک اونٹنی کے بارے میں اختلاف ہو گیا، اُن میں سے ہر ایک نے گواہی پیش کی کہ یہ اُس کی اونٹنی ہے اور اس کے ہاں پیدا ہوئی تھی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس شخص کے حق میں فیصلہ دے دیا جس کے قبضے میں وہ اونٹنی تھی“۔

مَتْنُ رِوَايَةٍ: اخْتَصَمَ رَجُلَانِ فِي نَاقَةٍ كُلُّ وَاحِدٍ  
مِنْهُمَا يُقِيمُ الْبَيْتَةَ أَنَّهَا نَاقَتُهُ اِتَّجَهَا فَقَضَى بِهَا  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِلَّذِي هِيَ  
فِي يَدِهِ\*

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت -محمد ابن یزید- ابو خالد بخاری -حسن بن عمر بن شقیق (اور) -محمد بن حسن بزار- بشر بن ولید (اور)

(1619) اخر جہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (640) فی الشهادات: باب شهادة المحدود- و ابو یوسف فی الآثار 162

(1620) فہد تقدم فی (1602)

- احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - محمد بن سعید عوفی - ان کے والد ان سب نے - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن قدامہ بن سیار زہد - محمد بن علاء ابو کریب - محمد بن بشر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

(1621) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ جَابِرٍ:

متن روایت: أَنَّ رَجُلَيْنِ آتَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي نَاقَةٍ فَأَقَامَ هَذَا بَيْنَهُمَا فَتَنَجَّهَا

وَأَقَامَ هَذَا بَيْنَهُمَا فَتَنَجَّهَا فَجَعَلَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِلَّذِي فِي يَدِهِ

”دو آدمی ایک اونٹنی کے سلسلے میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ان میں سے ایک نے یہ گواہی فراہم کی کہ یہ اونٹنی اس کے ہاں پیدا ہوئی تھی اور دوسرے نے یہ گواہی فراہم کی اونٹنی اس کے ہاں پیدا ہوئی تھی تو نبی اکرم ﷺ نے وہ اونٹنی اس شخص کو دی جس کے قبضے میں وہ تھی۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

انہوں نے یہ روایت محمد بن منذر - محمد بن سعید عوفی - ان کے والد - ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے انہوں نے یثیم اور حضرت جابر رضی اللہ عنہما کے درمیان ”ایک شخص“ کا ذکر نہیں کیا۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن عتبہ - بشر بن مویٰ مرقی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے اور حضرت جابر رضی اللہ عنہما کا ذکر نہیں کیا۔

(1622) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ عَنْ شُرَيْحٍ أَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: أَرْبَعَةٌ لَا تَجُوزُ لَهُمْ شَهَادَةُ الْآبِ لِابْنِهِ وَالْإِنْسِ لِابْنِهِ وَالزَّوْجِ لِامْرَأَتِهِ وَالْمَرْأَةُ لِزَوْجِهَا وَالشَّرِيكُ لِشَرِيكِهِ وَالْمَحْدُودُ فِي قَدْفٍ

”چار آدمیوں کی گواہی قبول نہیں ہوتی باپ کی گواہی بیٹے کے حق میں بیٹے کی گواہی باپ کے حق میں شوہر کی گواہی بیوی کے حق میں بیوی کی گواہی شوہر کے حق میں شراکت دار کی گواہی اپنے شراکت دار کے حق میں اور وہ شخص جس پر حد قذف جاری ہوئی ہو (ان کی گواہی بھی قبول نہیں ہوگی)۔“

شرح کا یہ قول نقل کیا ہے:

امام ابو حنیفہ نے - یثیم - عامر شعبی کے حوالے سے - قاضی

امام ابو حنیفہ نے - یثیم - عامر شعبی کے حوالے سے - قاضی

(1621) (قد تقدم في (1602)

(1622) (أخبره محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (648) - وعبد الرزاق 344/8 في الشهادات: باب شهادة الاخ واخيه والابن وابيه والزوج لامرأته - وابن أبي شيبة 204/7 في البوع والافضية: باب في شهادة الولد للوالده

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عبد اللہ محمد بن خالد - بشر بن موی - ابو عبد الرحمن مقلدی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔۔\*

حافظ ابو عبد اللہ بن خسرو بلخی - ابوقاسم بن احمد ابن عثمان - عبد اللہ بن حسن خلیل - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم بغوی - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔۔\*

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنیفہ \* ثم قال محمد وبه  
ناخذ وهو قول ابو حنیفہ \* الا انا نقول تجوز شهادة الشريك لشريكه فيما هو في غير  
شركتهما\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے۔ انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے البتہ ہم یہ کہتے ہیں: شراکت دار کے حق میں اس کے شراکت دار کی گواہی درست ہوگی جس معاملے کا تعلق ان کی شراکت داری کے علاوہ کسی معاملے سے ہو۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن علی کلاعی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - اپنے والد محمد بن خالد بن علی - ان کے والد خالد بن علی - محمد بن خالد بن علی - کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1623) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ النَّهْشَمِيِّ عَنْ  
عَامِرِ الشَّعْبِيِّ أَنَّهُ قَالَ:  
”عورت کی گواہی اس کے شوہر کے حق میں شوہر کی گواہی  
اس کی بیوی کے حق میں باپ کی گواہی اس کے بیٹے کے حق میں  
بیٹے کی گواہی اس کے باپ کے حق میں درست نہیں ہوگی اور نہ  
ہی شراکت دار کی گواہی اس کے شراکت دار کے حق میں ہوگی اور  
نہی حد قذف کے سزا یافتہ کی گواہی درست ہوگی۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنیفہ \* ثم قال محمد وبه  
ناخذ وهو قول ابو حنیفہ\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1624) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ عَنْ  
عَامِرِ الشَّعْبِيِّ أَنَّهُ قَالَ:  
مُتَن رِوَايَاتٍ: لَا أَسْمَعُ شَهَادَةَ الْمَحْدُودِ فِي  
الْقَدْفِ وَإِنْ تَابَ

امام ابو حنیفہ نے - ہیشم کے حوالے سے - عامر شعبی کا قول  
نقل کیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں:  
”میں حد قذف کے سرِ ایافتہ کی گواہی نہیں سنوں گا اگرچہ  
اس نے توبہ کر لی ہو۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خرم دہلوی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو سعید احمد بن عبد الجبار بن احمد - ابو قاسم تنوخی -  
ابو قاسم بن ملاح - ابو عباس بن عقده - عبد الوہاب بن عبد الرحمن بن شیبہ - ان کے دادا شیبہ بن عبد الرحمن (کی تحریر) - عبد الملک بن  
عبد الرحمن بن عبد اللہ اصہبائی کوئی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: میرے علم کے مطابق میں نے  
انہیں امام ابو حنیفہ سے سنا ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - حماد - ابراہیم نخعی کے حوالے سے -  
قاضی شرح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

(1625) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنِ  
إِبْرَاهِيمَ عَنْ شُرَيْحٍ:  
مُتَن رِوَايَاتٍ: أَنَّهُ كَتَبَ إِلَيْهِ هِشَامٌ أَوْ ابْنُ هُبَيْرَةَ  
يَسْأَلُهُ عَنْ خُمُسٍ عَنِ شَهَادَةِ الصَّبِيَانِ وَعَنْ  
جَرَاحَاتِ النِّسَاءِ وَالرِّجَالِ وَدِيَةِ الْأَصَابِعِ وَعَنْ  
عَيْنِ الدَّابَّةِ وَالرَّجُلِ يُقْرَبُ بَوْلَهُ عِنْدَ الْمَوْتِ فَكَتَبَ  
إِلَيْهِ أَنَّ شَهَادَةَ الصَّبِيَانِ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ جَائِزَةٌ  
إِذَا اتَّفَقُوا عَلَيْهِ وَجَرَاحَاتِ النِّسَاءِ وَالرِّجَالِ  
يَسْتَوِيَانِ فِي السِّنِّ وَالْمَوْضِحَةِ وَيَخْتَلِفَانِ فِيمَا  
سِوَى ذَلِكَ وَدِيَةِ أَصَابِعِ الْيَدَيْنِ وَالرِّجَالَيْنِ سَوَاءٌ  
وَفِي عَيْنِ الدَّابَّةِ رُبْعٌ تَمَنِّيَهَا وَالرَّجُلِ يُقْرَبُ بَوْلَهُ عِنْدَ  
الْمَوْتِ أَنَّهُ أَصْدَقُ مَا يَكُونُ عِنْدَ الْمَوْتِ

”ہشام نے یا ابن ہبیرہ نے انہیں خط لکھ کر ان سے پانچ  
چیزوں کے بارے میں دریافت کیا، بچوں کی گواہی کے بارے  
میں، خواتین اور مردوں کو گلنے والے زخموں کے بارے  
میں، انگلیوں کی دیت کے بارے میں، جانور کی آنکھ کے بارے  
میں (یعنی جب کوئی شخص جانور کی آنکھ ضائع کر دیتا ہے) اور  
آدمی کے بارے میں جب وہ مرتے وقت کسی بچے کا اقرار کرے  
تو قاضی شرح نے انہیں جواب میں لکھا: بچوں کی گواہی ایک  
دوسرے کے بارے میں درست ہوگی جب وہ ایک بات پر متفق  
ہوں، خواتین اور مردوں کو گلنے والے زخموں کے بارے میں حکم  
یہ ہے کہ دانتوں اور موضعہ زخموں کے بارے میں دونوں کا حکم  
برابر ہوگا، البتہ ان کے علاوہ زخموں میں ان دونوں کے احکام  
مختلف ہوں گے اور دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں کی انگلیوں کی  
دیت برابر کی حیثیت رکھتی ہے اور جانور کی آنکھ کو ضائع کرنے کی  
صورت میں جانور کی قیمت کا ایک چوتھائی حصہ ادا کرنا لازم ہوگا“

(1625) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (650) - وابن أبي شيبة (364/4) (21029) في البيوع: في شهادة الصبيان - وعبد الرزاق (350/8) (15500) في الشهادات: باب شهادة الصبيان

اور جب کوئی شخص مرنے کے وقت کسی بچے کا اقرار کر لے تو وہ اس بارے میں سچا شمار ہوگا جو اس نے مرنے کے وقت اعتراف کیا ہے۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) الامام ابو حنیفہ\* ثم قال محمد وبہ کلمہ ناخذ وهو قول ابو حنیفہ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ الا في خصلتين احدهما شهادة الصبيان عندنا باطلة اتفقوا او اختلفوا لان الله عز وجل يقول في كتابه (واشهدوا ذوى عدل منكم واستشهدوا شهيدين من رجالكم فان لم يكونا رجلين فرجل وامرأتان ممن ترضون من الشهداء) والصبيان ليسوا ممن يوصف ان يكونوا عدولاً ولا ممن يرضى به من الشهداء والنخلة الاخرى جراحات النساء على النصف من جراحات الرجال في كل شيء من السن والموضحة وغير ذلك وهو قول ابو حنیفہ رضى الله عنه\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم ان سب صورتوں کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے البتہ دو صورتوں کا حکم مختلف ہے ایک یہ کہ ہمارے نزدیک بچوں کی گواہی قابل قبول نہیں ہے خواہ وہ متفق ہوں یا ان میں اختلاف ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں یہ ارشاد فرمایا ہے:

”اور تم اپنے میں سے عادل لوگوں کو گواہ بناؤ اور تمہارے مردوں میں سے دو گواہوں کی گواہی لی جائے اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو خواتین ہوں جو ان گواہوں میں سے ہوں جن سے تم راضی ہو۔“

تو بچوں کے اندر یہ وصف نہیں آسکتا کہ انہیں عادل قرار دیا جائے یا انہیں پسندیدہ گواہ قرار دیا جائے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ خواتین کے زخم مردوں کے زخم کا نصف شمار ہوں گے صرف دو صورتوں کا حکم مختلف ہے دانت اور مضمحہ زخم امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1626)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادِ عَن  
إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: أَرْبَعَةٌ لَا تَجُوزُ فِيهَا شَهَادَةُ النِّسَاءِ  
الزَّانَا وَالْقَذْفَ وَشَرْبَ الْخَمْرِ وَالسُّكْرَ  
روایت نقل کی ہے۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

”چار صورتوں میں خواتین کی گواہی درست نہیں ہوتی،

زنا، قذف، شراب نوشی اور نشہ (یعنی کسی شخص کا نشہ کا شکار ہونا)“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(1626) (اخر جہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار) (651)۔ وابن ابی شیبہ (5765) (59/100) فی الحدود: باب فی شهادة النساء فی الحدود

(اخبرجہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) الامام ابو حنیفہ \* ثم قال محمد وبہ  
ناخذ وهو قول ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ \*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام  
محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1627)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) قَالَ:

امام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ میں محارب بن دثار کے پاس موجود تھا دو آدمی  
ان کے پاس آئے ان میں سے ایک نے دوسرے کے خلاف  
دعویٰ کیا تو جس کے خلاف دعویٰ کیا گیا تھا اس نے اس کا انکار  
کر دیا انہوں نے اس شخص سے ثبوت مانگے تو وہ شخص آیا اور  
دوسرے شخص کے خلاف ثبوت دیئے تو جس شخص کے خلاف  
گواہی دی گئی تھی اس نے کہا: جی نہیں! اُس اللہ کی قسم! جس کے  
علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اس نے میرے خلاف سچی گواہی نہیں  
دی ہے اور اس شخص کے بارے میں مجھے تو یہی علم ہے کہ یہ نیک  
آدمی ہے لیکن اس سے یہ کوتاہی ہو گئی ہے اس نے اپنے دل میں  
موجود کسی ذاتی رنجش کی بنیاد پر میرے خلاف گواہی دی ہے محارب  
بن دثار اس وقت ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے وہ سیدھے ہو کر بیٹھ  
گئے اور بولے: اے شخص! میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ  
بیان کرتے ہوئے سنا ہے وہ بیان کرتے ہیں:

مَنْ رَوَيْتُ عَنْهُ: كُنَّا عِنْدَ مُحَارِبِ بْنِ دَثَارٍ فَتَقَدَّمَ إِلَيْهِ  
رَجُلَانِ فَادْعَى أَحَدَهُمَا عَلَى الْآخَرِ قَالَ فَجَحَدَ  
الْمُدْعَى عَلَيْهِ فَسَأَلَهُ الْبَيِّنَةَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَشَهِدَ عَلَيْهِ  
فَقَالَ الْمَشْهُودُ عَلَيْهِ لَا وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ مَا  
شَهِدْتُ عَلَى بَحْتِي وَمَا عَلِمْتُهُ إِلَّا رَجُلًا صَالِحًا غَيْرَ  
هَذِهِ الرَّزْأَةِ فَإِنَّهُ فَعَلَ هَذَا لِجَحْدِي كَانَ فِي قَلْبِهِ عَلَيَّ  
وَكَانَ مُحَارِبٌ مُكِبًّا فَاسْتَوَى جَالِسًا ثُمَّ قَالَ يَا  
هَذَا الرَّجُلُ سَمِعْتُ ابْنَ عَمْرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيَأْتِيَنَّ  
عَلَى النَّاسِ يَوْمَ يَثُوبُ فِيهِ الْوَلْدَانُ وَتَضَعُ  
الْحَوَامِلُ مَا فِي بُطُونِهَا وَتَضْرِبُ الْحَيَوَانَاتُ  
بِأَذْنَابِهَا وَتَضَعُ مَا فِي بُطُونِهَا لِشِدَّةِ ذَلِكَ الْيَوْمِ وَلَا  
ذَنْبَ عَلَيْهَا فَإِنْ كُنْتَ شَهِدْتَ بِحَقِّي فَأَقِمْ عَلَيْهَا  
وَإِنْ كُنْتَ شَهِدْتَ بِاطِّلَافَاتِي اللَّهُ وَعَظَّمَ رَأْسَكَ  
وَآخِرُجْ مِنْ ذَلِكَ الْبَابِ

میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا  
ہے: ”عقرب لوگوں پر ایک ایسا دن آئے گا (جو قیامت کا دن  
ہوگا) اس دن سچے بوڑھے ہو جائیں گے، عالمہ عمر میں اپنے پیٹ  
میں موجود بچوں کو ضائع کر دیں گی، جانور اپنی ذیلیں ماریں گے اور  
اپنے پیٹ میں موجود بچوں کو ضائع کر دیں گے اور ایسا اُس دن  
کی شدت کی وجہ سے ہوگا، حالانکہ جانوروں پر تو کوئی گناہ نہیں  
ہوگا۔“

اس لیے اگر تم نے سچی گواہی دی ہے تو تم اس کے خلاف  
اسے قائم کرو اور اگر تم نے جھوٹی گواہی دی ہے تو تم اللہ تعالیٰ  
سے ڈرو! اپنے سر کو ڈھانپو اور اس دروازے سے باہر نکل جاؤ۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو حسین عاصم بن حسین بن علی بن عاصم۔ ابو بکر محمد بن احمد بن یوسف بن وصیف۔ عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن شاذان۔ ابو محمد سلیمان بن داؤد بن کثیر کندی۔ حسن بن ابو عیس۔ حسن بن زیاد نولوی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابو بکر محمد بن عبد الباقی انصاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ قاضی ابو حسین محمد بن مہدی باللہ۔ قاضی ابو حازم۔ حمید بن عبد العزیز۔ شعیب بن ایوب صیرفی۔ حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔



## الْبَابُ السَّادِسُ وَالثَّلَاثُونَ فِي آدَابِ الْقَاضِي

### چھتیسواں باب: قاضی سے متعلق آداب کا بیان

(1628) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمِيرٍ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ: متن روایت: أَنَّهُ كَتَبَ إِلَيْهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَقْضِي الْحَاكِمُ وَهُوَ غَضَبًا\*  
 امام ابوحنیفہ نے - عبد الملک بن عمیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:  
 ”حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عبد الملک کو خط میں لکھا کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:  
 ”حاکم کو ایسی صورت میں (کسی مقدمے کا) فیصلہ نہیں دینا چاہیے جب وہ غصے کے عالم میں ہو۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن احمد قیراطی - عبدوس بن بشر - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1629) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: متن روایت: إِذَا أَرَادَ جَارٌ أَحَدَكُمْ أَنْ يَضَعَ خَشِيئَتَهُ عَلَى حَائِطٍ فَلَا يَمْنَعُهُ\*  
 امام ابوحنیفہ نے - علی بن اقرم - مسروق - ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:  
 ”جب کسی شخص کا پڑوسی اس کی دیوار پر اپنا شہتیر رکھنا چاہے تو آدمی اسے منع نہ کرے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - عبد اللہ بن جامع حلوانی (اور) عبد اللہ بن یحییٰ سرحسی ان دونوں نے - یوسف بن سعید - احمد بن محمد بن عبید - علی بن محمد ان دونوں نے - بشر بن منذر - قاسم بن غصن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔  
 تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:  
 علی حائط جاره فلا يمنعه\*

”اپنے پڑوسی کی دیوار پر تو وہ اس کو منع نہ کرے۔“

(1630)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ عَنْ

الْحَسَنِ عَنْ أَبِي ذَرِّقَةَ:

مَنْ رَوَاتٍ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ  
وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ الْإِمَارَةُ أَمَانَةٌ وَهِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
حَسْرَةٌ وَتَدَامَةٌ إِلَّا مَنْ أَخَذَهَا بِحَقِّهَا وَأَذَى الَّذِي  
عَلَيْهِ وَأَتَى لَهُ ذَلِكَ\*  
\* \* \* \* \*

امام ابو حنیفہ نے۔ یشم۔ حسن کے حوالے سے یہ روایت

نقل کی ہے۔ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ان سے) فرمایا:

”اے ابو ذر! حکومت ایک امانت ہے اور یہ قیامت کے

دن حسرت اور ندامت کا باعث ہوگی، ماسوائے اس شخص کے جو

اس کے حق کے ذریعے حاصل کرے اور اپنے ذمے لازم فرائض

کو ادا کرے، تو تم کس گمان میں ہو؟“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت۔ عبد اللہ بن عبید اللہ بن شرح۔ علی بن خشرم۔ یحییٰ بن نصر بن حاجب قرشی۔ کے حوالے سے امام

ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے۔ حسن بن عبید اللہ۔ حبیب بن ابو ثابت

کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

نے ارشاد فرمایا ہے:

”قاضی تین قسم کے ہوتے ہیں، دو قسم کے قاضی جہنم میں

جائیں گے، ایک وہ قاضی جو لوگوں کے درمیان فیصلہ دیتا ہے

حالانکہ اسے علم نہیں ہوتا اور وہ ایک کا مال دوسرے کے سپرد کر دیتا

ہے۔ ایک وہ قاضی جو اپنے علم کو ترک کر دیتا ہے اور ناحق فیصلہ

دیتا ہے، یہ دونوں جہنم میں جائیں گے اور ایک وہ قاضی ہے جو اللہ

کی کتاب کے مطابق فیصلہ کرتا ہے وہ جنت میں جائے گا۔“

(1631)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْحَسَنِ

بْنِ عُمَيْدِ اللَّهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي

هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ رَوَاتٍ: الْقَضَاةُ ثَلَاثَةٌ قَاضِيَانِ فِي النَّارِ قَاضٍ

يَقْضِي فِي النَّاسِ بغيرِ عِلْمٍ وَيُوكِلُ بَعْضُهُمْ مَالًا

بَعْضٍ وَقَاضٍ تَرَكَ عِلْمَهُ وَيَقْضِي بغيرِ حَقِّ قَهْدَانِ

فِي النَّارِ\* وَقَاضٍ يَقْضِي بِكِتَابِ اللَّهِ فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ\*

(1630) اخراجہ الحصكفي في مسند الامام (489)۔ والطحاوي في شرح مشكل الآثار (56)۔ ومحمد بن الحسن الشيباني في

الآثار (915)۔ وابن حبان (5564)۔ وابن سعد في الطبقات الكبرى 4/231۔ ويعقوب بن سفيان الفسوي في

التاريخ 2/4633۔ ومسلم (1826) في الامارة: باب كراهية الامارة بغير ضرورة۔ و ابو داود (2868) في الوصايا: باب ما جاء في

الدخول في الوصايا

(1631) اخراجہ الحصكفي في مسند الامام (491)۔ والنزمي (1332)۔ والبيهقي في السنن الكبرى 10/117۔ والحاكم في

المستدرک 4/90 عن بريدة۔ عن ابيه

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوریح - اسماعیل بن عبداللہ قشیری - احمد بن جراح قہستانی - ابواسحاق فزاری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1632) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ:

امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں:

میں نے امام شعی کو دیکھا وہ شطرنج کھیل رہے تھے انہوں نے ایسا اس لئے کیا تاکہ وہ اس چیز سے بچ جائیں کہ کوئی انہیں سرکاری اہلکار (یعنی قاضی) نہ بنادے۔

مَنْ رَوَيْت: زَايْتُ الشَّعْبِيَّ يَلْعَبُ بِالشَّطْرَنْجِ  
وَأَنَا فَعَلَ ذَلِكَ فِرَارًا مِنْ أَنْ يُؤَيِّدَهُ بَعْضُهُمْ

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - عبدالصمد بن علی بن محمد - صالح بن احمد بن ابومقتال - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبدالرحمن بن مسہر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

## الْبَابُ السَّابِعُ وَالْثَلَاثُونَ فِي السِّيَرِ

### پینتیسواں باب: سیر کے احکام

(1633) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عِجْرَمَةَ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:  
مَنْ رَوَيْتُ: نَسَبْتُ الشُّهَدَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَمْرَةً بُنْ  
عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ثُمَّ رَجُلٌ رَجُلٌ إِلَى إِمَامٍ فَأَمْرَةٌ وَنَهَاءٌ  
امام ابوحنیفہ نے - عکرمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی  
ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان  
نقل کرتے ہیں:  
”قیامت کے دن شہداء کے سردار حضرت حمزہ بن  
عبدالمطلب رضی اللہ عنہ ہوں گے اور پھر وہ شخص ہوگا جو کسی حکمران کے  
پاس سوار ہو کر جاتا ہے اور اسے کسی اچھی بات کا حکم دیتا ہے یا کسی  
بری بات سے اسے منع کرتا ہے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابراہیم بن منصور بخاری - محمد بن ثور - حمدان بن حمید - حسن بن رشید کے حوالے سے امام ابوحنیفہ  
سے نقل کی ہے۔  
انہوں نے یہ روایت عباس بن عزیز قحطان مروزی - محمد بن عبده - حامد بن آدم - حسن بن رشید کے حوالے سے امام ابوحنیفہ  
سے روایت کی ہے۔  
تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:  
إلى إمام جاور فأمره ونهاه  
”ظالم حکمران کے پاس جائے اور اس کو حکم دے یا منع کرے“  
انہوں نے یہ روایت ان الفاظ میں - محمد بن ابراہیم بن ناصح بومرو - محمد بن عیسیٰ - احمد بن ابوظبیر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ  
سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن عمر بن مصعب مروزی - ان کے چچا - حسین بن حارث - حسین  
(1633) أخرجه الحصكفي في مسند الامام (372) - والطبرانی في الاوسط 5/52 (4091) - والحاكم في المستدرک  
120/6 - واورده الهيثمي في مجمع الزوائد 266/7 - وفي مجمع البحرين 3/397 (3750) في المنقب: مناقب حمزه عم رسول الله  
صلى الله عليه وسلم

بن رشید کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ شریف نقیب ابوطالب علی بن محمد بن حسن نقیب مقابر قریش مدینہ منورہ میں۔ قاضی شریف واہب بن عباس بن محمد بن علی بن محمد بن عبد اللہ بن عبد الصمد بن بہتدی باللہ۔ ابوسن علی بن عمر سکری۔ ابوسعید حاتم بن حسن شاشی۔ احمد بن زرعہ۔ حسن بن رشید۔ ابو مقاتل کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی انصاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ قاضی ابوحسین بن محمد بن علی بن بہتدی باللہ۔ ابوحسین علی بن عمر سکری۔ ابوسعید حاتم بن حسن شاشی۔ احمد بن زرعہ۔ حسن بن رشید۔ ابو مقاتل کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت قاضی ابوحسین محمد بن علی بن بہتدی باللہ۔ ابوسن علی بن عمر سکری۔ ابوسعید حاتم بن حسن شاشی۔ احمد بن زرعہ۔ حسن بن رشید۔ ابو مقاتل کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(1634)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مِقْسَمِ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

امام ابوحنیفہ نے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام مقسم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

”آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ بدر کے مال غنیمت میں سے کچھ بھی تقسیم نہیں کیا تھا، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لے آئے تو (اس کے بعد آپ نے غزوہ بدر کا مال غنیمت تقسیم کیا تھا)“

متن روایت: أَنَّهُ لَمْ يَقْسِمْ شَيْئًا مِنْ غَنَائِمِ بَدْرٍ إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَقْدَمِهِ الْمَدِينَةَ

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت۔ ابوسعید بن جعفر بخسری۔ یحییٰ بن فروخ۔ محمد بن بشر۔ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1635)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ الْخَارِثِ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ أَبِي حَنِيفَةَ

متن روایت: أَنَّ عَمْرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اسْتَمَلَّ عَلَى سَرِيَّةٍ فَعَنِمَ فَسَهَمَ لِلْفَارِسِ سَهْمَيْنِ

(1634) اخرجه الحصفی فی مسند الامام (326)۔ ابویوسف فی الرد علی سیر الاوزاعی 8

(1635) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (861)۔ ابویوسف فی الخراج 20۔ عبد الرزاق (183/5) (9313)۔ ابن ابی

شیبة (402/5) (15038) فی السجھاد: باب البرازین مالها و کیف یقسم لها۔ ابوسعید بن منصور (280/2) (2772)۔ ابویوسف فی السنن

وَلِلرَّاجِلِ سَهْمًا وَاحِدًا قَبْلَـَٔكَ—فَرَضِيَ ذَلِكَ عُمَرُ  
 دینے اور پیدل شخص کو ایک حصہ دیا، جب اس بات کی اطلاع  
 حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ملی تو وہ اس سے راضی ہوئے (یعنی انہوں  
 نے اس کا انکار نہیں کیا)“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں— ابو عباس احمد بن عقدہ— ابو عباس احمد بن عبد اللہ صباح— احمد بن یعقوب— عبد  
 اللہ بن خالد بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ کہتے ہیں: امام ابو یوسف نے یہ روایت امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1636)— سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَافِعٍ عَنْ  
 امام ابو حنیفہ نے— نافع کے حوالے سے— حضرت عبد اللہ  
 ابن عمر رضی اللہ عنہما قَالَ:

مَنْ رَوَايَت: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ  
 نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ مال قیمت  
 کی تقسیم سے پہلے شس کو فروخت کیا جائے۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت— احمد بن محمد بن سعید ہمدانی— جعفر بن محمد بن موسیٰ— انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے— عثمان  
 بن دینار کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں— ابو عباس احمد بن عقدہ— جعفر بن محمد بن موسیٰ— انہوں نے اپنے والد کے حوالے  
 سے— عثمان بن دینار کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1637)— سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ  
 امام ابو حنیفہ نے— ابو سعد سعید بن مرزبان امور کا یہ بیان  
 سَعِيدُ بْنُ الْمُرْزَبَانَ الْأَعْوَرِ قَالَ:

مَنْ رَوَايَت: رَأَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى فِي يَدِهِ  
 میں نے حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں ایک  
 ضرب کا نشان دیکھا تو انہوں نے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 ساتھ غزوہ خیبر میں شرکت کے دوران یہ ضرب مجھے لگی تھی۔  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں— علی بن احمد بن سلیمان— احمد بن عبد اللہ کندی— ابن معبد— امام محمد بن حسن  
 کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

(1636) اور وہ السيد المرئى الزبيدي في الجواهر 1/331

(1637) قلت: وقد اخرج ابن حجر في الاصابة 39/4 عن احمد— عن يزيد— عن اسماعيل: رويت على ساعد عبد الله بن ابي اوفى

ضربة— فقال: ضربتها يوم حنين— قلت: اشهدت حينها؟ قال: نعم— وقيل غير ذلك

حافظ ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو حسین مبارک بن عبد الجبار صیرفی۔ ابو محمد جوہری۔ حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

(1638)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَافِعٍ عَنْ

ابن عمر رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ:

مَتْنٌ رَوَيْتُ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ أَنْ تُوَطَّئَ الْحَبَالِي حَتَّى يَصْعُقَ مَا فِي

بُطُونِهِنَّ\*  
 ابن عمر رضي الله عنهما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے (کہ قید میں

کنیز کے طور پر ملنے والی حاملہ عورتوں کے ساتھ صحبت کی جائے

جب تک وہ اپنے پیٹ میں موجود بچے کو جنم نہیں دے دیتی ہیں۔

ابو محمد بخاری نے یہ روایت۔ احمد بن محمد بن سعید۔ جعفر بن محمد۔ ان کے والد۔ عثمان بن دینار کے حوالے سے امام ابو حنیفہ

نقل کی ہے۔

(1639)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَاصِمِ بْنِ

أَبِي الشَّجْوَدِ عَنْ زُرِّ بْنِ حَبِيشٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ:

مَتْنٌ رَوَيْتُ: فِي الْمَرْأَةِ تَرْتَدُّ قَالَ تَسْتَحْيِي\*

امام ابو حنیفہ نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو عبد اللہ محمد بن مخلد۔ عباس بن محمد مروزی۔ ابو عاصم۔ سفیان کے حوالے سے

انہوں نے یہ روایت ابو عبد اللہ محمد بن مخلد۔ محمد بن حسین بن اشکاب۔ ابو قطن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ محمد بن مخلد بن حفص۔ عباس بن محمد۔ ابو عاصم۔ سفیان کے حوالے سے امام

ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن مخلد۔ احمد بن منصور رادی۔ یزید بن زبیر۔ سفیان۔ ایک صاحب کے حوالے سے ابو عاصم سے نقل

(1638) اخراج عبدالرزاق (227/7) (12904) باب عدة الامهات عن الشعبي - قال: اصاب المسلمون نساء يوم اوطاس

- فامرهم النبي صلى الله عليه وسلم ان لا يقعوا على حامل حتى تضع - ولا على غير حامل حتى تحيض حيضة

(1639) اخراجه ابويوسف في الحراج 196 - راين ابى شيبه (28985) 557/5 في الحدود: في المرتدة ما يبيع بها؟

و (6/446) (32763) في السير ما قالوا في المرتدة عن الاسلام - وعبدالرزاق (10/177) (18731) في المفضلة: باب كف المرأة

بعداسلامها - والبيهقي في السنن الكبرى 203/8

کی ہے۔

حافظ ابو عبد اللہ بن خرزلمی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو فضل احمد بن حسن بن خیرون۔ ابو علی حسن بن شاذان۔ قاضی ابو نصر احمد بن اشکاب۔ ابو محمد عبد اللہ بن عبد الوہاب۔ اسماعیل بن توہب۔ محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔\*

انہوں نے یہ روایت مبارک بن عبد الجبار صیرفی۔ ابو محمد جوہری۔ حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

(1640)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُكَلِّدِ عَنْ أُمِّمَةَ بِنْتِ رُقَيْفَةَ قَالَتْ: مَتَنُ رِوَايَاتٍ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِأَبَايَعَهُ فَقَالَ لِي لَسْتُ أَصَافِحُ النِّسَاءَ\*

امام ابو حنیفہ نے۔ محمد بن منکدر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ امیہ بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آپ ﷺ کی بیعت کرنے کے لئے حاضر ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں خواتین کے ساتھ مصافحہ نہیں کرتا ہوں۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت۔ صالح بن ابوریح۔ ابو بکر صفحانی۔ علی بن حسن مروزی۔ ابراہیم بن رستم۔ قیس بن ربیع کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1641)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ): مَتَنُ رِوَايَاتٍ: دَخَلَ عَلِيٌّ سُلَيْمَانَ بْنَ مِهْرَانَ الْأَعْمَشَ وَمَعَهُ ابْنُ أَبِي كَيْلَى وَابْنُ شُبْرَمَةَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَقَالَ لَهُ أَبُو حَنِيفَةَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ أَنْتَ فِي أَوَّلِ يَوْمٍ مِنْ أَيَّامِ الْآخِرَةِ وَآخِرِ يَوْمٍ مِنْ أَيَّامِ الدُّنْيَا فَقَدْ كُنْتَ تُحَدِّثُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَحَادِيثَ أَنْ سَكَّتْ عَنْهَا كَانَ خَيْرًا فَقَالَ الْأَعْمَشُ أَلَيْسَلِي يُقَالُ لِهَذَا أَسِيدُونِي أَسِيدُونِي حَدَّثَنِي أَبُو الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

امام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ سلیمان بن مہران اعمش کے پاس گئے، ان کے ساتھ ابن ابولسلی اور ابن شبرمہ بھی تھے، یہ ان کی اس بیماری کی بات ہے، جس میں (بعد میں) ان کا انتقال ہو گیا تھا، امام ابو حنیفہ نے ان سے کہا: اے ابو محمد! آپ آخرت کی طرف کے پہلے دن کے قریب پہنچ چکے ہیں اور دنیا کے دنوں میں سے آخری دن میں موجود ہیں، آپ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں کچھ ایسی روایات بیان کیا کرتے تھے کہ اگر آپ وہ نہ بیان کرتے تو یہ زیادہ بہتر ہوتا تو اعمش نے کہا: کیا میرے جیسے شخص کو یہ بات کہی جائے گی؟ تم لوگ مجھے سہارا دو تم لوگ مجھے سہارا

(1640) اخراجہ احمد 357/6۔ والجمیدی (341)۔ والترمذی فی السنن (1597) وابن ماجہ (2874)۔ وابن ابی عاصم فی

الأحادو الثمانی (3340)۔ والطبرانی فی الکبیر 24 (472)۔ والحاکم فی المستدرک 4/71

(1641) مقدم



دو (پھر انہوں نے بیان کیا: ابو موسیٰ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ مجھ سے اور علی سے فرمائے گا: تم دونوں ہر اس شخص کو جنت میں داخل کر دو جو تم دونوں سے محبت کرتا ہے اور اُسے جہنم میں داخل کر دو جو تم دونوں سے بغض رکھتا ہے۔“

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

”تم دونوں ہر عناد رکھنے والے کافر کو جہنم میں ڈال دو۔“

تو امام ابو حنیفہ نے کہا: آپ لوگ اٹھ جائیں یہ اس سے زیادہ بڑی روایت بیان نہیں کر سکتے۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ ابو عبد اللہ حسن بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں— مبارک بن عبد الجبار صیرفی— ابو محمد جوہری— حافظ محمد بن مظفر— ابو بکر محمد بن عمر بن موسیٰ ہمدانی— اسحاق نخعی— محمد بن طفیل کے حوالے سے نقل کی ہے: شریک بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں: ہم اعمش کے پاس موجود تھے اسی دوران امام ابو حنیفہ ان کے پاس تشریف لائے۔

قاضی عمر بن حسن اشثانی نے یہ روایت— اسحاق بن محمد بن ابان— ابو یحییٰ عبد الحمید حماتی کے حوالے سے نقل کی ہے: شریک بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں: ہم اعمش کے پاس موجود تھے اسی دوران امام ابو حنیفہ ابن ابی یونس اور ابن شہر مہد ان کے پاس تشریف لائے۔

(1642)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

متن روایت: مَنْ يَأْتِينَا بِالْحَبْرِ لَيْلَةَ الْأَحْزَابِ قَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا ثُمَّ قَالَ مَنْ يَأْتِينَا بِالْحَبْرِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا قَالَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

(1642) اخروجه ابن حبان (6985)۔ و احمد 3/314۔ وابن ابی شيبه 9212۔ و مسلم (2415) في فضائل الصحابة: باب من فضائل طلحة۔ و الزبير و البخاري (2846) في الجهاد: باب فضل العليبة۔ و ابن ماجه (122) في المقدمة: باب في فضائل اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم

لے کر آئے گا؟ تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں انہوں نے تین مرتبہ یہ عرض کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نبی کا کوئی حواری ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر ہے۔

وَاللّٰهُ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٌّ وَحَوَارِيُّ الزُّبَيْرِ

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن احمد بن اسماعیل بغدادی - ابوصابر نیشاپوری - علی بن حسن - جعفر بن عبدالرحمن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

امام ابوحنیفہ نے - حماد - ابراہیم نخعی - علقمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

(1643) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ”جابیہ“ کے مقام پر لوگوں کو خطاب کرتے ہوئے اپنے خطبے میں ارشاد فرمایا:

مَنْ رَوَايَت: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَطَبَ النَّاسَ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ فِي خُطْبَتِهِ إِنَّ اللَّهَ يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ فَقَالَ قِسٌّ مِنْ الْفُسُوسِ مَا يَقُولُ الْأَمِيرُ قَالُوا يَقُولُ يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ فَقَالَ الْقِسُّ اللَّهُ أَعْدَلُ مِنْ أَنْ يُضِلَّ قَبْلَكَ ذَلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ بَلَى وَاللَّهِ أَصْلَكَ وَلَوْلَا أَعْيَدْتُكَ لَصَرَبْتُ عَنْكَ \*

”بے شک اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اسے گمراہ رہنے دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے اسے ہدایت عطا کر دیتا ہے تو وہاں کے ایک قس نے کہا: امیر کیا کہہ رہے ہیں؟ لوگوں نے کہا: وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ وہ جسے چاہتا ہے اسے گمراہ رہنے دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے اسے ہدایت دیتا ہے تو اس قس نے کہا: اللہ تعالیٰ اس سے بڑا عادل ہے کہ وہ کسی کو گمراہ کرے۔“ اس بات کی اطلاع حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ملی تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں اللہ کی قسم! اس نے تمہیں گمراہ رہنے دیا ہے اگر تم نئے نئے مسلمان نہ ہوئے ہوتے تو میں تمہاری گردن اڑا دیتا۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

قاضی ابوبکر محمد ابن عبدالہامی انصاری نے یہ روایت - ابوبکر احمد بن ثابت خطیب - ازہری - محمد بن مظفر - احمد بن یزید - سعید بن عثمان بن سعید بغدادی - محمد بن ساعد - حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1644) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

”فتح مکہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاستری رنگ کے اونٹ

مَنْ رَوَايَت: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

(1644) (أَخْرَجَهُ ابْنُ مَاجَةَ (3586) فِي الْبَلَّاسِ: بَابُ الْعَامَةِ السُّودَاءِ - وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ (179/5) (24955) فِي الْبَلَّاسِ وَالزُّبَيْرَةِ فِي الْعَمَامَةِ

يَوْمَ فَتِحَ مَكَّةَ عَلَى بَعِيْرِ وَرَقَاءَ مُتَقَلِّدًا بِقَوْسٍ . پر سوار تھے اور آپ نے کمان کو گلے میں لٹکایا ہوا تھا اور سیاہ رنگ  
وَمَتَعِيْمًا بِعِمَامَةٍ سَوْدَاءَ مِنْ وَبَرٍ کا اوٹی عمامہ باندھا ہوا تھا۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابو سعید (کی تحریر کے حوالے سے) - احمد بن سعید ثقفی - مغیرہ بن عبد اللہ کے حوالے سے امام  
ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

(1645) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ صَالِحِ بْنِ  
أَبِي الْأَخْضَرِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ  
وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ مَرْوَانَ وَالْمُسَوِّرِ بْنِ  
مَخْرَمَةَ قَالَا:

متن روایت: رَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ  
وَسَلَّمَ سِتَّةَ آلَافٍ مِنْ سَبِيِ هَوَازَانَ مِنَ الرِّجَالِ  
وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانَ حِينَ اسْتَلَمُوا وَخَيْرَ نِسَاءً ائْتَتْ  
عِنْدَهُ رِجَالٌ مِنْ قُرَيْشٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَوْفٍ وَصَفْوَانُ  
بْنُ أُمَيَّةٍ قَدْ كَانَا اسْتَأَسَرَا الْمَرَاتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَا  
عِنْدَهُمَا مِنْ هَوَازَانَ خَيْرَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَارَا قَوْمَهُمَا“

امام ابو حنیفہ نے - صالح بن ابواخضر - زہری - عروہ بن  
زہیر رضی اللہ عنہما اور سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے - مروان اور  
مسور بن مخرمہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

”نبی اکرم نے ہوازن قبیلے سے تعلق رکھنے والے چھ ہزار  
مرد و خواتین اور بچوں کو واپس کر دیا تھا جب انہوں نے اسلام  
قبول کر لیا تھا، کچھ خواتین قریش سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد  
کے حصے میں آئی تھیں، ان خواتین کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار دیا  
تھا، قریش سے تعلق رکھنے والے دو افراد جن کا نام عبد اللہ بن  
عوف اور صفوان بن امیہ تھا، ان دونوں نے ان دونوں خواتین کو  
اپنی کنیز بنا لیا تھا، جو ہوازن قبیلے سے تعلق رکھتی تھیں اور ان دونوں  
کے حصے میں آئیں تھیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں خواتین کو  
اختیار دیا، تو ان دونوں نے اپنی قوم (میں) واپس جانے کو اختیار  
کر لیا۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے۔ انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

(1646) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ  
الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ عَطِيَّةِ الْقُرْطِيِّ قَالَ:

(1645) - اخرجه احمد 327/4 - والبخاری (4318) و (4391) - ابوداود (2693) - والبيهقي في السنن الكبرى 360/6 - وفي دلائل  
النبوة 5/190 - والنسائي في السنن الكبرى (8876)

(1646) - اخرجه المحصفي في مسند الام (323) - واطحاوي في شرح معاني الآثار 3/220 - و احمد 5/310 - وابن ابى  
شيبه 12/384 و 539 - والنرمذی (1548) - وابن ماجه (2541) - وابن ابى عاصم في الاحاد والمثنائى (2189) -  
وعبد الرزاق (18743)

متن روایت: عُرْنَا يَوْمَ قَرْيَةَ فَمَنْ أَنْبَتْ قَيْلٌ  
وَمَنْ لَمْ يُنَبِّتْ أَسْتَحْيِي\*  
”غزوہ قریظہ کے موقع پر ہمیں پیش کیا گیا تو جس بچے  
کے زیر ناف بال اُگ چکے تھے اسے قتل کر دیا گیا اور جس کے  
نہیں اُگے تھے اسے زندہ رکھا گیا۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - حسن بن عمر بن ابراہیم - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے -  
اسماعیل بن حماد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

اسماعیل بن حماد بیان کرتے ہیں: میرے والد اور قاسم بن معن ان دونوں نے عبد الملک بن عمیر سے اسے روایت کیا ہے۔  
ابو محمد بخاری نے یہ روایت محمد بن منذر - احمد بن عبد اللہ کندی - احمد بن جراح - امام ابو یوسف قاضی کے حوالے سے امام  
ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

ولفظة عطية عرضت على النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يوم فتح قريظة فقال انظروا فان كان

انبت فاضربوا عنقه فوجدوني لم انبت فخلني سبيلى\*  
عطیہ قرظی کے الفاظ یہ ہیں: جو قریظہ کے ساتھ جنگ کے موقع پر مجھے نبی اکرم ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا تو آپ نے ارشاد  
فرمایا: تم لوگ اس بات کا جائزہ لو کہ اگر اس کے زیر ناف بال اُگ چکے ہیں تو اس کی گردن اڑا دو تو لوگوں نے پایا کہ میرے  
زیر ناف بال نہیں اُگے تھے تو مجھے چھوڑ دیا گیا۔

انہوں نے یہ روایت محمد ابن صالح - عبد اللہ طبری - محمد بن حریث واسطی - ابو عاصم - زفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ  
سے روایت کی ہے۔

ولفظ عطية كنت من سبي قريظة فعرضوني ونظروا الى عانتني فوجدوني لم انبت فلاحقوني

بالسبي\*

عطیہ کے الفاظ یہ ہیں: میں جو قریظہ کے قیدیوں میں شامل تھا لوگوں نے میرے زیر ناف حصے کا جائزہ لیا تو وہاں بال نہیں  
اُگے تھے تو انہوں نے مجھے قیدیوں کے ساتھ ملا دیا۔

حافظ طبرانی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس احمد بن عقده - محمد بن منذر بن سعید - احمد بن عبد اللہ کندی - ابراہیم  
بن جراح - امام ابو یوسف قاضی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔\*

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن شعیب اور حسین بن حسین انطاکی ان دونوں نے - احمد بن عبد اللہ  
کندی - ابراہیم بن جراح - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو حسین مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد جوہری -  
حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

امام ابوحنیفہ نے - حکم بن عصبہ - مقسم کے حوالے سے -  
 حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:  
 ”غزوہ خندق کے موقع پر مشرکین سے تعلق رکھنے والا  
 ایک شخص خندق میں گر گیا، مشرکین نے اس کی طرف سے (فدیہ  
 کے طور پر) مال کی ادائیگی کی پیشکش کی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 لوگوں کو اس سے منع کر دیا۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن احمد قیراطی - عبدوس بن بشر - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ اور ابن ابی لیلیٰ  
 سے روایت کی ہے۔

امام ابوحنیفہ نے - ابواسحاق سبئی کے حوالے سے -  
 مصعب بن ابیوقاص کا یہ بیان نقل کیا ہے:  
 ”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے  
 تنخواہیں مقرر کیں، انہوں نے غزوہ بدر میں شرکت کرنے والے  
 مہاجرین اور انصار کا وظیفہ چھ ہزار مقرر کیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی  
 ازواج کا وظیفہ بھی مقرر کیا اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس حوالے  
 سے فضیلت دی، کیونکہ انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا حصہ بارہ  
 ہزار مقرر کیا تھا اور دیگر تمام ازواج کا حصہ دس ہزار مقرر کیا تھا،  
 البتہ سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کا حکم مختلف تھا، کیونکہ  
 ان کا حصہ چھ ہزار تھا۔“

انہوں نے ابتداء میں ہجرت کرنے والی خواتین جیسے سیدہ  
 اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا، سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا اور سیدہ اُمّ  
 عبد رضی اللہ عنہا (یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی والدہ) کا حصہ  
 ایک ہزار مقرر کیا تھا۔“

(1647) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْحَكِيمِ بْنِ  
 عَتِيْبَةَ عَنْ مِقْسَمٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ:  
 متن روایت: أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ  
 وَقَعَ فِي الْخَنْدَقِ فَأَعْطَى الْمُشْرِكُونَ عَنْهُ مَالًا  
 فَنَهَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنْ  
 ذَلِكَ

(1648) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي  
 إِسْحَاقَ السَّبْعِيِّ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ:  
 متن روایت: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
 أَوَّلَ مَنْ قَرَضَ الْأَعْطِيَةَ فَفَرَضَ لِأَصْحَابِ بَدْرٍ مِنَ  
 الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ سِتَّةَ آلَافٍ وَقَرَضَ لِأَزْوَاجِ  
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَقَضَلَ لِعَائِشَةَ إِذْ  
 قَرَضَ لَهَا إِنْتَى عَشْرَ أَلْفًا وَلِسَائِرَهُنَّ عَشْرَةَ آلَافٍ  
 حَاشَا جَوَابِرِيَّةً وَصَفِيَّةً إِذْ قَرَضَ لَهُنَّ سِتَّةَ آلَافٍ  
 وَقَرَضَ لِلْمُهَاجِرَاتِ الْأَوَّلِ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ  
 وَأَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ وَأُمَّ عَبْدِ الْوَالِدِ أَلْفًا

(1647) (اخرجه الحصكفي في مسند الام (324) - ابويوسف في الخراج 216 - واحمد 1/248 - ابن ابى شيبه 419/12 - والبيهقي في السنن الكبرى 133/9 - والترمذى (1715) في الجهاد: باب ماجاء لانتفاذ جيفة الاسير  
 (1648) (اخرجه ابو عبيده في الاموال 287 (554) - ابن ابى شيبه 455/6 (32756) في السير: ماقالوا في الفروض وتدفين الدواوين  
 - وابن سعد في الطبقات الكبرى 3/231)

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن سعید - حسین بن عمر بن ابراہیم - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - اسماعیل بن حماد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - اعش کے حوالے سے - امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1649) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - عطاء بن سائب - ان کے والد کے حوالے سے - حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

متن روایت: أَنَسَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يُرِيدُ الْجِهَادَ فَقَالَ أَحْسَىٰ وَالِدَاكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَبِيهِمَا فَجَاهِدْ\*

”ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جو جہاد میں شریک ہونا چاہتا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہارے والدین زندہ ہیں؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تو تم ان کی بھرپور خدمت کرو۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - عبداللہ بن احمد بن بہلول - ان کے دادا اسماعیل بن حماد - ان کے والد - امام ابوحنیفہ کے حوالے سے - عطاء بن سائب سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - عبداللہ بن احمد بن بہلول - اسماعیل بن حماد - ان کے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔\*

(1650) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شَوْكَةَ عَنْ أَبِي قَيْسِ الْبَجَلِيِّ مَوْلَى جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ قَالَ فَاذْجِحْهُمَا كَمَا أَبْكَيْتَهُمَا\*

امام ابوحنیفہ نے - محمد بن شوکہ کے حوالے سے - ابوقیس بجلي (جو حضرت جریر بن عبداللہ بجلي رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں) کا یہ بیان نقل کیا ہے:

متن روایت: أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي جُنْتُ أَجَاهِدُ مَعَكَ وَتَوَكَّلْتُ وَاللَّيْلَى يَبْكِيَانِ قَالَ فَاذْجِحْهُمَا كَمَا أَبْكَيْتَهُمَا\*

”ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں اس لئے آیا ہوں تاکہ آپ کے ساتھ جہاد میں حصہ لوں اور میں نے اپنے ماں باپ کو روتے ہوئے چھوڑا ہے، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم جاؤ اور انہیں اسی طرح ہنساؤ، جس طرح تم نے انہیں رلایا ہے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(1649) (آخر جرحه الطبرانی فی الاوسط 2331) - (ابوداؤد 2528) فی الجهاد: باب فی الرجل یغزو ووابواہ کارہان - والنسانی 143/7 فی البیعة: باب البیعة علی الحجر - (ابن ماجہ 2782) فی الجهاد: باب الرجل یغزو وولہ ابوان - واحمد 160/2 - والحمیدی 626/2 (548) - والبخاری فی الادب المفرد (19) - وعبدالرزاق 175/5 (9285) (1650) (آخر جرحه محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار 874) فی الادب: باب صلة الرحم وبر الوالدین

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس بن سعید - یحییٰ بن اسماعیل جریری - حسین بن اسماعیل - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔\*

قاضی عمر بن حسن اشثانی نے یہ روایت - یحییٰ بن اسماعیل جریری - حسن بن اسماعیل جریری - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابو عبد اللہ بن خسرو لُحَی نے اپنی ”مسند“ میں - ابو فضل احمد بن خیر بن - ان کے ماموں ابو علی باقلانی - ابو عبد اللہ بن دوست علاف - قاضی عمر بن حسن اشثانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنیفہ\* ثم قال محمد وبه  
ناخذ لا یسبغی لرجل ان ینخرج الا بقول والدیہ الا ان یضطر المسلمون الیه فاذا اضطر و الیه  
فلیخرج وهو قول ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ آدمی کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ والدین کی اجازت کے بغیر (جہاد کے لئے) نکلے البتہ اگر مسلمانوں کو انتہائی ضرورت ہو تو حکم مختلف ہوگا، اگر انتہائی ضرورت ہو تو پھر آدمی (والدین کی اجازت کے بغیر جہاد کے لئے) نکل کھڑا ہوگا۔ امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1651) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَقْلَمَةَ بْنِ مَرْثِدٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

”متن روایت: آتاه رجلٌ فاستَحَمَلَهُ فَقَالَ لَهُ مَا عِنْدِي مَا أَحْمَلَك عَلَيْهِ وَلَكِنْ سَأَدْتُكَ عَلَى مَنْ يَحْمِلُكَ إِنِطَلَّقَ إِلَى مَقْبَرَةٍ بِنْتِي فَلَانَ فَإِنَّ فِيهَا شَابًا مِنَ الْأَنْصَارِ يَتَرَامِي مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ وَمَعَهُ بَعِيرٌ لَهُ فَاسْتَحَمَلَهُ فَإِنَّهُ سَبَّحَمَلَك فَانطَلَقَ الرَّجُلُ فَإِذَا هُوَ يَتَرَامِي مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ فَقَصَّصَ عَلَيْهِ الرَّجُلُ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَحَلَفَ الْفَتَى بِاللَّهِ لَقَدْ قَالَ هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَحَلَفَ لَهُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ حَمَلَهُ عَلَيْهِ فَمَرَّ“

”ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے سواری کے لئے جانور مانگا، تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: میرے پاس تمہیں سواری کے لئے دینے کے لئے کچھ نہیں ہے البتہ میں تمہاری رہنمائی ایسے شخص کی طرف کرتا ہوں جو تمہیں سواری کے لئے جانور دیدے گا، تم بنو فلان کے قبرستان چلے جاؤ وہاں ایک انصاری نوجوان ہوگا جو اپنے ساتھیوں کے ساتھ تیر اندازی کر رہا ہوگا، اُس کے ساتھ اس کا اونٹ بھی ہوگا، تم اس سے اونٹ مانگنا، وہ تمہیں اونٹ دیدے گا وہ شخص چلا گیا وہاں ایک شخص اپنے ساتھیوں کے ساتھ تیر اندازی کر رہا تھا“

بِهِ عَلَي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبِرَهُ  
بِالْخَيْرِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
إِنْ تَلَّقَ فَإِنَّ الدَّاءَ عَلَى الْخَيْرِ كَفَّاعِلِهِ

اس آدمی نے نبی اکرم ﷺ کے فرمان کے بارے میں اسے  
بتایا تو اس نوجوان نے اللہ کے نام کی قسم لی کہ نبی اکرم ﷺ نے  
یہ بات ارشاد فرمائی ہے؟ تو اس شخص نے اس کے سامنے دو یا  
تین مرتبہ حلف اٹھالیا پھر اس شخص نے اسے سواری کے لئے  
جانور دے دیا وہ شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس سے گزرا اور آپ  
کو اس صورتحال کے بارے میں بتایا تو نبی اکرم ﷺ نے اس  
سے فرمایا: تم چلے جاؤ! کیونکہ بھلائی کی طرف رہنمائی کرنے والا  
شخص بھی اُسے (یعنی بھلائی کو) کرنے والے کی مانند (اجرو  
ثواب کا مستحق) ہوتا ہے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - جبریل بن یعقوب بن حارث - احمد بن نصر عسکلی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے -  
ابو مقاتل کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - محمد بن عبد اللہ بن سلیمان - قاسم بن زکریا - مصعب بن مقدم کے حوالے  
سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن یاسین بن نصر نیشاپوری نے اپنے والد کے حوالے سے - مصعب بن مقدم کے حوالے سے امام  
ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - اسماعیل بن حماد بن ابو حنیفہ نے - امام ابو یوسف قاضی - امام ابو حنیفہ کے حوالے  
سے - علقمہ بن مرشد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے انہوں نے علقمہ سے آگے کسی راوی کا ذکر نہیں کیا۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن محمد اسدبندی (اور) صالح بن احمد بن ابو مقاتل (اور) حسن بن سفیان نسوی ان سب نے - محمد  
بن بشار المعروف بہ بندار سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن لیث - حفص بن عمر سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن محمد بن علی حافظ - محمد بن ثنی سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت علی بن محمد بن عبد الرحمن سرخسی (اور) احید بن جریر بن سیب لؤلؤی ان دونوں نے - محمد بن موسیٰ  
نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن عاصم مروزی (اور) ابراہیم بن منصور بخاری ان دونوں نے - علی بن شرمہ سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - محمد بن غالب بن حرب - عمرو بن اسویہ واسطی ان سب حضرات نے - اسحاق



بن یوسف ازرق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت قاسم بن عباد- حسین بن عبد الاول نخعی سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید- محمد بن عبد اللہ بن سلیمان- حسین بن عبد الاول قاسم بن دینار ان سب نے۔

مصعب بن مقدم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد- عبد الواحد بن حماد بن حارث نجدی- انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے- نصر بن محمد کے

حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

امام ابوحنیفہ نے- علقمہ بن مرثد- ابن بریدہ- ان کے

(1652)- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ

والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے

مَرْثِدٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

ارشاد فرمایا ہے:

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

”بھلائی کی طرف رہنمائی کرنے والا شخص اُسے کرنے

متن روایت: الْكَذَّالُ عَلَى الْخَيْرِ كَفَّاعِلِهِ“

والے کی مانند (جر و ثواب کا مستحق) ہوتا ہے“۔

\*\*\*—\*\*\*

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن محمد بن علی نہروانی- شعیب بن ایوب اور زرق اللہ بن موسیٰ ان دونوں نے- ابو یحییٰ حماتی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں- اسحاق بن محمد بن مروان- انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے- مصعب بن مقدم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر بن حسن اشثانی نے یہ روایت- محمد بن سلیمان حضرمی- قاسم بن دینار- مصعب بن مقدم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں- ابو فضل احمد بن حسن بن خیرون- ان کے ماموں ابوعلی باقلانی- ابو عبد اللہ بن دوست علاف- قاضی عمر بن حسن اشثانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

(1653)- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ

امام ابوحنیفہ نے- علقمہ بن مرثد- ابن بریدہ- ان کے

(1652) قد تقدم- وهو سابقه

(1653) اخبرجه الحصكفي في مسند الام (321)- وابن حبان (4739)- ومسلم (1731) (2) في الجهاد: باب تأمر الامير الامام

الامراء على المعوث- والبيهقي في السنن الكبرى 49/9- واحمد 352/5- والمامي 215/2- ابوداود (2612) في الجهاد: باب

في دعاء المشركين

مَرْثِدَةً عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

مُتَن رَوَايَاتٍ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ جَيْشًا أَوْ سَرِيَّةً أَوْ صَاحِبَهُمْ فِي خَاصَّةٍ نَفْسِهِ بِتَقْوَى اللَّهِ وَأَوْصَى بِمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا ثُمَّ قَالَ اغْزُوا بِسْمِ اللَّهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ وَلَا تَغْلُوا وَلَا تَعْدُوا وَلَا تُمَلُّوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيَدًا وَلَا شَيْخًا كَبِيرًا وَإِذَا لَقِيتُمْ عَدُوَّكُمْ فَأَدْعُوهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ قَبِلُوا فَأَدْعُوهُمْ إِلَى السُّحُولِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ فَإِنْ أَبَوْا فَأَخْبِرُوهُمْ أَنَّهُمْ كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِينَ يَجْرِي عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللَّهِ الَّذِي يَجْرِي عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَكَيْسَ لَهُمْ فِي الْقِسْمَةِ وَلَا فِي الْقِيَّةِ نَصِيبٌ فَإِنْ أَبَوْا عَنِ الْإِسْلَامِ فَأَدْعُوهُمْ إِلَى إِعْطَاءِ الْجِزْيَةِ فَإِنْ قَبِلُوا فَكُفُّوا عَنْهُمْ عَن قِتَالِهِمْ وَإِنْ أَبَوْا فَقَاتِلُوهُمْ فَإِنْ حَاصَرْتُمْ أَهْلَ حَضِيٍّ فَأَرَادُواكُمْ أَنْ يَنْزِلُوا عَلَى حُكْمِ اللَّهِ فَلَا تَفْعَلُوا فَإِنَّكُمْ لَا تَذُرُونَ مَا حُكَّمَ اللَّهُ فِيهِمْ وَلَكِنْ أَنْزَلُوهُمْ عَلَى حُكْمِكُمْ ثُمَّ احْكُمُوا فِيهِمْ مَا بَدَأَ لَكُمْ وَإِنْ أَرَادُواكُمْ أَنْ تُعْطُوهُمْ ذِمَّةَ اللَّهِ وَذِمَّةَ رَسُولِهِ فَلَا تَفْعَلُوا وَأَعْطُوهُمْ ذِمَّتَكُمْ وَذِمَّةَ آبَائِكُمْ فَإِنَّكُمْ أَنْ تُخْفِرُوا بِذِمَّتِكُمْ أَهْلُونَ

والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

”نبی اکرم ﷺ جب بھی کوئی لشکر یا مہم روانہ کرتے تھے تو ان کے امیر کو اپنی ذات کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے کی اور اپنے ساتھیوں اور مسلمانوں کے ساتھ بھلائی کی تلقین کیا کرتے تھے پھر یہ ارشاد فرماتے تھے:

”اللہ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے اللہ کی راہ میں جنگ میں حصہ لینے کے لئے روانہ ہو جاؤ اور ان لوگوں کے ساتھ لڑائی کرو جنہوں نے اللہ تعالیٰ کا انکار کیا ہے تم مال غنیمت میں خیانت نہ کرنا، عہد شکنی نہ کرنا، مثلہ نہ کرنا، کسی کسینے بچے کو قتل نہ کرنا، کسی عمر رسیدہ بوڑھے کو قتل نہ کرنا جب تمہارا دشمن سے سامنا ہو تو تم انہیں اسلام کی دعوت دینا اگر وہ اسے قبول کر لیں تو تم انہیں یہ کہنا کہ وہ اپنے علاقے سے مہاجرین کے علاقے کی طرف منتقل ہو جائیں اگر وہ یہ نہ مانتیں تو تم انہیں بتانا کہ وہ یہاں مسلمانوں کی طرح رہیں ان پر اللہ تعالیٰ کا وہی حکم جاری ہوگا جو مسلمانوں پر جاری ہوتا ہے البتہ تقسیم میں اور مال نے میں انہیں کوئی حصہ نہیں ملے گا اگر وہ لوگ اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیں تو تم انہیں جزیہ کی ادائیگی کی دعوت دینا اگر وہ اسے قبول کر لیں تو ان کے ساتھ جنگ کرنے سے رک جانا اور اگر وہ انکار کر دیں تو ان کے ساتھ جنگ کرنا اگر تم کسی قلعے کے رہنے والوں کا محاصرہ کرو اور وہ لوگ یہ چاہیں کہ تم اللہ کے فیصلے کے مطابق ان کے ساتھ صلح کرو تو تم ایسا نہ کرنا کیونکہ تم یہ بات نہیں جانتے ہو کہ ان لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فیصلہ کیا ہے؟ بلکہ تم انہیں اپنے فیصلے کے مطابق صلح کرنے پر مجبور کرنا اور پھر تمہیں جو مناسب لگے اس کے مطابق ان کے ساتھ صلح کرنا اگر وہ لوگ یہ چاہیں کہ تم انہیں اللہ اور اللہ کے رسول کی پناہ دو تو تم ایسا نہ کرنا تم انہیں اپنی پناہ دینا اور اپنے آباء و اجداد کی پناہ

دینا، کیونکہ تم اپنی (یعنی اپنے نام پر دی ہوئی) پناہ کی خلاف ورزی کرو، یہ اس سے زیادہ آسان ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسول (کے نام پر دی ہوئی) پناہ کی خلاف ورزی کرو۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن یزید بن خالد بخاری کلابازی - حسن بن عمر بن شقیق - امام ابو یوسف قاضی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت طیب بن محمد بن غالب بیکندی - مسروق بن مرزبان - حسن بن زیاد لؤلؤی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوہل بن بشر کندی بخاری - فتح بن عمرو - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - امام محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت زکریا بن یحییٰ بن کثیر اصقہانی - احمد بن رستہ - محمد بن مغیرہ - حکم - زفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - حسن بن عمر - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - اسماعیل بن حماد - ان کے والد اور قاسم بن معن اور ابو یوسف قاضی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ جو ان الفاظ ”اذا حاصرتم اهل حصن سے روایت کے آخر تک ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - عبداللہ بن احمد بن نوح - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - خارجہ بن مصعب - امام ابو حنیفہ (اور سفیان ثوری سے نقل کی ہے) - تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔

كان النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اِذَا امْرَاؤُا بَعَثَتْ سَرِيَةً..... الْحَدِيثُ \*  
”نبی اکرم ﷺ جب کسی امیر کو مقرر کرتے یا کسی بہم کو روانہ کرتے“۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - محمد بن عبداللہ بن مسروق - ان کے دادا کی تحریر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

كان النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَعَثَ جَيْشًا قَالَ لَهُمْ اَنْطَلِقُوا بِسْمِ اللهِ وَفِي سَبِيلِ اللهِ اِلَى قَوْلِهِ وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيَدًا

نبی اکرم ﷺ جب کسی لشکر کو روانہ کرتے تو ان سے یہ فرماتے: اللہ کا نام لے کر اللہ کی راہ میں روانہ ہو جاؤ (یہ روایت ان

الفاظ تک ہے) تم کسی نابالغ کو قتل نہ کرنا۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بن ابومقاتل - عثمان بن سعید - ابوعبدالرحمن مرقی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے قریبی الفاظ کے ساتھ روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن حامد مکتب ترمذی - یحییٰ بن خالد - ابوسعید مغانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے پہلی روایت کے الفاظ کے ساتھ روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ان کے چچا - ان کے والد سعید بن ابوجہم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب ابن ہانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حسین بن علی - یحییٰ بن زیاد بن حسن بن فرات - ان کے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے ان کی سند کے ساتھ روایت کی ہے۔

کان رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ جَيْشًا قَالَ لَهُمْ انْطَلِقُوا بِسْمِ اللَّهِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ قَاتِلُوا مِنْ كُفْرِ بِلَهِ وَلَا تَغْلُوا وَلَا تَغْدُرُوا وَلَا تَمْتَلُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلِئِدًا وَلَا شَيْخًا كَبِيرًا  
 ”نبی اکرم ﷺ جب کسی لشکر کو روانہ کرتے تھے تو ان سے یہ فرماتے تھے: تم لوگ اللہ کا نام لے کر اللہ کی راہ میں روانہ ہو جاؤ اور ان لوگوں کے ساتھ جنگ کرو جو اللہ تعالیٰ کا انکار کرتے ہیں، تم مالِ قیمت میں خیانت نہ کرنا، عہد شکنی نہ کرنا، مثلہ نہ کرنا، کسی نابالغ بچے یا بڑی عمر کے بوڑھے کو قتل نہ کرنا“

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن احمد - عثمان بن سعید - ابوعبدالرحمن مرقی - امام ابوحنیفہ کے حوالے سے دوسری روایت کے الفاظ کے مطابق ان الفاظ تک ”ولیداً“ نقل کی ہے۔

حافظ کہتے ہیں: داؤد طائی، حمزہ بن حبیب، زیات نے یہ روایت امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔  
 حافظ ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو طحی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوفضل احمد بن حسن بن خیرون - ابوبلی حسن بن شاذان - قاضی ابونصر احمد بن نصر بن اشکاب زعفرانی - ابراہیم بن حمد صہبانی - ابویونس ادیس بن ابراہیم مقاسمی - حسن ابن زیاد - کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے مکمل حدیث نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر بن حسن اشعری نے یہ روایت - ساعد بن محمد بن ساعد - ان کے والد محمد بن ساعد - امام ابویوسف قاضی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنیفہ ثم قال محمد وبہ  
ناخذ وهو قول ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام  
محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1654) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادِ بْنِ  
إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

”متن روایت: إِذَا قَاتَلْتَ قَوْمًا فَأَدْعُهُمْ إِذَا لَمْ تَبْلُغْهُمْ  
الدَّعْوَةَ فَإِنَّ كَانَتْ قَدْ بَلَّغْتَهُمُ الدَّعْوَةَ فَإِنَّ شِئْتَ  
فَادْعُهُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَلَا تَدْعُهُمْ“

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ  
روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:  
”جب تم کسی قوم کے ساتھ لڑائی کرو تو انہیں دعوت دو یہ  
حکم اس صورت میں ہے جب ان تک دعوت نہ پہنچی ہو لیکن اگر  
اس سے پہلے ان تک دعوت پہنچ چکی ہو تو پھر اگر تم چاہو تو انہیں  
دعوت دو اور اگر چاہو تو دعوت نہ دو۔“

\*\*\* — \*\*\* — \*\*\*

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنیفہ ثم قال محمد وبہ  
ناخذ وهو قول ابو حنیفہ\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام  
محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔  
حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن علی کلابی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - اپنے والد محمد بن خالد بن علی - ان کے والد خالد  
بن علی - محمد بن خالد وہی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے۔  
(1655) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ

مَوْلِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ:

امام ابو حنیفہ نے - علقمہ بن مرشد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:  
بن بریدہ - ان کے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:  
”متن روایت: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
نَهَى عَنِ الْمُظْلَةِ“

\*\*\* — \*\*\* — \*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن تیمی - عبد اللہ بن عمر صفار - یحییٰ بن غیلان - عبد اللہ بن زریج کے حوالے سے امام

(1654) (اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار) (860) - وعبد الرزاق (217/5) (9426) في الجهاد: باب دعاء العدا

(1655) (قد تقدم في) (1653)

ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(1656) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دَاوُدَ عَنِ الْمُنْدِرِ بْنِ أَبِي حَنِيفَةَ قَالَ:   
 متن روایت: بَعَثَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ   
 فِي جُبِّهِ إِلَى مِصْرَ فَأَصَابُوا غَنَائِمَ فَكَسَمَ لِلْفَارِسِ   
 سَهْمَيْنِ وَلِلرَّاجِلِ سَهْمًا فَرَضَى بِذَلِكَ عُمَرُ \*   
 امام ابوحنیفہ نے - عبداللہ بن داؤد کے حوالے سے - مندر   
 نامی شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے:   
 ”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انہیں ایک لشکر کے ہمراہ   
 ایک شہر کی طرف بھیجا ان لوگوں کو مال غنیمت حاصل ہوا تو   
 انہوں نے گھڑسوار شخص کو دو حصے دیئے اور پیادہ کو ایک حصہ دیا (تو   
 حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس تقسیم سے) راضی ہوئے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) الامام ابو حنیفہ \* ثم قال محمد وهو   
 قول ابو حنیفہ ولسنا ناخذ بهذا ولكن نرى ان يكون للفارس ثلاثة اسهم وللراجل سهم واحد \*   
 امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام   
 محمد فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے، ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے ہیں، ہم اس بات کے قائل ہیں: گھڑسوار کو تین   
 حصے ملیں گے اور پیادہ کو ایک حصہ ملے گا۔   
 (1657) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادِ عَنِ   
 اِبْرَاهِيمَ:   
 متن روایت: أَنَّهُ كَانَ يَسْجُبُ النَّفْلَ لِنَصْرِ   
 الْمُسْلِمِينَ بِذَلِكَ عَلَى عَدُوِّهِمْ \*   
 امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے -   
 ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:   
 ”وہ اضافی ادائیگی کو مستحب قرار دیتے ہیں تاکہ اس کے   
 ذریعے مسلمانوں کی ان کے دشمن کے خلاف مدد کی جائے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) الامام ابو حنیفہ \* ثم قال محمد وبه   
 ناخذ وهو قول ابو حنیفہ \*   
 امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام   
 محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں، امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔   
 (1658) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادِ عَنِ   
 اِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:   
 امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ   
 روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

(1656) (اخر جہ) محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (861) - ابویوسف فی الحراج 20 - وقد تقدم فی (1635)

(1657) (اخر جہ) محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (872) فی الجهاد: باب الغنمة والنفل (الطبع الحدید)

(1658) (اخر جہ) محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (873) فی الجهاد: باب الغنمة والنفل (الطبع الحدید)

متن روایت: مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا فَلَهُ سَلْبُهُ وَمَنْ جَاءَ بِسَلْبِ فَهْوَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِرَأْسِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا فَهَوُ النَّفْلُ\*  
 ”جو شخص (دشمن کے) کسی مقتول کو قتل کرے گا تو اس مقتول کا سامان اسے مل جائے گا اور جو شخص کوئی سامان لے کے آئے گا وہ سامان اسی کی ملکیت ہوگا اور جو شخص کوئی سر لے کے آئے گا اسے یہ کچھ ملے گا اور یہ اضافی ادا کی گئی ہوگی۔“

\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن الامام ابو حنیفہ \* ثم قال محمد وہ

ناخذ وهو قول ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ \*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1659) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى:  
 متن روایت: أَنَّ عَمْرَ بْنَ الْحَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
 اطعم الناس بالمدينة فرأى رجلاً يأكل بشماله  
 فقال كل بيمينك فقال إنها أصيبت يوم مؤتة  
 فجلس عمر يبكي قائلاً من يؤذيك من يغسل  
 ثوبك وأمر له بجارية فارهية وكسوة وراحلة  
 فضج المسلمون بالدعاء لعمر لما رأوا من رأفته  
 وتفقدته لأحوال الأمة

امام ابوحنیفہ نے - علی بن اقرم کے حوالے سے - حضرت

عبداللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ میں لوگوں کو

کھانا کھلایا تو ایک شخص کو دیکھا کہ وہ بائیں ہاتھ سے کھا رہا ہے تو

یہ فرمایا: تم دائیں ہاتھ کے ذریعے کھاؤ! اس نے عرض کی جنگ

موت میں میرا دایاں ہاتھ زخمی ہو گیا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ کہتے

ہوئے رونے لگے: تمہیں وضو کون کروائے گا؟ تمہارے کپڑے

کون دھوئے گا؟ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے ایک کتیز لباس اور

سواری دینے کا حکم دیا تو لوگوں نے بلند آواز میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ

کے لئے دعا کی کیونکہ انہوں نے دیکھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ امت

کے احوال کے بارے میں کتنے مہربان ہیں اور اس حوالے سے

کتنی خبر گیری کرتے ہیں۔“

\*\*\*

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابن معانی - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی

ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

(1659) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (878) فی الادب: باب فضائل الصحابة اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومن

کان یبذاکم الفقه

(1660) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ رَوَى عَنِّي فِي الْجِهَادِ كَلِمَةً حَقًّا عِنْدَ سُلْطَانٍ بَخَائِلٍ"

امام ابوحنیفہ نے - علقمہ بن مرثدہ کے حوالے سے - ابن بریدہ کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

"سب سے زیادہ فضیلت والا جہادِ ظالم حکمران کے سامنے کلمہ حق کہنا ہے۔"

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابوہماد بخاری نے یہ روایت - عبداللہ بن محمد بن علی مقرئ نہروانی - علی بن حفص بن عمرو بن آدم - احمد بن محمد - محمد بن زبیر بن ابیہمام ابوازی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1661) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَامِرٍ وَعَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنِ الْأَعْرَبِيِّ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ رَوَى عَنِّي مَا جَلَسَ عَلَيْهِ فِي النَّاسِ يَذْكُرُونَ اللَّهَ تَعَالَى إِلَّا غَشِيَتْهُمْ الرَّحْمَةُ وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ"

امام ابوحنیفہ نے - علی بن عامر اور علی بن اقرم - الاغر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جب کچھ لوگ اکٹھے بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتے ہیں تو رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں موجود فرشتوں کے سامنے ان کا ذکر کرتا ہے۔"

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابو عباس احمد بن عقدہ - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

حافظ کہتے ہیں: امام ابو یوسف قاضی نے یہ روایت امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1662) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ رَوَى عَنِّي فِي الْجِهَادِ كَلِمَةً حَقًّا عِنْدَ سُلْطَانٍ بَخَائِلٍ"

امام ابوحنیفہ نے - علقمہ بن مرثدہ کے حوالے سے - ابن بریدہ کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

"اللہ تعالیٰ نے جہاد میں حصہ لینے والوں کی کوٹھنیں کو جہاد میں حصہ نہ لینے والوں کے لئے، اسی طرح قابل احترام قرار دیا"

(1660) واورده المرتضى الزبيدي في العقود الجواهر المنيفة/1 322

(1662) اخرجه احمد 352/5 - ومسلم (1897) (139) - وابن ابي عاصم في الجهاد (100) - والنسائي 50/6 - وابن حبان (4634) - والبيهقي (907) - وسعيد بن منصور (2331) - وابوداود (2492) - والبيهقي في السنن الكبرى 173/9 - وابونعيم



ہے جس طرح ان جہاد میں حصہ نہ لینے والوں کی مائیں قابل احترام ہیں جہاد میں حصہ نہ لینے والے لوگوں میں سے اگر کوئی شخص مجاہدین میں سے کسی شخص کے اہل خانہ کے حوالے سے کسی خیانت کا مظاہرہ کرنے تو قیامت کے دن اس مجاہد سے کہا جائے گا: تم اپنا بدلہ لے لو (پھر نبی اکرم ﷺ نے حاضرین سے دریافت کیا: تو تمہارا کیا گمان ہے؟“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن احمد بن ابومقاتل - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ عبدالحمید جہانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - سفیان ثوری - ابواسحاق سمیعی کے حوالے سے - مصعب بن سعد کے حوالے سے - عامر بن سعد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے سرکاری عطیات مقرر کئے تھے انہوں نے غزوہ بدر میں شرکت کرنے والے مہاجرین اور انصار کے لئے چھ ہزار درہم وظیفہ مقرر کیا تھا نبی اکرم ﷺ کی ازواج کے لئے بھی وظیفہ مقرر کیا تھا اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اضافی ادائیگی کی تھی انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے لئے بارہ ہزار مقرر کئے تھے جبکہ دیگر تمام ازواج کے لئے دس ہزار مقرر کئے تھے البتہ ان میں سے سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے لئے چھ ہزار مقرر کئے تھے انہوں نے ابتداء میں ہجرت کرنے والی خواتین جیسے سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا اور سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے لئے ایک ایک ہزار (درہم) مقرر کئے تھے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

قاضی عمر بن حسن اشائی نے یہ روایت - حسین بن عمر ابن احوص - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - اسماعیل بن حماد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِينَ يَخُونُ أَحَدًا مِنْ الْمُجَاهِدِينَ فِي أَهْلِهِ إِلَّا قِيلَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِقْتَصِرْ فَمَا ظَنُّكُمْ؟

(1663) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) وَ سَفِيَّانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ السَّيِّعِيِّ (و) مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَفِيَّانُ عَنْ غَامِرِ بْنِ سَعْدٍ: مَتَنُ رِوَايَتِهِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَوَّلَ مَنْ فَرَضَ الْعَطِيَّةَ فَرَضَ لِلْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ بَيْتَةَ آلَافٍ وَفَرَضَ لِأَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَفَضَّلَ عَائِشَةَ فَفَرَضَ لَهَا ائْتِسَى عَشْرَ أَلْفًا وَلِسَائِرِهِنَّ عَشْرَةَ آلَافٍ غَيْرَ جَوَيْرِيَةَ وَصَفِيَّةَ فَرَضَ لَهُمَا بَيْتَةَ آلَافٍ وَفَرَضَ لِلْمُهَاجِرَاتِ الْأَوَّلِ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ وَأَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسِ أَلْفًا أَلْفًا

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو فضل احمد بن حسن بن خیرون۔ ان کے ماموں ابو علی باقلانی۔ ابو عبد اللہ بن دوست علاف۔ قاضی عمر بن حسن اشثالی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

(1664)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ عَنْ عَائِمِ الشُّعْبِيِّ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے۔ ہیثم کے حوالے سے۔ عامر شعبی کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ الْمَعَارِئِ وَابْنِ عَمَرَ يَسْمَعُهُ فَقَالَ حِينَ سَمِعَ حَدِيثَهُ أَنَّهُ يُحَدِّثُ كَأَنَّهُ شَهِدَ الْقَوْمَ

وہ ”مغازی“ کے بارے میں بیان کرتے تو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اُسے سن رہے ہوتے تھے جب وہ امام شعبی کا بیان سنتے تھے تو یہ فریما تے تھے: یہ اس طرح بیان کر رہا ہے جیسے یہ بھی اُس وقت لوگوں کے ساتھ موجود تھا۔

\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت۔ احمد بن محمد بن سعید ہمدانی۔ عبد اللہ بن احمد بن بہلول۔ ان کے دادا اسماعیل کی تحریر۔ قاسم بن معن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1665)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

متن روایت: مَا أَحْرَزَ أَهْلُ الْحَرْبِ مِنْ أَمْوَالِ الْمُسْلِمِينَ لَمْ أَصَابَهُ الْمُسْلِمُونَ فَهُوَ رَدٌّ عَلَى صَاحِبِهِ إِنْ أَصَابَهُ قَبْلَ الْقِسْمَةِ وَإِنْ أَصَابَهُ بَعْدَ الْقِسْمَةِ فَهُوَ أَحَقُّ بِالثَّمَنِ

”اہل حرب نے مسلمانوں کے اموال میں سے جس چیز پر قبضہ کر لیا ہو اور پھر وہ مسلمانوں کو مل جائے تو وہ چیز اس کے مالک کو واپس کر دی جائے گی، اگر تقسیم سے پہلے وہ مالک اس تک پہنچ جاتا ہے، لیکن اگر تقسیم کے بعد وہ مالک اس تک پہنچتا ہے تو پھر وہ قیمت کے عوض میں اس کا زیادہ حقدار ہوگا“۔

\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن الامام ابو حنیفہ \* ثم قال محمد وبہ ناخذ وهو قول ابو حنیفہ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَاَرَادَ بِالثَّمَنِ الْقِيَمَةَ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے انہوں نے ”ثمن“ سے مراد ”قیمت“ لی ہے۔

(1664) اخرجہ الحسکفی فی مسند الام (386) و (387)

(1665) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (864)۔ وابن ابی شیبہ (511/6) (33352) فی السير: فی العبد یا سرہ المسلمون ثم یتظہر علیہ العدر۔ وسعید بن منصور فی السنن (2/311)۔ وعبد الرزاق (5/196) (9363) فی الجہاد: باب المتاع یصیبہ العدو ثم وجدہ صاحبہ

امام ابوحنیفہ نے۔ ابوہند حارث بن عبد الرحمن کے حوالے سے۔ حاشیہ میں یہ بات نقل کی ہے:

”وہ نبی اکرم ﷺ کے غزوات کے بارے میں روایات ایک حلقے میں بیان کر رہے تھے جس میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے تو انہوں نے فرمایا: یہ شخص تو یوں بیان کر رہا ہے جیسے یہ بھی (اُس وقت) لوگوں کے ساتھ موجود تھا۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت۔ احمد بن محمد۔ جعفر بن محمد۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد۔ اسماعیل بن حماد کی تحریر۔ امام ابو یوسف قاضی۔ امام ابوحنیفہ نے۔ ابوہند کے حوالے سے ان کے مشائخ سے منقول ہے۔

ابو عبداللہ حافظ حسین بن محمد بن خردوبلی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو فضل احمد بن حسن بن خرون۔ ان کے ماموں ابوعلی باقلانی۔ ابو عبداللہ بن دوست علاف۔ قاضی عمر بن حسن اشنانی۔ جعفر بن مروان۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(1667)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِبَاحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ:

”مجھے کسی بھی بات پر اتنا افسوس نہیں ہے جتنا اس بات پر افسوس ہے کہ میں نے باغی گروہ کے ساتھ جنگ میں حصہ کیوں نہیں لیا تھا اور گرمیوں میں (نظلی) روزے (رکھنا کیوں ترک کر دیا؟)

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو عبداللہ محمد بن قاسم بن زکریا محاربی۔ عباد بن یعقوب۔ عفان یعنی ابن سيار جہانی قاضی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1666) قد تقدم في (1664)

(1667) أخرجه الطبرانی في الاوسط 402/8 (7819) - واورده الهيثمي في مجمع الزوائد 182/3 - وفي مجمع البحرين 51/2 (1462)

امام ابو حنیفہ نے - ابو جناب یحییٰ بن ابیہ - احید کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص میرے امت پر تلوار کھینچے گا تو جہنم کے سات دروازے ہیں اُن میں سے ایک دروازہ اُس شخص کے لئے ہے جو تلوار کھینچے گا۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن حمران - محمد بن قیس دماغانی - عمار بن رجاہ - عمیر ابن یعیش - محمد بن قاسم اسدی - امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - یحییٰ بن عمرو اسلمی ہمدانی وادعی - ان کے والد عمرو کے حوالے سے - حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

”میں ایک لاشی کے ذریعے کسی غازی کی مدد کروں، جس کے ذریعے وہ اللہ کی راہ میں مدد حاصل کرنے سے میرے نزدیک حج کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے، جس کے بعد ایک اور حج کیا جائے (یعنی یکے بعد دیگرے حج کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے)۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - عبداللہ بن احمد بن نوح - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - خالد بن سلیمان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1668) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي جَنَابِ يَحْيَى بْنِ أَبِي حَيَّةَ عَنْ أُحَيْدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ رَوَى بَابَ السَّيْفِ عَلَيَّ أُمَّتِي فَإِنَّ لِحْجَتَهُمْ سَبْعَةَ أَبْوَابٍ بَابٌ مِنْهَا لِمَنْ سَلَ السَّيْفَ

(1669) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ يَحْيَى بْنِ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيِّ الْهَمْدَانِيِّ الْوَادِعِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ:

مَنْ رَوَى بَابَ السَّيْفِ عَلَيَّ أُمَّتِي فَإِنَّ لِحْجَتَهُمْ سَبْعَةَ أَبْوَابٍ بَابٌ مِنْهَا لِمَنْ سَلَ السَّيْفَ

(1668) - اعرجه الطحاوی فی شرح مشکل الآثار (1323) - وابن ابی شیبہ 121/10 - ومسلم (98) (161) - والبخاری

(6874) - والنسائی فی المجتبى 117/7 - وفی الکبری (3563) - وابویعلی (5827) - والحطیب فی تاریخ بغداد 236/7-

(1669) - اعرجه ابن ابی شیبہ 310/5 فی الجهاد: باب ما ذکر فی فضل الجهاد الحث علیہ

## الْبَابُ الثَّامِنُ وَالثَّلَاثُونَ فِي الْحَظْرِ وَالْإِبَاحَةِ

ارتیسواں باب: ممنوعہ اور مباح چیزوں کے بارے میں روایات

(1670) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْحَكِيمِ بْنِ عُثَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي كَيْلَى عَنْ حَدِيثَةٍ: مَتَنُ رِوَايَاتٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ اللَّيْتِيَجِ وَالْحَرِيرِ قَالَ إِنَّمَا يَفْعَلُ ذَلِكَ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ

امام ابو حنیفہ نے - حکیم بن حمیہ - عبدالرحمن بن ابی لیلی کے حوالے سے - حضرت حدیثہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: ”نبی اکرم ﷺ نے دیباچ اور ریشم پہننے سے منع کیا ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ایسا وہ شخص کرے گا جس کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہیں ہوگا۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - حمزہ بن حبیب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ حافظ ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو بخاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل احمد خیرون - ان کے ماموں ابو علی باقلانی - ابو عبد اللہ بن دوست علاف - قاضی عمر بن حسن اشعری - صالح بن احمد ابن ابوقاتل مروزی - ادریس بن ابراہیم - حسین بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ قاضی عمر بن حسن اشعری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

(1671) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي حَمْرَةَ مَيْمُونِ الْأَعْمُورِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: مَتَنُ رِوَايَاتٍ: كَبْرَةُ الْأَذَانِ بِاللَّغْنِيِّ وَقَالَ إِنَّهُ مِنْ فِعْلِ الْجَاهِلِيَّةِ

امام ابو حنیفہ نے - ابو حمزہ ميمون اعور - ابراہیم نخعی کے حوالے سے - حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ”وہ اذان میں غناء کو ناپسند کرتے تھے وہ یہ فرماتے تھے: یہ زمانہ جاہلیت کا طرز عمل ہے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس احمد بن عقدہ - عبد الواحد بن حماد بن حارث نجدی - انہوں نے (1670) آخر جرحہ الحصكفي في مسند الام (418) - وابن حبان (5339) - والحميدي (440) - ومسلم (2067) في اللباس والزينة: بسبب تحريم استعمال الذهب والفضة - والخطيب في تاريخ بغداد 3/10 - والنسائي 198/8 - وابن الجارود (865) - والبخاري (5837) في اللباس: باب افتراس الحرير - والبيهقي في السنن الكبرى 28/10 - واحمد 397/5

اپنے والد کے حوالے سے۔ نضر بن محمد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر بن حسن اشثانی نے یہ روایت۔ عبید بن کثیر تمار۔ یحییٰ بن حسن بن فرات۔ ان کے چچا زیاد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابو عبد اللہ بن خسر دہلوی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو فضل احمد بن حسن بن خرون۔ ان کے ماموں ابو علی باقلانی۔ ابو عبد اللہ بن دوست علاف۔ قاضی عمر بن حسن اشثانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

(1672)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْحَكِيمِ بْنِ عُثَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: مَتَنُ رِوَايَتِ: كُنَّا مَعَ حَدِيثَةَ بِالْمَدَائِنِ فَأَسْتَسْقَى

دِهْقَانَ فَاتَاهُ بِهِ فِي جَمَاعٍ مِنْ قِصْبَةِ فَرَمِي بِهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ آيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَقَالَ هِيَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا

وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ”

”یہ ان (کفار کے لئے) دنیا میں ہیں اور تم (مسلمانوں) کے لئے آخرت میں ہو گئے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت۔ احمد بن محمد۔ حمزہ بن حبیب زیات کی تحریر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔ حافظ ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر دہلوی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو غنائم۔ محمد بن علی بن میمون مقری۔ شریف ابو عبد

اللہ بن محمد بن علی بن عبد الرحمن علوی۔ جعفر بن محمد بن حسین۔ ابو عباس احمد بن محمد بن سعید بن عقده۔ فاطمہ بنت محمد بن حبیب۔ ان کے والد۔ حمزہ کی تحریر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1673)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُسْلِمِ بْنِ سَالِمِ بْنِ قَيْرُورِ الْجَهَنِّيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ حَدِيثَةَ بِنِ الْيَمَانِ: مَتَنُ رِوَايَتِ: أَنَّهُمْ نَزَلُوا مَعَهُ عَلَى دِهْقَانَ فَاتَاهُمْ

بِطَعَامٍ ثُمَّ آتَاهُمْ..... (الحدیث)

”ایک مرتبہ ان لوگوں نے حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ایک دہقان کے ہاں پڑاؤ کیا وہ ان کے پاس کھانے کے آیا پھر ان کے پاس لے کے آیا“ اس کے بعد راوی نے پوری

حدیث بیان کی ہے۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو عباس احمد بن عقدہ۔ احمد بن حازم۔ عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابو عبد اللہ بن خرز رضی اللہ عنہ نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو فضل احمد بن خیرون۔ ان کے ماموں ابو علی باقلانی۔ ابو عبد اللہ احمد بن دوست علاف۔ قاضی عمر بن حسن اشنانی۔ یثیم بن مقرئ۔ احمد بن عثمان۔ حکیم۔ عبد اللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر اشنانی نے امام ابو حنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

امام محمد بن حسن نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

(1674)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ دَعْبَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ

امام ابو حنیفہ نے۔ محارب بن دثار کے حوالے سے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

”ایک مرتبہ وہ کچھ لوگوں کے پاس تشریف لائے اور ان کے سامنے روٹی اور سرکہ رکھا پھر فرمایا: بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تکلف کرنے سے منع کیا ہے اگر یہ نہ ہوتا تو میں تمہارے ساتھ تکلف کرتا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: بہترین سائل سرکہ ہے۔“

مُتَن رَوَيْت: أَنَّهُ دَخَلَ عَلَيْهِ يَوْمًا قَوْمٌ فَقَرَّبَ لَهُمْ خُبْزًا وَخَلًّا ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنِ التَّكْلِيفِ وَلَوْلَا ذَلِكَ لَتَكَلَّفْتُ لَكُمْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَعْمَ الْأَدَامُ الْخَلُّ“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت۔ احمد بن محمد بن سعید۔ منذر بن محمد۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ سلیمان بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو عباس احمد بن عقدہ۔ منذر بن محمد۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ سلیمان بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ اور مسعر بن کدام سے روایت کی ہے۔

حافظ حسین بن خرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ سعید بن ابوقاسم بن احمد۔ احمد بن محمد بن سعید۔ ابن عقدہ۔ منذر بن محمد۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ سلیمان بن ابوبکر رضی اللہ عنہ شامی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ اور مسعر بن کدام سے روایت کی ہے۔

(1674) اخرجہ الحسکفی فی مسند الام (414)۔ و ابو یعلیٰ (1981)۔ و ابو داود (3820) فی الاطعمه: باب فی الخیل۔ و الترمذی (1843) فی الاطعمه: باب ماجاء فی الخیل۔ و فی الشمال (155)۔ و ابن ماجہ (3317) فی الاطعمه: باب الانتدام بالخل۔ و احمد 3/400۔ و مسلم (2052)

(1675) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ قَالَ:  
 "متن روایت: لَا بَأْسَ بِأَخْصَاءِ الْبُهَائِمِ إِذَا أُرِيدَ بِهَا  
 صَلاَحُهَا"  
 امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ  
 روایت نقل کی ہے۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:  
 "جانوروں کو خنسی کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے جب کہ  
 اس کے ذریعے مقصود اُن کی بہتری ہو۔"

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفہ \* ثم قال محمد وبہ ناخذ وهو  
 قول ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام  
 محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں، امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1676) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ بَهْزِ بْنِ  
حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:  
 "متن روایت: وَيَسَلُّ لِّلَّذِي يُحَدِّثُ فِي كُذِّبٍ  
 فَيُصْحَكُ بِهِ الْقَوْمُ وَيَلُّ لَهُ وَيَلُّ لَهُ"  
 امام ابو حنیفہ نے - بہز بن حکیم بن معاویہ - ان کے والد -  
 (اور) ان کے دادا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی  
 اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:  
 "اس شخص کے لئے بربادی ہے جو بات کرتے ہوئے  
 جھوٹ بولتا ہے اور لوگ اس پر ہنس پڑتے ہیں ایسے شخص کے  
 لئے بربادی ہے ایسے شخص کے لئے بربادی ہے۔"

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خرزولہنی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو حسین محمد بن مظفر -  
 عبد الصمد بن علی بن محمد بن عبد المؤمن چند یابوری - علی بن حرب چند یابوری - اسحاق بن سلیمان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے  
 روایت کی ہے۔

(1677) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ  
أَبْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:  
 "متن روایت: أَنَّهُ صَحِبَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الدِّمَةِ فَلَمَّا  
 امام ابو حنیفہ نے - یثیم کے حوالے سے - حضرت عبد اللہ  
 بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:  
 "ایک مرتبہ وہ ایک ذمی کے ساتھ سفر کر رہے تھے جب

(1675) (اخر جہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار) (798)

(1676) (اخر جہ احمد 5: 5 - وابوداؤد) (4990) - وابن عبد البر فی التمهيد 16/256 - وفي الاستذكار (41425) -

والترمذی (2315) - والطبرانی فی الکبیر 19 (950) - والبیہقی فی السنن الکبریٰ 10/196 - والحاکم فی المستدرک 1/46

(1677) (اخر جہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار) (920) فی الادب: باب تقييد العلم: باب الذمی یسلم علی المسلم

بر السلام - وعبدالرزاق (9843) فی کتاب اهل الكتاب: باب السلام علی اهل الكتاب



أَرَادَ أَنْ يُفَارِقَهُ قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ  
 كَمَا تَوَضَّعَ لَهَا قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: "وَعَلَيْكَ السَّلَامُ"  
 اس نے اُن سے جدا ہونے کا ارادہ کیا تو اس نے السلام علیکم  
 کہا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "وعلیک  
 السلام۔"

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفہ \* ثم قال محمد یکرہ ان یتدء  
 المشرك بالسلام ولا باس بالرد عليه وهو قول ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ \*  
 امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام  
 محمد فرماتے ہیں: یہ بات مکروہ ہے کہ آدمی مشرک کو سلام میں پہل کرے البتہ اسے سلام کا جواب دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ امام  
 ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1678) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطِيَّةَ  
 الْعُرْفِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:  
 "مَنْ دَرَسَ كِتَابَ ابْنِ مَسْعُودٍ لَمْ يَلْمَعْهُ أَحَدٌ" (سنند رکا پانی جس چیز (یعنی مچھلیوں) کو (کنارے  
 پر) چھوڑ کر بٹ جائے، تم اسے کھاؤ۔"  
 امام ابوحنیفہ نے - عطیہ عوفی کے حوالے سے یہ روایت نقل  
 کی ہے: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی  
 اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح - ابو عبد اللہ محمد بن موسیٰ - ابن ہشام - یحییٰ ابن عیسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی  
 ہے۔

(1679) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ  
 إِبْرَاهِيمَ قَالَ:  
 "مَنْ دَرَسَ كِتَابَ ابْنِ مَسْعُودٍ لَمْ يَلْمَعْهُ أَحَدٌ" (سنند رکا پانی (کنارے پر) جس چیز کو چھوڑ کر بٹ  
 جائے، تو جسے وہ باہر چھوڑ دے، تم اسے کھاؤ البتہ تم اس کو نہ  
 کھانا جو (مرنے کے بعد) پانی کے اوپر بہنے لگے۔"  
 امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ  
 روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(1678) (اخرجه الحصكفي في مسند الامام (403) - وابن ابی شيبة (254/4) (19752) في الصيد: باب ما قذف به البحر وجزر عنه  
 الماء  
 (1679) (اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (813) - وابن ابی شيبة (255/4) (19763) في الصيد: باب ما قذف به  
 البحر وجزر عنه الماء

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) الامام ابو حنیفہ \* ثم قال محمد وبہ  
ناخذ وهو قول ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ \*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے، پھر امام  
محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1680)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:   
متن روایت: لَا خَيْرَ فِي شَيْءٍ مِمَّا يَكُونُ فِي الْمَاءِ  
رَوَايَتُ نَقْلِ كِي هِيَ اِبْرَاهِيمُ فُخِّي فَرَمَاتِي هِيَ:

امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلمان کے حوالے سے یہ  
روایت نقل کی ہے۔ ابراہیم فخی فرماتے ہیں:  
”پانی میں رہنے والے کسی بھی جانور میں بھلائی نہیں ہے  
ماسوائے مچھلی کے“ (یعنی صرف مچھلی کو کھایا جاسکتا ہے)۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) الامام ابو حنیفہ \* ثم قال محمد وبہ  
ناخذ وهو قول ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ \*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے، پھر امام  
محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1681)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءٍ عَنْ  
عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ  
قَالَ:   
متن روایت: نَشْرُ الْبَيْتِ الْحَمَامُ مَا فِيهِ بَيْتٌ يَسْتُرُ  
عَطَاءُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ

امام ابو حنیفہ نے۔ عطاء کے حوالے سے یہ روایت نقل کی  
ہے۔ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی  
اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:  
”سب سے بری جگہ حمام ہے، جس میں کوئی ایسا حصہ نہیں  
ہوتا، جس میں پردہ کیا جاسکے، اور نہ ہی اُس میں ایسا پانی ہوتا  
ہے جو پاک کر دے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ ابوبکر محمد بن عبد الباقی انصاری نے یہ روایت۔ بناد بن ابراہیم۔ علی بن محمد بن علی قائم۔ محمد بن علی۔ صالح بن محمد ترمذی۔  
خضر بن ابان ہاشمی۔ مصعب بن مقدم۔ زفر بن ہذیل کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1682)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلِيِّ بْنِ  
الْأَقْمَرِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ  
نَقْلِ كِي هِيَ اِبْرَاهِيمُ فُخِّي فَرَمَاتِي هِيَ:

امام ابو حنیفہ نے۔ علی بن اقر کے حوالے سے یہ روایت  
نقل کی ہے۔ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی  
ہیں:

(1680)۔ اخر جہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (812) فی الاطعمه: باب ما اكل فی البرو البحر

(1681)۔ اخر جہ الطبرانی فی الاوسط (3310)۔ اور وہ الہیسی فی مجمع الزوائد 1/327

(1682)۔ اخر جہ الحصفی فی مسند الامام (353)

ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

”جس شخص کا پڑوسی اس سے درخواست کرے کہ وہ (پڑوسی) اپنی کڑی اس (شخص) کی دیوار میں گاڑ دے تو وہ شخص اسے منع نہ کرے۔“

متن روایت: مَنْ سَأَلَهُ جَارُهُ أَنْ يُغَرِّزَ حَشَبَتَهُ عَلَى جِدَارِهِ فَلَا يَمْنَعُهُ

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو جعفر احمد بن عاصم - جعفر بن محمد بن حماد قلاسی - محمد بن عبدالعزیز - قاسم بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - اپنے والد ابوطاہر عبدالباقی بن محمد - ابوقاسم عبید اللہ بن احمد بن عثمان صیرفی - ابوبکر احمد بن ابراہیم بن شاذان - ابوجعفر عبداللہ ابن احمد بن غیاث - جعفر بن محمد قلاسی - محمد بن عبدالعزیز - قاسم بن معن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1683) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي قُرْوَةَ (وَ) حَمَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - ابوفروہ اور حماد کے حوالے سے -

عبدالرحمن بن ابولیالی کا یہ بیان نقل کیا ہے:

”ہم نے حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ ”مدائن“ میں

ایک دہقان کے ہاں پڑاؤ کیا وہ کھانا لے کے آیا پھر حضرت

حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مشروب منگوا یا تو ان کے لئے چاندی کے برتن میں

مشروب لایا گیا حضرت حذیفہ نے اس چاندی کے (برتن کو) پکڑا اور

اسے اس کے چہرے پر مار دیا ہمیں ان کا یہ طرز عمل بہت برا لگا تو

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم لوگ جانتے ہو؟ میں نے یہ کیوں

کیا ہے؟ ہم نے جواب دیا: جی نہیں انہوں نے فرمایا: گزشتہ سال بھی

میں نے اس کے ہاں پڑاؤ کیا تھا اور اس کے ہاں کھانا کھایا تھا پھر میں

نے مشروب منگوا یا تھا تو یہ میرے پاس چاندی کے برتن میں مشروب

لے آیا تھا تو میں نے اسے بتایا تھا کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں اس

بات سے منع کیا ہے کہ ہم سونے یا چاندی کے برتنوں میں کچھ کھائیں یا

پئیں یا ہم ریشم یا دیباغ پہنیں کیونکہ یہ دنیا میں مشرکین کے لئے

ہیں اور ہمارے لئے آخرت میں ہوں گے۔“

متن روایت: نَزَلْنَا مَعَ حُدَيْفَةَ بَيْنَ الْيَمَانِ عَلَى

دِهْقَانَ بِالْمَدَائِنِ فَاتَى بِطَعَامٍ ثُمَّ دَعَا حُدَيْفَةَ

بِشَرَابٍ فَاتَى بِشَرَابٍ فِي إِنَاءٍ فِضَّةٍ فَآخَذَ حُدَيْفَةَ

الْإِنَاءَ فَضْرَبَ بِهَا وَجْهَهُ فَسَاءَ مَا صَنَعَ بِهِ فَقَالَ

حُدَيْفَةُ هَلْ تَذَرُونَ لِمَ صَنَعْتُ هَذَا قُلْنَا لَا قَالَ إِنِّي

نَزَلْتُ عَلَيْهِ فِي الْعَامِ الْمَاضِي فَطَعِمْتُ عَنْدَهُ ثُمَّ

دَعَوْتُ بِشَرَابٍ فَآتَانِي بِشَرَابٍ فِي إِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ

فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

نَهَانَا أَنْ نَأْكُلَ فِي آيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَأَنْ

تَشْرَبَ فِيهَا وَأَنْ نَلْبَسَ الْحَرِيرَ وَالذَّبْيَاجَ فَإِنَّا

لِلْمُشْرِكِينَ فِي الدُّنْيَا وَلَنَا فِي الْآخِرَةِ

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن علی کلاعی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - اپنے والد محمد بن خالد بن علی - ان کے والد خالد بن علی کلاعی - محمد بن خالد وہابی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1684) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ  
 مَجَاهِدٍ عَنْ حُدَيْفَةَ أَنَّهُ قَالَ:  
 امام ابوحنیفہ نے - حماد - مجاہد کے حوالے سے - حضرت  
 حذیفہ رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

مثنیٰ روایت: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ  
 وَوَسَلَّمَ أَنْ نَشْرَبَ فِي أَيْنَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَأَنْ  
 نَأْكُلَ فِيهَا وَأَنْ نَلْبَسَ الْحَرِيرَ وَالِدَيْنَا جَ فَقَالَ هِيَ  
 لِلْمُشْرِكِينَ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ  
 "نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ ہم سونے  
 یا چاندی کے برتنوں میں پیئیں یا ان میں کچھ کھائیں یا ہم ریشم یا  
 دیباچ پہنیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: یہ مشرکین کے  
 لئے دنیا میں ہیں اور تم لوگوں کے لئے آخرت میں ہوں گے۔"

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - جہم ابن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن  
 زبیر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - اسماعیل بن حماد بن ابوحنیفہ کی تحریر - امام ابو یوسف قاضی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے  
 نقل کی ہے۔

(1685) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الزُّهْرِيِّ  
 عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ:  
 امام ابوحنیفہ نے - زہری - سعید بن مسیب - حضرت ابو  
 ہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

مثنیٰ روایت: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ  
 وَوَسَلَّمَ أَنْ يَأْكُلَ الرَّجُلُ بِشِمَالِهِ أَوْ يَشْرَبَ بِشِمَالِهِ  
 "نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ آدمی  
 اپنے بائیں ہاتھ کے ذریعے کھائے یا بائیں ہاتھ کے ذریعے  
 پیئے۔"

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی انصاری نے یہ روایت - ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب - علی بن محمد بن حسین ماکی - عمر بن محمد  
 بن علی ناقدی - ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابوبکر - محمد ابن شعی (اور) محمد بن بشران دونوں نے - ابو عاصم - ابن جریج - نعمان بن ثابت  
 یعنی امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1686) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ):  
 امام ابوحنیفہ نے یہ بیان کیا ہے: ایک مرتبہ ان کا سامنا

(1684) قد تقدم في (1670)

(1685) اخرجه احمد 325/2 - وابو يعلى (8599) - وابن ماجه (3266) - واسحاق بن راهويه في المسند (476) - والسنائي في  
 الكبرى (6745)

(1686) اخرجه الطحاوي في شرح مشكل الآثار (2754) - واحمد 71/2 - وابن الجارود في المنقى (599) - والخطيب في تاريخ

بغداد 48/12 - والبيهقي في السنن الكبرى 70/6 - وابن ماجه (2404) - والبخاري (1299) - عن ابن عمر (مطل الغنى طبع)

بہلول بن عمرو صریفی ہوا جو مچھوں کے نام سے معروف ہے (جسے بہلول دانا کہا جاتا ہے) وہ بازار میں کچھ کھار ہاتھا تو امام ابوحنیفہ نے اس سے کہا: تم امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ جیسے لوگوں کے ساتھ اٹھتے بیٹھے ہو اور پیدل چلتے ہوئے کھا رہے ہو؟ تو بہلول نے کہا: امام مالک بن انس نے نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”خوشحال شخص کا ادائیگی میں نال منول کرنا ظلم ہے“

اور مجھے بھوک لگی ہوئی تھی میری غذا میری آستین میں تھی اس لئے میرے لیے اس کو کھالینے کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں تھا۔ (یعنی میں اس کو کھانے میں نال منول نہیں کر سکتا تھا)

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوسعید احمد بن ابوقاسم - ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ صوفی حافظ - ابوصالح احمد بن عبدالملک بن علی - عبداللہ بن یوسف اصہبانی - ابوعمر حافظ - محمد بن محمد بن احمد بن مالک - اسماعیل بن محمد قاضی - سکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابن خیرون - ابوقاسم بن عبدالعزیز بن علی خیاط - عثمان بن احمد بن جعفر مستملی - رضوان بن احمد بن غزوان - محمد بن عبداللہ (اور) محمد بن احمد بزار ابوبکر ان دونوں نے - محمد بن غالب بن حرب - ابوحذیفہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی بن محمد بن عبداللہ انصاری نے یہ روایت - بناد بن ابراہیم - ابوحسن علی بن محمد بن احمد - ابوبکر محمد بن احمد بن مالک اسکافی - اسماعیل بن محمد نسوی - سکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(1687) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ (و) حَمَّادِ أَنَّهُمَا حَدَّثَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - علقمہ بن مرثد اور حماد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ان دونوں نے ابن بریدہ کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

متن روایت: اِشْرَبُوا فِي كُلِّ ظَرْفٍ فَإِنَّ الظَّرْفَ لَا

(1687) آخر جہ الحصفی فی مسند الامام (423) - واب حیان (3168) - ومسلم (977) فی الجنائز: باب استئذان النبی صلی اللہ

علیہ وسلم ربہ عزوجل فی زیارة قبرامہ - والحاکم فی المستدرک 1/375 - واحمد 5/359 - والبیہقی فی السنن الکبریٰ 4/76

يَحِلُّ شَيْئًا وَلَا يُحَرِّمُهُ

کو حلال یا حرام نہیں کرتا ہے۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن اسماعیل - عبداللہ بن صالح - لیث - ابو عبدالرحمن ثراسانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

(1688) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ  
 امام ابو حنیفہ نے - حماد کا یہ بیان نقل کیا ہے: ابراہیم (شاید  
 یہاں "ابراہیم نخعی" مراد ہیں) کی انگوٹھی میں یہ نقش تھا:  
 "اللَّهُ اِبْرَاهِيمَ كَادِدُكَ رُبِّي"  
 ابراہیم (نخعی) کی انگوٹھی لوہے کی بنی ہوئی تھی۔  
 مَتَنُ رِوَايَةٍ: كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ اِبْرَاهِيمَ اَللّٰهُ وَلِيُّ  
 اِبْرَاهِيمَ وَكَانَ خَاتَمِ اِبْرَاهِيمَ مِنْ حَدِيدٍ\*

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن الامام ابو حنيفة \* ثم قال محمد ولا  
 يعجبنا ان نتختم بالذهب والحديد ولا بشيء من الحلبي غير الفضة للرجال فاما النساء فلا باس  
 لهن بالذهب وهو قول ابو حنيفة رضى الله عنه\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے۔ انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام  
 محمد فرماتے ہیں: ہمیں یہ بات پسند نہیں ہے کہ مرد سونے یا لوہے کی انگوٹھی یا کسی بھی قسم کا زیور پہنے البتہ وہ چاندی کی انگوٹھی پہن سکتے  
 ہیں جہاں تک خواتین کا تعلق ہے تو ان کے لئے سونا چھینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1689) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ اِبْرَاهِيمَ  
 امام ابو حنیفہ نے - ابراہیم بن محمد بن منشر کے حوالے سے  
 ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے:  
 "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ"  
 مسروق کی انگوٹھی میں یہ نقش تھا:  
 مَتَنُ رِوَايَةٍ: كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ مَسْرُوقٍ بِسْمِ اللّٰهِ  
 الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَكَانَ نَقْشُ خَاتَمِ حَمَّادٍ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
 (امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں: حماد (بن ابوسلیمان) کی  
 انگوٹھی میں یہ نقش تھا: "لا اله الا الله"

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنيفة \* ثم قال محمد لا نرى

(1688) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (867) فی اللباس: باب التختیم بالذهب ونقش الخاتم وغیره - و ابن ابی  
 شیبہ (459/8، 5163) فی العقیقة: باب نقش الخاتم - و ابن سعد فی الطبقات 6/283 نحوه  
 (1689) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (868) فی اللباس: باب التختیم بالذهب ونقش الخاتم وغیره - و ابن ابی  
 شیبہ (458/8، 5162) فی العقیقة: باب نقش الخاتم وما جاء فيه - و ابن سعد فی الطبقات 6/77

بأساً أن ينقش في الخاتم ذكر الله تعالى ما لم يكن آية تامة فان ذلك لا ينبغي ان يكون في يده في  
الجنابة والذى على غير وضوء وهو قول ابو حنيفة\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام  
محمد فرماتے ہیں: ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے کہ انگوٹھی پر اللہ تعالیٰ کا نام کندہ کروا لیا جائے بشرطیکہ وہ کوئی مکمل آیت نہ ہو کیونکہ  
جنابت کی یا بے وضو حالت میں ایسی انگوٹھی کو پہننا مناسب نہیں ہے امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن علی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا - محمد بن خالد -  
کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(1690) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَافِعٍ عَنْ

ابن عمر رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا:

مَتْنٌ رَوَيْتُ أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُ مِنْ لِحْيَتِهِ\*

امام ابوحنیفہ نے - نافع کے حوالے سے - حضرت عبداللہ  
بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

”وہ اپنی (دیگر روایات کے مطابق) ایک مشت سے  
زائد داڑھی کو چھونا کر لیتے تھے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابن خروئے نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوسعید بن الوقاسم علی بن ابوعلی - ابوقاسم بن ثلاج - ابوعباس بن عقده - جعفر بن  
محمد بن عبید - عبداللہ بن حماد حضرمی - اسماعیل بن ابراہیم صانع کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(1691) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

أَبِي زَيْدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ:

امام ابوحنیفہ نے - عبداللہ بن ابوزیاد - ابن ابی نجیح  
کے حوالے سے بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان  
کرتے ہیں:

مَتْنٌ رَوَيْتُ أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ عَمِيْسٍ بِنْتُ أَبِي النَّبِيِّ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَلَهَا ابْنٌ مِنْ جَعْفَرٍ وَلَهَا

ابْنٌ مِنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمُ فَقَالَتْ يَا

رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَتَخَوَّفُ عَلَى ابْنِي إِذَا حَزَلْتُ الْعَيْنَ

أَقَارِقِيهِمَا قَالَ نَعَمْ فَلَوْ كَانَ شَيْءٌ يَسْبِقُ الْقَدَرَ

(1690) اخبره محمد بن الحسن الشيباني في الآثار: (898) في الادب - وابن ابى شيبة (375/8) في الادب: باب ما قالوا في الأخذ من

الليحية - وعبدالرزاق (19774) في الجامع: باب الرقى والعين والنفث - والبيهقي في السنن الكبرى (343/9)

(1691) اخبره محمد بن الحسن الشيباني في الآثار: (899) في الادب: باب الرقيقتن العين والاكتواء - والنزمذى (2059) في

الطب: باب مساجء في السرقية من العين - وابن ماجه (3510) في الطب: باب من استرقى من العين - والحميدى

لَسَبَقَتْهُ الْعَيْنُ

کروں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت لے جاتی تو نظر لگنا اس سے سبقت لے جاتا۔

\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) الامام ابو حنیفہ \*تم قال محمد وبہ ناخذ اذا كان من ذکر اللہ تعالیٰ او من کتاب اللہ تعالیٰ وهو قول ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ \* امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے۔ تو انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ \* پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ جب کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ذکر (یعنی اس کے اسماء) یا اللہ تعالیٰ کی کتاب سے تعلق رکھتا ہو۔ امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن علی کلابی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا۔ محمد بن خالد وہابی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

(1692)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ: امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

مستن روایت: أَنَّ حَبَابَ بْنَ الْأَرْتِ كَوَى ابْنَهُ عَبْدَ اللَّهِ عَنِ الْقُرْصَةِ حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ نے اپنے صاحبزادے عبداللہ کو قرصہ (نامی بیماری) کی وجہ سے داغ لگوائے تھے۔

\*\*\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے۔ (1693)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: متسن روایت: نهى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقُرْصِ امام ابو حنیفہ نے۔ عبد اللہ۔ نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ”نبی اکرم نے ”قرص“ سے منع کیا ہے۔“

\*\*\*

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوجعفر عبداللہ بن محمد دمشقی۔ احمد بن عبید بن ناصح۔ صالح بن دینار کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

القرع أن يحلق بعض الشعر الذي على رأس الصبي ويترك بعضه

(1692) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (918) فی الادب: باب شرب الدواء والبان البقر والاكتواء

(1693) اخرجہ ابن حبان (5506)۔ البخاری (5920) فی اللباس: باب القرع: و احمد 39/2 ج 3 ومسلم (2120) فی اللباس: باب

كراهية القرع - وابن ماجه (3637) فی اللباس: باب النهي عن القرع - والبيهقي فی السنن الكبرى 305/9



قرع یہ ہے کہ سچے کے سر کو موٹا دیا جائے اور کچھ کو چھوڑ دیا جائے۔

انہوں نے یہ روایت ابو بکر محمد بن قاسم بن سلیمان بن محمد بن یوسف رازی - حفص بن عمر مروانی - حمزہ بن اسماعیل کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - امام ابو محمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

(1694) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ عَنْ  
 أم ثور عن ابن عباس رضي الله عنهما أنه قال:  
 متن روایت: لَا بَأْسَ أَنْ تَصَلَ الْمَرْأَةَ شَعْرَهَا  
 بِالصُّوفِ إِنَّمَا يَنْهَى بِالشَّعْرِ  
 امام ابو حنیفہ نے - ہشتم - ام ثور کے حوالے سے - حضرت  
 عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: وہ فرماتے ہیں:  
 ”اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ کوئی عورت اپنے بالوں  
 میں اون لگائے، اُسے نقلی بال لگانے سے منع کیا گیا ہے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - قاسم بن محمد ترمذی - احمد بن محمد بن سعید - محمد بن سعید عوفی - اپنے والد اور احمد بن محمد بن عبد اللہ بن محمد بن اسماعیل دولابی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے دادا کی تحریر میں یہ بات پائی ہے کہ یہ تمام روایات امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے منقول ہیں۔

امام ابو محمد بخاری فرماتے ہیں: قاسم بن عباد نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: علی بن جعفر فرماتے ہیں: امام ابو حنیفہ جب کوئی حدیث روایت کرتے ہیں تو موتیوں کی طرح کی روایت کرتے ہیں۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - حمزہ بن حبیب زیات (کی تحریر) کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: سر میں (پرانندہ) لگانے میں کوئی حرج نہیں ہے جبکہ وہ اُون سے بنا ہوا ہو۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حسین بن علی (کی تحریر) - یحییٰ بن حسن - زیاد - ان کے والد حسن بن فرات کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ان کے چچا - ان کے والد سعید بن ابو جہم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن حسن - حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

! انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - احمد بن حازم - عبید اللہ بن موی - امام ابو حنیفہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے انہوں نے ابو ثور کا ذکر نہیں کیا۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - حسین بن محمد - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔\*  
 انہوں نے یہ روایت حسین بن عمر بن ابراہیم - ان کے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔  
 انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عبد اللہ محمد بن خالد - بشر بن موسیٰ - ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن ابراہیم بن خالد عسکری - محمد بن موسیٰ دولابی - عباد بن صہیب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار صیرنی - ابو محمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابن خسرو - ابوسعید بن علی بن ایوب - قاضی ابوعلاء محمد بن علی واسطی - ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان - بشر بن موسیٰ - مقرئ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

(1695) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ  
 إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ: روايت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

متن روایت: لُعِنَتِ الْوَاصِلَةُ وَالْمُسْتَوْصِلَةُ وَالْمُحَلَّلُ وَالْمُحَلَّلُ لَهُ وَالْوَاشِمَةُ وَالْمُسْتَوْشِمَةُ  
 ”نقلی بال لگانے والی اور لگوانے والی اور حلال کرنے والا اور جس کے لئے حلال کیا گیا ہے اور جس کو گودنے والی اور گودوانے والی پر لعنت کی گئی ہے“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنيفة\* ثم قال محمد اما  
 الواصلة فهي التي تصل الشعر الى شعرها فهذا مكروه عندنا ولا باس به اذا كان صوفاً - واما  
 المحلل والمحلل له فالرجل يطلق امراته ثلاثاً فيسال رجلاً ان يتزوجها فيحللها له فهذا لا  
 ينبغي للسائل ولا للمستول ان يفعلاه - والواشمة التي تشم الكفين والوجه فهذا مما لا ينبغي ان  
 يفعل\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے۔ تو انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ پھر

امام محمد فرماتے ہیں: واصلہ سے مراد وہ عورت ہے جو اپنے بالوں کے ساتھ مصنوعی بال ملائی ہے ہمارے نزدیک یہ مکروہ ہے البتہ اگر وہ پراندہ (اون سے بنا ہوا ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

جہاں تک ”محلل“ اور ”محللہ“ کا تعلق ہے تو وہ یہ ہے کہ ایک شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیتا ہے تو وہ کسی شخص سے یہ کہتا ہے کہ وہ اس عورت کے ساتھ شادی کر کے اس کے لئے اس عورت کو حلال کر دے تو کہنے والے اور دوسرے فرد دونوں کے لئے ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔ واصلہ اس عورت کو کہتے ہیں جو تھیلیوں اور چہرے پر گود داتی ہے، یہ ان کاموں میں سے ہے، جنہیں نہیں کرنا چاہئے۔

(1696) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ:  
متن روایت: أَنَّهُ كَانَ يَكْفُرُهُ أَنْ يُوسِّمَ الدَّابَّةَ فِي  
وَجْهِهَا أَوْ يُضْرَبَ وَجْهَهَا  
امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:  
”ابراہیم نخعی اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ جانور کے چہرے پر داغ لگایا جائے یا اس کے چہرے پر مارا جائے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) الامام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ \* قال  
محمد وبہ ناخذ\*  
امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

(1697) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ عَنْ  
ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:  
متن روایت: أَنَّهُ كَانَ يَقْبِضُ عَلَى لِحْيَتِهِ ثُمَّ يَقْضُ  
مَا تَحْتَ الْقَبْضَةِ\*  
امام ابو حنیفہ نے - ہشتم کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:  
”وہ اپنی داڑھی اپنے ہاتھ میں لیتے تھے اور مٹھی کے نیچے جو بال ہوتے تھے، انہیں تراش لیتے تھے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔  
(1698) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ عَنْ  
ابن عمار (1696) - اخر جہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (909) فی الادب: باب صف الشعر من الوجه - ابن ابی شیبہ 407/5  
الجهاد: باب فی وسم الدابة  
(1697) قد تقدم فی (1690)

(1698) - اخر جہ المحصن فی مسند الامام (436) - ورواه ابو يعلى (2831) - وابن حبان (5472) عن انس ورواه ابن حبان (5471) عن جابر بن عبد الله - قال: اتى بابي فحافلة يوم فتح مكة وراسه ولحيتنه كغمامة بيضاء فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم غير وراسه واجتنبوا السواد

رَجُلٍ:

کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: أَنَّ أَبَا قَحَافَةَ أَمَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وآلِهِ وَسَلَّمَ وَلِحَيْثُهَا قَدْ انْتَشَرَتْ قَالَ فَقَالَ لَوْ  
أَخَذْتُمْ وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى نَوَاحِي لِحْيَتِهِ\*

”حضرت ابو قحافہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں  
حاضر ہوئے، اُن کی داڑھی نکھری ہوئی تھی، تو نبی اکرم ﷺ  
نے ارشاد فرمایا: اگر تم لوگ اسے تراش دیتے۔ نبی اکرم ﷺ  
نے داڑھی کے اطراف کی طرف اپنے دست مبارک کے  
ذریعے اشارہ کر کے یہ ارشاد فرمایا: اگر تم اسے تراش لیتے (تو  
بہتر تھا)“

.....

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن  
زبیر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔  
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - اسماعیل بن حماد بن ابو حنیفہ نے - امام ابو یوسف قاضی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل  
کی ہے۔

(1699) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ وَاصِلِ بْنِ أَبِي  
جَمِيلَةَ عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّهُ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - عبد الرحمن بن عمرو اوزاعی کے حوالے  
سے - واصل بن ابو جمیلہ کے حوالے سے - مجاہد کا یہ بیان نقل کیا  
ہے:

متن روایت: كَثُرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ  
وَسَلَّمَ مِنَ الشَّائِبَةِ سَبْعًا الْمُرَاةَ وَالْمَثَانَةَ وَالْعُدَّةَ  
وَالْحَيَا وَالذَّكْرَ وَالْأَنْثَيْنِ وَالِدَّمَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مَقَدِّمَهَا\*

”نبی اکرم ﷺ نے بکری کے جسم کے سات حصوں کو  
مکروہ قرار دیا ہے، پتہ: مثانہ، عدو، دُحیا، نرکی، شرمگاہ، مادہ کی  
شرمگاہ اور خون۔

نبی اکرم ﷺ بکری کے اگلے حصے (کے گوشت) کو پسند  
کرتے تھے۔

.....

ابو عبد اللہ بن خرونی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو فضل بن خیرون - ابو علی بن شاذان - ابو نصر بن اشکاب - عبد اللہ بن  
طاہر قزوینی - اسماعیل بن قزوینی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔  
امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

(1699) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (821) في البدائع والصيد: باب ما يكره من الشاة  
والدم - وعبد الرزاق (8771) في المناسك: باب ما يكره من الشاة - والبيهقي في السنن الكبرى 7/10 في الضحايا: باب ما يكره من  
الشاة اذا ذبحت

(1700) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) قَالَ:

امام ابوحنیفہ بیان کرتے ہیں:

میں نے عامر بن شراحیل شعمی کو اپنی داڑھی پر مہندی لگاتے ہوئے دیکھا ہے اور میں نے ان پر سرخ رنگ کا لحاف بھی دیکھا ہے۔

مَتْنُ رِوَايَتٍ: رَأَيْتُ عَامِرَ بْنَ شُرَاحِيلَ الشَّعْبِيَّ يَخْضُبُ اللَّحْيَةَ بِالْحِنَاءِ وَرَأَيْتُ عَلَيْهِ مِلْحَفَةً حُمْرَاءَ\*

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ ظلمہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوعماس بن عقدہ - عبد اللہ بن ابراہیم بن قتیبہ - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ابو یحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

(1701) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ

امام ابوحنیفہ نے - حماد کے حوالے سے - ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات ذکر کی ہے:

”میں نے ان سے وسعہ خضاب کے طور پر لگانے کے بارے میں دریافت کیا“ تو انہوں نے فرمایا: یہ پاکیزہ بوٹی ہے انہوں نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔“

إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

مَتْنُ رِوَايَتٍ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْخَضَابِ بِالْوَسْمَةِ فَقَالَ بَقْلَةٌ طَيِّبَةٌ وَلَمْ يَرِ بِلَذَلِكَ بَأْسًا\*

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

امام ابوحنیفہ نے - عبد اللہ بن سعید بن ابوسعید مقبری کا یہ بیان نقل کیا ہے:

”میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ اپنی داڑھی پر زرد رنگ لگایا کرتے تھے وہ یہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم کو ایسا کرتے دیکھا ہے تو میں بھی ایسا کرتا ہوں۔“

(1702) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدِ الْمُقْبِرِيِّ قَالَ

مَتْنُ رِوَايَتٍ: رَأَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَلْوَنُ لِحْيَتَهُ بِالصُّفْرَةِ فَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ذَلِكَ فَقَعَلَهُ\*

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

قاضی عمر بن حسن اشانی نے یہ روایت - عبد اللہ بن منصور کنانی - حارث بن عبد اللہ حارثی - حسان بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1701) - أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار وفي الأدب: باب الخضاب بالحناء والوسمة - وابن أبي شيبة 437/8 في

العقيدة: باب في الخضاب بالحناء

(1702) - أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في شرح معاني الآثار 184/2 - واحمد 18/2 - ومالك في الموطأ 333/1 - ومن طريقه

البخاري (166) بو (5851) - ومسلم (1187) (25) - وابو داود (1772) - والترمذي في الشمائل - وابن حبان (3763) - والبيهقي

في السنن الكبرى 31/5

(1703) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمِ الْجَدَلِيِّ عَنْ طَارِقِ بْنِ شَهَابِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ  
 مُتَن رَوَايَاتٍ: عَلَيَّكُمْ بِالْبَانَ الْبَقْرِ فَإِنَّهَا تَقْمُ مِنْ كُلِّ شَجَرَةٍ وَفِيهَا شِفَاءٌ\*  
 امام ابوحنیفہ نے - قیس بن مسلم جدلی - طارق بن شہاب کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:  
 حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:  
 ”تم پر گائے کا دودھ استعمال کرنا لازم ہے کیونکہ گائے ہر قسم کے درخت سے چرتی ہے (یعنی اس کے دودھ میں شفاء پائی جاتی ہے)“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - یحییٰ بن اسماعیل بن حسن بن عثمان ہمدانی - ابو یحییٰ عبدالحمید حماتی - عبداللہ بن مبارک اور ابو یوسف اور وکیع کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔  
 انہوں نے یہ روایت قاسم بن عباد ترمذی - ابو یحییٰ حماتی - ان کے والد (اور) عبداللہ بن مبارک (اور) وکیع کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:  
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَمْ يَنْزِلْ دَاءٌ إِلَّا أَنْزَلَ مَعَهُ الدَّوَاءَ إِلَّا الْهَرَمَ  
 فَعَلَيْكُمْ بِالْبَانَ الْبَقْرِ فَإِنَّهَا تَقْمُ مِنْ كُلِّ شَجَرٍ  
 نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ نے جو بھی بیماری نازل کی ہے اس کے ساتھ دوا نازل کی ہے صرف بڑھاپے کا معاملہ مختلف ہے۔ تم گائے کا دودھ استعمال کیا کرو کیونکہ وہ ہر قسم کے درخت (کے پتے) کھاتی ہے۔  
 انہوں نے یہ روایت صالح بن محمد اسدی (اور) ابواسامہ زید بن یحییٰ الطی ان دونوں نے - ابوشام محمد بن یزید قفای (اور) صالح بن احمد بن ابومقتل قیراطی - شعیب بن ایوب ان سب نے - ابواسامہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔  
 انہوں نے یہ روایت علی بن حسین بن عقده بخاری - یوسف بن عیسیٰ - فضل بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:  
 وَالسَّمَامُ وَقَالَ فَإِنَّهَا تَخْلَطُ مِنْ كُلِّ شَجَرَةٍ\*

اور سام (یعنی موت) اور انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ وہ ہر قسم کے درخت (کے پتے) کھاتی ہے۔  
 انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن عبید اللہ بن شریح - احمد بن محمد بن حرب موصلی - محمد بن ربیعہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

(1703) (أَحْرَجَهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الشَّيْبَانِيُّ فِي الْأَثَرِ (916) فِي الْأَدَبِ: بَابُ شَرْبِ الدَّوَاءِ وَالْبَانَ الْبَقْرِ وَالْأَكْوَاءُ - وَالْبَيْهَقِيُّ فِي السِّنَنِ الْكَبِيرِ 343/9 - وَفِي شُعَبِ الْإِيمَانِ (5955) - وَالْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ 196/4 - وَاحْمَدُ 443/1 - وَالطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ (8969)

انہا تاکل من کل شجر\*

وہ ہر قسم کے درخت (کے پتے کھاتی ہے)۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بن ابومقاتل - عیسیٰ بن یوسف طباع - محمد بن ربیعہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن ابراہیم بن زیاد - یعقوب بن حمید - حاتم بن اسماعیل کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حماتی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ اور انہوں نے یہ روایت محمد بن حمان دامغانی - محمد بن عیسیٰ - احمد بن ابوظبیر - عمران بن عبید کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

قال رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَم يَضِعِ اللهُ سَبْحَانَهُ وَتَعَالَى فِي الْأَرْضِ دَاءً إِلَّا وَضِعَ لَهُ دَوَاءٌ غَيْرَ السَّامِ فَعَلَيْكُمْ بِالْبَانِ الْبَقْرِ فَإِنِهَا تَخْلَطُ مِنْ كُلِّ شَجَرٍ

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ نے جو بھی بیماری زمین میں بنائی ہے اس کے لئے دوا بھی مقرر کی ہے صرف موت کا حکم مختلف ہے۔ تم پر گائے کا دودھ استعمال کرنا لازم ہے کیونکہ وہ ہر قسم کے درخت (کے پتے) کھاتی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن محمد اسدی - علی بن حسن دارابجردی - صالح بن احمد بن ابومقاتل - عثمان بن سعید ان دونوں نے - مقرئ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن ابراہیم رازی - حسن بن حکم قرظی - شعیب بن حرب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

قال رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَم يَنْزِلِ اللهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ مَعَهُ شِفَاءً إِلَّا السَّامَ وَالْهَرَمَ فَعَلَيْكُمْ بِالْبَانِ الْبَقْرِ فَإِنِهَا تَخْلَطُ مِنْ كُلِّ الشَّجَرِ

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ نے جو بھی بیماری نازل کی ہے اس کے لئے دوا بھی مقرر کی ہے صرف موت اور بوہا پے کا حکم مختلف ہے۔ تم پر گائے کا دودھ استعمال کرنا لازم ہے کیونکہ وہ ہر قسم کے درخت (کے پتے) کھاتی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حمزہ بن حبیب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت - صالح بن سعید بن مرداس سلمی - صالح بن محمد - حماد بن ابوظبیر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے

روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن اسحاق سمسار بخاری - جعد بن عبد اللہ - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت سہل بن بشر کندی - فتح بن عمرو - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔  
انہوں نے یہ روایت احمد بن عبد الرحمن قلناسی - محمد بن مقاتل - صباح بن محارب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - جعفر بن محمد بن موسیٰ - ابوفروہ - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - سابق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حسن بن علی - حسین بن علی - یحییٰ بن حسن - زیاد - ان کے والد حسن بن فرات کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ان کے چچا - ان کے والد سعید بن ابوجہم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن حلی کلابی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - اپنے والد محمد بن خالد بن حلی - ان کے والد خالد بن حلی - محمد بن خالد وہب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔  
حافظ ظہیر بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن احمد - شعیب بن ابواسامہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن عثمان ابن ابوعبدالرحمن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

فعلیکم بالبان الإبل والبقر  
تم پراوٹ اور گائے کا دودھ استعمال کرنا لازم ہے۔

ورواہ - صالح بن احمد - عیسیٰ بن یوسف - محمد بن ربیع کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

فعلیکم بالبان البقر والإبل فإنهما یا کلان من کل الشجرة

تم پر گائے اور اونٹنی کا دودھ استعمال کرنا لازم ہے کیونکہ یہ دونوں ہر قسم کے درخت سے کھاتی ہیں۔

انہوں نے یہ روایت ابن عقده - ابن ابیئسرہ - مقرئ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔\*

حافظ کہتے ہیں: حمزہ بن حبیب زیات - حسن بن زیاد کعب - محمد بن حسن نے یہ روایت امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔



حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو حسین عبدالرحمن بن سلیمان - ابو عباس احمد بن علی بن اسامعیل بن علی بن ابوبکر - عمرو بن علی بن ابوبکر - علی بن ابوبکر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَمْ يَضَعْ دَاءَ إِلَّا وَضَعَ لَهُ شِفَاءً فَعَلَيْكُمْ بِالْبَقْرِ فَإِنَّهَا تَخْلَطُ مِنْ كَلِّ الشَّجَرِ

بے شک اللہ تعالیٰ نے جو بھی بیماری مقرر کی ہے اس کے لئے شفا بھی رکھی ہے تم پر گائے کا دودھ استعمال کرنا لازم ہے کیونکہ وہ ہر قسم کے درخت (کے پتے) کھاتی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن حسین بن حفص بن عبدالجبار - عمر بن عمار کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن علی بن کاس - یحییٰ بن ابراہیم - یحییٰ بن عبدالحمید حمانی - ان کے والد اور کعب اور ابن مبارک کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابو عبداللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابو محمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

(وآخر جہ) الإمام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) الإمام أبي حنيفة ثم قال محمد وبه  
ناخذ وهو قول أبي حنيفة رضى الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1704) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي قُرْوَةَ  
مُسْلِمٍ بْنِ سَلِيمِ الْجُهَنِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي  
لَيْلَى قَالَ

”ایک مرتبہ ہم نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدائن

میں ایک دہقان کے ہاں پڑاؤ کیا وہ کھانا لے کے آیا ہم نے

اس میں سے کھایا پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مشروب منگوایا تو

ان کے لئے چاندی کے بنے ہوئے برتن میں مشروب لایا

گیا انہوں نے مشروب پکڑا اور وہ اس شخص کے چہرے پر مار

دیا ہمیں یہ بات بری لگی تو انہوں نے فرمایا: کیا تم لوگ یہ بات

جانستے ہو؟ میں نے ایسا کیوں کیا ہے؟ ہم نے جواب دیا: جی نہیں!

انہوں نے فرمایا: میں نے گزشتہ سال بھی اس کے ہاں پڑاؤ کیا

مَنْ رَوَاتِهِ: نَزَلْنَا مَعَ حَدِيثَةَ عَلَى دِهْقَانَ

بِالْمَدَائِنِ فَاتَى بِطَعَامٍ فَطَعِمْنَا مِنْهُ ثُمَّ دَعَا حَدِيثَةَ

بِشْرَابٍ فَاتَى بِشْرَابٍ فِي إِيَّائِهِ مِنْ فِضَّةٍ فَآخَذَ

الْإِنْسَاءَ فَضْرَبَ بِهِ وَجْهَهُ فَسَاءَ نَا ذَلِكَ فَقَالَ

أَتَذَرُون لِمَا صَنَعْتُ هَذَا فَقُلْنَا لَا فَقَالَ إِنِّي نَزَلْتُ

عَلَيْهِ فِي الْعَامِ الْمَاضِي فَدَعَوْتُ بِشْرَابٍ فَآتَانِي

بِشْرَابٍ فِيهِ فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وآلِهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَأْكُلَ فِي آيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

وَأَنَّ تَشْرِبَ فِيهَا وَأَنَّ نَلَسَ اللَّيْبَاجَ وَالْحَرِيرَ  
فَإِنَّهَا لِلْمُشْرِكِينَ فِي الدُّنْيَا وَلَنَا فِي الْآخِرَةِ\*  
تھا میں نے مشروب منگوا یا تھا تو یہ میرے لئے اسی (چاندی کے  
برتن) میں ہی مشروب لے آیا تھا تو میں نے اسے بتایا تھا کہ نبی  
اکرم ﷺ نے ہمیں اس بات سے منع کیا ہے کہ ہم سونے یا  
چاندی کے برتن میں کچھ کھائیں یا پیئیں اور آپ نے ہمیں دیباچ  
اور ریشم پہننے سے بھی منع کیا ہے، کیونکہ یہ دنیا میں مشرکین کے  
لئے ہیں اور آخرت میں ہمارے لئے ہوں گے۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - عبد اللہ بن محمد بن علی الجعفی - ابراہیم بن ہانی - عبید اللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے  
روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن عبید اللہ بن شریح - محمد بن اسحاق کوفی - عبید اللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے  
روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔  
انہوں نے یہ روایت سہل بن بشر کندی - فتح بن عمرو - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔  
انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن بزار - بشر بن ولید - امام ابو یوسف قاضی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔\*  
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام  
ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔\*

(وأخسرجه) الإمام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) الإمام أبي حنيفة قال محمد وبه نأخذ  
وهو قول أبي حنيفة

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے۔ انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے، امام محمد  
فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔  
حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو قاسم زید بن محمد (اور) محمد بن ابراہیم بن جمش، ان دونوں نے - محمد بن  
شجاع ثقفی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت حسین بن حسین انطاکی - احمد بن عبد اللہ کندی - علی بن معبد - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ  
سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت قاسم بن عیسیٰ صفار سے ”دمشق“ میں - عبد الرحمن - عبد الصمد بن شعیب بن اسحاق - ان کے دادا کے

حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

احمد بن نصر نے اس کو - احمد بن حنبلہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

(1705) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي حُجَيْبَةَ  
يَسْحِي بِنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْمَعْرُوفِ بِالْأَجْلَحِ  
عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جن چیزوں کے ذریعے تم باہوں (کی رنگت) تبدیل کرتے ہو، ان میں سب سے عمدہ مہندی اور کتم (دوسمہ نامی بوٹی) ہے۔“

.....

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - عبدالصمد بن فضل (اور) حمدان بن ذی نون (اور) اسماعیل بن بشر ان سب نے - سنی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن ابورچاء بخاری - عبداللہ بن یزید مقبری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن صالح الجلی - مہنا بن یحییٰ شامی - معانی بن عمران کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - حمزہ کی تحریر کے حوالے سے احمد بن حسن بن علی - حسین بن علی (کی تحریر) - یحییٰ بن حسین - زیاد بن حسن بن فرات - ان کے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - جعفر بن محمد بن موسیٰ - ابو فروہ - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - سابق - امام ابوحنیفہ کے حوالے سے اسود سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت اسی طرح - احمد بن محمد - حسن بن عمر بن ابراہیم - ان کے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمد بن عبداللہ مسروق - ان کے دادا کی تحریر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن بزار - بشر بن ولید - امام ابو یوسف قاضی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(1705) اخبرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (903) - واحمد 147/5 - وعبدالرزاق (20174) - ومن طريقه

ابوداود (4205) - وابن حبان (5474) - والطبرانی فی الکبیر (1638) - والبیہقی فی السنن الکبری 310/7

انہوں نے یہ روایت محمد بن اسحاق بخاری - جعفر بن عبد اللہ - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔  
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت یحییٰ بن اسماعیل بخاری (اور) محمد بن بکیر تمیمی ان دونوں نے - حسن بن حماد - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن علی کلاعی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - اپنے والد کے حوالے سے - اپنے دادا - محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخہ میں نقل کیا ہے، انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے۔  
حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - اسماعیل بن محمد - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت علی بن عبید - علی بن محمد بن فضالہ - سعید بن سلیمان - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن محمد بن مخلد - محمد بن علی بن عکرمہ - ایما بن عیسیٰ عطار - داؤد بن زبرقان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

حافظ کہتے ہیں: حمزہ - ابن زیاد - ابو یوسف - اسد بن عمرو - سابق بربری - معانی بن عمران اور عبد العزیز بن خلف نے یہ روایت امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

حافظ حسین بن محمد بن خسرو تمیمی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو فضل احمد بن حسن بن خیرون - ابوعلی حسن بن احمد بن ابراہیم بن شاذان - قاضی احمد بن علی بن نصر بن اشکاب - ابراہیم بن محمد ابن علی - ادیس بن ابراہیم - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر بن حسن اشثانی نے یہ روایت - ابویعقوب اسماعیل بن ابوبکر کثیر نسوی - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن صدقہ - ابوفروہ - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - سابق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے۔

(1706) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عُمَانَ بْنِ  
(1706) - أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (901) - وأحمد (296/6) - وابن سعد في الطبقات الكبرى (437/1) - البخاري (5896) - والطبراني في الكبير (23/765) - والبيهقي في دلائل النبوة (235/1) - وابن ماجه (3623)

منوعہ اور مباح چیزوں کے بارے میں روایات

سے۔ نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

”انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے بال نکال کر ہمیں دکھائے تو ان میں مہندی اور کرم (وسمہ نامی بوٹی کا خضاب) لگا ہوا تھا۔“

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْهَبٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
مَتْنٌ رَوَيْتُ: أَنَّهَا خَرَجَتْ إِلَيْنَا مِنْ شَعْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ مَخْضُوبٌ بِالْخَضَاءِ وَالْكُثْمِ.

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو ثقفی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو فضل احمد بن حسن بن خیرون۔ ابو علی حسن بن شاذان۔ قاضی ابو نصر احمد بن اشکاب۔ عبد اللہ بن طاہر۔ اسماعیل بن توبہ قزوینی۔ محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو قاسم (اور) عبد اللہ بن دونوں احمد بن عمر کے صاحبزادے ہیں۔ عبد اللہ بن حسن خلال۔ محمد بن حبیب۔ محمد بن شجاع ثقفی۔ حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

قاضی محمد بن عبد الباقی انصاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو بکر احمد بن علی بن ثابت خطیب۔ قاضی ابو عبد اللہ صمری۔ عبد اللہ بن عبد اللہ شہد۔ ابو عباس احمد بن محمد بن سعید ابن عقده ہیں۔ احمد بن عبد الرحیم۔ ابو یوسرہ۔ عقبہ بن مکرم۔ یونس کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

خطیب کہتے ہیں: انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن۔ امام ابو حنیفہ کے حوالے سے۔ عثمان بن عبد اللہ سے نقل کی ہے اور یہی درست ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے۔ حافظ ابو بکر احمد بن محمد بن خالد بن علی کلاعی نے یہ روایت۔ اپنے والد محمد بن خالد ثقفی۔ ان کے والد خالد بن علی کلاعی۔ محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے۔

(1707)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ  
مَتْنٌ رَوَيْتُ: نِعَمَ الْآدَامَ الْخَلُّ.  
امام ابو حنیفہ نے۔ ابو زبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہما، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:  
”بہترین سالن سر کہے ہے۔“

(1707) اخرجه الحصكفي في مسند الامام (414) - و ابو يعلى (1918) - و ابو داود (3820) في الاطعمة: باب في الخلل - و الترمذی (1843) في الاطعمة: باب ما جاء في الخلل وفي الشمال (155) - و ابن ماجه (3317) في الاطعمة: باب الاندماج بالخل - و احمد (400) / 3 - و مسلم (2052) في الاشرية: باب فضيلة الخلل

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - خاقان بن حجاج کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ الطحطاوی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - خاقان بن حجاج کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

(1708) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ

مَرْثَدٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

مَتْنِ رِوَايَاتٍ: كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ

فَزُورُوهَا فَقَدْ أَذِنَ لِمُحَمَّدٍ فِي زِيَارَةِ قَبْرِ أَبِيهِ وَلَا تَقُولُوا هَجْرًا

بات نہ کہنا۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(1709) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

مَتْنِ رِوَايَاتٍ: إِنَّهُ قَالَ أَمَا أَنَا فَلَا أَكُلُ مَتَكِنًا

”جہاں تک میرا تعلق ہے تو میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا ہوں“۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ حسین بن محمد بن خسرو بخاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو قاسم بن احمد بن عمر بن محمد - عبد اللہ بن حسن - عبد الرحمن بن

احمد بن عمر - محمد بن ابراہیم بن حبیش بنوی - محمد بن شجاع رضی اللہ عنہ - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو حسن علی بن حسین بن ایوب بن زرار - ابو قاسم عبد اللہ بن احمد بن عثمان بن فرج صیرفی - ابو بکر محمد بن اسحاق

بن محمد باقر قطعی معروف بہ ساباط - ایوب بن یوسف بن یونس بن زرار - یوسف بن سعید بن مسلم - حجاج بن محمد - شعبہ کے حوالے سے

امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

(1708) قد تقدم في (1533)

حافظ ابو بکر محمد بن عبد الباقی انصاری نے یہ روایت - قاضی ابوقاسم علی بن محسن تنوخی - قاضی ابوقاسم عمر بن محمد بن ابراہیم - ابوبن یوسف بن یونس - یوسف بن سعید بن مسلم - حجاج بن محمد - شعبہ بن حجاج کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(1710) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَتْنٌ رَوَايَتٌ: إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَأْكُلْ بِيَمِينِهِ وَإِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِينِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ

امام ابوحنیفہ نے - زہری - سعید بن مسیب کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جب کوئی شخص کوئی چیز کھائے تو اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعے کھائے اور جب کوئی چیز پیئے تو دائیں ہاتھ سے پیئے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ کے ذریعے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ کے ذریعے پیتا ہے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عبد اللہ محمد بن خالد - علی بن ابوسعید جندی - ابن زیاد نخعی - ابو فروہ موسیٰ بن طارق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1711) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ الصَّامِرِ بْنِ عُبَيْدَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَتْنٌ رَوَايَتٌ: أَنَّهُ مَرَّ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ عَلَى نَفَرٍ مِنَ الْجَيْشِ يَزْفِقُونَ فَقَالَ مَا هَؤُلَاءِ قَالُوا أَصَابُوا شَرَابًا لَهُمْ فَتَهَى أَنْ يَشْرَبُوا فِي الدُّبَاءِ وَالْحَنْتَمِ الْمُرَقَّتِ فَلَمَّا مَرَّ بِهِمْ رَاجِعًا شَكَّوْا إِلَيْهِ مِنَ التَّخَمَةِ فَأَذِنَ لَهُمْ أَنْ يَشْرَبُوا فِيهَا وَتَهَى عَنْ شُرْبِ كُلِّ مُسْكِرٍ

امام ابوحنیفہ نے - اسحاق بن ثابت - عبیدہ انصاری - ان کے والد - علی بن حسین (شاید امام زین العابدین مراد ہیں) کے حوالے سے - نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

غزوہ تبوک کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا جو برتن بھر رہے تھے آپ نے دریافت کیا: انہیں کیا ہوا ہے؟ لوگوں نے بتایا: انہوں نے اپنا مشروب پیا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دبا اور حنتم اور مزفت میں مشروب پیئے سے منع کر دیا واپسی پر جب ان کا گزر ان کے پاس سے ہوا تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پریشانی کی شکایت کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ان برتنوں میں پینے کی اجازت دے دی البتہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نشے آور چیز پینے سے منع کر دیا۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ ظہیر بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو عباس احمد بن محمد۔ احمد بن حازم۔ عبد الواحد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ حسین بن محمد بن خروطی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوسعید بن محمد بن عبد الملک بن عبد القاہر۔ ابوحسین بن قشیش۔ ابوبکر ابہری۔ ابو عمرو بہ جرائی۔ ان کے دادا۔ محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1712)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ ثَابِتِ  
النَّابِيِّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
مَتْنُ رِوَايَتِهِ: أَنَّهُ شَرِبَ لَبَنًا ثُمَّ قَالَ إِذَا نَالَتِ  
الشَّاةُ مِنْ شَيْءٍ اسْتَبَانَ نَفْعُهُ وَضُرُّهُ فِي لَبَنِهَا  
وَأَحْسِنَ إِلَيْهَا لِحُسْنِ لَبَنِهَا\*  
امام ابو حنیفہ نے۔ ثابت بنانی کے حوالے سے۔ حضرت  
عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:  
”انہوں نے دودھ پیا پھر فرمایا: جب بکری کوئی ایسی چیز  
استعمال کرے کہ اس کا نفع اور نقصان اس کے دودھ میں نمایاں  
ہو جائے، تو تم اس کے دودھ کی اچھائی کے حوالے سے اس کے  
ساتھ اچھا سلوک کرو۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ ظہیر بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ احمد بن محمد۔ قاسم بن محمد۔ ابو بلال۔ امام ابو یوسف قاضی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خروطی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوسعید احمد بن عبد الجبار۔ قاضی ابو قاسم تونجی۔ ابو قاسم  
ابن صلاح۔ ابو عباس احمد بن عقدہ۔ محمد بن عبد اللہ بن نوفل۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ عبد اللہ بن میمون طہوی کے  
حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1713)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادِ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ  
قَالَ  
امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان۔ ابراہیم نخعی کے  
حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:  
حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مَتْنُ رِوَايَتِهِ: إِنَّ أَوْلَادَكُمْ وُلِدُوا عَلَى الْفِطْرَةِ فَلَا  
تَدَاوَوْهُمْ بِالْحَمْرِ وَلَا تَعْدُوهُمْ بِهَا فَإِنَّ اللَّهَ لَمْ  
يَجْعَلْ فِي رِجْسٍ شِفَاءً وَأَنْمَا إِيْتَهُمْ عَلَى مَنْ  
سَقَاهُمْ\*  
”تمہاری اولاد فطرت پر پیدا ہوئی ہے تو تم انہیں دوا کے  
طور پر شراب نہ دو اور نہ ہی یہ انہیں غذا کے طور پر دو کیونکہ اللہ  
تعالیٰ نے کسی بھی ناپاک چیز میں شفاء نہیں رکھی ہے ان لوگوں کا  
گناہ ان کے سر ہوگا جن لوگوں نے انہیں وہ پلایا ہوگا۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(1713) أخرجه محمد بن الحسن النيسابى في الآثار (840) - وعبد الرزاق (151/9) (171/2) في الاثرية بسبب التداوى

بالخمر - والحاكم في المستدرک 242/4 - والبيهقي في السنن الكبرى 5/10 - والطبرانی في الكبير (9716) 345/9



حافظ ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو فضل احمد بن حسن بن خروان۔ ان کے ماموں ابو علی حسن بن احمد۔ ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن دوست علاف۔ قاضی عمر بن حسن اشائی۔ قاسم بن زکریا۔ احمد بن عثمان بن حکیم۔ عبد اللہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) الامام ابو حنیفہ \* ثم قال محمد وبہ ناخذ وهو قول ابی یوسف وابی حنیفہ رضی اللہ عنہم \*  
امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے۔ انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ امام ابو یوسف اور امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔  
(1714)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَنْ رَوَى عَنِّي لَمْ يَكُنْ يَكْفُرْ بِمَا كَفَرْتُ بِهِ رواه ابن ماجه  
امام ابو حنیفہ نے۔ زید بن اسلم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:  
”میں عقوق (نافرمانی) کو پسند نہیں کرتا ہوں۔“  
متن روایت: لَا أُحِبُّ الْعُقُوقَ \*

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ احمد بن جعفر بن احمد کوفی۔ محمد نے اپنے والد کے حوالے سے۔ عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔  
(حافظ کہتے ہیں: طلحہ بن محمد نے یہ روایت۔ ملت بن حجاج کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔  
(عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَقِيْقَةِ قَالَ لَا أُحِبُّهَا  
انہوں نے اسے زید بن اسلم سے روایت کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے عقیقہ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: میں اس (لفظ کو) پسند نہیں کرتا ہوں۔  
راوی نے اس میں ابو قتادہ کا ذکر نہیں کیا۔

انہوں نے یہ روایت امام ابو یوسف کے حوالے سے بھی امام ابو حنیفہ سے ابو قتادہ کے ذکر کے بغیر روایت کی ہے۔  
حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں اسی طرح ابو قتادہ کے ذکر کے بغیر۔ احمد بن محمد بن سعید۔ حسین بن عبد الرحمن بن محمد نے اپنے والد کے حوالے سے۔ محمد بن واصل کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

قال سنن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن العقیقة قال لا احب العقوق کانه کره الاسم \*  
نبی اکرم ﷺ سے عقیقہ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: میں اس کو پسند نہیں کرتا ہوں۔ (راوی کہتے

(1714) اخراجه احمد 430/5 - والطحاوی فی مشکل الآثار (1056) - وابن ابی شیبہ 237/8 عن رجل من بنی حمرة - عن رجل من قومه - قال - سألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن العقیقة - فقال - لا احب العقوق

ہیں): گویا نبی اکرم ﷺ نے اس نام کو ناپسند کیا۔

حافظ ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو حسین مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

قاضی عمر بن حسن اشائی - ابو حسن برقی - بشر بن ولید - امام ابو یوسف قاضی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1715) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ رَجُلٍ عَنْ

مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ أَنَّهُ قَالَ

محمد بن حنیفہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

متن روایت: إِنَّ الْعَقِيْقَةَ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا

جَاءَ الْإِسْلَامُ رُفِضَتْ\*

”عقیقہ زمانہ جاہلیت میں ہوتا تھا جب اسلام آیا تو اسے پرے کر دیا گیا“۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(آخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) الامام ابو حنیفہ\* ثم قال محمد وبه

ناخذ وهو قول ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق توئی دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1716) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ

روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

متن روایت: كَانَتْ الْعَقِيْقَةُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا

جَاءَ الْإِسْلَامُ رُفِضَتْ\*

”عقیقہ زمانہ جاہلیت میں ہوتا تھا جب اسلام آیا تو اسے پرے کر دیا گیا“۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

(1717) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي الْهَدَيْلِ

عَالِبِ بْنِ الْهَدَيْلِ الْأَوْدِيِّ

روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا:

متن روایت: أَنَّ نِسَاءَ كُنَّ مَعَ جَنَازَةِ فَارَادَ عُمَرُو

أَنْ يَطْرُدَهُنَّ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

(1715) (آخر جہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (820) فی الذبائح والصيد: باب ذكاة الجنين والعقيقة

(1716) (آخر جہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (819) فی الذبائح والصيد: باب ذكاة الجنين والعقيقة

(1717) (آخر جہ ابن حبان (3157) - عبد الرزاق (6674) - ابن ابی شیبہ (395/3 - وابن ماجہ (1587) فی الجنائز: باب ماجاء فی

البكاء علی الميت - واحمد (273/2 - والنسائی (19/4 فی الجنائز: باب الرخصة فی البكاء علی الميت

وَالِهٖ وَسَلَّم دَعَهْنَ فَإِنَّ الْعَهْدَ قَرِيبٌ\*

نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: انہیں رہنے دو کیونکہ (نوٹنگی) کا زمانہ قریب ہے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - محمد بن احمد بن نعیم - بشر بن ولید - امام ابو یوسف قاضی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1718) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سَالِمِ الْأَقْطَسِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ

”میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو کھڑے ہو کر مشکیزے کے منہ کے ساتھ منہ لگا کر پانی پیتے ہوئے دیکھا

يَشْرَبُ مِنْ فَمِ الْقُرْبَةِ وَهُوَ قَائِمٌ\*

ہے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ ابوبکر احمد ابن محمد بن خالد بن علی کلابی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - اپنے والد محمد بن خالد بن علی - ان کے والد خالد بن علی - محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

(1719) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَيَسَةَ عَنْ عَائِدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمِصْرِيِّ عَنْ

ابودرداء رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت

”نبی اکرم ﷺ نے ریشم کا ایک ٹکڑا دست مبارک میں لیا اور سونے کا ٹکڑا دوسرے دست مبارک میں لیا اور فرمایا: یہ میری امت کے مردوں کے لئے حرام ہیں۔“

مُتَن رَوَايَت: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ قِطْعَةً مِنْ حَرِيرٍ بِيَدِهِ وَقَطَعَةً مِنْ ذَهَبٍ بِيَدِهِ الْأُخْرَى ثُمَّ قَالَ هَذَا حَرَامٌ عَلَى ذُكُورِ أُمَّتِي\*

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس - احمد بن حازم - عبید اللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - محمد بن ابراہیم - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے

(1718) قلت: وقد اخرج الطحاوی فی شرح معانی الآثار 4/274 (6853) فی الکراهة: باب الشرب قائماً - والظہرانی فی الاوسط 1/379 (658) - عن انس - قال: حدثتني امی ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل عليهما - وفي بينهما قرية معلقة - قالت: فشرب من القرية قائماً - قالت فعمدت الي فم القرية فقطعتها

روایت کی ہے۔ تاہم انہوں نے عائذ بن سعید یا حضرت ابودرداء کا ذکر نہیں کیا بلکہ یہ بیان کیا کہ یہ روایت زید بن ابیہنیہ کے حوالے سے مصر سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

حافظ ابو عبد اللہ حسین بن خرزوملی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو حسن مبارک بن عبد الجبار صرّفی۔ ابو محمد جوہری۔ حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

قاضی عمر بن حسن اشثانی نے یہ روایت۔ یحییٰ بن اسماعیل جریری۔ حسن بن اسماعیل جریری۔ محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابی حنیفة کما اخرجہ محمد بن المظفر فلم یذکر عائذ بن عبد اللہ ولا ابی الدرداء بل قال (عَنْ زید ابن ابی انیسة (عَنْ رَجُلٍ مِنْ اهل مصر أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْحَدِيثُ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے۔ انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے۔ جس طرح محمد بن مظفر نے اسے روایت کیا ہے۔ تاہم انہوں نے عائذ بن سعید یا حضرت ابودرداء کا ذکر نہیں کیا بلکہ یہ بیان کیا کہ یہ روایت زید بن ابیہنیہ کے حوالے سے مصر سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

(1720)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ زَيْدِ بْنِ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

مُتَن رِوَايَت: كُنَّا نَسْتَنْظِرُ إِلَى لِحْيَةِ أَبِي قُحَافَةَ

كَانَهَا حِصْرًا مَعْرُوفًا مِنْ شِدَّةِ حُمْرَتِهَا

داڑھی کو دیکھ رہا ہوں جو اپنی سرخی کی شدت کی وجہ سے آگ کے انگارے کی طرح محسوس ہوتی تھی۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو عباس احمد بن عقده۔ اسحاق بن ابراہیم فراہسی۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ ابوسلیمان۔ محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خرزوملی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو قاسم بن احمد بن عمر۔ عبد اللہ بن حسن خلال۔ عبد الرحمن بن عمر۔ محمد بن ابراہیم لغوی۔ ابو عبد اللہ محمد بن شجاع علی نے۔ حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوطالب بن یوسف۔ ابو محمد جوہری۔ ابوبکر ابہری۔ ابو عمرو بخرانی۔ ان کے دادا۔ محمد بن حسن کے

(1720) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (905) والحاکم فی المستدرک 3/273۔ وابن ابی شیبہ 5/183 (25000) فی

اللباس و النزیة: فی الخطباء بالحاء۔ وابن عبدالبرفی الاستذکار 8/441۔ وابن سعد فی الطبقات الکبریٰ 3/190 ذکر صفة ابی

بکر الصدیق

حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

انہوں نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(1721) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ زَيْدِ بْنِ عَاقِلَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونِ كَيْفَ

امام ابوحنیفہ نے - زیاد بن علاقہ - عمرو بن ميمون کے

حوالے سے - سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کی

ہے:

”ایک خاتون نے ان سے دریافت کیا: کیا میں اپنے

چہرے پر سے بال صاف کر لوں؟ انہوں نے جواب دیا: تم اس

سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دو۔“

.....

حافظ طبرانی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - محمد بن اسماعیل - حسن بن اسماعیل - محمد بن حسن کے

حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

(1722) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادِ بْنِ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن اسماعیل - محمد بن اسماعیل - حسن بن اسماعیل - محمد بن حسن کے

حوالے سے - سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کی

ہے:

”ایک خاتون نے ان سے دریافت کیا: کیا میں اپنے

چہرے پر سے بال صاف کر لوں؟ انہوں نے فرمایا: تم اپنے آپ

سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دو۔“

.....

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

(1723) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

امام ابوحنیفہ نے محمد بن قیس کا یہ بیان نقل کیا ہے:

(1721) اخبرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (897)

(1722) اخبرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (898)

(1723) اخبرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (904) - وابن ابی شیبہ 183/5 فی اللباس والزینة: فی الخصاب

بالحاء - وعبدالرزاق 155/11 (20184) صباغ و نفع الشعر

قَبِيصَ قَالَ

متن روایت: اُتِيَ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَنَظَرْتُ إِلَى رَأْسِهِ وَرَأَيْتُهُ قَدْ نَصَلَ مِنَ الْوَسْمَةِ

”جب حضرت امام حسین بن علی رضی اللہ عنہما کا ”سر“ لایا گیا تو میں نے اُن کے ”سر“ اور ”داڑھی“ کو دیکھا کہ اُس میں وسہ (نامی بوٹی) کا خضاب لگا ہوا تھا۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ حسین بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں دو بھائیوں ابوقاسم اور عبداللہ جو احمد بن عمر کے صاحبزادے ہیں۔ عبد اللہ بن حسین خلال۔ عبدالرحمن بن عمر۔ محمد بن ابراہیم بن حمیش۔ ابو عبداللہ محمد بن شجاع۔ حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابو عبداللہ حسین بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو سعید بن ابوقاسم۔ علی بن ابی بصری۔ ابوقاسم بن شلاج۔ احمد بن محمد بن سعید۔ محمد بن عبید۔ محمد بن یزید عوفی۔ ایوب بن سوید کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔ حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(1724)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَافِعٍ عَنْ

ابن عمر رضی اللہ عنہما

متن روایت: أَنَّهُ اسْتَرْقَى مِنَ الْحَمَةِ اِحتوى

وَأَخَذَ مِنْ لِحْيَتِهِ\*

امام ابوحنیفہ نے۔ نافع کے حوالے سے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

”وہ بخار کی صورت میں دم کروایا کرتے تھے اور داڑھی تراشا کرتے تھے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فى الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ

وهو قول ابو حنيفة\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1725)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادِ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان۔ ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

(1724) اخرجہ محمد بن الحسن الشيباني فى الآثار (898) فى الادب: باب الرقية من العين والاكواء۔ وعبدالرزاق (19774) فى

الجامع: باب الرقى والعين والنفث۔ وابن ابى شيبة 37/7۔ فى الطب: باب فى رقية العقب۔ والبيهقى فى السنن الكبرى 343/9

(1725) اخرجہ الطحاوى فى شرح معانى الآثار 244/4۔ واحمد 51/1۔ ومسلم (2069) (15)۔ وابعوانة 460/5۔ والبيهقى فى

السنن الكبرى 432/2۔ والنرمذى (1721)۔ وابن حبان (5441)۔ وابونعيم فى الحلية 176/4

”ایک مرتبہ کچھ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے انہوں نے ریشم اور دیباچ کے لباس پہنے ہوئے تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ اہل جہنم کی سی وضع قطع میں میرے پاس آئے ہو ریشم صرف اتنا جائز ہے یعنی تین انگلیوں یا چار انگلیوں جتنا یہ حدیث کا مفہوم ہے۔“

متن روایت: جَاءَ إِلَى عُمَرَ قَوْمٌ عَلَيْهِمُ الْحَرِيرُ وَالذَّبْيَاخُ فَقَالَ جَنَّتُمْ لِي فِي رِيِّ أَهْلِ النَّارِ إِنَّهُ لَا يَصْلُحُ الْحَرِيرُ إِلَّا هَكَذَا ثَلَاثَ أَصَابِعٍ أَوْ أَرْبَعٍ هَذَا مَعْنَى الْحَدِيثِ\*

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ ابو عبد اللہ حسین بن خسر و نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو قاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسین خلال - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم لغوی - محمد بن شجاع ثلجی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔  
حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے - حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

”انہوں نے ایک لشکر بھیجا اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو فتح نصیب کی انہیں مال غنیمت حاصل ہوا جب وہ لوگ واپس آ رہے تھے تو اطلاع ملی کہ وہ مدینہ منورہ کے قریب پہنچ گئے ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کچھ لوگوں کو ساتھ لے کر ان کا استقبال کرنے کے لئے نکلے تو ان لوگوں نے ریشم اور دیباچ کے کپڑے پہنے ہوئے تھے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو دیکھا تو بولے: اہل جہنم کے کپڑے اتار دو! جب ان لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے غصے کو دیکھا تو انہوں نے وہ کپڑے اتار دیئے اور ان کے سامنے معذرت پیش کرتے ہوئے یہ کہا: ہم نے یہ اس لئے پہنے تھے تاکہ ہم آپ کو یہ دکھا سکیں کہ اللہ تعالیٰ نے یہ کچھ ہمیں مال فتنے کے طور پر عطا کیا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس بات پر مسرور ہوئے اور پھر انہوں نے ایک یا دو یا تین یا چار انگلیوں جتنا ریشم استعمال کرنے کی اجازت دی۔“

(1726) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
متن روایت: أَنَّهُ بَعَثَ جَيْشًا فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ فَأَصَابُوا غَنَائِمَ فَلَمَّا أَقْبَلُوا بَلَغَ ذَلِكَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَإِنَّهُمْ قَدْ قَرَّبُوا مِنَ الْمَدِينَةِ فَخَرَجَ بِالنَّاسِ لِيَسْتَقْبِلَهُمْ فَلَبِسُوا مَا مَعَهُمْ مِنَ الْحَرِيرِ وَالذَّبْيَاخِ فَلَمَّا رَأَوْهُمْ غَضِبَ ثُمَّ قَالَ أَقْبُوا ثِيَابَ أَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا رَأَوْا غَضِبَ عُمَرُ أَقْبَوْهَا وَأَقْبَلُوا يَعْتَدِرُونَ مِنْ ذَلِكَ وَقَالُوا إِنَّمَا لَبِسْنَاهَا لِتَرِيكَ مَا آفَاءَ اللَّهُ عَلَيْنَا فَسَرَ ذَلِكَ عُمَرُ ثُمَّ رَخَّصَ فِي الْأَصْبَحِ مِنْهُ وَالْإِضْبَعَيْنِ وَالْفَلَائِيَةِ وَالْأَرْبَعَةَ\*

(1726) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (856) في اللباس: باب اللباس من الحرير والشهيرة والنخز - وعبد الرزاق (11/74) (19950) في الجامع: باب علم الثوب - والبخاري (5490) في اللباس: باب لبس الحرير والفتراشه - ومسلم (2069) (3) - والطحاوي في شرح معاني الآثار (4/244)

قاضی عمر بن حسن اشعری نے یہ روایت - منذر بن محمد - حسین بن محمد ازوی - امام ابو یوسف اور اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابو عبد اللہ حسین بن خسرو نے اپنی ”مسند“ میں - ابو فضل احمد بن حسن بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی حسن بن احمد باقلانی - قاضی اشعری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے۔

(1727) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سَلْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةَ قَالَ

متن روایت: سَأَلَ سَعِيدٌ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ وَأَنَا جَالِسٌ عِنْدَهُ عَنْ لُبِّسِ الْحَرِيرِ فَقَالَ سَعِيدٌ غَابَ حُدَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ غَيْبَةً فَكَسَى بِنُؤُهُ وَبَنَاتُهُ قُمْصُ الْحَرِيرِ فَلَمَّا قَدِمَ أَمَرَ بِهِ فَنَزَعَ عَنِ الذُّكُورِ وَتَرَكَ عَلَى الْإِنَاثِ

”جبیر نے سعید بن جبیر سے سوال کیا: میں اس وقت ان کے پاس بیٹھا ہوا تھا، اُس نے ریشم پہننے کے بارے میں سوال کیا، تو سعید بن جبیر نے بتایا: حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کہیں چلے گئے ان کی غیر موجودگی میں ان کے بیٹوں اور بیٹیوں کو ریشمی قمیص پہنائی گئیں، جب وہ واپس آئے تو ان کے حکم کے تحت لڑکوں سے ان قمیصوں کو اتار لیا گیا اور لڑکیوں کے جسم پر انہیں رہنے دیا گیا“۔

\*\*\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

(1728) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

متن روایت: اتَّقُوا الشُّهْرَتَيْنِ فِي الْبِلَاسِ أَنْ يَتَوَاصَعَ أَحَدُكُمُ حَتَّى يَلْبَسَ الصُّوفَ أَوْ يَتَخَطَرَ حَتَّى يَلْبَسَ الْحَرِيرَ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”لباس میں دو قسم کی شہرت سے بچو، ایک یہ کہ آدمی تو اضع اختیار کر کے یہاں تک کہ وہ اونٹنی لباس پہن لے یا پھر یہ ہے کہ آدمی فخر کا اظہار کرے اور وہ ریشمی لباس پہن لے“۔

\*\*\*

(1727) (أخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (858) فی البلباس: باب البلباس من الحریر والشہرة والخز - وابن ابی

شیبہ (349/8) (4708) فی العقیفة: باب فی لبس الحریر وکراہیة لبسہ

(1728) (أخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (847) فی البلباس: باب البلباس من الحریر والشہرة والخز



(1729) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي هَيْثَمِ بْنِ

أَبِي هَيْثَمِ

مَتْنُ رِوَايَتِهِ: أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ

بْنَ عَوْفٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ وَأَسَّ بْنَ مَالِكٍ وَعِمْرَانَ بْنَ

حُصَيْنٍ وَحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ وَشُرَيْحًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

كَانُوا يَلْبَسُونَ الْخَزَّ

روایت نقل کی ہے:

”حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، حضرت

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ، حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور قاضی شریح، یہ

سب حضرات ”خز“ پہنا کرتے تھے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے۔

(1730) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سَعِيدِ بْنِ

الْمُرْزُبَانِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى

مَتْنُ رِوَايَتِهِ: أَنَّهُ كَانَ يَلْبَسُ الْخَزَّ

مَتْنُ رِوَايَتِهِ: أَنَّ سَعِيدَ بْنِ

امام ابو حنیفہ نے - سعید بن مرزبان کے حوالے سے -

حضرت عبداللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

”وہ خز پہنا کرتے تھے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(1731) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ الْقَيْسِيِّ الْكُوفِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

جُبَيْرٍ

مَتْنُ رِوَايَتِهِ: أَنَّهُ غَابَ حَدِيثُهُ بِنُ الْيَمَانِ فَأَكْتَسَلَى

وَلَكْدَهُ فَمَصَّ الْحَرِيرَ ثُمَّ قَدِمَ فَأَمَرَ الدُّكُورَ مِنْهُمْ

بِنَزْعِهِ وَأَقْرَبَهَا عَلَى الْإِنَاتِ

امام ابو حنیفہ نے - عبداللہ بن سلیمان بن مغیرہ قیسی کوئی

کے حوالے سے - سعید بن جبیر کا یہ بیان نقل کیا ہے:

”ایک مرتبہ حضرت حدیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کہیں گئے

ہوئے تھے اُن کے بچوں کو ریشمی قمیصیں پہنا دی گئیں جب وہ

آئے تو انہوں نے حکم دیا کہ لڑکوں کے جسم سے یہ قمیصیں اتار لی

جائیں اور لڑکیوں کے جسم پر رہنے دی جائیں (یعنی خواتین

ریشمی کپڑا پہن سکتی ہیں)“

(1729) (اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (859) في اللباس: باب اللباس من الحرير والشهرة والخز - وابن أبي

شيبه (339/8) (4675) في العقيقة: باب من رخص في لبس الحرير - وعبدالرزاق (19954) في الجامع: باب الخبز والعصفر -

(1730) (اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (850) - وابن أبي شيبه (149/5) (24615) في اللباس والزينة: من رخص في لبس

الخبز - وابن سعد في الطبقات الكبرى في ترجمة عبد الله بن أبي أوفى - والزبلي في نصف الراية (4/229)

(1731) (اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (4848) - وابن أبي شيبه (252/5) (24646) في اللباس والزينة: من رخص في

لبس الخبز

حافظ ظہیر بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد - محمد بن عبید بن عقبہ - فروہ بن ابو مغراء - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - احمد بن حازم - عبید اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

(1732) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

امام ابو حنیفہ نے - عمرو بن دینار کے حوالے سے - سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

”انہوں نے اپنی بہنوں کو سونے کا زیور پہنایا تھا حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی صاحبزادیوں کو سونے کا زیور پہنایا تھا“

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی صاحبزادیوں کو سونے کا زیور پہنایا تھا“

تھا“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو عبد اللہ حسین بن محمد ابن خسرو طنجی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم اور ان کے بھائی عبد اللہ یہ دونوں احمد بن عمر کے صاحبزادے ہیں - عبد اللہ بن حسن خلیل - عبدالرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم بن حبیش - ابو عبد اللہ محمد بن شجاع رضی اللہ عنہ - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنيفة \* ثم قال محمد وبه

ناخذ وهو قول ابو حنيفة رحمه الله تعالى \*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(1733) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي الْأَخْوِصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ

امام ابو حنیفہ نے - ہشتم - عامر شعبی - ابو احوص کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”تم (زرد یا ناسی کی) گونیاں کھینے سے بچو! جو دونوں پھسکی جاتی ہیں کیونکہ یہ دونوں ”میسر“ (جوئے) سے تعلق رکھتے ہیں جو عجمیوں کا مخصوص (جوئے کا کھیل) ہے۔“

متن روایت: اِتَّقُوا الْكُفَّيْنِ اللَّذَيْنِ يَزُجْرَانِ زَجْرًا فَإِنَّهُمَا مِنَ الْمَيْسِرِ الَّذِي لِلْأَعْرَابِ

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(1732) (اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار) (853) - وعبدالرزاق (11/69) (19932) في الجامع: باب الحرير واللباح وآنية

الذهب والفضة - وابن ابي شيبة (5/156) (24693) في اللباس والزينة: باب في القز والبرسم للنساء

حافظ ظہیر بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں۔ ابو عباس احمد بن محمد بن عقده۔ حسین بن عبد الرحمن بن محمد زوی۔ حسن بن بشر بن سالم الجعفی۔ ان کے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو الجعفی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں۔ ابو قاسم بن احمد بن عمر۔ ابو قاسم علی بن ابو علی بصری۔ ابو قاسم بن شلاح۔ ابو عباس احمد بن محمد بن عقده۔ حسین بن عبد الرحمن بن محمد زوی۔ حسن بن بشر۔ ان کے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو عباس احمد بن محمد بن عقده تک اپنی سند کے ساتھ۔ محمد بن عبد اللہ بن فروہ۔ اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

(1734)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطِيَّةِ الْعَوْفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مَثْنٍ رَوَيْتُ: أَنَّ سَائِلًا سَأَلَهُ عَنِ الْجَبْنِ فَقَالَ مَا الْجَبْنُ قَالَ شَيْءٌ يَصْنَعُهُ الْمَجْرُوسُ مِنَ الْبَنَانِ الْمَعْرِزِ فَقَالَ أَذْكَرُ اسْمَ اللَّهِ تَعَالَى وَكُلُّ

امام ابو حنیفہ نے۔ عطیہ عوفی۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

"ایک شخص نے ان سے 'جبن' کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے دریافت کیا: جبن کیا ہوتا ہے؟ تو اس نے بتایا: یہ ایک ایسی چیز ہے جسے بکری کے دودھ کے ذریعے بھوسی تیار کرتے ہیں تو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم اللہ کا نام لے کر اسے کھاؤ۔"

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ ظہیر بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں۔ ابو عباس احمد بن محمد بن عقده۔ فاطمہ بنت محمد بن حبیب۔ ان کے چچا حمزہ بن حبیب زیات کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے۔

(1735)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

امام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما

روایت کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"تم و تمہارے ملاکرو اس سے محبت میں اضافہ ہوتا ہے۔"

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی انصاری نے یہ روایت اپنی "مسند" میں۔ ابو محمد حسن حموی۔ ابو حفص عمر بن ابراہیم مقرئ کتانی۔

(1734) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (830)۔ وعبد الرزاق (872) في المناسك۔ باب الجن۔ وابن ابی شيبة (288/8) (4474) في العقيقة۔ باب في الجن واكله۔ والبيهقي في السنن الكبرى 6/10

(1735) اخرجه الحاكم في المستدرک لـ 347/3۔ والمنذرى في الترغيب والترهيب 366/3۔ وابو نعیم في تاریخ اصفهان 2/125

ابوبکر احمد بن محمد ضرباب دینوری۔ ابوفض محمد بن عبدالعزیز بن مبارک قیس۔ عباس بن فضل الصاری۔ محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوضیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوحسین احمد بن محمد بن احمد مقرئ۔ ابوحسین محمد بن عبداللہ بن حسین دقاق۔ ابوبکر احمد بن محمد ضرباب دینوری۔ محمد بن عبدالعزیز۔ عباس بن فضل۔ محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوضیفہ سے نقل کی ہے۔

(1736)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

امام ابوضیفہ نے قیس بن مسلم۔ طارق بن شہاب کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

متن روایت: تَدَاوُوا عِبَادَ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَنْزِلْ دَاءً إِلَّا وَأَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً \*

”اے اللہ کے بندو! دوا استعمال کیا کرو! کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جو بھی بیماری نازل کی ہے اس کی شفا بھی نازل کی ہے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوعباس بن عقده۔ داؤد بن یحییٰ۔ محمد بن عبیدنحاس۔ عمر بن حماد نے اپنے والد کے حوالے سے۔ امام ابوضیفہ اور داؤد طائی سے نقل کی ہے۔

(1737)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ

امام ابوضیفہ نے محمد بن قیس کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: محمد بن قیس کا یہ بیان نقل کیا ہے:

متن روایت: كَانَ أَبُو الْعَوَّجَاءِ عَلِيَّ الْعُشُورِ وَكَانَ صَدِيقًا لِمَسْرُوقٍ وَكَانَ يَدْعُو مَسْرُوقًا إِلَى الطَّعَامِ يَضَعُهُ فِي حَبِيئِهِ

”ابوالعوجاء نامی شخص جو عشر وصول کرنے کا ٹکراں تھا وہ مسروق کا دوست تھا وہ مسروق کی کھانے کی دعوت کیا کرتا تھا اور ان کے لئے کھانا تیار کیا کرتا تھا تو مسروق اس کی دعوت میں چلے جایا کرتے تھے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ ابوعبداللہ حسین بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ احمد بن عبدالجبار۔ ابوقاسم ثونئی۔ ابوقاسم بن سراج۔ ابوعباس بن عقده۔ عیسیٰ بن عبداللہ بن بیان۔ عمیر بن غار صابری۔ ربیعہ بن یزید ازدی۔ زید بن حارث کوفی کے حوالے سے امام ابوضیفہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنيفة \* ثم قال محمد وبه

(1736) اخرجه الحصكفي في مسند الامام (441)۔ والنظاحوي في شرح معاني الآثار 326/4۔ وابن حبان (6075)۔ وابو القاسم

البعوي في الجعدييات (2165)۔ والحاكم في المستدرک لدلائل السنن الكبرى 196/4۔ والبيهقي في السنن الكبرى 345/9۔ وعبدالرزاق (17144)

(1737) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (890) في الأدب: باب الدعوة

ناخذ وهو قول ابو حنیفہ انه لا باس ما لم يعرف خبیثاً بعینه او یعلم ان اکثر مالہ خبیث\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔ اس میں کوئی حرج نہیں ہے جب کہ آدمی کو اس میں سے متعین طور پر کسی چیز کے بارے میں ناپاک ہونے کا علم نہ ہو یا اسے یہ پتہ ہو کہ اس کا زیادہ مال حرام ہوتا ہے۔

(1738)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ  
ابْرَاهِيمَ قَالَ

متن روایت: إِذَا دَخَلْتَ عَلَى الرَّجُلِ فَكُلْ مِنْ  
طَعَامِهِ وَاشْرَبْ مِنْ شَرَابِهِ وَلَا تَسْأَلْهُ  
”جب تم کسی شخص کے ہاں جاؤ تو اس کے کھانے میں  
سے کھا لو اس کے مشروب میں سے پی لو اور اس کے بارے میں  
دریافت (یعنی تحقیق) نہ کرو۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔  
امام ابو حنیفہ نے حماد کے حوالے سے۔ ابراہیم نخعی کے  
بارے میں یہ بات نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں:

(1739)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ  
ابْرَاهِيمَ قَالَ  
متن روایت: أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا دَخَلْتَ بَيْتَ امْرَأَةٍ  
مُسْلِمٍ فَكُلْ مِنْ طَعَامِهِ وَاشْرَبْ مِنْ شَرَابِهِ وَلَا  
تَسْأَلْهُ مَا لَمْ تَسْتَرِبْ\*  
”جب تم کسی مسلمان کے گھر جاؤ تو اس کے کھانے میں  
سے کھا لو اور اس کے مشروب میں سے پی لو اور جس چیز کے بارے  
میں تمہیں شک نہیں ہے تم اس کے بارے میں دریافت نہ کرو۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنیفہ\* ثم قال محمد وبه

ناخذ وهو قول ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1740)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ  
ابْرَاهِيمَ

متن روایت: أَنَّهُ خَرَجَ إِلَى زُهَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
”وہ زہیر بن عبد اللہ ازدی کے ہاں گئے جو طولوان کا گورنر

(1738) (اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار) (891) في الأدب: باب الدعوة

(1739) (اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار) (892) في الأدب: باب الدعوة

(1740) (اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار) (894) في الأدب: باب جو ان العمال



## الْبَابُ التَّاسِعُ وَالشَّلَاثُونَ فِي الْوَصَايَا وَالْمَوَارِيثِ

### انتالیسواں باب: وصیتوں اور وراثت کے بارے میں روایات

(1743) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ  
عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
مَنْ رَوَيْتُ: لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ النَّصْرَانِيَّ إِلَّا أَنْ  
يَكُونَ عَبْدَهُ أَوْ أُمَّتَهُ  
امام ابو حنیفہ نے - زبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی  
ہے: حضرت جابر رضی اللہ عنہما، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے  
ہیں: ”کوئی مسلمان کسی عیسائی کا وارث نہیں بنے گا البتہ اگر وہ  
عیسائی اس کا غلام ہو یا اس کی کنیز ہو (تو حکم مختلف ہوگا)“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوریح - حسن بن جعفر قرظی - عبد حمید بن صالح - ابومعاویہ کے حوالے سے - امام  
ابو حنیفہ رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے۔  
(1744) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ  
مَنْ رَوَيْتُ: الْكُفْنُ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ\*  
امام ابو حنیفہ نے - حماد کے حوالے سے - ابراہیم نخعی کا یہ  
قول نقل کیا ہے: ”(میت کا) کفن اس کے پورے مال میں سے دیا جائے گا۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنيفة\* ثم قال محمد وبه

ناخذ پیدا به قبل الدين والوصية وهو قول ابو حنيفة رضى الله عنه\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے۔ تو انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ پھر امام  
محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ قرض اور وصیت سے پہلے (کفن دیا جائے گا) امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1743) سیاتی فی (1771)

(1744) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (668) فی الوصية: باب الرجل يوصى بالوصايا والعق - والدارمي

299/2 (3240) فی الوصايا: باب من قال: الكفن من جميع المال - وابن ابى شيبه 6/526 فی البيوع والافضية: باب من قال: الكفن من

جميع المال - وعبد الرزاق (6223)

(1745) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابو حنیفہ نے - حماد کے حوالے سے - ابراہیم نخعی کا یہ  
قول نقل کیا ہے:

إِبْرَاهِيمَ قَالَ

مَثْنُ رَوَايَتٍ: مَا أَوْصَى بِهِ الْمَيِّتُ مِنْ وَصِيَّةٍ أَوْ  
تَمَانٍ عَلَيْهِ تَدْرُ أَوْ صَوْمٍ أَوْ كَفَّارَةٌ يَمِينٍ فَهُوَ مِنَ  
الثَّلَاثِ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ الْوَرِثَةُ”میت نے جس چیز کے بارے میں وصیت کی ہو یا اس  
کے ذمے جو نذر لازم ہو یا روزہ لازم ہو یا قسم کا کفارہ لازم ہو تو  
ان سب کی ادائیگی ایک تہائی مال میں سے کی جائے گی البتہ اگر  
ورثاء چاہیں تو حکم مختلف ہے (یعنی پھر ترکہ کے بقیہ حصے میں  
سے بھی ادائیگی کی جاسکتی ہے)“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) الامام ابو حنیفہ \* ثم قال محمد وبه  
ناخذ وهو قول ابو حنیفہ \* ثم قال محمد وكذلك ما اوصى به من حجة فريضة او زكاة او غير  
ذلك فهو من الثالث الا ان يجزها الورثة فيجوز من جميع المال وهو قول ابو حنیفہ رضی اللہ  
عنه \*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے۔ تو انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ پھر  
امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق توئی دیتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔ پھر امام محمد فرماتے ہیں: اسی طرح اگر اس  
نے فرض حج یا زکوٰۃ یا اس کے علاوہ کسی اور چیز کے بارے میں وصیت کی ہو تو اس کے ایک تہائی مال میں سے اسے پورا کیا جائے گا  
البتہ اگر وراثت دیں تو اس کے پورے مال میں سے بھی اس کو پورا کیا جاسکتا ہے۔ امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1746) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابو حنیفہ نے - حماد کے حوالے سے - ابراہیم نخعی کا یہ  
قول نقل کیا ہے:

إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ

مَثْنُ رَوَايَتٍ: بِيَدَا بِالْعَتَقِ مِنَ الْوَصِيَّةِ فَإِنْ فَضَّلَ  
شَيْءٌ مِنَ الثَّلَاثِ فَسَمَّ بَيْنَ أَهْلِ الْوَصِيَّةِ\*”وصیت سے پہلے غلام آزاد کیا جائے گا“ اگر ایک تہائی  
حصے میں سے کوئی چیز بیچ جائے تو وہ اہل وصیت کے درمیان تقسیم  
ہو جائے گی۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(1745) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (659) - وابن ابی شیبہ (209/6) (30713) فی الوصایا: فی الرجل یستأذن وراثتہ

ان یوصی بأكثر من الثلث - وعبدالرزاق (95/9) (16485) فی الوصایا: الرجل یشتري ویبيع فی مرضہ

(1746) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (660) - والبیہقی فی السنن الكبرى (277/6) فی الوصایا: باب الوصیة بالعتق

وغیره اذا ساق الثلث عن حملها - وعبدالرزاق (157/9) (16741) فی المصدر: باب العتق عند الموت - والدارمی فی السنن

506/2 - وابن ابی شیبہ (225/6) (30869) فی الوصایا: فی الرجل یوصی بوصیة فیہا عتاقہ



(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) الامام ابو حنیفہ \* ثم قال محمد وبہ

ناخذ فی العتق البات فی المرض والتدبیر وهو قول ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ \*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے۔ تو انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ جو اس صورت میں ہے جب اس نے بیماری کے دوران کسی غلام کو آزاد کیا ہو یا مدبر قرار دیا ہو۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1747) — سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ  
قول نقل کیا ہے:

”میت نے نذریا غلام آزاد کرنے سے متعلق جو وصیت کی ہو تو وہ اس کے ایک تہائی مال میں سے نافذ کی جائے گی۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) الامام ابو حنیفہ \* ثم قال محمد یعنی

بذلك ما وهبت او تصدقت فی ذلك الحال فهو من الثلث وهو قول ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ \*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے۔ انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ پھر امام محمد فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے اس نے اس حالت میں جو کچھ بہہ کیا یا صدقہ کیا تو وہ اس کے ایک تہائی مال میں سے پورا کیا جائے گا۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1748) — سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ  
قول نقل کیا ہے:

”حاملہ عورت جب وصیت کرے اور پھر اس کو طلاق بھی ہو جائے پھر اس کا انتقال ہو جائے تو اس کی وصیت ایک تہائی حصے میں سے ہوگی۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخر جہ) الإمام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) الإمام أبي حنیفہ ثم قال محمد یعنی بذلك ما وهبت أو

تصدقت فی ذلك الحال فهو من الثلث وهو قول أبي حنیفہ رضی اللہ عنہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے۔ تو انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ پھر امام محمد فرماتے ہیں: اس سے ان کی مراد یہ ہے اس حالت میں اس نے جو کچھ بھی بہہ یا صدقہ کیا وہ (اس کے ترکہ کے) ایک تہائی

(1747) (اخر جہ) محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (661) — و عبد الرزاق (95/9) (16485) فی الوصایا: الرجل یوصی بشئ، واجب

(1748) (اخر جہ) محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (662) فی الوصیة: باب الرجل یوصی بالوصایا والعتق

میں سے ادا کیا جائے گا امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔  
**(1749) - سند روایت:** (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ  
 إِبْرَاهِيمَ

امام ابوحنیفہ نے - حماد کے حوالے سے - ابراہیم نخعی سے  
 ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے:

”جو مرتے وقت ایک ہزار درہم کے عوض میں اپنے بیٹے  
 کو خرید لیتا ہے تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جو اس نے اس بارے  
 میں ادائیگی کی ہے اگر تو وہ ایک تہائی حصے تک ہو تو وہ وارث بنے  
 گا، لیکن اگر اس کی قیمت ایک تہائی حصے سے کم ہو تو وہ وارث  
 بنے گا، لیکن اگر ایک تہائی حصے سے زیادہ ہو تو جس حصے میں وہ  
 وارث نہیں بنا تھا اس کے بارے میں وہ مزدوری کر کے ادائیگی  
 کرے گا۔“

مترن روایت: فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي ابْنَهُ عِنْدَ الْمَوْتِ  
 بِأَلْفِ دِرْهَمٍ أَنَّهُ إِنْ بَلَغَ الَّذِي أُعْطِيَ فِيهِ تُلُكَ مَالِهِ  
 وَوَرِثَ وَإِنْ كَانَتْ كَمَنْتَهُ ذَوْنُ الثُّلُثِ وَوَرِثَ وَإِنْ كَانَتْ  
 أَكْثَرَ مِنَ الثُّلُثِ وَاسْتَسْعَى فِي شَيْءٍ لَمْ يَرِثْ\*

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد ابن حسن فی الآثار فرواہ عن الامام ابو حنیفہ \* ثم قال محمد هذا  
 قول ابو حنیفہ واما فی قولنا فانه يرث فی ذلك كله وقيمته دين عليه فيحاسب منها ميراثه  
 ويؤدى فضلاً ان كان عليه دين ويأخذ فضلاً ان كان له لانه وارث وورثته وصية له فلا يكون  
 لوارث وصية\*

امام محمد بن حسن نے ”آثار“ میں نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ پھر امام محمد فرماتے ہیں: ان  
 تمام صورتوں میں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے البتہ ہماری یہ رائے ہے کہ وہ ان سب صورتوں میں وارث بنے گا لیکن اس کی قیمت  
 اس کے ذمہ قرض ہوگی تو اس کے وراثت کے حصے میں سے رقم کو منہا کر لیا جائے گا اور بقید رقم ادا کر دی جائے گی اگر اس کے ذمے  
 قرض ہو اور وہ اضافی رقم وصول کر لے گا اگر اس کے لیے بچتی ہو کیونکہ وہ وارث ہے اور اس کے بارے میں وصیت موجود ہے تو ایسی  
 صورت میں وارث کے لیے وصیت نہیں کی جاسکتی۔

**(1750) - سند روایت:** (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي عُمَرَ  
 مُجَالِدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ عُمَيْرِ الْأَهْمَدَانِيِّ الْكُوفِيِّ عَنْ

امام ابوحنیفہ نے ابو عمر مجاہد بن سعید بن عمیر ہمدانی کوفی کے

حوالے سے امام شعیبی کے حوالے سے قاضی شریح کا یہ بیان نقل کیا

(1749) اخر جہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (663) فی الوصیة: باب الرجل یوصی بالوصایا والعق - وعبدالرزاق (173/9)

(16805) فی المدبر: باب الرجل یعق امته

(1750) اخر جہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (704) - والبیہقی فی السنن الکبریٰ (130/9) - والدارمی فی السنن (480/2)

الفرائض: باب فی میراث الحمیل - وعبدالرزاق (300/10) (19173) - وابن ابی شیبہ (280/6) (31360) فی الفرائض: فی الحمیل: من

ورثوا کان یری له میراثاً

ہے:

السَّعْبِيُّ عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ

مُتَن رِوَايَاتٍ: كَتَبَ إِلَى عَمْرِ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ أَنْ لَا تُورَثَ الْحَوِيلُ إِلَّا بَيِّنَةً\*

”حضرت عمر بن خطاب رضي الله عنه نے خط میں لکھا کہ تم  
”جمل“ کو وارث قرار نہ دو! اہلث اگر ثبوت پیش ہو جائے تو حکم  
مختلف ہے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ ظہیر بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عبد اللہ محمد بن مخلد عطار - بشر بن موسیٰ - مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو عباس بن عقده - محمد بن یوسف جعفی - محمد ابن اسحاق - اسد بن عمرو - امام ابو حنیفہ رضي الله عنه کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ کہتے ہیں: انہوں نے یہ روایت اسد بن عمرو کے حوالے سے مجالد سے روایت کی ہے۔

(1751) - سندر روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ طَاوُسٍ عَنْ

ابن عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

مُتَن رِوَايَاتٍ: الْحَقُّوْا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ

فَهُوَ لِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ\*

امام ابو حنیفہ نے - طاووس کے حوالے سے - حضرت  
عبد اللہ بن عباس رضي الله عنه کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

” (وراثت میں) فرض حصے ان کے حقداروں کو دوؤ اور جو

باقی بچ جائے وہ سب سے قریبی مرد رشتے دار کے لئے ہوگا۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوریح - احمد بن علی جزار - جندل بن والحق - ہلال بن علی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔\*

ابو محمد بخاری بیان کرتے ہیں: امام ابو حنیفہ نے طاووس سے متصل سماع والی تحریریں صالح بن ابوریح کو بھیجوائی تھیں۔

حضرت انس بن مالک رضي الله عنه کی اولاد سے تعلق رکھنے والے شیخ ابوزہرہ انصاری، خالد بن انس نے ہمیں یہ بتایا کہ میں نے  
عبد اللہ بن داؤد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: میں نے ابو حنیفہ سے دریافت کیا: آپ نے کون سے اکابرین سے ملاقات کی ہے؟  
انہوں نے جواب دیا: قاسم سالم، طاووس، عکرمہ، کجول، عبد اللہ بن دینار، حسن بصری، عمرو بن دینار، ابو زبیر، عطاء، قتادہ، ابراہیم نخعی، امام  
شعیب، نافع اور ان جیسے دیگر کئی افراد ہیں۔

(1752) - سندر روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ

ابنِ

(1751) اخرجه الحصفكى فى مسندا الامام ( 519 ) - والطحاوى فى شرح معانى الآثار 390/4 - وابن حبان (6028) - والطبرانى فى الكبير (10903) - والدارقطنى 71/4 - والبخارى (6746) فى الغرائض: باب ابناء عم احمدهما اخ لام والآخر زوج - والبيهقى فى السنن الكبرى 239/6 - واحمد 292/1 - وابن ابى شيبة 265/11

عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ

مُتْنٌ رَوَاهُ: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ فِي الرَّجُلِ يُوصِي بِوَصِيَّةٍ فَتُحْزِرُهَا الْوَرَثَةُ فِي

حَيَاتِهِ ثُمَّ يَرُدُّونَهَا بَعْدَ مَوْتِهِ قَالَ ذَلِكَ النِّكَرَةُ لَا

يَجُوزُ\*

والد کے حوالے سے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے حوالے

سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے:

”جو کوئی وصیت کرتا ہے اس کی زندگی میں ہی اس کے

ورثاء اسے درست قرار دے دیتے ہیں پھر اس کے مرنے کے

بعد وہ اسے مسترد کر دیتے ہیں تو حضرت عبداللہ بن

مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہ انکار کرنا درست نہیں ہوگا۔“

\*...—...—...\*

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خروطنی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوالفضل احمد بن حسن بن یرون۔ ابوعلی حسن بن شاذان۔

ابوبصر احمد بن اشکاب۔ عبداللہ بن طاہر۔ اسماعیل بن توہب زوینی۔ محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔\*

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة \* ثم قال محمد وبه ناخذ

اجازة الورثة قبل الموت لیس بشيء فان اجازوه بعد الموت وهی لوارث او اكثر من الثلث

فذلك جائز وليس لهم ان يرجعوا وهو قول ابو حنیفة رضی اللہ عنہ\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے۔ انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ پھر

امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ وراثت کا میت کے فوت ہونے سے پہلے کسی بات کو جائز قرار دینا کوئی

حیثیت نہیں رکھتا اگر وہ میت کے مرنے کے بعد اسے جائز قرار دیں گے اور وہ چیز وارث کو مل سکتی ہو یا ایک تمباکی حصے سے زیادہ ہو تو

پھر یہ جائز ہوگا تو پھر ان وراثت کو اس سے رجوع کرنے کا حق حاصل نہیں ہوگا۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1753)۔ سندر روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ

امام ابوحنیفہ نے۔ عطاء بن سائب کے حوالے سے

السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ

انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ حضرت سعد بن ابی

عَنْهُ قَالَ

وقاص رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

مُتْنٌ رَوَاهُ: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

”جب نبی اکرم ﷺ میری بیماری کے دوران میری

وَالِهِ وَسَلَّمَ يَعُوذُنِي فِي مَرَضٍ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ

عیادت کرنے کے لئے تشریف لائے تو میں نے آپ ﷺ کی

اللَّهُ أَوْصَى بِمَا لِي كَلْبُهُ قَالَ لَا قُلْتُ فَنَصَفَهُ قَالَ لَا

خدمت میں عرض کی: یا رسول اللہ! کیا میں اپنا پورا مال (صدق

(1752) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (653)۔ وابن ابی شیبہ 210/6 (30721) فی اوصایا: فی الرجل یسأذن ورثته

ان یوصی بأكثر من الثلث۔ والدارمی فی السنن 2/449 (3193) فی اوصایا: باب فی الذی یوصی بأكثر من الثلث۔ والطبرانی فی

الکبیر 9/237 (9161)

(1753) اخرجه الحصكفي في مسند الامام (517)۔ والطحاوی فی شرح معانی الآثار 4/379۔ وابن حبان

(4249)۔ و احمد 1/179۔ والحمیدی (66)۔ وابن سعد فی الطبقات الکبری 3/144۔ والبخاری (6733) فی الفرائض: باب میراث

البنات۔ وابن الجارود فی المتقی (947)۔ والبیہقی فی السنن الکبری 6/268

قُلْتُ فَبَيْنِيهِ قَالَ نَعَمْ وَاللَّهِ كَثِيرٌ أَوْ كَثِيرٌ لَا تَدَعُ  
أَهْلَكَ يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ\*

کرنے کی وصیت کر دوں؟) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! میں نے کہا: نصف کر دوں؟ آپ نے فرمایا: جی نہیں! میں نے عرض کی: ایک تہائی کر دوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے! (ویسے) ایک تہائی بھی زیادہ ہے۔ (راوی کو شک ہے) شاید یہ الفاظ ہیں: ایک تہائی بھی بڑا ہے) تم اپنے اہل خانہ کو ایسی حالت میں نہ چھوڑو کہ وہ لوگوں سے مانگتے پھریں۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن ابورسح - شرح ترمذی - عبد الرحیم بن حبیب بغدادی - اسماعیل بن یحییٰ بن عبید اللہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔\*

انہوں نے یہ روایت ہارون بن ہشام بخاری - احمد بن حفص - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔\* انہوں نے یہ روایت قاسم بن عباد ترمذی - صالح بن محمد - حماد بن ابوحنیفہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - فاطمہ بنت محمد بن حبیب - ان کے دادا حمزہ بن حبیب کی تحریر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن ابراہیم بن زیاد رازی - سلیمان بن داود زہرائی - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ جو ان الفاظ تک ہے: وَاللَّهِ كَثِيرٌ\*

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - جعفر بن محمد نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے انہوں نے اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

انك ان تدع اهلك بخير من ان تدعهم عالة يتكففون الناس  
”تم اپنے اہل خانہ کو بہتر حالت میں چھوڑ کر جاؤ، یہ اس سے زیادہ بہتر ہے کہ تم انہیں تنگ دست چھوڑ کر جاؤ اور وہ لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔“

انہوں نے یہ روایت سہل بن بشر - فتح بن عمرو - حسن بن زیاد - امام ابوحنیفہ سے پہلی روایت کے الفاظ کی مانند نقل کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت یحییٰ بن اسماعیل ہمدانی - ولید بن حماد - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”منذ“ میں - ابراہیم بن محمد بن شہاب - عبد اللہ بن عبد الرحمن بن واقد نے اپنے والد کے حوالے سے - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ کہتے ہیں: حمزہ زیات - حماد بن ابوحنیفہ نے - عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما - حسن بن زیاد - عبد العزیز بن خالد - ابو یوسف اور اسد بن عمرو رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

حافظ ابو عبد اللہ حسین بن خسر دلمی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو قاسم بن احمد بن عمر۔ عبد اللہ بن حسن خلیل۔ عبد الرحمن ابن احمد بن عمر۔ محمد بن ابراہیم بغوی۔ محمد بن شجاع۔ حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ \*

انہوں نے یہ روایت ابو طالب بن یوسف۔ ابو محمد جوہری۔ ابو بکر ابہری۔ ابو عمرو بہ حرائی۔ ان کے دادا۔ محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ \*

قاضی عمر بن حسن اشثانی نے یہ روایت۔ بشر بن موہب اسدی۔ اسحاق بن منذر کابلی۔ محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنیفہ\* ثم قال محمد وبه نأخذ لا تجوز الوصية باكثر من الثلث فان اجازت المورثة بعد موته جازت وليس للوارث ان يرجع فيما اجاز

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے۔ انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں (ترکہ کے) ایک تہائی حصے سے زیادہ کے بارے میں وصیت کرنا جائز نہیں ہے اگر میت کے انتقال کے بعد ورثاء اس کو برقرار رکھیں تو یہ جائز ہوگا اور جب وارث (ایک مرتبہ) اس کو برقرار رکھے تو اب اس کو اس سے رجوع کا حق حاصل نہیں ہوگا۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابو بکر احمد بن محمد بن خالد بن غلی کلابی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ اپنے والد محمد بن خالد بن غلی۔ ان کے والد خالد بن غلی۔ محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

(1754)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ  
مَنْ رَوَى: لَمَّا نَزَلَ ﴿وَإِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ  
الْيَتَامَى ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا﴾ عَزَلَ  
مَنْ كَانَ يَتَوَلَّى الْيَتَامَى فَلَمْ يَقْرُبُوا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ  
حِفْظُهَا وَخَافُوا لِأَنَّهُمْ عَلَى أَنْفُسِهِمْ فَنَزَلَتْ الْآيَةُ  
الثَّانِيَةَ فَخَفَّفَ عَلَيْهِمْ  
﴿وَيَسْتَلُونَكَ عَنِ الْيَتَامَى قُلْ إِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ﴾

امام ابو حنیفہ نے۔ پشم۔ عامر بن شعبي۔ مسروق کے حوالے سے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ کا یہ بیان نقل کیا ہے:  
جب یہ آیت نازل ہوئی:  
”بے شک وہ لوگ جو یتیموں کا مال ظلم کے طور پر کھا لیتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ ڈالتے ہیں۔“  
تو جو بھی شخص یتیموں کا نگران تھا وہ الگ ہو گیا وہ اس کے قریب نہیں جاتا تھا یتیموں کے مال کی حفاظت کرنا لوگوں کے لئے گراں ہو گیا انہیں اپنی ذات کے حوالے سے گناہ میں مبتلا

الآیة فَسَهِّلْ ذَلِكَ

ہونے کا اندیشہ ہوا تو اس بارے میں دوسری آیت نازل ہوئی اور لوگوں کے لئے تخفیف نازل ہوئی (ارشاد باری تعالیٰ ہے):  
 ”لوگ تم سے یتیموں کے بارے میں دریافت کرتے ہیں تم فرما دو! ان کی دیکھ بھال کرنا بہتر ہے۔“

(سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ فرماتی ہیں): تو اس طرح لوگوں کے لئے سہولت ہوئی۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن ابراہیم بن زیاد رازی - ابوقتام سگری نے اپنے والد کے حوالے سے - امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(1755) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ شُرَيْحٍ أَنَّهُ قَالَ مَتْنٌ رَوَيْتُ: كَتَبَ إِلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ أَنْ لَا تَوَرَّثَ الْحَمِيلَ إِلَّا بَيْنَتَهُ  
 ”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے خط لکھا: تم  
 ”حمیل“ کو وارث قرار نہ دو، البتہ اگر ثبوت پیش ہو جائے، تو حکم  
 مختلف ہے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوحسن علی بن حسین - ابوالیوب - قاضی ابوعلاء محمد بن علی واسطی - ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان - بشر بن موسیٰ - ابوعبدالرحمن مرقی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ \*  
 (واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن الامام ابو حنیفة\* ثم قال محمد وبه  
 ناخذ والحميل المرأة تسبی ومعها صبی تحمله تقول هو ابني فلا يكون ابنها بقولها الابينة  
 وتقبل علی ولادتها شهادة امراة حرة مسلمة ويلزم النسب لزوجها\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے۔ انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ حمیل سے مراد یہ ہے کہ کسی عورت کو (جنگ کے دوران) قیدی بنایا جائے اور اس کے ساتھ کوئی بچہ ہو جس کو اس نے اٹھایا ہوا ہو اور وہ عورت یہ کہے: یہ میرا بیٹا ہے، تو عورت کے بیان کی وجہ سے اس کا بیٹا شمار نہیں ہوگا، بلکہ اس کے لئے ثبوت کی ضرورت ہوگی بچے کی پیدائش کے بارے میں صرف کسی آزاد مسلمان عورت کی گواہی کافی ہوگی اور

(1755) قد تقدم فی (1750)

پھر اس بچے کا نسب اس عورت کے شوہر سے لاحق کر دیا جائے گا۔

(1756)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عِيَّاشٍ

بْنِ عِيَّاشٍ عَنْ شُرْحَبِيلِ بْنِ مُسْلِمِ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

مَثْنٌ رَوَيْتُ: قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ إِنَّ اللَّهَ

تَعَالَى قَدْ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ

لِلنَّوَارِثِ..... الْحَدِيثُ بِطَوَّلِهِ وَقَدْ مَرَّ فِي كِتَابِ

الْكَفَالَةِ وَعَبَّرَهَا

امام ابوحنیفہ نے۔ اسماعیل بن عیاش کے حوالے سے۔

شرحیل بن مسلم خولانی کے حوالے سے۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

”حجۃ الوداع کے سال میں نے نبی اکرم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

”بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کو اس کا حق دے دیا ہے تو وارث کے لئے وصیت نہیں کی جائے گی“

اس کے بعد طویل حدیث ہے جو اس سے پہلے ”کتاب الکفالة“ اور دیگر ابواب میں گزر چکی ہے۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ الطبر بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو عباس احمد بن محمد بن سعید ہمدانی۔ حسن بن سعید۔ عبد الوہاب بن نجدہ

کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔

(1757)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسَهَّرٍ

عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عِيَّاشٍ

الْحَمَصِيِّ عَنْ شُرْحَبِيلِ بْنِ مُسْلِمِ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ

سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ قَالَ

مَثْنٌ رَوَيْتُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ قَامَ خَطِيبًا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ

تَعَالَى قَدْ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ

لِلنَّوَارِثِ الْوَالِدِ لِلْفِرَاشِ وَاللِّعَاقِرِ الْحَجَرُ وَمَنْ

إِدْعَى إِلَى غَيْرِ آبَائِهِ أَوْ إِنْصَمَى إِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ

فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ثُمَّ قَالَ

الْعَارِيَةُ مَوْدَاةٌ وَالذَّيْنُ مَقْضَى وَالزَّرْعُ عِمْرَامٌ

امام ابوحنیفہ نے۔ علی بن مسہر۔ اعش۔ اسماعیل بن عیاش

حمصی کے حوالے سے۔ شرحیل بن مسلم خولانی کا یہ بیان نقل کیا ہے:

میں نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا

ہے:

”نبی اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر کھڑے ہو کر

خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کو

اس کا حق دے دیا ہے تو وارث کے لئے وصیت نہیں ہوگی بچہ

فراش والے کو ملے گا اور زنا کرنے والے کو محرومی ملے گی جو شخص

اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف خود کو منسوب کرے یا اپنے

آزاد کرنے والے آقا کے علاوہ کسی اور کی طرف خود کو منسوب

کرے تو اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہوگی



پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عاریت کے طور پر لی ہوئی چیز ادا کی جائے گی، قرض ادا کیا جائے گا اور ضامن قرض ادا کرنے کا پابند ہوگا۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی انصاری نے یہ روایت - ابوبکر احمد بن علی خطیب بغدادی - ابوسعید مالینی - ابوطیب محمد بن احمد وراق - ابو حارث احمد بن عبد حمید حارثی - بشر بن ولید قاضی - امام ابو یوسف قاضی - امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔  
**(1758)** - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادِ عَنِ إِبْرَاهِيمَ  
 متن روایت: فِي الرَّجُلَيْنِ يَدْعِيَانِ الْوَلَدَ أَنَّهُ ابْنُهُمَا بَرُّهُمَا وَيَرْتَابُهُ وَهُوَ لِلْبَاقِي مِنْهُمَا  
 امام ابو حنیفہ نے - حماد - ابراہیم نخعی کے حوالے سے دو ایسے آدمیوں کے بارے میں نقل کیا ہے:  
 ”جو ایک بچے کے بارے میں یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ ان کا بیٹا ہے تو وہ فرماتے ہیں: وہ بچہ ان دونوں کا وارث ہے گا اور وہ دونوں اس کے وارث نہیں گے اور ان دونوں میں سے جو باقی بچ جائے گا وہ بچہ اسے ملے گا۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) الامام ابو حنیفہ\* ثم قال محمد وبہ ناخذ وهو قول ابو حنیفہ\*  
 امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے۔ تو انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔  
**(1759)** - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ)  
 متن روایت: كَانَ عِنْدَ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّادِقِ بِالسَّمِينَةِ فَقَالَ هِشَامُ بْنُ الْحَكِيمِ يَا أَبَا رَسُولِ اللَّهِ هَذَا أَبُو حَنِيفَةَ صَاحِبُ الْقِيَاسِ ثُمَّ قَالَ لَهُ مِنْ أَيْنَ أَخَذْتَ الْقِيَاسَ فَقَالَ لَهُ مِنْ قَوْلِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَرَبِّدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حِينَ  
 امام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں:  
 ایک مرتبہ وہ مدینہ منورہ میں امام جعفر صادق رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھے تو ہشام بن حکم نے کہا: اے ابن رسول اللہ! یہ ابو حنیفہ ہے جو قیاس کیا کرتا ہے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہما نے ان سے دریافت کیا: تم نے قیاس کا طریقہ کہاں سے سیکھا ہے؟ تو امام ابو حنیفہ نے انہیں جواب دیا: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہما اور  
**(1758)** - اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (715) فی المبررات - باب مبررات الحمیل - والولد یدعیہ رجلا - وعبدالرزاق (360/7) (13474) فی الطلاق - باب النفر یعمون علی المرأة فی طهر واحد  
**(1759)** - اخرجہ عبدالرزاق (265/10) فی الفرائض - باب فرض الجدة - والبیہقی فی السنن الکبری (246/6) فی الفرائض - باب من لم یورث الاخوة مع الجدة - والدارمی فی السنن (2919) (452/2) فی الفرائض - باب قول علی فی الحد

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے قول سے سیکھا ہے جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان سے اس دادا کے بارے میں مشورہ کیا (جو بھائیوں کے ساتھ میت کا وارث بنتا ہے) تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اے امیر المؤمنین! اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ اگر ایک درخت سے ایک شاخ پھوٹی ہے اور اس شاخ سے مزید دو ٹہنیاں پھوٹ جاتی ہیں تو وہ ٹہنی کس سے زیادہ قریب ہوگی اس شاخ کے؟ جس سے وہ پھوٹی ہے یا درخت کے زیادہ قریب ہوگی؟ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر ایک بڑی نالی ہے اس میں سے دو چھوٹی نالیاں نکلتی ہیں پھر اس چھوٹی نالی میں سے مزید دو چھوٹی نالیاں نکلتی ہیں تو ان دونوں میں سے کون زیادہ قریب ہوگی؟ ان دو چھوٹی نالیوں میں سے ایک دوسرے کے زیادہ قریب ہوگی یا وہ بڑی نالی کے زیادہ قریب ہوگی؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ (میت کے) دادا اور بھائیوں کے بارے میں اپنا فیصلہ دینے سے رک گئے، حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے قیاس کیا تھا (تو میں بھی قیاس کرتا ہوں یہ سن کر) امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ خاموش رہے۔

سَأَوْرَهُمَا عَمْرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الْجَدِّ مَعَ الْإِخْوَةِ فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ أَرَأَيْتَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَوْ أَنَّ شَجْرَةً أَنْشَعَبَ مِنْهَا غُصْنٌ ثُمَّ أَنْشَعَبَ مِنَ الْغُصْنِ غُصْنَانِ أَيُّهُمَا أَقْرَبُ إِلَى أَحَدِ الْغُصْنَيْنِ أَصَاحِبُهُ الَّذِي حَرَجَ مِنْهُ أَمْ الشَّجْرَةَ قَالَ زَيْدُ بْنُ نَابِئٍ لَوْ أَنَّ جَدًّا لَا يُنْبَعَثُ فِيهِ سَاقِيَةٌ ثُمَّ أَنْبَعَثَ مِنَ السَّاقِيَةِ سَاقِيَتَانِ أَيُّهُمَا أَقْرَبُ إِحْدَى السَّاقِيَتَيْنِ أَقْرَبُ إِلَى صَاحِبِهَا أَمْ الْجَدُّ وَلَ قَامَسَكَ عَمْرُ فِي الْجَدِّ وَالْإِخْوَةِ فَهَذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَزَيْدُ بْنُ نَابِئٍ قَاسَا لِعَمْرٍ مِنَ الْخَطَّابِ فَسَكَتَ جَعْفَرُ عَنْهُ

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - محمد بن عبد حمید - ابو مرداس - جعفر بن مالک - عمر بن مسکین - ہشام بن حکم بیان کرتے ہیں:

رأيت ابا حنيفة بالمدينة عند جعفر بن محمد فقلت له يا ابن رسول الله هذا ابو حنيفة صاحب

القياس فقلت من اين اخذت القياس ..... الحديث \*

میں نے امام ابو حنیفہ کو مدینہ منورہ میں امام جعفر صادق کے پاس دیکھا، میں نے ان سے کہا: اے ابن رسول! یہ ابو حنیفہ ہیں جو قیاس کے حوالے سے معروف ہیں پھر میں نے دریافت کیا: آپ نے قیاس کہاں سے سیکھا ہے..... الحدیث

(1760) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْحَكَمِ بْنِ  
 امام ابو حنیفہ نے - حکم بن عصبیہ - عبد اللہ بن شداد کے  
 حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادٍ

متن روایت: أَنَّ بِنْتَ حَمْرَةَ أَعْتَقَتْ مَمْلُوكًا فَمَاتَ وَتَرَكَ بِنْتًا فَأَعْطَاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْبَيْضَ\*

”حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی نے ایک غلام کو آزاد کیا، اس غلام کا انتقال ہو گیا، اس نے ایک بیٹی پسماندگان میں چھوڑی تو نبی اکرم ﷺ نے اس کا نصف مال حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کو دیا۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ طحطاوی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - حازم بن عبد اللہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(1761) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادِ بْنِ

إِبْرَاهِيمَ قَالَ

متن روایت: إِذَا أَوْصَى الرَّجُلُ فَقَالَ فِي الْوَصِيَّةِ فَلَانٌ حُرٌّ وَأَعْطُوا فَلَانًا الْبَيْضَ بِيَدِهِ بِالْعَتَقِ وَإِذَا قَالَ اِعْتَقُوا فَلَانًا وَأَعْطُوا فَلَانًا كَذَا وَكَذَا فَبِالْحِصَصِ وَإِذَا قَالَ اِعْطُوا فَلَانًا هَذَا الْعَبْدَ بَعَيْنِهِ وَأَعْطُوا فَلَانًا كَذَا وَكَذَا بِيَدِهِ الْيَدِ بَعَيْنِهِ مِنَ الثَّلَاثِ\*

”جب کوئی شخص وصیت کرتے ہوئے وصیت میں یہ کہے: فلاں آزاد ہے اور فلاں کو نصف دے دینا تو پہلے غلام کو آزاد کیا جائے گا اور جب وہ یہ کہے: تم لوگ فلاں کو آزاد کر دینا اور فلاں کو اتنا دے دینا تو پھر پہلے حصوں کی ادا کیگی کی جائے گی، جب وہ یہ کہے: تم فلاں کو یہ غلام دے دینا اور متعین کر دے اور فلاں کو اتنی اتنی ادا کیگی کرنا، تو پہلے ایک تہائی مال میں سے متعین غلام کو دیا جائے گا۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخر جنتہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) الامام ابو حنیفہ\* ثم قال محمد وبہ ناخذ فوما وصف من العتق فاما اذا قال اعطوا فلانا هذا العبد بعينه واعطوا فلانا كذا تحاصوا فی الثلث وهو قول ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ\*

(1760) اخرجہ الحصفکی فی مسند الامام (520) - احمد 405/5 - وابن ابی شیبہ 267/11 - وابن ماجہ (2734) - والطبرانی فی الکبیر 24: (874) - والنسائی فی الکبیر (6398) - والحاکم فی المستدرک 66/4 - وابوداؤد فی المراسل (364) - والبیہقی فی السنن الکبری 241/6

(1761) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (654) - وسعید بن منصور: 120/1 (397) فی الوصایا: باب الرجل یوصی بالعتاقہ - وابن ابی شیبہ 225/6 (30875) فی الوصایا: باب الرجل یوصی بوصیة فیہا عتاقہ - وعبدالرزاق 157/9 (16741) فی المدبر: باب العتق عند الموت

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے۔ تو انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ یہ اس صورت کے بارے میں ہوگا جب اس نے آزاد کرنے کی صفت بیان کر دی ہو لیکن جب اس نے یہ کہا ہو کہ اس متعین غلام کو فلاں کو دے دو اور فلاں کو اتنے دے دو تو پھر ان کا حساب ایک تہائی حصے میں سے کیا جائے گا امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1762)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنِ  
إِبْرَاهِيمَ

متن روایت: فِي الرَّجُلِ يُوصِي لِلرَّجُلِ بِعَبْدٍ بَعْتَهُ  
وَيُوصِي لِآخَرَ بِثُلْثِ مَالِهِ قَالَ يُعْطَى هَذَا الْعَبْدُ  
وَيُعْطَى هَذَا مَا بَقِيَ إِنْ بَقِيَ شَيْءٌ قَالَ وَإِنْ أَوْصَى  
لِهَذَا بِمِائَةِ دِرْهَمٍ وَلِهَذَا بِثُلْثِ مَالِهِ يُعْطَى لِهَذَا مِائَةً  
وَلِآخَرَ مَا بَقِيَ\*

امام ابوحنیفہ نے حماد کے حوالے سے۔ ابراہیم نخعی سے  
ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے:  
”جو کسی شخص کو کوئی متعین غلام دینے کی وصیت کرتا ہے اور  
دوسرے شخص کو اپنے مال کا ایک تہائی دینے کی وصیت کرتا ہے تو  
ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: پہلے وہ غلام دیا جائے گا اور پھر اگر کچھ  
باقی بچ رہا ہوگا تو دوسرے شخص کو ادا کی جائے گی وہ یہ فرماتے  
ہیں: اگر اس نے دوسرے شخص کو ایک سو درہم دینے اور ایک شخص  
کو ایک تہائی مال دینے کے بارے میں وصیت کی ہو تو پہلے ایک  
شخص کو ایک سو درہم دیئے جائیں گے اور جو باقی بچے گا وہ  
دوسرے شخص کو دے دیا جائے گا۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنيفة ثم قال محمد ولسنا  
ناخذ بهذا ولكن صاحب الوصية يتحصان في الثلث بوصيتهما ولا يكون احدهما باحق بالثلث  
من صاحبه وهو قول ابو حنيفة رضى الله عنه\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے۔ تو انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے ہیں بلکہ وصیت سے متعلق دونوں افراد اپنے اپنے حصے کی وصیت کے مطابق ایک تہائی حصے میں سے اپنا حصہ وصول کر لیں گے اور اس ایک تہائی حصے کے بارے میں کسی ایک کو دوسرے پر کوئی حق حاصل نہیں ہوگا۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1763)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنِ  
إِبْرَاهِيمَ

(1762) (اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (655)

(1763) (اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (656)۔ ابن ابي شيبة 4/431 (21764) في البيوع والاقضية: باب اذا اعتق بعض

متن روایت: فِي الرَّجُلِ يُعْتَقُ ثَلَاثَ عِبْدِهِ عِنْدَ مَوْتِهِ وَقَدْ أَوْصَى بِوَصَايَا قَالَ بَدَأَ بِعَتَقِ الثَّلَاثِ مِنْ غُلَامِهِ وَلَا يُعْتَقُ مِنْهُ إِلَّا مَا أَعْتَقَ وَيُسْتَسْغَى فِيمَا لَمْ يُعْتَقِ مِنْهُ وَإِذَا أَوْصَى مَعَ عَتَقِ ثَلَاثِهِ بِوَصَايَا وَلَهُ مَالٌ جُعِلَ لَنَا سَعَايَتِهِ فِيمَا أَوْصَى بِهِ وَلَا يُجْعَلُ ذَلِكَ لِلزَّوْرَةِ

”جو مرتے وقت اپنے غلام کا ایک تہائی آزاد کر دیتا ہے اور وہ کچھ دوسری وصیتیں بھی کرتا ہے، تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اس کے غلام کے ایک تہائی حصے کو پہلے آزاد کیا جائے گا اور اس غلام کا صرف وہی حصہ آزاد ہوگا جو آزاد کیا گیا ہے جو حصہ آزاد نہیں ہوا اس کے بارے میں اس غلام سے مزدوری کروائی جائے گی لیکن اگر اس نے غلام کے ایک تہائی حصے آزادی کے ساتھ کچھ اور وصیتیں بھی کی ہوں اور اس کے پاس مال بھی موجود ہو تو اس نے جو وصیت کی تھی اس کے بارے میں دو تہائی مال خرچ کیا جائے گا اور وہ اس کے ورثاء کو نہیں دیا جائے گا۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) الامام ابو حنیفہ \* ثم قال محمد وهو قول ابو حنیفہ اما فی قولنا فاذا اعتق ثلثه عتق كله وبدء به من ثلث مال المیت قبل الوصایا فان بقى شیء كان لاصحاب الوصایا بالحصص \*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے۔ تو انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ پھر امام محمد فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔ جہاں تک ہمارے قول کا تعلق ہے تو وہ یہ ہے کہ جب اس نے ایک تہائی حصے کو آزاد کر دیا تو پھر غلام کا پورا وجود آزاد ہو جائے گا اور میت کی وصیت پوری کرنے سے پہلے اس کے مال کے ایک تہائی حصے میں سے سب سے پہلے اس غلام کو آزاد کیا جائے گا پھر اگر کچھ بچ جائے گا تو جن لوگوں کے بارے میں وصیت کی گئی ہے ان کے حصوں کے مطابق انہیں مل جائے گا۔

(1764)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ

امام ابوحنیفہ نے۔ حماد کے حوالے سے۔ ابراہیم نخعی سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے:

متن روایت: فِي الرَّجُلِ يُعْتَقُ عِبْدَهُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ قَالَ يُسْتَسْغَى فِي قِيمَتِهِ\*

”جو مرتے وقت اپنے غلام کو آزاد کر دیتا ہے اور اس کے ذمے قرض بھی ہوتا ہے، تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اس غلام کی قیمت کے حوالے سے اس سے مزدوری کروائی جائے گی۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(1764) (اخر جہ) محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (657)۔ وسعد بن منصور (123/1) (416) فی الوصایا: باب الرجل یعق عند موته۔ وسعد الرزاق (164/9) (16765) فی المدبر: باب الرجل یعق رقیقہ عبد الموت۔ وابن ابی شیبہ (430/4) (21755) فی البیوع والاقضیة: باب الرجل یعق عبده وليس له مال غیره

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن الامام ابو حنیفہ ثم قال محمد وبہ ناخذ اذا كان الدين مثل القيمة او اكثر ولم يكن له مال غيره فان كان الدين اقل من القيمة سعى في مقدار الدين من القيمة للغرماء في ثلثي ما بقي للورثة وكان له الثلث وصية وهو قول ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے۔ انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ جب وہ قرض قیمت جتنا یا اس سے زیادہ ہو اور اس کے پاس اس کے علاوہ کوئی مال نہ ہو (تو یہی حکم ہوگا) لیکن جب وہ قرض قیمت سے کم ہو تو پھر قیمت میں سے قرض کی مقدار کی ادائیگی کے لئے اس سے مزدوری کروائی جائے گی تاکہ قرض خواہوں کو ان کی رقم ادا کر دی جائے۔ تو دو تہائی حصہ وراثہ کے لئے ہوگا اور ایک تہائی کے بارے میں اسے وصیت کا حق ہوگا۔ امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1765)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عُمَرَ بْنِ بَشِيرٍ الْكُوفِيِّ الْهَمْدَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ  
امام ابو حنیفہ نے۔ عمر بن بشر کوئی ہمدانی کے حوالے سے امام شعیبی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے وہ یہ فرماتے ہیں: ”پہلے مال کا فیصلہ ہوگا۔“  
متن روایت: أَنَّهُ قَالَ بِالْمَالِ\*

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

حافظ ظہیر بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو عباس احمد بن عقدہ۔ اسماعیل بن حماد۔ ان کے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ کہتے ہیں: انہوں نے یہ روایت حماد۔ عمر کے حوالے سے بھی۔ شعیبی سے روایت کی ہے۔  
(1766)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ  
امام ابو حنیفہ نے۔ حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے:  
”قاتل نے جسے قتل خطا یا قتل عمد کے طور پر قتل کیا ہو قاتل  
اس کا وارث نہیں بنے گا اس کے بعد اس کا وارث وہ بنے گا جو  
اس کا سب سے زیادہ قریبی ہو۔“  
إِبْرَاهِيمُ أَنَّهُ قَالَ  
مَتْنُ رِوَايَتِهِ: لَا يَرِثُ قَاتِلٌ مِمَّنْ قَتَلَ خَطَاً أَوْ عَمْدًا  
وَلَكِنْ يَرِثُهُ أَوْلَى النَّاسِ بِهِ بَعْدَهُ\*

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) الامام ابو حنیفہ\* ثم قال محمد وبہ

ناخذ وهو قول ابو حنیفہ لا يرث من قتل خطا او عمداً من الدية ولا من غيرها\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے۔ تو انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ پھر

(1766) (اخر جہ) محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (685)۔ وعبد الرزاق (9/405 (17753) فی المعقول: باب ليس للقاتل

ميراث۔ وابن ابی شیبہ (6/283 (31401) فی الفرانض: فی القاتل لا يرث شيئا

امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔ جو شخص نقل خطا یا نقل عمد کر دے تو وہ وراثت میں بنے گا۔ نہ تو دیت میں اور نہ ہی دیت کے علاوہ وراثت میں (وہ وارث بنے گا)۔

(1767) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ السَّيِّعِيِّ عَنْ أَبِي السَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
مَنْ رَوَى عَنِّي بِغَيْرِ مَعْرِفَةٍ أَوْ يُعْتَقُ عِنْدَ الْمَوْتِ كَأَنَّكَ لَمْ تُبْهِدِي إِذَا شِيعَ \*  
امام ابو حنیفہ نے۔ ابو اسحاق سیعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:  
حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:  
”جو شخص موت کے قریب صدقہ کرتا ہے یا غلام آزاد کرتا ہے اس کی مثال ایسے شخص کی مانند ہے جو خود میر ہو جانے کے بعد کوئی چیز صدقہ کرتا ہے۔“

\*\*\*—\*\*\*

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو محمد عبد اللہ بن محمد دمشقی۔ احمد بن حنبلہ بن صالح بن بیان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ \*  
انہوں نے یہ روایت ابو محمد عبد اللہ بن محمد۔ احمد بن حنبلہ بن صالح بن عدی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت حسن بن محمد بن شعبہ۔ ابو سعید اشج۔ ابو یحییٰ تمیمی۔ اسماعیل بن ابراہیم۔ اور یس اوادی کے حوالے سے۔ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(1768) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادِ بْنِ إِبرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
مَنْ رَوَى عَنِّي: أَنَّهُ قَالَ فِي الرَّجُلِ يُوصِي بِأَكْثَرِ مِنَ الثَّلَاثِ فَيَجِزُهُ الْوَرَّةُ فِي حَيَاةِ الْمُوصِي فَإِذَا مَاتَ الْمُوصِي أَبُو أَنْ يُجِزُوا فَإِنَّ لَهُمْ ذَلِكَ \*  
امام ابو حنیفہ نے۔ حماد۔ ابراہیم نخعی کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے:  
”جو ایسے شخص کے بارے میں ہے جو اپنے ایک تمہائی مال سے زیادہ کے بارے میں وصیت کر دیتا ہے اور وصیت کرنے والے کی زندگی میں ہی اس کے ورثاء اسے درست قرار دیتے ہیں لیکن جب وصیت کرنے والے کا انتقال ہو جاتا ہے تو ورثاء انکار کر دیتے ہیں تو حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اُن لوگوں کو اس بات کا حق حاصل ہوگا۔“

(1767) الخرجه احمد 197/5 - والنسائي في المسند 238/6 - وفي الكبرى (4893) - والطالسي (980) - والدارمي في السنن (3226) - والبطراني في الاوسط (8644) - والحاكم في المستدرک 213/2 - والبيهقي في السنن الكبرى 190/4 - وفي شعب الایمان (4347) (1768) قد تقدم في (52)

حافظ حسین بن محمد بن خسرو ثقفی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلیل - عبدالرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔  
حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(1769) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ عَنْ  
عَامِرِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ  
امام ابوحنیفہ نے - ہشتم - شععی کے حوالے سے - حضرت  
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:  
انہوں نے فرمایا:

”اے ہمدان کے گروہ! تم میں سے جو شخص مرنے لگے  
اور اس کا کوئی وارث نہ ہو، تو وہ اپنا مال جیسے چاہے خرچ  
کر دے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) الامام ابو حنیفہ\* ثم قال محمد وبہ  
ناخذ اذا لم يدع وارثاً فاوصى بماله كله جاز وهو قول ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ\*  
امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، تو انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے، پھر  
امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں، جب اس نے کوئی وارث نہ چھوڑا ہو اور پھر وہ اپنے سارے مال کے بارے  
میں وصیت کر دے تو یہ جائز ہے، امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1770) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ  
امام ابوحنیفہ نے - حماد - ابراہیم نخعی کے حوالے سے ایسے  
بیچے کے بارے میں بیان کیا ہے:

”جس کے والدین میں سے کوئی ایک مسلمان ہو اور دوسرا  
مشک ہو، تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: ان دونوں ماں باپ میں  
سے جو مسلمان ہے، وہ (بیچے یا اس کا ترکہ) اُس (مسلمان) کو  
ملے گا۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن الامام ابو حنیفہ\* ثم قال محمد وبہ ناخذ

(1769) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (690) - وعبدالرزاق (68/9) (16180) فی الولاء: باب الرجل من العرب لا يعرف  
له اصل - وسعيد بن منصور (81/1) (215) فی ولاية العصبة: باب الرجل اذا لم يكن له وارث وضع ماله حيث شاء - والطحاوي فی  
شرح معانی الآثار 4/403 - وابن ابی شیبہ (227/6) (30694) فی الوصايا: باب من رخص ان يوصى بماله كله  
(1770) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (689) فی الميراث: باب من مات ولم يترك وارثاً مسلماً





متن روایت: فِي النَّصْرِ اِنِّي يَمُوتُ وَكَيْسَ لَهُ  
وَارِثٌ قَالَ مِيرَاثُهُ لِبَيْتِ الْمَالِ\*

”(انہوں نے) ابراہیم نخعی کے حوالے سے ایسے عیسائی شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو مر جاتا ہے اور اس کا کوئی وارث نہیں ہوتا تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اس کی میراث بیت المال میں جائے گی۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے۔ انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔  
 (1773) - سند روایت: (اَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ  
اِبْرَاهِيمَ  
 متن روایت: فِي الْوَلَدِ الصَّغِيرِ يَمُوتُ وَاحِدٌ  
وَالَّذِيهِ كَافِرٌ وَالْآخِرُ مُسْلِمٌ اِنَّهُ يَرِثُهُ الْمُسْلِمُ اِيَهُمَا  
كَانَ\*

امام ابو حنیفہ نے حماد بن ابوسلیمان - (کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے):  
 ”(انہوں نے) ابراہیم نخعی کے حوالے سے ایسے چھوٹے بچے کے بارے میں نقل کیا ہے جو انتقال کر جاتا ہے اور اس کے ماں باپ میں سے ایک کافر ہوتا ہے اور دوسرا مسلمان ہوتا ہے تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: (اس کے ماں باپ میں سے) جو مسلمان ہے وہ اس کا وارث بنے گا خواہ (وہ ان دونوں ماں باپ میں سے) جو بھی ہو۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) الامام ابو حنیفہ\* ثم قال محمد وبہ ناخذ وهو قول ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ\*  
 امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔  
 (1774) - سند روایت: (اَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ  
اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
 امام ابو حنیفہ نے حماد - ابراہیم کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے:

(1772) (اخر جہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار) (687)

(1773) (اخر جہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار) (688) - وعبدالرزاق (9899)28/6 فی اهل الكتاب: باب النصر انبان یسلمان لیسما اولاد صغار - وابن ابی شیبہ (288/6)31449) فی الفرائض: الصبی یموت و احد ابویہ مسلم ؟ - والبخاری تعلیقاً ۱: ۵۳ فی العلق: باب اذا سلم الصبی فمات

(1774) (اخر جہ ابن ابی شیبہ) 217/6 (30792) فی الوصایا: باب فی الرجل یوصی للرجل بسهم من ماله

متن روایت: فِي الرَّجُلِ يُوصَى بِسَهْمٍ مِنْ مَالِهِ أَنْ  
 وصیت کرتا ہے تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ  
 وصیت چھٹے حصے کے بارے میں شمار ہوگی۔

\*\*\*

حافظ ابو عبداللہ حسین بن محمد بن خرونے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوقاسم بن احمد بن عمر۔ ابوقاسم عبداللہ بن حسن خلال۔  
 عبدالرحمن بن عمر۔ محمد بن ابراہیم بن حبیش بغوی۔ ابو عبداللہ محمد بن شجاع ثقفی۔ حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت  
 کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔  
 (1775)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ  
 امام ابوحنیفہ نے۔ حماد کے حوالے سے۔ ابراہیم نخعی کا یہ  
 بیان نقل کیا ہے:

متن روایت: إِذَا قَدَفَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ فَالْتَعَنَ  
 أَحَدُهُمَا تَوَارَثَا مَا لَمْ يَلْعَنِ الْآخَرَ وَيُقَرِّقِ السُّلْطَانُ  
 بَيْنَهُمَا  
 ”جب کوئی شخص اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگاتا ہے اور پھر  
 ان دونوں میں سے کوئی ایک لعان کر لیتا ہے تو جب تک دوسرا  
 فریق لعان نہیں کر لیتا اور حکمران (یا قاضی) ان دونوں کے  
 درمیان علیحدگی نہیں کروادیتا اس وقت تک وہ دونوں ایک  
 دوسرے کے وارث نہیں گئے۔“

\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد ابن حسن فی الآثار فرواہ (عن) الامام ابو حنیفہ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ثم قال  
 محمد وبه ناخذ يتوارثان ما لم يتلاعنا جميعاً ويقرق السلطان بينهما وهو قول ابو حنیفہ\*  
 امام محمد بن حسن نے ”الآثار“ میں نقل کیا ہے۔ انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ پھر امام محمد فرماتے ہیں:  
 ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ وہ دونوں ایک دوسرے کے وارث نہیں گئے جب تک وہ دونوں لعان نہیں کر لیتے اور حاکم (یا  
 قاضی) ان کے درمیان علیحدگی نہیں کروادیتا۔ امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

(1776)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ  
 امام ابوحنیفہ نے۔ حماد کے حوالے سے۔ ابراہیم نخعی کا یہ  
 قول نقل کیا ہے:

(1775) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (696) فی الميراث: باب ميراث المتلاعنين وابن الملاعة

(1776) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (697)۔ وابن ابی شیبہ (275/6) (31310) فی الفرائض: باب فی ابن الملاعة

سات وتترك امه - مالها من ميراثه ۲ - والدارمی فی السنن (2965) (459/2) فی الفرائض: باب فی ميراث ابن

الملاعة - وعبدالرزاق (124/7) (12480) باب ميراث الملاعة

”لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کی وراثت کے بارے میں وہ یہ فرماتے ہیں: جب اس کی ماں اور اس کی ماں کی اولاد موجود ہو تو وہی لوگ اس کے وارث بنیں گے جب اس کی ماں اور اس کی ماں کی اولاد موجود ہو تو وہ لوگ اس کے وارث بنیں گے اور وراثت کے احکام کے مطابق تقسیم ہوگی۔

لیکن جب صرف اس کی ماں موجود ہو تو اس کی ماں کو پوری وراثت مل جائے گی اگر اس کی ماں انتقال کر جاتی ہے اور اس کے بعد اس بچے کا بھی انتقال ہو جاتا ہے تو اس کی ماں کی طرف سے اس کے قریبی رشتے داروں کا حکم یوں ہوگا کہ جیسے وہ اس کی ماں کے وارث بنے ہیں جیسے اس کی ماں ہی کا انتقال ہوا ہے۔

اگر اس کا کوئی بھائی موجود ہوگا تو اسے پورا مال مل جائے گا اگر کوئی بہن ہوگی تو اسے نصف مال ملے گا اگر ایک بھائی اور ایک بہن ہوں تو دو تہائی حصے بھائی کو مل جائیں گے اور ایک تہائی حصہ بہن کو مل جائے گا اور اگر دو بہنیں ہوں تو دونوں کو دو تہائی حصہ مل جائے گا۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة \* ثم قال محمد وبه ناخذ فی قوله اذا ورثته الام وولدها وفي قوله اذا ورثته الام خاصة واما ما سوا ذلك فلنسنا ناخذ به ولكننا نقول اذا ماتت الام نظر الی اقربهم من ابن الملاعنة فجعنا له المال فان كانت القرابة واحدة فعلى القرابة فان ترك اخاً او اختاً فهو بمنزلة رجل غير ابن الملاعنة وان ترك اخاً لاهمه واختاً لاهمه ولم يترك وارثاً غيرهما ولا عصبه فالمال بينهما نصفان وهذا كله قول ابو حنیفة رضی اللہ عنہ\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے۔ انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ متن کے یہ الفاظ ”ماں اور اس کی اولاد اس کے وارث بنیں گے“ اور یہ الفاظ: ”جب صرف ماں اس کی وارث بنے“ ان کے علاوہ کسی صورت میں ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے ہیں بلکہ ہم یہ کہتے

ہیں کہ جب ماں کا انتقال ہو جائے تو لعن کرنے والی عورت کے بیٹے کے سب سے قریبی عزیز کا جائزہ لیا جائے گا اور ہم تمام مال اسے دے دیں گے۔ اگر رشتہ داری یکساں حیثیت کی ہو تو رشتہ داری کی بنیاد پر فیصلہ ہوگا اور اگر وہ بھائی یا بہن چھوڑ کر جاتا ہے تو پھر اس کا حکم اسی طرح ہوگا جو لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کے علاوہ کسی بھی شخص کا ہوتا اور اگر وہ ماں کی طرف سے شریک بھائی اور ماں کی طرف سے شریک بہن پسماندگان میں چھوڑتا ہے اور ان دونوں کے علاوہ کوئی وارث یا عصبہ نہیں چھوڑتا تو وہ مال ان دونوں کے درمیان نصف نصف تقسیم ہو جائے گا۔ ان تمام صورتوں میں امام ابوحنیفہ کے نزدیک یہی حکم ہے۔

(177) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ  
 ابام ابوحنیفہ نے - حماد کے حوالے سے - ابراہیم نخعی کا یہ  
 بیان نقل کیا ہے:

متن روایت: أَنَّهُ قَالَ فِي ابْنِ الْمُتَلَاعِينَ يَمُوتُ  
 وَيُتْرَكُ أُمَّهُ وَأَخْتَهُ وَأَخْبِرَ لَأُمِّهِ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لَهُمَا  
 الثَّلْثُ وَمَا بَقِيَ فَلِلَّامِ  
 ”جو لعان کرنے والے میاں بیوی کے بیٹے کے بارے  
 میں ہے جو انتقال کر جاتا ہے اور پسماندگان میں اپنی ماں اور ماں  
 کی طرف سے شریک بھائی اور بہن کو چھوڑتا ہے تو ابراہیم نخعی  
 فرماتے ہیں: ان دونوں بہن بھائیوں کو ایک تہائی حصہ ملے گا اور  
 جو باقی بچے گا وہ ماں کو مل جائے گا۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخرجہ) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن الامام ابو حنيفة\* ثم قال محمد ولسنا  
 ناخذ بهذا ولكن لهما الثلث وللام السدس وما بقى فهو رد على ثلاثة اسهم على قدر موارثهم  
 وهذا قياس قول علي بن ابو طالب وهو قول ابو حنيفة اما قول ابراهيم فهو على قياس قول عبد  
 الله بن مسعود لانه كان لا يرد على الاخوة من الام مع الام وكان امير المؤمنين علي كرم الله  
 وجهه يرد عليهم على قدر موارثهم بقوله رضی اللہ عنہ ناخذ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے۔ انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ پھر  
 امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے ہیں ان دونوں کو ایک تہائی حصہ ملے گا اور ماں کو چھٹا حصہ ملے گا جو باقی بچے گا  
 وہ تین حصوں میں تقسیم ہو کر ان کے وراثت کے حصے کے مطابق انہیں لوٹا دیا جائے گا اور یہ قیاس حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے  
 فتویٰ کے مطابق ہے۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے البتہ ابراہیم نخعی کا قول حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قیاس کے مطابق  
 ہے۔ کیونکہ وہ ماں کی طرف سے شریک بھائیوں کو ماں کے ہمراہ حصہ لوٹاتے ہیں جبکہ امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ ان لوگوں کے  
 وراثت میں حصے کے مطابق انہیں حصہ لوٹاتے ہیں اور ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

(178) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ  
 امام ابوحنیفہ نے - حماد کے حوالے سے - ابراہیم نخعی کا یہ

قول نقل کیا ہے:

إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ

”جس کا کوئی عصبہ نہ ہو اس کی عصبہ ماں ہوتی ہے جب لعان کرنے والی عورت کا بیٹا پسماندگان میں صرف اپنی ماں کو چھوڑے تو اس کی ماں کو مال مل جائے گا اور اگر وہ پسماندگان میں ماں کو نہیں چھوڑتا تو پھر اس بات کا جائزہ لیا جائے گا کہ جو اُس کی ماں کا وارث بن سکتا ہے وہی عزیز اُس کا بھی وارث بن جائے گا۔“

مَنْ رَوَى: الْأُمُّ عَصْبَةٌ مَنْ لَا عَصْبَةَ لَهُ إِذَا تَرَكَ ابْنَ الْمَلَاعِنَةِ أُمَّهُ كَانَ الْمَالُ لَهَا فَإِذَا لَمْ يَتْرُكْ أُمَّا نُظِرَ إِلَى مَنْ كَانَ يَرِثُ أُمَّهُ فَهِيَ يَرِثُهُ

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن الامام ابی حنیفہ ثم قال محمد واما فی قولنا فاذا ترک امه ولم یترک غیرها ممن یرث ممن له سهم فالمال لہا وان لم تکن لہ ام حیة ولا ذو سهم فالمال لا قرب الناس الیہ من امه ولا ینظر الی من کان یرث امه وهو قول ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ\*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: جہاں تک ہماری رائے کا تعلق ہے اگر وہ پسماندگان میں صرف ماں کو چھوڑتا ہے اور ماں کے علاوہ کوئی وارث نہیں چھوڑتا ہے جس کا (وراثت میں) کوئی حصہ ہوتا تو (سارا) مال ماں کو مل جائے گا، لیکن اگر اس کی ماں زندہ نہ ہو اور (وراثت کا) کوئی اور حصہ دار بھی نہ ہو تو وہ مال اس کے ماں کی طرف سے سب سے زیادہ قریبی رشتہ دار کو مل جائے گا اور اس میں یہ بات پیش نظر نہیں رکھی جائے گی کہ کیا وہ رشتہ دار اس کی ماں کا وارث بنتا (یا وارث نہیں بنتا) امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1778) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (699) — والدارمی فی السنن (2959) 262/2 فی الوصایا: باب فی میراث ابن

الملاعنة — وابن ابی شیبہ (275/6) 31311) فی الفرائض: باب فی ابن الملاعنة مات وترک امه — مالہا من میراثہ؟

## چالیسواں باب:

## ان مسانید کے مشائخ کی معرفت کا بیان

اس میں ان کے حالات اور ان کے تراجم (یعنی تعارفی حالات) حروف تہجی کی ترتیب کے لحاظ سے ذکر کئے جائیں گے۔ اس (باب) میں کچھ فصول ہیں۔

پہلی فصل: نبی اکرم ﷺ کے ان اصحاب کا تذکرہ جن کا ذکر ان مسانید میں آیا ہے۔

دوسری فصل: امام ابوحنیفہ کے ان مشائخ کا تذکرہ جو صحابہ کرام اور تابعین عظام کے طبقات سے تعلق رکھتے ہیں ان حضرات کی تعداد 300 ہے۔

تیسری فصل: امام ابوحنیفہ کے ان شاگردوں کا تذکرہ جنہوں نے ان ”مسانید“ میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں ان حضرات کی تعداد 500 ہے یا اس سے زیادہ ہے۔

ان کے ضمن میں ان حضرات کا ذکر بھی آجائے گا جن سے امام شافعی نے اپنی اُس ”مسند“ میں روایات نقل کی ہیں جس ”مسند“ کو ابو یعقوب اصبہ نے جمع کیا تھا اس ”مسند“ میں امام شافعی کے تمام مشائخ جو امام ابوحنیفہ کے تلامذہ میں سے ہیں یا ان کے علاوہ ہیں ان سب کی تعداد 32 ہے۔

ان کے ضمن میں ان حضرات کا ذکر بھی آجائے گا جن سے امام احمد بن حنبل امام بخاری امام مسلم یا پھر ان کے مشائخ نے روایات نقل کی ہیں۔

چوتھی فصل: ان مسانید کے مرتبین کا تذکرہ۔

پانچویں فصل: ان حضرات (یعنی مرتبین) کے علاوہ ان مسانید کے مشائخ (یعنی امام ابوحنیفہ اور ان مسانید کے مرتبین کے درمیان کے راویوں) کا تذکرہ۔

اگر اللہ نے چاہا تو ہم ان حضرات کے اسماء کا تذکرہ حروف تہجی کی ترتیب کے اعتبار سے کریں گے البتہ ان صاحبان کا معاملہ مختلف ہے جن کا نام ”محمد“ ہو کیونکہ ہم نبی اکرم ﷺ کے اسم مبارک سے برکت حاصل کرتے ہوئے ان کا ذکر پہلے کریں گے۔

ہر حرف کے تحت آنے والے اسماء کے تحت ہم پہلے صحابہ کرام کا ذکر کریں گے پھر تابعین کا ذکر کریں گے پھر امام ابوحنیفہ کے اساتذہ کا ذکر کریں گے پھر امام صاحب کے شاگردوں کا ذکر کریں گے پھر دیگر تمام مشائخ (یعنی راویوں) کا ذکر کریں گے تو اللہ

تعالیٰ کی توفیق کی مدد سے ہم یہ کہتے ہیں:

ہم سب سے پہلے ان صحابہ کرام کا ذکر کریں گے جن سے امام صاحب کی ملاقات ہوئی اور امام صاحب نے ان سے روایت نقل کی ہیں۔

ان حضرات کی تعداد کے بارے میں علماء کرام کے اختلاف کا تذکرہ ہم کتاب کے آغاز میں کر چکے ہیں۔



## (1) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ

محمد شین کے ”امام الائمہ“ محمد بن اسماعیل بخاری نے اپنی تصنیف ”تاریخ کبیر“ میں ان کا ذکر (ان الفاظ میں) کیا ہے:

”حضرت انس بن مالک بخاری، خزرجی انصاری، ان کی کنیت ابو حمزہ ہے، نبی اکرم ﷺ کے خادم خاص ہیں آپ بصرہ مقیم رہے ہیں۔“

امام بخاری نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

”جب نبی اکرم ﷺ (ہجرت کر کے) مدینہ منورہ تشریف لائے تھے اس وقت میری عمر 10 برس تھی۔“

امام بخاری نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت انس رضی اللہ عنہ کا انتقال 92 ہجری میں ہوا۔

امام بخاری نے اپنی سند کے ساتھ حمزہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت انس رضی اللہ عنہ کی عمر 99 برس ہوئی اور ان کا انتقال 91 ہجری میں ہوا۔

امام بخاری نے اپنی سند کے ساتھ ابن علیہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت انس رضی اللہ عنہ کا انتقال 93 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: اکثر مؤرخین کے بیان کے مطابق امام ابوحنیفہ کی پیدائش 80 ہجری میں ہوئی تھی اور ایک قول کے مطابق یہ ابن علیہ کا قول ہے 61 ہجری میں ہوئی تھی تو امام ابوحنیفہ کے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سماع میں کیا چیز کا واثق ہو سکتی ہے؟ اور جس نے امام ابوحنیفہ کے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سماع کا انکار کیا ہے اس کے پاس کیا دلیل ہوگی؟ اس بات کی نفی کی کوئی دلیل نہیں ہے۔)

## (2) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ

یہ حضرت جابر بن عبد اللہ بن عمرو بن حرام بن عمرو بن سوار بن سلمہ، سلمی، انصاری، مدنی ہیں، جنہیں غزوہ بدر میں شرکت کا شرف حاصل ہے۔

اکابر تابعین نے ان سے احادیث روایت کی ہیں مدینہ منورہ میں انتقال کرنے والے یہ آخری صحابی ہیں۔

ان کا انتقال 80 ہجری میں یا شاید 79 ہجری میں ہوا ان کی بیٹائی رخصت ہو گئی تھی (انتقال کے وقت) ان کی عمر 94 برس تھی۔

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے 21 غزوات میں، نفس نفیس شرکت فرمائی جن میں سے 19 غزوات

میں مجھے آپ ﷺ کے ساتھ شریک ہونے کا شرف حاصل ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ کے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ”ساع“ کے بارے میں علماء میں اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے اکثر اہل علم اس بات کے قائل ہیں: امام ابوحنیفہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ساع نہیں کیا، کیونکہ امام صاحب کی پیدائش 80 ہجری میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے انتقال کے بعد ہوئی تھی۔

جبکہ بعض علماء جن میں ایک ابن علیہ ہیں ان کا یہ کہنا ہے: امام ابوحنیفہ کی پیدائش 61 ہجری میں ہوئی اس (روایت کی) بنیاد پر امام ابوحنیفہ کا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ساع متصور ہو سکتا ہے تاہم امام ابوحنیفہ سے ایسی کوئی روایت منقول نہیں ہے جس میں انہوں نے یہ الفاظ استعمال کیے ہوں: ”میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو سنا“۔ بلکہ انہوں نے ”حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے“ کے الفاظ استعمال کیے ہیں اور یہ ”ساع“ پر دلالت نہیں کرتے ہیں۔ واللہ اعلم

### (3) حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں یہ تحریر کیا ہے: (ان کی کنیت) ابویحییٰ (اور اسم منسوب) حنظلی ہے اور ایک قول کے مطابق ”انصاری“ ہے۔ ان کا شمار ”اہل مدینہ“ میں ہوتا ہے۔

ابراہیم بن حمزہ نے اپنی سند کے ساتھ ام سلمہ بنت مہقل کے حوالے سے ان کی دادی خالدہ بنت عبداللہ بن ابیہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ام ابیہ بنت ابوقحافہ اپنے والد کے انتقال کے پندرہ دن بعد حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں جو اس وقت بیمار تھے اس خاتون نے کہا: اے چچا! میں آپ کو سلام کہتی ہوں تو حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ نے انہیں سلام کا جواب نہیں دیا (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) انہوں نے ”اچھا“ کہا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ 94 ہجری میں کوفہ تشریف لائے تھے۔

امام ابوحنیفہ بیان کرتے ہیں: (ان کی کوفہ تشریف آوری کے وقت) میری عمر 14 سال تھی میں نے انہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: (اس کے بعد) وہی حدیث ہے جو کتاب کے آغاز میں گزر چکی ہے۔

### (4) حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ

ان کی کنیت اور اسم منسوب ”ابو ابراہیم اسلمی“ ہے امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: ابوہضم کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کا انتقال 87 ہجری میں کوفہ میں ہوا۔

امام بخاری تحریر کرتے ہیں: کعب نے سلیمان کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کی کنیت ایک قول کے مطابق ”ابومعاویہ“ ہے۔

قتادہ فرماتے ہیں: صحابہ کرام میں سے مدینہ منورہ میں سب سے آخر میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا کوفہ میں حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کا اور بصرہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا۔

یہی کہتے ہیں: (حضرت عبداللہ کے والد) حضرت ابو اوفیؓ کا نام ”علقہ“ تھا۔

امام بخاری تحریر کرتے ہیں: آدم نے شعبہ کے حوالے سے عمرو بن مرہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن ابو اوفیؓ کو بیعت رضوان میں شرکت کا شرف حاصل ہے۔

وہ (یعنی حضرت عبداللہ بن ابو اوفیؓ) بیان کرتے ہیں: وہ صدقہ (یعنی زکوٰۃ) لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ دعویٰ: ”اے اللہ! ابو اوفیؓ کی آل پر تمہیں نازل فرما۔“

عطاء (بن ابی رباح) بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن ابو اوفیؓ کی بیعتی رخصت ہو جانے کے بعد ان کی زیارت کی ہے۔

(علامہ خواری فرماتے ہیں: اس اعتبار سے حضرت ابن ابو اوفیؓ کے انتقال کے وقت امام ابوحنیفہ کی عمر 7 سال تھی اور ابن علیہ کے قول کے مطابق 25 سال تھی اور حضرت عبداللہ بن ابو اوفیؓ کو فہ میں ہی مقیم تھے۔ تو امام صاحب کے حضرت عبداللہ بن ابو اوفیؓ سے روایت کرنے میں کوئی چیز رکاوٹ نہیں ہے۔

محدثین کے مسلک کے مطابق پانچ سال کی عمر کے بچے کا ”سماح“ ٹھیک ہوتا ہے تو امام ابوحنیفہ کے حضرت عبداللہ بن ابو اوفیؓ سے روایت کے صحیح ہونے میں رکاوٹ کی کوئی صورت نہیں ہے۔

### (5) حضرت عبداللہ بن جزء انصاری بخاریؓ

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: انہوں نے حضرت رافع بن خدیجؓ سے سماح کیا ہے ان سے ان کے صاحبزادے یہی نے روایات نقل کی ہیں ایک قول کے مطابق یہ حضرت عبداللہ بن جزء زبیدیؓ ہیں امام بخاری کے علاوہ دیگر حضرات نے یہ بات ذکر کی ہے: انہیں ”صحابی“ ہونے کا شرف بھی حاصل ہے اور یہ بات مشہور ہے۔

### (6) حضرت واثلہ بن اسقعؓ

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: یہ حضرت واثلہ بن اسقع ہیں ان کی کنیت اور اسم منسوب ”ابو اسقع لیشی“ ہے۔ ایک قول کے مطابق ان کی کنیت ”ابو قراظہ“ ہے۔ انہوں نے ”شام“ میں رہائش اختیار کی تھی۔ انہیں ”صحابی“ ہونے کا شرف حاصل ہے۔

امام بخاری تحریر کرتے ہیں: عبداللہ نے -علاء بن حارث کے حوالے سے- کھول کا بیان نقل کیا ہے: ”میں نے حضرت واثلہ بن اسقعؓ سے کہا“

محمد بن زید نے -ولید بن مسلم- ابو عمر و ادزاع کے حوالے سے -ابوعمار کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے حضرت واثلہ بن اسقعؓ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: جب اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نازل ہوا:

يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ

”اے اہل بیت! اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی کو دور کر دے“

حضرت واصلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: (یا رسول اللہ!) میں بھی آپ کے اہل بیت میں سے ہوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم بھی میرے اہل بیت میں سے ہو۔

حضرت واصلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جس بھی حوالے سے کوئی امید کی جاسکتی ہے (نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان) ان میں سے سب سے زیادہ قابل امید چیز ہے۔

## ان تابعین کا تذکرہ جن سے امام ابوحنیفہ نے احادیث روایت کی ہیں

### (1) محمد بن علی (امام باقر رضی اللہ عنہ)

یہ محمد (امام باقر) بن علی (امام زین العابدین) بن (حضرت امام) حسین بن (حضرت) علی بن ابوطالب ہیں (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو جعفر ہاشمی ہے۔

امام بخاری تحریر کرتے ہیں: انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے ان کے علاوہ اپنے والد امام زین العابدین رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے عمرو بن دینار اور ان کے صاحبزادے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے روایات نقل کی ہیں۔

امام بخاری تحریر کرتے ہیں: عبد اللہ بن محمد نے ابن عیینہ کے حوالے سے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میرے والد کا انتقال 58 برس کی عمر میں ہوا۔

امام بخاری تحریر کرتے ہیں: ابو نعیم بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 114 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

### (2) محمد بن مسلم

یہ محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن شہاب زہری قرشی ہیں (ان کی کنیت) ابو بکر ہے۔

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں اسی طرح ذکر کیا ہے وہ تحریر کرتے ہیں: انہوں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو طفیل رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے۔

جبکہ ان سے صالح بن کیسان، یحییٰ بن سعید، عکرمہ بن خالد، منصور اور ققادہ نے روایات نقل کی ہیں۔

امام بخاری نے اپنی سند کے ساتھ ابن شہاب زہری کے پیچھے کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: انہوں (یعنی ابن شہاب زہری) نے 80 دنوں میں قرآن مجید حفظ کیا تھا۔

امام بخاری نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے: ایوب فرماتے ہیں: میں نے زہری سے بڑا عالم نہیں دیکھا۔

امام بخاری نے اپنی سند کے ساتھ ابن عیینہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: زہری (یعنی ابن شہاب) کا انتقال 124 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

## (3) محمد بن منکدر

یہ محمد بن منکدر بن عبداللہ بن ہدیہ ہیں (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوبکر قرشی تمیمی مدنی ہے۔  
امام بخاری نے اپنی "تاریخ" اسی طرح ذکر کیا ہے۔ وہ اپنی سند کے ساتھ تحریر کرتے ہیں: ابن عیینہ نے یہ بات بیان کی ہے:  
ان کی عمر 77 برس ہوئی، اُن کا یہ بھی کہنا ہے: ہم ان کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے رہے ہیں، ان کا انتقال 123 ہجری میں ہوا۔  
(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: یہ امام ابوحنیفہ کے ان مشائخ میں سے ایک ہیں، جن سے امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں روایات نقل کی ہیں۔)

## (4) محمد بن مسلم بن مدرّس

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوزبیرؓ کی ہے، انہیں حضرت حکیم بن حزام قرشی سے نسبت ولاء حاصل ہے، امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں اسی طرح ذکر کیا ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں: انہیں حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے نسبت ولاء حاصل ہے۔  
امام بخاری تحریر کرتے ہیں: ان کا انتقال عمرو بن دینار کے انتقال سے ایک سال پہلے ہوا تھا، اور عمرو کا انتقال سن 126 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

## (5) محمد بن زبیر حنفلی

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: انہوں نے اپنے والد اور حسن (بصری) سے روایات نقل کی ہیں، جبکہ ان سے حماد بن زید نے روایات نقل کی ہیں، یہ بات محل نظر ہے، انہوں نے عمر بن عبدالعزیز سے سماع کیا ہے۔  
امام بخاری فرماتے ہیں: ان کی نقل کردہ حدیث کا شمار اہل بصرہ کی روایات میں ہوتا ہے۔  
(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے اپنی "مسند" میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

## (6) محمد بن سائب

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابونضرؓ کلبی ہے، امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: یحییٰ بن سعید اور عبدالرحمن بن مہدی نے انہیں "متروک" قرار دیا ہے۔

(امام بخاری نے) اپنی سند کے ساتھ ابوصالح کا یہ بیان نقل کیا ہے: کلبی (نامی اس شخص نے) مجھ سے کہا: میں نے تمہیں جو بھی حدیث بیان کی وہ جھوٹ تھی۔

امام بخاری تحریر کرتے ہیں: محمد بن اسحاق نے ابونضر - یعنی کلبی - سے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

## (7) محمد بن عبدالرحمن بن سعد بن زرارہ

یہ صحابی رسول ہیں امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: یحییٰ بن سعید نے ان سے سماع کیا ہے۔ امام بخاری تحریر کرتے ہیں: یہ عمرہ (نامی خاتون) کے بھتیجے ہیں انہوں نے عمرہ (نامی خاتون) کے حوالے سے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایات نقل کی ہیں۔ علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان سے سماع میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

## (8) محمد بن یزید عطار حارثی

امام بخاری نے اپنی "تاریخ کبیر" میں اسی طرح ذکر کیا ہے وہ فرماتے ہیں: کعب نے ان سے سماع کیا ہے ان کا شمار اہل کوفہ میں ہوتا ہے۔ علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان سے سماع میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

## (9) محمد بن قیس ہمدانی کوفی

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: انہوں نے ابراہیم (نحوی) اور (امام) شعیبی سے سماع کیا ہے انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے شریک نے ان سے سماع کیا ہے۔ علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان سے سماع میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

## (10) محمد بن مالک بن زید ہمدانی

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: "حیاء اسلامی احکام میں سے ایک ہے"۔ محمد بن عثمان ثقفی نے ان سے سماع کیا ہے۔ علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان سے سماع میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

## (11) محمد بن عبید اللہ بن ابوسلیمان عزمی

امام بخاری نے اسی طرح ذکر کیا ہے وہ کہتے ہیں: (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو عبدالرحمن کوفی، فزاری ہے۔ انہوں نے عطاء (بن ابی رباح) اور عمرو بن شعیب سے روایات نقل کی ہیں۔ پھر امام بخاری تحریر کرتے ہیں: (اس راوی کے دادا) ابوسلیمان کا نام "میسرہ" ہے۔ پھر انہوں نے یہ تحریر کیا ہے: ہمارے بعض اصحاب (یعنی محدثین) نے یہ بات بیان کی ہے: ان کا انتقال 155 ہجری میں ہوا۔ علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان سے سماع میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

## فصل: ان تابعین کا تذکرہ جن سے امام ابوحنیفہ کے اساتذہ نے روایات نقل کی ہیں

### (12) محمد بن علی بن ابوطالب ہاشمی

یہ (محمد) بن حنفیہ کے نام سے معروف ہیں (یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ہیں) ”حنفیہ“ ابوحنیفہ سے تعلق رکھنے والی خاتون (جو ان کی والدہ ہیں) کا اسم منسوب ہے اس خاتون کا نام خولہ بنت جعفر بن قیس بن سلمہ بن ثعلبہ ہے یہ خاتون (کنیز تھیں) اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ کہی تھیں یہ ابوحنیفہ کے قیدیوں میں (کنیز کے طور پر آئی) تھیں۔ انہوں نے اپنے والد ”امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ“ اور (ان کے علاوہ) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری تحریر کرتے ہیں: یہ کسی میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں۔ ان سے ان کے دو صاحبزادوں عبداللہ اور حسن نے (ان کے علاوہ) منذر زثوری اور عمرو بن دینار نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن کثیر اور عمرو بن علی بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 81 ہجری میں 55 سال کی عمر میں ہوا۔ ابونعیم اور امام احمد بن حنبل بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 80 ہجری میں ہوا۔

### (13) محمد بن وہب

یہ محمد بن وہب بن مالک ہیں (ان کی کنیت اور اسم منسوب) قرظی ابو حمزہ مدنی ہے۔ امام بخاری نے اپنی ”تاریخ کبیر“ میں تحریر کیا ہے: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں۔ ابونعیم کہتے ہیں: ان کا انتقال 108 ہجری میں ہوا حکم بن عتیہ اور ابن عجلان نے ان سے سماع کیا ہے۔

### (14) محمد بن عمرو

یہ محمد بن عمرو بن حارث بن مصطلق خزاعی ازدی ہیں امام بخاری نے اپنی ”تاریخ کبیر“ میں اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے: محمد بن عبدالرحمن بیان کرتے ہیں: میں نے محمد بن حارث بن ابوضرار کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

### (15) محمد بن سیرین ابو بکر

انہیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نسبت ولاء حاصل ہے امام بخاری نے اپنی ”تاریخ کبیر“ میں تحریر کیا ہے: سری بن یحییٰ بیان کرتے ہیں: حسن (بصری) کا انتقال 110 ہجری میں محمد بن سیرین کے انتقال سے 100 دن پہلے ہوا۔ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے شعیب ابو بقرادہ ابن زبیر اور ایک جماعت نے سماع کیا ہے۔



## (16) محمد بن ابراہیم

یہ محمد بن ابراہیم بن حارث بن خالد تمیمی مدنی ہیں امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: انہوں نے علقمہ بن وقاص لیثی اور ابوسلمہ بن عبدالرحمن بن عوف سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے یزید بن بہاد اور یحییٰ بن سعید انصاری نے روایات نقل کی ہیں۔ ان کے والد (شاید ان کے دادا مراد ہیں) ”مہاجرین اذلیلین“ میں سے ایک تھے۔

## (17) محمد بن سوقہ غنوی

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوبکر، کوئی ہے امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے: سفیان بن عیینہ بیان کرتے ہیں: میں نے محمد بن سوقہ سے دریافت کیا: آپ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے غلام نافع کو کہاں دیکھا تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا: وہ میرے والد کے پاس آئے تھے۔

(سفیان کہتے ہیں: ان کے والد سوقہ لوگوں کے ہمراہ ان کے ضروریات کی چیزیں خریدنے آئے تھے۔

امام بخاری بیان کرتے ہیں: انہوں نے عمرو بن دینار اور نافع سے روایات نقل کی ہیں انہوں نے اپنی پھوپھی ”بت حارث“ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے: ”دنیا سرسبز (اور) میٹھی ہے“۔

## فصل: امام ابوحنیفہ سے روایت کرنے والے آپ کے شاگردوں کا تذکرہ

## (18) محمد بن ربیعہ

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو عبداللہ کلابی، کوئی ہے امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: انہوں نے شعبہ محمد بن حسن بن عطیہ اسماعیل بن سلیمان اور ابن جریج سے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے امام ابوحنیفہ سے سماع کیا ہے اور ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

## (19) محمد بن حازم

(ان کی کنیت اور لقب) ابو معاویہ ضریر ہے امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: یہ شیبانی اور اعمش کے شاگرد ہیں (ان کا اسم منسوب) کوئی سعدی یعنی ہے۔ یہ 113 ہجری میں پیدا ہوئے۔

امام بخاری بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 195 ہجری میں ہوا انہوں نے اعمش اور ایک جماعت سے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے امام ابوحنیفہ سے سماع کیا ہے اور ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ امام بخاری اور امام مسلم کے ”شیخ الشیوخ“ ہیں۔

## (20) محمد بن فضیل

یہ محمد بن فضیل بن غزوان ہیں (ان کی کنیت اور اسم منسوب) کوئی ابو عبدالرحمن ہے انہیں ”بنو ضبہ“ سے نسبت ولاء

حاصل ہے۔

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: انہوں نے مغیرہ اور اعش سے سماع کیا ہے ان کا انتقال 195 ہجری میں ہوا۔ (علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے امام ابوحنیفہ سے سماع کیا ہے اور ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔)

### (21) محمد بن عمرو

(ان کا اسم منسوب) واقدی مدنی ہے یہ بغداد کے قاضی رہے ہیں امام بخاری تحریر کرتے ہیں: انہوں نے معتز اور امام مالک بن انس سے سماع کیا ہے یہ متروک الحدیث ہیں ان کا انتقال 207 ہجری میں یا اس کے کچھ بعد ہوا۔ (علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے امام ابوحنیفہ سے سماع کیا ہے اور ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔)

### (22) محمد بن جابر یمنی

امام بخاری تحریر کرتے ہیں: انہوں نے حماد بن ابوسلیمان اور قیس بن طلق سے روایات نقل کی ہیں ان حضرات (یعنی محدثین) کے نزدیک یہ "قوی" نہیں ہیں۔ (علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے امام ابوحنیفہ سے سماع کیا ہے اور ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔)

### (23) محمد بن حفص بن عائشہ

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: انہوں نے عبداللہ بن عمر بن موسیٰ سے سماع کیا ہے اور ان سے ان کے صاحبزادے عبداللہ قرشی تمیمی بصری نے سماع کیا ہے۔ (علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے امام ابوحنیفہ سے سماع کیا ہے اور ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔)

### (24) محمد بن ابان ابو عمر

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: شعیب بیان کرتے ہیں: یہ ہمارے پڑوسی ہیں انہوں نے علقمہ بن مرشد ابن بریدہ کے حوالے سے۔ ان کے والد سے روایات نقل کی ہیں۔ (علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے امام ابوحنیفہ سے سماع کیا ہے اور ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔)

### (25) محمد بن خالد وہبی حمصی کندی

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: انہوں نے محمد بن عمر سے روایات نقل کی ہیں اور ان سے یحییٰ بن صالح نے

سامع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے امام ابوحنیفہ سے بہت زیادہ سماع کیا ہے اور ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ وہی صاحب ہیں احمد بن محمد بن خالد بن علی کلاعی نے اپنی ”مسند“ میں اپنے والد اور دادا کے حوالے سے ان صاحب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (26) محمد بن یزید بن ندح کوفی

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: انہوں نے ولید بن مسلم اور ضمیرہ بن ربیعہ سے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے امام ابوحنیفہ سے سماع کیا ہے اور ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (27) محمد بن صالح بن سماک قاضی

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعباس قاضی کوفی ہے یہ بغداد آگئے تھے انہوں نے عائد بن بشر کے حوالے سے محمد بن عبداللہ بن عطاء سے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے امام ابوحنیفہ سے سماع کیا ہے اور ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (28) محمد بن سلیمان

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) اس زمانے میں مشائخ کی ایک جماعت نے امام صاحب سے روایت نقل کی ہیں اور ان

سب حضرات کا نام محمد بن سلیمان تھا بظاہر یہ لگتا ہے: یہاں مراد محمد بن سلیمان بن حبیب ابوحنیفہ بغدادی ہیں۔

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: انہیں ”لوین“ کہا جاتا ہے انہوں نے حماد بن زید سے سماع کیا ہے۔

ان کے زمانے کے علاوہ دوسرے زمانے سے تعلق رکھنے والے کچھ حضرات ایسے ہیں جنہوں نے امام صاحب سے روایات

نقل کی ہیں اور ان کے زمانے سے تعلق رکھنے والے بھی (کچھ حضرات ایسے ہیں جنہوں نے امام صاحب سے روایات نقل کی ہیں)

ان میں سے کچھ حضرات ”مکی“ ہیں، کچھ حضرات ”شامی“ ہیں اور کچھ حضرات ”بصری“ ہیں۔

ہم نے جو یہ کہا ہے: ”بظاہر یہ لگتا ہے“ تو اس کی وجہ یہ ہے جب امام صاحب بغداد تشریف لائے تھے تو اس زمانے میں محدثین

میں سے اس نام کے صرف یہی صاحب ہیں تو بظاہر یہی لگتا ہے انہوں نے امام ابوحنیفہ سے سماع کیا ہے اور ان مسانید میں امام

ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (29) محمد بن سلمہ

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) حرانی ابو عبداللہ ہے امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: ان کا انتقال 151 ہجری

کے آخر میں ہوا انہوں نے محمد بن اسحاق اور ہشام بن حسان سے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے امام ابوحنیفہ سے سماع کیا ہے اور ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (30) محمد بن زیاد بن علاقہ

(ان کا اسم منسوب) کلبی، کوئی ہے انہوں نے اپنے والد اور ایک جماعت سے سماع کیا ہے۔

امام بخاری نے ان کے والد "زیاد" کے حالات کے ضمن میں یہ ذکر کیا ہے: انہوں (یعنی زیاد) نے اسامہ بن شریک، جریر اور مغیرہ بن شعبہ سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے ثوری اور شعبہ نے سماع کیا ہے۔

امام بخاری بیان کرتے ہیں: یحییٰ بن معین کہتے ہیں: ان (یعنی زیاد) کی کنیت "ابو مالک" ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) ان (یعنی زیاد) کے صاحبزادے "محمد" (بن زیاد بن علاقہ) نے امام ابوحنیفہ سے سماع کیا ہے اور ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (31) محمد بن عبید

ان کا نام محمد بن عبید یا شاید عبید اللہ ہے (ان کا اسم منسوب اور لقب) طائسی، کوئی، احدب ہے۔

امام بخاری فرماتے ہیں: ان کا انتقال 203 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے امام ابوحنیفہ سے سماع کیا ہے اور ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (32) محمد بن جعفر

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو عبد اللہ، بصری ہے، بظاہر یوں لگتا ہے: یہ "غندر" ہیں۔

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: یہ شعبہ اور ابو عمرو کے شاگرد ہیں۔

انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں یہ امام بخاری اور امام مسلم کے "شیخ الشیوخ" ہیں اور یہ امام

احمد بن حنبل کے "استاذ" ہیں۔

خطیب بغدادی نے اپنی "تاریخ کبیر" میں یہی ذکر کیا ہے ان کے حالات پہلے گزر چکے ہیں۔

انہوں نے بھی امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں، جس طرح امام ابوحنیفہ نے ان سے ان مسانید میں روایت نقل کی ہیں۔

### (33) محمد بن یعلیٰ سلمیٰ کوئی

امام بخاری بیان کرتے ہیں: انہوں نے ابو سلمہ کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کا۔ محمد بن عمرو

سے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے امام ابوحنیفہ سے سماع کیا ہے اور ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (34) محمد بن زبرقان

(ان کی کثرت اور اسم منسوب) ابوہمام اہوازی ہے امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: انہوں نے یونس بن عبید سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے عبداللہ جعفی نے سماع کیا ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں: یہ ”معروف الحدیث“ ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے امام ابوحنیفہ سے سماع کیا ہے اور ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (35) محمد بن حسن واسطی

امام احمد بن حنبل سے ان کے بارے دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: ان میں کوئی حرج نہیں ہے یہ بھاری بھر کم شیخ ہیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں: جب میں بصرہ گیا تو میں نے سال کے آغاز میں ان سے روایات نوٹ کی تھیں پھر اگلے سال تک میری ان سے ملاقات نہیں ہوئی۔ ان کا انتقال (مطبوعہ نسخہ میں اس سے آگے کے الفاظ مذکور نہیں ہیں) میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے امام ابوحنیفہ سے سماع کیا ہے اور ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (36) محمد بن بشر

(ان کی کثرت اور اسم منسوب) ابو عبداللہ کوفی ہے ان کا تعلق ”بنو عبد القیس“ سے ہے امام بخاری فرماتے ہیں: ان کا انتقال 203 ہجری میں ہوا۔ انہوں نے زکریا اور اسماعیل بن ابو خالد سے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے امام ابوحنیفہ سے سماع کیا ہے اور ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (37) محمد بن فضل بن عطیہ مروزی

یہ ”بخارا“ میں مقیم رہے امام بخاری فرماتے ہیں: (محمد ثین نے) ان کے بارے میں خاموشی اختیار کی ہے البتہ ابن شیبہ نے ان پر تنقید کی ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے امام ابوحنیفہ سے سماع کیا ہے اور ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (38) محمد بن یزید واسطی

(ان کی کثرت اور اسم منسوب) ابو سعید کلاعی ہے امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: ان کا انتقال 188 ہجری میں

ہوا، امام بخاری فرماتے ہیں، محمد بن وزیر بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 190 ہجری میں ہوا، امام بخاری فرماتے ہیں: انہوں نے سفیان بن حسین اور عوام بن حوشب سے سماع کیا ہے اور یہ اچھے بزرگ تھے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے امام ابوحنیفہ سے سماع کیا ہے اور ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔)

### (39) محمد بن حسن مدنی

امام بخاری فرماتے ہیں: یہ "ابن زبالہ" حجازی "مخزومی" ہیں۔ انہوں نے عبدالعزیز بن محمد اور امام مالک بن انس سے روایات نقل کی ہیں۔ (علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے امام ابوحنیفہ سے سماع کیا ہے اور ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔)

### (40) محمد بن عبدالرحمن

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو عمرو قرظی، کوئی "قاضی" ہے، یہ اسباط کے والد ہیں، امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں ان کا ذکر کیا ہے۔

انہوں نے اپنے والد سے جبکہ ان نے ثوری نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: اپنی جلالت قدر کے باوجود انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔)

### (41) محمد بن اسحاق بن یسار بن خیار

ایک قول کے مطابق (ان کے دادا کا نام) یسار بن کوثران مدنی ہے، یہ مغازی (یعنی "سیرت ابن اسحاق") کے مصنف ہیں، خطیب بغدادی نے اپنی "تاریخ" میں ان کا ذکر کیا ہے، بلکہ انہوں نے اپنی تاریخ کا آغاز ان ہی (کے تذکرہ) سے کیا ہے۔

خطیب بغدادی تحریر کرتے ہیں: مدینہ السلام (بغداد) کے رہنے والے اور یہاں وارد ہونے والے تمام محدثین (جامع المسانید کے مطبوعہ نسخے میں اسی طرح لفظ "محدثین" تحریر ہے، جبکہ "تاریخ بغداد" میں - لفظ "محمدین" - یعنی "محمد نام کے راوی" تحریر ہے) میں میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جو عمر میں ان سے بڑا ہو یا جس کی سند ان سے عالی ہو یا جس کا انتقال ان سے پہلے ہوا ہو، انہی اسباب کی وجہ سے میں نے اپنی اس کتاب (یعنی "تاریخ بغداد") کا آغاز ان کے تذکرہ سے کیا ہے۔

(خطیب خوارزمی فرماتے ہیں: ان کی کنیت ابو بکر ہے، ایک قول کے مطابق ان کی کنیت ابو عبد اللہ ہے، ان کے دو بھائی تھے (جن کے اسماء) ابو بکر اور عمر ہیں (یہ دونوں اسحاق کے صاحبزادے ہیں)۔

محمد بن اسحاق نے (صحابی رسول) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما اور (مشہور تابعی) سعید بن مسیب کی زیارت کی ہے۔

انہوں نے قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق، ابان عثمان بن عفان، محمد (یعنی امام باقر) بن علی بن حسین بن علی بن ابوطالب، ابوسلمہ

بن عبد الرحمن بن عوف، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے مولیٰ نافع، محمد بن مسلم بن شہاب زہری اور دیگر حضرات سے سماع کیا ہے۔  
 (خطیب خوارزمی فرماتے ہیں:) خطیب بغدادی نے پہلے ان کی تعریف کو طول دیا ہے اور پھر ان کے بارے میں طعن روایت کیا ہے جس طرح انہوں نے دیگر جلیل القدر علماء کے ساتھ کیا ہے۔  
 (علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) محمد بن اسحاق نامی ان صاحب نے امام ابوحنیفہ سے سماع کیا ہے اور ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

خطیب بغدادی تحریر کرتے ہیں: ابوحنیفہ عمرو بن علی بیان کرتے ہیں: محمد بن اسحاق کا انتقال 150 ہجری میں ہوا تھا جبکہ یعقوب بیان کرتے ہیں: 151 ہجری میں ہوا تھا ابن مدینی بیان کرتے ہیں: 152 ہجری میں ہوا تھا۔

#### (42) محمد بن میسر

(ان کی کثیت اور اسم منسوب) ابوسعید ہعثمی، صاغانی ہے، خطیب بغدادی نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے:  
 یہ بغداد میں مقیم رہے اور وہاں انہوں نے احادیث روایت کیں یہ نایب تھے ابوبکر برقانی خوارزمی نے۔ عبد اللہ بن ابو حمزہ کے حوالے سے ابوسعید صغانی کا یہ بیان نقل کیا ہے: محمد بن میسر ہعثمی نایب تھے۔  
 انہوں نے ہشام بن عروہ، ابن جریج، محمد بن اسحاق، احمد بن حنبلان، موسیٰ بن عبید سفیان ثوری، ابراہیم بن طہمان اور نعمان بن ثابت (یعنی امام ابوحنیفہ) سے سماع کیا ہے۔  
 جبکہ ان سے احمد بن منیع بن عبد الرحمن بن لیب اور منصور بن عمرو نے روایات نقل کی ہیں۔  
 (علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) یہ وہ صاحب ہیں جنہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے بہت سی روایات نقل کی ہیں۔

#### فصل: ان مسانید کے بعض مولفین کا تذکرہ

#### (43) محمد بن حسن بن فرقد

(ان کی کثیت اور اسم منسوب) ابو عبد اللہ شیبانی ہے، یہ امام ابوحنیفہ کے شاگرد ہیں فقہاء کے "امام الائمہ" ہیں (ان چدرہ مسانید میں سے) بارہویں اور چودھویں مسند کے مرتب یہی ہیں اس کتاب کے آغاز میں ہم ان دونوں مسانید کا ذکر کر چکے ہیں۔  
 ابوبکر خطیب بغدادی نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: یہ (یعنی ان کے آباؤ اجداد) دمشق کے رہنے والے تھے ان کے والد عراق منتقل ہو گئے امام محمد کی پیدائش "واسط" میں ہوئی انہوں نے کوفہ میں پرورش پائی۔  
 وہاں انہوں نے امام ابوحنیفہ مسعر بن کدام سفیان ثوری، مالک بن مغول سے علم کا سماع کیا۔  
 انہوں نے امام مالک بن انس، ابو عمرو واو زامی اور ربیعہ بن صالح سے بھی روایات نوٹ کی ہیں یہ بغداد میں رہائش پذیر رہے اور وہاں احادیث روایت کیں۔

خطیب بغدادی فرماتے ہیں: امام محمد بن ادریس شافعی، ابوسلیمان موسیٰ بن سلیمان جوزجانی، ہشام بن عبد اللہ رازی، ابوعبید قاسم بن سلام، اسماعیل بن قتبہ، علی بن مسلم طوسی اور دیگر حضرات نے ان سے روایات نقل کی ہیں۔  
خلیفہ ہارون الرشید نے انہیں قاضی مقرر کیا، یہ اس کے ساتھ خراسان گئے تھے۔

189 ہجری میں ”رنے“ کے مقام پر ان کا انتقال ہوا اور یہ وہیں دفن ہوئے، اس وقت ان کی عمر 58 سال تھی۔

خطیب بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یحییٰ بن صالح کے بارے میں یہ نقل کیا ہے: یحییٰ بن اسلم نے دریافت کیا: آپ نے امام مالک اور امام محمد بن حسن دونوں کو دیکھا ہے؟ ان میں سے بڑا فقیہ کون تھا؟ تو میں نے جواب دیا: امام محمد بن حسن، امام مالک سے بڑے فقیہ تھے۔

خطیب بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے: امام شافعی فرماتے ہیں: اگر میں چاہوں تو یہ کہہ سکتا ہوں کہ قرآن، امام محمد کی لغت پر نازل ہوا (یعنی میری یہ بات غلط نہیں ہوگی)۔

امام شافعی فرماتے ہیں: میں نے امام محمد بن حسن سے زیادہ عقلمند کوئی شخص نہیں دیکھا اور میں نے کوئی ایسا موٹا شخص نہیں دیکھا جو امام محمد بن حسن سے زیادہ خفیف روح والا ہو، میں نے ان سے زیادہ فصیح کوئی نہیں دیکھا، جب میں انہیں قرآن پڑھتے ہوئے دیکھتا تھا تو یوں محسوس ہوتا تھا جیسے قرآن انہی کی لغت میں (یا ان کی لغت کے مطابق) نازل ہوا ہے۔

خطیب بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے: یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: میں نے امام محمد بن حسن سے (ان کی تصنیف) ”الجامع الصغیر“ نوٹ کی ہے۔

انہوں (یعنی خطیب بغدادی) نے اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے: امام شافعی فرماتے ہیں: میں نے امام محمد سے اتنی تحریریں نوٹ کی ہیں کہ ان کا وزن ایک اونٹ پر لاداجا سکتا ہے۔

امام شافعی فرماتے ہیں: امام محمد بن حسن شیبانی، جب کسی مسئلہ کے بارے میں کلام شروع کرتے تھے تو یوں محسوس ہوتا تھا جیسے ان پر قرآن نازل ہو رہا ہے، وہ ایک حرف بھی آگے پیچھے نہیں کرتے تھے (یعنی بڑی پختگی گفتگو کرتے تھے) انہوں (یعنی خطیب بغدادی) نے اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

ایک مرتبہ امام شافعی سے کوئی مسئلہ دریافت کیا گیا، انہوں نے اس کا جواب دیا تو ان سے کہا گیا: اے ابوعبداللہ! اس بارے میں فقہاء کی رائے آپ سے مختلف ہے، تو امام شافعی بفرمایا: کیا تم نے کبھی کوئی فقیہ دیکھا ہے؟ اللہ جانتا ہے، اگر تم نے امام محمد بن حسن کو دیکھا ہوتا (تو تم یہ کہہ سکتے تھے کہ تم نے کسی فقیہ کو دیکھا ہے) وہ آنکھ اور دل کو بھر دیتے تھے (یعنی دیکھنے میں بھی بھاری بھر کم تھے اور گفتگو کے ذریعے دل یعنی ذہن کو بھی مطمئن کر دیتے تھے) میں نے کبھی کسی بھاری بھر کم شخص کو امام محمد سے زیادہ سمجھدار نہیں دیکھا۔

خطیب بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے: جعفر بن یاسین بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں (امام شافعی کے شاگرد خاص) اور امام ابو جعفر طحاوی کے استاد ابوابراہیم اسماعیل بن یحییٰ (محرر) کے پاس موجود تھا، عراق سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے



ان سے دریافت کیا: امام ابوحنیفہ کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ انہوں نے جواب دیا: وہ فقہاء کے سردار ہیں اس نے دریافت کیا: امام ابو یوسف کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ انہوں نے جواب دیا: وہ حدیث کی سب سے زیادہ پیروی کرنے والے تھے اس نے دریافت کیا: امام محمد بن حسن کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ انہوں نے جواب دیا: وہ سب سے زیادہ جزئیات نگاری کرنے والے تھے اس نے دریافت کیا: امام زفر کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ وہ سب سے زیادہ قیاس کرنے والے تھے۔

خطیب بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے: ابراہیم حربی بیان کرتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل سے دریافت کیا: آپ نے یہ دقیق مسائل کہاں سے حاصل کیے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: امام محمد بن حسن کی تحریروں سے۔ خطیب بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ امام شافعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے جس کسی کے ساتھ بھی بحث کی اس کا چہرہ متغیر ہو گیا (یعنی وہ غصے میں آ گیا) البتہ محمد بن حسن کا معاملہ مختلف ہے

خطیب بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ قاضی ابورجاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: مخرمہ، جنہیں ہم لوگ ”ابدال“ سمجھتے تھے میں نے انہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میں نے محمد بن حسن کو خواب میں دیکھا تو ان سے دریافت کیا: اے ابو عبد اللہ! (مرنے کے بعد) آپ کے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟ انہوں نے جواب دیا: میرے پروردگار نے مجھ سے فرمایا: میں نے تمہیں علم کا برتن اس لئے نہیں بنایا تھا کہ میں تمہیں عذاب دوں۔

میں نے ان سے دریافت کیا: امام ابو یوسف کے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟ انہوں نے جواب دیا: وہ مجھ سے اوپر ہیں۔ میں نے ان سے دریافت کیا: امام ابوحنیفہ کے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟ انہوں نے جواب دیا: وہ امام ابو یوسف سے بھی کئی طبقات اوپر ہیں۔

امام شافعی نے اپنی ”مسند“ میں ولہ کے حکم سے متعلق روایت امام محمد کے حوالے سے امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے، وہ حدیث اس کتاب (جامع المسانید) کے باب: ولہ کا بیان میں گزر چکی ہے۔

#### (44) محمد بن مظفر

یہ محمد بن مظفر بن موسیٰ بن عیسیٰ بن محمد بن عبد اللہ بن سلمہ بن الیاس ابو الحسنین، حافظ (الحدیث) ہیں۔ یہ تیسری ”مسند“ کے ”جامع“ (یعنی مرتب) ہیں، جس کا ذکر ہم نے کتاب (جامع المسانید) کے آغاز میں کر دیا ہے۔ حافظ ابوبکر خطیب نے اپنی ”تاریخ“ میں یہ تحریر کیا ہے: ابوالقاسم ازہری اور علی بن حسن تنوخی نے میرے سامنے ان کا نسخہ بیان کیا تھا وہ بیان کرتے ہیں: حافظ محمد بن مظفر ابو الحسنین نے الیاس تک اپنا نسب ہمیں الملاء کروایا تھا پھر انہوں نے یہ بات بھی بیان کی ہے: ابن برہان کے علاوہ اور کسی نے ان کا نسب ذکر نہیں کیا۔

ابن مظفر بیان کرتے ہیں: میرے والد اور ان سے پہلے کے میرے آباؤ اجداد ”سمرن رائے“ (نامی جگہ) کے رہنے والے تھے پھر وہ (یعنی میرے والد) ”بغداد“ منتقل ہو گئے، میں 286 ہجری میں وہیں (یعنی بغداد میں) پیدا ہوا، میں نے محرم

الحرام 300 ہجری میں پہلی مرتبہ سماع کیا۔

خطیب تحریر کرتے ہیں: ابن مظفر نے- بیان بن احمد دقاق- ابوقاسم بن زکریا- احمد بن عبد الجبار صبرفی- محمد بن محمد بن سلیمان باغندی- حامد بن محمد بن شعیب یحییٰ- یثیم بن خلف دوری- محمد بن جریر طبری- عبد اللہ بن صالح بخاری- یحییٰ بن محمد بن صاعد اور بغداد سے تعلق رکھنے والے دیگر مشائخ سے سماع کیا ہے۔

انہوں نے (علم کے حصول کے لیے) بہت زیادہ سفر کیا انہوں نے ابو عمرو بہ حسین بن محمد- ابو جعفر طحاوی- احمد بن زبان- علی بن احمد بن غیلان سے مصر میں روایت نوٹ کیں۔

خطیب تحریر کرتے ہیں: یہ "حافظ" تھے، "صادق" تھے ابوالحسن دارقطنی ابو حفص بن شاہین اور ان کے بعد کے محدثین نے ان سے روایات نقل کی ہیں۔

خطیب تحریر کرتے ہیں: ابوبکر برقانی کہتے ہیں: امام دارقطنی نے حافظ محمد بن مظفر سے ایک ہزار حدیث اور ایک ہزار حدیث اور ایک ہزار احادیث نوٹ کی ہیں۔

(خطیب نے یہ بھی تحریر کیا ہے: قاضی محمد بن عمر بن اسماعیل بیان کرتے ہیں: میں نے امام ابوالحسن دارقطنی کو دیکھا وہ ابوالحسین محمد بن مظفر کی بہت تعظیم و تکریم کرتے تھے اور ان کی موجودگی میں کوئی حدیث (اپنی سند کے ساتھ) روایت نہیں کرتے تھے انہوں نے اپنے مجموعہ (یعنی تصانیف میں) ان سے بہت سی روایات نقل کی ہیں۔

خطیب بغدادی تحریر کرتے ہیں: جب میں نے محمد بن عمر کے سامنے ابن مظفر کے احوال و آثار کا تذکرہ کیا تو وہ بولے: میں نے کتابوں کے نسخے نقل کرنے والوں کے پاس ان کی نقل کردہ بہت سی روایات دیکھی ہیں میں نے ایک نسخہ نقل کرنے والے سے دریافت کیا تو اس نے بتایا: ابن مظفر نے یہ روایات مجھے 80 رطل کے عوض میں فروخت کی ہیں یہ سب یحییٰ بن صاعد سے منقول تھیں ابن مظفر نے انہیں بذات خود انتہائی باریک خط میں تحریر کیا تھا (محمد بن عمر کہتے ہیں: میں ابن مظفر کے پاس آیا اور ان سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: میں نے انہیں اس لیے فروخت کر دیئے کیونکہ میں اس بات کو ناپسند کرتا ہوں کہ ابن صاعد کی نقل کردہ کوئی روایت کوئی شخص میرے حوالے سے نوٹ کرنے یا جو بھی الفاظ انہوں نے کہے تھے۔

خطیب بغدادی تحریر کرتے ہیں: احمد بن علی محتسب نے "محمد بن ابوالوراس کا بیہیان نقل کیا ہے: محمد بن مظفر حافظ ثقہ اور مامون تھے ان کی تحریر خوبصورت تھی حفظ اور علم کے حوالے سے علم حدیث ان پر ختم ہو جاتا ہے یہ شروع سے ہی مشائخ (کی نقل روایات میں سے) انتخاب کرتے تھے اور یہ محدثین کے نزدیک مقدم حیثیت کے مالک تھے۔

خطیب بغدادی تحریر کرتے ہیں: محمد بن عمر داؤدی بیان کرتے ہیں: حافظ محمد بن مظفر ابوالحسین کا انتقال جمعہ کے دن جمادی الاول کے مہینے میں 379 ہجری میں ہوا۔

خطیب بغدادی تحریر کرتے ہیں: ابوالقاسم ازہری اور احمد بن محمد قیس نے یہ بات بیان کی ہے: حافظ محمد بن مظفر کا انتقال جمعہ کے دن ہوا ازہری کہتے ہیں: جمعہ کے دن کے آخری حصے میں ہوا یہ دونوں کہتے ہیں: انہیں ہفتہ کے دن 3 جمادی الاول جبکہ ازہری

کے بیان کے مطابق 4 جمادی الاوّل 379 ہجری کو ذبح کیا گیا۔

قیسی فرماتے ہیں: یہ ثقہ مامون اور عمدہ حافظہ والے تھے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ سے منقول روایات کی جس ”مسند“ کو انہوں نے جمع کیا ہے وہ اس کتاب (کا ماخذ) ”مسانید“ میں سے تیسری ”مسند“ ہے جو علم حدیث میں ان کے متفقین ہونے ان کے حفظ اتقان (روایات کے) متون اور طرق کے بارے میں ان کے علم پر دلالت کرتی ہے اللہ تعالیٰ (الہالیان) اسلام کی طرف سے انہیں جزائے خیر عطا کرے۔

### (45) محمد بن عبدالباقی

یہ محمد بن عبدالباقی بن محمد بن عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمن بن ربیع بن ثابت ابن وہب بن سحہ بن حارث بن عبداللہ بن کعب بن مالک انصاری ہیں۔

(اس راوی کے چدا محمد) حضرت کعب بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ ان تین صحابہ کرام میں سے ایک ہیں (غزوہ تبوک میں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (شرکت نہ کرنے کی وجہ سے) ان کے معاملے کے مؤخر ہونے (کا ذکر قرآن میں ہے)۔

(اس راوی) کی کنیت ”ابوبکر“ ہے یہ ”قاضی مارستان“ کے نام سے مشہور ہیں امام ابوحنیفہ سے منقول ان مسانید میں پانچویں ”مسند“ انہی صاحب کی مرتب کردہ ہے جس کا ذکر کتاب کے آغاز میں ہو چکا ہے۔

خطیب بغدادی کی ”تاریخ“ پر ”ذیل“ کے طور پر لکھی گئی ابن نجار کی ”تاریخ“ میں ابن نجار نے وہی نسب نامہ جو ہم نے بیان کیا ہے اسی طرح بیان کرنے کے بعد یہ تحریر کیا ہے: میں نے ان کے اپنے ہاتھ کی تحریر میں ان کا نسب نامہ تحریر کیا ہوا دیکھا ہے۔ ابن نجار تحریر کرتے ہیں: ان کے والد نے انہیں کم عمری میں ہی ”سمع حدیث“ کی طرف متوجہ کر دیا تھا۔

انہوں نے ابواسحاق ابراہیم بن عمر برکی ان کے بھائی ابوجسن علی بن عمر ابوجمحمد حسن بن علی جوہری، قاضی ابوطیب طبری، ابوطالب عشاری، ابوجسن علی بن ابراہیم بن عیسیٰ باقلانی، ابوقاسم عمر بن حسن خفاف ابوالحسن محمد بن احمد نرسی ابوجسن علی بن حسین بن قلاب بن مبارک ابوحسین محمد بن احمد آنوسی ابوجسن علی بن ابوطالب مکی ابوالفضل بہتہ اللہ بن احمد بن مامون سے سماع کیا ہے۔

ابن نجار تحریر کرتے ہیں: یہ وہ حضرات ہیں جن سے روایت کرنے میں یہ منفرد ہیں۔

ابن نجار فرماتے ہیں: (ان حضرات کے علاوہ) انہوں نے بذات خود (یعنی براہ راست) قاضی ابویعلیٰ بن فراء ابوجعفر بن مسلم، ابوحسین بن مہدی ابویعلیٰ وشاح ابولفتاح بن مہاجر ابوجمحمد صہبانی، ابوالحسن بن نقرز ابوقاسم علی بن احمد بن اکبری، عبدالعزیز بن علی انطاطی، عبداللہ بن حسن خلال ابومظفر عناد بن ابراہیم نسبی اور بہت سے (لوگوں کی) جماعت سے بھی سماع کیا ہے۔

انہوں نے کم عمری میں قاضی ابویعلیٰ بن فراء سے علم فقہ حاصل کیا۔

انہوں نے 494 ہجری میں قاضی القضاة ابوجسن علی بن محمد دامغانی کے سامنے گواہی دی تو قاضی نے ان کی گواہی کو قبول کیا۔ یہ حج کے لیے گئے تو انہوں نے مکہ مکرمہ میں ابومعشر عبدالکریم بن عبدالصمد مقبری، ابوالحسن علی بن مفرح سے سماع کیا اس کے

بعد یہ مکہ سے مصر تشریف گئے وہاں انہوں نے ابواسحاق ابراہیم بن سعید حمال سے سماع کیا۔

حافظ ابن نجار تحریر کرتے ہیں: ابوقاسم علی بن محسن توفی۔ ابوالفتح بن شیطا۔ ابو عبد اللہ قضای مصری جو ”مسند شہاب“ کے مرتب ہیں ان سب حضرات کی طرف سے اس راوی کو (روایت حدیث کی) اجازت بھی ملی تھی۔

اس (راوی) کی عمر طویل ہوئی یہاں تک کہ (علم حدیث میں استفادہ کے لیے) لوگ دور دراز کے علاقوں سے (سفر کر کے ان کے پاس آتی تھے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: مکہ مکرمہ، مصر، شام اور عراق میں بہت سے مشائخ نے اپنے مشائخ کے حوالے سے میرے سامنے احادیث بیان کی ہیں جو اس راوی سے منقول ہیں؛ ”جزء الانصاری“ (نام کے حدیث کے مجموعہ) کا میں نے شام اور عراق میں تقریباً بیس مشائخ سے سماع کیا ہے جسے ان حضرات نے اپنے مشائخ کے حوالے سے شیخ ابوبکر محمد بن عبد الباقی سے روایت کیا ہے۔

انہی صاحب نے امام ابو حنیفہ کی ”مسند“ جمع کی ہے جس کا ذکر ہم کتاب کے آغاز میں کر چکے ہیں۔  
حافظ ابن نجار تحریر کرتے ہیں: انہیں علم فرائض، علم حساب، علم ہندسہ میں بھی مہارت حاصل تھی اور انہوں نے ان علوم میں تصانیف، تخریجات اور تالیفات (مرتب کی ہیں)۔

وہ (خوارزمی یا شاید ابن نجار) بیان کرتے ہیں: ابوالفرج ابن جوزی۔ عبد الوہاب بن علی۔ قاضی ابوالفتح محمد بن احمد ماندائی واسطی۔ عبدالعزیز اخضر۔ عبدالخالق بن ہبہ اللہ بن بندار۔ ابوی بن قاسم بن حریف۔ ابوطاہر بن ابوالقاسم بن معطوس۔ سعید بن محمد بن عطف۔ عمر بن محمد بن طبرزد۔ عبدالملک بن مواہب سلمی۔ ابوالقاسم ہبہ اللہ بن حسن بن مظفر سبط۔ اور عبدالعزیز بن معالی بن مقبانیہ ایک بڑی جماعت کی موجودگی میں ان کے حوالے سے منقول روایات میرے سامنے بیان کیں۔

حافظ ابن نجار نے ابوسعید سمعانی کے حوالے سے طویل کلام نقل کرتے ہوئے درمیان میں یہ بھی نقل کیا ہے: (سمعانی بیان کرتے ہیں: میں نے ان سے یعنی قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی سے ان کی پیدائش کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا: (ان کی پیدائش) منگل کے دن 10 صفر 44 ہجری میں ’رخ میں ہوئی‘ (ابن نجار کہتے ہیں: ان کا انتقال بدھ کے دن 2 رجب 53 ہجری میں ہوا۔ ”جامع منصور“ میں ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی اور انہیں ”باب حرب“ کے قبرستان میں ان کے والد کے پہلو میں دفن کیا گیا۔

انہوں نے یہ وصیت کی تھی: ان کی لوح حرار پر یہ تحریر کیا جائے (یہ قرآن کی آیت ہے:)  
قُلْ هُوَ نَبَأٌ عَظِيمٌ اَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُونَ  
”تم فرمادو! وہ بڑی خبر ہے جس سے تم منہ موڑے ہوئے ہو“  
حافظ ابن نجار تحریر کرتے ہیں: ان کے آخری ایام بہت اچھے تھے (زندگی کے) آخری تین دنوں میں تو انہوں نے کسی وقفے کے بغیر مسلسل قرآن مجید کی تلاوت جاری رکھی اور پھر ان کا انتقال ہو گیا۔

حافظ ابن نجار نے ابوالفضل بن ناصر کی تحریر کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ابواسحاق برکی۔ ابوالحسن باقلانی۔ ابوالحسن

برکی۔ قاضی ابویطیب طبری اور (ان جیسے) دوسرے مشائخ سے روایت کرنے والے یہ آخری فرد تھے۔

ابن نجار کہتے ہیں: ان کی عمر 94 برس ہوئی اور (اس عمر میں بھی) ان کی سماعت، بصارت اور تمام حواس درست کام کر رہے تھے۔

(علامہ خواری فرماتے ہیں: ان کی ”مسند“، جو انہوں نے جمع کی ہے اس تک اپنی سند میں نے ذکر کر دی ہوئی ہے ان ”مسانید“ میں وہ پانچویں مسند ہے (جو انہوں نے جمع کی ہے۔)

## فصل: ان کے بعد والے مشائخ کا تذکرہ

### (46) محمد بن ابراہیم بن یحییٰ بن اسحاق بن حبیاد

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوبکر مقرر ہے، خطیب بغدادی نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: یہ بات بیان کی جاتی ہے: ”مرواروذ“ کے رہنے والے تھے انہوں نے مسلم بن ابراہیم ابو ولید طرابلسی ابو عمرہ جرچانی اور ان کے پائے کے حضرات سے سماع کیا ہے، جبکہ ان سے موسیٰ بن ہارون، عبد اللہ بن محمد لغوی اور ابو عبد اللہ حلیمی نے روایات نقل کی ہیں۔ خطیب بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 290 ہجری میں ہوا۔

### (47) محمد بن ابراہیم بن صالح بن دینار

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) بغوی ابو الحسن ہے، ”ابن حبیش“ کے نام سے معروف ہیں، کیونکہ ان کے دادا احمد بن صالح کا لقب ”حبیش“ تھا۔ خطیب تحریر کرتے ہیں: انہوں نے محمد بن شجاع ثقفی، عباس دوری اور ابراہیم بن عبد اللہ قصار سے احادیث روایت کی ہیں، جبکہ ان سے ابوالحسن دارقطنی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ خطیب بغدادی بیان کرتے ہیں: ان کی پیدائش جمعہ کے دن 21 شعبان 152 ہجری میں ہوئی (مطبوعہ نئے میں اسی طرح ہے لیکن ان کے سن وفات کو دیکھا جائے تو 252 ہجری ہونا چاہیے) اور ان کا انتقال 338 ہجری میں ہوا۔

### (48) محمد بن ابراہیم بن زیاد بن عبد اللہ

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو عبد اللہ طرابلسی رازی ہے، خطیب بغدادی نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: یہ ”جواد“ تھے انہوں نے بغداد، مہیصہ اور طرطوس میں احادیث روایت کیں، یہ ”ب“ ”بیین“ نامی ہستی میں مقیم رہے انہوں نے طویل عمر پائی۔ انہوں نے ابراہیم بن موسیٰ فراہنجی بن معین، عبد اللہ بن محمد ثوریری اور دیگر حضرات سے احادیث روایت کی ہیں، جبکہ ان سے یحییٰ بن صاعد، مکرم بن احمد قاضی ابوبکر جعانی سمیت دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ خطیب بیان کرتے ہیں: 313 ہجری میں یہ زندہ تھے۔ (یعنی ان کا انتقال اس کے بعد ہوا)۔

### (49) محمد بن ولید بن ابان بن حیان

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوالحسن، عقیلی، مصری ہے۔

خطیب بغدادی تحریر کرتے ہیں: یہ بغداد تشریف لائے وہاں انہوں نے نعیم بن حماد ہانی بن متوکل ہشام بن عمار اور ہشام بن خالد سے احادیث روایت کیں؛ جبکہ ان سے حمید بن ربیع لخمی، احمد بن فضل بن کاتب اور اسماعیل بن علی سبکی نے روایات نقل کی ہیں انہوں نے محمد بن حسین بن عبد اللہ ابوبکر افرس بغدادی سے سماع کیا ہے۔

خطیب بغدادی نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: انہوں نے ابو مسلم کی ابو شعیب حرانی، احمد بن یحییٰ حرانی، جعفر بن محمد فریابی اور ان کے زمانے کے بہت سے افراد سے احادیث روایت کی ہیں یہ ثقہ اور صدوق تھے ان کی بہت سی تصانیف ہیں انہوں نے 330 ہجری سے پہلے بغداد میں احادیث روایت کی تھیں پھر یہ مکہ تشریف لے گئے اور پھر اپنی وفات تک وہیں مقیم رہے ان کا انتقال محرم 360 ہجری میں ہوا۔

### (50) محمد بن احمد بن علی بن عبدک رازی

خطیب بغدادی نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: یہ بغداد میں سکونت پذیر رہے وہاں انہوں نے محمد بن ایوب رازی، عمرو بن تمیم سے؛ جبکہ ان سے دارقطنی نے روایات نقل کی ہیں؛ خطیب بغدادی فرماتے ہیں: یہ ثقہ تھے ان کا انتقال جمادی اول 348 ہجری میں ہوا۔

### (51) محمد بن احمد بن موسیٰ

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوبکر صغریٰ ہے؛ خطیب بغدادی نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: انہوں نے حسن بن عمرو، سعدان بن نصر اور احمد بن منصور رادی سے روایات نقل کی ہیں؛ جبکہ ان سے ابوالحمہ محمد بن محمد بن احمد شیشاپوری اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔

### (52) محمد بن احمد بن حامد کندی بخاری

خطیب بغدادی نے اپنی "تاریخ" میں اپنی سند کے ساتھ محمد بن سلیمان حافظ بخاری کا یہ بیان نقل کیا ہے: محمد بن احمد بن حامد کندی بخاری بغداد میں مقیم رہے انہوں نے 293 ہجری میں وہاں پر احادیث روایت کیں۔

### (53) محمد بن احمد بن محمد بن احمد

(ان کی کنیت اور لقب) ابوالحسن بزاز المعروف بہ "ابن زرقونہ" ہے؛ خطیب بغدادی نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: انہوں نے اسماعیل بن محمد صفار، محمد بن عمرو و ابوالعباس عبداللہ بن عبدالرحمن عسکری سے سماع کیا ہے۔ خطیب تحریر کرتے ہیں: میں نے ان سے احادیث نوٹ کی ہیں یہ وہ پہلے شیخ ہیں جن سے میں نے احادیث الملاء کے طور پر نوٹ کی ہیں۔ خطیب بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 412 ہجری میں ہوا۔

### (54) محمد بن احمد بن محمد

یہ محمد بن احمد بن محمد بن عبد اللہ بن عبد الصمد ہمدانی باللہ ہیں یہ "جامع منصور" کے خطیب تھے؛ خطیب بغدادی نے اپنی

”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: میں نے ان سے احادیث نوٹ کی ہیں میں نے ان سے ان کی پیدائش کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے بتایا: ان کی پیدائش 384 ہجری میں ہوئی تھی۔

### (55) محمد بن احمد بن ابوالعوام

یہ محمد بن احمد بن ابوالعوام بن یزید بن دینار ابو بکر ریاحی تھیں ہیں، خطیب بغدادی نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: انہوں نے یزید بن ہارون اور عبدالوہاب بن عطاء سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے ابوالعباس بن عقدہ کوئی، قاضی ابوعبداللہ عاظمی نے روایات نقل کی ہیں۔ خطیب کہتے ہیں: ان کا انتقال 296 ہجری میں ہوا۔

### (56) محمد بن احمد بن محمد بن صاعد

یہ ”نیشاپور“ کے ”قاضی القضاة“ تھے حافظ ابن نجار نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: یہ ابوسعید بن ابوالنضر صاعدی ہیں انہوں نے اپنے والد ابوالنضر اور اپنے چچا ابوسعید یحییٰ بن محمد بن صاعد سے سماع کیا ہے اہل بغداد میں سے عبدالوہاب بن مبارک انماطی ابوالفضل عبدالملک بن علی بن یوسف اور محمد بن ناصر نے ان سے روایات نقل کی ہیں 503 ہجری میں یحییٰ کے لئے تشریف لے گئے ان کا انتقال 527 ہجری میں نیشاپور میں ہوا۔

### (57) محمد بن احمد بن یعقوب بن شبہ بن صلت

انہوں نے اپنے دادا یعقوب (بن شبہ) اور محمد بن شجاع حلی سے سماع کیا ہے ان سے طلحہ بن محمد بن جعفر شاہد نے روایات نقل کی ہیں خطیب نے اپنی ”تاریخ“ میں اسی طرح ذکر کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 332 ہجری میں ہوا۔

### (58) محمد بن احمد بن حماد

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوالعباس اشرم، مقبری ہے، خطیب بغدادی نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: انہوں نے حسن بن عرفہ حمید بن ربیع عمرو بن شبہ اور دیگر حضرات سے سماع کیا ہے، خطیب کہتے ہیں: ان سے حافظ محمد بن مظفر احمد بن حازم بن شاذان اور ابوالحسن دارقطنی نے روایات نقل کی ہیں خطیب کہتے ہیں: اشرم کا انتقال 336 ہجری میں ہوا۔

### (59) محمد بن اسحاق بن ابراہیم

یہ محمد بن اسحاق بن ابراہیم بن محمد بن ابراہیم ہیں ان کے والد ”ابن راہویہ“ کے نام سے معروف تھے ”مرؤ“ میں پیدا ہوئے اور ان کی نشوونما نیشاپور میں ہوئی۔

خطیب بغدادی نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: انہوں نے خراسان، عراق، حجاز، شام اور مصر کے مختلف علاقوں میں روایت نوٹ کی تھیں انہوں نے اپنے والد اسحاق بن راہویہ (ان کے علاوہ) علی بن حجر، احمد بن حنبل، علی بن مدینی اور ایک جماعت سے سماع کیا ہے۔

خطیب بغدادی تحریر کرتے ہیں: 294 ہجری میں حج سے واپسی پر قرامط نے انہیں راستے میں شہید کر دیا۔

(علامہ خواری فرماتے ہیں: یہ ان افراد میں سے ایک ہیں ان مسانید میں جنہوں نے روایات نقل کی ہیں اور جن سے روایت نقل کی گئی ہیں۔

### (60) محمد بن اسحاق بن محمد

یہ محمد بن اسحاق بن محمد بن عیسیٰ ابو بکر تمار ہیں اور ”ابن حضرون“ کے نام سے معروف ہیں ایک روایت کے مطابق یہ ”ابن ابی حضرون“ کے نام سے معروف ہیں۔

خطیب بغدادی نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: انہوں نے علی بن حارث موصلی اور عباس بن عبد اللہ سے احادیث روایت کی ہیں جبکہ ان سے محمد بن حسن بن سلیمان بزار نے روایات نقل کی ہیں۔  
خطیب بغدادی بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال ذوالحجہ کے آخر میں 333 ہجری میں ہوا یہ ثقہ تھے۔

### (61) محمد بن اسحاق بن محمد

یہ محمد بن اسحاق بن محمد بن اسحاق بن عیسیٰ بن طارق ہیں (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو بکر قطعی ناقد ہے خطیب بغدادی نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: انہوں نے محمد بن سلیمان باغندی ابو بکر بن ابوداؤد سجستانی عبد اللہ بن محمد بغوی یحییٰ بن محمد بن صاعد اور ایک جماعت سے سماع کیا ہے خطیب بغدادی بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 378 ہجری میں ہوا۔

### (62) محمد بن اسماعیل (امام بخاری)

یہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ عقی بخاری ہیں یہ ”صحیح بخاری“ کے مصنف ہیں خطیب بغدادی نے اپنی ”تاریخ“ میں ان کے حالات بھر پور طریقے سے نقل کرنے کے بعد یہ تحریر کیا ہے: ابو عبد اللہ کا انتقال عید الفطر کی رات ہفتہ کے دن 256 ہجری میں ہوا۔

### (63) محمد بن ادریس (امام شافعی)

یہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع بن سائب بن عبید بن عبد یزید بن ہاشم بن مطلب بن عبد مناف ہیں (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو عبد اللہ شافعی ہے ان کے فضائل اس سے جلیل ہیں کہ ان کا شمار کیا جائے اور یہ تعریف سے مستغنی ہیں۔  
خطیب بغدادی نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: امام شافعی کی پیدائش 150 ہجری میں اور انتقال رجب کے آخری دن 204 ہجری میں ہوا وہ 54 برس زندہ رہے۔

### (64) محمد بن بکیر

یہ محمد بن بکیر بن محمد بن بکیر بن واصل ہیں (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو الحسن حضرمی ہے خطیب بیان کرتے ہیں: انہوں نے محمد بن عبد اللہ بن عثمان موصلی اور محمد بن مرشد محاربی سے سماع کیا ہے خطیب بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال شوال 202 ہجری میں ہوا۔



## (65) محمد بن حسن بن علی

یہ محمد بن حسن بن علی بن حامد ہیں (ان کی کنیت اور اسم منسوب) بخاری ابو بکر ہے، خطیب بغدادی نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے۔ 309 ہجری میں حج پر جاتے ہوئے یہ بغداد تشریف لائے تھے اور وہاں انہوں نے عبداللہ بن یحییٰ سرخسی کے حوالے سے احادیث روایت کی تھیں ان سے علی بن عمر بن محمد سکری نے روایات نقل کی ہیں۔

خطیب نے ان کے حوالے سے ان کی سند کے ساتھ امام ابو حنیفہ کے حوالے سے ان کی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص جان بوجھ کر میری طرف جھوٹی بات منسوب کرے، وہ جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لیے تیار رہے“

## (66) محمد بن حسن بن فرج

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو بکر مقرر، مؤذن انباری ہے، یہ بغداد میں مقیم رہے، خطیب بغدادی نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: وہاں انہوں نے احمد بن عبد اللہ زبزی، عبداللہ بن حسن ہاشمی اور ایک جماعت سے احادیث روایت کی ہیں جن کے نام خطیب نے بیان کیے ہیں ان سے محمد بن اسماعیل بن وراق، علی بن محمد بن علویہ جوہری اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

## (67) محمد بن حسن بن علی

یہ محمد بن حسن بن علی بن محمد بن عیسیٰ بن یقظین، یقظینی ہیں، امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: انہوں نے ابو حنیفہ فضل بن حباب، حسین بن عمر بن ابواحوص کوفی، ابو یعلیٰ احمد بن علی موصلی اور ایک جماعت سے احادیث روایت کی ہیں ان کے نام بھی انہوں نے ذکر کیے ہیں وہ تحریر کرتے ہیں: انہوں نے (علم حدیث کی طلب میں) سفر کیا، اور جزیرہ شام اور دوسرے شہروں میں احادیث نوٹ کی تھیں ان سے ابو نعیم اصفہانی، علی بن محمد بن عبداللہ الخداع نے روایات نقل کی ہیں وہ بیان کرتے ہیں: یقظینی کا انتقال 14 ربیع الثانی بروز بدھ 367 ہجری میں ہوا۔

## (68) محمد بن حسین بن حفص

یہ محمد بن حسین بن حفص بن عمر ہیں (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو حفص، شعمی، اشانی، کوفی ہے، خطیب بغدادی نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: یہ بغداد تشریف لائے اور یہاں انہوں نے عباد بن یعقوب، عباد بن احمد عزمی، ابو کریب محمد بن العلاء اور ایک جماعت سے روایات نقل کیں، خطیب بیان کرتے ہیں: ان سے محمد بن محمد بن سلیمان باغندی، قاضی ابو عبد اللہ جاملی، محمد بن عمر جعانی، محمد بن مظفر حافظ نے روایات نقل کی ہیں، خطیب بیان کرتے ہیں: ابو حفص کا انتقال 315 ہجری میں ہوا۔

## (69) محمد بن حسین بن علی

یہ محمد بن حسین بن علی بن حمدون بغدادی، یعقوبی ہیں ان کا تعلق ”یعقوبی“ سے ہے، خطیب بغدادی تحریر کرتے ہیں: یہ یعقوبی کے قاضی تھے یہ بغداد میں حساب کتاب کے نگران بھی رہے، میں نے 429 ہجری میں ان سے احادیث نوٹ کی تھیں۔

**(70) محمد بن حسن بن محمد**

یہ محمد بن حسن بن محمد بن خلف بن احمد ہیں (ان کی کنیت) ابو یعلیٰ ہے، یہ "ابن فراء" کے نام سے معروف تھے یہ قاضی تھے، خطیب بغدادی بیان کرتے ہیں: یہ جنابی فقہاء میں سے ایک ہیں، امام احمد بن حنبل کے فقہی مسلک کے بارے میں ان کی بہت سی تصانیف ہیں

انہوں نے کئی برس درس دیا اور فتویٰ نویسی بھی کی، انہوں نے قاضی القضاة ابو عبد اللہ دامغانی کے سامنے گواہی دی تھی اور انہوں نے ان کی گواہی کو قبول کیا تھا، یہ دار الخلافہ کے حریم میں فیصلوں میں غور و فکر کرنے کے نگران بھی بنے تھے، انہوں نے ابو القاسم بن حبابہ، عبد اللہ بن احمد بن مالک بنج، علی بن عمر حربی اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں، خطیب بغدادی فرماتے ہیں: یہ ثقہ تھے۔ ابوالحسن محاملی کہتے ہیں: حنابلہ میں سے ہمارے پاس کوئی ایسا شخص نہیں آیا جو ابو یعلیٰ بن فراء سے زیادہ عقل مند ہو۔ خطیب بیان کرتے ہیں: میں نے ان سے ان کی پیدائش کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے بتایا: میں 27 یا شاید 28 محرم 380 پیدا ہوا تھا، ان کا انتقال ہیر کے دن 27 رمضان 458 ہجری میں ہوا۔

**(71) محمد بن خلف**

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو عبد اللہ، تمیمی ہے، بخاری بیان کرتے ہیں: یہ محمد بن خالد کے اساتذہ میں سے ہیں، محمد بن خالد نے اپنی "تاریخ" میں ان کا ذکر کیا ہے، ان کا انتقال 259 ہجری میں ہوا، انہوں نے سعید مقبری اور کعب سے روایات نقل کی ہیں ویسے انہوں نے نافع اور عبد اللہ بن دینار سے سماع کیا ہے۔ بخاری بیان کرتے ہیں: یہ معروف افراد میں سے ایک تھے، لوگان کے ہاں پڑاؤ کیا کرتے تھے۔

**(72) محمد بن داؤد بن سلیمان**

خطیب بغدادی نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے، یہ مصنف تشریف لائے اور انہوں نے محمد بن جریر طبری کے حوالے سے احادیث روایت کیں، ان کا انتقال جمہرات کے دن، جمادی الثانی 330 ہجری میں ہوا۔

**(73) محمد بن رجاہ سدسی**

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو عبد اللہ نیشاپوری ہے، یہ محمد بن رجاہ کے والد ہیں، انہوں نے نظربن شمیم اور کی بن ابراہیم سے روایات نقل کی ہیں۔

**(74) محمد بن ابورجاہ خراسانی**

یہ امام ابو یوسف کے شاگردوں میں سے ایک ہیں، یہ بغداد کے قاضی رہے ہیں۔

**(75) محمد بن سلام**

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو عبد اللہ، یکبندی ہے، انہیں سلیم بخاری سے نسبت "ولاء" حاصل ہے، بخاری نے

اپنی ”تاریخ“ میں ان کا ذکر کیا ہے ان کا انتقال جمعہ کے دن 23 صفر 225 ہجری میں ہوا۔

بخاری بیان کرتے ہیں: انہوں نے سلام بن سلیم، محمد بن سلمہ اور ابن عیینہ سے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے امام محمد بن حسن شیبانی سے بہت سی احادیث روایت کی ہیں ان مسانید میں محمد بن رضمون نے ان سے روایت نقل کی ہیں۔

### (76) محمد بن سعید بن حم

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوبکر، حافظ بخاری ہے۔

حافظ ابو عبد اللہ ابن بخار بغدادی نے اپنی ”تاریخ“ میں یہ تحریر کیا ہے: حمزہ بن یوسف سہمی نے اپنی ”تاریخ“ میں جو جرجان کے بارے میں ہے ان کا ذکر کیا ہے اور ان سے ایک حدیث روایت کی ہے اور یہ بات ذکر کی ہے: انہوں نے بغداد میں احادیث روایت کی ہیں۔

### (77) محمد بن سماعہ

یہ محمد بن سماعہ بن عبد اللہ بن ہلال بن وکیع بن بشر ہیں (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو عبد اللہ تھمی ہے۔

خطیب نے اپنی ”تاریخ“ میں یہ تحریر کیا ہے: یہ بغداد کے قاضی رہے انہوں نے امام ابو یوسف، امام محمد بن حسن شیبانی، مسیب بن شریک، مطیٰ بن خالد رازی سے احادیث روایت کی ہیں جبکہ ان سے ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

ابو عبد اللہ صمیری فرماتے ہیں: امام ابو یوسف اور امام محمد دونوں کے شاگردوں میں سے ایک محمد بن سماعہ ہیں یہ حافظ ثقہ (ہیں) اور نادر (روایات نقل کرنے والے) ہیں۔

انہوں نے امام ابو یوسف اور امام محمد دونوں حضرات سے روایات نقل کی ہے انہوں نے نکات اور امالی روایت کیے ہیں یہ خلیفہ مامون الرشید کی طرف سے بغداد کے قاضی رہے تھے یہ اس عہدے پر فائز رہے یہاں تک کہ خلیفہ معتصم کے زمانے میں ان کی بیعتی کمزور ہو گئی تو انہوں نے اس عہدے سے استعفیٰ دے دیا۔

یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: اگر دیگر اہل حدیث بھی اسی طرح سچ بیانی کو اختیار کر لیں، جس طرح قاضی ابن سماعہ سچے ہیں تو وہ لوگ انتہاء پر پہنچ جائیں۔

طحہ بن محمد بیان کرتے ہیں: محمد بن سماعہ کا انتقال 233 ہجری میں 103 سال کی عمر میں ہوا، ان کی پیدائش 130 ہجری میں ہوئی تھی۔

### (78) محمد بن شجاع

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ثعلبی ابو عبد اللہ ہے، خطیب بغدادی نے اپنی ”تاریخ“ میں یہ تحریر کیا ہے: یہ اپنے زمانے میں اہل عراق کے فقیہ تھے یہ حسن بن زیاد و ابولوی کے شاگرد ہیں انہوں نے یحییٰ بن آدم، اسماعیل بن علیہ، وکیع ابو امامہ، عبد اللہ بن موسیٰ، محمد

بن عمر واقدی سے احادیث روایت کی ہیں جبکہ ان سے یعقوب بن شیبہ اور ان کے پوتے محمد بن احمد بن یعقوب نے روایات نقل کی ہیں۔ خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے شاگرد ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے ابو عبد اللہ محمد بن شجاع کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میں رمضان المبارک میں 181 ہجری میں پیدا ہوا۔ (خطیب کہتے ہیں: ان کا انتقال عصر کی نماز میں سجدے کی حالت میں ہوا یہ 5 ذوالحجہ 266 ہجری کا واقعہ ہے انہیں مسجد کے ساتھ موجود ان کے گھر میں دفن کیا گیا۔

### (79) محمد بن شوکہ بن نافع

یہ محمد بن شوکہ بن نافع بن شداد ہیں (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو جعفر طوسی ہے یہ ناصل میں طوس ہی کے رہنے والے ہیں خطیب بغدادی نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے انہوں نے اسماعیل بن جعفر یعقوب بن ابراہیم بن سعد ابو اسامہ حماد بن اسامہ اور قاسم بن حکم عمری سے سماع کیا ہے۔ خطیب بغدادی کا کہنا ہے: محمد بن شوکہ (نامی یہ راوی اصل میں) بغدادی ہیں۔

### (80) محمد بن صدقہ بن محمد بن مسروق

ابن نجار نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے انہوں نے بغداد میں 489 ہجری میں ابو الحسن مبارک بن عبد الجبار صیرفی سے سماع کیا اور وہاں امام ابو القاسم قشیری کی تصنیف "احکام السماع و شروط" روایت کی انہوں نے "اسکندر" میں بھی احادیث روایت کی ہیں۔

### (81) محمد بن صالح بن علی

یہ محمد بن صالح بن علی بن یحییٰ بن عبد اللہ قاضی ابو الحسن ہیں یہ "ابن ام ستان" کے نام سے معروف ہیں خطیب بغدادی بیان کرتے ہیں: یہ حضرت عباس ہاشمی کی اولاد میں سے ہیں یہ کوفہ میں پیدا ہوئے وہیں ان کی نشوونما ہوئی انہوں نے بغداد میں سکونت اختیار کی اور وہاں کے قاضی رہے۔

خطیب کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق ان کے علاوہ بنو ہاشم کا کوئی اور فرد کبھی بغداد کا قاضی نہیں بنا خطیب نے ان کے حالات نقل کرتے ہوئے یہ بات بیان کی ہے: انہیں "ابن ام ستان" ان کے دادا کی والدہ کے حوالے سے کہا جاتا ہے وہ خاتون صحابی رسول حضرت طلحہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کی اولاد امجاد میں سے تھیں اس راوی کا انتقال 369 ہجری میں ہوا یہ 293 ہجری میں پیدا ہوئے تھے۔

### (82) محمد بن عمر سدوسی

خطیب بغدادی نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے محمد بن ہشام سے روایت نقل کی ہے ان سے معانی بن زکریا جریری نے روایت نقل کی ہے۔

### (83) محمد بن عمر بن واقد

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو عبد اللہ واقدی ہے خطیب بغدادی نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: انہوں نے امام

مالک بن انس، ابن ابوزنوب، معمر بن راشد، محمد بن عبداللہ جوزہری کے بھتیجے ہیں، ابن جریج، اسامہ بن زید اور سفیان ثوری سے سماع کیا ہے ان سے ان کے کاتب محمد بن سعد (اس کے علاوہ) محمد بن اسحاق صاعانی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ خطیب بیان کرتے ہیں: واقدی بغدادی تشریف لے آئے تھے یہ وہاں کے مشرقی حصے کے قاضی بھی بنے تھے، کئی سوارح تلف علوم و فنون یعنی مغازی، سیر اور طبقات کے بارے میں ان کی تصانیف لے کر آئے تھے۔

ان کا انتقال 207 ہجری میں بغداد میں ہوا اور انہیں خیزران کے قبرستان میں دفن کیا گیا، انہوں نے 78 برس کی عمر پائی۔ (علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: ان مسانید میں انہوں نے امام محمد بن حسن بن شیبانی سے روایات نقل کی ہیں۔)

### (84) محمد بن عبدالرحمن بن جعفر بن حشام

خطیب بغدادی نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: یہ ”ابوالحسن البصیح“ ہیں انہوں نے محمد بن عبداللہ بن عیلام، محمد بن حمدویہ مروزی اور ایک جماعت سے سماع کیا ہے، ان کا انتقال 392 ہجری میں ہوا۔

### (85) محمد بن عبداللہ بن محمد بن صالح

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوبکر ابہری ہے، یہ مالکی فقیہ ہیں، خطیب بغدادی نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: یہ بغداد میں سکونت پذیر ہوئے وہاں انہوں نے ابو عمرو حرانی، محمد بن محمد باغندی، محمد بن حسن اشانی سے احادیث روایت کیں، امام مالک کے فقہی مسلک کی تفریح دیگر مسالک کی تردید کے حوالے سے ان کی کئی تصانیف ہیں، یہ اپنے زمانے میں فقہاء مالکیہ کے پیشوا تھے۔ خطیب بغدادی بیان کرتے ہیں: احمد بن محمد عقیقی اور عبدالعزیز بن علی نے یہ بات بیان کی ہے: شیخ ابوبکر ابہری کا انتقال 365 ہجری میں ہوا، ان کی پیدائش 289 ہجری میں ہوئی تھی، فقہاء مالکیہ کی علمی ریاست ان پر آکر شتم ہو جاتی ہے۔

### (86) محمد بن عبدالباتی بن احمد

یہ محمد بن عبدالباتی بن احمد بن سلیمان بن ابوقاسم بن حاجب ہیں، یہ ”ابن لطی“ کے نام سے معروف ہیں، حافظ ابو عبداللہ ابن عساکر بغدادی نے اپنی ”تاریخ“ میں یہ تحریر کیا ہے: یہ دار الخلافہ میں ”صانع“ کے رہنے والے تھے، یہ اپنے زمانے میں ”بغداد“ کے (سب سے بڑے) محدث تھے۔

انہوں نے ابو عبداللہ مالک بن احمد بن علی باناسی، ابوخطاب بن نصر بن احمد بن نصر قاری، ابوالحسن علی بن احمد بن خطیب انباری، ابو عبداللہ حسین بن احمد بن محمد بن طلحہ نعالی، ابو فضل احمد بن حسن بن خیرون، احمد بن احمد الحداد اصہبانی سے سماع کیا ہے، انہیں شریف ابو نصر اور محمد بن محمد بن علی زنبلی سے اجازت حاصل تھی، ان سے اکابر مشائخ نے سماع کیا ہے، جیسے ابو الفضل بن ناصر، عبدالخالق بن احمد بن یوسف۔ ان کی پیدائش 477 ہجری میں ہوئی اور ان کا انتقال 564 ہجری میں ہوا۔

### (87) محمد بن احمد بن علی

یہ محمد بن احمد بن علی بن احمد بن یعقوب بن بندار ہیں (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو العلاء واسطی ہے۔

خطیب بغدادی نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے ان کی نشوونما "واسط" میں ہوئی وہاں انہوں نے قرآن مجید حفظ کیا وہاں ہی احادیث نوٹ کرنا شروع کیں پھر یہ بغداد تشریف لے آئے یہاں انہوں نے ابوما لکب قطیبی اور ابو محمد بن یاسر سے سماع کیا اور ان سے روایت نوٹ کیں ابوالعلاء واسطی کا انتقال 431 ہجری میں ہوا ان کی ولادت 340 ہجری میں ہوئی تھی۔

### (88) محمد بن عباد بن موسیٰ بن راشد عسکلی

ان کو "سندولہ" کا لقب دیا گیا تھا خطیب بغدادی نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے یہ بغداد میں مقیم رہے یہ حدیث اور تاریخ کے عالم تھے انہوں نے اپنے والد (ان کے علاوہ) عبدالعزیز بن محمد دروردی، عبدالسلام بن حرب، حفص بن غمیث، اسباط بن محمد سے احادیث روایت کی ہیں۔

### (89) محمد بن عباد بن زریقان

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو عبداللہ کسی ہے یہ "بغداد" میں مقیم رہے یہ حدیث کے عالم تھے وہاں انہوں نے عبدالعزیز بن محمد دروردی اور سفیان بن عیینہ کے حوالے سے احادیث روایت کیں اور ان سے امام بخاری اور امام مسلم نے "صحیحین" میں روایات نقل کی ہیں ان کا انتقال 235 ہجری میں ہوا۔

### (90) محمد بن عبداللہ بن احمد بن خالد

خطیب بغدادی تحریر کرتے ہیں: یہ شام میں مقیم رہے وہاں انہوں نے عبداللہ بن محمد بنغوی، ابوبکر بن ابوداؤد کے حوالے سے احادیث روایت کیں ان سے تمام بن محمد رازی نے روایات نقل کی ہیں یہ "حافظ الحدیث" تھے۔

### (91) محمد بن عبدالملک بن عبدالقاہر بن اسد بن مسلم

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوسعید اسدی مؤدب ہے۔

حافظ ابوعبداللہ ابن نجار بغدادی نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: انہوں نے عبدالملک بن محمد بن عبداللہ بن بشران ابوبلی حسین بن احمد بن ابراہیم بن شاذان ابوطالب محمد بن محمد بن ابراہیم بن غیلان ابو محمد حسن بن محمد خلال سے سماع کیا ہے محمد بن عبدالملک اسدی کا انتقال 501 ہجری میں ہوا۔ ان کی پیدائش 421 ہجری میں ہوئی تھی۔

### (92) محمد بن عبدالملک بن حسین بن خیرون

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابومنصور مرقی ہے یہ "درب نصیر" کے رہنے والے تھے۔

حافظ ابوعبداللہ ابن نجار بغدادی بیان کرتے ہیں: انہوں نے قرآن کی تعلیم اپنے چچا ابوفضل احمد بن حسن بن خیرون اور اپنے نانا عبدالملک بن احمد سروردی اور دیگر حضرات سے حاصل کی انہوں نے علم قرأت میں بہت سی کتابیں تصنیف کی ہیں انہوں نے علم حدیث اپنے والد اور اپنے چچا ابوجعفر محمد بن احمد بن مسلمہ ابوغنم عبدالصمد بن علی بن مامون ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب (بغدادی) جو "تاریخ بغداد" کے مصنف ہیں ان سے حاصل کیا ہے ان کا انتقال 539 ہجری میں ہوا یہ 454 ہجری

میں پیدا ہوئے تھے۔

### (93) محمد بن عبد اللہ بن دینار

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو عبد اللہ، حافظ زابد (صوفی) ہے یہ نیشاپور کے رہنے والے ہیں۔

خطیب بغدادی نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: انہوں نے حسین بن فضل سری بن خزمیہ، محمد بن احمد بن انس اور محمد بن اشرس سے سماع کیا ہے۔ ان سے ان کے شہر والوں نے روایات نقل کی ہیں یہ حج کے لیے جاتے ہوئے بغداد تشریف لائے تھے اور یہاں انہوں نے احادیث روایت کی تھیں اہل بغداد میں سے ابو حفص بن شاپین نے ان سے روایات نقل کی ہیں یہ ثقہ فقیہ تھے امام ابو یوسف کے فقہی مسلک کے عالم تھے تاہم عبادت کی طرف زیادہ متوجہ ہونے کی وجہ سے فتویٰ سے اجتناب کرتے تھے ہر دس سال کے بعد ایک مرتبہ حج کرتے تھے ہر تین سال کے بعد ایک مرتبہ جہاد میں حصہ لیتے تھے 308 ہجری میں حج سے واپسی کے سفر کے دوران "بغداد" میں ان کا انتقال ہوا۔

### (94) محمد بن علی بن محمد

یہ محمد بن علی بن محمد بن یحییٰ بن علی بن عبید اللہ بن جعفر بن علی بن مہدی باللہ ہیں (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو عبد اللہ ہاشمی ہے یہ "خندقوتی" کے نام سے معروف ہیں۔

حافظ ابو عبد اللہ ابن نجار بغدادی نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: انہوں نے ابو حسین محمد بن حسین بن فضل القطان اور ابو حسن محمد بن احمد بن روز بہ سے سماع کیا ہے ان کی پیدائش 396 ہجری میں ہوئی اور ان کا انتقال 471 ہجری میں ہوا۔

### (95) محمد بن عبد اللہ بن اسحاق بن ابرہیم خراسانی

حافظ ابو عبد اللہ بن نجار نے اپنی "تاریخ" میں ذکر کیا ہے: انہوں نے ابو الحسن محمد بن حسین بن فضل یہ اس راوی کے والد ابو عبد اللہ محمد ہیں سے سماع کیا ہے یہ تعدیل کرنے والے حضرات اور محدثین کے اساتذہ میں سے ایک ہیں خطیب بغدادی نے اپنی "تاریخ" میں یہ بات ذکر کی ہے۔

### (96) محمد بن علی بن حسن بن محمد بن ابو عثمان

(ان کا لقب اور کنیت) دقاق ابو الغنائم ہے۔

حافظ ابو عبد اللہ بن نجار نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: انہوں نے محمد بن عبد اللہ بن عبید اللہ ابن یحییٰ ابو عمر عبد الواحد بن محمد بن عبد اللہ بن مہدی ابو الحسن علی بن محمد بن عبد اللہ بن بشران ابو الحسن محمد بن احمد بن محمد بن روز بہ اور ایک جماعت سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے ابو طالب احمد بن حسن بن البنا ابو بکر محمد بن عبد الباقی مازستانی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں ان کی پیدائش 401 ہجری میں ہوئی اور ان کا انتقال 488 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: ان مسانید میں ان سے ابو بکر محمد بن عبد الباقی مازستانی نے احادیث روایت کی ہیں۔

## (97) محمد بن عبدالحق بن احمد

یہ محمد بن عبدالحق بن احمد بن عبدالقادر بن محمد بن یوسف ابو عبداللہ بن فرج ابو حسن ہیں یہ ابو الحسن بن عبدالحق اور ابو نصر عبدالرحمن کے بھائی ہیں، یہ ان صاحبان سے کم عمر تھے۔

حافظ ابو عبداللہ بن نجار بغدادی نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: "یہ 'یزد' میں پیدا ہوئے اپنے والد کے زیر سایہ وہیں پرورش پائی انہوں نے ابوسعدا اسماعیل بن ابوصالح مؤذن سے سماع کیا پھر یہ اپنے والد کے ساتھ بغداد آگئے بغداد میں انہوں نے قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری ابو منصور عبدالرحمن بن محمد بن فرات، محمد بن عبدالملک بن خیر بن سماع کیا۔ ان کی پیدائش ذوالحجہ 522 ہجری میں ہوئی اور انتقال 567 ہجری میں ہوا۔

## (98) محمد بن عثمان بن کرامہ

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو جعفر یحییٰ، کوئی ہے۔ یہ عبید اللہ بن موسیٰ کے وراثی ہیں۔

خطیب بغدادی نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: یہ ان کے ہمراہ بغداد آگئے تھے یہاں انہوں نے ابواسامہ حماد بن اسامہ حسین بن علی یحییٰ اور ایک جماعت سے احادیث روایت کیں امام محمد بن اسماعیل بخاری نے اپنی "صحیح" میں (ان کے علاوہ) ابوحاتم رازی ابراہیم بن اسحاق حربی نے ان سے احادیث روایت کی ہیں ان کا انتقال سن 256 ہجری میں ہوا۔

## (99) محمد بن عبدالملک بن محمد بن عبداللہ بن بشران

خطیب بغدادی نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: انہوں نے محمد بن مظفر حافظ ابو عمرو بن حسن بن ابوبکر بن شاذان اور اس طبقے کے ایک گروہ (یعنی کئی افراد) سے سماع کیا ہے۔

خطیب بغدادی بیان کرتے ہیں: ہم نے ان سے احادیث نوٹ کی ہیں ان کا انتقال 448 ہجری میں ہوا۔

## (100) محمد بن عبدالواحد بن علی بن ابراہیم بن روزبہ

خطیب بغدادی نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: انہوں نے احمد بن یوسف بن خالد ابوبکر بن سالم حنبلی سے احادیث روایت کی ہیں یہ صدوق تھے انہوں نے بکثرت سماع کیا۔

خطیب بغدادی بیان کرتے ہیں: ہم نے ان سے احادیث نوٹ کی ہیں ان کا انتقال 435 ہجری میں ہوا۔

## (101) محمد بن عبداللہ ابوبکر

یہ شافعی فقیہ ہیں خطیب بغدادی نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: یہ 'صیرفی' ہیں، علم اصول فقہ میں ان کی تصانیف ہیں یہ فہم و فراست، علم اور کلام کے مالک تھے انہوں نے احمد بن منصور مادی سے حدیث کا سماع کیا ان کا انتقال 330 ہجری میں ہوا۔

## (102) محمد بن ناصر بن محمد بن علی بن عمر ابو فضل

حافظ ابو عبداللہ بن نجار بغدادی نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: انہوں نے ابو فضل محمد بن ناصر ابو القاسم علی بن احمد قشیری



ابوطاہر محمد بن ابوصقر انباری، ابو عبد اللہ مالک بن احمد بن علی بابن یاسی سے سماع کیا ہے، انہیں قدیم اجازات حاصل تھیں، انہوں نے ابن نقفور اور ابن ماکولہ سے روایات نقل کی ہیں ان کی پیدائش 467 ہجری میں اور ان کا انتقال 555 ہجری میں ہوا۔

### (103) محمد بن عباس بن فضل ابو بکر بزار

یہ "حلب" میں مقیم رہے وہاں انہوں نے اسماعیل بن اسحاق قاضی، محمد بن عثمان بن ابوشیبہ، علی بن عبد الصمد طیبی اور ایک جماعت سے احادیث روایت کی ہیں۔ ان کا انتقال 340 ہجری کے بعد ہوا۔

### (104) محمد بن عمر بن حسین بن خطاب بن زیات بن حبیب

یہ حنفی فقیہ ہیں، یہ بغداد کے رہنے والے ہیں ان کی کنیت ابو العباس ہے، خطیب بغدادی نے اپنی "تاریخ" میں اس بزرگ کے حالات میں یہ بات تحریر کی ہے:

انہوں نے اپنی سند کے ساتھ امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: 96 ہجری میں میں اپنے والد کے ہمراہ حج کرنے گیا، وہاں میں نے ایک صحابی کو دیکھا جن کا اسم گرامی حضرت عبد اللہ بن جزء زبیدی رضی اللہ عنہ تھا، میں نے انہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: "جو شخص دین کا علم حاصل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے وہاں سے رزق عطا کرتا ہے جو اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتا اور اللہ تعالیٰ اس کی پریشانیاں ختم کر دیتا ہے" پھر امام ابو حنیفہ نے اپنا یہ شعر سنایا:

"جو آخرت کے لئے علم حاصل کرتا ہے وہ ہدایت کی فضیلت کے ہمراہ کامیاب ہو گیا، جو بندوں کی طرف سے ملنے والی فضیلت کے حصول کے لیے اس کو حاصل کرتا ہے وہ بھی اس کی بہتری کو حاصل کر لیتا ہے۔"

### (105) محمد بن فضل بن عطیہ بن عمر بن خلف ابو عبد اللہ

انہیں بنو عبس سے نسبت ولاء حاصل ہے یہ اصل میں "مروزی" ہیں، لیکن یہ بخارا میں مقیم رہے، خطیب بغدادی نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: انہوں نے "منکر" اور "معصل" روایات نقل کی ہیں، انہوں نے ابو اسحاق سمیعی، زیاد بن علاقہ، زید بن اسلم، عمرو بن دینار، محمد بن سوقة، منصور بن معتمر، عاصم بن بھدلہ، ابن جریج اور دیگر حضرات سے احادیث روایت کی ہیں، یہ بغداد شریف لائے اور یہاں انہوں نے احادیث روایت کیں، خطیب بغدادی نے ان کے حالات کے آخر میں، محمد بن سلیمان کا یہ بیان نقل کیا ہے: محمد بن فضل بن عطیہ کا انتقال 180 ہجری میں بخارا میں ہوا۔

### (106) محمد بن قاسم بن اسحاق بن اسماعیل بن صلت

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) بلخی ابو سعید سمسار ہے۔

خطیب بغدادی نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: یہ بغداد شریف لائے، یہاں انہوں نے محمود بن مہدی، محمد بن غنیم فریابی، ہارون بن حاتم کوئی سے روایت نقل کیں، ان سے محمد بن مخلد دوری نے روایات نقل کی ہیں۔

## (107) محمد بن محمد بن عثمان بن عمران

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو منصور بندار ہے یہ ”ابن سواق“ کے نام سے معروف ہیں۔ خطیب بغدادی نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: انہوں نے ابو بکر بن مالک قطیبی ابو محمد بن موسیٰ احمد ابن محمد بن صالح الخلد بن جعفر ابراہیم بن احمد حرابی اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں۔ خطیب بغدادی کہتے ہیں: میں نے ان سے روایات نوٹ کی ہیں یہ ثقہ ہیں خطیب کہتے ہیں: میں نے ابن سواق سے ان کی پیدائش کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا: میں 361 ہجری میں پیدا ہوا ان کا انتقال 441 ہجری میں ہوا۔

## (108) محمد بن محمد بن سلیمان

یہ محمد بن محمد بن سلیمان بن حارث بن عبدالرحمن ہیں (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو عبداللہ باغندی ہے۔ خطیب بغدادی تحریر کرتے ہیں: یہ ابو بکر باغندی کے بھائی ہیں انہوں نے شیب بن ایوب صریغینی سے جبکہ ان سے حافظ ابو عبداللہ محمد بن مظفر نے روایات نقل کی ہیں۔

## (109) محمد بن سلیمان بن حارث

یہ محمد بن سلیمان بن حارث بن عبدالرحمن ہیں (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو بکر باغندی ہے۔ خطیب بغدادی تحریر کرتے ہیں: انہوں نے عراق، مصر، شام، کوفہ اور بغداد کے مشائخ سے سماع کیا ہے یہ ”کثیر الحدیث“ تھے انہوں نے دور کے علاقوں کے سفر کئے علم حدیث کے حصول میں بڑی محنت کی قدیم حافظان حدیث سے روایات نقل کیں ان سے قاضی حسین بن اسماعیل محاملی، محمد بن مخلد دوری، ابو بکر شافعی، محمد بن مظفر حافظ ابو حفص بن شاہین اور خلق کثیر نے روایات نقل کی ہیں خطیب بغدادی تحریر کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: یہ زیادہ تر اپنے حافظے کی بنیاد پر روایات نقل کرتے تھے ان کا انتقال 312 ہجری میں ہوا۔

## (110) محمد بن محمد بن ازہری سعید بن ابوموسیٰ اشعری

یہ ”انبار“ کے رہنے والے ہیں انہوں نے ”بخارا“ میں حارث بن اسامہ، محمد بن سلیمان باغندی، محمد بن غالب تمام، عبداللہ بن احمد بن ضبل، محمد بن یونس کے حوالے سے احادیث روایت کی ہیں۔ بخاری بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 341 ہجری میں ہوا۔ (علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: ابو محمد بخاری جو ان مسانید میں سے پہلی سند کے جامع ہیں انہوں نے ان سے روایات نقل کی ہیں واللہ تعالیٰ اعلم۔

## باب: جن راویوں کے نام ”ا“ سے شروع ہوتے ہیں

### (111) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ

یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے ہیں ان کی والدہ سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیر تھیں یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفے کے طور پر دی گئی تھیں حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ 8 ہجری میں پیدا ہوئے تھے، اسی سال مکہ فتح ہوا تھا، اسی سال غزوہ حنین ہوا تھا، اسی سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر بنوایا تھا، اسی سال سیدہ زینب بنت رسول اللہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا تھا۔

حضرت ابراہیم بن رسول اللہ کا انتقال 9 ہجری میں ہوا ان کی عمر 18 ماہ تھی اسی سال غزوہ تبوک ہوا جس میں تیس ہزار مسلمانوں نے حصہ لیا ان کے اونٹوں کی تعداد بارہ ہزار اور گھوڑوں کی تعداد دس ہزار تھی اسی سال وفود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اسی سال حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ”اعلانِ اطلاق“ کے لئے بھیجا گیا انہوں نے حج کے موقع پر لوگوں میں وہ اعلان کیا اسی سال حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے امیر راج کے طور پر لوگوں کو حج کروایا۔

### (112) حضرت ابراہیم بن نعیم بن نحام رضی اللہ عنہ

یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں ان مسانید میں ان کا تذکرہ ”باب: مدبر بنانے کے احکام“ میں ہے امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: ”یہ واقعہ حرہ“ میں شہید ہوئے۔

### (113) حضرت ابراہیم بن قیس کنندی رضی اللہ عنہ

یہ اشعث بن قیس کنندی کے بھائی ہیں یہ معروف ہیں انہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے امام بخاری نے تحریر کیا ہے: جب انہوں نے حضرت امام حسین بن علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی (تو اس کے کچھ عرصہ بعد) ان کا انتقال ہوا تھا۔

### (114) ابراہیم بن یزید بن عمرو

ان کی کنیت ”ابو عمران“ (اور اسم منسوب) عوفی، نضلی ہے۔ امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: انہوں نے علقمہ مسروق اور اسود سے سماع کیا ہے بخاری نے یہ بھی تحریر کیا ہے: مجھے محمد بن یحییٰ ابو یوسف نے اپنی سند کے ساتھ ابن عون کا یہ بیان نقل کیا ہے: ابراہیم، قیس اور صعھی بنی حضرت (روایت نقل کرتے ہوئے) لفظ کی پیروی نہیں کرتے تھے جبکہ قاسم، محمد، رجا، بن حیوۃ، جو الفاظ سنتے تھے ان کی پیروی کرتے تھے۔

بخاری نے اپنی سند کے ساتھ نفعی سے روایت کیا ہے: وہ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو کوسرخ رنگ کا کپڑا اوڑھے ہوئے دیکھا، راوی کہتے ہیں: میں نے (اپنے استاد) محمد سے دریافت کیا: نفعی، ام المومنین کی خدمت میں کیسے گئے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: وہ اپنے بچا اور اپنے ماموں کے ہمراہ حج کے لئے گئے تھے، تو ان دونوں کے ساتھ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔

بخاری تحریر کرتے ہیں: ابونعیم بیان کرتے ہیں: نفعی کا انتقال 96 ہجری میں ہوا۔ بخاری کہتے ہیں: اعمش بیان کرتے ہیں: جب ابراہیم نفعی کا انتقال ہوا اس وقت ان کی عمر 50 برس تھی اور میری عمر اس وقت 35 برس تھی۔

بخاری بیان کرتے ہیں: حجاج کے عہد حکومت میں یہ روپوش ہو گئے اور اسی روپوشی کے دوران ان کا انتقال ہو گیا، انہیں رات کے وقت ہی دفن کیا گیا۔ امام شعبی فرماتے ہیں: ایک ایسے شخص کا انتقال ہو گیا، جس نے کوفہ، بصرہ، مدینہ، مکہ، شام میں اپنے بعد اپنے جیسا کوئی شخص نہیں چھوڑا۔

## فصل: ان تابعین کا تذکرہ جن سے امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں روایات نقل کی ہیں

### (115) ابراہیم بن منستر بن اجدع

یہ مسروق بن اجدع کے بھتیجے ہیں، انہوں نے اپنے والد سے سماع کیا ہے، بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں اسی طرح ذکر کیا ہے اور بیان کیا ہے: ان سے شعبہ اور سفیان نے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان سے سماع کیا ہے اور ان مسانید میں ان سے بکثرت روایات نقل کی ہیں۔)

### (116) ابراہیم بن عبد الرحمن بن اسماعیل

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو اسماعیل، سلکلی ہے۔ امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے:

انہوں نے حضرت عبداللہ بن ابوفانی اور حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہما سے سماع کیا ہے اور ان سے مسمر نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

### (117) ابراہیم بن مسلم ہجری

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: انہوں نے حضرت ابن ابوفانی رضی اللہ عنہما اور ابوالاحوص سے سماع کیا ہے۔ امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: ابن عیینہ نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے اور اس بات کی نسبت علی بن مسہر کوفی کی طرف کی ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

### (118) ابراہیم بن مہاجر بجلی کوفی

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: انہوں طارق بن شہاب اور مجاہد سے سماع کیا ہے ان سے ثوری اور شعبہ نے

روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: ) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

### (119) اسماعیل بن مسلم کی

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: انہوں حسن بصری اور زہری سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے ابن مبارک نے روایات نقل کی ہیں، لیکن پھر انہیں متروک قرار دیا اسی طرح ابن مہدی نے بھی انہیں متروک قرار دیا ہے۔  
(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: ) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

### (120) اسماعیل بن عبد الملک کی

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: یہ عبد العزیز بن رفیع کے سہیلے ہیں، امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: یہ ابن شیبہ بن یزید بن حبیب ہیں انہوں نے عطاء سعید بن جبیر اور ابو زبیر سے سماع کیا ہے ان سے ثوری و کعب اور یحییٰ نے روایات نقل کی ہیں۔  
(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: ) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

### (121) اسماعیل بن ربیعہ بن عمرو بن سعید بن العاص اموی

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: (ان کا اسم منسوب) قرشی، مکی، اموی ہے انہوں نے نافع، زہری، سعید مقبری سے سماع کیا ہے ان سے ثوری، ابن عیینہ اور یحییٰ بن سلیم نے روایات نقل کی ہیں۔ ان کا انتقال 139 ہجری میں ہوا۔  
(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: ) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

### (122) اسماعیل بن ابو خالد

امام بخاری تحریر کرتے ہیں: ابو خالد کا نام سعید بن مکی کوفی ہے انہوں نے حضرت ابن ابی اوفیٰ اور عمرو بن حریث سے سماع کیا ہے انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہے۔  
(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: ) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

### (123) ایوب بن ابومیسرہ ابو بکر

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: ابومیسرہ کا نام کہسان تختیانی بصری ہے انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، سعید بن جبیر اور جابر بن مرہم کی زیارت کی ہے۔

بخاری کہتے ہیں: یہ بات بیان کی جاتی ہے: یہ مغیرہ سے نسبت ولاء حاصل ہے ایک روایت کے مطابق انہیں ”جہینہ“ سے نسبت ولاء حاصل ہے ابوب تختیانی نے ان کی نسبت بنو خزیمہ کی طرف کی ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: ) یہ اکابر زہد تابعین میں سے ایک ہیں ان سے امام ابوحنیفہ نے روایات نقل کی ہیں۔

**(124) ایوب بن عقبہ**

ان کے والد کے نام کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: ایوب بن عقبہ ابو یحییٰ، یمامہ کے قاضی تھے دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ ایوب بن عبدالرحمن ہیں پھر امام بخاری نے تحریر کیا ہے: انہوں نے ایوب بن ابو کثیر اور قیس بن طلق سے روایات نقل کی ہیں، محدثین کے نزدیک یہ ضعیف ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: یہ فقہاء تابعین میں سے ایک ہیں، امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

**(125) ایوب بن عاکنڈ طائی**

یہ تابعین (کے طبقے کے) محدثین میں سے ایک ہیں، امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں ان کا ذکر نہیں کیا اور دیگر حضرات نے ان کا ذکر کیا ہے اور انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

**(126) اسحاق بن سلیمان رازی**

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: یہ اسحاق بن سلیمان، غنوی یا عبدی ابو یحییٰ، رازی ہیں، انہوں نے سعید بن سنان سے سماع کیا ہے، ثقہ ہیں، ذاتی اعتبار سے انہیں فضیلت حاصل ہے۔

**فصل: ان مسانید میں، امام ابوحنیفہ کے شاگردوں کا تذکرہ**

**(127) ابراہیم بن محمد**

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابواسحاق، فزاری ہے، یہ اپنی کنیت کے حوالے سے معروف ہیں۔ امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: ان کا انتقال 186 ہجری میں ہوا، یہ شام میں مقیم رہے، انہوں نے اوزاعی اور ثوری سے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: یہ امام بخاری اور امام مسلم کے ”شیخ الشیوخ“ ہیں، انہوں نے امام ابوحنیفہ سے سماع کیا ہے اور امام ابوحنیفہ سے ان کی نقل کی ہوئی روایات ان مسانید میں موجود ہیں۔ یہ امام شافعی کے اساتذہ میں سے ہیں، امام شافعی نے اپنی ”مسند“ میں ان سے بہت سی روایات نقل کی ہیں، البتہ وہ ان کا نام ذکر کرتے ہیں، ان کی کنیت کا تذکرہ نہیں کرتے۔)

**(128) ابراہیم بن میمون**

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابواسحاق، خراسانی ہے۔ امام بخاری تحریر کرتے ہیں: انہوں نے عطاء بن ابورباح، ابواسحاق، ابوزیر اور نافع سے روایات نقل کی ہیں، ان سے داؤد بن

ابو فرات، حسان بن ابراہیم کمانی، ابو حزہ نے روایت نقل کی ہیں۔ ابراہیم صالح نے نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے: وہ جب بازار جانے لگتے تو میرا جائزہ لیا کرتے تھے۔

امام بخاری بیان کرتے ہیں، ابوسلم نے انہیں شہید کر دیا یہ بات بیان کی جاتی ہے: یہ 131 ہجری میں شہید ہوئے۔  
(علامہ خواری فرماتے ہیں: یہ امام بخاری اور امام مسلم کے ”شیخ الشیوخ“ ہیں، امام ابو حنیفہ سے ان کی نقل کی ہوئی روایات ان مسانید میں موجود ہیں۔)

### (129) ابراہیم بن طہمان خراسانی

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: انہوں نے ابو زبیر، ابواسحاق ہمدانی سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے ابو عامر عقدی اور ابن مبارک نے سماع کیا ہے۔

(علامہ خواری فرماتے ہیں: انہوں نے اپنی جلالت قدر کے باوصف ان مسانید میں امام ابو حنیفہ سے بہت سی روایات نقل کی ہیں۔)

خطیب بغدادی نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: یہ ہراۃ میں پیدا ہوئے، ان کی نشوونما مینا شاپور میں ہوئی، انہوں نے علم حدیث کے حصول کے لیے اسفار کیے یہ مکہ میں سکونت پذیر رہے، خطیب نے ان کے حالات کے آخر میں یہ تحریر کیا ہے: ان کا انتقال 163 ہجری میں ہوا۔

خطیب بغدادی نے ان کے حالات کے ضمن میں یہ بھی تحریر کیا ہے: انہوں نے تابعین کی ایک جماعت سے ملاقات کی اور ان حضرات سے استفادہ کیا، جیسے عبداللہ بن دینار، ابو زبیر، عمرو بن دینار، ابوحازم، اعرج، ابواسحاق سمیعی، یحییٰ بن سعید انصاری، سہاک بن حرب، محمد بن زیاد قرظی، ثابت بنانی، موسیٰ بن عقبہ اور ان کے علاوہ اور بھی بہت سے لوگوں سے انہوں نے استفادہ کیا۔

### (130) ابراہیم بن ایوب طبری

خطیب بغدادی نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: انہوں نے بغداد میں احادیث روایت کی ہیں، اس کے بعد خطیب بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ سلیمان بن احمد طبری کے حوالے سے ابراہیم بن ایوب سے روایت نقل کی ہے۔  
(علامہ خواری فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابو حنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔)

### (131) ابراہیم بن جراح

(مورخین) بیان کرتے ہیں: یہ مصر کے قاضی تھے، یہ سفیان ثوری اور امام ابو حنیفہ کے شاگرد رشید، کعب بن جراح کے بھائی تھے، یہ امام ابو یوسف کے قریبی تھے، تو انہوں نے ان کو مصر کا قاضی مقرر کیا۔

(علامہ خواری فرماتے ہیں: انہوں نے امام ابو یوسف سے بہت سی روایات نقل کی ہیں، انہوں نے ان مسانید میں امام ابو حنیفہ سے بھی بہت سی روایات نقل کی ہیں۔)

## (132) ابراہیم بن مختار

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: ابواسامیل تمیمی کا تعلق "رے" میں موجود جگہ "بخارا" سے ہے، انہوں نے محمد بن اسحاق سے سماع کیا ہے، یہ بات بیان کی گئی ہے: ابراہیم بن مختار نے شعبہ سے روایات نقل کی ہیں، امام بخاری بیان کرتے ہیں: جس برس عبد اللہ بن مبارک کا انتقال ہوا تھا، اسی سال ان کا بھی انتقال ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: یہ ان افراد میں سے ایک ہیں جنہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔ انہوں نے تابعین کی ایک جماعت سے ملاقات کی اور ان سے استفادہ کیا، ان میں عبد اللہ بن دینار، ابو زبیر، اعرج، ابواسحاق سمعی، انصاری، سماک بن حرب، محمد بن زیاد قرشی، ثابت بنانی، موسیٰ بن عقبہ اور عمرو بن دینار (شامل ہیں)۔ (بخاری) بیان کرتے ہیں: انہوں نے بہت سے لوگوں سے استفادہ کیا۔

## (133) اسماعیل بن عیاش بن عتیبہ

(ان کا اسم منسوب) حمصی، معنی ہے، امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: اہل شام سے ان کی نقل کردہ روایت سے استدلال کیا جاسکتا ہے، انہوں نے شرمیل بن مسلم اور محمد بن زیاد سے سماع کیا ہے، جبکہ ان سے ابن مبارک نے روایات نقل کی ہیں حیوۃ بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 181 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: یہ تبع تابعین کے طبقہ سے تعلق رکھنے والے اکابر محدثین میں سے ایک ہیں، انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

## (134) ابراہیم بن سعید بن ابراہیم

یہ ابراہیم بن سعید بن ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف ہیں۔ یہ امام شافعی کے اساتذہ میں سے ایک ہیں، امام شافعی نے اپنی "مسند" میں ان کی زہری سے نقل کردہ روایت نقل کی ہے، امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: یہ قرشی مدنی ہیں۔

انہوں نے اپنے والد اور زہری سے سماع کیا ہے، جبکہ ان سے ان کے دو صاحبزادوں یعقوب اور یوسف نے بغداد میں روایات نقل کی ہیں، امام بخاری فرماتے ہیں: علی بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 183 ہجری میں ہوا۔ (علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

## (135) ابراہیم بن عبد الرحمن خوارزمی

انہوں نے امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

## (136) اسماعیل بن ابوزیاد

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: (روایات نقل کرتے ہوئے) یہ "ارسال" کیا کرتے تھے، شعیب بن میمون



نے ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: یہ امام ابوحنیفہ کے شاگردوں میں سے ہیں، اور انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (137) اسماعیل بن موسیٰ

امام بخاری تحریر کرتے ہیں: یہ ”سدی“ کے نواسے ہیں (ان کا اسم منسوب اور کنیت) کوئی ’فزاری‘ ابو اسحاق ہے، انہوں نے شریک سے سماع کیا ہے، ان کا انتقال 145 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (138) اسماعیل بن یحییٰ بن عبداللہ

یہ اسماعیل بن یحییٰ بن عبداللہ بن طلحہ بن عبداللہ بن عبدالرحمن بن حضرت ابوبکر صدیق ہیں۔

خطیب بغدادی نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: ان کی کنیت ابو یحییٰ (اور اسم منسوب) کوئی ہے، انہوں نے اسماعیل بن ابو خالد معمر بن کدام امام مالک بن انس سفیان (ثوری) اور امام ابوحنیفہ سے احادیث روایت کی ہیں، جبکہ ان سے ابو معمر صالح ابن مبارک اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں، اس کے بعد خطیب بغدادی نے ان کے بارے میں جرح و تعدیل کے حوالے سے جو کچھ بیان کیا گیا ہے، اس حوالے سے کلام کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: یہ ان افراد میں سے ایک ہیں، جنہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (139) اسحاق بن یوسف بن محمد

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو محمد ازرق واسطی ہے۔

خطیب بغدادی نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: انہوں نے سلیمان اعش سعید جریری زکریا بن ابوزائدہ سفیان ثوری اور شریک سے سماع کیا ہے، جبکہ ان سے امام احمد بن حنبل، یحییٰ بن معین، عمرو الناقد اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: اپنی جلالہ قدر اور امام احمد اور یحییٰ بن معین کا استاد ہونے کے باوصف، انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے بہت سی روایات نقل کی ہیں۔

خطیب بغدادی نے ان کے حالات کے آخر میں یہ تحریر کیا ہے: (مؤرخین نے) یہ بیان کیا ہے: اسحاق ازرق کا انتقال 195 ہجری میں ہوا، امام احمد بن حنبل نے ان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے جو روایات نقل کی ہیں، ان کا ذکر ان مسانید میں گزر چکا ہے، یہ امام بخاری اور امام مسلم کے بعض (دیگر) اساتذہ کے بھی استاد ہیں۔

### (140) اسحاق بن حاجب بن ثابت العدل

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: انہوں نے محمد بن بکار، ظلیل بن عمرو، بغوی اور ایک جماعت سے احادیث

روایت کی ہیں ان کا انتقال 199 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: یہ ان افراد میں سے ایک ہیں جنہوں نے امام ابوحنیفہ سے سماع کیا ہے اور ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

### (141) اسحاق بن سلیمان خراسانی

یہ خراسان کے فقہاء اور محدثین میں سے ایک ہیں انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (142) اسحاق بن بشر بخاری

یہ بخارا کے فقہاء میں سے ایک ہیں میں نے خطیب کی ”تاریخ“ میں ان کا تذکرہ نہیں پایا شاید یہ کبھی بغداد تشریف نہیں لے گئے تھے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: یہ ان افراد میں سے ایک ہیں جنہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (143) اسباط بن محمد بن عبد الرحمن

یہ اسباط بن محمد بن عبد الرحمن بن خالد بن میسرہ ہیں (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو محمد قرشی ہے۔

انہیں سائب سے نسبت والا حاصل ہے خطیب بغدادی نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: انہوں نے حواد بن سلیمان مطرف بن طریف مسعر بن کدام اور سفیان ثوری سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے قتیبہ بن سعید احمد بن حنبل سعید بن یحییٰ اموی احمد بن محمد بن یحییٰ بن سعید القطان اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

خطیب بغدادی نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: میں نے ان سے روایات نوٹ کی ہیں یہ ثقہ ہیں ان کا انتقال نامون الرشید کے عہد خلافت میں 186 ہجری میں ہوا ایک روایت کے مطابق ان کا انتقال 179 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام بخاری اور امام مسلم ”شیخ الشیوخ“ ہونے کے باوجود انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں خطیب کے بیان کے مطابق یہ امام احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین کی بھی استاد ہیں۔

### (144) اسد بن عمرو بن عاصم

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو منذر یحییٰ ہے یہ امام ابوحنیفہ کے شاگرد ہیں۔

خطیب بغدادی نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: انہوں نے ابراہیم بن جریر بن عبد اللہ امام ابوحنیفہ مطرف بن طریف یزید بن ابوزیاد اور جاج بن ارطاة سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے امام احمد بن حنبل محمد بن بکار احمد بن منیع اور حسن بن محمد زعفرانی نے روایات نقل کی ہیں۔

خطیب بغدادی بیان کرتے ہیں: یہ بغداد اور واسط کے قاضی رہے ہیں خطیب بغدادی نے یحییٰ بن معین کے بارے میں یہ

بات نقل کی ہے: انہوں نے ان کو ثقہ قرار دیا ہے حالانکہ ان سے اس کے برخلاف بھی منقول ہے ان کا انتقال 190 ہجری میں ہوا۔ (علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام احمد بن حنبل اور ان جیسے امام ابوحنیفہ کے کم سن (یا بالواسطہ) شاگردوں کا استاد ہونے کے باوجود انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے بہت سی روایت نقل کی ہیں یہ امام احمد کے استاد ہیں اس کا ذکر خطیب نے کیا ہے۔

### (145) ابو بکر بن عیاش

ان کے نام کے بارے میں اہل علم کے درمیان اختلاف ہے اکثر کا یہ کہنا ہے: ان کی کنیت ہی ان کا نام ہے جبکہ بعض حضرات کا یہ کہنا ہے: ان کا نام احمد ہے، بعض حضرات کا یہ کہنا ہے: ان کا نام عتبہ ہے۔

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں یہ تحریر کیا ہے: بعض حضرات کا یہ کہنا ہے: ان کا نام شعبہ ہے، لیکن یہ درست نہیں ہے، بعض حضرات کا یہ کہنا ہے: اور ان کا نام سالم ہے، امام بخاری تحریر کرتے ہیں: ابن شئی بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 193 ہجری میں ہوا۔ (علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: بعض حضرات کا یہ کہنا ہے: ان کا نام محمد بن عیاش ہے، بعض حضرات کا یہ کہنا ہے: ان کا نام مطرف ہے) (بہر حال) یہ ایک بڑے امام تھے ان کی کنیت معلوم ہے، لیکن ان کے نام (کا تعین نہیں ہو سکا) ”صحیحین“ میں ان سے منقول بہت سی روایات موجود ہیں

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: یہ ان افراد میں سے ایک ہیں جنہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (146) اسرائیل بن یونس بن ابواسحاق سمیعی

ابواسحاق کا نام عمرو بن عبداللہ ہمدانی ہے۔ خطیب بغدادی نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: انہوں نے اپنے دادا ابواسحاق سمیعی، سماک بن حرب، منصور بن معتمر، ابراہیم بن مہاجر، سلیمان اعش سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے وکیع بن جراح، عبدالرحمن بن مہدی، عبید اللہ بن موسیٰ، ابو نعیم فضل بن دکین اور ایک جماعت جن کا ذکر طویل ہوگا نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ 100 ہجری میں پیدا ہوئے، ان کا انتقال 160 ہجری میں ہوا، ایک روایت کے مطابق ان کا انتقال 161 ہجری میں ہوا اور ایک روایت کے مطابق 162 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: اسرائیل (نامی اس راوی) نے اپنی جلالت قدر، علم حدیث کے بڑے امام ہونے اور ”صحیحین“ کے مولفین ”شیخین“ (یعنی امام بخاری اور امام مسلم) کا ”شیخ الشیوخ“ ہونے کے باوجود ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں یہ امام احمد بن حنبل کے بھی اساتذہ میں سے ہیں۔

### (147) ابان بن ابو عیاش

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: یہ ابن فیروز، ابواسامیٰ بصری ہیں ان کے بارے میں شعبہ کی رائے اچھی رائے نہیں تھی۔

(علامہ خواری فرماتے ہیں: یہ حسن بصری کے اکابر شاگردوں میں سے ایک ہیں انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (148) ایوب بن ہانی

انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (149) احمد ابن ابی ظبیب

انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (150) اسماعیل بن ملحان

انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (151) اسماعیل نسوی

انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (152) اسماعیل بن بیاع سابری

انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (153) اسماعیل بن علبان

انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (154) اخضر بن حکیم

انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (155) الیسع بن طلحہ

انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (156) ابراہیم بن سعید

انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (157) ایض بن الاغر

انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خواری فرماتے ہیں: ایوب بن ہانی سے ایض بن اغربک یہ دس حضرات ایسے ہیں کہ مجھے بخاری کی "تاریخ

“خطیب بغدادی کی ”تاریخ“ یا حافظ ابن تجار کی ”تاریخ“ میں کہیں بھی ان کا تذکرہ نہیں ملا یہ ہو سکتا ہے کہ یہ حضرات کبھی بغداد تشریف نہ لائے ہوں (اسی لیے خطیب بغدادی نے اپنی ”تاریخ“ میں ان کا ذکر نہیں کیا)

### (158) اسحاق بن بشر بن محمد

یہ اسحاق بن بشر بن محمد بن عبد اللہ بن سالم ہیں (ان کی کنیت اور اسم منسوب ابو حذیفہ بخاری ہے۔ خطیب بغدادی تحریر کرتے ہیں: یہ بلخ میں پیدا ہوئے بخارا کہ وطن بنایا تو ان کا اسم منسوب اسی کی نسبت سے ہے۔ یہ ”المبتداء“ اور ”الفتوح“ نامی کتابوں کے مصنف ہیں انہوں نے محمد بن اسحاق بن یسار عبد الملک بن جریج سعید بن ابی عروبہ مقاتل بن سلیمان امام مالک بن انس سفیان ثوری اور اہل علم ائمہ میں سے بہت سے حضرات سے احادیث روایت کی ہیں۔ خطیب بغدادی تحریر کرتے ہیں: خراسانیوں کی ایک جماعت نے ان سے روایات نقل کی ہیں خلیفہ ہارون الرشید انہیں بغداد لے آیا تھا تو انہوں نے وہاں احادیث روایت کیں ان کا انتقال 206 ہجری میں ہوا۔ علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابو حذیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### فصل: ان مسانید میں سے بعض مسانید کے جامعین کا تذکرہ

### (159) احمد بن عبد اللہ بن احمد

یہ احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران ہیں ان کی کنیت ”ابو نعیم“ ہے یہ چوتھی سند کے جامع ہیں یہ اصفہانی ہیں یہ محمد بن یوسف فریابی زاہد (یعنی صوفی) کے نو اسے ہیں۔

حافظ ابو عبد اللہ بن تجار نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: یہ محمد بن کا تاج ہیں جلیل القدر اہل علم میں سے ایک ہیں روایت کا عالی ہونا حفظ فہم اور روایت ان میں جمع ہو گئے تھے ان کی طرف سفر کیا جاتا تھا اور ان کے دروازے پر لوگوں کا جھوم ہوتا تھا انہوں نے علم حدیث میں کئی کتابیں املاء کروائی ہیں جو مختلف علاقوں میں پھیل گئیں اور لوگوں نے ان سے نفع حاصل کیا ان کی عمر طویل ہوئی یہاں تک کہ پوتے داداؤں سے مل گئے (یعنی تین نسلوں نے ان سے استفادہ کیا)۔

انہوں نے اپنے شہر میں اپنے والد (ان کے علاوہ) ابو محمد بن عبد اللہ بن جعفر بن احمد بن فارس ابو القاسم بن سلیمان بن احمد بن ایوب طبرانی ابو شیخ عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن حسان قاضی ابو احمد محمد بن احمد بن ابراہیم بن سلیمان غسال ابو بکر محمد بن جعفر بن یثیم انباری ابو الحسن محمد بن مظفر بن موسیٰ حافظ ابو جعفر محمد بن حسن بن علی بلقطنی ابو بکر احمد بن جعفر بن حمدان قطعی ابو حسن علی بن عمر دارقطنی ابو حفص بن شاپن اور بہت سے افراد سماع کیا ہے جن کا ذکر ابن تجار نے ذکر کیا ہے۔

ابن تجار تحریر کرتے ہیں: ان (مذکورہ بالا حضرات) کے علاوہ انہوں نے بصرہ تستر بصرجان نیشاپور اور دوسرے شہروں میں بہت سے افراد سے بھی سماع کیا ہے جبکہ ائمہ اعلام نے ان سے روایات نقل کی ہیں۔

ابن تجار تحریر کرتے ہیں: ان سے ان کے سن پیداؤں کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا: میں

336 ہجری میں پیدا ہوا تھا (ابن نجار کہتے ہیں: ان کا انتقال محرم 430 ہجری میں ہوا۔ اس وقت ان کی عمر 93 برس 6 ماہ تھی۔ علامہ خواری فرماتے ہیں: ان مسانید میں چوتھی مسند ان کی مرتب کی ہوئی ہے جس کا ذکر ہم کتاب کے آغاز میں کر چکے ہیں۔

### (160) احمد بن محمد بن خالد بن غلی

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوبکر کلاعی ہے، ہم کتاب کے آغاز میں یہ ذکر کر چکے ہیں، یہ نویں مسند کے جامع ہیں۔ علامہ خواری فرماتے ہیں: یہ ”مسند“ احمد بن محمد بن خالد بن غلی کی طرف منسوب ہے، بظاہر یہ لگتا ہے کہ یہ ”مسند“ انہوں نے اپنے والد اور دادا کے حوالے سے محمد بن خالد وہابی سے روایت کی ہے اور اس کو (در اصل) محمد بن خالد وہابی نے جمع کر کے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے ان سے خالد بن غلی نے روایت کیا، ان سے ان کے صاحبزادے محمد نے روایت کیا، ان سے ان کے صاحبزادے احمد بن محمد بن خالد بن غلی نے روایت کیا، اس لئے روایت کے حوالے سے یہ ان کی طرف منسوب ہے، جمع کرنے کے حوالے سے نہیں ہے، کیونکہ اس میں محمد بن خالد وہابی کے علاوہ اور کسی سے روایت منقول نہیں ہے، اگر یہ ”مسند“ احمد بن محمد بن خالد کی جمع کردہ ہوتی، تو اس میں محمد بن خالد وہابی کے علاوہ کسی اور راوی کی نقل کردہ روایات بھی موجود ہوتیں، باقی اللہ بہتر جانتا ہے، محمد بن خالد وہابی کے حالات، ہم ”محمد“ نام کے امام ابوحنیفہ کے شاگردوں (سے متعلق فصل میں) گزر چکے ہیں۔

### فصل: ان کے بعد کے مشائخ کا تذکرہ

### (161) ابراہیم بن احمد بن محمد بن عبد اللہ

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابواسحاق طبری، مقری ہے۔ خطیب بغدادی نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے، یہ بغداد کے عادل گواہوں میں سے ایک ہیں، انہوں نے کوفہ، بصرہ، مکہ مدینہ، شام (یعنی مختلف شہروں میں گواہیاں دی ہیں) انہوں نے حج کے موقع پر مسجد حرام میں امامت بھی کی ہے، یہ اپنا سن پیدا نش چھپاتے تھے، یہ بات بیان کی گئی ہے: یہ 324 ہجری میں پیدا ہوئے تھے، ان کا انتقال 393 ہجری میں ہوا۔

### (162) ابراہیم بن اسحاق بن ابراہیم

یہ ابراہیم بن اسحاق بن ابراہیم بن بشر بن عبد اللہ ہیں (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابواسحاق حربی ہے، یہ ”مرو“ کے رہنے والے ہیں، یہ امام متقن اور معروف ہیں۔ خطیب بغدادی نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: انہوں نے فضل بن دکین، عقان بن مسلم، عبد اللہ بن صالح، علی بن جعد، ابن حبیش اور ایک جماعت سے سماع کیا ہے، جن کا ذکر طوالت کا باعث ہوگا، جبکہ ان سے قاضی ابوالحسن عمر بن حسن اشعری، محمد بن عبد اللہ شافعی، ابوبکر بن مالک قطیبی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ علم میں امام تھے، زہد میں سربراہ تھے، فقہ کے عارف تھے، احکام میں بصیرت رکھتے تھے، حدیث اور لغت کے حافظ تھے، انہوں نے بہت سی کتابیں تصنیف کی ہیں، جن میں سے ایک کتاب ”غریب الحدیث“ ہے، یہ 198 ہجری میں پیدا ہوئے اور 285 ہجری

میں انتقال کیا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں اپنے مشائخ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ کے شاگردوں کے واسطے سے امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(163) ابراہیم بن علی بن حسن

یہ ابراہیم بن علی بن حسن بن سلیمان بن سرتج ہیں (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابواسحاق باقلانی ہے۔ خطیب بغدادی تحریر کرتے ہیں: انہوں نے احمد بن عبداللہ برسی ابو قلابہ اور یزید بن یثیم سے روایات نقل کی ہیں جبکہ ان سے حافظ محمد بن مظفر نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: ان مسانید میں حافظ محمد بن مظفر اور دیگر حضرات نے ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(164) ابراہیم بن محمد مہدی بن عبداللہ

یہ ابراہیم بن محمد مہدی بن عبداللہ منصور بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب ہیں۔ (عباسی خلیفہ) محمد الامین بن (ہارون) الرشید کے قتل کے بعد بغداد میں ان کی بیعت کی گئی جب خلیفہ مامون الرشید نے امام علی رضا بن امام موسیٰ (کاظم) کو اپنا ولی عہد مقرر کیا تو بنو عباس ناراض ہو گئے کیونکہ انہیں یہ اندیشہ ہوا کہ اب ان کے خاندان سے حکومت رخصت ہو جائے گی تو انہوں نے 182 ہجری میں ابراہیم بن مہدی (نامی اس راوی) کی بیعت کر لی، لیکن یہ حکومت سے الگ رہے 183 ہجری کا سال انہوں نے روپوشی کے عالم میں گزار دیا 184 ہجری میں مامون الرشید بغداد آ گیا اس نے 190 ہجری میں انہیں پکڑ لیا، لیکن مامون نے انہیں معاف کر دیا اور بعد میں ہمیشہ ان کی تعظیم و توقیر ہوتی رہی ان کا انتقال 224 میں ہوا (عباسی خلیفہ) معتصم باللہ امیر المؤمنین نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: ہم نے ان کا ذکر اس لیے کیا ہے کیونکہ ان مسانید میں ان کا ذکر موجود ہے۔

(165) ابراہیم بن اسحاق بن قیس

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابواسحاق زہری قاضی کوئی ہے۔

خطیب بغدادی نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: یہ احمد بن محمد بن ساعد کے بعد خلیفہ ابو جعفر منصور کے شہر کے قاضی بنے تھے انہوں نے جعفر بن عون عمری احمد بن منصور سکونی، یعنی بن عبیدطناسی سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے ابو بکر ابن ابودنیا شعیب بن محمد دارع، یحییٰ ابن محمد بن صاعد اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں خطیب بغدادی بیان کرتے ہیں: یہ ثقہ بھلائی والے نیک آدمی تھے ان کا انتقال 279 ہجری میں ہوا۔

(166) ابراہیم بن محمد بن جعفر بن محمد

(ان کی کنیت) ابواسحاق ہے یہ "باقری" کے نام سے معروف ہیں۔

خطیب بغدادی نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: انہوں نے ابن یحییٰ بن عباس تظان اور ایک جماعت سے احادیث روایت کی ہیں، خطیب نے ان حضرات کے نام بھی تحریر کیے ہیں، جن میں سے ایک احمد بن کامل قاضی ہیں۔  
خطیب بغدادی نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: یہ صالح اور ثقہ تھے، ہم نے ان سے روایات نوٹ کی ہیں، ان کا انتقال 410 ہجری میں ہوا، انہیں امام ابوحنیفہ (کے مزار مبارک) کے قریب دفن کیا گیا۔

### (167) ابراہیم بن ولید بن ایوب

(ان کی کنیت) ابواسحاق ہے۔ انہوں نے ابو نعیم، یعنی اور ایک جماعت سے سماع کیا ہے، جن کے نام خطیب بغدادی نے نقل کیے ہیں، جن میں سے ایک یحییٰ الخانی ہیں، ان کا انتقال 272 ہجری میں ہوا۔

### (168) ابراہیم بن یحییٰ بن ابراہیم بن محمد بن حسن، ابو یثیم، فقیہ، کوفی

یہ ابراہیم بن یحییٰ بن ابراہیم بن محمد بن حسن ہیں، (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو یثیم، فقیہ، کوفی ہے۔

یہ بغداد تشریف لائے اور یہاں انہوں نے ایک جماعت کے حوالے سے احادیث روایت کیں، ان سے قاضی ابوالحسن جراحی اور محمد بن مظفر حافظ نے روایات نقل کی ہیں، ان کا انتقال 313 ہجری میں ہوا، ان کے جسد خاکی کو کوفہ لے جایا گیا اور وہاں ان کی تدفین عمل میں آئی، یہ ایسے فقیہ تھے کہ کوئی ان سے مقدم نہیں تھا۔

### (169) ابراہیم بن منصور بن موسیٰ سامری

خطیب بغدادی نے اپنی ”تاریخ“ میں ان کا ذکر کیا ہے، خطیب نے ایک مرفوع حدیث روایت کی ہے جس (کی سند) میں ان کا ذکر ہے۔

### (170) ابراہیم بن احمد بن عبد اللہ

(ان کی کنیت) ابواسحاق ہے، یہ قزوین کے قاضی ہیں۔

خطیب بغدادی تحریر کرتے ہیں: یہ حج پر جاتے ہوئے بغداد تشریف لائے تھے اور یہاں انہوں نے ایک جماعت کے حوالے سے احادیث روایت کیں، ان سے محمد بن مظفر حافظ معانی بن زکریا قاضی اور ابو حفص بن شاہن نے روایات نقل کی ہیں۔

### (171) ابراہیم بن حسین ہمدانی

خطیب بغدادی نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: یہ ابو مسرہ محمد بن حسین ہمدانی کے بھائی ہیں، یہ حج پر جاتے ہوئے بغداد تشریف لائے تھے اور یہاں انہوں نے محمد بن خالد وہبی، عبد الحمید بن عصام حر جانی کے حوالے سے احادیث روایت کیں، جبکہ ان سے محمد بن خالد اور ابوالقاسم طبرانی نے روایات نقل کی ہیں۔

### (172) ابراہیم بن اسماعیل

(ان کا لقب اور کنیت) زاہد (صوفی) صفار، ابواسحاق ہے۔



خطیب بغدادی نے اپنی "تاریخ" میں ان کا ذکر نہیں کیا، بظاہر یہ لگتا ہے، یہ بغداد نہیں آئے ہو گئے، یہ بخارا کے ائمہ میں سے ایک ہیں ان مسانید میں ان سے استاد ابو محمد بخاری نے روایات نقل کی ہیں۔

### (173) (احمد) ناصر لدین اللہ

یہ (احمد) ناصر لدین اللہ امیر المؤمنین ابو العباس بن ابو محمد حسن مستضیٰ باللہ ہیں۔

یہ (ابو عباس احمد) بن امام ابو مظفر بن یوسف بن مستجد باللہ بن امام ابو عبد اللہ محمد متقی لامر اللہ بن امام ابو عباس محمد بن ذخرۃ الدین بن امام ابو جعفر عبد اللہ قائم بامر اللہ بن امام ابو عباس احمد القادر باللہ بن اسحاق بن مقتدر باللہ جعفر بن معتضد باللہ احمد بن موافق ابو احمد بن متوکل علی اللہ بن مقتصد باللہ محمد بن ہارون الرشید بن محمد المہدی بن منصور ابو جعفر عبد اللہ بن محمد بن علی بن حضرت عبد اللہ بن حضرت عباس بن عبد المطلب ہے۔

575 ہجری میں ان کے والد کے انتقال کے بعد ان کی بیعت کی گئی اس وقت ان کی عمر 23 برس تھی، حافظ ابو عبد اللہ ابن نجار نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: دنیا کے لیے ان کی بیعت بڑی مبارک ثابت ہوئی، کیونکہ ان کے عہد خلافت میں اللہ تعالیٰ نے گرانی اور وباؤں کو ختم کر دیا، حالانکہ پہلے یہ دونوں چیزیں لوگوں اور علاقوں میں عام ہو چکی تھیں، ان کے زسنے میں بارشیں زیادہ ہونے کی وجہ سے پیداوار بھی خوب ہوئی، مشرق و مغرب کے تمام اسلامی علاقوں کے منبروں پر ان کے نام کا خطبہ پڑھا گیا، بڑے بڑے بادشاہوں اور سلاطین نے ان کی اطاعت کی، جو پہلے پیچھے رہ گئے تھے وہ ان کی فرمانبرداری میں داخل ہوئے، ان کی حکومت (ایک طرف) چین اور (دوسری طرف) انڈس کے دروازے کے علاقوں تک پھیل گئی۔

ان کا انتقال بیسٹے کی رات رمضان المبارک 622 ہجری میں ہوا، ان کا عہد خلافت 46 سال 11 مہینوں پر محیط ہے، ان کی عمر 67 سال 2 ماہ 21 دن تھی۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: ان مسانید میں سے دوسری سند میرے مشائخ نے ان کے حوالے سے مجھے روایت کی ہے۔)

### (174) احمد بن حنبل (امام)

یہ احمد بن حنبل بن ہلال بن اسد ہیں (ان کی کنیت) ابو عبد اللہ ہے۔

یہ محدثین کے امام سنت کا دفاع کرنے والے آزمائش پر صبر کرنے والے ہیں، خطیب بغدادی نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: یہ "مروزی الاصل" ہیں، ان کے حمل کے دوران ان کی والدہ بغداد آگئی تھیں، ان کی پیدائش بغداد میں ہوئی، یہاں انہوں نے علم حاصل کیا۔

انہوں نے اسماعیل بن علیہ امام محمد بن اور یس شافعی، محمد بن جعفر غندر، کعب بن جراح، سفیان بن عیینہ، ابو معاویہ، ضریر اور ایک جماعت سے سماع کیا ہے، ان سے بھی ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں، ان کا انتقال 241 ہجری میں ہوا، اس وقت ان کی عمر 70 برس تھی۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابو حنیفہ کے شاگردوں کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے

روایات نقل کی ہیں۔

### (175) احمد بن عبد اللہ بن احمد

(ان کی کنیت اور لقب) ابو الحسن بن بزار ہے، یہ ”ابن نقور“ کے نام سے معروف ہیں۔

خطیب بغدادی نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: انہوں نے ابو القاسم بن حنانہ علی بن عبد العزیز، علی بن عمر حری اور ابو طاہر متقن سے سماع کیا ہے، خطیب بغدادی بیان کرتے ہیں: میں نے ان سے روایات نوٹ کی ہیں، میں نے ”ابن نقور“ سے ان کے سن پیداؤں کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے بتایا: جمادی الاول 81 ہجری میں (میں پیدا ہوا تھا) ان کا انتقال 471 ہجری میں ہوا تھا۔

### (176) احمد بن محمد بن احمد بن غالب، ابو بکر، خوارزمی، المعروف بہ برقانی

یہ احمد بن محمد بن احمد بن غالب ہیں (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو بکر، خوارزمی ہے، یہ ”برقانی“ کے نام سے معروف ہیں۔ خطیب بغدادی نے ان کی بھرپور تعریف و توصیف بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہم نے اپنے مشائخ میں ان سے زیادہ متقن قرآن کا حافظ اور فقہ کا عارف کوئی اور شخص نہیں دیکھا، میں نے ازہری سے دریافت کیا: کیا آپ نے مشائخ میں برقانی سے زیادہ متقن کوئی شخص دیکھا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! خطیب کہتے ہیں: برقانی نے اپنے شہر یعنی خوارزم میں ابو العباس بن حمدان نیشاپوری، محمد بن علی حسانی، خوارزمی، احمد بن ابراہیم بن حباب، خوارزمی سے سماع کیا ہے، یہ بغداد شریف لائے اور یہاں محمد بن جعفر بن قاسم بندار، ابو علی بن صواف اور ایک جماعت سے سماع کیا، خطیب بغدادی بیان کرتے ہیں: میں نے انہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا: میری پیداؤں 336 ہجری کے آخر میں ہوئی، ان کا انتقال بدھ، یکم رجب 425 ہجری میں ہوا۔

### (177) احمد بن محمد بن یوسف بن محمد بن دوست

(ان کی کنیت اور لقب) ابو عبد اللہ بن بزار ہے، ایک روایت کے مطابق ان کا نام ”علاف“ ہے۔

خطیب بیان کرتے ہیں: انہوں نے محمد بن جعفر طبری، ابو عبد اللہ بن عباس قطان، احمد بن محمد بن ابوسعید دوری اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں، یہ بکثرت روایات نقل کرنے والوں میں سے ایک ہیں، ان سے حسن بن محمد بن خالد، حسن بن طاہر دقاق اور ابوقاسم ازہری نے روایات نوٹ کی ہیں، وہ بیان کرتے ہیں: میں نے محمد بن احمد شامی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میں نے ابن دوست علاف کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میری پیداؤں 323 ہجری میں ہوئی، ان کا انتقال 407 ہجری میں ہوا۔

### (178) احمد بن علی (خطیب بغدادی)

احمد خطیب بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی خطیب ہیں (ان کی کنیت) ابو بکر، حافظ ہے۔

یہ ”تاریخ بخارا“ اور ”تاریخ بغداد“ کے مصنف ہیں، حافظ ابو عبد اللہ ابن نجار نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: یہ ”نہر الملک“ کی ایک نواحی بستی ”ہیتیا“ میں پیدا ہوئے، ان کے والد ”دب ریحان“ کے خطیب تھے، ان کی نشوونما بغداد میں ہوئی، یہاں انہوں

نے یہاں کے مشائخ سے سماع کیا پھر انہوں نے بصرہ کا سفر کیا اور وہاں سماع کیا پھر خراسان کا سفر کیا اور وہاں ابن اصبم کے شاگردوں سے سماع کیا انہوں نے عراق میں سماع کیا اور پھر واپس بغداد آگئے وہاں موجود باقی مشائخ سے انہوں نے سماع کیا پھر یہ شام تشریف لے گئے یہ دمشق اور بیت المقدس آتے جاتے رہے عمر کے آخری حصے میں یہ بغداد آگئے اور دم آخر تک یہیں مقیم رہے یہاں انہوں نے اپنی تاریخ اور دوسری تصانیف روایت کیں۔

ابن نجاریان کرتے ہیں: ان کی 56 تصانیف ہیں جن میں سے صرف ”تاریخ بغداد“ 106 اجزاء پر مشتمل ہے۔  
ابن نجاریان کرتے ہیں: تراز بیان کرتے ہیں: خطیب بغدادی نے ہمیں یہ بات بتائی: میں 392 ہجری میں پیدا ہوا تھا (ابن نجاریان کرتے ہیں): ان کا انتقال ذوالحجہ 463 ہجری میں ہوا۔

### (179) احمد بن محمد بن صلت بن مغلّس حمّانی

خطیب بغدادی تحریر کرتے ہیں: انہوں نے ثابت بن محمد زاهد ابو نعیم فضل بن دینک عغان بن مسلم اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں جبکہ ان سے ابو عمرو بن سماک ابو علی بن صواف ابو نعیم بن محمد اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔  
خطیب بغدادی تحریر کرتے ہیں: کچھ حضرات کا یہ کہنا ہے: احمد بن صلت (نامی یہ راوی) احادیث ایجاد کرتا تھا خطیب بغدادی بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 380 ہجری میں ہوا۔

### (180) احمد بن محمد بن بشر

یہ احمد بن محمد بن بشر بن علی بن محمد بن جعفر ہیں (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو بکر مقری ہے۔  
خطیب بغدادی تحریر کرتے ہیں: یہ ”مرزوی الاصل“ ہیں انہوں نے محمد بن محمد باغندی سے روایات نقل کی ہیں۔

### (181) احمد بن محمد بن سعید بن عبد الرحمن

یہ احمد بن محمد بن سعید بن عبد الرحمن بن ابراہیم بن زیاد بن عبد اللہ بن عجلان ابو عباس کوئی ہمدانی المعروف یہ ”ابن عقده“ ہیں خطیب نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: ان کے دادا ”عجلان“ کو ”عبد الرحمن بن سعید ہمدانی“ سے نسبت ولاء حاصل تھی خطیب نے اپنی سند کے ساتھ یہ بات نقل کی ہے: امام دارقطنی فرماتے ہیں: اہل کوفہ اس بات پر متفق ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود کے زمانے سے لے کر ابو عباس ابن عقده کے زمانے تک ابن عقده سے بڑا حافظ الحدیث اور کوئی نہیں ہے۔  
امام دارقطنی نے یہ بھی کہا ہے: لوگوں کے پاس جو علمی ذخیرہ ہے ابن عقده اس سے واقف ہیں لیکن ابن عقده کے پاس جو معلومات ہیں لوگ ان سے واقف نہیں ہیں۔

خطیب بغدادی تحریر کرتے ہیں: ابو طیب احمد بن حسن بن ہرثمہ نے یہ بات بیان کی ہے: ایک مرتبہ ہم لوگ ابو عباس ابن عقده کے پاس موجود تھے ان کے پہلو میں ایک ہاشمی شخص موجود تھا اور ان کے پاس حافظان حدیث بھی موجود تھے تو ابن عقده نے اس ہاشمی شخص کی پشت پر ہاتھ رکھ کر یہ کہا: میں صرف ان کے خاندان سے منقول تین لاکھ روایت آپ کو سنا سکتا ہوں جو کسی اور سے منقول

نہیں ہوگی۔

خطیب بغدادی تحریر کرتے ہیں: (جوانی میں) یہ بغداد تشریف لائے اور یہاں انہوں نے ایک جماعت سے سماع کیا، خطیب نے ان حضرات کے اسماء ذکر کئے ہیں، پھر عمر کے آخری حصے میں یہ پھر بغداد تشریف لائے اور اپنے قدم مشائخ کے حوالے سے احادیث روایت کیں، خطیب نے ان کے اسماء بھی ذکر کیے ہیں۔

اکابر حافظان حدیث نے سے روایات نقل کی ہیں، جیسے ابوبکر جرجانی، عبداللہ بن عدی جرجانی، ابوالقاسم طبرانی، محمد بن مظفر، ابوالحسن دارقطنی، ابوجعفر بن شاپین اور ایک جماعت جن کے اسماء خطیب نے ذکر کیے ہیں۔

خطیب بیان کرتے ہیں: ”عقدہ“ ابوالعباس (نامی اس راوی) کے والد کا لقب تھا، انہیں یہ لقب اس لیے دیا گیا کیونکہ انہوں نے علم صرف اور علم نحو میں گہرا گادی تھی، وہ کوفہ میں قرآن اور (عربی زبان و) ادب کی تدریس کرتے تھے، خطیب نے یہ بات بھی بیان کی ہے، علم حدیث کے ماہرین، بعض اوقات باہمی مذاکرہ کے دوران یہ طے کر لیتے تھے کہ ابن عقدہ کی نقل کردہ روایت سے باہر نہیں جائیں گے۔

خطیب بیان کرتے ہیں: ابوعباس کا انتقال 332 ہجری میں ہوا، یہ 240 ہجری میں پیدا ہوئے تھے۔ (علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: ان مسانید کی اکثر احادیث کا مدار ابوعباس احمد بن محمد بن سعید ہمدانی کوئی، ابن عقدہ حافظ (نامی اسی راوی) پر ہے۔

### (182) احمد بن حسن بن خیرون

یہ احمد بن حسن بن خیرون بن ابراہیم ہیں (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوفضل باقانی ہے۔ حافظ ابوعبداللہ ابن نجار نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: انہوں نے بنفس نفیس بہت سے افراد سے سماع کیا ہے، ابن نجار کہتے ہیں: انہوں نے ابوعلی حسن بن احمد بن شاذان ابوقاسم عبدالملک بن محمد بن عبداللہ بن بشران، ابوبکر احمد بن محمد بن غالب خوارزمی برقانی، بشر بن عبداللہ رومی ابوعمر و عثمان بن محمد بن دوست علاف اور ایک مخلوق (یعنی بہت سے افراد) سے سماع کیا ہے۔

حافظ ابوبکر خطیب جو عمر میں ان سے بڑے ہیں (ان کے علاوہ) محمد بن عبدالہادی النصاری، ابوقاسم سمرقندی، اسماعیل بن ابوسعید صوفی، عبدالوہاب انماطی اور ان کے بھتیجے ابومنصور محمد بن عبدالملک بن خیرون نے ان سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن نجار بیان کرتے ہیں: میں نے ابوفضل بن خیرون (نامی اس راوی) کی تحریر میں یہ پڑھا ہے: میں جمادی الثانی 406 ہجری میں پیدا ہوا تھا (ابن نجار بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال رجب 488 ہجری میں ہوا تھا۔

### (183) احمد بن محمد بن علی قصری

ابن نجار نے اپنی ”تاریخ“ میں ان کا ذکر کیا ہے، اور ان کی کنیت ”ابوالحسین“ بیان کی ہے، وہ فرماتے ہیں: یہ ابوبکر احمد بن شاذان کی اساتذہ میں سے ہیں، ابن نجار بیان کرتے ہیں: ابن شاذان نے اپنے اساتذہ کی ”معجم“ میں ان کا ذکر کیا ہے، خطیب نے

بھی اپنی "تاریخ" میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ تحریر کیا ہے: "احمد بن محمد بن علی بن حسن" ہیں جو "ابن ہنی" کے نام سے معروف ہیں "ابن ہنیہ" کے محل کے رہنے والے ہیں خطیب نے یہ بھی بیان کیا ہے: "صدوق" تھے (خطیب کہتے ہیں): ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن علی (نامی راوی نے) نے میرے سامنے روایت بیان کی انہوں نے اس کے حوالے سے ہمارے سامنے ایک "مسند" (یعنی مرفوع) حدیث بیان کی۔

### (184) احمد بن عمر بن مرتضیٰ

یہ "شافعی فقیہ" ہیں (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو عباس قاضی ہے۔ خطیب بغدادی تحریر کرتے ہیں: یہ امام ہیں اور امام شافعی کے شاگرد ہیں انہوں نے بہت سی کتابیں تصنیف کی ہیں۔ انہوں نے حسن بن محمد زعفرانی ابو یحییٰ محمد بن سعید عطار علی بن حسن بن اشکاب سے تھوڑی سی روایت نقل کی ہیں۔ ان کا انتقال بغداد میں 306 ہجری میں 57 برس کی عمر میں ہوا۔

### (185) احمد بن عمر

یہ احمد بن عمر ابن زوج الحمرہ بن علی ہیں (جامع المسانید کے محقق نے حاشیہ میں وضاحت کی ہے: اس کا درست نام "احمد بن عمر بن روح الحمرہ" ہے ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو حسین نہروانی ہے۔ خطیب بغدادی نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: انہوں نے ابو حفص بن زیات، حسین بن محمد بن عبید، حسن بن جعفر ابو بکر بن شاذان اور ابو الحسن دارقطنی سے سماع کیا ہے۔

خطیب بیان کرتے ہیں: میں نے "نہروان" اور "بغداد" میں ان سے روایات نوٹ کی ہیں یہ صدوق ادیب عمدہ مذاکرہ کرنے والے بہترین بحث کرنے والے تھے میں نے ان سے ان کے سن پیدا کس کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا: میں 368 ہجری میں پیدا ہوا تھا (خطیب بیان کرتے ہیں): ان کا انتقال 445 ہجری میں بغداد میں ہوا۔

### (186) احمد بن حسن بن محمد

(ان کی کنیت) ابو نصر ہے اور یہ "شافعی" کے نام سے معروف ہیں خطیب بیان کرتے ہیں: یہ مروزی (الاصل) ہیں یہ بغداد شریف لائے تھے اور یہاں انہوں نے علی بن عیسیٰ مالینی کے حوالے سے احادیث روایت کیں یہ ثقہ تھے۔

### (187) احمد بن یحییٰ بن ابراہیم

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) مروزی ابو بکر ہے حافظ ابو عبد اللہ ابن خبار تحریر کرتے ہیں: یہ حج پر جاتے ہوئے بغداد شریف لائے تھے یہاں انہوں نے عبدالعزیز بن حاتم مروزی کے حوالے سے احادیث روایت کی تھیں ویسے انہوں نے ابو حسین محمد بن مظفر بن موسیٰ حافظ سے ان کی جمع کردہ "مسند ابو حنیفہ" روایت کی پھر انہوں نے ایک مسند (یعنی مرفوع حدیث) نقل کی ابو امام ابو حنیفہ کے واسطے سے (ان کی سند کے ساتھ) نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

## (188) احمد بن احمد بن عبد الواحد

یہ احمد بن احمد بن عبد الواحد بن احمد بن محمد بن عبید اللہ ہیں یہ (یعنی عبید اللہ) شریف بن محمد بن علی بن (عباسی خلیفہ) جعفر متوکل بن (عباسی خلیفہ) معتصم بن (عباسی خلیفہ) ہارون (الرشید بن (عباسی خلیفہ) مہدی بن (عباسی خلیفہ) ابو جعفر منصور بن محمد بن علی بن حضرت عبد اللہ بن (نبی اکرم ﷺ کے چچا) حضرت عباس بن عبد المطلب ہیں۔

(اس راوی کی کنیت اور لقب) ابوسعادات متوکل ہیں ابن نجار نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: میں نے ان کی اپنی تحریر میں ان کا یہ نسب دیکھا ہے یہ (بغداد کے) مغربی حصے "ترہ" میں رہتے تھے یہ حضرت معروف کرمی کے مزار (سے ملحق مسجد) کے امام تھے انہوں نے شریف ابو الغنائم عبد الصمد بن علی بن مامون ابو جعفر محمد بن احمد بن مسلمہ ابو قاسم علی بن احمد اور ابو بکر خطیب سے سماع کیا ہے۔ یہ 441 ہجری میں پیدا ہوئے اور ان کا انتقال 521 ہجری میں ہوا۔

## (189) احمد بن منصور بن سیار بن معارک

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو بکر رادی ہے خطیب تحریر کرتے ہیں: انہوں نے امام عبدالرزاق بن ہمام ابو نصر ہاشم بن قاسم علی بن جعد ابو حذیفہ مہدی یحییٰ بن بکیر اور ایک جماعت سے سماع کیا ہے انہوں نے (علم حدیث کی طلب میں) سفر بھی کئے (اور علم حدیث میں) کتابیں بھی تصنیف کی ہیں ان سے اسماعیل بن اسحاق قاضی ابو القاسم بغوی یحییٰ بن صاعد اور قاضی محاملی نے روایات نقل کی ہیں ابن ابی حاتم رازی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد کے ساتھ ان سے روایات نوٹ کی تھیں میرے والد انہیں ثقہ قرار دیتے ہیں۔

ان کی پیدائش 182 ہجری میں ہوئی اور انتقال 265 ہجری میں ہوا۔

## (190) احمد بن جعفر بن حمدان بن مالک قطعی

خطیب نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: یہ "قطیۃ الدقیق" میں رہتے تھے ان کا اسم منسوب اسی حوالے سے ہے انہوں نے ابراہیم بن اسحاق مزنی اسحاق بن حسن حربی عبد اللہ بن احمد بن حنبل اور ایک جماعت سے سماع کیا ہے خطیب نے ان سب کے نام تحریر کیے ہیں خطیب کہتے ہیں: یہ "کثیر الحدیث" تھے اور انہوں نے عبد اللہ بن احمد بن حنبل سے "مسند احمد" "تاریخ" اور کتاب "الزہد" اور "المسائل" روایت کی ہے ان سے امام دارقطنی ابو بکر برقانی خوارزمی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں عمر کے آخری حصے میں ان کی ذہنی حالت درست نہیں رہی تو ان کو یہ پتہ نہیں چلتا تھا کہ ان کے سامنے کیا پڑھا جا رہا ہے؟ ان کا انتقال 368 میں ہوا۔

## (191) احمد بن علی بن محمد بن احمد بن محلی

(ان کا لقب اور کنیت) بزار ابو سعود ہیں حافظ ابن نجار نے "تاریخ کبیر" میں اپنی سند کے ساتھ ان کے بھائی ابو نصر بن محلی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے قاضی ابو حسین محمد بن علی بن مہندی باللہ ابو الغنائم عبد الصمد بن علی بن مامون ابو جعفر

محمد بن احمد بن مسلمہ ابویعلیٰ محمد بن وشارح اور ایک جماعت سے سماع کیا ہے جن کے اسماء ابن نجار نے ذکر کیے ہیں وہ بیان کرتے ہیں: یہ 453 ہجری میں پیدا ہوئے اور ان کا انتقال 525 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خواری فرماتے ہیں: ان مسانید میں سے ”دسویں مسند“ کے جامع ”ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے ان سے روایات نقل کی ہیں۔

### (192) احمد بن محمد بن اسحاق

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابویعلیٰ شاشی ہے یہ امام ابوحنیفہ کے فقہی مسلک کے فقیہ (یعنی فقہ حنفی کے ماہر) ہیں انہوں نے بغداد میں رہائش اختیار کی اور وہاں احادیث روایت کیں۔

خطیب تحریر کرتے ہیں: قاضی ابوعبداللہ صمری فرماتے ہیں: کرخنی کے بعد (فقہ حنفی) کی تدریس کی ذمہ داری ان کے شاگردوں کی طرف منتقل ہو گئی جن میں سے ایک ابویعلیٰ شاشی ہیں یہ اس (یعنی کرخنی کے شاگردوں کی) جماعت کے بزرگ تھے جب ابوالحسن کرخنی کو فالج ہوا تو انہوں نے تدریس کی ذمہ داری ان کے سپرد کی اور فتویٰ نویسی کی ذمہ داری ابوبکر دامغانی کے سپرد کر دی کرخنی فرماتے ہیں: ہمارے پاس کوئی ایسا شخص نہیں آیا جو ابویعلیٰ سے بڑا حافظ الحدیث ہو۔

صمری بیان کرتے ہیں: ابویعلیٰ شاشی نے 344 ہجری میں وفات پائی۔

### (193) احمد بن عبداللہ بن نصر بن سحر بن عبداللہ بن صالح

یہ احمد بن عبداللہ بن نصر بن سحر بن عبداللہ بن صالح ہیں (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو عباس ذہلی ہے یہ بصرہ واسط اور دوسرے شہروں کے قاضی رہے ہیں۔

خطیب نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: انہوں نے یعقوب بن ابراہیم بن دورق، محمد بن عبداللہ مخزومی اور محمود بن خدائش سے روایات نقل کی ہیں جبکہ ان سے دارقطنی، معانی بن زکریا جریری نے روایات نقل کی ہیں ان کا انتقال 322 ہجری میں ہوا۔

### (194) احمد بن عیسیٰ بن جہور خشاب

خطیب بیان کرتے ہیں: انہوں نے عمر بن شبہ سے روایات نقل کی ہیں ان کی نقل کردہ روایات میں ”غریب روایات بھی ہیں ان کا انتقال 344 ہجری میں ہوا۔

### (195) احمد بن قاسم بن حسن مقبری

ان مسانید میں سے ”دسویں مسند“ کے جامع حافظ ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے ان سے روایات نقل کی ہیں۔

### (196) احمد بن صالح

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) مصری ابو جعفر ہے۔

خطیب بغدادی بیان کرتے ہیں: یہ ”طبری الاصل“ ہیں پھر یہ بغداد میں آگئے اور امام احمد بن حنبل کی ہم نشینی اختیار کی اور ان

کے ساتھ علم (حدیث کے بارے میں علمی) مذاکرہ کرتے رہے ان دونوں حضرات میں سے ہر ایک نے دوسرے سے روایت نوٹ کی ہیں امام احمد ان کی تعریف کیا کرتے تھے، خطیب بیان کرتے ہیں: انہوں نے ائمہ محمد بن اسماعیل بخاری ابو داؤد جستانی محمد بن یحییٰ ذہلی یعقوب بن سفیان اور ان کے پائے کے حضرات سے احادیث روایت کی ہیں (مطبوعہ کتاب میں اسی طرح ہے، لیکن شاید اصل جملہ یوں ہونا چاہیے کہ ان ائمہ نے اس راوی سے روایات نقل کی ہیں کیونکہ اس راوی سے تو امام احمد نے روایات نوٹ کی ہیں جو مذکرہ بالا ائمہ حدیث کے استاد ہیں۔)

یہ 170 ہجری میں پیدا ہوئے اور 248 ہجری میں وفات پائی۔

### (197) احمد بن عبداللہ بن محمد

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو علی کندی ہے، خطیب تحریر کرتے ہیں: یہ "ابن جراح کوئی" کے نام سے معروف ہیں، یہ "مصر" میں سکونت پذیر ہے، انہوں نے نعیم بن حماذ ابراہیم بن جراح کے حوالے سے احادیث روایت کی ہیں جبکہ ان سے قاضی حسین اتطاکی اور اتحقق بن ابراہیم انباری نے روایات نقل کی ہیں۔

### (198) احمد بن عبداللہ بن زیاد

(ان کی کنیت لقب اور اسم منسوب) ابو جعفر حداد بغدادی ہے۔ خطیب تحریر کرتے ہیں: انہوں نے ابو نعیم فضل بن دین، عفان بن مسلم اور مسلم بن ابراہیم سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے محمد بن مخلد اور ابو عیسا احمد بن عقدہ نے روایات نقل کی ہیں، خطیب کہتے ہیں: یہ ثقہ اور شہتہ تھے، ان کا انتقال 275 ہجری میں ہوا۔

### (199) احمد بن عبد الجبار سمری بغدادی

خطیب تحریر کرتے ہیں: انہوں نے قاضی ابو یوسف سے روایات نقل کی ہیں جبکہ ان سے عبد الملک بن محمد بن یاسین نے روایات نقل کی ہیں۔ خطیب بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن محمد بن سعید نے اس راوی سے حدیث روایت کی ہے اور اس کا نام احمد بن عیسیٰ بن حسن نقل کیا ہے جبکہ دیگر حضرات نے اس کا نام احمد بن محمد بن عیسیٰ بیان کیا ہے۔

### (200) احمد بن عبد الجبار عطار دی

خطیب تحریر کرتے ہیں: یہ "احمد بن عبد الجبار بن احمد بن محمد بن عمر بن عطار بن حاجب بن زرارہ تمیمی" المعروف بہ "عطاروی" ہیں، یہ کوئی ہیں، لیکن یہ بغداد آگئے تھے یہاں انہوں نے عبداللہ بن ادریس اودی، وکیع، ابو معاویہ ضریر اور یونس بن کبیر کے حوالے سے احادیث روایت کی ہیں، جبکہ ان سے ابو بکر بن ابودنیا، ابو قاسم بغوی، محاملی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں، ان کا انتقال 272 ہجری میں ہوا۔



## (201) احمد بن محمد بن زیاد بن ایوب

خطیب بغدادی تحریر کرتے ہیں: انہوں نے اپنے دادا زیاد (ان کے علاوہ) محمد بن منصور طوسی سے روایات نقل کی ہیں، جبکہ ان سے محمد بن مظفر حافظ محمد بن اسماعیل وراق نے روایات نقل کی ہیں ان کا انتقال 310 ہجری میں ہوا۔

## (202) احمد بن محمد بن عبداللہ بن زیاد قطان

(ان کی کنیت) ابوبہل ہے، خطیب فرماتے ہیں: یہ کوئی الاصل ہیں انہوں نے ”دارقطن“ ہی اقامت اختیار کی، انہوں نے ایک جماعت سے سے روایات نقل کی ہیں، خطیب نے ان حضرات کے اسماء تحریر کیے ہیں انہوں نے محمد بن جہم اور خلق کثیر سے روایات نقل کی ہیں، جبکہ ان سے ابوحنبل بن روزبہ ابوعلی بن شاذان اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں، یہ صدوق اور ادبیان کے ماہر تھے ان کا انتقال 350 ہجری میں ہوا۔

## (203) احمد بن حارث بن عبداللہ بن سہل

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعبداللہ زاہد (صوفی) نیشاپوری ہے۔ خطیب بیان کرتے ہیں: یہ بات بیان کی گئی ہے: یہ ”مروزی“ ہیں انہوں نے نیشاپور میں رہائش اختیار کی تھی، انہوں نے سفیان بن عیینہ، عبداللہ بن ولید عبدی ابوعامر عقدی ابوداؤد طیالسی، محمد بن عبداللہ طیالسی، کئی بن ابراہیم اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں، امام احمد بن حنبل کے زمانے میں نیج پر جاتے ہوئے بغداد تشریف لائے تھے اور یہاں انہوں نے احادیث روایت کی تھیں، امام احمد بن حنبل نے ان سے روایات نوٹ کی ہیں۔

## (204) احمد بن محمد بن ابراہیم بن سلفہ

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوطاہر سلفی، اصفہانی ہے، ابن نجار نے اپنی ”تاریخ“ تحریر کیا ہے: یہ محدث تھے، فقہ تھے اور اپنے زمانے میں ”شیخ اصہبان“ تھے انہوں نے رئیس ابوعبداللہ القاسم بن فضل بن احمد ثقفی ابوالحسن علی بن منصور بن علان کرخی ابوالنصر عبدالرحمن بن محمد بن یوسف ابوالفتح احمد بن محمد بن احمد بن سعد حافظ ابوسعید محمد بن محمد بن مطرز ابوعلی الحسن بن علی حداد ابوالعباس احمد بن عبدالقادر بن اسد الکاتب اور ان کے علاوہ ایک مخلوق (یعنی بہت سے افراد) سماع کیا ہے۔

اسی سلسلے میں انہوں نے بغداد کا بھی سفر کیا اور یہاں ابوظباب نصر بن محمد بن نصر قاری ابوعبداللہ حسین بن علی بن احمد بن سری ابومعانی ثابت بن بندار بن ابراہیم بقال ابوجون مبارک بن عبدالجبار صیرفی ابوبکر احمد بن علی طرابلسی ابوالقاسم علی بن حسین ربیع اور ان کے علاوہ خلق کثیر سے سماع کیا۔ انہوں نے حجاز کا بھی سفر کیا، انہوں نے مکہ مکرمہ مدینہ منورہ، کوفہ واسط، بصرہ، خوزستان، نجاوند، ہمدان، ساوۃ المری، قدوین، زنجبار میں سماع کیا، یہ آذربائیجان کے مختلف علاقوں میں بھی گئے، یہاں تک کہ ”در بند“ بھی گئے، ان علاقوں میں انہوں نے وہاں کے مشائخ سے روایات نوٹ کیں۔

یہ ”جزیرہ“ بھی گئے اور وہاں ”نصیبین“ اور دوسرے علاقوں میں سماع کیا، پھر یہ شام تشریف لے گئے، یہ دمشق میں داخل

ہوئے اور وہاں بہت سماع کیا، پھر مصری علاقوں میں داخل ہو گئے اور وہاں علم حدیث کا احیاء کیا، انہوں نے وہاں کے مشائخ کے سامنے احادیث پڑھیں اور ایک جماعت نے ان کے افادات کا سماع کیا، اس کے بعد اپنی وفات تک یہ اسکندریہ میں سکونت پذیر رہے۔

ابن نجار تحریر کرتے ہیں: ”حافظ“، ”مستن“، ”حجت“ اور سمجھدار تھے، ان کی عمر طویل ہوئی یہاں تک کہ کم سن افراد بڑوں سے مل گئے (یعنی ان سے دونوں نے استفادہ کیا) ابن نجار تحریر کرتے ہیں: حافظ عبدالقادر بن عبداللہ رباوی نے براہ راست ملاقات میں جب ”حمران“ میں مجھے ان کے حوالے سے اجازت عطا کی تو یہ بات بیان کی:

میرے استاد ابو طاهر سلفی نے ”اصہبان“ میں 488 ہجری سے 493 ہجری تک حدیث کا سماع کیا، پھر وہ بغداد تشریف لے گئے اور وہاں قیام پذیر ہوئے یہاں انہوں نے (493 ہجری سے) 499 ہجری تک سماع کیا

پھر وہ کوفہ تشریف لے گئے وہاں طویل عرصہ مقیم رہ کر سماع کرتے رہے، پھر وہ حج کرنے گئے اس کے بعد بغداد واپس آ گئے اور 500 ہجری تک یہاں مقیم رہے، انہوں نے حدیث، نحو، فقہ اور لغت کی تدریس کی

انہوں نے اکابر حافظان حدیث جیسے حافظ یحییٰ بن مندہ، محمد بن منصور سمعانی، ابوالنصر اصہبانی اور دیگر حضرات کے سامنے بذات خود احادیث پڑھ کر (ان سے اجازت حاصل کیں۔)

ابن نجار بیان کرتے ہیں: ان کی پیدائش 470 ہجری کے بعد کی ہے، ان کا انتقال جمعرات کے دن ربیع الثانی 576 ہجری میں 100 سال سے زیادہ عمر میں ہوا، ان کا پہلا سماع 485 ہجری میں (15 سال کی عمر میں ہوا تھا) اور انہوں نے 20 کی عمر تک پہنچنے سے پہلے ہی روایت نقل کرنا شروع کر دی تھیں۔

### (205) احمد بن عمر بن محمد بن عبد اللہ

(ان کی کنیت لقب اور اسم منسوب) صوفی، خوارزمی، خیونی، نجم الدین کبریٰ، ابوالجناح ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: ”یہ شیخ شیوخ الطریقہ“ اور ”برہان الحقیقہ“ ہیں، اپنے زمانے میں ”امام ائمۃ الحدیث“ تھے، میرے بھی استاد ہیں، میں نے اکثر ”اصول“ کا درس ان ہی سے لیا ہے، میں نے ”خوارزم“ میں 613 ہجری سے 617 ہجری تک ان سے سماع کیا تھا، جبکہ انہوں نے ”خوارزم“ میں ظہیر الدین ابو محمد محمود بن عباس بن ارسلان، نجم الدین محمد بن علی جوزقانی اور شمس الدین ابو فضائل محمد بن فضل اللہ سلاوی سے سماع کیا، انہوں نے خراسان اور عراق میں بہت سے افراد سے سماع کیا، جیسے ابوسعید عبداللہ بن عمر صفار مؤید بن علی طوسی، ابوجسن مسعود بن محمد جمال، ابومکارم احمد بن محمد بن محمد بن لبان، ابو محمد حسین بن مسعود فراء، یہ بغداد تشریف لائے اور یہاں کے مشائخ سے بھی سماع کیا، یہ شام تشریف لے گئے اور وہاں کے مشائخ سے سماع کیا، یہ اسکندریہ تشریف لے گئے اور وہاں شیخ ابو طاهر سلفی کے ساتھ 666 ہجری تک رہے، انہوں نے ان سے ان کی زیادہ تر مسوغات کا سماع کیا، انہوں نے اپنے مشائخ (اور ان کی روایات) کا تذکرہ کئی جلدوں میں کیا ہے۔

ربیع الاول 618 ہجری میں، خوارزم میں انہوں نے جام شہادت نوٹ کیا۔

**(206) احمد بن محمد بن علی**

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعلی نصیر فی المعروف بہ "اسوی" ہے۔  
خطیب تحریر کرتے ہیں: انہوں نے علی بن محمد بن زبیر کو فی اور عبداللہ بن اسحاق بن ابراہیم خراسانی سے سماع کیا ہے۔ خطیب بیان کرتے ہیں: ابوعبداللہ اسوی کا انتقال 394 ہجری میں ہوا۔

**(207) احمد بن تمیم**

خطیب تحریر کرتے ہیں: ابوالقاسم بن حجاج نے ان کے بارے میں یہ ذکر کیا ہے: یہ محمد بن مخلد کے پڑوس میں قیام پذیر ہوئے تھے انہوں نے موسیٰ بن اسحاق انصاری سے روایات نقل کی ہیں۔

**(208) احمد بن محمد بن یوسف بن سلیمان**

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعبداللہ شیبانی ہے خطیب تحریر کرتے ہیں: یہ ابوخض عمر بن شاہین کے نانا ہیں انہوں نے ربیع بن ثعلب، عبداللہ بن مطیع، مجاہد بن موسیٰ، ابوہام سکونی، حسن بن صباح اور ایک جماعت سے سماع کیا ہے ابن شاہین بیان کرتے ہیں: میرے والد نے یہ بات بیان کی ہے: میرے نانا احمد بن محمد بن یوسف کا انتقال 301 ہجری میں ہوا۔

**(209) احمد بن سعید بن ابراہیم**

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعبداللہ زباطی ہے خطیب تحریر کرتے ہیں: انہوں نے وکیع بن جراح، عبداللہ بن موسیٰ ہارون بن یزید، محمد بن اسحاق سے سماع کیا ہے یہ "سرخس" کے قاضی رہے ہیں بعد میں یہ "نیشاپور" آگئے اور انتقال تک وہیں مقیم رہے ان کا انتقال 273 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: ان مسانید میں انہوں نے حسن بن زیاد سے روایات نقل کی ہیں۔)

**(210) احمد بن محمد بن احمد بن منصور**

یہ "مقتبی" کے اسم منسوب سے معروف ہیں انہوں نے ابراہیم بن احمد بن جعفر جزری اور ایک جماعت سے سماع کیا ہے۔ خطیب بغدادی بیان کرتے ہیں: میں نے ان سے روایت نوٹ کی ہیں یہ صدوق اور ثقہ تھے۔  
میں نے ان سے ان کے سن پیدائش کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا: میں 367 ہجری میں پیدا ہوا تھا (خطیب بیان کرتے ہیں) ان کا انتقال 441 ہجری میں ہوا۔

**(211) احمد بن داؤد بن یزید بن ماہان**

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابویزید سختیانی ہے۔  
خطیب نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: انہوں نے بغداد میں رہائش اختیار کی تھی یہاں انہوں نے حسن بن سوار بغوی

ابراہیم بن یوسف جو عصام لمخی کے بھائی ہیں ان کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں ان سے عبد الصمد بن علی ابو بکر شافعی احمد بن محمد عقیلی نے روایات نقل کی ہیں۔

### (212) احمد بن محمد بن شعیب بن صالح بن حسین

(ان کی کنیت) ابو منصور ہے یہ بخارا کے رہنے والے ہیں۔

انہوں نے صالح بن محمد حامد بن سہل بخاری محمد بن حوشب بخاری زکریا بن یحییٰ محمد بن جریر طبری سے سماع کیا ہے خطیب تحریر کرتے ہیں: انہوں نے بغداد میں رہائش اختیار کی تھی اپنے انتقال تک یہ بغداد میں ہی احادیث روایت کرتے رہے ان کا انتقال 325 ہجری میں ہوا یہ 280 ہجری میں پیدا ہوئے تھے۔

### (213) احمد بن عبد الجبار بن احمد بن قاسم بن احمد

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) مروزی عمیر فی ابو سعید لثمی ہے یہ "ابن طیوری" کے نام سے معروف ہیں۔

حافظ ابن نجار نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: یہ ابو حسین مبارک بن عبد الجبار کے بھائی ہیں یہ ان سے چھوٹے تھے انہوں نے ابو بکر محمد بن علی خیاط ابو علی حسن بن احمد بن البدائس مختلف روایات (یعنی قرأتوں) میں قرآن کی تلاوت سیکھی انہوں نے اپنے بھائی کے افادات کے بڑے حصہ کا سماع ابو طالب محمد بن عبدان ابو محمد حسن بن محمد ضلال ابو اسحاق ابراہیم بن عمر بن احمد برکی ابو طیب طاہر بن عبد اللہ طبری ابو محمد حسن بن علی جوہری ابو الفضل محمد بن عبید اللہ بن محمد کوفی ابو الفتح عبد الملک بن عمر دارقطنی ابو الحسن محمد بن محمد بیضاوی ابو طالب محمد بن علی بن قاری ابو حسین محمد بن احمد بن خیر اور ابو ایک جماعت سے کیا جبکہ ان سے محمد بن ناصر بن معمر مبارک بن احمد انصاری ابو مظفر احمد بن احمد بن حمدی نے روایات نقل کی ہیں۔

ابن نجار نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: ہمارے استاد ابو قاسم ذور زین بن کامل خفاف یحییٰ بن اسعد بن یونس خبازان سے روایات نقل کرنے والے آخری افراد ہیں یہ "صدوق" تھے ان کا سماع صحیح تھا اور تحریروں (یعنی تحریری ورت میں موجود روایات) کی طرف بہت رہنمائی کرتے تھے۔

یہ 434 ہجری میں پیدا ہوئے اور ان کا انتقال 617 ہجری میں ہوا۔ (مطبوعہ نسخے میں اسی طرح ہے حاشیہ نگار نے وضاحت کی ہے: شاید یہاں 517 ہجری ہونا چاہیے تھا)

### (214) احمد بن حسن بن احمد بن محمد بن خداداد

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) باقلانی کرفی ابو طاہر ہے ابن نجار نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: یہ معرفت کثرت روایت زہد اور عبادت کے حوالے سے اپنے زمانے کا برمشائخ میں سے ایک تھے انہوں نے بہت زیادہ سماع کی اور پھر اس کو روایت بھی کیا انہوں نے طویل کتابیں روایت کی ہیں اور انہوں نے "سنین" کی ترتیب کے ساتھ ایک "تاریخ" بھی مرتب کی ہے جس میں احوال و واقعات درج کیے ہیں۔

ابن نجار بیان کرتے ہیں: میں نے اپنی اس کتاب میں زیادہ تر مواد (ان کی اس تاریخ سے) نقل کیا ہے انہوں نے ابوعلی حسن بن علی بن شاذان ابو قاسم عبد الملک بن محمد بن بشران ابو بکر برقانی ابو عبد اللہ احمد بن عبد اللہ بن حسین بن اسماعیل محاطی سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے ابو قاسم سرقدی ابو الوہاب انماطی نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: ان مسانید میں سے دسویں مسند کے جامع ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے ان سے روایات نقل کی ہیں۔

### (215) اسماعیل بن حماد بن امام ابو حنیفہ

خطیب بغدادی نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: ان کی کنیت "ابو حماد" اور ایک قول کے مطابق "ابو عبد اللہ" ہے یہ (بغداد کے) مشرقی حصے کے قاضی رہے (عباسی خلیفہ) محمد (امین) بن ہارون الرشید نے محمد بن عبد اللہ انصاری کو معزول کرنے کے بعد انہیں قاضی مقرر کیا تھا ایک طویل عرصہ تک یہ اس منصب پر فائز رہے پھر یہ بصرہ کے قاضی بنا دیے گئے آخر یحییٰ بن اسلم نے انہیں بھی معزول کر دیا۔

خطیب تحریر کرتے ہیں: محمد بن عبد اللہ فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کے زمانے سے لے کر آج کے زمانے تک کوئی ایسا شخص قاضی نہیں بنا ہے جو اسماعیل بن حماد بن ابو حنیفہ سے بڑا عالم ہو خطیب بیان کرتے ہیں: یہ اپنے دادا (امام ابو حنیفہ) کے فقہی مسلک کے فقہاء میں سے ایک تھے انہوں نے اپنے والد (حماد بن ابو حنیفہ ان کے علاوہ) مالک بن مغول عمر بن ذر محمد بن عبد الرحمن بن ابو ذؤبہ قاسم بن معن اور ابو شہاب حنطہ سے احادیث روایت کی ہیں جبکہ ان سے عسکان بن مفضل غلابی عمر بن ابراہیم ثقفی اسہل بن عثمان عسکلی نے روایات نقل کی ہیں خطیب بغدادی تحریر کرتے ہیں: ان کا انتقال 212 ہجری میں ہوا۔

### (216) اسحاق بن ابواسرائیل ابراہیم

اسحاق (نامی اس راوی) کی کنیت "ابو یعقوب" ہے یہ "مروزی الاصل" ہیں انہوں نے زائدہ بن قدامہ سے روایات نقل کی ہیں انہوں نے عبد القدوس بن حبیب شامی حماد بن زید محمد بن جابر یحییٰ عبد الوارث بن سعید ہشام بن یوسف صنعانی اور سفیان بن عیینہ سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے ابو یحییٰ صاعقہ یعقوب بن شیبہ محمد بن اسماعیل بخاری اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں ان کا انتقال 245 ہجری میں اور ایک روایت کے مطابق 250 ہجری میں اور ایک روایت کے مطابق 246 ہجری میں ہوا۔ (علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابو حنیفہ کے اصحاب سے روایات نقل کی ہیں۔

### (217) اسحاق بن عبد اللہ بن ابراہیم

یہ اسحاق بن عبد اللہ بن ابراہیم بن عبد اللہ بن سلمہ ہیں (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو یعقوب کوئی ہے خطیب نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: انہوں نے بغداد میں رہائش اختیار کی تھی یہاں انہوں نے محمد بن زیاد زیدی احمد بن ثابت محمد بن یوسف بن موسیٰ قطان یحییٰ بن معقل بن منصور اور ابو حاتم رازی کے حوالے سے احادیث روایت کیں ان سے ایک

جماعت نے روایات نقل کی ہیں انہوں نے ایک ’’مسند‘‘ تصنیف کی تھی انتقال تک یہ بغداد میں ہی قیام پذیر رہے ان کا انتقال 307 ہجری میں ہوا۔

### (218) اسحاق بن ابراہیم بن حاتم انباری

خطیب نے اپنی ’’تاریخ‘‘ میں ان کا ذکر کیا ہے انہوں نے سوید بن سعید سے روایات نقل کی ہیں جبکہ ان سے ابو عباس احمد بن عتقہ کوفی نے روایات نقل کی ہیں۔

### (219) اسحاق بن محمد بن مروان

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو عباس ہے خطیب بیان کرتے ہیں: یہ محمد بن جعفر بن محمد بن مروان کے بھائی ہیں (مطبوعہ نسخے میں اسی طرح تحریر ہے لیکن یہ جملہ شاید درست نہیں ہے) ان کا تعلق کوفہ سے ہے یہ بغداد تشریف لائے تھے اور یہاں انہوں نے اپنے والد کی روایات بیان کی تھیں ان سے محمد بن زوق حرّہ، محمد بن مظفر، محمد بن اسماعیل وراق نے روایات نقل کی ہیں ان کا انتقال 313 ہجری میں ہوا۔

### (220) اوریس بن علی مؤدب

خطیب نے اپنی ’’تاریخ‘‘ میں ان کا ذکر کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ 302 ہجری میں پیدا ہوئے جبکہ ان کا انتقال 393 ہجری میں ہو گیا تھا اور مامون تھے۔

### (221) اسماعیل بن احمد بن عمر بن اشعث

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوالقاسم سمرقندی ہے حافظ ابوالفرج بن عبدالرحمن جوزی بیان کرتے ہیں: ہمارے استاد ابوالقاسم سمرقندی دمشق میں 454 ہجری میں پیدا ہوئے انہوں نے وہاں کے مشائخ سے سماع کیا پھر بغداد تشریف لے آئے انہوں نے بغوی، میر، فینی، ابن مسلمہ اور خلق کثیر سے سماع کیا یہ ثقہ اور پرہیزگار تھے انہوں نے ’’جامع منصور‘‘ میں 300 سے زیادہ مجالس میں احادیث ائمہ کراوائی تھیں۔

ابوالعلاء ہمدانی فرماتے ہیں: خراسان اور عراق کے مشائخ میں سے میں کسی کو بھی ان کا ہم پلہ نہیں سمجھتا ہوں۔

ان کا انتقال 536 ہجری میں 82 برس 3 ماہ کی عمر میں ہوا۔

## باب: جن راویوں کے نام ”ب“ سے شروع ہوتے ہیں

### (222) حضرت بلال بن رباح رضی اللہ عنہ (صحابی رسول)

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: ان کی کنیت ”ابوعبدالکریم“ ہے ایک روایت کے مطابق ”ابوعمر“ ہے اور ایک روایت کے مطابق ”ابوعبداللہ“ ہے۔ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن ہیں انہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے نسبت ولاء حاصل ہے

### (223) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ (صحابی رسول)

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: ان کی کنیت ”ابوعمارہ“ ہے (ان کا اسم منسوب) انصاری حارثی ہے انہوں نے کوفہ میں رہائش اختیار کی امام بخاری نے اپنی سند کے ساتھ حضرت براء رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے 15 غزوات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شرکت کی ہے۔

امام بخاری نے اپنی سند کے ساتھ حضرت براء رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: غزوہ بدر کے وقت میں اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کسن تھے (اس لیے ہمیں اس میں شرکت کی اجازت نہیں ملی تھی)

### (224) حضرت بریدہ بن حصیب بن عبداللہ بن حارث بن اعرج

یہ صحابی رسول ہیں پہلے یہ مدینہ منورہ میں مقیم رہے پھر بصرہ تشریف لے آئے پھر خراسان تشریف لے گئے ان کا انتقال ”مر“ میں ہوا ان سے ان کے دو صاحبزادوں عبداللہ اور سلیمان نے سماع کیا ہے۔

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: (ان کے صاحبزادے) عبداللہ بن بریدہ بیان کرتے ہیں: میرے والد کا انتقال ”مر“ میں ہوا انہیں وہاں کے قلعہ میں دفن کیا گیا اور قیامت کے دن وہ اہل مشرق کے قائد اور ان کا نور ہو گئے۔

امام بخاری تحریر کرتے ہیں: عبداللہ بن بریدہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”میرے اصحاب میں سے جو بھی فرود جس بھی شہر میں انتقال کرے گا وہ قیامت کے دن ان لوگوں کا قائد اور ان کے لئے نور ہوگا“

امام بخاری بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال بزید کے دور حکومت میں ہوا دوسرے حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: ان کا انتقال 62 یا شاید 63 ہجری میں ”مر“ میں ہوا۔

**فصل: ان تابعین کا تذکرہ جن سے امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں روایات نقل کی ہیں**

(225) بہز بن حکیم بن معاویہ بن حیدہ

(ان کا اسم منسوب) قشیری بصری ہے، خطیب بغدادی نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: انہوں نے اپنے والد سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے ثوری، حماد بن سلمہ، ابو عاصم مروان اور ابن مبارک نے روایات نقل کی ہیں۔  
(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

(226) بیان بن بشر

(ان کی کنیت اسم منسوب اور لقب) ابو بشر کوفی، اجسی، معلم ہے بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے ثوری، شعبان اور ابو معاویہ نے روایات نقل کی ہیں۔  
(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

(227) بکر بن عبد اللہ بن عمرو بن ہلال

(ان کا اسم منسوب) حزنی بصری ہے امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے (بخاری بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال چودھری (106 ہجری) میں ہوا۔  
(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

**فصل: امام ابوحنیفہ کے ان شاگردوں کا تذکرہ جنہوں نے ان سے روایت نقل کی ہیں**

(228) بکر بن حنیس

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: انہوں نے ابو بدر طی سے روایات نقل کی ہیں۔  
(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔)

(229) بشر بن مفضل بن لاحق

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابواسامیل بصری ہے امام بخاری تحریر کرتے ہیں: انہوں نے داؤد بن ابوہند سے سماع کیا ہے بخاری کہتے ہیں: محمد بن محبوب نے یہ بات بیان کی ہے: ان کا انتقال 127 ہجری میں ہوا۔  
(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔)



(230) بکیر بن معروف

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں ان کا ذکر کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں: نیشاپور کے قاضی ابو معاویہ نے امام احمد کا یہ قول نقل کیا ہے: ان میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔)

(231) بلال بن ابولبلال مرداس قزاری

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں ان کا تذکرہ کیا ہے، انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

”اسلام کا آغاز غریب الوطنی کے عالم میں ہوا“

امام بخاری نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

”اے اللہ! یہ لوگ میرے اہل بیت ہیں، تو ان (سب سے) سے ناپاکی کو دور کر دے۔“

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام بخاری کے ”استاذ الاستاذ“ ہونے کے باوجود انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔)

(232) بشر بن زیاد

انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(233) بشر بن قیراط

انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(234) بقیہ بن ولید

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو محمد کلاعی، حضری ہے، بقیہ بن ولید (بن قاسم بن امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: انہوں نے بحیر بن سعید، محمد بن زیاد الہامی سے سماع کیا ہے۔)

امام بخاری نے اپنی سند کے ساتھ ابن مبارک کا یہ قول نقل کیا ہے: جب بقیہ اور اسماعیل بن عمیر جمع ہو جائیں، تو بقیہ میرے نزدیک زیادہ محبوب ہونگے، ان کا انتقال 177 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔)

## فصل: ان کے بعد کے مشائخ کا تذکرہ

### (235) بشر بن موسیٰ بن صالح

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابویعلیٰ اسدی ہے، خطیب بغدادی نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: انہوں نے روح بن عبادہ سے ایک حدیث کا سماع کیا ہے، حفص بن عمر مدنی سے ایک حدیث کا سماع کیا ہے (ان دونوں حضرات کے علاوہ انہوں نے) ہوزہ بن خلیفہ، خلاوہ بن یحییٰ، ابو عبد الرحمن مقرئ، خلف بن ولید، ابو نعیم فضل بن دکین اور ایک جماعت سے، بکثرت سماع کیا ہے، جن کے اسماء خطیب نے ذکر کئے ہیں، خطیب تحریر کرتے ہیں: یہ 190 ہجری میں اور ایک روایت کے مطابق 191 ہجری میں پیدا ہوئے، جبکہ ان کا انتقال 288 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابو حنیفہ کے شاگردوں سے روایات نقل کی ہیں۔)

### (236) بشر بن ولید قاضی

خطیب بغدادی نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: بشر بن ولید بن خالد، ابو ولید کندی نے امام مالک بن انس، عبد الرحمن بن سلیمان، صادم بن زید، صالح مری، شریک، عبداللہ اور قاضی ابو یوسف سے سماع کیا ہے۔

خطیب کہتے ہیں: یہ امام ابو یوسف کے شاگرد ہیں، انہوں نے ان سے علم فقہ حاصل کیا۔

ان سے احمد بن ولید بن ابان، احمد بن قاسم برقی، ابوالقاسم بغوی، عبید اللہ بن جعفر بن امین نے روایات نقل کی ہیں، ان کا مسلک بہترین طریقہ عمدہ تھا، بغداد کے مشرقی حصے میں، مہدی کے لشکر (یعنی فوجی چھاؤنی) میں 206 ہجری میں جب محمد بن عبد الرحمن مجزومی کو معزول کیا گیا، تو انہیں وہاں کا قاضی بنا دیا گیا، یہ اس عہدے پر دو سال کام کرتے رہے، پھر انہیں اس سے معزول کر کے ”مدینہ منورہ“ کا 210 ہجری میں قاضی مقرر کیا گیا، 213 ہجری تک یہ اس منصب پر فائز رہے، پھر انہیں اس عہدے سے بھی ہٹا دیا گیا، خطیب بیان کرتے ہیں: یحییٰ بن ائیم نے (عباسی خلیفہ) مامون الرشید سے یہ شکایت کی تھی: یہ (یعنی قاضی بشر) میرے فیصلوں کو نافذ نہیں کرتے ہیں، یحییٰ بن ائیم کو کیونکہ خلیفہ مامون الرشید کے دربار میں اثر و رسوخ حاصل تھا، اس لیے خلیفہ نے اسے اپنے ساتھ اپنی مسند پر بٹھایا، پھر قاضی بشر کو بلوایا اور ان سے کہا: یحییٰ نے آپ کی شکایت کی ہے، اس کا کہنا ہے، آپ اس کے فیصلے نافذ نہیں کرتے ہیں، قاضی بشر نے جواب دیا: امیر المؤمنین! میں نے خراسان میں ان کے بارے میں (لوگوں سے) دریافت کیا، تو اس کے شہر اور اس کے نواحی علاقوں میں کسی نے بھی اس کی تعریف نہیں کی، اس پر مامون نے چلا کر کہا: تم چلے جاؤ! جب وہ وہاں سے چلے گئے، تو یحییٰ بن ائیم نے خلیفہ سے کہا: امیر المؤمنین! آپ نے اس کو سنا؟ آپ اسے قاضی کے عہدے سے ہٹا دیں تو خلیفہ مامون نے کہا: (یہ اتنا ایماندار شخص ہے) کہ اس نے تمہارے معاملے میں میرا بھی خیال نہیں کیا، ایسے شخص کو میں کیسے معزول کر سکتا ہوں؟ تو خلیفہ نے انہیں معزول نہیں کیا۔

خطیب نے اپنی سند کے ساتھ بشر بن ولید کا یہ بیان نقل کیا ہے: (ایک مرتبہ) سفیان بن عیینہ کے پاس ہم موجود تھیں ان کے

سامنے ایک پیچیدہ مسئلہ آیا تو انہوں نے دریافت کیا: کیا یہاں امام ابوحنیفہ کا کوئی شاگرد موجود ہے؟ انہیں بتایا گیا: بشر موجود ہیں تو سفیان نے کہا: آپ اس مسئلے کا جواب دیں، میں نے اس کا جواب دیا سفیان نے کہا: دین کی سلامتی اسی میں ہے کہ (اس نوعیت کے مسائل) فقہاء کے سپرد کر دیے جائیں۔

خطیب تحریر کرتے ہیں: بشر بن ولید روزانہ 200 رکعات نوافل ادا کیا کرتے تھے فاج کا شکار ہو جانے کے بعد بھی وہ انہیں ادا کرتے رہے، خطیب بیان کرتے ہیں: امام ابو یوسف کے شاگرد قاضی بشر بن ولید جنہیں فاج ہو گیا تھا ان کا انتقال 288 ہجری میں 67 برس کی عمر میں ہوا۔

### (237) بدر بن ہشیم بن خلف

یہ بدر بن ہشیم بن خلف بن خالد بن راشد بن ضحاک بن نعمان بن عمرو بن نعمان بن منذر ہیں (ان کا اسم منسوب) قاضی، کوئی ہے خطیب بیان کرتے ہیں: یہ بغداد شریف لائے تھے یہاں انہوں نے ابو کریب محمد بن علاء ہارون بن اسحاق قسطنطینی ابو عمرو بن حیوہ ابو حفص بن شامین، یوسف تو اس، علی بن عیسیٰ وزیر اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں، یہ ثقہ اور عمر رسیدہ افراد میں سے ایک ہیں۔

خطیب تحریر کرتے ہیں: عمر بن احمد واعظ بیان کرتے ہیں: قاضی بدر بن ہشیم کا کہنا ہے: میں نے کسی ایسے بزرگ سے روایات نوٹ نہیں کی ہیں جو ان سے زیادہ عمر رسیدہ ہو (خطیب کہتے ہیں): مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: ان کا انتقال 116 برس کی عمر میں ہوا وہ بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 317 ہجری میں ہوا۔

خطیب نے اپنی سند کے ساتھ ان کا یہ بیان نقل کیا ہے: 215 ہجری میں میں اپنے والد کے ساتھ مامون کے ایک عامل (ریاستی اہلکار) کے پاس گیا تھا اور (اس کے ٹھیک 100 سال بعد) مجھے 315 ہجری میں (اس وقت کے) وزیر یعنی علی بن عیسیٰ کے پاس جانے کا اتفاق ہوا۔

## باب: جن راویوں کے نام ”ت“ سے شروع ہوتے ہیں

(238) حضرت تمیم بن اوس داری رضی اللہ عنہ (صحابی رسول)

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں ان کا ذکر کیا ہے، انہوں نے اپنی سند کے ساتھ ان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”یہ دین وہاں (یعنی دنیا کے آخری کونے) تک پہنچے گا جہاں تک رات پہنچتی ہے۔“  
بخاری کہتے ہیں: یہ حضرت ابو ہند داری رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں، انہوں نے شام میں رہائش اختیار کی تھی۔  
(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: ان کا ذکر اس کتاب (جامع المسانید) میں ہوا ہے۔)

(239) تمیم بن سلمہ سلمی کوفی

یہ ”تابعی“ ہیں، امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں ان کا ذکر کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی زیارت کی ہے، جبکہ غمش نے ان سے سماع کیا ہے۔  
(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: ان کا ذکر اس کتاب (جامع المسانید) میں ہوا ہے۔)

(240) تمام بن مسکین

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: ان کا ذکر اس کتاب (جامع المسانید) میں ہوا ہے، بخاری اور خطیب نے اپنی اپنی ”تاریخ“ میں ان کا ذکر نہیں کیا ہے۔)

(241) تمیم بن منصر

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: ان کا ذکر اس کتاب (جامع المسانید) میں ہوا ہے، یہ افراد میں سے ہیں، جنہوں نے ان مسانید میں روایات نقل کی ہیں، اور ان دونوں صاحبان (یعنی بخاری اور خطیب) نے اپنی اپنی ”تاریخ“ میں ان کا ذکر نہیں کیا ہے۔)

## باب: جن راویوں کے نام ”ث“ سے شروع ہوتے ہیں

### (242) حضرت ثابت بن قیس بن شماس (صحابی رسول)

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے انہوں نے ایک مسند (یعنی مرفوع) حدیث نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”ابوبکرؓ اچھا آدمی ہے، عمرؓ اچھا آدمی ہے، ابو سعیدؓ اچھا آدمی ہے، اسید بن حضیرؓ اچھا آدمی ہے، ثابت بن قیس بن شماسؓ اچھا آدمی ہے۔“

بخاری بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیقؓ کے عہد خلافت میں انہوں نے جنگ یمامہ میں حصہ لیا اور جام شہادت نوش کیا

### (243) حضرت ثعلبہ بن حکم (صحابی رسول)

(ان کا اسم منسوب) ”لیثی“، اور ایک روایت کے مطابق ”حشنی“ ہے یہ ”صحابی“ ہیں۔ امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: حضرت ثعلبہ بن حکم لیشیؓ کو صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے ان کے بارے میں یہ بات منقول ہے: صحابہ کرام نے انہیں گرفتار کر لیا تھا اس وقت یہ نوجوان تھے بخاری کہتے ہیں: ایک روایت کے مطابق یہ غزوہ حنین کا واقعہ ہے اور یہی روایت درست ہے۔

### (244) ثابت بن ابوبندار بن ابراہیم بن بندار

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوالعالی دینوری ہے حافظ ابن بخاری بیان کرتے ہیں: ان کے دادا ابراہیمؓ ”دینور“ میں صحابی تھے اسی وجہ سے ان کا ایک اسم منسوب ”حمای“ ہے یہ بغداد میں بازار مارستان میں رہتے تھے انہوں نے بکثرت سماع کیا اور اپنے ہاتھوں سے روایات نوٹ کیں انہوں نے ابوعلی حسن بن احمد بن شاذانؓ ابوبکر احمد بن محمد بن غالب برقانیؓ ابوقاسم عبداللہ بن احمد صیرفیؓ عمرو عثمانؓ یہ دونوں محمد بن عبداللہ بن بشران کے صاحبزادے ہیں ابوالقاسم عبدالملک بن محمد بن عبداللہ بن بشران اور ایک جماعت سے سماع کیا ہے ان سے ان کے صاحبزادے یحییٰ (ان کے علاوہ) ابوقاسم سمرقندیؓ عبد الوہاب انماطی اور ابن خسرو دہلی نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ 410 ہجری میں پیدا ہوئے اور 498 ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔

## باب: جن راویوں کے نام ”ج“ سے شروع ہوتے ہیں

### (245) حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ (صحابی رسول)

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو عمرو، بجلی ہے۔

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: یہ کوفہ میں رہے ہیں۔ امام بخاری نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

”جب میں مدینہ کے قریب پہنچا تو میں نے اپنی سواری کو بٹھالیا اپنا سامان کھول کر قیمتی لباس نکال کر پہنا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔“

### (246) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ (صحابی رسول)

امام بخاری تحریر کرتے ہیں: حضرت جابر بن سمرہ سواہلی رضی اللہ عنہ کوفہ میں رہے ہیں انہوں نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

”میں 100 سے زیادہ مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل میں بیٹھا ہوں۔“

### (247) حضرت جندب بن عبداللہ ازدی رضی اللہ عنہ (صحابی رسول)

خطیب تحریر کرتے ہیں: یہ اہل کوفہ میں شمار ہوتے ہیں انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگ نہروان میں شرکت کی تھی انہوں نے اس جنگ کے واقعات روایت کیے ہیں پھر خطیب نے اپنی سند کے ساتھ ان کے حوالے سے وہ واقعات روایت کیے ہیں۔

### (248) جعفر بن محمد بن علی (امام جعفر صادق)

یہ جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابوطالب (امام جعفر صادق) ہیں ان کی کنیت (اور اسم منسوب) ابو عبداللہ ہاشمی ہے۔

امام بخاری تحریر کرتے ہیں: انہوں نے اپنے والد (امام محمد باقر) سے سماع کیا ہے ان سے امام مالک ثوری اور شعبہ نے سماع کیا ہے۔ ابراہیم بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 140 ہجری میں ہوا یہ 80 ہجری میں حجاز میں پیدا ہوئے تھے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

### (249) حضرت جعفر طیار بن ابوطالب

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں ان کا ذکر کیا ہے انہوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی انہوں نے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے

زمانہ اقدس میں ”جنگ مونیہ“ میں جام شہادت نوش کیا۔

## فصل: ان تابعین کا تذکرہ جن سے امام ابوحنیفہ نے روایات نقل کی ہیں

(250) جبلمہ بن حکیم

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں ان کا ذکر کیا ہے، یہ کوئی ہیں انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سماع کیا ہے، مسعر بن کدام نے ان سے روایات نقل کی ہیں۔

بخاری بیان کرتے ہیں: یحییٰ بن قطان فرماتے ہیں: یہ ثقہ ہیں سفیان اور شعبہ انہیں ثقہ قرار دیتے تھے۔  
(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

(251) جواب بن عبداللہ تیمی

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: (یہ) جواب بن عبداللہ (ہیں) ان کا لقب اور اسم منسوب (اعوز کوئی (ہے) انہوں نے یزید بن شریک اور معروف بن سوید سے سماع کیا ہے، جبکہ ابواسحاق شیبانی اور مسعر نے ان سے روایات نقل کی ہیں، سفیان بیان کرتے ہیں: میں نے انہیں دیکھا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

(252) جامع بن ابوراشد

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں ان کا ذکر کیا ہے، بخاری کہتے ہیں: یہ جامع بن ابوراشد صیرفی، کوئی ہیں جو ”ربیع“ کے بھائی ہیں انہوں نے ابوداؤد اور زید بن اسلم سے روایات نقل کی ہیں، جبکہ ان سے ثوری نے روایات نقل کی ہیں وہ کہتے ہیں: جامع بن ابوراشد میرے نزدیک عبدالملک بن اعین سے زیادہ محبوب ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

(253) جوہیر بن سعید کوفی

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں ان کا ذکر کیا ہے، بخاری کہتے ہیں: یہ جوہیر بن سعید کوفی ہیں، یعنی اصل میں (بلخ کے رہنے والے) ہیں، یہ مفسر ہیں اور شحاک کے شاگرد ہیں۔ علی نے مجھے یہ بتایا: یحییٰ فرماتے ہیں: میں جوہیر کو ثقہ سمجھتا ہوں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

(254) جامع بن شداد

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: یہ جامع بن شداد ہیں (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوصخر، محاربی، کوئی ہے، انہوں نے طارق بن عبداللہ اور اسود بن ہلال سے سماع کیا ہے، جبکہ ثوری نے ان سے سماع کیا ہے۔

ابو نعیم بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 118 ہجری میں ہوا انہوں نے بصرہ میں حماد بن زید سے اور صفوان بن حرب سے سماع کیا ہے۔  
(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے امام ابو حنیفہ سے روایت نقل کی ہیں۔)

**فصل: امام ابو حنیفہ کے وہ اصحاب جنہوں نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں**  
**(255) جنادہ بن سلم**

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں ان کا ذکر کیا ہے بخاری کہتے ہیں: یہ جنادہ بن سلم عامری کوفی ہیں۔ انہوں نے قتادہ اور حجاج سے سماع کیا ہے جبکہ عمران بن میسرہ اور محمد بن مقاتل نے ان سے سماع کیا ہے۔  
(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: یہ ان افراد میں سے ایک ہیں جنہوں نے امام ابو حنیفہ سے ان مسانید میں روایات نقل کی ہیں۔)

**(256) جارود بن یزید**

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو علی عامری نیشاپوری ہے امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں ان کا ذکر کیا ہے بخاری کہتے ہیں: جارود بن یزید نیشاپوری ”منکر الحدیث“ ہے ابن اسامہ نے اس پر جھوٹا ہونے کا لازم عائد کیا ہے اس نے بہز اور عمر بن ذر سے روایات نقل کی ہیں۔  
(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابو حنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔)

**(257) جریر بن عبد الحمید**

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں ان کا ذکر کیا ہے بخاری کہتے ہیں: یہ جریر بن عبد الحمید ہے (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو عبد اللہ نسبی، کوفی رازی ہے۔ انہوں نے منصور بن معتمر سے سماع کیا ہے بخاری کہتے ہیں: علی بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 187 ہجری میں ایک روایت کے مطابق 188 ہجری میں ہوا انہوں نے یہ بات بھی بیان کی ہے: جریر بیان کرتے ہیں: میں اسی سال پیدا ہوا جس سال حسن بصری کا انتقال ہوا یعنی 110 ہجری میں پیدا ہوا تھا۔  
(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: یہ ان افراد میں سے ایک ہیں جنہوں نے امام ابو حنیفہ سے ان مسانید میں روایات نقل کی ہیں۔)

**(258) جعفر بن عون**

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: یہ جعفر بن عون بن جعفر بن عمرو بن حریت ہیں (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو عون مخزومی، کوفی قرظی حرضی ہے۔  
امام بخاری بیان کرتے ہیں: عبد الصمد فرماتے ہیں: ان کا انتقال 207 ہجری میں ہوا تھا انہوں نے ابو عمیس، یحییٰ بن سعید



ہشام بن عروہ اور کبیت بن ابی وائل سے سماع کیا ہے۔ یو بات بیان کی جاتی ہے: انہوں نے علی (نامی محدث) سے بھی سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (259) جریر بن حازم

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو نصر ازدی، بھٹکی، بھری ہے۔ انہوں نے ابو جہا اور ابن سیرین سے سماع کیا ہے، جبکہ ثوری اور ابن مبارک نے ان سے روایات نقل کی ہیں، بخاری بیان کرتے ہیں: ابن محبوب نے مجھے یہ بات بتائی ہے: ان کا انتقال 170 ہجری میں ہوا (علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: اپنی جلالت قدر کے باوصف انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### فصل: ان کے بعد والے حضرات کا تذکرہ

### (260) جعفر بن محمد بن احمد بن ولید باقلانی

خطیب نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: ان کی کنیت "ابو الفضل" ہے۔

انہوں نے محمد بن اسحاق صغانی، علی بن داؤد قطری، احمد بن ولید نعام، عبد اللہ بن محمد، کافی، عبد اللہ بن رواح مدائنی سے سماع کیا ہے، جبکہ ان سے ابو بکر بن مالک، طبعی، عبد العزیز بن جعفر جری، ابو فضل زہری، ابن شاپین اور یوسف قواس نے روایات نقل کی ہیں۔ ان کا انتقال 325 ہجری میں ہوا۔

### (261) جعفر بن محمد بن حسن بن ولید بن سلک

خطیب نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو عبد اللہ صفار، قطری ہے۔

خطیب بیان کرتے ہیں: ابو القاسم بن صلاح نے ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے 328 ہجری میں حسن بن عرفد کے حوالے سے روایات نقل کی تھیں۔

### (262) جعفر بن علی بن سہل حافظ

خطیب نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو محمد دقاق، دوری، حافظ ہے۔

انہوں نے ابو اسماعیل ترمذی، محمد بن زکریا علاف، ابراہیم بن اسحاق حربی اور ان کے طبقے کے ان جیسے افراد سے سماع کیا ہے، جبکہ ان سے عبد اللہ بن ابراہیم اور ابن غطریف نے روایات نقل کی ہیں، ان کا انتقال 330 میں ہوا۔

### (263) جعفر بن محمد

(ان کی کنیت اور لقب) ابو محمد، وراق ہے، خطیب بیان کرتے ہیں: انہوں نے ابو سعید قاسم بن سلام سے، جبکہ ان سے محمد بن خالد

نے روایات نقل کی ہیں۔ ان کا انتقال 171 میں ہوا۔

### (264) جعفر بن احمد بن حسین

یہ جعفر بن احمد بن حسین بن احمد بن جعفر ہیں (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو محمد مقرئ ہے اور یہ ”ابن سراج“ کے نام سے معروف ہیں۔

انہوں نے ابو علی حسن بن احمد بن شاذان ابو قاسم عبید اللہ بن عمر بن احمد بن شاہین ابو محمد حسن بن محمد خلیل ابو اسحاق ابراہیم بن عمر برکی ابو حسین علی بن عمر قزوینی ابو قاسم محسن بن علی تنوخی ابو محمد حسن بن علی جوہری اور ایک جماعت سے بکثرت سماع کیا ہے۔ حافظ ابن نجار نے اپنی ”تاریخ“ میں ان حضرات کا ذکر کیا ہے وہ کہتے ہیں: انہوں نے مکہ مکرمہ کا سفر کیا اور وہاں ایک جماعت سے سماع کیا پھر یہ شام تشریف لے گئے انہوں نے دمشق میں ابو محمد عبدالعزیز بن احمد کتانی اور ابو بکر خطیب سے سماع کیا پھر یہ مصر تشریف لے گئے اور وہاں انہوں نے ابو محمد حسن بن عبدالعزیز بن خراب ابو اسحاق ابراہیم بن سعید حبال اور ان کے علاوہ دیگر حضرات سے سماع کیا انہوں نے بہت سی روایات نوٹ کیں۔

حافظ ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے اپنی مسند میں جو ان مسانید میں ”دسویں مسند“ ہے ان سے روایات نقل کی ہیں۔ حافظ (ابن خسرو بلخی) بیان کرتے ہیں: یہ 416 ہجری میں پیدا ہوئے اور ان کا انتقال 500 ہجری میں ہوا۔ باقی اللہ بہتر

جانتا ہے۔

## باب: جن راویوں کے نام ”ح“ سے شروع ہوتے ہیں

(265) حضرت امام حسن بن علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ (صحابی رسول)

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو محمد ہاشمی ہے، انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ”ساع“ کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے درمیان ایک طہر کا فاصلہ تھا۔

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کا انتقال 51 ہجری میں ہوا اس وقت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی حکومت کے دس سال گزر چکے تھے۔

(266) حضرت امام حسین بن علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ (صحابی رسول)

امام بخاری بیان کرتے ہیں: (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو عبد اللہ ہاشمی ہے۔ بخاری نے اپنی سند کے ساتھ عاصم بن کلیب کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے خواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اس کے بعد میں نے وہ خواب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو سنا تو انہوں نے دریافت کیا: جب تم نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو دیکھا تھا تو کیا اب تمہیں ان کا چہرہ یاد ہے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! اللہ کی قسم اوہ ایک وجیہہ وکلیل فرد تھے تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہم انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہہ قرار دیا کرتے تھے۔

انہیں عاشورہ کے دن شہید کر دیا گیا اس وقت ان کی عمر 58 سال تھی۔

امام جعفر (صادق) بن محمد نے اپنے والد (امام باقر) کے حوالے سے اپنے دادا (امام زین العابدین) کا یہ بیان نقل کیا ہے: امام حسین رضی اللہ عنہ کو 58 سال کی عمر میں شہید کیا گیا۔

(267) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ (صحابی رسول)

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو عبد اللہ عسسی ہے امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ (کی شہادت) کے 40 دن بعد ان کا انتقال ہوا۔

(268) حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ (صحابی رسول)

یہ ”شاعر رسول“ ہیں، امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو عبد الرحمن انصاری، بخاری بخزر جی مدنی ہے۔

(269) ام المومنین سیدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا (صحابی رسول)

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے تیسرے سال اور ایک روایت کے مطابق ہجرت کے دوسرے سال ان کے ساتھ شادی کی تھی یہ خاتون پہلے حضرت حمیس بن حذافہ رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں۔ قتادہ نے اسی طرح بیان کیا ہے۔  
عقیل نے زہری کے حوالے سے (ان کے پہلے شوہر کا نام) ”حمیس“ نقل کیا ہے یونس بن یزید نے بھی زہری کے حوالے سے اسی طرح نقل کیا ہے (دوسری روایت کے مطابق) اس لفظ میں ”خ“ پڑھ کر پڑھی جائے گی اور ”ن“ پڑھ کر پڑھی جائے گی تاہم پہلی روایت درست ہے۔

اس خاتون (یعنی ام المومنین سیدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا) سے ان کے بھائی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ ام المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کا انتقال 45 ہجری میں ہوا۔

## (270) حسن بن ابوحسن بصری

امام بخاری تحریر کرتے ہیں: ”حسن بن ابوحسن بصری“ ہیں ان کی کنیت ”ابوسعید“ ہے۔ (ان کے والد) ابوحسن کا نام ”یسار“ ہے انہیں (یعنی یسار کو) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے نسبت ولاء حاصل ہے۔

ابو نعیم بیان کرتے ہیں: ان (یعنی حسن بصری) کا انتقال 110 ہجری میں ہوا۔

شریک بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: میں نے حسن بصری کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میرے پیدائش حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت ختم ہونے (یعنی ان کے عہد خلافت میں ان کی شہادت سے) دو سال پہلے ہوئی تھی۔

انہوں نے یہ بھی بیان کیا ہے: ”یوم الدار“ کے موقع پر میں 14 برس کا تھا میں نے حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہے۔

## (271) حمید بن عبدالرحمن

(ان کا اسم منسوب) حمیری بصری ہے یہ فقیہ ہیں امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: محمد بن سیرین فرماتے ہیں: حمید بصرہ کے سب سے بڑے عالم ہیں۔ (یہاں ایک احتمال یہ ہے کہ اگلے الفاظ ابن سیرین ہی کے ہوں اور انہوں نے یہ کہا ہو: وہ اپنے انتقال سے بیس سال پہلے سے اہل بصرہ کے سب سے بڑے عالم چلے آ رہے ہیں۔

## (272) حارث بن مغیرہ بن ابو ذباب

(ان کا اسم منسوب) دوسی حجازی ہے امام بخاری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انہیں زکوٰۃ کی وصولی کا سرکاری اہلکار بنا کر بھیجا تھا انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے جبکہ یزید بن ہرمر نے ان سے روایات نقل کی ہیں۔

## فصل: اُن تابعین کا تذکرہ جن سے امام ابوحنیفہ نے روایات نقل کی ہیں

### (273) حسن بن حسن بن علی بن ابوطالب

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: انہوں نے اپنے والد (حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ) سے سماع کیا ہے جبکہ حسن بن محمد اور ابراہیم بن حسن نے ان سے روایات نقل کی ہیں۔  
(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

### (274) حسن بن محمد بن علی بن ابوطالب

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ اور عبید اللہ بن ابی رافع سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے عمرو بن دینار اور زہری نے سماع کیا ہے۔  
(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

### (275) حسن بن سعد بن معبد

انہیں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے نسبت ولاء حاصل ہے (ان کا اسم منسوب) کوئی ہے امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے:  
انہوں نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں جبکہ ان سے مسعودی اور عتبہ بن عبد اللہ نے روایات نقل کی ہیں۔  
(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

### (276) حسن بن عبد الرحمن سلمی

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: انہوں نے ابن کثیر سے روایات نقل کی ہیں جبکہ ان سے قتادہ نے روایات نقل کی ہیں۔  
(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

### (277) حسن بن عبد اللہ بن مالک بن حویرث لیشی

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے روایات نقل کی ہیں جبکہ ان سے عمران بن ابان واسطی نے روایات نقل کی ہیں۔  
(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

### (278) حمید بن قیس طویل

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: (ان کی کنیت) ابوہفوان ہے انہیں بنو اسد بن عبد العزیٰ اعرج کئی بن قریش

سے نسبت ولاء حاصل ہے، یہ عمر بن قیس کے بھائی ہیں، امام بخاری بیان کرتے ہیں: انہوں نے مجاہد اور عطاء سے سماع کیا ہے، جبکہ امام مالک بن انس اور سفیان ثوری نے ان سے روایات نقل کی ہیں، بخاری بیان کرتے ہیں: ابن ابوسود نے ان کی (اس مذکورہ بالا) کثیت کا ذکر کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

### (279) حماد بن ابوسلیمان

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: یہ حماد بن مسلم ہیں، انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہما اور ابراہیم نخعی سے سماع کیا ہے، جبکہ ان سے ثوری اور شعبہ نے روایات نقل کی ہیں، بخاری بیان کرتے ہیں: ابو نعیم بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 120 ہجری میں ہوا۔ یہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہما سے نسبت ولاء رکھتے تھے، بخاری بیان کرتے ہیں: ان کی کثیت ابواسامعیل نعمی، موسیٰ بن اسامعیل نے ان کی اس کثیت کا ذکر کیا ہے۔

بخاری نے اپنی سند کے ساتھ شعیب بن حماد کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے ابراہیم نخعی کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: اس نے (ان کی مراد حماد بن ابوسلیمان تھے) مجھ سے اتنے ہی مسائل دریافت کیے ہیں، جتنے باقی سب لوگوں نے دریافت کیے ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: یہ امام ابوحنیفہ کے استاد ہیں، ان کی آخری عمر (یعنی انتقال تک) امام ابوحنیفہ ان کے ساتھ رہے، امام صاحب نے ان ہی سے علم فقہ حاصل کیا، انہوں نے ابراہیم نخعی سے علم فقہ حاصل کیا تھا، ابراہیم نخعی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے مختلف شاگردوں سے علم فقہ حاصل کیا، اور ان (یعنی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما کے مختلف شاگردوں نے) صحابہ کرام میں سے فقہاء سے علم فقہ حاصل کیا، جیسے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما، امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہما، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما (ان حضرات سے علم فقہ حاصل کیا)

امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان (یعنی حماد بن ابوسلیمان) سے روایات نقل کی ہیں۔

### (280) حکم بن عتیہ

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: یہ کندہ سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون سے نسبت ولاء رکھتے ہیں، بخاری کہتے ہیں: معقل بن عبداللہ عقیہ بات بیان کی ہے: ان کی کثیت "ابوجمہ" (اور اسم منسوب) کوئی ہے۔

انہوں نے حضرت ابوحنیفہ رضی اللہ عنہما سے سماع کیا ہے، اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہما کی زیارت کی ہے، جبکہ ان سے شعبہ اور منصور نے سماع کیا ہے، بخاری کہتے ہیں: ابو نعیم نے یہ بات بیان کی ہے: ان کا انتقال 115 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

### (281) حارث بن عبدالرحمن

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: یہ ابن ابوزہب کے ماموں ہیں، انہوں نے ابوسلمہ اور سالم سے روایات نقل کی

ہیں۔

بخاری بیان کرتے ہیں: عمر بن علی نے اپنی سند کے ساتھ ابن ابو ذئب - ان کے ماموں حارث بن عبد الرحمن (یعنی اس راوی) کے حوالے سے محمد بن جبیر بن مطعم کے حوالے سے ان کے والد (حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کیا ہے: (ایک مرتبہ) ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مکہ اور مدینہ کے راستے میں (کسی جگہ موجود تھے) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”عقرب تمہارے سامنے یعنی لوگ آئیں گے جو بادل کے گلڑے کی طرح ہو گئے وہ روئے زمین کے بہترین افراد ہو گئے“

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام ابو حنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

### (282) حجاج بن ارطاة

امام بخاری اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کرتے ہیں: یہ ابو ارطاة کوئی نخی ہیں انہوں نے عطاء سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے شعبہ اور ثوری نے روایات نقل کی ہیں ابن مبارک کہتے ہیں: شعبہ تدلیس کے طور پر ان کا ذکر کرتے تھے۔

### (283) حبیب بن ابو عمرہ قصاب

یہ اہل کوفہ میں شمار کیے جاتے ہیں امام بخاری نے اپنی سند کے ساتھ ان سے روایات نقل کی ہیں۔ (علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام ابو حنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

### (284) حبیب بن ابو ذئب

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: یہ حبیب بن قیس بن دینار ہیں (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو یحییٰ کوئی ہے انہیں حضرت بنو اسد سے نسبت ولاء حاصل ہے انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سماع کیا ہے ان سے اعمش، ثوری اور عطاء بن ابورباح نے سماع کیا ہے۔

ابوبکر بن ابویعلیٰ بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال رمضان 119 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام ابو حنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

### (285) حکیم بن جبیر

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: حکیم بن جبیر اسدی (یعنی اس راوی) نے سعید بن جبیر اور ابراہیم (نخی) سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے ثوری نے روایات نقل کی ہیں۔

بخاری کہتے ہیں: شعبہ ان کے بارے میں کلام کیا کرتے تھے۔ بخاری کہتے ہیں: ان کے والد کو بنو امیہ سے نسبت ولاء حاصل تھی (علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام ابو حنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

## فصل: اُن تابعین کا تذکرہ جن سے امام ابوحنیفہ کے اساتذہ نے روایات نقل کی ہیں

### (286) حارث بن سويد

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو عاصمہ تمیمی کوئی ہے۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

بخاری کہتے ہیں: ابراہیم تمیمی بیان کرتے ہیں: اگر قبیلہ کا کوئی فرد آ کر حارث کو برا بھلا کہنا شروع کرتا تو یہ خاموش رہتے اور اپنے گھر کے اندر چلے جایا کرتے تھے۔

### (287) حمران بن ابان

یہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے نسبت ولاء رکھتے ہیں (تو ان کا اسم منسوب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے نسبت ولاء کے حوالے سے) قرظی اموی (اور ان کی رہائش کے حوالے سے) مدنی ہے۔

انہوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ (اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے سماع کیا ہے جبکہ عروہ بن زبیر، عطاء بن یزید، ابوسلمہ، جامع بن شاذان، معاذ بن عبدالرحمن، حسن اور ولید نے ان سے سماع کیا ہے امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: ان حضرات نے ان سے روایات نقل کی ہیں، امام بخاری نے لفظ ”سماع“ تحریر نہیں کیا ہے۔

### (288) حبیبہ عری

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: یہ حبیبہ بن جوین عری کوئی ہیں، انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے سلمہ بن کہیل اور ثابت بن جرمز نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ابوسلمہ کے حوالے سے ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

### (289) حرقوش بن بشر

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: یہ حرقوش (یعنی ”ش“ کے ساتھ) بن بشر ہیں (ان کی کنیت) ابوبشر ہے ایک روایت کے مطابق ان کا نام ”حرقوس“ ہے۔ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جبکہ ان سے یثیم بن بدر نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں یثیم بن بدر کے حوالے سے ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

ہیں۔



## فصل: امام ابوحنیفہ کے اُن شاگردوں کا تذکرہ جنہوں نے اُن سے اِن مسانید میں روایات نقل کی ہیں

(290) حماد بن زید

امام بخاری اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کرتے ہیں: حماد بن زید (کی کنیت) ابو اسماعیل (اور لقب) ازرق ہے یہ آل جریر بن حازم سے نسبت ولاء رکھتے ہیں (ان کا اسم منسوب) جہضمی، ازدی، بصری ہے۔

انہوں نے ثابت اور ابوب سے سماع کیا ہے۔ ابن ابوسود بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 179 ہجری میں ہوا۔

بخاری بیان کرتے ہیں: عمار نے ہمیں ابن مبارک کے ان اشعار کے بارے میں بتایا ہے:

”اے علم کے طالب! تم حماد بن زید کے پاس جاؤ اور برد باری کے ہمراہ علم حاصل کرو اور پھر اسے تحریر کر کے محفوظ کر لو!“

بخاری نقل کرتے ہیں: ابو نعمان بیان کرتے ہیں: حماد بن زید کی والدہ یا شاید ان کی بھوپھی اُن دونوں میں سے کسی ایک خاتون نے یہ بات بیان کی ہے: حماد بن زید خلیفہ سلیمان بن عبد الملک کے عہد خلافت میں پیدا ہوئے تھے جبکہ دوسری خاتون کا یہ بیان ہے: حماد بن زید خلیفہ عمر بن عبدالعزیز کے عہد خلافت میں پیدا ہوئے تھے۔

سلیمان بیان کرتے ہیں: حماد بن زید اور امام مالک کے سن پیدائش میں ایک یا دو سال کا فرق ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: یہ ان افراد میں سے ایک ہیں جنہوں نے امام ابوحنیفہ سے اِن مسانید میں بکثرت روایات نقل کی ہیں۔

(291) حماد بن اسامہ

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو اسامہ، کوئی ہے امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: انہوں نے عبید اللہ بن عمر اور

ہشام بن عروہ سے سماع کیا ہے، تنبیہ نے ان کا اسم منسوب بیان کیا ہے، ان کا انتقال 201 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(292) حماد بن زید نصیبی

یہ ”منکر الحدیث“ ہے، اس نے مؤید بن رفیع سے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(293) حماد بن یحییٰ

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: یہ حماد بن یحییٰ ابو بکر اللاح ہیں۔

ابن ابوسود نے ابن مہدی کا یہ بیان نقل کیا ہے: یہ ہمارے ساتھ ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (294) حسن بن صالح بن جحی

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: یہ حسن بن صالح بن جحی، کوفی ہیں، انہوں نے سماک بن حرب سے سماع کیا ہے۔

عبدالواحد بن زیاد نے صالح بن جحی ہمدانی کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے: یہ حسن بن صالح بن صالح ہیں، ان کے دادا (کا نام) صالح بن جحی ہمدانی ہے۔

حسن بن صالح بن صالح بن مسلم بن حیان کہتے ہیں: "جحی" (میرے پردادا) مسلم کا لقب ہے، یہ ہمدان کے معزز افراد میں سے ایک تھے۔

(ان کی کنیت) ابو عبداللہ ہے، شعیب بن حرب نے ان کی یہ کنیت بیان کی ہے۔

بخاری بیان کرتے ہیں: وکیع نے یہ بات بیان کی ہے: یہ 100 ہجری میں پیدا ہوئے تھے۔ ابو نعیم نے یہ بات بیان کی ہے: ان کا انتقال 168 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (295) حسن بن عمار

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: یہ حسن بن عمار ابو محمد ہیں، جو "بجیلہ" (قبیلے) سے نسبت والا رکھتے ہیں۔ بخاری نے اپنی سند کے ساتھ شعبہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: حسن بن عمار نے مجھے یہ فائدہ بیان کیا، میرا خیال ہے انہوں نے یہ الفاظ استعمال کیے تھے: سفیان نے اپنے حاشیے کی بنیاد پر ہمیں یہ حدیث بیان کی۔

یحییٰ بن بکیر بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 153 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) یہ ان افراد میں سے ایک ہیں، جنہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (296) حفص بن غیاث

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: یہ حفص بن غیاث بن طلق بن معاویہ ہیں (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو عمر نخعی، کوفی ہے، انہوں نے اعمش سے سماع کیا ہے۔ محمد بن ثنیٰ بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 196 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) یہ امام ابوحنیفہ کے اکابر تلامذہ میں سے ایک ہیں، انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے بکثرت روایات نقل کی ہیں۔

### (297) حاتم بن اسماعیل

امام بخاری بیان کرتے ہیں: یہ حاتم بن اسماعیل ہیں (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو اسماعیل کوفی ہے،

انہوں نے مدینہ منورہ میں سکونت اختیار کی انہوں نے بشر بن مہاجر ہشام بن عروہ (امام) جعفر (صادق) بن (امام) محمد (باقر) سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے اسحاق ابن معین اور قتیبہ نے (روایات نقل کی ہیں)۔  
ابوثابت محمد بن عبید اللہ بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال جمعہ کی رات جبکہ جمادی الاول کی 9 راتیں گزر چکی تھیں 187 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: یہ امام ابوحنیفہ کے تلامذہ میں سے ایک ہیں انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے بکثرت روایات نقل کی ہیں۔

### (298) حسان بن ابراہیم کرمانی

انہوں نے سعید بن مسروق، یونس بن یزید اور عاصم احوں سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے علی بن عبد اللہ نے سماع کیا ہے۔  
(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: یہ ان افراد میں سے ایک ہیں جنہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (299) حمزہ بن حبیب مرقی

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: حمزہ بن حبیب ہیں (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعمارہ زیات قاری کوئی ہے یہ بخوتم اللہ بن ربیعہ سے نسبت ولاء رکھتے ہیں۔  
انہوں نے اعش اور حران سے روایات نقل کی ہیں جبکہ کعب نے ان سے سماع کیا ہے۔  
(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے بکثرت روایات نقل کی ہیں۔

### (300) حمید بن عبد الرحمن

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: یہ حمید بن عبد الرحمن بن حمید ہیں (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو عوف روای کوئی ہے انہوں نے اعش، حسن بن حسن اور سلمہ بن عقیط سے سماع کیا ہے جبکہ محمد بن سلام نے ان سے سماع کیا ہے۔  
(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: یہ ان افراد میں سے ایک ہیں جنہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (301) حسن بن حسن عطیہ

(ان کا اسم منسوب) عوفی کوئی ہے امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: ان کا انتقال 211 ہجری یا اس کے آس پاس ہوا تھا انہوں نے اسماعیل سے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (302) حکیم بن زید

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے عمرو یعنی ابن دینار اور ابن ابی لیلیٰ سے

سماع کیا ہے جبکہ ان سے محمد بن سلام اور محمد بن مقاتل نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: ”یہ ”مرد“ کے قاضی تھے اور امام ابوحنیفہ کے تلامذہ میں سے ایک ہیں انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (303) حسن بن فرات

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: یہ حسن بن فرات بن ابوعبدالرحمن تیمی ہیں انہوں نے اپنے والد سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے ان کے صاحبزادے زیاد بن حسن بن فرات اور کعب نے روایات نقل کی ہیں۔ انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے روایات نقل کی ہیں ان کا شمار اہل کوفہ میں کیا گیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: یہ امام ابوحنیفہ کے تلامذہ میں سے ایک ہیں انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے بکثرت روایات نقل کی ہیں۔

### (304) حبان بن سلیمان

(ان کا اسم منسوب) بھٹی کوئی ہے امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ قالینوں کے سوگوار تھے انہوں نے سوید بن غفلہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات کا سماع کیا ہے جبکہ ان سے منصور اور ثوری نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (305) حسین بن ولید

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ حسین بن ولید ہیں (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعلیٰ نیشاپوری قرشی ہے۔ ان کا انتقال 203 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (306) حسن بن حر

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ حسن بن حر ہیں (ان کی کنیت اور اسم منسوب) کوئی ابوالکرم نخعی یا شامی بھٹی ہے۔

انہوں نے شععی، قاسم بن خمیرہ اور حبیب بن ابوثابت سے سماع کیا ہے۔ بخاری بیان کرتے ہیں: ان کی یہ کنیت یزید بن ہارون نے بیان کی ہے ان سے محمد بن عثمان زہیر بن معاویہ اور حمید رواہی نے روایات نقل کی ہیں بخاری بیان کرتے ہیں: یہ حسین بن علی کے ماموں تھے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

## (307) حریث بن نبهان

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ حریث (جامع المسانید کے مطبوعہ نسخے میں یہاں لفظ حریب تحریر ہے جو شاید کاتب کا سہو ہے) بن نبهان ہیں انہوں نے عاصم بن بہدلہ اور اعمش جرمی سے روایات نقل کی ہیں امام مسلم نے ان کا نسب (یا شاید اسم منسوب) بیان کیا ہے۔  
(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔)

## (308) حسن بن بشر

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ حسن بن بشر ہیں۔ خطیب بغدادی نے (ان کا نسب نامہ) زائد طور پر یہ نقل کیا ہے: حسن بن بشر بن مسلم بن مسیب (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعلی کوفی ہے۔ انہوں نے زہیر یا شاید معانی سے سماع کیا ہے ان کا انتقال 221 ہجری میں ہوا۔  
(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔)

## (309) حسن بن علوان

خطیب نے اپنی "تاریخ" میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ حسین بن علوان بن قدامہ ہیں (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعلی کلبی ہے۔ یہ کوفی الاصل ہیں انہوں نے بغداد میں رہائش اختیار کی یہاں انہوں نے ہشام بن عروہ محمد بن عجلان سلیمان اعمش کے حوالے سے احادیث روایت کیں جبکہ ان سے ابوابراہیم ترجمانی اسماعیل بن عیسیٰ صفار اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں پھر خطیب بغدادی نے وہ روایات نقل کی ہیں جو ان کی خدمت کے بارے میں ہیں۔  
(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: یہ ان افراد میں سے ایک ہیں جنہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔)

## (310) حسن بن رشید

خطیب نے اپنی "تاریخ" میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ حسن بن اسماعیل بن رشید ہیں انہوں نے اپنے والد سے اور ان کے والد نے سفیان اور امام مالک اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں۔  
(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔)

## (311) حسن بن مسیب

یہ بھی ان افراد میں سے ایک ہیں جنہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں محمد ثین کے نزدیک یہ ایک معروف شخص ہیں۔

## فصل: ان مسانید میں سے بعض کے مرتبین کا تذکرہ

### (312) حسن بن زیاد ابوعلی لؤلؤی

یہ امام ابوحنیفہ کے شاگرد ہیں یہ ان مسانید میں سے ”ساتویں مسند“ کے مرتب ہیں امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: انہیں انصار سے نسبت دلاء حاصل ہے انہوں نے امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ قاضی محمد بن ساعدہ محمد بن شجاع بخاری اور شعب بن ایوب صیرفی نے ان سے روایات نقل کی ہیں یہ کوئی ہیں لیکن بغداد میں قیام پذیر ہے۔

خطیب بیان کرتے ہیں: حفص بن غیاث کا انتقال 174 ہجری میں ہوا تو ان کی جگہ حسن بن زیاد لؤلؤی کو قاضی مقرر کیا گیا جب یہ قاضی بنے تو یہ کام انہیں موافق نہیں آیا یہ اپنے اصحاب (یعنی امام صاحب اور ان کے تلامذہ) کے فقہی اقوال کے حافظ تھے داؤد طائفی نے انہیں یہ پیغام بھیجا: تمہارا ستیاناس ہو قاضی کا عہدہ تمہارے لیے موافق ثابت نہیں ہوا مجھے یہ امید ہے کہ یہ ایک بھلائی ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے ارادہ کیا ہے تو تم مستعفی ہو جاؤ تو انہوں نے استعفیٰ دیا اور راحت حاصل کر لی۔

خطیب نے اپنی مسند کے ساتھ محمد بن ساعدہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے حسن بن زیاد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میں نے ابن جریج سے بارہ ہزار ایسی روایات نوٹ کی ہیں کہ ان سب کی فقہاء کو ضرورت ہو۔

طحاوی بیان کرتے ہیں: حسن بن ابومالک اور حسن بن زیاد ان دونوں حضرات کا انتقال 204 ہجری میں ہوا۔

### (313) حماد بن ابوحنیفہ

(یہ امام ابوحنیفہ کے صاحبزادے ہیں اور ان مسانید میں سے) ”تیسری مسند“ کے مرتب ہیں ہم نے ان کا ذکر کتاب کے آغاز میں کر دیا ہے یہ علم حدیث و فقہ میں امام تھے ثقہ اور عادل تھے محدثین نے ان کی توثیق کی ہے۔

### (314) حسین بن محمد بن خسرو طحی

یہ ان مسانید میں سے ”دسویں مسند“ کے مرتب ہیں ابن نجار نے اپنی ”تاریخ“ میں ان کا نسب بیان کرنے کے بعد یہ تحریر کیا ہے: (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو عبد اللہ سمسار حنفی ہے اپنے زمانے میں یہ اہل بغداد کو (علمی) فائدہ پہنچانے والے تھے۔

انہوں نے ابو عبد اللہ مالک بن احمد بن علی بن ابیاسی ابو غنائم محمد بن ابو عثمان دقاق ابو حسن علی بن محمد بن محمد بن خطیب ابیاری ابو یوسف عبدالسلام ابو محمد قزوینی ابو حسن علی بن حسین بن قریش ابو حسن علی بن احمد بن حمید بزاز ابو خطاب نصر بن احمد بن نصر قاری ابو عبد اللہ حسین بن احمد بن محمد بن طلحہ ابو البرکات احمد بن عثمان بن احمد بن نفیس ابو شجاع فارس بن حسین ذہلی نقیب ابو فارس طراد بن محمد بن علی زینبی اور دیگر حضرات سے بکثرت سماع کیا ہے۔

انہوں نے علی بن شانان ابو القاسم بن بشر ابوطالب بن غیلان ابو القاسم توحفی ابو محمد جوہری اور ان جیسے حضرات کے شاگردوں سے بکثرت روایات نقل کی ہیں۔

ابن نجار بیان کرتے ہیں: انہوں نے علم حدیث کے حصول کے لیے بھر پور کوشش کی یہاں تک کہ ان مذکورہ بالا حضرات کے

نچے کے طبقے سے بھی سماع کیا انہوں نے اپنی اور دوسروں کی بہت سی تحریریں نوٹ کیں، یہ مسافروں کی بہت دیکھ بھال کیا کرتے تھے انہوں نے امام ابوحنیفہ (سے منقول روایات) کی ایک ”مسند“ بھی جمع کی ہے۔  
ابن نجار کے بیان کے مطابق ان کا انتقال 576 ہجری میں ہوا۔

## فصل: ان کے بعد کے مشائخ کا تذکرہ

### (315) حسن بن حسن شاذان

خطیب اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: یہ حسن بن احمد بن ابراہیم بن محمد بن شاذان بن مہران ابوعلی بزاز ہیں۔  
یہ 12 ربیع الاول 339 ہجری جمعرات کی رات پیدا ہوئے، خطیب بیان کرتے ہیں: میں نے ان کے والد کی تحریر میں یہی پڑھا ہے۔

انہوں نے عثمان بن احمد بن دقاق، احمد بن سلیمان عبادانی، احمد بن سلیمان نجاد، حمزہ بن محمد دہان، احمد بن عثمان بن آدمی، عبدالصمد بن علی، جعفر خلدی، عبداللہ بن اسحاق بغوی اور ایک جماعت جن کے نام خطیب نے ذکر کیے ہیں، سے سماع کیا ہے۔  
خطیب بیان کرتے ہیں: ہم نے ان سے روایات نوٹ کی ہیں، یہ صدوق تھے، ان پر صرف یہ الزام عائد کیا جاتا تھا کہ یہ (فلسفیانہ مسائل میں) امام ابو الحسن اشعری کے مسلک پر کلام کرتے تھے، یہ بنیذ پینے کے حوالے سے بھی مشہور تھے، لیکن آخری عمر میں انہوں نے اس کو ترک کر دیا تھا۔

426 ہجری کا محرم کا چاند نظر آیا (اس رات یا اس سے پہلے والے دن) ان کا انتقال ہوا۔

### (316) حسن بن حسین بن عباس

یہ حسن بن حسین بن عباس بن فضل بن مغیرہ ابوعلی ہیں، یہ ”ابن دوامانعی“ کے نام سے معروف ہیں، خطیب اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کرتے ہیں: یہ (بغداد کے) مشرقی حصے کے رہنے والے تھے۔

انہوں نے ابو بکر شافعی، احمد بن یوسف بن خلاذ ابو سعید بن ریح، نسوی، احمد بن جعفر بن سالم حنبلی، سعد بن محمد صیرفی، علی بن ہارون سسار اور محمد بن جعفر دقاق سے سماع کیا ہے۔

(خطیب بیان کرتے ہیں) میں نے ان سے ان کے سن پیدائش کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا: میں 346 ہجری میں پیدا ہوا تھا (خطیب بیان کرتے ہیں) ان کا انتقال 431 ہجری میں ہوا۔

### (317) حارث بن ابواسامہ

خطیب نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: یہ حارث بن محمد بن ابواسامہ ہیں (ان کے دادا) ابواسامہ کا نام (ونب) زاہد بن یزید بن علی بن سائب بن شماس بن حنظلہ بن عامر بن حارث بن مالک بن حنظلہ بن مالک بن زید مناۃ بن تمیم ہے۔

انہوں نے علی بن عاصم، یزید بن ہارون، عبد الوہاب بن عطاء، ابو نصر ہاشم بن قاسم، روح بن عبادہ، محمد بن عمرو اقدی اور ایک

جماعت سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے ابو بکر بن ابودنیا، محمد بن جریر طبری، محمد بن خلف و کعب اور ایک جماعت جن کے اسماء انہوں نے ذکر کیے ہیں نے روایات نقل کی ہیں۔

خطیب بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 260 ہجری میں ہوا وہ بیان کرتے ہیں: ان کی عمر 96 برس ہوئی۔

### (318) حسن بن خلاد

خطیب بغدادی نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: یہ حسن بن علی ہیں (ان کی کنیت اور لقب) ابو محمد خلاد ہے یہ ”طوائفی“ کے نام سے معروف ہیں۔

انہوں نے یزید بن ہارون، عبدالرزاق بن ہمام، عبداللہ ابواسامہ، زید بن حباب، ابو عاصم نعیل، عفان بن مسلم اور محمد بن عیسیٰ طباع سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے امام محمد بن اسماعیل بخاری، مسلم بن ابراہیم حربی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں جن کے اسماء خطیب نے تحریر کیے ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابو حنیفہ کے تلامذہ سے روایات نقل کی ہیں۔)

### (319) حسن بن ابواحوص

خطیب نے اپنی ”تاریخ“ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ حسن بن عمر بن ابواحوص ابراہیم بن عمر بن عقیف بن صالح ہیں انہیں عروہ بن مسعود ثقفی سے نسبت ولاء حاصل ہے ان کی کنیت ابوالحسن اور ابو عبداللہ ہے یہ اہل کوفہ میں سے ہیں انہوں نے بغداد میں رہائش اختیار کی یہاں انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے احمد بن عبداللہ بن یونس اور ایک جماعت سے روایات نقل کیں ان سے ابو بکر شافعی اور عثمان بن ابی شیبہ نے روایات نقل کی ہیں یہ ثقہ تھے۔

ان کا انتقال 300 ہجری میں بغداد میں ہوا ان کی میت کو کوفہ لے جایا گیا اور وہاں انہیں دفن کیا گیا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابو حنیفہ کے تلامذہ سے روایات نقل کی ہیں۔)

### (320) حسن بن غیاث

ابن نجار نے اپنی ”تاریخ“ میں ان کا ذکر کیا ہے اور اپنی سند کے ساتھ ان کے حوالے سے ان کی سند کے ساتھ یہ حدیث روایت کی ہے: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

”انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے اولاد (یا بیٹے) نصیب نہیں ہوئے میری کوئی اولاد (یا بیٹے) نہیں“ (اس کے بعد آخر تک حدیث ہے جو اس کتاب کے آغاز میں گزر چکی ہے۔)

### (321) حسن بن صباح

(ان کی کنیت اور لقب) ابو علی بزار ہے خطیب نے اپنی ”تاریخ“ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ حسن بن

صباح ابو علی بزار ہیں۔



انہوں نے سفیان بن عیینہ، معن بن عسکری، ابو معاویہ، ضریر، حجاج بن محمد، ابو عبد الرحمن مرقی سے سماع کیا ہے، جبکہ ان سے محمد بن اسماعیل بخاری، محمد بن اسحاق صاعانی، ابراہیم حربی، عبد اللہ بن احمد بن حنبل اور ابواسماعیل ترمذی نے روایات نقل کی ہیں۔  
محمالی سے روایات نقل کرنے والے یہ آخری فرد ہیں۔

(علامہ خواری فرماتے ہیں: یہ ان افراد میں سے ایک ہیں جنہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ کے علاوہ سے، بکثرت روایات نقل کی ہیں۔

خطیب بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 249 ہجری میں ہوا۔

### (322) حسن بن عرفہ بن زید عبدی

خطیب تحریر کرتے ہیں: انہوں نے اسماعیل بن عیاش، عبد اللہ بن مبارک، عیسیٰ بن یونس، مروان بن شجاع، ہشام بن بشیر، اسماعیل بن علیہ، ابو حفص آبار اور ایک جماعت، جس میں حفص بن غیاث، ابوبکر بن عیاش اور یحییٰ بن سلیم شامل ہیں، ان سے سماع کیا ہے، جبکہ ان سے عبد اللہ بن احمد بن حنبل، عبد اللہ بن ناجیہ اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

خطیب بیان کرتے ہیں: احمد بن محمد بن حکیم نے حسن بن عرفہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ان سے ان کی عمر کے بارے میں دریافت لگایا گیا تو انہوں نے جواب دیا: 110 سال

(خطیب کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق اہل علم میں سے اور کسی کی بھی عمر اتنی زیادہ طویل نہیں ہوئی۔

حسن بن محمد خلال بیان کرتے ہیں: امام شافعی، بشر بن حارث، خلف بن ہشام اور حسن بن عرفہ، یہ سب حضرات 150 ہجری میں پیدا ہوئے تھے امام شافعی کا انتقال 204 ہجری میں ہوا، بشر بن حارث کا انتقال 227 ہجری میں ہوا، خلف بن ہشام کا انتقال 229 ہجری میں ہوا اور حسن بن عرفہ کا انتقال 259 ہجری میں ہوا۔

### (323) حسین بن شاکر

یہ حسین بن عبد اللہ بن شاکر ہیں، خطیب بیان کرتے ہیں: (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعلی سمرقندی ہے، انہوں نے بغداد میں رہائش اختیار کی تھی۔

انہوں نے ابراہیم بن منذر، محمد بن مہران، محمد بن ربیع مرقی، محمد بن عمر بن عون، تو اس، احمد بن حفص بن عبد اللہ نیشاپوری اور دیگر حضرات سے احادیث روایت کی ہیں، جبکہ ان سے محمد بن سلیمان باغندی، محمد بن مخلد، دوری، ابوبکر شافعی اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ خطیب بیان کرتے ہیں:

انہیں داؤد بن علی اصہبانی سے نسبت ولاء حاصل تھی، ان کا انتقال 283 ہجری میں ہوا۔

### (324) حسین بن اسماعیل محالی

خطیب بیان کرتے ہیں: یہ اسماعیل بن سعید بن ابان ہیں، (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو عبد اللہ، قاضی، ہنسی، محالی ہے۔

انہوں نے یوسف بن موسیٰ قطان ابوہشام رفاعی، یعقوب بن ابراہیم دورقی، حسن بن حسن بن فرات، عمرو بن علی فلاس، محمد بن ثنیٰ اور ایک جماعت سے سماع کیا ہے جن میں محمد بن اسماعیل بخاری زیاد بن ایوب اور اس طبقہ کے بہت سے افراد شامل ہیں۔ ان سے محمد بن عمر جعانی اور محمد بن مظفر نے روایات نقل کی ہیں محمد بن احمد بیان کرتے ہیں: میں نے حسین بن اسماعیل حاملی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میں 235 ہجری میں پیدا ہوا تھا۔ (خطیب بیان کرتے ہیں): ان کا انتقال 330 ہجری میں ہوا۔

### (325) حسین بن جعفر سلمانی

خطیب نے اپنی ”تاریخ“ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ حسن بن جعفر بن محمد بن جعفر بن داؤد بن حسن ہیں (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو عبد اللہ سلمانی ہے۔

انہوں نے ابو سعید جری، ابو حفص بن زما، علی بن محمد بن لؤلؤ، ابو بکر، اہری، ابو حسن دارقطنی اور ابو حفص بن شاپہ سے سماع کیا ہے خطیب بیان کرتے ہیں: میں نے ان سے روایات لوٹ کی ہیں یہ ثقہ اور مامون تھے ان کا انتقال 446 ہجری میں ہوا۔

### (326) حسین بن حریرث

خطیب نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: یہ حسین بن حریرث بن حسن بن ثابت بن عطیہ ہیں (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو ہمارہ مروزی ہے حج کے لیے جاتے ہوئے یہ بغداد تشریف لائے تھے اور یہاں انہوں نے عبد الرحمن بن ابو حازم اور فضل بن موسیٰ سینانی کے حوالے سے روایات نقل کیں ان سے امام بخاری اور امام مسلم نے روایات نقل کی ہیں۔ ان کا انتقال 244 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں): انہوں نے ان مسانید میں فضل بن موسیٰ سینانی اور دیگر حضرات کے حوالے سے امام ابو حنیفہ کے تلامذہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (327) حسین بن حسن بن عطیہ بن سعد بن جنادہ

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو عبد اللہ عوفی ہے یہ اہل کوفہ میں سے ہیں خطیب نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: محمد بن سعد بیان کرتے ہیں: انہوں نے بہت زیادہ سماع کیا ہے یہ بغداد تشریف لائے تو حفص بن غیاث کے بعد انہیں مشرقی حصے کا قاضی بنا دیا گیا اس کے بعد انہیں خلیفہ ہارون الرشید کے عہد حکومت میں مہدی کے لشکر (یعنی فوجی چھاؤنی) بھیج دیا گیا اس کے بعد یہ معزول ہو گئے۔

یہ بغداد میں ہی سکونت پذیر رہے یہاں تک کہ 281 ہجری میں ان کا انتقال ہو گیا۔

### (328) حسین بن علی بن محمد بن جعفر

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو عبد اللہ قاضی ہمدانی ہے یہ ”مناقب ابی حنیفہ“ کے مصنف ہیں۔ خطیب نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: یہ بغداد میں مقیم رہے یہ ان فقہاء میں سے ایک ہیں جن کا ذکر عراقی فقہاء میں کیا

جاتا ہے ان کی تحریر عمدہ تھی (مسائل میں) غور و فکر بہترین تھا پہلے یہ مدائن کے قاضی رہے پھر ”ربیع کرخ“ کے قاضی بنے اور اپنے انتقال تک اسی عہدے پر فائز رہے۔

انہوں نے ابو بکر مفید جرجانی، ابو بکر بن شاذان، ابو حفص بن شاپین اور دیگر حضرات سے احادیث روایت کی ہیں۔ خطیب بغدادی نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: میں نے ان سے روایات نوٹ کی ہیں یہ ”صدوق“ تھے ان کا انتقال 436 ہجری میں ہوا ان کی پیدائش 351 ہجری میں ہوئی تھی۔

### (329) حسین بن یوسف

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعلی مدینی ہے انہوں نے بغداد میں ہاشم بن مخلد سے احادیث روایت کی ہیں۔

### (330) حسین بن یوسف بن علی

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعلی مصری ہے انہوں نے احمد بن محمد بن ہارون خلال سے روایات نقل کی ہیں۔ خطیب نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: ان سے محمد بن عباس بن فرات اور دیگر حضرات نے سماع کیا ہے۔ ان کا انتقال 352 ہجری میں ہوا ان کی پیدائش 280 ہجری میں ہوئی تھی۔

### (331) حمید بن ربیع بن محمد بن مالک بن محمد بن عبد اللہ

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوحسن نخعی کوئی ہے خطیب نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے:

یہ بغداد تشریف لائے تھے اور یہاں انہوں نے ہشام بن بشیر، حفص بن غیاث، مصعب بن المقدام، حماد بن سلمہ اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں جبکہ ان سے باغندی، ابراہیم بن حماد قاضی اور حسین بن اسماعیل جاملی نے روایات نقل کی ہیں۔

### (332) حسین بن عبد اللہ بن احمد بن حسین

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوالفرج مقبری ہے یہ ”ابن علانہ“ کے نام سے معروف ہیں۔

خطیب نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: انہوں نے ابو بکر شافعی، حبیب بن حسن قرزاز، ابن مالک قطعی، محمد بن عبد اللہ ابہری، محمد بن مظفر، ابو بکر بن شاذان سے روایات نقل کی ہیں۔ خطیب بیان کرتے ہیں: میں نے ان سے روایات نوٹ کی ہیں ان کا سماع درست تھا ان کا انتقال 420 ہجری میں ہوا۔

### (333) حسین بن محمد بن معقل

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوالفضل نیشاپوری ہے خطیب نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: یہ بغداد تشریف لائے تھے اور یہاں انہوں نے محمد بن حفص بن عبد اللہ، احمد بن محمد بن نصر سے روایات نقل کی ہیں جبکہ ان سے محمد بن مخلد نے روایات نقل کی ہیں وہ بیان کرتے ہیں: مجھے ان کے بارے میں صرف بھلائی ہی کا علم ہے۔

## (334) حکم بن عبداللہ

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو مطیع، یعنی ہے، خطیب نے اپنی ”تاریخ“ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ حکم بن عبداللہ بن سلمہ بن عبدالرحمن ابو مطیع یعنی ہیں۔

انہوں نے ہشام بن حسان، مکر بن حنیس، عماد بن کثیر، عبداللہ بن عون، ابراہیم بن جہان، اسرائیل بن یونس، امام ابوحنیفہ، امام مالک بن انس، سفیان ثوری سے روایات نقل کی ہیں جبکہ ان سے احمد بن منیع اور اہل خراسان کی ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

خطیب بیان کرتے ہیں: یہ فقیہ تھے اور رائے (یعنی قیاسی مسائل کے بارے میں) بصیرت رکھتے تھے ”بلخ“ کے قاضی بھی رہے یہ ایک سے زیادہ مرتبہ بغداد تشریف لائے اور یہاں انہوں نے اپنی سند کے ساتھ ابوالقاسم بن رزین سے روایات نقل کیں۔ ابو مطیع کے ایک شاگرد بیان کرتے ہیں: میں ابو مطیع کے ساتھ بغداد آیا تو امام ابو یوسف نے ان کا استقبال کیا وہ اپنی سواری سے نیچے اترے ان کا ہاتھ پکڑا اور یہ دونوں حضرت مسجد کے اندر تشریف لے گئے اور بحث و تحقیق کرنے لگے۔ ابن مبارک فرماتے ہیں: ابو مطیع یعنی کا تمام اہل دنیا پر احسان ہے۔

(خطیب بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 199 ہجری میں ہوا۔ ان کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: ان کی عمر 84 برس تھی انہوں نے یہ بات بھی بیان کی ہے: یہ 16 سال کی عمر میں قاضی بن گئے تھے۔

## (335) حسین بن حسین انطاکی

خطیب نے اپنی ”تاریخ“ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ حسین بن حسین بن حمید بن عبدالرحمن ہیں (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو عبداللہ انطاکی ہے، یہ ”قاضی نعمانیہ“ تھے یہ ”ابن صابونی“ کے نام سے معروف ہیں۔ یہ بغداد تشریف لائے تھے اور یہاں انہوں نے ابو محمد احمد بن مغیرہ، احمد بن عیاش رطلی اور محمد بن سلیمان سے روایات نقل کی ہیں جبکہ ان سے ابو بکر شافعی، دارقطنی، ابو حفص بن شاہین نے روایات نقل کی ہیں۔ ان کا انتقال 319 ہجری میں ہوا باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

## فصل: ان حضرات کا تذکرہ جن سے امام ابوحنیفہ نے روایات نقل کی ہیں

## (337) خالد بن علقمہ

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ خالد بن علقمہ ہمدانی ہیں بخاری بیان کرتے ہیں: شعبہ نے مالک بن عرفطہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ وہم ہے وہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے عبدخیر سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے زائدہ مسعر اور شریک نے سماع کیا ہے۔

ابو عوانہ نے ایک مرتبہ خالد بن علقمہ کہا ہے اور ایک مرتبہ مالک بن عرفطہ کہا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے صحیح لفظ حفظ اور اتقان کے ہمراہ روایات نقل کی ہیں۔

### (338) خالد بن سعید

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ خالد بن سعید کوئی ہیں انہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نسبت ولاء حاصل ہے

امام بخاری نے اپنی سند کے ساتھ خالد بن سعید (نامی اس راوی) کا یہ بیان نقل کیا ہے:  
 "پہلے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کھجوروں کی تیزی یا کرتے تھے پھر انہوں نے اسے ترک کر دیا۔"  
 (علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

### (339) نصیف بن عبد الرحمن

(ان کی کثیت) ابوعمون ہے، بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: (ان کا نام نصیف) بن یزید ہے۔  
 امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں اسی طرح ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے سعید بن جبیر اور مجاہد سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے ثوری اسرائیل نے روایات نقل کی ہیں۔

محمد بن محمد بن عبید نے ان کی کثیت ذکر کی ہے کہ غیاث بن بشیر نے نصیف بن عبد الرحمن ابوعمون سے روایت نقل کی ہے۔  
 (بخاری بیان کرتے ہیں:) ان کا انتقال 137 ہجری میں ہوا۔

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: انہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ یا شاید حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے نسبت ولاء حاصل ہے۔  
 (علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

### (340) خالد بن سعید

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں ان کا ذکر کیا ہے اور اپنی سند کے ساتھ یہ بات بیان کی ہے: عبداللہ بن یزید نے اپنے والد سے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

### (341) خالد بن عمراک بن مالک

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

## فصل: امام ابو حنیفہ کے ان شاگردوں کا تذکرہ جنہوں نے ان مسانید میں اُن سے روایات نقل کی ہیں

(342) خالد بن عبداللہ واسطی

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ مزینہ کے غلام تھے انہوں نے مغیرہ سے سماع کیا ہے۔

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: خالد (نامی اس راوی) کے عطاء بن سائب سے سماع کو میں تسلیم نہیں کرتا البتہ حماد بن زید کا عطاء سے سماع صحیح ہے۔

خطیب بغدادی نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: یہ خالد بن عبداللہ بن عبدالرحمن بن یزید ابو یثیم ہے اور ایک روایت کے مطابق (اس کی کثرت اور اسم منسوب) ابو احمد واسطی الطحان ہے یہ مزینہ سے نسبت ولاء رکھتا ہے۔

اس نے بیان بن بشر، مغیرہ بن مقسم، حصین بن عبدالرحمن داؤد بن ابو ہند، سہیل بن ابوصالح سے سماع کیا ہے جبکہ اس سے وکیع بن جراح، عبدالرحمن بن مہدی، عفان بن مسلم اور ایک جماعت نے سماع کیا ہے، جن کے نام خطیب نے تحریر کیے ہیں۔

خطیب بیان کرتے ہیں: حافظ ابو نعیم نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد بن حنبل کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے اپنے والد (امام احمد بن حنبل کو) یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: خالد بن عبداللہ واسطی، مسلمانوں کے فضیلت والے افراد میں سے ایک تھے۔

انہوں نے چار مرتبہ اپنی قیمت لگوائی اور چاروں مرتبہ اپنے وزن کے برابر چاندی صدقہ کی۔

خطیب بیان کرتے ہیں: خالد بن عبداللہ واسطی کی پیدائش 116 ہجری میں ہوئی تھی اور ان کا انتقال 199 ہجری میں ہوا۔

خطیب نے خلیفہ بن خیاط کا یہ بیان نقل کیا ہے: ان کا انتقال 182 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: یہ ان افراد میں سے ایک ہیں جنہوں نے امام ابو حنیفہ سے ان مسانید میں بکثرت روایات نقل کی ہیں۔

یہ امام احمد بن حنبل کے استاد ہیں۔

(343) خالد بن خدش

خطیب نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: یہ خالد بن خدش بن عجلان ہیں (ان کی کثرت اور اسم منسوب) ابو یثیم ہلمی ہے یہ بصرہ سے تعلق رکھنے والے آل مہلب بن ابوصفرہ سے نسبت ولاء رکھتے ہیں یہ بغداد میں مقیم رہے اور یہاں انہوں نے امام مالک بن انس، مغیرہ بن عبدالرحمن، مہدی بن میمون، حماد بن زید، ابو عوانہ، صالح سری سے روایات نقل کی ہیں جبکہ ان سے امام احمد بن حنبل

اور ایک جماعت جن کے اسما خطیب نے بیان کیے ہیں نے روایات نقل کی ہیں۔

خطیب بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 223 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: یہ ان افراد میں سے ایک ہیں جنہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے تھوڑی اور ان کے تلامذہ سے کثرت روایات نقل کی ہیں یہ امام احمد بن حنبل کے استاد ہیں۔

### (344) خالد بن سلیمان

خطیب نے اپنی ”تاریخ“ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ خالد بن سلیمان انصاری ہیں۔

خطیب نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

”غزوہ احد میں حضرت ابو جحافہ رضی اللہ عنہ (میدان جنگ میں) ادھر ادھر آتے جاتے رہے“..... اس کے بعد پوری حدیث ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: یہ امام بخاری کے ”استاذ الاستاذ“ ہیں انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل

کی ہیں۔

### (345) خلف بن خلیفہ بن صاعد بن برام

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو احمد اشجعی ہے امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے:

انہوں نے صحابی رسول حضرت عمرو بن حریشہ رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہے اس وقت ان کی عمر چھ سال تھی

ان کا انتقال 181 ہجری میں بغداد میں ہوا اس وقت ان کی عمر 101 سال تھی۔

بخاری بیان کرتے ہیں: پہلے یہ کوفہ میں رہے پھر واسط چلے گئے پھر بغداد آ گئے۔

خطیب نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: انہوں نے محارب بن دثار ابو مالک اشجعی علاء بن مسیب سے سماع کیا ہے جبکہ ان

سے عیشیم بن بشیر، سرتج بن نعمان، ابراہیم بن ابوعباس، قثمیہ بن سعید اور ایک جماعت جن کے اسما خطیب نے تحریر کیے ہیں نے

روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: یہ امام بخاری اور امام مسلم کے ”استاذ الاستاذ“ ہیں انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے

روایات نقل کی ہیں۔

### (346) خارجہ بن مصعب

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو جحافہ خراسانی، ضعی ہے امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات

بیان کی ہے: زید بن اسلم نے ان کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے: کوئچ نے انہیں متروک قرار دیا ہے وہ تالیس کے طور پر ان کا

نام لیا کرتے تھے۔

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: دیگر حضرات نے ان کی نقل کردہ روایات صحیح (یعنی مستند) ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (347) خارجہ بن عبد اللہ بن سعد بن ابووقاص

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں، ان کا شمار اہل مدینہ میں کیا جاتا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (348) خاقان بن حجاج

یہ اکابر علماء میں سے ایک ہیں، انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (349) خلف بن یاسین بن معاذ زیات

یہ امام ابوحنیفہ کے تلامذہ میں سے ایک ہیں، انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (350) خوید صفار

ایک روایت کے مطابق (ان کا نام) خوید صفار ہے، امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں یہ بات بیان کی ہے: یہ غلام صفار ابو مسلم کوئی ہیں، انہوں نے عمرو بن مرہ اور سماک بن حرب سے روایات نقل کی ہیں، جبکہ ان سے عمرو عقیلی نے روایات نقل کی ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں: حسن خفیف نے ان کی کنیت بیان کی ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) یہ ان افراد میں سے ایک ہیں جنہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (351) خالد بن عبد الرحمن بن بکیر سلمی

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے نافع سے سماع کیا ہے اور ان سے ابوولید ہشام بن عبد الملک اور کعب نے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) یہ ان افراد میں سے ایک ہیں جنہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

## فصل: ان کے بعد والے حضرات کا تذکرہ

### (352) خالد بن صبیح خیلمانی شامی

خطیب نے اپنی ”تاریخ“ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے ثور سے روایات نقل کی ہیں اور ان سے صفوان نے روایات نقل کی ہیں۔



(علامہ خواری فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ کے تلامذہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (353) خالد بن خلی کلابی

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ حمص کے قاضی تھے انہوں نے ابن حرب سے سماع کیا ہے

(علامہ خواری فرماتے ہیں: یہ احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلابی کے دادا ہیں اور "نویس مسند" کے جامع ہیں انہوں نے امام ابوحنیفہ کے شاگرد رشید محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (354) خلاد بن یحییٰ

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں یہ بات بیان کی ہے: یہ خلاد بن یحییٰ ہیں (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو محمد کوفی ہے انہوں نے مسر اور ثوری سے سماع کیا ہے۔ یہ مکہ میں سکونت پذیر رہے ان کا انتقال 213 ہجری کے آس پاس ہوا تھا۔

(علامہ خواری فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ کے تلامذہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (355) خلف بن ہشام مقبری

خطیب بغدادی نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: یہ خلف بن ہشام بن ثعلب ہیں ایک روایت کے مطابق یہ خلف بن ہشام بن طالب بن عمر ہیں (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو محمد بزار مقبری ہے۔

انہوں نے امام مالک بن انس، حماد بن زید، ابو عوانہ، خالد بن عبد اللہ اور ابو شہاب حناط سے سماع کیا ہے

عباس دوری، محمد بن جہم، احمد بن ابو یوسف، ابراہیم حربی، ابوبکر بن ابی یونس اور احمد بن حنبل نے ان سے روایات نقل کی ہیں۔

ان کا انتقال 229 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خواری فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ کے تلامذہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (356) خالد بن عبد اللہ

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابولعلی خالدی ہے امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: یہ "اہل ہراہ" میں سے ہیں

وہاں انہوں نے علم فقہ حاصل کیا اور حدیث کا سماع کیا یہ حدیث کے اطراف کا فہم رکھتے تھے یہ ابواسحاق کے زمانے میں بغداد آئے اور ان سے علم فقہ میں استفادہ کیا انہوں نے (بغداد میں) اس زمانے کے مشائخ سے سماع بھی کیا۔

ہبہ اللہ بن مبارک نے ان سے روایات نقل کی ہیں یہ بصرہ تشریف لے گئے تھے اور ان کا انتقال وہیں ہوا۔

## باب: جن راویوں کے نام ”د“ سے شروع ہوتے ہیں

(357) داؤد بن زبیر بن عوام

یہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے بھائی (اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما کے صاحبزادے) ہیں۔ ان مسانید میں ان کا ذکر ہوا ہے البتہ علماء نے اس بارے میں اختلاف کیا ہے: کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے؟ یا نہیں کی ہے؟ (یعنی یہ صحابی ہیں یا نہیں ہیں)

فصل: امام ابوحنیفہ کے ان اصحاب کا تذکرہ

جنہوں نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں

(358) داؤد بن نصیر

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوسلیمان طائی ہے یہ اس امت کے زاہد (صوفی) تھے بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: ان کا انتقال ثوری کے بعد ہوا۔

بخاری نے علی اور ابن داؤد کا یہ بیان نقل کیا ہے: اسراہیل اور داؤد طائی کا انتقال ان دنوں میں ہوا جب میں کوفہ میں تھا۔ ابو نعیم بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 160 ہجری میں ہوا۔

خطیب بغدادی نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: انہوں نے عبدالملک بن عمیر، سلیمان، اعمش، عبدالرحمن بن ابولسلی سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے اسماعیل بن علیہ، مصعب بن مقدم، ابو نعیم فضل بن دکین نے روایات نقل کی ہیں۔

خطیب بیان کرتے ہیں: داؤد طائی ان افراد میں سے ایک ہیں جو پہلے علم حاصل کرنے میں مشغول ہوئے، علم فقہ باقاعدہ طور پر سیکھا اور پھر اس سب کے بعد انہوں نے گوشہ نشینی اختیار کی انہوں نے تنہائی، خلوت کو ترجیح دی، عبادت کو اختیار کیا اور اپنی آخری عمر تک اسی میں مصروف رہے۔

خطیب نقل کرتے ہیں: علی بن مدینی بیان کرتے ہیں: داؤد طائی ان افراد میں سے ایک ہیں جنہوں نے پہلے علم اور فقہ حاصل کیا یہاں امام ابوحنیفہ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے بحث کرتے ہوئے بعض اوقات یہ حد سے تجاوز کر جاتے تھے ایک مرتبہ انہوں نے بحث کے دوران کسی شخص کو کنگریاں اٹھا کر مار دیں تو امام ابوحنیفہ نے ان سے کہا: اے ابوسلیمان! تمہاری زبان اور ہاتھ

دونوں ہی لمبے ہو گئے ہیں۔ روای بیان کرتے ہیں: اس کے بعد یہ ایک سال تک امام ابوحنیفہ کی خدمت میں اس حالت میں آتے جاتے رہے کہ یہ نتو کوئی سوال کرتے تھے اور نہ ہی کوئی جواب دیتے تھے جب انہیں یہ اندازہ ہو گیا کہ انہوں نے جو عزم کیا ہے اس پر ثابت قدم رہیں گے تو انہوں نے اپنی کتابیں لیں اور انہیں دریائے فرات میں ڈبو دیا اس کے بعد یہ پوری طرح سے عبادت کی طرف متوجہ ہو گئے۔

علی بن مدینی بیان کرتے ہیں: امام ابوحنیفہ کے حلقہ میں کسی کی بھی آواز داؤد طائی سے اونچی نہیں ہوتی تھی، لیکن پھر انہوں نے زہد اختیار کیا اور لوگوں سے لاتعلق ہو گئے، خطیب اور دیگر حضرات نے ان کے فضائل کو خاصا طویل دیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: یہ امام ابوحنیفہ کے جلیل القدر تلامذہ میں سے ایک تھے انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے کثیرت روایات نقل کی ہیں۔

### (359) داؤد بن عبدالرحمن

(ان کی کنیت لقب اور اسم منسوب) مکی عطارد ابو سلیمان ہے امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: انہوں نے ابن جریج اور ابن عقیم سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے ابن مبارک اور ابن یونس نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: ان مسانید میں امام ابوحنیفہ نے ان سے اور انہوں نے امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (360) داؤد بن زبرقان

بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے داؤد بن ابوبند سے روایات نقل کی ہیں انہوں نے داؤد بن ابوبند کے حالات میں یہ بات تحریر کی ہے: ابوبند کا نام ”ذینار“ تھا اور یہ ”بشر بصری“ سے نسبت ولاء رکھتے ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: اپنی جلالت قدر اور مقدم ہونے کے باوجود انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (361) داؤد بن محبر

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں ان کا ذکر برائے کے ساتھ کیا ہے، خطیب بغدادی نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: یہ داؤد بن محبر بن یحذم بن سلیمان بن ذکوان ہیں (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوسلیمان طائی بصری ہے۔

انہوں نے بغداد میں رہائش اختیار کی تھی اور یہاں شعبہ حماد بن سلمہ، حماد بن یحییٰ، صالح مری، یثیم، حماد، مقاتل بن سلیمان، اسماعیل بن عیاش اور جہاج بن یسطام سے روایات نقل کی ہیں۔

محمد بن حسن، محمد بن اسحاق صاعانی، محمد بن عبداللہ مناوی، حسن بن یزید، جصاص، حسن بن ابوالاسامہ اور دیگر حضرات نے ان سے روایات نقل کی ہیں۔

خطیب نے ثوری کے حوالے سے یحییٰ بن معین کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے داؤد بن محمر کا ذکر کرتے ہوئے ان کی تعریف کی اور ان کا تذکرہ بھلائی کے ساتھ کیا ان کا انتقال بغداد میں 206 ہجری میں ہوا۔  
(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: یہ ان افراد میں سے ایک ہیں جنہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔)

### فصل: ان کے بعد والے مشائخ کا تذکرہ

#### (362) داؤد بن رشید خوارزمی

خطیب نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: یہ داؤد بن رشید ہیں (ان کی کنیت) ابوفضل ہے یہ بنو ہاشم سے نسبت ولاء رکھتے ہیں یہ خوارزمی ہیں لیکن انہوں نے بغداد میں رہائش اختیار کی تھی۔  
انہوں نے ابولج رقی، اسماعیل بن جعفر مدنی، ولید بن مسلم، شعیب بن اسحاق، ہشام بن بشیر، اسماعیل بن علیہ اور ایک جماعت جن کے اسماء خطیب نے بیان کیے ہیں سے سماع کیا ہے۔  
جبکہ ان سے اکابرین کی ایک جماعت (حاشیہ نگار نے یہ وضاحت کی ہے اس جماعت میں امام بخاری، امام مسلم، امام ابو داؤد، امام ابن ماجہ اور امام نسائی شامل ہیں) نے روایات نقل کی ہیں۔  
خطیب بیان کرتے ہیں: یحییٰ بن معین نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے ان کا انتقال 239 ہجری میں ہوا۔  
(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: یہ ان افراد میں سے ایک ہیں جنہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ کے تلامذہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔)

#### (363) داؤد بن علیہ

یہ اسماعیل بن ابراہیم بن سہم بن مقسم اسدی بصری کے بھائی ہیں "علیہ" ان کی والدہ ہیں جن کی طرف ان دونوں کی نسبت کی جاتی ہے۔  
(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ کے تلامذہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔)

#### (364) داؤد سمسار

خطیب نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: یہ داؤد بن نوح ہیں (ان کی کنیت) ابوسلیمان ہے "سمسار" کے نام سے معروف ہیں انہوں نے عبدالوارث بن سعید اور حماد بن زید سے روایات نقل کی ہیں جبکہ ان سے محمد بن اسحاق صاعانی اور حارث بن ابواسامہ نے روایات نقل کی ہیں ان کا انتقال 228 ہجری میں ہوا۔  
(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: یہ ان افراد میں سے ایک ہیں جنہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ کے تلامذہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔)

## باب: جن راویوں کے نام ”ذ“ سے شروع ہوتے ہیں

(365) حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ (صحابی رسول)

ان کا نام جندب بن جنادہ غفاری ہے امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: ان کا انتقال حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ”ربذہ“ کے مقام پر ہوا انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی تھی یہ ”حجازی“ ہیں۔ دیگر لوگوں سمیت امام ترمذی نے اپنی سند کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

”آسمان نے ایسے کسی شخص پر سایہ نہیں کیا اور زمین نے ایسے کسی شخص کو اپنے اوپر نہیں اٹھایا“ (یعنی آسمان کے نیچے اور زمین کے اوپر کوئی ایسا شخص نہیں ہے) جو ابو ذر سے زیادہ سچا اور (عہد کو) پورا کرنے والا ہو یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ علیہ السلام سے سب سے زیادہ مشابہت رکھتا ہے“

(یہ فرمان سن کر) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان پر رشک کرتے ہوئے یہ عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ہم انہیں یہ بات بتا دیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! تم اسے یہ بات بتا دو!“

(366) ذر عمرانی

یہ قصہ گو (یعنی عوامی خطیب) ہے ان سے جب بھی کوئی مسئلہ دریافت کیا جاتا تو یہ امام ابو حنیفہ سے ہی دریافت کرتے تھے ایک مرتبہ امام ابو حنیفہ کی والدہ نے کوئی مسئلہ دریافت کیا امام صاحب نے انہیں جواب بتایا تو ان کی والدہ نے کہا: میں اس کا جواب صرف ”ذرو اعظ“ سے جانتا چاہتی ہوں امام صاحب انہیں ان صاحب کے پاس لے گئے امام ابو حنیفہ نے ان سے مسئلہ دریافت کیا تو انہوں نے کہا: آپ مجھے اس کے جواب کی تعلیم دیں تاکہ میں اس خاتون کو جواب دے سکوں امام صاحب نے انہیں اس کا جواب بتایا تو انہوں نے اس خاتون کو وہ جواب دیا۔

انہوں نے ان مسانید میں امام ابو حنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(367) ذر بن زیاد مدنی

یہ یمن کے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں انہوں نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ (علامہ خواری فرماتے ہیں: امام ابو حنیفہ نے ان سے صرف ایک حدیث روایت کی ہے جس کو انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ

سے روایت کیا ہے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”گناہ سے توبہ کر لینے والا یوں ہو جاتا ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہیں“

یہ روایت (جامع) المسانید میں گزر چکی ہے۔

### (368) ذاکر بن کامل بن حسین بن محمد بن عمر خفاف

(ان کی کنیت) ابوالقاسم ہے، ابن نجار نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: یہ ابوالقاسم بن ابوعمر بن ابوطالب بن ابوطاہر ہیں یہ

”ظفریہ“ میں ہمارے پڑوسی تھے ان کے بھائی ابوبکر مبارک بن کامل نے انہیں کم عمری سے لے کر بڑے ہونے تک سماع کروایا، لیکن اس سماع کے حوالے سے انہیں کزور قرار دیا گیا ہے۔

انہوں نے ابو محمد سعد اللہ بن علی بن حسین ابوسعید احمد بن عبد الجبار بن احمد صیرفی، ابوطالب عبدالقادر بن محمد بن یوسف ابوعبداللہ محمد بن عبد الباقی بن احمد ابوطی حسن بن محمد بن اسحاق ابوبکر محمد بن احمد بن حسین ابوالقاسم اسماعیل بن احمد بن عمر سمرقندی ابوبکر محمد بن عبد الباقی بن محمد انصاری سے (بھی) سماع کیا ہے۔

یہ لکھتا نہیں جانتے تھے اس لیے کچھ نوٹ نہیں کر سکتے تھے یہ دیندار شخص تھے اور اپنے ہاتھ کی کمائی استعمال کرتے تھے۔

یہ 500 ہجری میں پیدا ہوئے اور ان کا انتقال رجب 551 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: دار الخلافہ کے استاذ شیخ محی الدین یوسف بن عبدالرحمن جوزی ابراہیم بن جبر محمد بن سہاک

یوسف بن علی بن حسین اور دیگر حضرات نے ان کے حوالے سے منقول روایات میرے سامنے بیان کی ہیں۔

## باب: جن راویوں کے نام ”ر“ سے شروع ہوتے ہیں

### (369) حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ (صحابی رسول)

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو عبد اللہ حارثی انصاری اوسى مدنی ہے۔

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے۔ سالم بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ہوا تھا۔

بخاری بیان کرتے ہیں: ابو نعیم نے اپنی سند کے ساتھ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

”صبح (کی نماز) روشنی میں ادا کرو“

### (370) ربیع بن حراش

(ان کا اسم منسوب) عسبی، کوئی ہے انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں اسی طرح ذکر کیا ہے ان سے منصور اور عبد الملک بن عمیر نے روایا۔ نقل کی ہیں۔

بخاری بیان کرتے ہیں: ابو نعیم نے سعید بن عبد ثقفی کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے ربیع بن حراش کو دیکھا ہے وہ کانے تھے حضرت عمر بن عبد العزیز کے عہد خلافت میں عبد الحمید بن عبد الرحمن نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی تھی۔

خطیب نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: یہ ربیع بن حراش بن حجر بن عمر بن عبد اللہ ہیں انہوں نے عدنان عسبی کوئی تک ان کا نسب ذکر کیا ہے۔

انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

جبکہ ان سے عسبی، عبد الملک بن عمیر، منصور بن معتمر، ابوما لک اشجعی اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ ثقہ ہیں یہ حراش کے دو صاحبزادوں، مسعود اور ربیع کے بھائی ہیں حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی زندگی میں اور اس کے بعد بھی یہ گزرتے ہوئے مدائن میں تشریف لائے تھے۔

خطیب نے ابو مسلم صالح بن محمد بن عبد اللہ عجمی کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: ربیع بن حراش تابعی ہیں اور

ثقہ ہیں۔

یہ بات بیان کی جاتی ہے: انہوں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا، علی بن مدینی بیان کرتے ہیں: ربیع بن حراش کا انتقال 104 ہجری میں ہوا تھا۔

### (371) ربیعہ الرائے بن ابو عبد الرحمن

(ان کے والد) ابو عبد الرحمن کا نام ’فروخ‘ ہے، انہیں ’آل منکر تھمی‘ سے نسبت ولاء حاصل ہے۔ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے سنا، اور مدینہ منورہ میں رہنے والے زیادہ تر تابعین سے سماع کیا ہے۔ ان سے امام مالک بن انس، سفیان ثوری، شعبہ ریث اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ فقیر، نیک اور حافظ الحدیث تھے۔ (خطیب) بیان کرتے ہیں: امام مالک نے ان سے استفادہ کیا ہے۔ سوار بن عبد اللہ فرماتے ہیں: میں نے ربیعہ الرائے سے بڑا عالم کوئی نہیں دیکھا، ان سے دریافت کیا گیا: حسن (بصری) اور ابن سیرین بھی نہیں؟ انہوں نے جواب دیا: حسن (بصری) اور ابن سیرین بھی (ان سے بڑے عالم) نہیں تھے (خطیب) بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 136 ہجری میں ہوا۔ علامہ خواری فرماتے ہیں: امام ابو حنیفہ نے ان مسانید میں ان کے حوالے سے ایک حکایت نقل کی ہے۔

### فصل: ان حضرات کا تذکرہ جن سے امام ابو حنیفہ نے روایات نقل کی ہیں

#### (372) رباح کوفی

بخاری نے اپنی ’تاریخ‘ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: ان سے ابن مبارک اور ابراہیم بن موسیٰ نے روایات نقل کی ہیں۔ علامہ خواری فرماتے ہیں: یہ ان افراد میں سے ایک ہیں جن سے امام ابو حنیفہ نے ان مسانید میں روایات نقل کی ہیں۔

#### (373) رباح بن زید

بخاری نے اپنی ’تاریخ‘ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ رباح بن زید صنعانی ہیں۔ ابراہیم بن خالد نے یہ بات بیان کی ہے: ان کا انتقال 187 ہجری میں ہوا، اس وقت ان کی عمر 81 برس تھی، ابن مبارک نے ان سے روایات نقل کی ہیں۔ علامہ خواری فرماتے ہیں: یہ ان افراد میں سے ایک ہیں جن سے امام ابو حنیفہ نے ان مسانید میں روایات نقل کی ہیں۔

#### (374) ربیع بن بسرہ بن معبد جہنی

امام بخاری نے اپنی ’تاریخ‘ میں تحریر کیا ہے: انہوں نے اپنے والد سے سماع کیا ہے اور ان سے زہری، عیث بن سعد، ان کے دو صاحبزادوں عبد العزیز اور عبد الملک (ان کے علاوہ) عبد العزیز بن عمرو اور عمرو بن ابو عمرو نے روایات نقل کی ہیں۔



(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: یہ اکابر تابعین میں سے ایک ہیں ان مسانید میں امام ابوحنیفہ کے بعض اساتذہ نے ان سے روایات نقل کی ہیں۔

**فصل: ان حضرات کا تذکرہ جنہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں**  
(375) ربيع بن یونس

(اس کی کنیت) ابو الفضل ہے اور یہ (عباسی خلیفہ ابو جعفر) منصور کا دربان (یا معتمد خاص) ہے۔

خطیب نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: ربيع (عباسی خلیفہ ابو جعفر) منصور کا دربان (یا معتمد خاص) تھا پھر یہ اس کا وزیر بن گیا پھر یہ خلیفہ مہدی کا معتمد خاص رہا یہی وہ شخص ہے جس نے مہدی کی بیعت کی تھی اور عیسیٰ بن موسیٰ کو الگ کر دیا تھا اس کا بیٹا فضل بن ربيع، خلیفہ ہارون الرشید کا معتمد خاص بنا تھا جبکہ محمد مخلوع اور فضل بن ربيع کا بیٹا عباس، خلیفہ امین الرشید کے معتمد خاص بنے تھے۔

خطیب کہتے ہیں: عباس بن فضل بن ربيع، یہ معتمد خاص بن معتمد خاص بن معتمد خاص ہیں (یعنی ان کی تین پشتوں کے پاس یہ عہدہ رہا)

(اس راوی ربيع بن یونس) کا انتقال ربيع الاول 170 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(376) رزق اللہ بن عبد الوہاب

یہ رزق اللہ بن عبد الوہاب بن عبد العزیز بن حارث ہیں (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو محمد، تمیمی، حنبلی ہے۔ ابن نجار نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: انہوں نے اپنے والد اپنے چچا (ان کے علاوہ) ابو عمر عبد الواحد بن محمود بن مہدی، ابو حسین احمد بن محمد واعظ ابو حسن علی بن احمد بن عمر حمای ابو عبد اللہ احمد بن عبد اللہ بن حسین محاطی ابو علی بن شاذان اور ایک جماعت سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے ابو مسعود سلیمان بن ابراہیم حافظ اصفہانی اور ان جیسے افراد نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ 400 ہجری میں پیدا ہوئے تھے اور ان کا انتقال 488 ہجری میں ہوا۔

## باب: جن راویوں کے نام ”ز“ سے شروع ہوتے ہیں

### (377) حضرت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ (صحابی رسول)

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: (ان کی کنیت) ابو سعید ہے اور ایک روایت کے مطابق ابو خارجہ ہے (جبکہ ان کا اسم منسوب) انصاری خزر جی مدنی ہے۔

امام بخاری نے اپنی سند کے ساتھ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

”جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (ہجرت کر کے) مدینہ منورہ تشریف لائے تو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ مجھ پر حیران ہوئے جب آپ کو یہ بات بتائی گئی، ہونجارے تعلق رکھنے والا یہ لڑکا، ان دس سے کچھ زیادہ سورتوں کا حافظ ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تلاوت سنانے کے لیے کہا، تو میں نے آپ کو تلاوت سنائی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہدایت کی، تم میرے لیے یہودیوں کی زبان سیکھو! کیونکہ میں اپنی زبان (یا تحریر) کے حوالے سے، یہودیوں کی طرف سے مطمئن نہیں ہوں (حضرت زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تو میں نے نصف ماہ میں ان کی زبان سیکھ لی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہودیوں کو لکھے گئے خطوط میں ہی تحریر کرتا تھا اور جب میں لکھ لیتا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھ کر سنا دیا کرتا تھا۔

بخاری تحریر کرتے ہیں: حضرت زید رضی اللہ عنہ کے انتقال کے دن، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ کہا تھا: اسی طرح علماء رخصت ہو جائیں گے اور آج تو بہت زیادہ علم کو دفن کیا گیا ہے۔

علی (بن مدینی) بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 54 ہجری میں ہوا تھا۔

### (378) حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ (صحابی رسول)

یہ حضرت زید بن حارثہ بن شراحیل بن عبد العزیٰ ہیں، یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت ولاء رکھتے ہیں۔

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: یہ بات بیان کی گئی ہے: ان کا تعلق، یمن کے قبیلہ بنو کلب سے تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہی انہوں نے جام شہادت نوش کیا۔

بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں اپنی سند کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ہم لوگ پہلے انہیں ”زید بن محمد“ کہا کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

”تم انہیں ان کے (حقیقی) باپوں کی نسبت سے ہی بلاؤ“

## (379) زید بن علی بن حسین (امام زید)

یزید بن علی بن حسین بن علی بن ابوطالب ہیں۔

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: انہوں نے اپنے والد (امام زین العابدین) سے روایات نقل کی ہیں؛ جبکہ ان سے عبدالرحمن بن حارث نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ بات بیان کی گئی ہے: ان کی کنیت ”ابو حسین“ ہے؛ یہ محمد بن علی بن حسین بن علی (یعنی امام باقر) کے بھائی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: ان کے فضائل و مناقب اس سے بلند تر ہیں کہ ان کا شمار کیا جائے؛ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ان کے بارے میں یہ روایت نقل کی گئی ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے؛ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا تھا: ”میری ذریت میں سے یہ شہید ہوگا اور میری اولاد میں سے حق کو قائم رکھنے والا ہوگا؛ یہ جہاد کرنے والوں کو امام ہوگا اور روشن پیشانیوں والوں کا قائد ہوگا“..... اس کے بعد آخر تک روایت ہے۔

انہیں (اموی خلیفہ) ہشام بن عبدالملک کے دور میں شہید کیا گیا؛ امام ابو حنیفہ کی ان سے ملاقات ہوئی تھی؛ ان دونوں صاحبان کے درمیان ہونے والی گفتگو ہم ان مسانید میں ذکر کر چکے ہیں۔

## (380) زید بن صوحان عبدی

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: (ان کی کنیت) ابو عائشہ ہے۔

خطیب بغدادی نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: یہ راوی؛ بنو عبد القیس سے تعلق رکھنے والے شخص ”صوحان“ کے دو صاحبزادوں صعبہ اور سحان کے بھائی ہیں۔

انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما اور حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں؛ جبکہ ان سے ابوالواہل شقیق بن سلمہ اسدی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

خطیب نے اپنی سند کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

”جو شخص کسی ایسے فرد کو دیکھنا چاہتا ہو؛ جس کے کچھ اعضاء (یا ایک عضو) پہلے ہی جنت میں جا چکا ہے؛ تو وہ زید بن صوحان کو دیکھ لے“۔

خطیب بیان کرتے ہیں: مشرکین کے ساتھ جہاد کے دوران ان کے بعض اعضاء (یا ایک عضو) کٹ گیا تھا۔

اس کے بعد انہوں نے طویل زندگی پائی؛ اور 36 ہجری میں جام شہادت نوش کیا۔

انہوں نے یہ وصیت کی تھی: میرا خون نہ دھونا؛ کیونکہ میں قیامت کے دن ان لوگوں کا مقابل فریق بنوں گا۔

## (381) زید بن اسلم

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: (ان کی کنیت) ابواسامہ ہے؛ یہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے نسبت ولاء

رکھتے ہیں (اسی لیے ان کا اسم منسوب) عدوی قرشی ہے۔

انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سماع کیا ہے۔

بخاری بیان کرتے ہیں: زید بن ابراہیم بن منذر نے زید بن عبد الرحمن کا یہ بیان نقل کیا ہے: ان کا انتقال اُس سال میں ہوا تھا جس سال ابو جعفر منصور خلیفہ بنا تھا۔ (بخاری کہتے ہیں: یعنی) 136 ہجری میں ذوالحج کے پہلے عشرے میں۔  
(علامہ خواری فرماتے ہیں: امام ابو حنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

**فصل: تابعین اور دوسرے طبقات سے تعلق رکھنے والے ان حضرات کا تذکرہ**

**جن سے امام ابو حنیفہ نے ان مسانید میں روایات نقل کی ہیں**

**(382) زید بن ابونیسہ کوفی**

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: یہ ”جزیرہ“ کے علاقہ ”رہا“ میں سکونت پذیر رہے۔

ان کا انتقال 124 ہجری میں 36 برس کی عمر میں ہوا۔

(علامہ خواری فرماتے ہیں: امام ابو حنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

**(383) زید بن حارث**

بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ ”زید حارثی“ ہیں انہوں نے ابراہیم (مخفی) سے

سماع کیا ہے جبکہ ان سے منصور اور ثوری نے روایات نقل کی ہیں۔

b اللہ کا سب سے کمزور بندہ کہتا ہے: امام ابو حنیفہ نے ان سے روایت کی ہے اور امام ابو حنیفہ کی ان سے روایت کردہ احادیث

ان مسانید میں موجود ہیں۔

(علامہ خواری فرماتے ہیں: امام ابو حنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

**(384) زید بن ولید**

یہ تابعین میں سے ہیں۔

(علامہ خواری فرماتے ہیں: امام ابو حنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

**(385) زیاد بن علاقہ ثعلبی کوفی**

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: انہوں نے اسامہ بن شریک اور جریر یا شاید مغیرہ بن شعبہ سے سماع کیا ہے ان

سے ثوری اور شعبہ نے سماع کیا ہے۔ امام بخاری نقل کرتے ہیں: یحییٰ بن معین بیان کرتے ہیں: ان کی کنیت ابو مالک ہے۔

(علامہ خواری فرماتے ہیں: امام ابو حنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

## (386) زیاد بن میسرہ

یہ عبداللہ بن عیاش بن ابوربیعہ سے نسبت ولاء رکھتے ہیں (ان کا اسم منسوب) قرشی مدنی ہے۔  
امام بخاری نے امام مالک کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر بن عبدالعزیز، زیاد بن ابوزیاد (نامی اس راوی) کے ساتھ ہی رہا کرتے تھے۔

وہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے جمعہ کے دن (کے بارے میں حدیث کا) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے سماع کیا ہے۔  
بخاری بیان کرتے ہیں: عبدالعزیز بن عمران نے اپنی سند کے ساتھ زیاد بن ابوزیاد کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں اور عبداللہ بن ابوطالب، حضرت انس رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز میں شریک ہوئے۔  
(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

## (387) زیاد بن کلیب

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے ان کی کنیت (اور اسم منسوب) ابو معشر، تمیمی، کوئی ہے۔  
انہوں نے اپنے والد اور ابراہیم سے روایات نقل کی ہیں، بخاری نے حرلیش کا یہ بیان نقل کیا ہے: ان کا انتقال طلحہ بن مصرف کے (انتقال کے) بعد ہوا۔  
(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

## (388) زیاد بن حدیر

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے یہ زیاد بن حدیر ہیں (ان کی کنیت اور اسم منسوب) اسدی، کوئی ابو مغیرہ ہے۔  
انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما سے سماع کیا ہے، جبکہ ان سے امام شعبی نے سماع کیا ہے۔  
بخاری نے اپنی سند کے ساتھ حفص بن حمید کا یہ بیان نقل کیا ہے: زیاد بن حدیر کی کنیت ابو عبدالرحمن ہے۔  
(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں اپنے ایک استاد کے حوالے سے ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

## (389) زربن حدیش

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: ان کی کنیت (اور اسم منسوب) ابو مریم، اسدی ہے۔  
انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما اور حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہما سے سماع کیا ہے، جبکہ ان سے ابراہیم، عاصم بن بہدلہ، شعبی، عدی بن عاصم، عدی بن ثابت اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔  
(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں اپنے ساتھ کے حوالے سے ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

## (390) زبیر بن عدی

بخاری نے اپنی "تاریخ" میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ زبیر بن عدی ہیں (ان کی کنیت اور اسم

منسوب) ابوعدی عجمانی ہے ایک روایت کے مطابق (ان کا اسم منسوب) یامی کوفی ہے۔ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما اور ابراہیم (مخفی) سے سماع کیا ہے۔

بخاری بیان کرتے ہیں: احمد اور بشر اصہبانی بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 'رے' میں 131 ہجری میں ہوا۔

بخاری بیان کرتے ہیں: زبیر بن عدی (نامی یہ راوی) فرماتے ہیں: میں نے 18 صحابہ کرام کا زمانہ پایا ہے کہ اگر ان میں سے کسی کو اس بات کا پابند کیا جائے کہ اس نے ایک درہم کے عوض میں گوشت خریدنا ہے تو وہ اچھی طرح سے خرید بھی نہ سکے۔ (علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

### (391) زید بن وہب

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوسلمان ہمدانی، چینی ہے انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے سماع کیا ہے۔

بخاری نقل کرتے ہیں: زید بن وہب بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے سفر کر کے جا رہا تھا تو نبی اکرم ﷺ کا وصال ہو گیا میں اس وقت راستے میں ہی تھا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان کے حوالے سے حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں۔)

### (392) زید بن خلیدہ سکرکی کوفی

امام بخاری نے اپنی 'تاریخ' میں تحریر کیا ہے: یہ محمد (نامی راوی) کے والد ہیں، شععی بیان کرتے ہیں: مجھے زید بن خلیدہ سکرکی نے یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے ہرم بن حیان عدی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے ملاقات کی ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں اپنے اساتذہ کے حوالے سے ان کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے ایک روایت نقل کی ہے جو صحیح مسلم کے بارے میں ہے۔)

## فصل: امام ابوحنیفہ کے ان اصحاب کا تذکرہ

جنہوں نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں

### (393) زکریا بن ابوزائدہ

امام بخاری نے اپنی 'تاریخ' میں تحریر کیا ہے: یہ (زکریا) بن خالد ہیں (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابویحییٰ ہمدانی، کوفی ہے یہ بیانیتا تھے۔

انہوں نے شععی، ابواسحاق، سماک بن حرب سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے ثوری، کعب اور ان کے صاحبزادے یحییٰ نے روایات

نقل کی ہیں۔

بخاری تحریر کرتے ہیں: ابو نعیم بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 148 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: اپنی جلالت قدر اپنے مقدم ہونے اور ”صحیحین“ کے مصنفین کا شیخ الشیوخ ہونے کے باوجود انہوں نے ان مسانید میں امام ابو حنیفہ سے بہت سی روایات نقل کی ہیں۔

(394) زہیر بن معاویہ بن حدیق بن رجیل بن زہیر بن خثیمہ

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) بھٹی، ابو خثیمہ ہے بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: انہوں نے ابو اسحاق ہمدانی سے سماع کیا ہے، جبکہ یحییٰ بن آدم اور ابو نعیم فضل بن دکین نے ان سے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: علم میں اپنی جلالت قدر اور بخاری و مسلم کا ”شیخ الشیوخ“ ہونے کے باوجود یہ امام ابو حنیفہ کے تلامذہ میں سے ہیں اور انہوں نے ان مسانید میں امام ابو حنیفہ سے بہت سی روایات نقل کی ہیں۔

(395) زائدہ بن قدامہ

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو صلت، ثقفی، کوئی ہے امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: انہوں نے عمر بن قیس ابو اسحاق اور منصور سے سماع کیا ہے، جبکہ ابو اسامہ نے ان سے سماع کیا ہے۔

بخاری نے ابن ابی اسود بن داؤد کے حوالے سے عثمان بن زائدہ رازی کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے سفیان سے دریافت کیا: میں کوئی جانا چاہ رہا ہوں وہاں میں کس سے سماع کروں؟ انہوں نے فرمایا: تم زائدہ بن قدامہ اور ابن عیینہ کے پاس چلے جانا، میں نے دریافت کیا: اور ابو بکر عیاش؟ انہوں نے فرمایا: اگر تم تفسیر کا علم حاصل کرنے کا ارادہ رکھتے ہو تو ان کے پاس چلے جانا۔ (علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: ان علوم کا ماہر ہونے) کے باوجود انہوں نے ان مسانید میں امام ابو حنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(396) زافر بن ابوسلیمان

(ان کا اسم منسوب) ایادی، قوہستانی ہے یہ حجتان کے قاضی ہیں۔

خطیب نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: یہ تجارت کے سلسلے میں کوئی آیا کرتے تھے پھر یہ بغداد منتقل ہو گئے وہاں انہوں نے لیث بن ابی سلیمان، اسرئیل سفیان ثوری، امام مالک بن انس، شعبہ بن جراح، عبد الملک بن جراح، عبد العزیز بن ابی رواد کے حوالے سے احادیث روایت کیں، جبکہ ان سے یعلیٰ بن عبد اللہ، خلف بن تمیم، عبد اللہ بن جراح، محمد بن مقاتل مروزی، یحییٰ بن معین اور حسن بن عرفدہ نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابو حنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(397) زید بن حباب بن حسن

(ان کا اسم منسوب) جمی، معکلی، کوئی ہے امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: انہوں نے امام مالک بن انس، مالک

بن مغول، سفیان ثوری، شعبہ، ابن ابو ذئب سے سماع کیا ہے۔

ان سے عبداللہ بن وہب، یزید بن ہارون، احمد بن حنبل، ابوبکر بن ابوشیبہ، یحییٰ حماتی، حسن بن عرفہ اور ان جیسے افراد نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: اپنی جلالت قدر اور امام احمد اور ان جیسے دیگر حضرات کا استاد ہونے کے باوجود انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے بکثرت روایات نقل کی ہیں یہ امام احمد بن حنبل کے اساتذہ میں سے ایک ہیں۔

### (398) زبیر بن سعید

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: زبیر بن سعید ہیں (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ہاشمی قرشی ہے۔

انہوں نے عبید اللہ بن بریدہ اور صفوان بن سلیم سے روایات نقل کی ہیں جبکہ ان سے جویر بن حازم اور ابن مبارک سے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: یہ ان افراد میں سے ایک ہیں جنہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے بکثرت روایات نقل کی ہیں۔

### (399) زکریا بن ابوتیک

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: یہ (زکریا) بن حکیم ہیں، انہوں نے ابو معشر، امام شعبی اور صادم سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے عیشم اور حسان بن حسان نے روایات نقل کی ہیں۔

بخاری بیان کرتے ہیں: ابوعوانہ نے سلیمان بن ابوتیک کے حوالے سے ابو معشر سے روایات نقل کی ہیں۔ بخاری فرماتے ہیں: مجھے یہ معلوم کہ یہ ان کے بھائی ہیں یا نہیں؟

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

## فصل: ان حضرات کے بعد کے مشائخ کا تذکرہ

### (400) زبیر بن حرب

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: ابو یوسف، اصل میں "نسا" کے رہنے والے ہیں ان کا انتقال بغداد میں 234 ہجری میں ہوا انہوں نے ابن عیینہ اور یحییٰ (بن سعید) قطان سے سماع کیا ہے۔

خطیب نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: انہوں نے بغداد میں رہائش اختیار کی یہاں انہوں نے ابن عیینہ، ابراہیم بن بشر، اسماعیل بن علیہ، جریر بن عبد الحمید، عبداللہ بن ادریس، ولید بن مسلم، ابو معاد، یحییٰ بن جراح کے حوالے سے احادیث روایت کیں جبکہ ان سے محمد بن اسماعیل بخاری، مسلم بن حجاج، موسیٰ بن ہارون، ابوبکر بن ابودنیا اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔



خطیب تحریر کرتے ہیں: احمد بن زہیر بیان کرتے ہیں: میرے والد زہیر بن حرب 160 ہجری میں پیدا ہوئے تھے اور ان کا انتقال 234 ہجری میں 74 برس کی عمر میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ کے تلامذہ سے روایات نقل کی ہیں یہ امام بخاری امام مسلم اور ان جیسے دوسرے حضرات کے استاد ہیں۔

### (401) زفر بن ہذیل

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) عنبری ابو ہذیل ہے یہ امام ابوحنیفہ کے شاگرد، عظیم مجتہدین میں سے ایک اس امت کے قیاس کے سب سے بڑے ماہر ہیں۔

ابو اسحاق شیرازی نے ”طبقات الفقہاء“ میں تحریر کیا ہے: یہ 110 ہجری میں پیدا ہوئے ان کا انتقال 158 ہجری میں 48 برس کی عمر میں ہوا۔

ابو اسحاق تحریر کرتے ہیں: انہوں نے علم اور عبادت کو (اپنے اندر) جمع کر لیا تھا یہ علم حدیث کے ماہرین میں سے ایک ہیں اور امام ابوحنیفہ کے تلامذہ میں سب سے زیادہ قیاس کرنے والے ہیں ان کے مناقب اس سے بڑھ کر اور اس سے زیادہ ہیں کہ ان کا شمار کیا جائے جو شخص فقہ میں ان کے مسلک اور ماخذ سے واقف ہوگا وہی ان کی قدر پہچان سکے گا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے، بکثرت روایات نقل کی ہیں۔

### (402) زیاد بن حسن بن فرات

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ زیاد بن حسن بن فرات بن ابو عبد الرحمن ہیں انہوں نے اپنے والد اور دادا سے روایات نقل کی ہیں جبکہ ان سے حکم بن مبارک نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (403) زیدان بن محمد

خطیب بغدادی نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: یہ زیدان بن محمد بن زیدان کا تہ ہیں۔

انہوں نے زیاد بن ایوب طوسی احمد بن منصور رماذی ابراہیم بن موسیٰ نیشاپوری سے مستقیم روایات نقل کی ہیں جبکہ ان سے امام دارقطنی ابن شاپان ابو القاسم بن حلاج نے روایات نقل کی ہیں۔

خطیب بیان کرتے ہیں: ابن حلاج نے یہ بات ذکر کی ہے: انہوں نے 323 ہجری میں ان سیماع کیا تھا۔

### (404) زاہر بن طاہر بن محمد بن احمد بن یوسف

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) شحامی ابو قاسم، مستملی ہے ابن حجازی نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے:

ان کے والد نے ان کی کسبی میں انہیں ابو سعید بن محمد بن عبد الرحمن حروری ابو عثمان سعید بن محمد بن احمد تجزی ابو القاسم

عبدالکریم بن ہوازن قشیری ابو عثمان سعید بن احمد بن محمد ابو بکر احمد بن حسین بن یحییٰ سے سماع کروایا تھا۔

جبکہ انہوں نے (بڑے ہونے کے بعد) بنفس نفیس مشائخ کی ایک جماعت سے سماع کیا انہوں نے خراسان اور عراق میں احادیث روایت کیں حج کے لیے جاتے ہوئے یہ 525 ہجری میں بغداد بھی تشریف لائے اور یہاں بھی احادیث روایت کیں۔  
ابو فضل بن ناصر ابو عمر انصاری اور ایک جماعت نے ان سے اصہبان نیشاپور اور ہباد (مطبوعہ نسخے میں یہ لفظ اسی طرح ہے) میں سماع کیا۔

ان کا سن پیدائش 446 ہجری ہے ان کا انتقال 533 ہجری میں نیشاپور میں ہوا انہیں یحییٰ بن یحییٰ کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔

#### (405) زید بن حسن بن زید بن حسن

(ان کی کنیت لقب اور اسم منسوب) ابوالعین تاج الدین کندی ہے۔

ابن نجار نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: "دار الخلافہ" میں سکونت پذیر رہے ان کی پیدائش بغداد میں ہوئی تھی ان کے والد نے ان کی کسب میں ہی انہیں شیخ ابو منصور خیاط کے پوتے ابو محمد عبداللہ بن علی مقرئ کے حوالے کر دیا تھا انہوں نے انہیں تجوید کے ساتھ قرآن پڑھنا سکھایا پھر انہوں نے "دس قرأتیں" یاد کیں حالانکہ ان کی عمر اس وقت دس سال تھی پھر انہوں نے اس کو زیادہ عالی سند کے ساتھ پڑھا یعنی جو ابوقاسم بہتہ اللہ بن احمد اور ان جیسے دیگر حضرات سے منقول تھا اس کے بعد انہوں نے علم لغت اور علم نحو سیکھنا شروع کیا اور اس سلسلے میں شریف ابو سعادات اور ابو منصور جو اقلی کے ساتھ رہے یہاں تک کہ یہ ان فنون کے ماہر ہو گئے اس کے بعد ان کے والد نے انہیں ابو بکر محمد بن عبدالہباق انصاری ابوقاسم بہتہ اللہ بن احمد جریری ابو منصور عبدالرحمن بن محمد بن عبدالواحد قرظی ابوقاسم اسماعیل بن احمد بن عمر سمرقندی ابوالبرکات عبدالوہاب بن مبارک انصاری ابوالفتح عبداللہ بن محمد بیضاوی اور دیگر اکابرین سے سماع کروایا۔ انہوں نے ان مشائخ کے سامنے بکثرت روایات پڑھیں۔

543 ہجری میں یہ بغداد سے سفر پر روانہ ہوئے یہ ہمدان گئے اور وہاں کئی سال قیام کیا وہاں انہوں نے فقہ حنفی کی تعلیم حاصل کی ان کے والد 544 ہجری میں حج کے لیے گئے اور راستے میں ہی ان کا انتقال ہو گیا جب انہیں اس کی اطلاع ملی تو یہ بغداد واپس آ گئے اور ایک طویل عرصہ تک یہیں مقیم رہے۔

اس کے بعد یہ شام چلے گئے اور صلاح الدین کے بھائی بادشاہ فرخ شاہ بن ایوب (کے دربار سے وابستہ ہو گئے) یہ شام اور مصر کا بادشاہ تھا اس کے دربار میں انہیں بڑی قدر و منزلت حاصل ہوئی اس نے انہیں اپنا وزیر بنا لیا تھا فرخ شاہ کے انتقال کے بعد یہ اس کے بھائی تقی الدین جو "ہماہ" کا حکمران تھا اس سے وابستہ ہو گئے۔

عمر کے آخری حصے میں انہوں نے دمشق میں سکونت اختیار کی اور اطراف و اکناف عالم سے لوگ استفادہ کے لیے ان کی خدمت میں حاضر ہونے لگے۔

ان کا انتقال 613 ہجری میں ہوا ان کا سن پیدائش 520 ہجری ہے۔

## باب: جن راویوں کے نام ”س“ سے شروع ہوتے ہیں

### (406) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ (صحابی رسول)

یہ حضرت سعد بن مالک ابو وقاص بن ابواسحاق وہیب قرظی زہری ہیں۔  
امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: انہیں غزوہ بدر میں شرکت کا شرف حاصل ہے۔  
امام بخاری نے اپنی سند کے ساتھ سعید بن مسیب کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:  
” (آغاز میں اسلام قبول کرنے والے افراد میں سے) جس نے بھی اسلام قبول کیا، اُس نے اسی دن اسلام قبول کیا، جس دن میں نے اسلام قبول کیا تھا، سات دن ایسے بھی گزرے ہیں، جب ”میں“ اسلام قبول کرنے والا تیسرا فرد تھا“  
امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: ان کا انتقال حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد حکومت میں ان کی حکومت کے دس سال گزرنے کے بعد (یعنی 50 ہجری کے آس پاس) ہوا۔

### (407) حضرت سلیمان بن ربیعہ تمیمی باہلی رضی اللہ عنہ (صحابی رسول)

علماء نے یہ بات بیان کی ہے: انہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔  
بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے: ابو وائل بیان کرتے ہیں: سلیمان بن ربیعہ جب کوفہ کے قاضی تھے تو میں چالیس دن ان کی خدمت میں حاضر ہوتا رہا، اس دوران ان کے سامنے کوئی دعویدار نہیں آیا۔

### (408) حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ (صحابی رسول)

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: انہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔  
ان کا انتقال حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے بعد ہوا تھا، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا انتقال 58 ہجری میں ہوا تھا۔  
ان کی کنیت ابو عبد الرحمن ہے، بخاری بیان کرتے ہیں: ایک روایت کے مطابق ان کا انتقال 59 ہجری میں ہوا تھا، بعض حضرات نے یہ بیان کیا ہے: 60 ہجری میں ہوا تھا۔ بخاری کہتے ہیں: پہلی روایت کی سند محل نظر ہے۔

### (409) حضرت سبرہ بن مالک رضی اللہ عنہ (صحابی رسول)

انہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے، امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں اپنی سند کے ساتھ حضرت سبرہ بن مالک رضی اللہ عنہ کے

حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے حدیث روایت کی ہے۔

#### (410) سیدہ سبیحہ بنت حارث رضی اللہ عنہا (صحابیہ رسول)

انہیں "صحابیہ" ہونے کا شرف حاصل ہے اس خاتون نے عدت (کے حکم) کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے ایک حدیث روایت کی ہے۔

#### (411) حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوثابت انصاری خزرجی مدنی ہے انہیں غزوہ بدر میں شرکت کا شرف حاصل ہے۔ امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں اپنی سند کے ساتھ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے:

"دنوں کا سردار جمعہ کا دن ہے یہ قربانی کے دن سے بھی عظیم ہے اس میں پانچ خصوصیات ہیں اس دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اسی دن انہیں جنت سے زمین کی طرف اتارا گیا اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کا انتقال ہوا اس دن میں ایک ساعت ایسی بھی ہے کہ اگر کوئی بندہ اس ساعت میں اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز عطا کر دے گا، لیکن شرط یہ ہے کہ اس بندے نے کوئی حرام چیز نہ مانگی ہو اور اسی (یعنی جمعہ کے) دن قیامت قائم ہوگی"

### فصل: ان تابعین کا تذکرہ جن سے امام ابوحنیفہ نے روایات نقل کی ہیں

#### (412) سالم بن عبد اللہ بن عمر بن خطاب ابو عمر قرشی مدنی

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں اپنی سند کے ساتھ صحرا بن ربیعہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: سالم کا انتقال 106 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

#### (413) سعید بن مسروق

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوسفیان ثوری، حمیمی، کوفی (یہ سفیان ثوری کے والد ہیں)۔ امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے انہوں نے مکرمہ (مطبوعہ نسخہ میں یہاں لفظ مکرمہ تحریر ہے جو شاید کاتب کا سہو ہے) منذر اور شععی سے روایات نقل کی ہیں جبکہ ان سے ان کے صاحبزادے سفیان ثوری (ان کے علاوہ) شعبہ اور ابو عوانہ نے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری بیان کرتے ہیں: امام احمد فرماتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: ان کا انتقال 128 ہجری میں ہوا تھا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

**(414) سلمان ابو حازم**

یہ عنزہ اشجعیہ سے نسبت ولاء رکھتے ہیں، امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: ان سے اعش، منصور عدی، عبید بن کیمان، فضیل بن غزوان اور ابوالکوفی نے سماع کیا ہے۔

امام بخاری اپنی سند کے ساتھ ابو حازم کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں پانچ سال حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کیپاس بیٹھتا رہا ہوں۔ (علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام ابو حنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

**(415) سلیمان بن بشار**

یہ ”مقصودہ مدنی“ والے فرد ہیں، امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: ان سے سلیمان بن بلال اور ابن ابو ذئب نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام ابو حنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

**(416) سلمہ بن کہیل**

(ان کا اسم منسوب) حضری کوفی ہے، امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: انہوں نے حضرت جناب رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے، ان کا انتقال 121 ہجری میں ہوا تھا۔

بخاری بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن ابواسود اور عبدالرحمن بن مہدی فرماتے ہیں: کوفہ میں کوئی بھی شخص ان چار افراد سے زیادہ ”ثبت“ نہیں ہے، منصور ابو حسین، سلمہ بن کہیل اور عمرو بن مرہ۔ اور منصور کوفہ کے سب سے زیادہ ”ثبت“ شخص تھے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام ابو حنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

**(417) سلیمان بن ابوسلیمان**

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابواسحاق شیبانی (بنوشیبان کے ساتھ انہیں نسبت ولاء حاصل ہے) کوفی ہے۔

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: ابن ابواسود نے عبداللہ بجلی کے حوالے سے یہ بات بیان کی ہے: سلیمان بن ابوسلیمان کا انتقال 141 یا شاید 142 ہجری میں ہوا تھا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام ابو حنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

**(418) سلمہ بن شریط بن انس**

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو فراس اشجعی، کوفی ہے

بخاری تحریر کرتے ہیں: انہوں نے اپنے والد اور شحاک سے سماع کیا ہے، کعب نے ان کی کنیت بیان کی ہے، ان سے ثوری اور ابو نعیم نے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام ابو حنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

## (419) سالم بن عجلان، قطس، جرزی

یہ محمد بن مروان بن حکم قرشی سے نسبت ولاء رکھتے ہیں، امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: انہیں شام میں باندھ کر قتل کر دیا گیا تھا۔

انہوں نے سعید بن جبیر سے سماع کیا ہے، جبکہ ان سے ثوری نے سماع کیا ہے، ان کا اسم منسوب علی بن مجاہد نے بیان کیا ہے۔  
(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

## (420) سلیمان بن مهران، اعمش

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: ان کی کنیت ”ابو محمد“ ہے۔ یہ بنو کابل سے نسبت ولاء رکھتے ہیں۔ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، سعید بن جبیر، ابراہیم (خثعمی) کو دیکھا ہوا ہے، یہ 60 ہجری میں پیدا ہوئے تھے، جبکہ ان کا انتقال 148 ہجری میں ہوا، ان سے ثوری شعبہ ابواسحاق سمعی نے سماع کیا ہے۔

بخاری بیان کرتے ہیں: صدقہ بن عبدالرحمن فرماتے ہیں: میرے علم کے مطابق، جتنے بھی لوگ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول احادیث کا علم رکھتے ہیں ان میں سے کوئی بھی (حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول احادیث کا) اعمش سے بڑا عالم نہیں ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

## (421) سعید بن ابوسعید مقبری

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: ابن ابی اویس بیان کرتے ہیں: ان کا اسم منسوب ”مقبرہ“ (یعنی قبرستان) کے حوالے سے ہے، دو سرے حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: (ان کے والد) ابوسعید کا نام ”کیسان“ تھا، وہ بنو لیث سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون کے مکاتب تھے، ان کی کنیت ابوسعید تھی۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

## (422) سعید بن مرزبان

(ای کی کنیت اور لقب) ابوسعید بقال اعور ہے، یہ حدیث جسی سے نسبت ولاء رکھتے ہیں، امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور کرمہ سے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

## (423) سلیم کوفی

یہ شعیبی سے نسبت ولاء رکھتے ہیں، انہوں نے شعیبی سے روایات نقل کی ہیں، جبکہ کعب نے ان سے سماع کیا ہے۔

ان سے محمد بن دینار نے روایات نقل کی ہیں، امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں بھی ذکر کیا ہے۔

(علامہ خواری فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

#### (424) سماک بن حرب کوفی

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: محمد بن موہب نے ہمدان بن سلمہ کے حوالے سے سماک بن حرب کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے حضرت محمد ﷺ کے 180 اصحاب کا زمانہ پایا ہے۔

بخاری بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما اور حضرت سوید بن قیس رضی اللہ عنہما سے سماع کیا ہے یہ ابراہیم اور محمد (بن حرب نامی راویوں) کے بھائی ہیں۔

(علامہ خواری فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

#### (425) سعید بن جبیر بن ہشام

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: ابو عبد اللہ بیان کرتے ہیں: یہ ہوا سدا سے تعلق رکھنے والی خاتون ’والدہ‘ سے نسبت ولاء رکھتے ہیں۔

بخاری نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن سعید کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب سعید بن جبیر کو شہید کیا گیا اس وقت ان کی عمر 49 سال تھی ابو نعیم بیان کرتے ہیں: انہیں 95 ہجری میں شہید کیا گیا۔

بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: سفیان ثوری، علم میں سعید بن جبیر کو ابراہیم سے مقدم قرار دیتے تھے۔

سعید نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما، حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے عمرو بن دینار، ایوب اور ثابت نے روایات نقل کی ہیں۔ (علامہ خواری فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ کے بعض اساتذہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

#### (426) سلمہ بن تمام

(ان کی کینت اور اسم منسوب) ابو عبد اللہ اشقری ہے امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: انہوں نے امام شعبی اور ابراہیم نخعی سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے ثوری اور حماد بن زید بصری نے روایات نقل کی ہیں۔

بخاری بیان کرتے ہیں: ایک روایت کے مطابق ”اشقرہ“ کا تعلق بو حارث بن عمرو بن تمیم سے تھا (جن کے حوالے سے ان کا اسم منسوب ”اشقری“ ہے)۔

(علامہ خواری فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ کے بعض اساتذہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

#### (427) سلیمان بن بویہ بن حصیب السلمی

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں جبکہ ان سے علقمہ بن مرشد نے روایات نقل کی ہیں۔

بخاری بیان کرتے ہیں: نعیم بن ہمام نے یہ بات بیان کی ہے: ابو حصیب محمد مروزی نے عبد اللہ بن بریدہ اور ان کے بھائی سلیمان بن بریدہ کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے: یہ دونوں حضرات حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے عہد خلافت میں ایک ہی پیٹ سے پیدا ہوئے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام ابو حنیفہ کے بعض اساتذہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

**فصل: ان حضرات کا تذکرہ جنہوں نے ان مسانید میں امام ابو حنیفہ سے روایات نقل کی ہیں**

### (428) سفیان بن سعید

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ثوری ابو عبد اللہ ہے۔

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں ابو لید کا یہ بیان نقل کیا ہے: ان کا انتقال 161 ہجری میں ہوا۔

عبد اللہ بن ابواسود بیان کرتے ہیں: میں نے امام مالک اور سفیان ثوری سے (ان کے سن پیدائش کے بارے میں) دریافت کیا تو ان دونوں حضرات نے یہی جواب دیا کہ وہ سلیمان بن عبد الملک کے عہد خلافت میں پیدا ہوئے تھے۔

بخاری بیان کرتے ہیں: انہوں نے عمرو بن مروہ اور حبیب بن ابوثابت سے سماع کیا ہے۔

عبد اللہ بن مبارک فرماتے ہیں: میں نے سفیان سے بڑا عالم کوئی نہیں دیکھا ہے۔

موسیٰ بن زیاد بیان کرتے ہیں: میں نے 58 ہجری میں سفیان کو یہ فرماتے ہوئے سنا: میری عمر 61 سال ہو چکی ہے سفیان

54 ہجری میں کوفہ سے چلے گئے تھے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: سفیان ثوری اور امام ابو حنیفہ کے باہمی تعلقات کے مثبت و منفی پہلو معروف ہیں، لیکن انہوں

نے امام ابو حنیفہ سے بہت سی روایات نقل کی ہیں جن میں سے ایک حدیث مرد عورت کے بارے میں ہے، لیکن سفیان امام

صاحب کا ذکر تلبیس کے طور پر کیا کرتے تھے جب وہ امام صاحب کے حوالے سے کوئی روایت نقل کرتے تھے تو یہ فرماتے

تھے: ایک ثقہ شخص نے یا ہمارے ایک صاحب نے ہمیں خبر دی، لیکن یہ بات واضح ہے کہ اس کے ذریعے ان کی مراد امام ابو حنیفہ ہی

ہوتے تھے، کیونکہ یمن پہنچ کر جب انہوں نے مرد عورت کے حکم سے متعلق روایت بیان کی تو اس میں امام ابو حنیفہ کا نام صراحت

کے ساتھ لیا تو اس سے یہ بات پتہ چل گئی کہ اس سے پہلے جب وہ یہ کہا کرتے تھے: ہمارے ایک صاحب نے ہمیں خبر دی تو اس

سے ان کی مراد امام ابو حنیفہ ہی ہوتے تھے۔

### (429) سفیان بن عیینہ

(ان کی کنیت) ابو محمد ہے، یہ بنو ہلال سے نسبت والا رکھتے ہیں۔

بخاری نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: یہ مکہ میں مقیم رہے، عبد اللہ بن ابواسود نے یہ بات بیان کی ہے: ان کا انتقال

198 ہجری میں ہوا۔



علی بن مدینی بیان کرتے ہیں: ابن عمینہ بیان کرتے ہیں: میں 107 ہجری میں پیدا ہوا تھا جب میں نے زہری کے پاس اٹھنا بیٹھنا شروع کیا اس وقت میری عمر 16 سال اڑھائی مہینے تھی زہری 123 ہجری میں ہمارے پاس آئے تھے۔ یہ شام تشریف لے گئے تھے اور ان کا انتقال بھی وہیں ہوا ابن مبارک اور ہمام نے ان سے سماع کیا ہے۔ (علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے بہت سی روایات نقل کی ہیں۔)

### (430) سعید بن ابو عمرو بہ

(ان کی کنیت) ابو نضر ہے امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: (ان کے والد) ابو عمرو بہ کا نام ”مہران“ ہے یہ بنو عدی سے نسبت ولاء رکھتے ہیں یہ بصرہ میں مقیم رہے۔ عبدالصمد بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 156 ہجری میں ہوا۔ ابو نعیم بیان کرتے ہیں: جب یہ دو حدیثوں کے بارے میں اختلاف کا شکار ہو گئے تھے اس کے بعد میں نے ان سے روایات نوٹ کی تھیں امام بخاری بیان کرتے ہیں: انہوں نے نضر بن انس سے ایک حدیث کا سماع کیا ہے۔ (علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔)

### (431) سعید بن اوس بن ایوب انصاری

یہ ”نضر“ کے شاگرد ہیں خطیب نے اپنی ”تاریخ“ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے شعبہ اسرائیل اور ابو عمرو بن علاء سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے ابو سعید قاسم بن سلام ابو حاتم حجتانی ابو حاتم رازی نے روایات نقل کی ہیں۔ خطیب بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 215 ہجری میں 93 سال کی عمر میں ہوا۔ (علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔)

### (432) سعید بن سنان

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوسنان شیبانی ہے امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے عمرو بن مرہ کے حوالے سے علقمہ بن مرثد سے روایات نقل کی ہیں بخاری کہتے ہیں: ایک روایت کے مطابق ان کا اسم منسوب ”قزوینی“ ہے۔ (علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔)

### (433) سعید بن حکم بن ابو مریم

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) مصری ابو محمد جمعی ہے بخاری بیان کرتے ہیں: انہوں نے یحییٰ بن ایوب علیث اور محمد بن مطرف سے سماع کیا ہے ان کا انتقال 124 ہجری میں ہوا تھا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں باوجودیکہ ان کا انتقال امام صاحب سے پہلے ہو گیا تھا۔)

## (434) سعید بن محمد

(ان کا لقب اور اسم منسوب) ثقفی، کوئی 'وراق' ہے، امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔)

## (435) سعید بن موسیٰ

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: سعید بن موسیٰ بن وردان مصری ہیں انہوں نے ہشام سے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔)

## (436) سعید بن سلمہ بن ہشام

یہ سعید بن سلمہ بن ہشام بن عبدالملک بن مروان بن حکم اموی ہیں امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں اسماعیل بن امیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ محل نظر ہے۔

اس راوی نے امام جعفر (صادق) بن محمد کے حوالے سے ان کے والد اور دادا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے روایات نقل کی ہیں اس کے علاوہ اس نے عبداللہ بن حسن کے حوالے سے ان کے والد اور دادا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے "منکر" روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔)

## (437) سعید بن صلت

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: سعید بن صلت نے حضرت سہیل بن بیضاء رضی اللہ عنہ سے "مرسل" روایت نقل کی ہے۔ اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سماع کیا ہے اس سے ایک جماعت جن کے اسما بخاری نے بیان کیے ہیں نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔)

## (438) سلیمان بن عمرو بن احوص

(ان کا اسم منسوب) ازدی، کوئی ہے، امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں جبکہ ان سے شیبہ نے روایات نقل کی ہیں یزید بن ابویزید نے بھی ان سے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔)

**(439) سلیمان بن مسلم**

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: سلیمان بن ابو معلیٰ عجمی (نامی اس راوی) نے اپنے والد سے سماع کیا ہے یہ کوئی الاصل ہے اس سے موسیٰ نے سماع کیا ہے۔  
 امام بخاری بیان کرتے ہیں: عمرو بن علی نے ہارون کے بھائی سلیمان بن مسلم عجمی (یعنی اس راوی) کا یہ بیان نقل کیا ہے: کہ اُس نے امام شعبی کی زیارت کی ہوئی ہے۔  
 (علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابو حنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔)

**(440) سلیمان بن حیان**

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو خالد احمد ازدی، جعفری ہے امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ ابو خالد احمد کوئی ازدی، جعفری ہیں انہوں نے عمرو بن قیس اور لیث سے سماع کیا ہے۔  
 (علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابو حنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔)

**(441) سلیمان بن عمرو بن عمر نخعی**

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ سلیمان بن عمرو نخعی ابو داؤد کوئی ہے جو کذب بیانی کے حوالے سے معروف ہے، ابن قتیبہ اور محمد بن اسحاق نے مجھ سے یہ بات بتائی ہے۔  
 (علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: یہ ان افراد میں سے ایک ہیں جنہوں نے ان مسانید میں امام ابو حنیفہ سے ایک روایت نقل کی ہے۔)

**(442) سوید بن عبدالعزیز دمشقی**

یہ ”دمشق“ کے قاضی تھے امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: انہوں نے ثابت بن عجلان، حصین بن عبدالرحمن اور یحییٰ بن سعید سے سماع کیا ہے۔  
 امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں بیان کیا ہے: یہ ”مسلمی“، ”ابو محمد“ ہیں امام احمد فرماتے ہیں: یہ متروک ہے۔  
 (علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابو حنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔)

**(443) سنان بن ہارون برجمی**

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں ان کا ذکر اسی طرح ”سن“ سے شروع ہونے والے ناموں کے تحت ”سنان“ ذکر کیا ہے، بعض نسخوں میں جو ان کا نام ”سبار“ مذکور ہے تو یہ شاید کاتب کی غلطی ہے۔  
 بخاری بیان کرتے ہیں: یہ سنان بن ہارون برجمی ہیں یہ سیف گے بھائی ہیں انہوں نے حمید طویل سے جبکہ ان سے وکیع نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

#### (444) سابق بربری

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ سابق بربری ہیں ان سے اوزاعی نے روایات نقل کی ہیں ان کا شمار "شامیوں" میں کیا گیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

#### (445) سالم بن سالم

خطیب بغدادی نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: یہ سالم بن سالم ہیں (ان کی کنیت) ابو محمد ہے ایک روایت کے مطابق ابو عبد الرحمن ہے (ان کا اسم منسوب) بلخی ہے یہ بغداد تشریف لائے تھے اور یہاں انہوں نے عبد اللہ بن عمر عمری ابو عصمہ نوح بن ابو مریم ابراہیم بن طہمان ابن جریج سفیان ثوری کے حوالے سے احادیث بیان کیں ان سے محمد بن ابراہیم حسن بن عرفہ اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔

خطیب بیان کرتے ہیں: جب یہ بغداد آئے تو انہوں نے خلیفہ ہارون الرشید پر تنقید کی تو اس نے انہیں قید کروادیا یہ قید کے دوران دینا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! تو اس قید کے دوران مجھے موت نہ دینا تو مجھے اس تک موت نہ دینا جب تک میں اپنے گھر والوں سے نہیں مل لیتا۔

جب ہارون کا انتقال ہو گیا تو ملکہ زبیدہ نے انہیں آزاد کروادیا یہ حج کے لیے روانہ ہوئے تو پہلے اپنے گھر گئے یہ بیمار ہو گئے انہیں جمی ہوئی چیز کھانے کی طلب محسوس ہوئی، موسم سرد تھا ان کے لیے ٹھنڈی چیز لانی گئی انہوں نے اس کو کھایا (تو طبیعت زیادہ خراب ہو گئی) اور ان کا انتقال ہو گیا ایک روایت کے مطابق یہ خراسان واپس چلے گئے تھے اور ان کا انتقال وہیں ہوا تھا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

#### (446) سعید بن ابو جهم

یہ امام ابوحنیفہ کے تلامذہ میں سے ایک ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: یہ ان افراد میں سے ایک ہیں جنہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی

ہیں۔

سلیم بن مسلم (نامی راوی) کا معاملہ بھی اسی طرح ہے۔

## فصل: ان کے بعد والے مشائخ کا تذکرہ

### (447) سعید بن اسراہیل

خطیب بغدادی نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: یہ سعید بن اسراہیل بن عبداللہ ہیں (ان کی کنیت) ابو عثمان ہے یہ مروزی الاصل ہیں انہوں نے اسماعیل بن عیسیٰ عطار زبجی بن ایوب عابد علی بن جعفر بن زیاد حیان بن موسیٰ مروزی سے احادیث روایت کی ہیں جبکہ ان سے عبدالصمد کشی اور جعفر بن محمد بن حکم نے روایات نقل کی ہیں۔

### (448) سعید بن قاسم بن علاء بن خالد

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو عمرو بردی ہے، خطیب نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: یہ ”طرار“ کے رہائشی تھے (اصل متن میں یہی لفظ مذکور ہے حاشیہ نگار نے وضاحت کی ہے: درست لفظ ”مطرار“ ہے) 350 ہجری میں حج پر جاتے ہوئے یہ بغداد تشریف لائے تھے اور یہاں انہوں نے عبداللہ بن حسین سامانی نیشاپوری، محمد بن جعفر کراہیتی لخمی، محمد بن حیان بن ازہر اور احمد بن محمد بن یاسین سے احادیث روایت کی تھیں جبکہ ان سے محمد بن اسماعیل وراق، ابو حسن دارقطنی اور ایک جماعت جن کے اسماہ خطیب نے بیان کیے ہیں، نے روایات نقل کی ہیں۔

خطیب بیان کرتے ہیں: 362 ہجری میں ہجرت ان کے انتقال کی خبر (بغداد) آئی تھی۔

### (449) سلیمان بن داؤد

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو ربیع زہرائی ہے، خطیب نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: (ان کا اسم منسوب) عسکلی، بصری ہے انہوں نے امام مالک بن انس، حماد بن زید، عبداللہ بن جعفر مدینی، شریک بن عبداللہ سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے امام احمد بن حنبل نے روایات نقل کی ہیں، علی بن مدینی اور اسحاق بن راہویہ نے بھی ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

خطیب بیان کرتے ہیں: یحییٰ بن معین نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے امام مسلم نے ان سے روایت نقل کی ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ کے تلامذہ سے روایات نقل کی ہیں۔)

### (450) سلیمان بن بشر

یہ سلیمان بن داؤد بن بشر بن زیاد ہیں (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو ایوب معمری ہے یہ ”شاذ کوئی“ کے نام سے معروف ہیں، خطیب نے اپنی ”تاریخ“ میں اسی طرح ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے:

انہوں نے عبداللہ احمد، حماد بن زید اور ان کے بعد والے حضرات سے احادیث روایت کی ہیں۔

یہ حافظ الحدیث اور بکثرت روایات نقل کرنے والے فرد ہیں یہ بغداد تشریف لائے یہاں احادیث روایت کیں یہاں کے حافظان حدیث کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے رہے پھر یہ اصفہان تشریف لے گئے اور وہاں سکونت اختیار کی وہاں ان کی نقل کردہ احادیث

پھیل گئیں یہ امام احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین کے قریب کے مرتبہ کے فرد ہیں۔

خطیب تحریر کرتے ہیں: ابو سعید قاسم بن سلام فرماتے ہیں: علم (ان کی مراد علم حدیث ہے) احمد بن حنبل، علی بن عبد اللہ، یحییٰ بن معین اور ابو بکر بن ابوشیبہ پر ختم ہو جاتا ہے امام احمد ان حضرات میں سب سے بڑے فقیہ تھے، علی بن عبد اللہ ان حضرات میں سب سے بڑے عالم تھے، یحییٰ بن معین ان حضرات میں سب سے زیادہ (روایات) جمع کرنے والے تھے اور ابو بکر بن ابوشیبہ ان حضرات میں سب سے بڑے حافظ تھے، ابو یحییٰ کہتے ہیں: (یہ بات کہنے میں) ابو سعید کو وہم ہوا ہے (یا شاید یہ الفاظ ہیں) انہوں نے غلطی کی ہے، کیونکہ سب سے بڑے حافظ "سلیمان بن داؤد شاذکونی" ہیں۔

خطیب تحریر کرتے ہیں: حافظ ابو نعیم نے یہ بات بیان کی ہے: ان کا انتقال 236 ہجری میں ہوا۔

خطیب کہتے ہیں: انہیں وہم ہوا ہے درست روایت یہ ہے: ان کا انتقال بصرہ میں 234 ہجری میں ہوا تھا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابو حنیفہ کے تلامذہ سے روایات نقل کی ہیں۔)

### (451) سلیمان بن حرب

خطیب نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: "ابو ایوب واظہی بصری" ہیں۔

انہوں نے شعبہ جرییر بن حازم دونوں جمادوں مبارک بن فضال، سعید بن زید سے سماع کیا ہے، جبکہ ان سے یحییٰ بن سعید قطان، احمد بن حنبل اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں، ان کا انتقال 224 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابو حنیفہ کے تلامذہ سے روایات نقل کی ہیں۔)

### (452) سہل بن احمد بن عثمان

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو سعید طبری ہے، خطیب نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: یہ بغداد تشریف لائے تھے اور یہاں انہوں نے احمد بن محمد بن یاسین ہروی، عبد الرحمن بن عبد اللہ بن حبیب کے حوالے سے روایات نقل کی تھیں، جبکہ ان سے محمد بن اسحاق قطعی، ابوقاسم بن سنان نے روایات نقل کی ہیں۔

خطیب نے ان سے امام ابو حنیفہ سے منقول ایک روایت نقل کی ہے: خطیب نے اپنی سند کے ساتھ صباح بن محارب کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک دن امام ابو حنیفہ نے اپنے تلامذہ سے فرمایا: کیا تم لوگ اس بات پر حیران نہیں ہو گے، میں مسعر (بن کدام) کے پاس سے گزرا تو وہ قہارہ کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کر رہے تھے:

"نبی اکرم ﷺ نے سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا (بت حبیب بن اخطب) کو آزاد کر دیا تھا اور ان کی آزادی کو ان کا حق مہر بنایا تھا۔"

### (453) سوید بن سعید بن سہل بن شہر یار

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو محمد ہروی ہے، انہوں نے "انبار" سے ایک فرخ کے فاصلے پر موجود ایک گاؤں میں رہائش اختیار کی تھی یہ بغداد بھی تشریف لائے تھے۔

خطیب نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: یہاں (یعنی بغداد میں) انہوں نے امام مالک بن انس، حفص بن میسرہ، شریک بن عبداللہ، ابراہیم بن سعد، یحییٰ بن زکریا بن ابوزائدہ مسفیان بن عیینہ ابو معاویہ ضریر سے روایات نقل کی ہیں، جبکہ ان سے ابوعلی معمری، عبداللہ بن احمد بن حنبل اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

ان کا انتقال 240 ہجری میں 100 سال کی عمر میں ہوا تھا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ کے تلامذہ سے روایات نقل کی ہیں۔)

#### (454) سوادہ بن علی بن جابر بن سوادہ

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو حسین انھی ہے خطیب نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے:

یہ کو فی ہیں اور عبداللہ بن نیر کے نواسے ہیں یہ بغداد تشریف لائے تھے اور یہاں انہوں نے ابو نعیم فضل بن وکین ابو عثمان نہدی (مطبوعہ نسخے میں اسی طرح ہے لیکن حاشیہ نگار نے وضاحت کی ہے ابو عثمان نہدی کا انتقال 95 ہجری میں ہو گیا تھا تو یہ ان سے کیسے روایت کر سکتے ہیں؟) احمد بن یونس، جبارہ بن مغلس، عثمان بن ابوشیبہ سے روایات نقل کی ہیں، جبکہ ان سے حافظ ابو طالب احمد بن نصر، احمد بن محمد جراح اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں ان کا انتقال 280 ہجری میں ہوا تھا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ کے تلامذہ سے روایات نقل کی ہیں۔)

#### (455) سوار بن عبداللہ بن قدامہ

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو عبداللہ عنبری قاضی ہے خطیب نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے:

یہ بغداد تشریف لائے تھے اور یہاں انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے عبد الوارث بن سعید، معتمر بن سلیمان، یحییٰ بن سعید قطان اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں، جبکہ ان سے علی بن سعید رازی، عبداللہ بن احمد بن حنبل اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ 237 ہجری میں بغداد کے مشرقی حصے کے قاضی بنے تھے اور 240 ہجری میں ان کا انتقال ہو گیا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ کے تلامذہ سے روایات نقل کی ہیں۔)

## باب: جن راویوں کے نام ”ش“ سے شروع ہوتے ہیں

### (456) شریح بن ہانی بن یزید بن کعب حارثی

یہ اصل میں یمن سے تعلق رکھتے ہیں ویسے یہ کوئی ہیں انہوں نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہما، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں صاحبزادوں (یعنی حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما) ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سماع کیا ہے۔ ان سے ان کے صاحبزادے مقدم نے سماع کیا ہے یہ ساری بات امام بخاری نے بیان کی ہے۔ قاسم بن خیمرہ بیان کرتے ہیں: میں نے شریح بن ہانی سے زیادہ فضیلت والا کوئی ”حارثی“ نہیں دیکھا ہے قاسم نے ان کی تعریف کی ہے۔

### (457) شریح بن حارث (قاضی شریح)

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو اسمیہ قاضی کندی ہے یہ ان (یعنی کندہ والوں) کے حلیف تھے۔ امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: ابو نعیم بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 78 ہجری میں ہوا تھا۔ بخاری بیان کرتے ہیں: سفیان فرماتے ہیں: علم وراشت اور علم فقہ کے حوالے سے ’علقمہ‘ شریح سے بڑے عالم تھے لیکن قضاء (مقدمات کے فیصلوں) کے بارے میں قاضی بڑے عالم تھے۔ امام شعبی اور ابراہیم نخعی نے ان سے روایات نقل کی ہیں۔ اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: ان کا انتقال 120 سال کی عمر میں ہوا تھا۔

### (458) شقیق بن سلمہ

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو وائل اسدی ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع نہیں کیا انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے۔ امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: اعش بیان کرتے ہیں: ابراہیم نخعی نے مجھ سے فرمایا: تم شقیق کے ساتھ رہا کرو کیونکہ میں نے بہت سے افراد کو پایا ہے کہ وہ شقیق کو اپنے میں سب سے بہتر سمجھتے ہیں۔ بخاری تحریر کرتے ہیں: جب ابو وائل (نامی اس راوی) کا انتقال ہوا تھا تو ابو بردہ نے اپنا چہرہ پیٹ لیا تھا۔



ابو نعیم بیان کرتے ہیں: ابو بردہ کا انتقال 104 ہجری میں ہوا تھا (یعنی ابو داکل کا انتقال اس سے پہلے ہو چکا تھا) امام بخاری نے اپنی سند کے ساتھ ابو داکل کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے زمانہ جاہلیت کے سات سال پائے ہیں۔

#### (459) شداد بن عبد اللہ

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: یہ شداد بن عبد اللہ ہیں (ان کی کنیت) ابو عمار ہے یہ حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے نسبت ولاء رکھتے ہیں (اور اسی حوالے سے ان کا اسم منسوب) قرشی اموی دمشقی ہے۔ انہوں نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ اور حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے امام اوزاعی نے سماع کیا ہے۔ (علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام ابو حنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

#### (460) شداد بن عبد اللہ

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو ربیع بصری ہے یہ تابعی ہیں طلحہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

**فصل: ان حضرات کا تذکرہ جنہوں نے ان مسانید میں امام ابو حنیفہ سے روایات نقل کی ہیں**

#### (461) شیبان بن عبد الرحمن

خطیب نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو معاویہ تمیمی مودب (یعنی اتالیق) نحوی بصری ہے۔ یہ ایک زمانے تک کوفہ میں مقیم رہے پھر بغداد منتقل ہو گئے۔ یہاں انہوں نے حسن بصری، قتادہ، یحییٰ بن ابی کثیر سے روایات نقل کیں جبکہ ان سے عبد الرحمن بن مہدی، معاذ بن معاذ، عذیری، یزید بن ہارون نے روایات نقل کیں۔

ان کا انتقال بغداد میں 164 ہجری میں ہوا انہیں "خیزران" کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔

یحییٰ بن معین نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: یہ ان افراد میں سے ایک ہیں جنہوں نے ان مسانید میں امام ابو حنیفہ سے روایات نقل کی

ہیں۔)

#### (462) شرحبیل بن سعید

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو سعید عظمیٰ ہے امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: ان کا اسم منسوب "انصاری"، انہیں انصار سے نسبت ولاء حاصل ہے (اور دوسرا اسم منسوب) "مدنی" ہے۔

انہوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے انہوں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی روایت نقل کی ہے جبکہ ان سے ابن ابوزبیب، یحییٰ بن سعید قطان، محمد بن اسحاق، امام مالک بن انس نے روایات

نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (463) شرحبیل بن مسلم

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: یہ شرحبیل بن مسلم بن حامد خولانی ہیں انہوں نے ابوامامہ اور اپنے والد سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے اسماعیل بن عیاش نے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (464) شیبہ بن عدی بن مساور

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: یہ شیبہ بن مساور ہیں انہوں نے عبداللہ بن عبید اللہ سے یہ روایت نقل کی ہے:

”حضرت عبید اللہ لبثی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے گوشت اور روٹی کھانے کے بعد از سر نو وضو کیے بغیر نماز

ادا کی“

بخاری بیان کرتے ہیں: ذکر کیا بن یحییٰ نے، حکم بن مسیب - علی بن عبداللہ رازی - عبدالکریم کے حوالے شیبہ سے منقول

روایت ہمارے سامنے بیان کی ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (465) شریک بن عبداللہ

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو عبداللہ نخعی، کوئی قاضی ہے، خطیب نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے:

انہوں نے عمیر بن عبدالعزیز (مطبوعہ نسخے میں یہ لفظ اسی طرح ہے، شاید یہاں عمر بن عبدالعزیز ہونا چاہیے تھا) کا زمانہ پایا

ہے انہوں نے ابواسحاق منصور بن معتمر، عبدالملک بن عمیر، سناک بن حرب، سلمہ بن کہیل، چند بن ابوثابت، علی بن اقرزید، یحییٰ

عاصم احوال اور دیگر حضرات سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے عبداللہ بن مبارک، عباد بن عوام، کوثب بن جراح، اسحاق ازرق، ابو نعیم، یحییٰ

تمانی، علی بن جعد اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ بیان کرتے ہیں: میں خراسان میں بخارا میں پیدا ہونے، میرے ایک چچا زاد نے مجھے اٹھایا اور ”نہر صحر“ کے پاس میرے

ایک اور چچا زاد کے پاس مجھے چھوڑ دیا میں ایک معلم کے پاس جانے لگا یہاں تک کہ میں نے پورا قرآن سیکھ لیا، پھر میں کوفہ آیا وہاں

میں نے انہیں بنا کر انہیں فروخت کر کے، کاغذ خرید کے ان پر علم اور حدیث کے بارے میں معلومات نوٹ کرتا رہا، پھر میں نے علم

فقہ حاصل کرنا شروع کیا اور پھر میں جس مقام تک پہنچ گیا وہ تم دیکھ رہے ہو۔

خلیفہ ابو جعفر منصور نے انہیں کوفہ کا قاضی مقرر کیا تھا، یہ اس منصب پر فائز رہے، یہاں تک کہ خلیفہ ہارون الرشید نے انہیں

سکدوش کیا، ان کا انتقال 177 ہجری میں یا شاید 178 ہجری میں ہوا تھا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: یہ امام بخاری اور امام مسلم کے اساتذہ کی ایک جماعت کے استاد ہیں، لیکن انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (466) شعبہ بن ججاج بن ورد بن بسطام عسکلی

یہ اصل میں واسط کے رہنے والے ہیں لیکن انہوں نے بصرہ میں سکونت اختیار کی، خطیب نے اپنی "تاریخ" میں یہی ذکر کیا ہے۔ انہوں نے حسن بصری اور ابن سیرین کو دکھا ہوا ہے۔

انہوں نے قتادہ یونس بن عبید، ابوب خالد، خالد بن عبد الملک بن عمیر، ابواسحاق سلیمی، طلحہ بن مصرف، عمرو بن مرہ، منصور بن معتمر، سلمہ بن کہیل اور ان کے طبقے کے بہت سے افراد سے سماع کیا ہے، جبکہ ان سے ابوب ختیبانی، اعش، محمد بن اسحاق سفیان ثوری، شریک بن عبد اللہ سفیان بن عیینہ، یحییٰ بن سعید، محمد بن جعفر غنم، عبد اللہ بن مبارک، یزید بن ہارون نے روایات نقل کی ہیں۔ خطیب تحریر کرتے ہیں: یہ دو مرتبہ بغداد تشریف لائے تھے، خطیب نے اپنی سند کے ساتھ ابوعاصم کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ایک مرتبہ شعبہ کے بھائی نے سلطان کے لیے اناج خریدا، اسے اور اس کے شراکت داروں کو اس میں نقصان ہو گیا، ان کے بھائی کے حصے کے 6 ہزار دیناروں کی وجہ سے اسے قید کر دیا گیا، تو اپنے بھائی کے معاملے میں بات چیت کرنے کے لیے شعبہ خلیفہ مہدی کے پاس تشریف لے گئے، جب وہ اس کے پاس پہنچے تو انہوں نے کہا: اے امیر المؤمنین! قتادہ اور ساک بن حرب نے امیہ بن ابوصلت کے یہ اشعار مجھ سنائے، جو اس نے عبد اللہ بن جدعان کے لیے کہے تھے:

”کیا میں اپنی ضرورت کا ذکر کروں؟ یا تمہاری حیاء میرے لیے کفایت کر جائے گی؟ ویسے حیاء تمہاری مخصوص خوبی ہے، تم ایک ایسے مہربان شخص ہو کہ صبح یا شام تمہاری مہربانی میں رکاوٹ نہیں بنتے ہیں، تمہاری سرزمین ایک معزز سرزمین ہے، تم سمجھو جو وہ رکھنے والے شخص ہو، اور نوتیم کے لیے تم آسمان کی حیثیت رکھتے ہو“

تو خلیفہ مہدی بولا: اے ابوبسطام! تم اس کو ذکر نہ کرو، ہمیں پتہ چل گیا ہے، اور ہم اس کو (یعنی تمہاری حاجت کو) پورا کر دیتے ہیں، پھر اس نے حکم دیا: ان کا بھائی ان کے حوالے کر دو! اور اس پر کوئی ادائیگی لازم نہ کرنا۔

خطیب تحریر کرتے ہیں: خلیفہ مہدی نے شعبہ کو 30 ہزار درہم دیے، جنہیں انہوں نے تقسیم کر دیا، خلیفہ نے انہیں بصرہ میں ایک ہزار جریب کی جاگیر بھی دی، لیکن انہیں یہ (مال و دولت اپنے پاس رکھنا) اچھا نہیں لگا، تو انہوں نے اسے ترک کر دیا۔

شعبہ کا انتقال بصرہ میں 160 ہجری میں ہوا، ان کی عمر 77 سال تھی، ان کا سن پیدائش 83 ہجری ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: شعبہ اگرچہ امام بخاری اور امام مسلم کے اکثر اساتذہ کے استاد ہیں، لیکن انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (467) شعیب بن ایوب بن زریق

یہ شعیب بن ایوب بن زریق بن معبد بن "شیطا" ہیں (ان کا اسم منسوب اور لقب) صریفینی، قاضی ہے۔

خطیب بغدادی نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: "یہ واسط" کے رہنے والے ہیں انہوں نے یحییٰ بن آدم ابو اسامہ حماد بن اسامہ معاویہ بن ہشیم سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے محمد بن عبداللہ حضرمی، عبدان بن احمد، ہوازی، ہشام بن خلف دوری، یحییٰ بن صاعد، حسین بن احمد بن ربیع انماطی، قاضی ابراہیم بن حماد، قاضی محاملی، محمد بن خالد عطار نے روایات نقل کی ہیں۔  
ان کا انتقال 261 ہجری میں ہوا تھا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: اپنی جلالت قدر کے باوجود انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔)

### (468) شعیب بن حرب

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوصالح مدائنی ہے۔

خطیب بغدادی نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: "یہ خراسان" سے تعلق رکھتے ہیں انہوں نے شعبہ سفیان ثوری، زبیر بن معاویہ، محمد بن مسلم طائفی، کامل بن علاء سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے موسیٰ بن داؤد ضعی، یحییٰ بن ایوب، احمد بن حنبل اور ان جیسے حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔

خطیب تحریر کرتے ہیں: یہ ان افراد میں سے ایک ہیں جن کا ذکر عبادت، ٹیکو کاری، نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے کے حوالے سے (نمایاں طور پر) کیا جاتا ہے۔

خطیب تحریر کرتے ہیں: شعیب بن حرب کا انتقال 199 ہجری میں ہوا تھا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: "صحیحین" کے مؤلفین کے اکثر اساتذہ کا استاد ہونے کے باوجود انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔)

### (469) شعیب بن اسحاق

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ شعیب بن اسحاق دمشقی ہیں انہوں نے اوزاعی اور ہشام بن عروہ سے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔)

### (470) شجاع بن ولید بن قیس

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوبکر بکری کوفی ہے انہوں نے بغداد میں سکونت اختیار کی، خطیب نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے:

یہاں انہوں نے قابوس بن ابوظبیر، عطاء بن سائب، مغیرہ بن مقسم، لیث بن ابوسلم اور ان جیسے افراد کے حوالے سے احادیث روایت کیں جبکہ ان سے ان کے صاحبزادے ولید (ان کے علاوہ) مسلم بن ابراہیم، یحییٰ بن معین، احمد بن حنبل، ابوعبید قاسم بن سلام، زبیر بن حرب، علی بن مدینی اور ان جیسے افراد نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: یہ امام بخاری اور امام مسلم کے اکثر اساتذہ کے استاد ہیں، لیکن انہوں نے ان مسانید میں امام

ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (471) شیبہ بن سوار

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو عمرو، فزاری ہے یہ (بنو فزارہ سے) نسبت ولاء رکھتے تھے، خطیب نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: یہ اصل میں خراسان کے رہنے والے ہیں۔

انہوں نے شعبہ، اسرائیل بن یونس بن ابواسحاق اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں، جبکہ ان سے احمد بن حنبل، یحییٰ بن معین اور ان جیسے دوسرے حضرات نے روایات نقل کی ہیں، ان کا انتقال 206 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: یہ امام احمد اور یحییٰ بن معین کے استاد ہیں، اور ان دونوں حضرات کے بعض اساتذہ کے بھی استاد ہیں، لیکن انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

## باب: جن راویوں کے نام ”ص“ سے شروع ہوتے ہیں

### (472) حضرت صحیح غامدی رحمۃ اللہ علیہ (صحابی رسول)

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: ان کا شمار اہل حجاز میں کیا گیا ہے ایک روایت کیے مطابق ان کے والد کے نام ”وداعہ“ ہے امام بخاری نے اپنی سند کے ساتھ حضرت صحیح غامدی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

”اے اللہ! تو میری امت کے صبح کے کاموں میں برکت رکھ دے“

حضرت صحیح غامدی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی جنگی مہم روانہ کرتے تھے تو اسے دن کے ابتدائی حصے میں بخجورایا کرتے تھے حضرت صحیح غامدی رحمۃ اللہ علیہ خود ایک تاجر تھے وہ بھی اپنے لڑکوں (یا ملازمین) کو دن کے ابتدائی حصے میں (بازار یا منڈی) بھیج دیتے تھے (جس کے نتیجے میں) ان کا مال بہت زیادہ ہو گیا یہاں تک کہ انہیں اس کو رکھنے کے لیے (یا خرچ کرنے کے لیے) جگہ نہیں ملتی تھی۔

### (473) حضرت صفوان بن عسال مرادی رحمۃ اللہ علیہ (صحابی رسول)

انہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں اپنی سند کے ساتھ حضرت صفوان بن عسال مرادی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”اللہ تعالیٰ نے توبہ کے لیے مغرب میں ایک دروازہ بنایا ہے جس کی چوڑائی ستر برس کی مسافت جتنی ہے یہ اس وقت تک بند ہوگا جب تک سورج اس سمت (یعنی مغرب کی طرف) سے طلوع نہیں ہوتا۔“

بخاری فرماتے ہیں: (اس روایت کی سند کے ایک راوی) عبدالرحمن بن مسروق کے (دوسرے راوی) زر سے سماع سے ہم واقف نہیں ہیں۔

### (474) حضرت صفوان بن معطل سلمی رحمۃ اللہ علیہ (صحابی رسول)

امام بخاری فرماتے ہیں: انہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے وہ بیان کرتے ہیں: ایک روایت کے مطابق ان کی کنیت (اور اسم منسوب) ابو عمرو ہے۔

## (475) صمی بن معد

یہ تابعی ہیں اور ان کا ذکر ان مسانید میں ہوا ہے۔

## (476) صالح بن بیان ثقفی

خطیب بغدادی نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: ایک روایت کے مطابق (ان کا اسم منسوب) عبدی ہے یہ ”ساحلی“ کے نام سے معروف ہیں اور ”انبار“ سے تعلق رکھتے ہیں یہ شیراز کے قاضی رہے۔

انہوں نے شعبہ سفیان ثوری، فرات بن سائب، عبد الرحمن مسعودی سے احادیث روایت کی ہیں جبکہ ان سے فضل بن سحیت، محمد بن خلف حداد، محمد بن مطہر عبدی، محمد بن ابوسینہ تمار نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔)

## (477) صلہ بن زفر

خطیب بغدادی نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: ان کی کنیت ”ابوعلاء“ ہے اور ایک روایت کے مطابق ”ابوبکر“ ہے۔

انہوں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ ان سے ابووائل شقیق بن سلمہ عامر شعی، ابواسحاق سمعی، ربیع بن حراش، ابراہیم نخعی، مستورد بن اخنف نے روایات نقل کی ہیں۔

ان کا انتقال مصعب بن زبیر کے عہد حکومت (یعنی گورنری کے زمانہ) میں ہوا۔

## فصل: ان حضرات کا تذکرہ جنہوں نے ان مسانید میں

## امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں

## (478) صلت بن بہرام

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ صلت بن بہرام تمیمی کوئی ہیں بخاری بیان کرتے ہیں: مروان بن معاویہ فزاری نے ان کا اسم منسوب بیان کیا ہے۔

بخاری بیان کرتے ہیں: ان کا ذکر ”ارجاء“ کے حوالے سے کیا گیا ہے انہوں نے ابووائل سے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔)

## (479) صلت بن حجاج

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے یحییٰ کندی سے جبکہ ان سے یحییٰ ابن

سعید قطان نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

#### (480) حلت بن علاء

انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

#### (481) صباح بن محارب

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ صباح بن محارب تبعی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### فصل: ان کے بعد والے مشائخ کا تذکرہ

#### (482) صالح بن احمد بن یونس

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو حسیب بن بزاز ہے، خطیب بغدادی نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: یہ صالح بن مقاتل قیراطی ہیں جو اصل میں ہرات کے رہنے والے ہیں۔

انہوں نے معاویہ بن صالح، ابراہیم بن یعقوب دورقی، یوسف بن موسیٰ قطان، محمد بن یحییٰ القطعی اور ایک جماعت، جن کے اسماء خطیب نے بیان کیے ہیں، سے روایات نقل کی ہیں، جبکہ ان سے ابوبکر شافعی، ابوعلی بن ضراب، محمد بن مظفر حافظ ابوبکر بن شاذان، ابوحنس بن شاپین اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں، ان کا انتقال 316 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: مسانید کے مؤلفین نے ان مسانید میں ان سے بہت سی روایات نقل کی ہیں۔

#### (483) صالح بن محمد بن نصر

یہ صالح بن محمد بن نصر بن محمد بن عیسیٰ بن موسیٰ بن عبداللہ ہیں، (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو محمد ترمذی ہے۔

خطیب بغدادی نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: یہ حج پر جاتے ہوئے بغداد تشریف لائے تھے اور یہاں انہوں نے حمدان بن ذوالنون، قاسم بن عباد ترمذی کے حوالے سے احادیث روایت کیں، ان سے ابوحنس خلال نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: ان مسانید میں انہوں نے بہت سی روایات نقل کی ہیں۔

#### (484) صالح بن محمد بن عمر

یہ صالح بن محمد بن عمر بن حبیب بن حسان بن منذر ہیں، ان کی کنیت ابوعلی اور لقب ”جزرہ“ ہے۔

خطیب فرماتے ہیں: یہ حدیث کے ائمہ میں سے ایک ہیں، آثار کے علم اور روایات کے ناقلین کی معرفت کے بارے میں ان کی طرف رجوع کیا جاتا ہے، (علم کے حصول کے لیے) انہوں نے بکثرت سفر کیا، انہوں نے شام، مصر اور خراسان میں مشائخ سے ملاقات کی، پہلے یہ بغداد میں رہتے تھے، پھر بخارا منتقل ہو گئے، وہاں ان کی نقل روایات کا ظہور ہوا، (یعنی انہیں قبول عام نصیب ہوا) یہ



ایک طویل عرصے تک اپنے حافظے کی بنیاد پر احادیث روایت کرتے رہے ان کے پاس کوئی تحریر نہیں ہوتی تھی، لیکن ان کی کوئی غلطی گرفت میں نہیں آسکی۔

انہوں نے سعید بن سلیمان، علی بن جعد، خالد بن خداش اور ایک جماعت جن کے اسماء خطیب نے بیان کیے ہیں سے سماع کیا ہے۔ ان کا انتقال بخارا میں 294 ہجری میں ہوا۔

## باب: جن راویوں کے نام ”ض“ سے شروع ہوتے ہیں

### (485) ضمیرہ بن حبیب بن صہیب

(ان کا اسم منسوب) زبیدی شامی ہے امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں اسی طرح ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: ان کی کثیت ابو عتبہ ہے۔

ان سے ہلال بن یسار نے روایات نقل کی ہیں، احمد نے ان کی کثیت بیان کی ہے۔  
(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابو حنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (486) ضحاک بن مخلد

(ان کی کثیت لقب اور اسم منسوب) ابو عاصم، نبیل، بصری ہے۔

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں اسی طرح ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: ابو عاصم نبیل، بنو شیمان سے نسبت والا رکھتے ہیں ان کا انتقال 212 ہجری میں ہوا۔

انہوں نے امام جعفر (صادق) بن محمد ابن جریج، شعبہ اور ثوری سے سماع کیا ہے۔  
(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابو حنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (487) ضحاک بن حمزہ

انہوں نے ان مسانید میں امام ابو حنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (488) ضحاک بن مسافر

یہ سلیمان بن عبد الملک سے نسبت والا رکھتے ہیں انہوں نے ان مسانید میں امام ابو حنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (489) ضرار

انہوں نے ان مسانید میں امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

## باب: جن راویوں کے نام ”ط“ سے شروع ہوتے ہیں

(490) حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہما (صحابی رسول)

یہ طلحہ بن عبید اللہ بن عثمان بن عمرو بن کعب بن تیم بن مرہ ہیں (ان کی کنیت) ابو محمد ہے یہ ”عشرہ مبشرہ“ میں سے ایک ہیں جنگ جمل میں یہ شہید ہوئے۔

(491) طاؤس بن عبد اللہ یمنی

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: یہ طاؤس بن کیسان ہیں (ان کی کنیت) ابو عبد الرحمن ہے یہ فارسی النسل ہیں (ان کا اسم منسوب) ہمدانی یمنی، خولانی ہے۔

بخاری بیان کرتے ہیں: طاؤس کا انتقال، مجاہد سے دو سال پہلے ہوا تھا ابراہیم بن نافع بیان کرتے ہیں: طاؤس یمنی کا انتقال 106 ہجری میں ہوا۔

یہ تابعین کے طبقے سے تعلق رکھنے والے اکابر اہل علم میں سے ایک ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام ابو حنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

(492) طریف بن شہاب

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوسفیان بصری ہے بخاری بیان کرتے ہیں: (ان کا اسم منسوب اور لقب) سعدی، شہاب عطار دی ہے۔ بخاری بیان کرتے ہیں: ابو معاویہ فرماتے ہیں: یہ طریف بن سعد ہیں بخاری بیان کرتے ہیں: جعفر بن حمیان فرماتے ہیں: یہ طریف بن شہاب ابوسفیان ہیں۔ (یعنی ان کے والد کے نام کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے)

انہوں نے حسن بصری اور ابونضرہ سے روایات نقل کی ہیں ابن فضیل بیان کرتے ہیں: ابوسفیان (یعنی اس راوی نے) ابونضرہ کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابو حنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔)

(493) طلحہ بن مصرف

(ان کا اسم منسوب) یمنی، ہمدانی ہے یہ اکابر تابعین میں سے ایک ہیں۔

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ طلحہ بن مصرف بن کعب بن عمرو ہیں (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو عبد اللہ یامی، گوئی ہے۔

انہوں نے حضرت عبد اللہ بن ابی داؤد، ہذیل بن شریح، عبد الرحمن بن عوف سے سماع کیا ہے۔

ابو نعیم بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 112 ہجری میں ہوا، ایک اور صاحب نے یہ بات بیان کی ہے: 110 ہجری میں انہوں نے طلحہ بن مصرف کے جنازے میں شرکت کی تھی۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام ابو حنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

#### (494) طلحہ بن نافع

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: یہ طلحہ بن نافع ہیں (ان کی کنیت) ابوسفیان ہے۔

یہ صحابہ فرماتے ہیں: میں مکہ میں چھ ماہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے ساتھ (یا ان کے پڑوس میں) رہا ہوں (یعنی حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول) روایات کو زبانی یاد کر لیتا تھا، جبکہ سلیمان یضکری انہیں نوٹ کیا کرتے تھے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام ابو حنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

#### (495) طلحہ بن سنان یامی

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: یہ طلحہ بن سنان بن مصرف یامی ہیں انہوں نے لیث سے روایات نقل کی ہیں، جبکہ عبد اللہ بن ابان نے ان سے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابو حنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔)

#### (496) طلق بن حبیب

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: یہ طلق بن حبیب عمزی ہیں۔

انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت (عبد اللہ) بن زبیر رضی اللہ عنہما سے سماع کیا ہے، جبکہ ان سے مصعب بن شبیب اور عمرو بن دینار نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: ان کا ذکر ان مسانید میں ہوا ہے۔)

#### (497) طارق بن شہاب

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: یہ طارق بن شہاب، امسی، گوئی ہیں۔

امام بخاری نے اپنی سند کے ساتھ حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

"میں نے نبی اکرم ﷺ کی زیارت کی ہے اور میں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے عہد خلافت میں 33 (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں: 43 جنگوں میں حصہ لیا ہے۔)

(498) طاہر بن محمد بن حمویہ

یہ علم حدیث کے ائمہ میں سے متاخرین اہل علم میں سے ایک ہیں ان کا ذکر ان مسانید میں ہوا ہے۔

(499) طریف بن عبداللہ

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابولید، موصلی ہے، خطیب بغدادی نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: یہ حضرت علی بن ابی طالب کی طرف اپنی نسبت ولاء کے دعویدار تھے یہ بغداد آئے یہاں انہوں نے یحییٰ بن بشر، علی بن حکیم کے حوالے سے احادیث روایت کیں جبکہ ان سے ابوبکر شافعی، محمد بن عمر جعانی، علی بن محمد بن معقل نے روایات نقل کی ہیں ان کا انتقال 304 ہجری میں ہوا۔

(500) طلحہ بن محمد جعفر شاہد عدل ابوالقاسم

یہ ان 15 مسانید میں سے دوسری سند کے جامع ہیں، خطیب نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے:

انہوں نے عمرو بن اسماعیل بن غیلان ثقفی، محمد بن عباس ترمذی، عبداللہ بن زیدان، محمد بن حسین ابوالقاسم بغوی، ابوبکر بن داؤد احمد بن قاسم، ابوالولید فراہی کے بھائی ہیں ابوصخرہ البانی، حرمی، بن ابوعلاء، یحییٰ بن صاعد، ابوبکر بن مجاہد مرقی اور دیگر حضرات سے احادیث روایت کی ہیں۔

خطیب تحریر کرتے ہیں: عمر بن ابراہیم فقیہ ازہری، ابومحمد خلیل، عبدالعزیز بن علی ازجی، علی بن محسن تنوخی، حسن بن علی جوہری نے ہمارے سامنے ان کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔

ازہری بیان کرتے ہیں: طلحہ 291 ہجری میں پیدا ہوئے اور ان کا انتقال 380 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: یہ اپنے زمانے کے تمام عادل ثقہ اور ثبت راویوں سے مقدم تھے انہوں نے حروف تہجی کی ترتیب کے اعتبار سے امام ابوحنیفہ کی مسند مرتب کی تھی اور یہ وہ دوسری سند ہے جس کا ذکر ہم کتاب کے آغاز میں کر چکے ہیں۔

## باب: جن راویوں کے نام ”ع“ سے شروع ہوتے ہیں

(امام خوارزمی فرماتے ہیں: ”ع“ سے شروع ہونے والے ناموں میں سے) حضرت عبداللہ بن ابوالوفی رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ ہم اس باب میں کر چکے ہیں جس میں ہم نے ان صحابہ کرام کا ذکر کیا تھا جن سے امام ابوحنیفہ نے روایات نقل کی ہیں۔

(501) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ (صحابی رسول)

یہ حضرت عبداللہ بن مسعود بن عافل بن حسیب بن شیخ بن مخزوم بن صالحہ بن کمال بن حارث بن تمیم بن سعد بن مذہل ہیں۔ انہیں غزوہ بدر سمیت دیگر غزوات میں شرکت کا شرف حاصل ہے ان کی کنیت ابو عبد الرحمن ہے یہ حضرت عتبہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں ان کی والدہ ”ام عبد بنت عبدود“ ہیں یہ صحابہ کرام اور جلیل القدر تابعین کے فقیہ ہیں (یعنی وہ حضرات فقہی مسائل میں ان کی طرف رجوع کرتے تھے)۔

امام ابویسلیٰ ترمذی نے اپنی ”جامع“ میں اپنی سند کے ساتھ عبدالرحمن بن زید کا یہ بیان نقل کیا ہے:

”ایک مرتبہ ہم لوگ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ہم نے عرض کی: آپ ہمیں یہ بتائیں عادات و اطوار کے حوالے سے“ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے زیادہ مشابہت کون رکھتا ہے؟ تاکہ ہم ان سے استفادہ کریں اور ان سے سماع کریں تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: عادات و اطوار کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ رکھتے ہیں ان کا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں آنا جانا تھا“

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو یہ بات اچھی طرح سے یاد ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے مقرب ترین بندے ہیں۔

امام ترمذی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت بھی نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”قرآن کا علم چار افراد سے حاصل کرو! ابن مسعود ابی ابن کعب، معاذ بن جبل اور حذیفہ کا غلام سالم“

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا انتقال 32 ہجری میں مدینہ منورہ میں ہوا۔ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور انہیں جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) یہ بات مشہور اور طے شدہ ہے کہ امام ابوحنیفہ کی فقہ (کی سند) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تک جاتی ہے کیونکہ امام ابوحنیفہ نے ابراہیم نخعی کے تلامذہ کے حوالے سے ابراہیم نخعی کے حوالے سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے

تلاذہ سے علم فقہ حاصل کیا اور نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”میں اپنی امت کے لیے اسی چیز سے راضی ہوں، جس سے ابن ام عبد (یعنی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما) راضی ہو“

### (502) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما (صحابی رسول)

یہ حضرت عبد اللہ بن عباس بن عبد المطلب ہیں جو اس امت کے بڑے عالم ہیں یہ بیان کرتے ہیں: میں نے دوسرے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا ہے اور نبی اکرم ﷺ نے مجھے دوسرے (خصوصی طور پر) دعا دی تھی۔

ان کا انتقال طائف میں حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے دور میں 68 یا 69 ہجری میں ہوا۔

آپ بیان کرتے ہیں: میں ہجرت سے تین سال پہلے پیدا ہوا تھا نبی اکرم ﷺ کے وصال کے وقت میری عمر 13 سال تھی۔

### (503) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما (صحابی رسول)

(ان کی کنیت) ابو عبد الرحمن ہے انہوں نے بچپن میں مکہ میں اپنے والد کے ساتھ ہی اسلام قبول کر لیا تھا غزوہ أحد کے موقعہ پر انہیں نبی اکرم ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا اس وقت ان کی عمر 14 سال تھی لیکن نبی اکرم ﷺ نے انہیں قبول نہیں کیا (یعنی جنگ میں حصہ لینے کی اجازت نہیں دی) کیونکہ آپ کے نزدیک یہ ابھی بالغ نہیں ہوئے تھے پھر غزوہ خندق کے موقعہ پر انہیں پیش کیا گیا اس وقت نے یہ 15 سال کے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں قبول کر لیا (یعنی جنگ میں حصہ لینے کی اجازت دیدی)۔

ان کی پیدائش بعثت نبوی سے ایک سال پہلے ہوئی تھی ان کا انتقال مکہ میں 64 ہجری میں 84 سال کی عمر میں ہوا (مطبوعہ نسخہ میں اسی طرح تحریر ہے ورنہ بعثت نبوی 64 ہجری کے درمیان 77 سال کا فرق ہے اس اعتبار سے ان کی عمر 78-ال ہوگی)

### (504) حضرت (عبد اللہ) ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ (صحابی رسول)

ضروری تو یہ تھا کہ خلفاء راشدین کا ذکر سب سے پہلے کیا جاتا، لیکن کیونکہ ان حضرات سے کم روایات منقول ہیں او (نبی اکرم ﷺ کے وصال کے وقت) نوجوان صحابہ کرام (یعنی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما) اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے زیادہ روایات منقول ہیں اس لیے ان حضرات کا ذکر پہلے کیا گیا ہے۔

ان کا نام و نسب (عبد اللہ بن ابوقحافہ عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لؤی بن غالب بن قحیر بن مالک بن نضر بن کنانہ ہے۔

ان کی والدہ (کانام و نسب) ام حارث سلیمی بن صخر بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے وصال کے دوسرے دن مہاجرین و انصار نے ان کی بیعت کر لی تھی اس وقت عرب مرتد ہو گئے دنیا میں اضطراب پیدا ہو گیا، مسیلہ کذاب اور طلحہ اسدی کا معاملہ خطرناک ہو گیا، قریش اور ثقیف قبیلے کے علاوہ ہر قبیلے سے کچھ کچھ لوگ مرتد ہو گئے تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بارہ جھنڈے تیار کیے، مہمات روانہ کیں اور بھر پور طریقے سے جہاد کیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو ظہر عطا کر دیا۔

ان کا انتقال ہجرت کے 13 ویں سال ہوا، ان کی مدت خلافت 2 سال 3 ماہ 5 دن ہے، ان کی عمر 63 برس تھی۔  
حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے قاضی تھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ان کے دست راست تھے حضرت سعد رضی اللہ عنہ ان کے معتمد خاص تھے، قرظی ان کے مؤذن تھے انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنا جانشین نامزد کیا تھا۔  
آپ کی اولاد یہ ہے: حضرت عبداللہ، حضرت عبدالرحمن، حضرت محمد بن ابوبکر، سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا، سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا۔

### (505) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ (صحابی رسول)

(آپ کا نام و نسب یہ ہے: عمر بن خطاب بن نفیل بن عبدالعزی بن رباح بن عبداللہ بن قریظ بن رزاح بن عدی بن کعب بن لؤی بن غالب۔ ان کی والدہ کا نام حنتمہ بنت ہاشم بن مغیرہ ہے۔  
جس دن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا، اسی دن ان کی بیعت کر لی گئی تھی، آپ رضی اللہ عنہ نے ذوالحجہ کے آخر میں 23 ہجری میں جام شہادت نوش کیا، آپ رضی اللہ عنہ کی مدت خلافت 10 سال 6 مہینوں اور کچھ دنوں پر مشتمل ہے۔ (شہادت کے وقت) آپ کی عمر 63 سال تھی، آپ رضی اللہ عنہ نے اگلے خلیفہ کے انتخاب کا معاملہ 6 افراد کے سپرد کیا تھا، ان کے اسماء یہ ہیں:  
حضرت علی، حضرت عثمان، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت عبدالرحمن اور حضرت سعد بن ابوقحاص رضی اللہ عنہ۔  
آپ رضی اللہ عنہ نے ان حضرات کو یہ ہدایت کی کہ تین دن میں باہمی مشورہ کے ساتھ (اپنے میں سے کسی ایک کو خلیفہ منتخب کر لیں اور اس دوران) حضرت صہیب رضی اللہ عنہ لوگوں کی امامت کرتے رہیں۔  
آپ کی اولاد یہ ہے: حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت عبیداللہ، حضرت عاصم، حضرت ابو شجمہ، حضرت زید، حضرت محمد، سیدہ حفصہ، سیدہ زینب رضی اللہ عنہما۔  
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خلافت کے منصب پر فائز ہونے کے بعد پہلا حکم یہ جاری کیا کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو معزول کر دیا۔

### (506) حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ (صحابی رسول)

(آپ کا نام و نسب یہ ہے: عثمان بن عفان بن ابوالعاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لؤی بن غالب۔  
آپ کی والدہ کا نام: ارووی بنت کریم بن ربیعہ بن عبد شمس بن عبد مناف ہیں۔ ان کی والدہ (یعنی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی نانی کا نام) ام حکیم بیضاء بنت عبدالمطلب ہے۔  
مجلس شوریٰ کے (باہمی مشورے کے) تیسرے دن ان کی بیعت کر لی گئی تھی، آپ کو 17 ذوالحجہ 35 ہجری میں مدینہ منورہ میں شہید کر دیا گیا، آپ کی مدت خلافت 12 سال سے 12 دن کم تھی (شہادت کے وقت) آپ کی عمر 83 سال تھی۔  
آپ کی اولاد یہ ہے: عبداللہ، عبیداللہ، ابان، عمرو، خالد، حبیب، ولید، عبد مناف، مغیرہ، عبد الملک، ام عمرو، عائشہ اور ام سعد رضی اللہ عنہما۔



## (507) حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہما (صحابی رسول)

(آپ کا نام و نسب یہ ہے: علی بن ابوطالب بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب۔

آپ کی والدہ کا نام فاطمہ بنت اسد بن ہاشم ہے یہ وہ پہلی ہاشمی خاتون ہیں جس نے کسی ہاشمی کو جنم دیا ان کی والدہ نے ان کا نام ”حیدرہ“ رکھا تھا، لیکن نبی اکرم ﷺ نے آپ ﷺ کا نام ”علی“ رکھا۔

(حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد) محرم کے مہینے میں آپ ﷺ کی بیعت کی گئی سب سے پہلے حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی بیعت کی یہ اسلام قبول کرنے والے سب سے پہلے فرد ہیں اور ایک روایت کے مطابق (اسلام قبول کرنے والے سب سے پہلے فرد) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔

جب نبی اکرم ﷺ نے مہاجرین اور انصار کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا تو آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ فرمایا تھا: ”تم دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہو“

19 رمضان 40 ہجری میں صبح کی نماز کے وقت ابن ملجم مرادی نے آپ پر حملہ کر کے آپ کو زخمی کر دیا تھا اس کے بعد آپ تین دن زندہ رہے (آخر 21 رمضان 40 ہجری میں آپ اس دنیا سے رخصت ہو گئے شہادت کے وقت آپ کی عمر 63 سال تھی۔

آپ کی اولاد یہ ہے: حضرت امام حسن، حضرت امام حسین، محسن محمد بن حنفیہ، عبداللہ، ابوبکر، عمر، یحییٰ، جعفر، عباس، عبید اللہ، ام کلثوم، جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں ام کلثوم صغریٰ زینب کبریٰ زینب صغریٰ رملہ، ام حسن، تمامہ، میمونہ، خدیجہ، فاطمہ، ام کرام، نفیسہ (یہاں اصل عربی متن میں کچھ الفاظ مہمل ہیں) رقیہ رضی اللہ عنہا

## (508) ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

یہ نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ ہیں نبی اکرم ﷺ نے ان کے کنواری ہونے کے عالم میں ان کے ساتھ نکاح کیا تھا (یہ خصوصیت کسی اور زوجہ محترمہ کو حاصل نہیں ہے) اس وقت ان کی عمر چھ سال تھی جب ان کی رخصتی ہوئی اس وقت ان کی عمر نو سال تھی۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کا وصال میرے سینے کے ساتھ لگ کر میری ٹھوڑی اور گردن کے درمیان ہوا۔

”صحاح“ میں یہ روایت موجود ہے: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

”اے عائشہ! یہ جبرائیل تمہیں سلام کہہ رہا ہے“

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے جواب دیا: وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

(پھر میں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: آپ وہ دیکھ لیتے ہیں جو میں نہیں دیکھ سکتی ہوں۔

امام ترمذی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

”ہمیں، یعنی صحابہ کرام کو جب بھی کوئی (شرعی) مسئلہ درپیش ہوتا، اور ہم اس کے بارے میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کرتے، تو ہمیں ان کے پاس اس بارے میں علم (یعنی اس کا شرعی حکم) مل جاتا تھا۔“

(امام ترمذی نے) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

”حضرت جبرائیل علیہ السلام ان کی تصویر سبز ریشمی کپڑے میں رکھ کر، نبی اکرم ﷺ کے پاس لے کر آئے تھے اور یہ بتایا تھا: یہ دنیا

اور آخرت میں آپ ﷺ کی زوجہ ہوگی“

نبی اکرم ﷺ کے وصال کے وقت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی عمر 18 سال تھی، ان کا انتقال 58 سال اور ایک روایت کے

باقی 57 سال کی عمر میں ہوا۔

### (509) حضرت عبدالرحمن بن ابزی

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: یہ ”فزاہی“ ہیں، انہیں ”صحابی“ ہونے کا شرف حاصل ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مقرر کردہ گورنر تھے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی بہن سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا کے

سوتیلے بیٹے جعدہ بن ہبیرہ کو معزول کر کے انہیں خراسان کا گورنر مقرر کیا تھا۔

### (510) حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: ”بسم اللہ“ سے متعلق روایت، امام ابو حنیفہ نے ابو سفیان طریف بن شہاب سے روایت کی

ہے۔

اس کے بعد امام ابو حنیفہ کے تلامذہ میں اس کے بارے میں اختلاف ہے: بعض حضرات کا یہ کہنا ہے: یہ ”عبداللہ بن یزید بن

مغفل“ سے منقول ہے، بعض حضرات کا یہ کہنا ہے: یہ ”یزید بن عبداللہ بن مغفل“ سے منقول ہے، بعض حضرات کا یہ کہنا ہے: یہ

”عبداللہ بن مغفل“ کے صاحبزادے سے منقول ہے، امام دارقطنی کی تحریر میں اسی طرح منقول ہے، اور یہی درست ہے، یہ حدیث

نماز سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ مشہور صحابی ہیں۔

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: یہ حضرت عبداللہ بن مغفل مزنی ہیں، یہ بصرہ آ گئے تھے، امام احمد فرماتے

ہیں: ان کی کنیت ”ابوسعید“ ہے، اور ایک روایت کے مطابق ”ابوزیاد“ ہے۔

یحییٰ بن معین بیان کرتے ہیں: ان کی دو کنیت ہیں، ابو عبدالرحمن اور ابوزیاد۔

بخاری بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 57 ہجری میں، اور ایک روایت کے مطابق 61 ہجری میں ہوا۔

**(511) حضرت عطیہ قرظی رضی اللہ عنہ**

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں اپنی سند کے ساتھ عطیہ قرظی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے جن لوگوں کے بارے میں فیصلہ دیا تھا ان میں میں بھی شامل تھا ان لوگوں نے دیکھا کہ میرے (مظلوں وغیرہ کے) بال نہیں اُگے ہیں تو انہیں نے مجھے بچہ قرار دے کر (قتل نہیں کیا)

**(512) حضرت عرفجہ بن ضرّح رضی اللہ عنہ**

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"عنقریب آزمائشیں آئیں گی جو شخص مسلمانوں کے درمیان تفرقہ ڈالنا چاہے اسے مار دینا خواہ وہ کوئی بھی ہو"

ایک روایت کے مطابق یہ عرفجہ بن ضرّح اشجعی ہیں دوسرے حضرات نے یہ کہا ہے: یہ عرفجہ بن شراحیل ہیں۔

**(513) عمرو بن حریث**

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوسعید مخزومی قرظی ہے انہوں نے کوفہ میں سکونت اختیار کی۔

ابو اسحاق بیان کرتے ہیں: میں نے عمرو بن حریث کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: غزوہ بدر کے وقت میں ماں کے پیٹ میں تھا۔ (یعنی ان کی پیدائش نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہوئی تھی) امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں اسی طرح ذکر کیا ہے۔

وہ بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 85 ہجری میں ہوا یہ "صحابی" ہیں۔

**(514) عبد اللہ بن البوقادہ**

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: (اس راوی کے والد) حضرت البوقادہ رضی اللہ عنہ کا نام "حارث بن ربیع" ہے یہ انصاری سلمی مدینی ہیں۔

امام بخاری نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن البوقادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

"(میرے والد) حضرت البوقادہ رضی اللہ عنہ (کے پانی پینے کے لیے) برتن اس کی طرف جھکا دیتے تھے اور پھر اسی برتن کے پانی سے وضو بھی کر لیتے تھے تو وہ بیان کرتے تھے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے"

**(515) (عبد اللہ) ابوعبد الرحمن سلمی**

ان کا نام "عبد اللہ بن حبیب کوفی" ہے۔ امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں اسی طرح ذکر کیا ہے۔

امام بخاری نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ سلمی کا یہ بیان نقل کیا ہے:

"میں 80 مرتبہ رمضان کے روزے رکھ چکا ہوں"

انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے سعید بن جبیر

عالمقہ بن مرثدہ اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔

## (516) حضرت (عبداللہ) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

بخاری کہتے ہیں: ان کا نام ”عبداللہ بن عمرو“ ہے اور ایک روایت کے مطابق ”عامر بن شمس“ ہے اور ایک روایت کے مطابق ”عبدغنم“ ہے اور ایک روایت کے مطابق ”عمرو بن عبدغنم“ ہے۔

یہ غزوہ خیبر کے سال یمن سے تشریف لائے تھے انہوں نے اسلام قبول کیا اور مدینہ منورہ میں ہی رہائش اختیار کی۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا انتقال 57 اور ایک روایت کے مطابق 58 اور ایک روایت کے مطابق 59 ہجری میں ہوا۔

## (517) (عبداللہ) ابوسلمہ بن عبدالرحمن

ان کا نام عبداللہ بن عبدالرحمن بن عوف قرظی زہری ہے یہ اپنی کنیت کے حوالے سے معروف ہیں امام بخاری نے اپنی تاریخ میں اسی طرح ذکر کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سماع کیا ہے۔

زہری بیان کرتے ہیں: ابوسلمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ بحث کیا کرتے تھے اسی وجہ سے یہ بہت سے علم سے محروم رہ گئے۔

زہری بیان کرتے ہیں: میں نے چار حضرات کو (علم دین کا) سمندر پایا ہے: سعید بن مسیب، عمر بن مدینی، عبداللہ بن عبداللہ اور ابوسلمہ بن عبدالرحمن بن عوف۔

## (518) عتاب بن اسید قرظی مکی

امام بخاری نے اپنی سند کے ساتھ عمرو بن ابوعقرب کا یہ بیان نقل کیا ہے:

”میں نے حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ کو سنا وہ خانہ کعبہ کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے تھے اور یہ فرما رہے تھے: اللہ کی قسم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے جو ذمہ داری سونپی تھی اس کے معاوضے میں مجھے صرف یہ دو کپڑے ملے ہیں جو میں نے اپنے غلام کیسان کو پہننے کے لیے دیدیے ہیں۔“

## (519) عبداللہ بن شداد بن ہاد

خطیب نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: (اس راوی کے دادا) ”ہاد“ کا نام ”اسامہ بن عمرو بن عبداللہ بن جابر“ ہے یہ (راوی) اکابر اور ثقہ تابعین میں سے ایک ہیں۔

انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا، اور سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے احادیث روایت کی ہیں۔

ان سے طاؤس، شععی، سعد بن ابراہیم اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

انہوں نے 81 ہجری میں اور ایک روایت کے مطابق 82 ہجری میں جام شہادت نوش کیا۔

(520) عبد الرحمن بن سابط

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: "عبد الرحمن بن سابط" ہیں انہوں نے یعلیٰ بن امیہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: یہ اکابر تابعین میں سے ایک ہیں۔)

(521) عمرتیس بن عرقوب

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے۔

(522) عمارہ بن ضریر

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: عمارہ بن ضریر نے حضرت صحیح غامدی رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے۔

(523) عطاء بن ابی رباح

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: ان کی کنیت "ابو محمد" ہے یہ آل بنی جہم سے نسبت ولاء رکھتے ہیں (ان کا اسم منسوب) قرشی فہری مکی ہے۔ (ان کے والد) ابو رباح کا نام "اسلم" ہے۔

حماد بن سلمہ بیان کرتے ہیں: جس سال یعنی 114 ہجری میں عطاء کا انتقال ہوا تھا میں اسی سال کہ آیا تھا۔

ابو نعیم بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 115 ہجری میں ہوا تھا۔

انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت ابو ہریرہ، حضرت ابوسعید، حضرت جابر اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے عمرو بن دینار، قیس بن سعد، حبیب بن ابوثابت نے روایات نقل کی ہیں۔

ابو عبداللہ جعفی نے اپنی سند کے ساتھ عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے حضرت عقیل بن ابوطالب، کوان کے بڑھاپے میں دیکھا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام ابو حنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

(524) عکرمہ

یہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نسبت ولاء رکھتے ہیں امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: ان کی کنیت "ابو عبداللہ" ہے۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سماع کیا ہے

جبکہ ان سے جابر بن یزید نے سماع کیا ہے۔

ابو نعیم بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 107 ہجری میں ہوا، علی بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال مدینہ منورہ میں 104 ہجری میں

ہوا تھا۔

امام شعبی نے ان سے روایات نقل کی ہیں؛ جبکہ امام مالک نے ایک شخص کے حوالے سے عکرمہ سے روایات نقل کی ہیں۔  
(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام ابو حنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

### (525) عمرو بن دینار

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: یہ عمرو بن دینار ہیں (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو محمد اشرم مکی ہے؛ یہ باذان سے نسبت ولاء رکھتے ہیں۔

انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے۔ ابن عیینہ بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 126 ہجری میں ہوا؛ ان سے ایوب شعبہ، ابن جریج اور ثوری نے سماع کیا ہے۔ ابن عیینہ فرماتے ہیں: مجھے ایسے کسی شخص کا علم نہیں ہے جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے علم کا عمرو بن دینار سے بڑا عالم ہو۔ عمرو بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور ان کے شاگردوں میں سے سعید بن جبیر، عکرمہ، عطاء، کیسان، باذان (جو کہ کسریٰ کی طرف سے یمن کے گورنر رہے تھے) سے سماع کیا ہے؛ ایک قول کے مطابق یہ (یعنی عمرو بن دینار) نموی بن باذان سے نسبت ولاء رکھتے ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام ابو حنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

### (526) عطاء بن یسار

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زرچہ محترمہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے نسبت ولاء رکھتے ہیں۔ انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے؛ ایک روایت کے مطابق انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی سماع کیا ہے؛ ان سے محمد بن عمرو بن عطاء نے روایات نقل کی ہیں۔ ہشام بن عروہ کہتے ہیں: میں نے عطاء بن یسار سے بہتر کوئی قاضی نہیں دیکھا؛ وہ بیان کرتے ہیں: یہ سلیمان، عبداللہ اور عبدالملک کے بھائی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام ابو حنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

### (527) عبدالرحمن بن ہرمز

(ان کی کنیت لقب اور اسم منسوب) اعرج ابو داؤد مدنی ہے؛ یہ بنو عبدالمطلب سے نسبت ولاء رکھتے ہیں۔ امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے؛ جبکہ ان سے ابوزناد نے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام ابو حنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

## (528) عبداللہ بن دینار

یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نسبت ولاء رکھتے ہیں۔ (ان کا اسم منسوب) مدنی ہے۔  
امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سماع کیا ہے؛ جبکہ ان سے امام مالک اور شعبہ نے سماع کیا ہے۔  
(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

## (529) عبدالملک بن عمیر

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو عمر قرشی ہے؛ ان کی یہ کنیت شریک نے بیان کی ہے؛ ابن ابوسود نے ابو عبداللہ علی کا یہ بیان نقل کیا ہے: ان کا انتقال 136 میں یا اس کے آس پاس ہوا تھا۔  
عبدالملک بیان کرتے ہیں: میرے والد ”فتح جلولاء“ میں شریک ہوئے ہیں۔  
عبدالملک نے یہ بات بیان کی ہے: میں وہ پہلا فرد ہوں؛ جس نے ابن عثمان کے ساتھ ”بلخ کی نہر“ (یا دریائے بلخ) کو پار کیا تھا؛ عبدالملک یہ بھی کہتے ہیں: جب میں تم لوگوں کے سامنے کوئی حدیث بیان کرتا ہوں؛ تو اس میں سے ایک حرف بھی کم نہیں کرتا۔  
(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

## (530) عامر شعی

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: یہ عامر بن شراحیل ہیں؛ (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو عمر شعی؛ کوئی ہے۔  
قتادہ نے یہ الفاظ روایت کیے ہیں: ابوحنیفہ نے عامر بن عبداللہ شعی سے نقل کیا (یعنی قتادہ نے ان کے والد کا نام عبداللہ نقل کیا ہے)

اسماعیل بن مجالد بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 104 ہجری میں؛ 82 سال کی عمر میں ہوا۔

وہ بیان کرتے ہیں: شعی نے مجھے بتایا: میں نے 500 صحابہ کرام کی زیارت کی ہے۔

ابن عیینہ کہتے ہیں: صحابہ کرام کے بعد تین لوگ (بڑے شمار) ہوئے ہیں؛ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اپنے زمانے میں؛ امام شعی اپنے زمانے میں؛ اور سفیان ثوری اپنے زمانے میں (بڑے شمار ہوئے ہیں)۔

بخاری نقل کرتے ہیں: شعی بیان کرتے ہیں: میں ”مرو“ میں تھا؛ علقمہ (وہاں) دو رکعات (یعنی قصر نماز) ادا کرتے تھے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

## (531) علی بن اقر و ادعی کوئی

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: انہوں نے ابوحنیفہ ابو عقیبہ اور کرمہ سے سماع کیا ہے؛ جبکہ ان سے منصور بن سحمر نے روایات نقل کی ہیں؛ ثوری اور شعبہ نے ان سے سماع کیا ہے۔

(علامہ خواری فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

### (532) عطیہ بن سعد عوفی

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: ان کی کنیت (اور اسم منسوب) ابو الحسن کوئی ہے، مرہ بن خالد کہتے ہیں: (ان کا اسم منسوب) جدلی ہے (یا اس کا مطلب یہ ہو سکتا ہے وہ بڑے بحث کرنے والے فرد تھے) ابن عیینہ نے ان کی کنیت بیان کی ہے انہوں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں جبکہ ان سے ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خواری فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

### (533) عطاء بن سائب بن یزید

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو یزید ثقفی ہے۔  
ابو عبداللہ بن ابواسود نے عبداللہ عکلی کا یہ بیان نقل کیا ہے: ان کا انتقال 136 ہجری میں یا اس کے آس پاس ہوا تھا۔  
(علامہ خواری فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

### (534) علقمہ بن مرشد

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: یہ کوئی حضری ہیں انہوں نے عطاء سلیمان بن بربدہ مقاتل بن حیان سے روایات نقل کی ہیں جبکہ ان سے ثوری نے سماع کیا ہے۔  
(علامہ خواری فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

### (535) عبدالعزیز بن رفیع

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: یہ عبدالعزیز بن رفیع ہیں (ان کی کنیت اور اسم منسوب) مکی ابو عبداللہ ہے انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت انس رضی اللہ عنہ اور عطاء سے سماع کیا ہے۔  
بخاری بیان کرتے ہیں: محمد بن جریر نے یہ بات بیان کی ہے: ان کا عمر 90 سال سے زیادہ ہوئی انہوں نے جب بھی شادی کی ان کی اہلیہ نے طلاق کا مطالبہ کر دیا کیونکہ یہ بکثرت صحبت کرتے تھے۔  
(علامہ خواری فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

### (536) عبدالکریم بن ابو مخارق

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوامیہ معلم بصری ہے۔  
امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: انہوں نے طاؤس مجاہد کھول حسان بن زید ابراہیم سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے ثوری ابن جریج مالک اور شعبہ نے سماع کیا ہے۔



ابن عیینہ بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 127 ہجری میں ہوا انہیں ”عبدالکریم بن قیس“ بھی کہا گیا ہے۔  
(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

### (537) عطاء بن عبد اللہ بن موہب مدنی

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے ان سے ثوری اور ان کے صاحبزادے عمرو نے روایات نقل کی ہیں۔ انہیں ”اہل مدینہ“ میں شمار کیا جاتا ہے۔

ابو اسامہ بیان کرتے ہیں: (ان کا ایک اسم منسوب) ”طلحی“ ہے یہ طلحہ جعی سے نسبت دلا رکھتے ہیں یہ مدنی الاصل ہیں، لیکن انہوں نے عراق میں سکونت اختیار کی تھی۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

### (538) عمرو بن عبد اللہ

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو اسحاق سمعی ہے امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: یہ کوئی ہمدانی ہیں۔

انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت براء رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے۔

ان سے اعمش، زہری، ثوری، منصور نے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن سعید قطان بیان کرتے ہیں: 129 ہجری میں جب ضحاک کوفہ آئے تھے اس وقت ان کا انتقال ہوا تھا۔

شریک بیان کرتے ہیں: ابو اسحاق بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت ختم ہونے (یعنی ان کی شہادت) سے دو سال پہلے میں پیدا ہوا تھا انہوں نے یہ بھی بیان کیا ہے: میں حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے پاس بہت بیٹھتا تھا میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بھی بیٹھتا رہا ہوں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کی بھی زیارت کی ہے جب وہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اپنے ہودج میں بیٹھ کر ج کرج کرنے کے لیے گئی تھیں انہوں نے یہ بھی بیان کیا ہے: شععی مجھ سے ایک یا شاید دو سال بڑے ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

### (539) عبد اللہ بن خلیفہ

یہ تابعین میں سے ہیں۔

امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

### (540) علی بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود

یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بھتیجے (کے صاحبزادے) ہیں یہ تابعین میں سے ہیں۔

امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

### (541) عثمان بن عاصم

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو حمین اسدی، کوئی ہے۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، سعید بن جبیر، شرح، شعی سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے ثوری، شعبہ اور ابن عمیر نے روایات نقل کی ہیں۔  
(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

### (542) عدی بن ثابت

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: یہ عدی بن ثابت انصاری ہیں ان کے دادا ”ابو امیہ عبداللہ بن یزید“ ہیں انہوں نے حضرت براء بن عازب اور عبداللہ بن یزید سے سماع کیا ہے جبکہ یحییٰ بن سعید قطان، شعبہ، مسعر بن کدام نے ان سے سماع کیا ہے۔  
(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

### (543) عاصم بن کلیب بن شہاب جرمی کوئی

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: انہوں نے اپنے والد اور عبدالرحمن بن اسود سے سماع کیا ہے ان سے ثوری، شعبہ، مسعر بن کدام نے سماع کیا ہے۔  
(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

### (544) (علی بن حسن) ابو حسن زراد

(ان کی کنیت اور لقب) ابو حسن زراد ہے علماء نے ان کے نام کے بارے میں اختلاف کیا ہے: ایک قول یہ ہے: یہ علی بن حسن ہیں ایک قول یہ ہے: یہ جعفر بن حسن ہیں علماء نے ان کی کنیت کے بارے میں بھی اختلاف کیا ہے: ایک قول یہ ہے: وہ ”ابو علی“ ہے، ایک قول یہ ہے: وہ ”ابو حسن“ ہے، البتہ اس بات پر علماء کا اتفاق ہے: یہ ”صیقل“ کے نام سے معروف ہیں۔  
(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان سے مسواک کے بارے میں ایک حدیث روایت کی ہے جو ان مسانید میں گزر چکی ہے۔)

### (545) عبید اللہ بن ابوزیاد

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: یہ عبید اللہ بن ابوزیاد قداح، مکی ہیں انہوں نے ابوظیفیل عامر بن وائلہ بن اسقع اور قاسم سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے ثوری اور کعب نے روایات نقل کی ہیں۔  
یحییٰ قطان کہتے ہیں: یہ درمیانے درجے کے آدمی ہیں یہ اتنے مستند نہیں ہیں یہ عثمان بن اسود یا سیف یا محمد بن عمر جیسے نہیں

ہیں لیکن یہ مجھے ان سے زیادہ پسند ہیں ان کی کنیت ”ابوالحسین“ ہے۔

(علامہ خواری فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

### (546) عبد الملک بن ایاس شیبانی اعور

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: اسحاق نے جریر کا یہ بیان نقل کیا ہے: ان کا شمار اہل کوفہ میں کیا جاتا ہے۔

انہوں نے ابراہیم (مخفی) سے سماع کیا ہے، اور یہ ان کے پرانے شاگردوں میں سے ایک ہیں۔

(علامہ خواری فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

### (547) عبد لکریم بن معقل

یہ تابعی ہیں، امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

### (548) عبد الرحمن بن حزم

یہ تابعی ہیں، امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

### (549) عبد الاعلیٰ تمیمی

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ عبد الاعلیٰ تمیمی ہیں، ان سے مسعر نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خواری فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

### (550) عبد اللہ بن علی بن حسین بن علی بن ابوطالب

یہ ابو جعفر محمد (یعنی امام باقر) بن علی (یعنی امام زین العابدین) کے سگے بھائی ہیں، امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں اسی طرح ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: ان سے یزید بن ابوزیاد نے روایات نقل کی ہیں، عیسیٰ بن زیاد نے ان سے سماع کیا ہے۔

(علامہ خواری فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

### (551) عمرو بن شعیب

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: یہ عمرو بن شعیب بن محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن عاص سہمی قرشی ہیں، ان کی کنیت

”ابو ابراہیم“ ہے، انہوں نے اپنے والد (ان کے علاوہ) سعید بن مسیب اور طاؤس سے سماع کیا ہے، جبکہ ان سے ایوب، ابن جریج، عطاء بن ابی رباح، زہری، حکم، یحییٰ بن سعید قطان نے روایات نقل کی ہیں۔

بخاری تحریر کرتے ہیں: ابو عمرو بن علاء فرماتے ہیں: قتادہ اور عمر بن شعیب کی طرف اس کے علاوہ اور کوئی عیب منسوب نہیں کیا گیا، کہ یہ دونوں حضرات جو بھی روایت سنتے ہیں اسے آگے نقل کر دیتے ہیں۔

بخاری بیان کرتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل، علی بن مدینی، حمیدی، اسحاق بن ابراہیم کو دیکھا ہے یہ حضرات عمرو بن

شعیب کی اپنے والد اور دادا سے نقل کردہ روایت سے استدلال کرتے ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

### (552) عمرو بن مرہ

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو عبد اللہ، جہنی، کوفی ہے، انہوں نے عبد اللہ بن ابواوفی، عبد الرحمن بن ابولہیٰ اور سعید بن مسیب سے سماع کیا ہے، جبکہ ان سے منصور اور اعش نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

### (553) عاصم بن ابو نعیم

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: یہ عاصم بن بہدلہ ہیں، یہی ”ابن ابی نعیم“ اور ابو بکر اسدی کوفی ہیں۔ انہوں نے زربن جنش اور ابواوکل سے سماع کیا ہے۔

بخاری بیان کرتے ہیں: ابوطیب نے اسماعیل بن مجالد کا یہ بیان نقل کیا ہے: ان کا انتقال 128 ہجری میں ہوا۔

امام بخاری نے اپنی سند کے ساتھ زید بن عاصم بن بہدلہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے قاضی شریح کو دیکھا ہوا ہے، انہوں نے مولیٰ ٹوپی پہنی ہوئی تھی۔

### (554) عطیہ بن حارث

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ہمدانی، کوفی، ابوروق ہے، امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں اسی طرح ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے عبد اللہ بن خلیفہ اور شحاک سے سماع کیا ہے، جبکہ ان سے ثوری، عبد الواحد، ابواسامہ نے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

### (556) عامر بن سمط حرائی

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں اسی طرح ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ (نام) علی بن مسہر نے بیان کیا ہے، جبکہ مروان بن معاویہ نے (ان کے والد کا نام اور اسم منسوب) ”ابن سمط حرائی، تیمی“ بیان کیا ہے، انہوں نے ابو عریف سے سماع کیا ہے، یحییٰ القطان فرماتے ہیں: عامر بن سمط ثقہ اور حافظ ہیں، ان کی کنیت ”ابو کنانہ“ ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

### (557) عبیدہ بن معتب ضمی

ایک روایت کے مطابق ان کا نام ”عبدہ“ ہے، امام ابوحنیفہ نے ان سے۔ ابراہیم۔ قزعمہ۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

”جی اکرم ﷺ ظہر سے پہلے چار رکعات ادا کرتے تھے، آپ ان کے درمیان سلام پھیر کر فصل نہیں کرتے تھے“

یہ روایت ان مسانید میں گزر چکی ہے۔

### (558) عاصم احول

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: یہ عاصم بن سلیمان ابو عبد الرحمن احول ہیں۔ انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت صفوان رضی اللہ عنہ، اور حسن بصری سے سماع کیا ہے، جبکہ ثوری اور شعبہ نے ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام ابو حنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

### (559) عطاء بن عجلان بصری

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ عطاء بن عجلان بصری عطار ہیں، عبد الوارث نے ان کا اسم منسوب بیان کیا ہے اس کے بعد بخاری نے ان پر تنقید کی ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام ابو حنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

### (560) علی بن عامر

یہ تابعی ہیں امام ابو حنیفہ نے ان کے عبید اللہ بن عبد الواحد بن عتاب بن اسید کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

”نبی اکرم ﷺ نے حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم اہل اللہ (مطبوعہ نسخے میں یہی تحریر ہے تاہم یہاں درست لفظ شاید ”اہل مکہ“ ہے) کے پاس جاؤ اور انہیں چار چیزوں سے منع کرو!..... الحدیث

یہ روایت ان مسانید میں گزر چکی ہے۔

### (561) عبایہ بن رفاعہ بن رافع

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ عبایہ بن رفاعہ بن رافع بن خدیج انصاری حارثی ہیں انہوں نے اپنے دادا (حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ) سے سماع کیا ہے۔

ان سے ابو حیان، یحییٰ بن سعید قطان، سعید بن مسروق نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام ابو حنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

### (562) عبد اللہ بن حسن بن حسن بن علی بن ابوطالب

خطیب نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: یہ ”طالبین“ (شاید یہاں مراد یہ ہے آل ابوطالب سے تعلق رکھنے والے افراد) کی ایک جماعت کے ساتھ ابو العباس سفاح کے پاس گئے تھے جو اس وقت ”انبار“ میں تھا پھر یہاں مدینہ منورہ آگئے، جب منصور حکمران بنا تو اس نے ان کے دو صاحبزادوں محمد اور ابراہیم کی وجہ سے انہیں کئی سال تک مدینہ منورہ میں محصور رکھا، پھر انہیں کوفہ منتقل کر دیا گیا اور اس قید کے دوران ہی ان کا انتقال ہو گیا۔

مصعب بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں: میں نے علماء کو کسی اور کی اتنی عزت کرتے ہوئے نہیں دیکھا، جتنی عزت وہ حضرات عبد اللہ بن حسن کی کرتے تھے۔

امام مالک نے ان سے "سدل" سے متعلق حدیث روایت کی ہے، یحییٰ بیان کرتے ہیں: یہ ثقہ مامون ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال کوفہ میں، منصور کی قید میں، 145 ہجری میں، عید الاضحیٰ کے دن، 46 سال کی عمر میں ہوا۔ (علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام ابو حنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

### (563) عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی حنیفہ

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی حنیفہ، مکی، قرشی، ثقفی ہیں، انہوں نے نوفل بن مساحق اور نافع بن جبیر سے سماع کیا ہے، شعیب بن ابی حمزہ، ابن عیینہ، مالک، ثوری نے ان سے روایات نقل کی ہیں۔

مصنف فرماتے ہیں: امام ابو حنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

### (564) عمار بن عبد اللہ بن یسار جعفی

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں اسی طرح ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے ابن ابی لیلیٰ اور شععی سے روایات نقل کی ہیں، جبکہ ابن عیینہ، مروان بن معاویہ نے ان سے روایات نقل کی ہیں۔ ان کا شمار "کوفیوں" میں کیا جاتا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام ابو حنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

### (565) عامر ابو بردہ اشعری

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: یہ عامر بن عبد اللہ بن قیس ہیں، یہ ابو بردہ بن ابی موسیٰ اشعری ہیں۔ انہوں نے اپنے والد (حضرت ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما)، حضرت علی رضی اللہ عنہما، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سماع کیا ہے۔

ان کا انتقال 104 ہجری میں ہوا۔

بخاری بیان کرتے ہیں: ابو بردہ کوفہ کے قاضی تھے، حجاج نے انہیں معزول کر کے ان کے بھائی کو قاضی بنا دیا۔

سفیان بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبد العزیز نے ابو بردہ سے دریافت کیا: آپ کی عمر کیا ہے؟ انہوں نے جواب

دیا: 80 سال

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام ابو حنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

### (566) عمرو بن عبید بن باب بصری

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں اسی طرح ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: ان کی کنیت "ابو عثمان" ہے۔ یہ بنو تمیم سے

نسبت ولاء رکھتے ہیں یہ فارسی النسل ہیں اور علم کلام کے ماہر ہیں، یحییٰ القطان نے انہیں متروک قرار دیا ہے۔  
ان کا انتقال 141 یا 142 ہجری میں مکہ کے راستے میں ہوا تھا۔ حمید بیان کرتے ہیں: یہ عمرو بن کیسان بن باب ہیں۔  
(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

**(567) عمران بن عمیر**

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: یہ حضرت عبداللہ بن مسعود ہذلی رضی اللہ عنہما سے نسبت ولاء رکھتے ہیں یہ قاسم بن عبدالرحمن کے والدہ کی طرف سے شریک بھائی ہیں یہ بات ابن عیینہ نے مسرکبوا لے سے نقل کی ہے ان ہوں نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں ان کی نقل کردہ روایت کا شمار "کوفیوں" کی روایات میں ہوتا ہے۔  
(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

**(568) عبداللہ بن سعید بن ابوسعید مقبری**

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

**(569) عیسیٰ بن مہبان**

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: یہ ابو جعفر رازی ہیں یہ "ابن ابویسیٰ تمیمی" ہیں۔  
انہوں نے عطاء ربیع بن انس منصور عمرو بن دینار سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے کعب ابو نعیم نے سماع کیا ہے یہ بات بیان کی گئی ہے: یہ "مروزی الاصل" ہیں۔  
(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

**(570) عبدالرحمن بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود**

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: (ان کا اسم منسوب) مسعودی ہذلی کوفی ہے مقبری نے ان کا اسم منسوب بیان کیا ہے انہوں نے قاسم بن عبدالرحمن ابو حصین سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے کعب اور ابو نعیم نے سماع کیا ہے۔  
امام بخاری نے صدقہ کے حوالے سے مسرکبوا لے سے بیان نقل کیا ہے: میرے علم میں ایسا کوئی شخص نہیں ہے جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے علم کو مسعودی (نامی اس راوی) سے زیادہ جانتا ہو ان کا انتقال 160 ہجری میں ہوا۔  
(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں اگرچہ امام کا انتقال ان سے دس سال پہلے ہو گیا تھا۔)

**(571) عثمان بن راشد**

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ عثمان بن راشد سلمی ہیں انہوں نے سیدہ عائشہ بنت محمد رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں جبکہ ان سے ثوری نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خواری فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

### (572) عون بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں ان کا ذکر کیا ہے ان کا اسم منسوب ہڈلی کوئی ہے۔  
انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے جبکہ مسعودی اور مسعر نے ان سے سماع کیا ہے۔  
(علامہ خواری فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

### (573) عون بن ابی حنیفہ

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: (ان کے والد ابوحنیفہ کا نام ”وہب“ ہے) ان کا اسم منسوب کوئی ہے۔  
انہوں نے اپنے والد (ان کے علاوہ) عمرو بن میمون، منذر بن جریس سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے ثوری اور شعبہ نے سماع کیا ہے۔  
(علامہ خواری فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔  
ایک روایت کے مطابق امام ابوحنیفہ نے جن صاحب سے روایات نقل کی ہیں وہ ابوعمون ہیں اور وہ روایت ان مسانید میں حدود سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

### (574) عتبہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں اسی طرح ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ عبد الرحمن کے بھائی ہیں (ان کا اسم منسوب اور کنیت) مسعودی ہڈلی کوئی ابوعمیس ہے۔  
انہوں نے ایاس بن سلمہ بن اکوع، حسن بن سعد سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے وکیع اور ابوہشیم نے سماع کیا ہے بخاری بیان کرتے ہیں: ابو امامہ نے ان کا اسم منسوب بیان کیا ہے۔  
(علامہ خواری فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

### (575) عراق بن مالک غفاری

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں اسی طرح ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے ان کے صاحبزادے شمیم (ان کے علاوہ) عثمان بن ابوسلیمان، سلیمان بن یسار زہری نے سماع کیا ہے۔  
(علامہ خواری فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

فصل: ان حضرات کا تذکرہ جنہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں

### (576) عبد اللہ بن مبارک

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو عبد الرحمن مروزی ہے، خطیب نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: یہ ابوحنظلہ سے نسبت ولاء



رکھتے ہیں۔

انہوں نے ہشام بن عروہ، اسماعیل بن ابو خالد، سلیمان، اعش، سلیمان، یحییٰ، حمید طویل، عبداللہ بن عون، یحییٰ بن سعید انصاری، معتمر بن راشد، ابن جریج، ابن ابو ذئب، امام مالک بن انس، سفیان ثوری، شعبہ، اوزاعی، لیث بن سعد، یونس بن یزید، ابراہیم بن سعد، زہیر بن معاویہ اور ابو گوانہ سے سماع کیا ہے۔

یہ ان ربانی علماء میں سے ایک ہیں، جن کا ذکر زہد (تصوف) کے حوالے سے کیا جاتا ہے۔

ان سے داؤد بن عبدالرحمن، عطار سفیان بن عیینہ، ابواسحاق فزاری، معتمر بن سلیمان، یحییٰ بن سعید قطان، عبدالرحمن بن مہدی، عبداللہ بن وہب، یحییٰ بن آدم، عبدالرزاق بن ہمام، ابواسامہ حماد بن اسامہ، مکی بن ابراہیم، موسیٰ بن اسماعیل، مسلم بن ابراہیم، عبدالن بن عثمان، یحییٰ بن معین، ابوبکر بن ابوشیبہ، حسن بن ربیع، حسن بن عرفہ اور دیگر حضرات نے احادیث روایت کی ہیں۔

ان کے فضائل اس سے زیادہ ہیں کہ انہیں شمار کیا جائے یہ 118 ہجری میں پیدا ہوئے اور ایک روایت کے مطابق 117 ہجری میں پیدا ہوئے ان کا انتقال 181 ہجری میں ہوا۔ انہیں ”ہیت“ میں دفن کیا گیا، ان کے انتقال سے پہلے ایک سوال پر انہوں نے بتایا تھا: میری عمر 63 سال ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: یہ ائمہ حدیث کے امام بخاری، مسلم اور ان جیسے (محمد شین) کے ”استاذ الاستاذ“ ہیں، یہ امام ابو حنیفہ کے شاگرد بھی ہیں، انہوں نے ان مسانید میں امام صاحب سے بکثرت روایات نقل کی ہیں، یہ امام شافعی اور امام احمد کے بعض اساتذہ کے بھی استاد ہیں۔

(577) علی بن صالح بن جی

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ کوئی الاصل ہیں، یہ حسن بن صالح بن جی کے بھائی ہیں، ابو یوسف فضل بن دکین نے ان سے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: ابو یوسف جو بخاری و مسلم کے استاد ہیں، یہ ان کے بھی استاد ہیں، یوں یہ بخاری و مسلم کے ”استاذ الاستاذ“ ہوئے، انہوں نے ان مسانید میں امام ابو حنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(578) عیسیٰ بن یونس بن ابواسحاق

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوبکر، سہمی ہے، امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ کوئی الاصل ہیں، شام میں ایک نواحی علاقے میں مقیم رہے۔ انہوں نے اعش، اسماعیل بن ابو خالد سے سماع کیا ہے۔

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں نقل کیا ہے: ولید بیان کرتے ہیں: عیسیٰ بن یونس کے علاوہ مجھے اور کسی کی پرواہ نہیں ہے کہ وہ اوزاعی (سے منقول روایت) مجھ سے مختلف طور پر نقل کرنے کیونکہ میں نے انہیں دیکھا ہے کہ انہوں نے اوزاعی کو مضبوطی سے تھاما ہوا ہے، ان کا انتقال 191 یا 189 ہجری میں ہوا تھا۔

(علامہ خواری فرماتے ہیں:) محدثین کے نزدیک اپنی عظمت شان کے باوجود انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (579) علی بن مسہر

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوحنس، کوئی قرشی ہے۔

انہوں نے ابو اسحاق شیبانی، ہشام بن عروہ سے سماع کیا ہے یہ عبدالرحمن کے بھائی ہیں۔

(علامہ خواری فرماتے ہیں:) محدثین کے نزدیک، علم (حدیث میں) اپنی عظمت شان کے باوجود انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (580) عبداللہ بن یزید بن عبدالرحمن اودی کوئی

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں اسی طرح ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے اپنے والد (ان کے علاوہ) شیبانی اور امام مالک بن انس سے سماع کیا ہے۔

امام بخاری نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن ادریس کا یہ بیان نقل کیا ہے: ان کا انتقال 192 ہجری میں ہوا

ان کی کنیت "ابوجحہ" تھی بخاری نے احمد کا یہ بیان نقل کیا ہے: یہ 115 ہجری میں پیدا ہوئے تھے۔

(علامہ خواری فرماتے ہیں:) یہ امام مالک کے استاد ہیں اور امام مالک، بخاری، مسلم، شافعی اور احمد کے "استاذ الاستاذ" ہیں اس کے باوجود انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (581) عبداللہ بن نمیر

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوہشام، کوئی ہمدانی ہے انہوں نے عبداللہ عمری، ہشام بن عروہ سے سماع کیا ہے۔

بخاری بیان کرتے ہیں: احمد بن ابورچاء نے یہ بات بیان کی ہے: ان کا انتقال 199 ہجری میں ہوا تھا۔

(علامہ خواری فرماتے ہیں:) علم حدیث میں اپنے جلیل القدر ہونے کے باوجود انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (582) عبدالحمید حمیدی حمانی

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ عبدالحمید بن عبدالرحمن ہیں (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو یحییٰ حمانی، کوئی ہے یہ اہل کوفہ سے نسبت ولاء رکھتے ہیں انہوں نے اعمش، سفیان ثوری سے سماع کیا ہے بخاری بیان کرتے ہیں: حمان، تمیم قبیلہ کی شاخ ہے۔

(علامہ خواری فرماتے ہیں:) علم حدیث میں اپنے جلیل القدر ہونے کے ساتھ یہ امام ابوحنیفہ اور شعبہ کے شاگرد بھی

ہیں اور انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ کے بہت سے مناقب اور دوسری روایات نقل کی ہیں۔

### (583) عبدالرحمن بن محمد محارب

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو محمد کوفی ہے۔ انہوں نے لیث بن ابوسلمہ سے سماع کیا ہے۔

بخاری بیان کرتے ہیں: محمود نے یہ بات بیان کی ہے: ان کا انتقال 195 ہجری میں ہوا تھا۔

### (584) ابوبکر بن ابوشیبہ

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ عبداللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمان بن عبداللہ بن ابوشیبہ ہیں (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوبکر ہمسبی، کوفی ہے۔ ان کا انتقال 235 ہجری میں ہوا تھا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: یہ بخاری اور مسلم کے اکابر اساتذہ میں سے ایک ہیں جن سے ان دونوں صاحبان نے اپنی ”صحیحین“ میں بکثرت روایات نقل کی ہیں) لیکن اس کے باوجود یہ امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کرنے والے کم سن افراد میں سے ایک ہیں انہوں نے امام احمد سے روایات نقل کی ہیں۔

### (585) علی بن ہاشم

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: ان کی کنیت (لقب اور اسم منسوب) ابو حسن خزاعا عابدی ہے یہ ان سے نسبت ولاء رکھتے ہیں انہوں نے اپنے والد (ان کے علاوہ) کثیر نواہ شقیق بن ابوعبداللہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ ان سے محمد بن صلت نے روایات نقل کی ہیں احمد بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 189 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔)

### (586) عمرو عتقری

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ عمرو بن محمد ہیں (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابویوسف، قرظی، عتقری، کوفی ہے یہ ان (قریش) سے نسبت ولاء رکھتے ہیں بخاری بیان کرتے ہیں: اسحاق بن نصر نے یہ بات بیان کی ہے: ان کا انتقال 199 ہجری میں ہوا۔ انہوں نے ثوری اور اسرائیل سے روایات نقل کی ہیں جبکہ ان سے ان کے صاحبزادے قاسم نے روایات نقل کی ہیں۔

بخاری بیان کرتے ہیں: ان کی نسبت ”عتقر“ کیلئے ف کی گئی ہے ”عتقر“ کو ”مرزنجوش“ کہا جاتا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔)

### (587) عائزہ بن حبیب ہروی

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: (ان کی کنیت اور لقب) ابو ہشام احوول ہے ایک

روایت کے مطابق یہ جو عیس سے نسبت ولاء رکھتے ہیں

امام بخاری نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

”نبی اکرم ﷺ نے مسجد میں تھوک (یعنی بلغم) دیکھی تو آپ ﷺ کا چہرہ سرخ ہو گیا ایک خاتون نے اسے کھرج کر وہاں خوشبو لگا دی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کتنا اچھا ہے“

بخاری بیان کرتے ہیں: یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ بھی منقول ہے تاہم اس میں خوشبو لگانے کا ذکر نہیں ہے اور اس میں یہ مذکور ہے، نبی اکرم ﷺ نے اس کو صاف کیا تھا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: یہ بات پتہ چل گئی کہ یہ امام بخاری کے ”استاذ الاستاذ“ ہیں انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (588) عبداللہ بن زیاد کو فی

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”زنا کے 70 دروازے ہیں جن میں سے سب سے کم یہ ہے کہ آدمی اپنی ماں کے ساتھ نکاح (یا محبت) کر لے“

(مطبوعہ نسخے میں یہاں لفظ ”زنا“ ہی مذکور ہے، حاشیہ نگار نے بھی اس کی کوئی تصحیح نہیں کی، لیکن شاید یہ لفظ تاریخ کا سہو ہے، کیونکہ دیگر روایات میں یہ الفاظ ”سود“ کے بارے میں منقول ہیں۔)

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: یہ بات پتہ چل گئی کہ یہ امام بخاری کے ”استاذ الاستاذ“ ہیں انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (589) عبد ربہ

(ان کی کنیت اور لقب) ابو شہاب، حناط ہے، امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ عبد ربہ بن نافع، ابو شہاب حناط ہیں، یہ مدائنی اناج والے ہیں۔

انہوں نے حسن بن عمرو، محمد بن سوہ، یونس بن عبید سے سماع کیا ہے، جبکہ ان سے احمد بن یونس نے سماع کیا ہے، موسیٰ بن اسماعیل نے ان کا اسم منسوب بیان کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (590) عبد الملک

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ عبد الملک بن عبد العزیز بن جریج ہیں، ابو ولید اور ابو خالد ان کی دو کنیت ہیں (اس منسوب) مکی ہے اور بنو امیہ سے نسبت ولاء رکھتے ہیں (اس لیے ایک اسم منسوب) قرشی ہے۔

بخاری بیان کرتے ہیں: احمد نے یحییٰ بن سعید کا یہ بیان نقل کیا ہے: ان کا انتقال 150 ہجری میں ہوا۔

انہوں نے طاؤس مجاہد عطاء سے سماع کیا ہے؛ جبکہ ان سے ثوری، قطان، یحییٰ بن سعید انصاری نے سماع کیا ہے۔

قطان فرماتے ہیں: نافع سے روایت نقل کرنے میں ابن جریج سے زیادہ ”ثبت“ کوئی نہیں ہے

علی بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 149 ہجری میں ہوا تھا۔

یحییٰ بن معین بیان کرتے ہیں: یہ عبد اللہ بن امیہ بن عبد اللہ بن خالد بن اسید اموی سے نسبت ولاء رکھتے ہیں یہ اصل میں

روی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: حدیث کے امام الائمہ اور بخاری و مسلم کے اکابر اساتذہ کا استاد ہونے کے باوجود انہوں نے

ان مسانید میں امام ابو حنیفہ سے روایات نقل کی ہیں یہ امام شافعی کے بھی ”استاذ الاساتذہ“ ہیں؛ کیونکہ امام شافعی نے اپنی

”مسند“ میں مسلم بن حید کے حوالے سے ابن جریج سے وہ روایت نقل کی ہے جو موزوں پر سح کے بارے میں ہے اور حضرت مغیرہ

بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

### (591) عبد الحمید بن عبد العزیز بن البور واد

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: ان کی کنیت (اور اسم منسوب) ابو

عبد الحمید مکی ہے یہ ”ازد“ سے نسبت ولاء رکھتے ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابو حنیفہ سے روایات نقل کی ہیں یہ امام شافعی کے استاد ہیں امام

شافعی نے اپنی ”مسند“ میں ان سے بکثرت روایات نقل کی ہیں۔

### (592) عبد اللہ بن زید مہقری

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ عبد اللہ بن زید ہیں (ان کی کنیت اور اسم

منسوب) مہقری ابو عبد الرحمن ہے یہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی آل سے نسبت ولاء رکھتے ہیں (اس لیے ان کا ایک اسم منسوب)

قرشی ہے یہ اصل میں بصرہ کے ایک نواحی علاقے کے رہنے والے ہیں انہوں نے مکہ میں سکونت اختیار کی تھی۔

انہوں نے حیوہ سعید بن ابویوب شعبہ اور ثوری سے سماع کیا ہے۔ ان کا انتقال 213 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابو حنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (593) عبد اللہ بن عمر عمری

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ عبد اللہ بن عمر بن حفص بن عاصم بن عمر بن

خطاب قرشی عدوی ہیں۔

انہوں نے قاسم نافع اور سالم سے سماع کیا ہے؛ جبکہ ان سے سفیان ثوری شعبہ ابن نمیر یحییٰ قطان نے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: اپنی جلالت قدر کے باوجود انہوں نے ان مسانید میں امام ابو حنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

## (594) عبدالرزاق (امام)

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: یہ عبدالرزاق بن ہمام بن نافع ابو بکر ہے "حزبہ یمنی" سے نسبت والا رکھتے ہیں۔ انہوں نے معمر ثوری ابن جریج سے سماع کیا ہے۔ ان کا انتقال 211 ہجری میں ہوا۔  
 امام بخاری فرماتے ہیں: اپنی تحریر کے حوالے سے یہ جو روایت نقل کرتے ہیں وہ زیادہ مستند ہوتی ہے۔  
 (علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: یہ مشہور محدث ہیں امام احمد اور ان جیسے افراد جیسے یحییٰ بن معین وغیرہ کے استاد ہیں انہوں نے ان مسانید میں امام ابو حنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

## (595) عبدالرزاق بن سعید بصری

یہ اکابر محدثین میں سے ایک ہیں انہوں نے ان مسانید میں امام ابو حنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

## (596) عمر بن یثیم

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: یہ عمر بن یثیم ہیں (ان کی کنیت اور اسم منسوب) البوقطن زبیدی ہے۔ انہوں نے شعبہ سے سماع کیا ہے (بخاری بیان کرتے ہیں: یہ بات مخلد بن مالک اور حقیبہ نے مجھے بتائی ہے بخاری بیان کرتے ہیں: محمد نے یہ بات بیان کی ہے: یہ عمر بن یثیم بن قطن ہیں انہوں نے مسعودی اور ابو خالد سے سماع کیا ہے ان کی نقل کردہ صحیح کا شمار "اہل بصرہ" کی روایات میں ہوتا ہے بخاری فرماتے ہیں: اس کا درست نام "عمر بن یثیم" ہے۔  
 (علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابو حنیفہ سے روایات نقل کی ہیں یہ امام شافعی کے استاد ہیں انہوں نے اپنی "مسند" ان سے روایات نقل کی ہیں یہ امام احمد بن حنبل کے بھی استاد ہیں۔

## (597) عبداللہ بن داؤد خرمی

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ عبداللہ بن داؤد (ان کی کنیت اور اسم منسوب) خرمی ابو عبدالرحمن ہے انہوں نے بصرہ میں "خریبہ" میں رہائش اختیار کی یہ کوئی الاصل ہیں انہوں نے غمش، عثمان بن اسود سے سماع کیا ہے۔

ابوقدامہ بیان کرتے ہیں: میں نے ابن داؤد (نامی اس راوی) کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ہم لوگوں کو کوفہ میں "شعبیون" ہشام میں "شعباتیون" مصر میں "مشعوبون"، یمن میں "ذوشعبان" کہا جاتا ہے، حسن بن صالح کی مسجد میرے دادا کی مسجد ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابو حنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

## (598) عبداللہ بن واقد حرانی

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ عبداللہ بن ابوقدادہ حرانی ہیں پھر بخاری نے ان

پرتفیکدی ہے انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: ان کا انتقال 87 ہجری میں ہوا (مطبوعہ نسخہ میں یہی تحریر ہے، لیکن یہ مذکور نہیں کہ صدی کون سی تھی؟)

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (599) عفان بن شیبان

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ عفان بن شیبان جرجانی ہیں یہ زیادہ احادیث (روایت کرنے کے حوالے سے) معروف نہیں ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (600) علی بن عاصم بن مرزوق

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: یہ علی بن عاصم ابوحنسن ہیں یہ قریبہ بنت محمد بن ابوبکر صدیق سے نسبت ولاء رکھتے ہیں (ان کا اسم منسوب) قرشی واسطی ہے

ان سے حصین بن عبدالرحمن اور محمد بن سوقة نے روایات نقل کی ہیں ان کا انتقال 201 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (601) علاء بن ہارون

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: یہ علاء بن ہارون ہیں یہ یزید بن ہارون واسطی کے بھائی ہیں (ان کا اسم منسوب) سلمی ہے ان سے حسان بن حسان نے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (602) عبدالواحد بن زیاد

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوبشر بھری عبیدی ہے۔

انہوں نے خصفیہ اور ابوفروہ سے سماع کیا ہے۔ جبکہ عارم عبدالرحمن بن مہدی نے ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (603) عبداللہ بن حمید بن عبدالرحمن حمیری

ان کا شمار "اہل بصرہ" میں کیا گیا ہے انہوں نے عھی سے سماع کیا ہے جبکہ دستوائی ان سے روایات نقل کی ہیں ابان بن یزید نے ان سے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

**(604) عون بن جعفر معلم**

انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

**(605) عمر بن قاسم بن حبیب تمار**

انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

**(606) عباد بن صہیب بصری**

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: ان کا انتقال 202 ہجری کے بعد یا اس کے آس پاس ہوا۔  
(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔)

**(607) عمر بن علی بن مقدم**

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) مقدمی ابو جعفر ہے امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں ان کا اسم منسوب یہی تحریر کیا ہے۔  
ابونصر بیان کرتے ہیں: انہوں نے ابن ابو خالد سے سماع کیا ہے۔

بخاری (یا شاید ابونصر) بیان کرتے ہیں: ان کے بھتیجے محمد بن ابوبکر نے مجھے بتایا: ان کا انتقال 190 ہجری میں ہوا۔  
(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔)

**(608) عثمان بن زائدہ کوفی**

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے سفیان ثوری سے سماع کیا ہے ابولید نے ان کی بھلائی کے ہمراہ اچھائی بیان کی ہے انہوں نے زبیر بن عدی اور مسر سے روایات نقل کی ہیں۔  
(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔)

**(609) علی بن غراب**

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوحسن فزاری، کوفی ہے امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے احوص بن حکیم اور ثابت بن عمارہ سے روایات نقل کی ہیں۔  
(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔)

**(610) عمر بن عیسیٰ بن سوید**

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابونعام عدوی بصری ہے امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں اسی طرح ان کا اسم منسوب ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: ابوعاصم نے ان کا اسم منسوب بیان کیا ہے۔  
انہوں نے مطرف بن عبد اللہ اور حجر سے روایات نقل کی ہیں جبکہ ان سے سکی بن ابراہیم نے سماع کیا ہے۔



(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (611) عبد العزیز ترمذی

انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (612) عبداللہ بن زبیر

(ان کی کثیت اور اسم منسوب) ابوبکر حمیدی قرشیؓ مکی ہے (یہ ”مسند حمیدی“ کے مصنف ہیں)

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: انہوں نے فضیل بن عیاض سے سماع کیا ہے یہ بیان کرتے ہیں: میں 19 سال کے لگ بھگ سفیان بن عیینہ سے استفادہ کرتا رہا ہوں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں امام بخاری اور امام مسلم نے ان سے بہت سی روایات نقل کی ہیں یہ دونوں حضرات (ان سے روایت نقل کرتے ہوئے) یہ کہتے ہیں: ”حمیدی نے ہمیں حدیث بیان کی“

### (613) علی بن مجاہد

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: علی بن مجاہد ہیں (ان کی کثیت اور اسم منسوب) کاہلی رازی ابو مجاہد عبدی ہے انہوں نے محمد بن اسحاق اور عنبسہ سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے احمد بن حنبلے سماع کیا ہے (یہ راوی) کاہل سے قیدی (کے طور پر آئے تھے)

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) یہ امام احمد کے استاد ہیں انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (614) عمر بن عثمان

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: انہوں نے طاؤس سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے یحییٰ قطان نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (615) عبداللہ بن ولید

(ان کی کثیت اور اسم منسوب) عدنی ابو محمد ہے یہ کہتے تھے: میں ”مکی“ ہوں جبکہ لوگ یہ کہتے ہیں: یہ ”عدنی“ ہیں۔

انہوں نے ثوری اور مجاہد بن دثار کا سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (616) علاء بن محمد بن حسان الطائی

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں مختصر طور پر ان کا ذکر کیا ہے، لیکن ان کا حال بیان نہیں کیا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (617) عمر بن سعید بن مسروق .

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے اپنے والد اور اعمش سے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (618) عبید بن قاسم

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: یہ ان افراد میں سے ایک ہیں جنہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (619) عمر بن رماح ضریر

خطیب نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: یہ عمر بن میمون بن رماح بن (ان کی کنیت) ابوعلیٰ ہے، یہ بلخ کے قاضی تھے، یہ بات بیان کی گئی ہے: یہ بیس سال سے زیادہ عرصے تک قاضی رہے اپنے علاقے میں ان کی شہرت اچھی تھی، حکمت، علم، نیکو کاری اور سوجھ بوجھ کے حوالے سے ان کا ذکر کیا جاتا ہے، عمر کے آخری حصے میں ان کی چینائی رخصت ہو گئی تھی۔

انہوں نے سمیل بن ابوصالح، ضحاک بن مزاحم، کثیر بن زیاد، خالد بن میمون اور دیگر حضرات سے احادیث روایت کی ہیں جبکہ ان سے اہل خراسان کی ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ بغداد بھی تشریف لائے تھے اور یہاں بھی انہوں نے احادیث روایت کیں، اہل عراق میں سے یحییٰ بن آدم، ابو یحییٰ حمانی، شہاب بن سوار، زید بن حباب، یحییٰ بن کثیر اور ایک جماعت نے ان سے روایات نقل کی ہیں، ان کا انتقال 171 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (620) عبدالکریم بن عبید اللہ جرجانی

انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (621) عبدالواحد بن حماد بخندمی

یہ فقیہ ہیں، انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (622) عاصم بن عبداللہ اسدی

یہ فقیہ ہیں، انہوں نے بھی ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (623) عبدالوہاب بن عبد ربیع

بخاری بیان کرتے ہیں: انہوں نے ثوری سے سماع کیا ہے۔

(علامہ خواری فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (624) عمر بن ذر ہدانی

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ عمر بن ذر ہیں انہوں نے اپنے والد عطا کا اور مجاہد سے روایات نقل کی ہیں جبکہ کعب اور ابو نعیم نے ان سے سماع کیا ہے۔

(علامہ خواری فرماتے ہیں: یہ امام ابوحنیفہ کے شاگرد ہیں انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (625) عبد اللہ بن شداد

(ان کا لقب اور اسم منسوب) اعرج مدینی ہے امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: یہ عبد اللہ بن شداد ہیں انہوں نے ابو ہریرہ سے روایات نقل کی ہیں ان سے حماد بن سلمہ نے روایات نقل کی ہیں۔

حماد بن سلمہ بیان کرتے ہیں: یہ بزرگ ہیں اور واسط کے تاجروں میں سے ایک ہیں۔

(علامہ خواری فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (626) عبد العزیز تہامندی

انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (627) علاء بن حصین

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ علاء بن حصین ابو حصین ہیں انہوں نے سفیان سے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خواری فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (628) عبد الملک شامی

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ عبد الملک بن زرشامی ہیں انہوں نے حجاج سے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خواری فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (629) عبد اللہ بن زید

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: یہ عبد اللہ بن زید بن سلم ہیں (یعنی ان کے والد) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما سے نسبت ولاء رکھتے ہیں انہوں نے اپنے والد سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے ابن مبارک اور ولید بن مسلم نے سماع

کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (630) عتاب بن محمد شوذب

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ عتاب بن محمد شوذب بلخی ہیں انہوں نے کعب بن عبد الرحمن سے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (631) عمران بن عبیدکی

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: یہ عمران بن عبیدکی ہیں انہوں نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں جبکہ ان سے ابو عاصم نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (632) عمران بن ابراہیم

انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (633) عمر بن ایوب مصلی

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے مغیرہ بن زیاد سے روایات نقل کی ہیں ان کی کنیت ابوحنیفہ ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (634) عبد الرحمن بن ہانی

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو نعیم ثقفی، کوئی ہے امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علیؓ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

”نبی اکرم ﷺ نے بنو تغلب کے عیسائیوں کے ساتھ اس شرط پر صلح کی تھی کہ وہ اپنے بچوں کو عیسائی نہیں بنا سکیں گے، لیکن کیونکہ ان لوگوں نے ان (بچوں) کو عیسائی بنایا ہے اس لیے اب ان کے ساتھ معاہدہ باقی نہیں رہے گا“

بخاری بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 221 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (635) عبد الرحیم بن سلیمان رازی خطابی

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: (ان کا لقب اور اسم منسوب) اشک، کنانی، رازی ہے۔

انہوں نے شعیب بن سوار سے روایات نقل کی ہیں محمد بن سعید اصہبانی نے ان سے سماع کیا ہے  
قبیصہ بیان کرتے ہیں: عبدالرحیم بن سلیمان رازی خطابی نے ہمیں حدیث بیان کی ہے ان کی روایت اہل کوفہ کی حدیث شمار  
ہوتی ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (636) عبدالوارث بن سعید

(ان کی کنیت) ابو سعید ہے امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: عبداللہ بن ابواسود نے مجھے بتایا ہے: ان کا انتقال  
180 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (637) عمر بن حبیب

یہ بصرہ کے قاضی تھے امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: علماء نے ان کے بارے  
میں کلام کیا ہے (یعنی انہیں غیر مستند قرار دیا ہے) انہوں نے ابن جریج سے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (638) عبدالوہاب بن نجدہ

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: انہوں نے اسماعیل بن عیاش سے سماع کیا ہے۔

### (639) عمرو بن محمد

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابومنذر سکونی، کوفی ہے امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے اور یہ  
بات بیان کی ہے: انہوں نے ہشام بن عروہ سے سماع کیا ہے، جبکہ ان سے عبداللہ بن سعید شامی، زکریا بن عدی، عقبہ سدوسی کے دو  
صحابہ زادوں احمد اور محمد نے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (640) عبداللہ بن عثمان بن حثیم

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ عبداللہ بن عثمان بن حثیم ہیں (ان کی کنیت اور  
اسم منسوب) ابو عثمان، کوفی ہے انہوں نے ابوظیفیل، سعید بن جبیر، مجاہد سے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (641) عبدالکحیم واسطی

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ عبدالکحیم بن منصور ہیں (ان کی کنیت اور اسم

منسوب) ابوسفیانؓ خزاہی واسطی ہے انہوں نے یونس سے روایات نقل کی ہیں، بعض حضرات نے انہیں جھوٹا قرار دیا ہے، لیکن یہ بات محل نظر ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: اکثر حضرات نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (642) عبدالرحمن بن مالک بن مغول

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں ان کا ذکر کیا ہے: امام احمد فرماتے ہیں ان کی نقل کردہ حدیث کی کوئی حیثیت نہیں ہے پھر امام بخاری نے یہ بات بیان کی ہے: (ان کا اسم منسوب) کوئی، سنی ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (643) عیسیٰ بن موسیٰ بخاری

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوالاحمد، صحیح ہے امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے ثوری ابوہریرہ، شکرہ سے سماع کیا ہے ان کا انتقال 186 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (644) عبداللہ بن میمون

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو عبدالرحمن، کوئی ہے امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے ابویلیح حسن سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے احمد بن حنبل نے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (645) عبدالواحد بن زید

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ عبدالواحد بن زید بصری ہیں انہوں نے حسن (بصری) اور عبادہ بن اس سے روایت کی ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (646) عبداللہ بن عمون

یہ "ابن عمون" کے نام سے معروف ہیں (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعمون بصری ہے۔

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: یہ عبداللہ بن ارطبان ہیں یہ قریبہ سے نسبت ولاء رکھتے ہیں انہوں نے قاسم حسن ابن سیرین سے سماع کیا ہے۔ بخاری بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن ابواسود نے سعید بن عامر کے حوالے سے یہ بات مجھے بتائی ہے: ان کا انتقال 151 ہجری میں ہوا۔

ابن مبارک فرماتے ہیں: میں نے ابن عون سے زیادہ فضیلت والا کوئی شخص نہیں دیکھا ہے۔

وہ (یعنی بخاری یا شاید ابن مبارک) کہتے ہیں: ابن عون اور ابن جریج، دونوں کا انتقال 150 ہجری میں ہوا تھا اور ایک روایت کے مطابق 151 ہجری میں ہوا تھا اس وقت ان کی عمر 81 سال تھی۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں یہ بخاری مسلم امام احمد کے "استاذ الاستاذ" ہیں۔

### (647) عماد بن عوام

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو سہیل واسطی کلابی ہے انہوں نے حمیدی ابن ابوعروہ سے سماع کیا ہے۔ بخاری بیان کرتے ہیں: اسحاق بن کعب نے مجھے یہ بات بتائی ہے: ان کا انتقال 185 ہجری میں ہوا۔ سعید بن سلیمان نے ان سے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (648) عقیف بن سالم

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ عقیف بن سالم مصلی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

فصل: ان تابعین کا تذکرہ جن سے امام ابوحنیفہ کے بعض اساتذہ نے روایات نقل کی ہیں

### (649) عبداللہ بن شداد بن الہباد

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو ولید، لیشی مدنی ہے (ان کے دادا) الہباد کا نام اسامہ بن عمرو بن عبدالعزیز بن جابر بن بشر ہے اور ایک روایت کے مطابق خالد بن بشر بن عیزارہ بن عامر بن مالک ہے۔ خطیب نے اپنی "تاریخ" میں اسی طرح ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ اکابر تابعین میں سے ایک ہیں۔

انہوں نے حضرت علی بن ابوطالب، حضرت عمر بن خطاب، حضرت معاذ بن جبل، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت عبداللہ بن عباس، سیدہ عائشہ صدیقہ، سیدہ ام سلمہ، سیدہ مینونہ رضی اللہ عنہا سے احادیث روایت کی ہیں۔

جبکہ ان سے طاؤس، شعبی، سعد بن ابراہیم اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ کوفہ کا رہنے والے تھے جب حضرت علی رضی اللہ عنہما خارجیوں کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے "نہروان" آئے تو یہ بھی ان کے ساتھ مدائن آئے (اور یہیں مقیم ہو گئے) انہیں 81 ہجری میں ایک روایت کے مطابق 82 ہجری میں جنبل میں شہید کر دیا گیا۔

### (650) عبداللہ بن ابوجعد الشجعی

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: (ان کے والد) ابوجعد کا نام "رافع" ہے۔ یہ (یعنی اس راوی کے والد) عطاء

سے نسبت ولاء رکھتے ہیں جبکہ عبداللہ (نامی یہ راوی) سالم اور زید کے بھائی ہیں ان کا شمار کوفیوں میں کیا گیا ہے انہوں نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے عبداللہ بن علی اور عمارہ بن جریر نے روایات نقل کی ہیں۔

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں ان کا ذکر کیا ہے، بجلی بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت صحیح غامدی رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے، جبکہ ان سے یعلیٰ بن عطاء نے سماع کیا ہے۔

### (651) عاصم بن حمید

(ان کا اسم منسوب) سکونی، حمصی ہے یہ تابعی ہیں یہ "جابیہ" میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے (تاریخی) خطبہ میں موجود تھے انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں (ان کے علاوہ انہوں نے) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے۔

### (652) عاصم بن ضمرہ سلولی کوفی

(ان کا اسم منسوب) سلولی کوفی ہے یہ تابعی ہیں امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں ابواسحاق کا یہ بیان نقل کیا ہے: عاصم بن ضمرہ (یعنی اس راوی) نے میرے سامنے جو بھی حدیث بیان کی وہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے ہی منقول تھی۔

سفیان فرماتے ہیں: ہم اس بات سے واقف ہیں عاصم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جو روایات نقل کی ہیں وہ ان روایات سے افضل ہیں جو حارث نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہیں۔

### (653) عمرو بن میمون اودی

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے یمن اور شام میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی سماع کیا ہے جبکہ ان سے ابواسحاق نے سماع کیا ہے۔

ابو نعیم بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 74 ہجری میں ہوا ان کی کنیت "ابوعبداللہ" تھی۔

### (654) عبداللہ بن حارث بن نوفل ہاشمی

یہ "تابعی" ہیں امام بخاری فرماتے ہیں: انہوں نے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے سماع کیا ہے انہوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا زمانہ پایا ہے۔

ان سے ان کے دو صاحبزادوں اسحاق اور عبداللہ (ان کے علاوہ) زید بن ابوزیاد نے روایات نقل کی ہیں۔

### (655) عمران بن مسلم جعفی کوفی

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں ان کا ذکر کیا ہے: (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعبداللہ قرشی ہے۔ انہوں نے سوید بن غفلہ سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے شریک ثوری شعبہ اور مالک بن مغول نے سماع کیا ہے۔



## (656) عروہ بن زبیر بن عوام

یہ ”فقہاء تابعین“ میں سے ایک ہیں امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو عبد اللہ قرظی ہے۔

انہوں نے اپنے والد (حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سماع کیا ہے۔ بخاری بیان کرتے ہیں: ابوسلمہ بن عبد الرحمن بن عوف، عمر بن عبد العزیز نے عروہ بن زبیر سے روایات نقل کی ہیں۔ بخاری بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 94 ہجری یا 101 ہجری میں ہوا۔

## (657) علقمہ بن وقاص لیشی مدنی

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے زہری، محمد بن ابراہیم بن حارث اور ان کے دو صاحبزادوں عبد اللہ اور عمرو نے سماع کیا ہے۔

## (658) عبد العزیز بن ابورؤاد

(ان کی کنیت) ابو عبد الرحمن ہے، یہ ”ازد“ (قبیلے) سے نسبت ولاء رکھتے ہیں امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: (ان کے والد) ابورؤاد کا نام ”میون بن عمارہ بن ابو حصصہ“ ہے۔ ابو حصصہ اور ابن ابورؤاد یہ دونوں بھائی ہیں ان دونوں میں سے ایک ابو حصصہ ہیں عبد العزیز (نامی اس راوی کا اسم منسوب) ”سحکی“ ہے۔

اس نے نافع اور ضحاک سے سماع کیا ہے جبکہ اس سے سفیان ثوری نے روایات نقل کی ہیں۔

بخاری بیان کرتے ہیں: یہ ”ارجاء“ کی طرف میلان رکھتے تھے ان کا انتقال 150 ہجری کے آس پاس ہوا تھا، بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: 150 ہجری کے کچھ سال بعد ہوا تھا۔

## فصل: ان مسانید میں سے بعض کے مرتبین کا تذکرہ

## (659) (عبد اللہ بن حارث)

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو محمد بخاری حارثی ہے، ان مسانید میں سے پہلی ”مسند“ کے مرتب ہیں۔

نظریے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: عبد اللہ بن محمد بن یعقوب بن حارث بن خلیل کلاباذی فقیہ بخاری ہیں یہ عبد اللہ الاستاذ کے نام سے معروف ہیں یہ نادر اور جریر ان کن (خصوصیات کے مالک تھے یا انہوں نے نادر روایات نقل کی ہیں)۔

انہوں نے ابوموہب، یحییٰ بن ساسویہ (یہ دونوں مروزی ہیں) محمد بن فضل بلخی، فضل بن محمد شعرائی، حسین بن فضل علی نیشاپوری، محمد بن یزید کلاباذی، عبد اللہ بن واصل، بہل بن متوکل، حمدویہ بن خطاب، علی بن حسین بن حمید رازی، موسیٰ بن ہارون حافظ محمد بن علی بن زید صالح اور دیگر حضرات سے احادیث روایت کی ہیں۔

یہ ایک سے زیادہ مرتبہ بغداد تشریف لائے اور یہاں انہوں نے احادیث روایت کیں۔

ان سے ابو عباس احمد بن عقدہ، ابوبکر بن آدم کوئی، ابوبکر بن جعانی، احمد بن محمد بن یعقوب کاغذی بغدادی اور عام اہل بخارا (یعنی وہاں کے کئی افراد) نے روایات نقل کی ہیں۔

خطیب تحریر کرتے ہیں: یہ 4 ربیع الاول 258 ہجری میں پیدا ہوئے اور ان کا انتقال جمعہ کے دن 340 ہجری میں ہوا جب شوال کا مہینہ ختم ہونے میں 5 دن باقی رہ گئے تھے (یعنی 24 یا 25 شوال کو ہوا)

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: جو شخص امام ابوحنیفہ سے مقول روایات پر مشتمل ان کی جمع کی ہوئی "مسند" کا مطالعہ کرے گا وہ علم حدیث میں ان کے تبحر اور طرق و متون کی معرفت پر ان کے احاطے سے واقفیت حاصل کر لے گا۔

یاد رہے کہ یہ "مسند" تحقیق و تخریج کے ساتھ عالم عرب سے الگ سے شائع ہو چکی ہے اور برصغیر پاک و ہند میں جو کتاب "مسند امام اعظم" کے نام سے متداول ہے وہ بھی دراصل "مسند حارثی" کی تلخیص ہے جس میں ابواب کی ترتیب "فقہی" ہے)

### (660) (عبداللہ) ابوالاحمد بن عدی

(ان کا نام ابوالاحمد عبداللہ بن عدی جرجانی ہے ان کا انتقال 365 ہجری میں ہوا تھا)

یہ ان مسانید میں سے "چھٹی مسند" کے مرتب ہیں یہ حدیث کے "امام الائمہ" ہیں اور جرح و تعدیل کے بارے میں (مشہور و معروف کتاب) "الاکل" (پورا نام الکامل فی ضعفاء الرجال ہے) کے مصنف ہیں۔

### فصل: ان کے بعد والے مشائخ کا تذکرہ

### (661) عبداللہ بن محمد بن حسن خلال

(ان کی کنیت ابوالقاسم ہے، خطیب بیان کرتے ہیں: انہوں نے ابوطاہر مخلص، احمد بن محمد بن عمران ابوقاسم صیدلانی سے سماع کیا ہے، خطیب بیان کرتے ہیں: میں نے ان سے روایات نوٹ کی ہیں یہ "صدوق" ہیں، میں نے ان سے ان کے سن پیداؤں کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا: میں 385 ہجری میں پیدا ہوا تھا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: یہ حسن بن زیاد کی "مسند" میں ابن خسرو کے "استاذ الاستاذ" ہیں۔

### (662) عبدالرحمن بن عمر بن احمد بن محمد

(ان کی کنیت اور لقب ابوصحن عدل ہے یہ "ابن خنساء" کے نام سے معروف ہیں، خطیب نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے:

انہوں نے اسماعیل بن حسین محاملی، حسین بن یحییٰ قطان، عبداللہ بن احمد بن اسحاق مصری، عبدالغافر بن سلامہ، محمد بن احمد بن

یعقوب ابوعباس بن عقدہ سے سماع کیا ہے۔

ان کا انتقال 397 ہجری میں اور ایک روایت کے مطابق 396 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خواری فرماتے ہیں): خلال (نام کے جس راوی کا ذکر ہو چکا ہے اس نے ان سے حسن بن زیاد کی ”مسند“ روایت کی ہے۔

### (663) عیسیٰ بن ابان

خطیب نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: یہ عیسیٰ بن ابان بن صدقہ ابو موسیٰ ہیں یہ امام محمد بن حسن شیبانی کے ساتھ رہے انہوں نے امام محمد سے علم فقہ حاصل کیا، یحییٰ بن اسلم، جب خلیفہ مامون الرشید کے ساتھ ”قم صلح“ کی طرف روانہ ہوا تو اس نے مہدی کے لشکر (یعنی فوجی چھاؤنی) کے قاضی کے منصب پر انہیں اپنا جانشین مقرر کیا، یحییٰ کی واپسی تک یہ قاضی کے فرائض سرانجام دیتے رہے پھر 212 ہجری میں یحییٰ نے بصرہ کے قاضی کے عہدے سے اسماعیل بن حماد بن ابو حنیفہ کو معزول کیا اور انہیں وہاں کا قاضی مقرر کیا، یہ اپنے انتقال تک اس عہدے پر فائز رہے۔

انہوں نے اسماعیل بن جعفر بیہم، یحییٰ بن زکریا بن ابو زائدہ اور امام محمد بن حسن شیبانی سے احادیث روایت کی ہیں جبکہ ان سے حسن بن سلام سواق اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں ان کا انتقال 221 ہجری میں ہوا۔

### (664) علی بن حسن بن حیان بن عمار

خطیب نے اپنی ”تاریخ“ میں اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: ان کی کنیت ابو الحسنین ہے، یہ ”مروزی الاصل“ ہیں۔

انہوں نے محمد بن یحییٰ بن محمود بن غیلان، یحییٰ بن عثمان جریری، ہارون بن ابو ہارون عہدی، محمد بن صالح ترمذی سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے محمد بن خالد، مکرم بن احمد قاضی، محمد بن حمید، عبدالملک بن عائد، محمد بن حسن قطیبی نے روایات نقل کی ہیں۔ ان کا انتقال 350 ہجری میں ہوا۔

### (665) (عبداللہ) ابوالقاسم بن حلاج

خطیب نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: یہ عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن ابراہیم بن عبید بن زیاد بن مہران کسری ہیں (ان کی کنیت اور لقب) ابوالقاسم شاہد ہے، یہ ”ابن حلاج“ کے نام سے معروف ہیں، یہ ”حلوانی الاصل“ ہیں۔

انہوں نے ابوالقاسم بغوی، ابوبکر بن ابوداؤد احمد بن محمد بن شیبہ، احمد بن اسحاق بن بہلول احمد بن محمد بن مغلس، یحییٰ بن محمد بن صاعد اور ان کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں ان کا انتقال 387 ہجری میں ہوا۔

### (666) (عبداللہ) ابن ابی دنیا

خطیب نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: یہ عبداللہ بن محمد بن سفیان بن قیس ہیں (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوبکر قرشی ہے یہ بخوامیہ سے نسبت ولاء رکھتے ہیں اور ”ابن ابی دنیا“ کے نام سے معروف ہیں۔

یہ بدور قاق سے متعلق کئی کتابوں کے مصنف ہیں۔

انہوں نے سعید بن سلیمان واسطی، سلیمان بن منذر، خالد بن خدّاش، علی بن جعد، خلف بن ہشام، بزاز، محمد بن جعفر، رکانی اور ان کے طبقے اور ان سے نیچے کے طبقے سے تعلق رکھنے والی ایک جماعت سے سماع کیا ہے۔  
ان سے حارث بن ابواسامہ، محمد بن خلف اور بہت سے لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔  
ابن ابی دنیا، خلفاء کی اولاد میں سے متعدد افراد کے تابعین رہے ہیں۔  
ان کا انتقال 281 ہجری میں ہوا تھا، مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: یہ 208 ہجری میں پیدا ہوئے تھے۔

### (667) عبداللہ بن احمد قاضی

خطیب نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: یہ عبداللہ بن احمد بن موسیٰ بن زیاد ہیں (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو محمد جو اہل نجدی قاضی ہے، "عبدان" کے نام سے معروف ہیں، یہ "اہل ابواز" میں سے ہیں، حافظ اور شہت ہیں۔  
انہوں نے ہریرہ بن خالد، کامل بن طلحہ اور یحییٰ زہرائی، سلیمان بن ایوب کے حوالے سے احادیث روایت کی ہیں۔  
306 ہجری میں لشکر مکرم میں ان کا انتقال ہوا، ان کا سن پیدائش 216 ہجری ہے۔

### (668) علی بن شعیب بزاز

خطیب نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: یہ علی بن شعیب بن عدی بن ہمام ہیں (ان کی کنیت اور لقب) ابوالحسن، سمسار ہے، یہ طوسی الاصل ہیں۔

انہوں نے مشیم بن بشر، سفیان بن عیینہ، عبدالمجید بن عبدالعزیز بن ابورواذ، عبداللہ بن نمیر، کئی بن ابراہیم اور ایک جماعت سے سماع کیا ہے، جبکہ ان سے عبداللہ بن محمد بغوی، یحییٰ بن صاعد، محمد بن محمد باغندی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں، ان کا انتقال بغداد میں 253 ہجری میں ہوا۔

### (669) عبداللہ بن محمد بن شاکر

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابویسری، مغربی ہے، خطیب نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: انہوں نے یحییٰ بن آدم، محمد بن بشر، ابواسامہ، حماد بن اسامہ، حنفی سے سماع کیا ہے، ان کا انتقال 290 ہجری میں ہوا۔

### (670) عبداللہ بن یثم

خطیب نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: یہ عبداللہ بن یثم بن خالد ہیں (ان کی کنیت اور لقب) ابو محمد، خیاط ہے، یہ "ضعی" کے نام سے معروف ہیں، انہوں نے ابوعمیرہ احمد بن فرج، ابراہیم بن عبداللہ بن جنید، حسن بن عرقہ سے سماع کیا ہے۔  
ان کا انتقال 326 ہجری میں ہوا، ان کا سن پیدائش 234 ہجری ہے۔

### (671) عبداللہ بن ہارون

خطیب نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: (ان کی کنیت اور لقب) ابو محمد، ضراب ہے۔

انہوں نے مجاہد بن موسیٰ اور علی بن سالم طوسی سے سماع کیا ہے ان کا انتقال 305 ہجری میں ہوا۔

### (672) عبد اللہ بن احمد بن ضہیل بن ہلال بن راشد

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو عبد الرحمن شیبانی ہے خطیب نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے:

انہوں نے اپنے والد (ان کے علاوہ) عبد اللہ بن حماد کامل بن طلحہ یحییٰ بن معین ابو بکر اور عثمان (یہ دونوں ابو شیبہ کے صاحبزادے ہیں) شیبان بن فروخ ابو شیبہ زبیر بن حرب اور خلق کثیر سے سماع کیا ہے۔ جبکہ ان سے عبد اللہ بن اسحاق مدائنی ابو القاسم بغوی یحییٰ بن صاعد ابو مالک قطعی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں جن کا ذکر خطیب نے کیا ہے۔

ان کا انتقال 290 میں ہوا ان کا سن پیدائش 213 ہجری ہے۔

### (673) علی بن شثی

یہ علی بن محمد بن عبد اللہ ابو الحسن ہیں یہ "مدائنی" کے نام سے معروف ہیں خطیب نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: یہ عبد الرحمن بن سرہ قرشی سے نسبت ولاء رکھتے ہیں یہ بصری ہیں لیکن انہوں نے مدائن میں سکونت اختیار کی تھی پھر یہ وہاں سے بغداد منتقل ہو گئے اور انتقال تک وہیں رہے یہاں انہوں نے کئی کتابیں بھی تصنیف کی تھیں۔

ان کا انتقال 224 ہجری میں اور ایک قول کے مطابق 225 ہجری میں ہوا (انتقال کے وقت) ان کی عمر 63 سال تھی۔

### (674) علی تستری

ان کی کنیت ابو القاسم ہے خطیب نے اپنی "تاریخ" میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ علی بن احمد بن محمد ابو القاسم بزاز ہے "ابن تستری" کے نام سے معروف ہیں انہوں نے ابوطاہر مخلص محمد بن عبد الرحمن بن شہنام سے سماع کیا ہے۔ خطیب بیان کرتے ہیں: میں نے ان سے روایات نوٹ کی ہیں میں نے ان سے ان کے سن پیدائش کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا: میں "صفر" 386 ہجری میں پیدا ہوا تھا (خطیب بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال رمضان 474 ہجری میں ہوا تھا۔

### (675) علی بن کاس قاضی

خطیب نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: یہ علی بن محمد بن حسن بن محمد بن حسن بن محمد بن عمر بن سعد بن مالک بن یحییٰ بن عمرو بن یحییٰ حارث ہیں (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو القاسم قاضی ہے یہ "ابن کاس" کے نام سے معروف ہیں دارقطنی نے ان کا اسم منسوب بیان کیا ہے یہ "کوئی" ہیں لیکن بغداد میں مقیم رہے یہاں انہوں نے احمد بن یحییٰ بن زکریا یعقوب بن یوسف بن زیاد حسن اور محمد جو عفاں کے صاحبزادے ہیں اور حارث بن اسامہ سے احادیث روایت کی تھیں۔

یہ ثقہ فاضل ثقہ حنفی کے ماہر تھے یہ 300 ہجری سے پہلے کوفہ سے چلے گئے تھے یہ شام اور رملہ میں مختلف عہدوں پر فائز رہے پھر بغداد آ گئے 324 ہجری میں عاصورہ کے دن پانی میں ڈوب کر (ان کا انتقال ہوا۔)

## (676) عبدالصمد بن علی

خطیب نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: یہ عبدالصمد بن علی بن محمد بن مکرّم بن حسان ہیں (ان کی کنیت اور لقب) ابو حسین وکیل ہے، یہ ”طہسی“ کے نام سے معروف ہیں۔

انہوں نے ابن سلام فاضلی، سلام بن عسیٰ، حارث بن ابواسامہ، ابراہیم حربی، علی بن حسن بن بیان، ابوبکر بن ابودنیا اور ایک جماعت سے سماع کیا ہے، خطیب بغدادی بیان کرتے ہیں: ابوحسن قطان نے ہمیں بتایا ہے: ان کا انتقال 266 ہجری میں ہوا۔

## (677) (عبداللہ) ابوالقاسم بغوی

خطیب تحریر کرتے ہیں: یہ عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز بن مرزبان بن شاپور بن شہنشاہ ہیں۔ (ان کی کنیت) ابوالقاسم ہے، یہ احمد بن منبج بغوی کے نواسے ہیں، یہ بغداد میں پیدا ہوئے، انہوں نے علی بن جعد، خلف بن ہشام، بزاز، محمد بن عبدالوہاب، حارثی، ابوجنّص، محمد بن حیان، ابونصر تماریخی، ابوعبدالحمید حمّانی، احمد بن حنبل، علی بن مدینی اور ایک جماعت، جن کے اسماء خطیب نے بیان کیے ہیں، سے سماع کیا ہے، پھر ان کے ترجمہ کے آخر میں خطیب تحریر کرتے ہیں:

ان کا انتقال 317 ہجری میں 103 سال 1 ماہ کی عمر میں ہوا۔

## (678) علی بن معبد

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں ان کا ذکر مجمل طور پر کیا ہے، انہوں نے ان مسانید میں امام محمد بن حسن سے بکثرت روایات نقل کی ہیں۔

## (679) علی بن عمر (امام دارقطنی)

یہ علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان بن خیّار بن عبداللہ ہیں (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوحسن، دارقطنی ہے، خطیب تحریر کرتے ہیں: انہوں نے ابوالقاسم بغوی، ابوبکر بن ابوداؤد، محمد بن محمد بن صاعد، بدر بن یثیم قاضی، احمد بن اسحاق بن بہلول، عبدالوہاب، فضل بن احمد اور خلق کثیر سے سماع کیا ہے، جبکہ ان سے حافظ ابو یوسف، اصنہانی، ابوبکر برقانی، خوارزمی، ابوالقاسم بن بشران، یحییٰ، ابوطاہر قاضی طبری اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

خطیب تحریر کرتے ہیں: یہ وحید ہر فرید عصر امام وقت تھے، حدیث اس کی علل، اسماء رجال، احوال، رواۃ اور علم حدیث سے متعلق دیگر علوم کی معرفت ان پر ختم ہو گئی تھی۔

ان کا انتقال 385 میں ہوا، ان کا سن پیدائش 305 ہجری ہے۔

## (680) عمر بن احمد (ابن شاہین)

یہ ابوجنّص بن شاہین ہیں (ان کا نام و نسب) عمر بن احمد بن عثمان بن احمد بن محمد بن ایوب ابوجنّص واعظ ہے، یہ ”ابن شاہین“ کے نام سے معروف ہیں۔

خطیب نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: انہوں نے شعیب بن محمد ذراع ابو جندب تزیلی محمد بن محمد بن مغلس سے سماع کیا ہے۔ جبکہ ان سے عقی بن تنوخنی جو ہری اور خلق کثیر نے روایات نقل کی ہیں۔

ابن شاہین بیان کرتے ہیں: میں 297 ہجری میں پیدا ہوا 308 ہجری میں (11 سال کی عمر میں) میں نے پہلی مرتبہ (کوئی معلومات) نوٹ کی۔

انہوں نے 30 کتابیں تصنیف کی ہیں جن میں سے ایک "تفسیر کبیر" ہے جو 1000 اجزاء پر مشتمل ہے اور ایک "مسند" ہے جو 1500 اجزاء پر مشتمل ہے۔

خطیب بیان کرتے ہیں: میں نے قاضی ساجی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: میں نے ابن شاہین کی زبانی بہت سی باتیں سنی ہیں ایک دن وہ کہتے لگے: میں نے حساب لگایا ہے میں نے آج تک جتنی بھی روٹیاں خریدی ہیں وہ سات سو درہم کی ہوگی اور درودی کہتے ہیں: میں چار رطل (وزن کی روٹی) ایک درہم میں خریدا کرتا تھا (یعنی ابن شاہین انتہائی کم خوراک تھے)۔

راوی کہتے ہیں: اس کے بعد ابن شاہین نے ہمیں کوئی حدیث بیان نہیں کی (یا ہمارے ساتھ کوئی بات چیت نہیں کی)۔ ان کا انتقال 385 ہجری میں ہوا۔

### (681) عبد الجبار

یہ "قاضی القضاة" ہیں خطیب بیان کرتے ہیں: یہ عبد الجبار بن احمد بن عبد الجبار ہیں (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو حسن استرابادی ہے انہوں نے علی بن ابراہیم بن سلمہ قرظی عبید اللہ بن جعفر بن احمد اصفہانی قاسم بن صالح ہمدانی سے سماع کیا ہے۔ یہ فقہی مسائل میں شافعی مسلک اور اعتقادی مسائل میں معتزلہ کے مسلک کے پیروکار تھے اس بارے میں ان کی تصانیف بھی ہیں یہ "رے" میں "قاضی القضاة" رہے یہ راج پر جاتے ہوئے بغداد تشریف لائے تھے اور یہاں انہوں نے احادیث روایت کی تھیں صیبری اور تنوخنی ان دونوں قاضی صاحبان نے ہمیں ان کے حوالے سے احادیث روایت کی ہیں۔ ان کا انتقال 415 ہجری میں ہوا تھا۔

### (682) عبد الحمید بن عبد اللہ

(ان کی کنیت اور لقب) ابو حازم قاضی ہے خلیفہ معتقد باللہ نے 283 ہجری میں انہیں مشرقی حصے کا قاضی مقرر کیا تھا یہ اس سے پہلے شام جزیرہ اور مدینہ السلام کے علاقے کرخ میں بھی قاضی رہ چکے تھے۔

خطیب نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: یہ دیندار پرہیزگار اہل عراق کے مسلک، علم وراثت اور علم حساب کے عالم تھے سرکاری دستاویزات کی ترتیب بندی کے ماہر تھے۔

انہوں نے محمد بن یشار بندار محمد بن شیبی شعیب بن ایوب صیرنی سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے مکرم بن احمد قاضی اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں یہ ثقہ تھے۔

ان کا انتقال 272 ہجری میں ہوا۔

### (683) علی بن عبداللہ بن عباس بن مغیرہ

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) جوہری ابو محمد ہے۔

انہوں نے ابوالقاسم بغوی، محمد بن محمد باغندی، احمد بن سعید دمشقی، علی بن عبدالعزیز ظاہری سے احادیث روایت کی ہیں، خطیب نے اپنی "تاریخ" میں ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: اور ایک جماعت جن کے اسماء خطیب نے بیان کیے ہیں ان کے حوالے سے میرے سامنے احادیث روایت کی ہیں۔

خطیب بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 365 ہجری میں ہوا۔

### (684) عثمان بن ابوشیبہ

یہ عثمان بن محمد بن ابراہیم بن عثمان ہیں (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوحسن عیسیٰ کوئی ہے یہ "ابن ابی شیبہ" کے نام سے معروف ہیں یہ ابوبکر (بن ابوشیبہ) اور قاسم (بن ابوشیبہ) کے بھائی ہیں۔

خطیب نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: ان (تینوں بھائیوں) میں عثمان بڑے تھے انہوں نے "مکہ" اور "رے" کی طرف سفر کیا، روایات نوٹ کیں ایک "مسند" اور ایک "تفسیر" تصنیف کی۔

انہوں نے بغداد میں قیام کیا اور یہاں شریک بن عبداللہ سفیان بن عیینہ، عبید اللہ شیبلی، عبداللہ بن عبید بن ادریس، جریر بن عبد الحمید اور ہشیم کے حوالے احادیث روایت کیں جبکہ ان سے ان کے صاحبزادے محمد (ان کے علاوہ) واقدی کے نائب محمد بن سعد، محمد بن محمد باغندی، ابوالقاسم بغوی (یہاں مطبوعہ نسخے میں لفظ "ابغوی" تحریر ہے جو شاید کاتب کا سہو ہے) اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ کے تلامذہ سے روایات نقل کی ہیں۔)

### (685) علی بن عبدالملک بن عبد ربہ

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوحسن طائی ہے۔

خطیب نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے بشر بن ولید سے روایات نقل کی ہیں جبکہ ان سے ابوبکر بن جبائی، ابوطالب احمد بن نصر نے روایات نقل کی ہیں۔

### (686) علی بن عیسیٰ وزیر

خطیب نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: یہ علی بن عیسیٰ بن داؤد بن جراح ہیں جو (عباسی خلفاء) مقتدر باللہ اور قاہر باللہ

کے وزیر رہے ہیں۔

انہوں نے احمد بن یزید کوئی، حسن بن محمد زعفرانی، حمید بن ربیع اور عمر بن شیبہ سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے محمد بن احمد بن احمد



بن عبداللہ بن جبیر ذہلی نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ صدوق ادبیات کے ماہر فضیلت رکھنے والے پاک دامن اہل علم سے محبت رکھنے والے صوم و صلوة کی کثرت والے شخص تھے ان کا انتقال 384 ہجری میں ہوا یہ جمادی الثانی 245 ہجری میں پیدا ہوئے تھے (یہاں مطبوعہ نسخے میں یہی تحریر ہے جو شاید کاتب یا ناخ کا سہو ہے کیونکہ اس اعتبار سے ان کی عمر 139 سال بنتی ہے شاید ان کا انتقال 284 میں ہوا ہوگا کیونکہ اگلا راوی ان کا پوتا ہے جس کا سن وفات 387 ہجری ہے واللہ اعلم)

(687) علی بن عیسیٰ بن علی بن عیسیٰ بن ابان

(اس راوی کے جدا محمد) ابان اس وزیر کے صاحبزادے ہیں جن کا ذکر سابقہ سطور میں ہوا ہے ان کی کنیت ابو الحسن ہے انہوں نے شیخی سے روایات نقل کی ہیں ان کا انتقال 387 ہجری میں ہوا تھا۔

بخاری نے اپنی "تاریخ" میں ان کا ذکر کیا ہے (یہ بھی ناخ کا سہو ہے کیونکہ امام بخاری کا انتقال 256 ہجری میں ہو گیا تھا)

(688) عبدالرحمن ابن جوزی

ابن بخاری نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے:

ان کے صاحبزادے ابو قاسم علی بن عبدالرحمن بن علی بن محمد بن ابوبکر صدیق (نے ان کا نسب) میرے سامنے ذکر کیا ہے۔ ابن بخاری کہتے ہیں: ان کے والد "نہر قلابین" میں پتیل کا کام کرتے تھے ان کی کسی میں ان کا انتقال ہو گیا جب یہ کچھ بچہ دار ہوئے تو ان کے چچا ابوالبرکات انہیں اپنے دوست حافظ ابوفضل بن ناصر کے پاس لے گئے اور ان سے یہ فرمائش کی کہ انہیں حدیث کا سماع کروائیں تو انہوں نے ان کو ابوسن علی بن عبدالواحد دینوری ابو قاسم ہبہ اللہ بن محمد بن محمد بن حصین ابو غالب احمد بن حسن البنا ابو سعادات احمد بن احمد متکلی سے ابو عبداللہ حسن بن محمد بن عبدالوہاب جو "بارع" (ماہر) کے نام سے معروف ہیں (ان سب حضرات سے انہیں سماع) کروایا۔

پھر یہ بذات خود علم حدیث کے حصول پر کمر بستہ ہوئے تو انہوں نے ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری ابو القاسم ابن سمرقندی کے سامنے احادیث پڑھیں یہ ابوفضل بن ناصر کے ساتھ ہی رہے ان کے سامنے بہت سی روایات پڑھیں اور ان کی شاگردی اختیار کی۔ پھر یہ ابوسن بن زائغونی کے ساتھ رہے ان سے حدیث اور وعظ گوئی کی تعلیم حاصل کی ان کی زندگی میں ہی جبکہ یہ ابھی بچے تھے (پھر بھی) یہ (وعظ کہنے کے لیے) بیٹھا کرتے تھے۔

ان کے انتقال کے بعد انہوں نے ابوبکر احمد بن محمد دینوری قاضی ابویعلیٰ محمد بن ابو حازم فراء سے علم فقہ مناظرہ اور اصول (اش) سے مراد علم کلام بھی ہو سکتا ہے اور علم اصول فقہ بھی مراد ہو سکتا ہے) کی تعلیم حاصل کی اور مدرسہ کے "معد" بن گئے پھر انہوں نے ابومنصور بن جوایقی سے ادبیات کی تعلیم حاصل کی اس کے بعد انہوں نے وعظ کہنا شروع کیا یہاں تک کہ اپنے زمانے کے بے مثل خطیب بن گئے انہوں نے لوگوں میں اتنی مقبولیت حاصل ہوئی جو ان سے پہلے کسی کے حصے میں نہیں آئی تھی انہوں نے مختلف علوم کے بارے میں بہت سی کتابیں بھی تصنیف کی ہیں۔

ابن نجار نے ان کی 70 مشہور تصانیف شمار کی ہیں جن میں سے چند ایک دس جلدوں میں ہیں پھر ابن نجار کہتے ہیں: یہ ان کی بنیادی تصانیف ہیں جب یہ کوئی بڑی کتاب تصنیف کرتے تھے تو اس میں سے ایک درمیانی کتاب تیار کر لیتے تھے پھر اس درمیانی کتاب سے ایک چھوٹی کتاب تیار کر لیتے تھے ان کی چھوٹی کتابیں بہت سی ہیں۔

یہ فرماتے ہیں: میں اپنے من پیدائش کے بارے میں حتمی طور پر تو کچھ نہیں کہہ سکتا، البتہ یہ ہے کہ میرے والد کا انتقال 514 ہجری میں ہوا تھا اور والدہ بتاتی ہیں: اس وقت تمہاری عمر 3 سال کے لگ بھگ تھی۔

(ابن نجار تحریر کرتے ہیں: ان کا انتقال 12 رمضان 577 ہجری میں ہوا تھا انہیں ”باب حرب“ میں دفن کیا گیا۔

### (689) عبد اللہ بن مبارک بن طالب

یہ عبد اللہ بن مبارک بن طالب بن حسن بن خلف ہیں (ان کی کنیت اور اسم منسوب) عکبری ابو محمد حنبلی ہے۔ ابن نجار نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: انہوں نے ابوالوفاء علی بن عقیل اور ابوسعید بردانی سے علم فقہ حاصل کیا جبکہ ابو نصر محمد بن محمد بن علی بن زینبی ابو الغنائم محمد بن علی بن ابوعثمان اور ایک جماعت سے جن میں مبارک بن کامل خفاف اور ابوالقاسم علی بن حسن بن ہبہ اللہ مشقی شامل ہیں (ان حضرات سے) انہوں نے حدیث کا سماع کیا۔

(علامہ خواری فرماتے ہیں: ان مسانید میں ابن خسرو نے ان سے روایات نقل کی ہیں۔

ابن نجار بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 582 ہجری میں ہوا۔

### (690) عبد الباقی بن محمد بن عبد اللہ النصاری

یہ یارستان کے قاضی ”ابوبکر“ کے والد ہیں۔

ابن نجار بیان کرتے ہیں: انہوں نے قاضی القضاة ابو عبد اللہ محمد بن علی دامغانی کے سامنے 459 ہجری میں گواہی دی تھی تو انہوں نے ان کی گواہی کو قبول کیا تھا۔

انہوں نے ایک جماعت سے سماع کیا ہے انہوں نے ابو حسن احمد بن محمد بن صلت احمد بن محمد بن احمد بن محمد بن دوست علاف سے سماع کیا ہے ان کا انتقال صفر 461 ہجری میں ہوا تھا۔

### (691) عبد السلام قزوینی

ابن نجار نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: یہ قاضی عبد السلام بن محمد بن یوسف بن ابو یوسف قزوینی ہیں۔

انہوں نے اپنے والد ابوبکر اپنے چچا ابواسحاق ابراہیم سے سماع کیا ہے انہوں نے ”رے“ میں قاضی ابو حسن بن عبد الجبار بن احمد استرابادی سے سماع کیا اور ان سے معتزلہ کے مسلک کے مطابق علم کلام سیکھا انہوں نے اصحابان میں ابو نعیم سے ہمدان میں ابوطاہر حسین بن علی بن حسن اور قاضی یوسف بن احمد بن مخ (مطبوعہ نئے میں یہ لفظ اسی طرح تحریر ہے) سے سماع کیا اس کے بعد یہ شام تشریف لے گئے اور حران اور دوسرے علاقوں میں سماع کیا یہ شام کے علاقے طرابلس میں یہ مقیم ہو گئے پھر یہ مصری علاقوں میں بھی داخل ہوئے اور ایک زمانے تک وہاں مقیم رہے (اس دوران) انہوں نے بہت سی نفیس تحریریں حاصل کیں پھر یہ

بغداد واپس آگئے اور انتقال تک یہیں مقیم رہے۔

انہوں نے ایک تفسیر تحریر کی جو 500 جلدات میں تھی بغداد میں انہوں نے احادیث روایت کیں اہل بغداد میں سے ابو بکر محمد بن عبد الباقی ابو قاسم سمرقندی عبدالوہاب انماطی ابوسعادات عطارودی نے ان سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ نمایاں حیثیت کے مالک، فاضل، فصیح، لسانیات کے ماہر، معتزلہ کے مسلک کے داعی تھے۔

488 ہجری میں ان کا انتقال ہوا انہیں امام ابوحنیفہ (کے مزار کے) قریب دفن کیا گیا ان کی عمر 96 سال تھی یہ بات بیان کی

گئی ہے یہ 393 ہجری میں پیدا ہوئے تھے۔

### (692) عبید اللہ

ابن نجار نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے:

یہ عبید اللہ بن محمد بن عبد الحکیم بن محمد بن حسن بن علی ساوی ابو محمد بن ابوالفتح بن ابوسعید قاضی ہیں (یہ اور ان کے باپ دادا) گواہ ہیں 541 ہجری میں انہوں نے ان کے والد اور دادا نے قاضی القضاة ابوالقاسم علی بن حسن زینبی کے سامنے گواہی دی تھی قاضی القضاة ابوسعید بن احمد دامغانی نے 580 ہجری میں انہیں اپنا نائب مقرر کیا تھا انہوں نے ان کو اپنے سامنے گواہی دینے اور اپنے تحریری فیصلوں پر گواہ بننے کی اجازت دی تھی۔

583 ہجری میں ان (یعنی قاضی دامغانی) انتقال تک یہ اس منصب پر فائز رہے تھے پھر ان (یعنی قاضی دامغانی) کے جتھے

ابوالقاسم عبد اللہ بن احمد بن حسین دامغانی، جب 586 ہجری میں بغداد کے قاضی بنے تو انہوں نے بھی ابوعبد اللہ ابن ساوی (نامی اس راوی) کو اپنا نائب مقرر کیا اس کے بعد یہ (راوی) گھر کے ہی ہو گئے اور حرکت کرنے اور اٹھنے سے بھی عاجز ہو گئے پھر یہ اپنے انتقال تک صاحب فراش ہی رہے۔

یہ اپنے زمانے میں قاضیوں اور گواہوں کے استاذ تھے زینبی (نام کے قاضی) کے سامنے گواہ کے طور پر پیش ہونے والوں میں یہ آخری فرد باقی رہ گئے تھے یہ امام ابوحنیفہ کے مسلک کے فاضل فقیہ تھے احکام اور عدالتی فیصلوں کی معرفت رکھنے والے فرد تھے پر ہیروزینڈا پاک دامن صاف آدمی تھے باعرب اور باوقار شخصیت کے مالک تھے لوگوں کے دلوں میں ان کی قدر و منزلت تھی ان کے چہرے پر اطاعت گزاری کے انوار اور دینی ہیبت موجود تھے یہ شریعت کی عظمت کو برقرار رکھتے تھے ان کی محفل میں طاقتور اور کمزور، معزز خاندانی شخص اور عام سافرد برابر کی حیثیت رکھتے تھے جب کسی تنگ دست شخص پر کوئی ادا ہوگی لازم ہوتی اور صاحب حق (یعنی قرض خواہ) اسے قید کر دینے کا مطالبہ کرتا تو اپنے پاس مال و دولت کم ہونے کے باوجود یہ اپنی طرف سے ادا ہوگی کر دیا کرتے تھے۔

ابن نجار بیان کرتے ہیں: یہ 50 سال سے زیادہ عرصے تک احسن طریقے اور بہترین طرز کے ساتھ گواہی دیتے اور لوگوں کے درمیان فیصلے دیتے رہے جس کے نتیجے میں عام و خاص ان کے شکر گزار رہے۔

انہوں نے ابوقاسم ہبہ اللہ بن احمد بن عمرہ جریری ابولہصر احمد بن محمد ابوالہرکات عبدالوہاب بن مبارک انماطی اور دیگر حضرات

سے سماع کیا انہوں نے امام ابو داؤد و جستانی کی ”سنن“ اور زبیر بن بکار کی تصنیف ”المنب“ اور دیگر کئی اجزاء ابو حسین بن فراء سے روایت کیے۔

ابن نجار بیان کرتے ہیں: میں نے بھی ان سے روایات نوٹ کی ہیں یہ ثقہ اور سمجھدار تھے میں نے ان جیسا کوئی شخص نہیں دیکھا میں نے ان سے ان کے سن پیداؤں کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا: میں محرم 512 ہجری میں پیدا ہوا تھا (ابن نجار بیان کرتے ہیں): ان کا انتقال محرم 596 ہجری میں ہوا انہیں ”شونیزہ“ کے قبرستان میں ان کی اہلیہ کے پاس دفن کیا گیا یہ اپنے گھرانے کے آخری فرد بنے تھے ان کی کوئی اولاد نہیں تھی۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں): حافظ ابن مظفر کی ”مسند“ کے بارے میں یہ میرے چار اساتذہ کے استاذ ہیں جیسا کہ اس کتاب کے آغاز میں یہ بات گزر چکی ہے۔

### (693) عبد الوہاب بن مبارک انماطی

ابن نجار نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: یہ عبد الوہاب بن مبارک بن احمد بن حسن بن بندار (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوالبرکات انماطی ہے یہ ”نہر قلابین“ کے رہنے والے ہیں۔

انہوں نے بہت سے لوگوں سے سماع کیا اور ان کے سانسے روایات پڑھیں انہوں نے (روایات کی) عالی اور نازل اسناد حاصل کیں یہ عمر کے آخر تک مسلسل سماع کرتے رہے اور لوگوں کو افادہ کر رہے۔

انہوں نے ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن علی زبیری، ابوالقاسم عبدالعزیز بن علی انماطی، علی بن احمد بن محمد ترمذی، ابوخطاب نصر بن احمد بن نصر اور ان کے علاوہ خلق کثیر سے سماع کیا جبکہ ان سے ابوالفرج بن جوزی، ابوالاحمد عبد الوہاب بن سکیئہ، ابو محمد بن اخضر اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

ان کا انتقال 538 ہجری میں ہوا ان کا سن پیداؤں 462 ہجری ہے۔

### (694) عبد الوہاب بن سکیئہ

ابن نجار نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: یہ عبد الوہاب بن علی بن علی بن عبیدہ ابوالاحمد بن ابومنصور ہیں جو ”ابن سکیئہ“ کے نام سے معروف ہیں۔

یہ اپنے وقت کے شیخ ہیں اسناد معرفت آثار زہد عبادت میں عالی مرتبت تھے ان کے والد نے انہیں جلدی ہی یعنی بچپن میں ہی سماع شروع کروادیا تھا جو شیخ ابو فضل بن ناصر کے افادہ سے متعلق تھا اور ابوقاسم ہبہ اللہ بن محمد بن حصین زاہر بن طاہر شحامی اور ابو عبد اللہ محمد بن حمویہ جو نبی ان کے بھائی عبدالصمد ابوغالب محمد بن حسن ماوردی کی قرأت سے متعلق تھا۔

اس کے بعد یہ ابوسعید ابن سمعانی، ابوقاسم بن عساکر دمشقی کے ساتھ رہے ان دونوں حضرات کے علاوہ انہوں نے ابو بکر محمد بن عبد الباقی سے بھی بہت سماع کیا انہوں نے اپنے والد ابومنصور علی بن علی اور اپنے نانا ابوالبرکات اسماعیل بن احمد سمرقندی ابوالبرکات عبد الوہاب بن مبارک انماطی اور ایک جماعت جن کے اسما ابن نجار نے بیان کیے ہیں سے بھی سماع کیا۔

ابن نجار نے ان کے احوال اور طریقے کی خوبی کے بارے میں بہت کچھ نقل کرنے کے بعد یہ تحریر کیا ہے: میں نے ان سے ان کے سن پیدائش کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا: میں جمعہ کی رات 4 شعبان 519 ہجری میں پیدا ہوا (ابن نجار کہتے ہیں): ان کا انتقال 13 ربیع الثانی بروز جمعہ 607 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خواریزی بیان کرتے ہیں: "تاریخ احمد بن حنبل" میں یہ میرے "استاذ الاستاذ" ہیں۔)

### (695) عبدالمغیث بن زہیر بن علوی ابو العزیز

(ان کی یا شاید علوی ابو العزیز کی کنیت) ابو حرب ہے (بظاہر یہ لگتا ہے یہاں تاریخ سے سو ہوا ہے) ان کا تعلق حریبہ سے ہے۔ ابن نجار نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: انہوں نے بہت سی احادیث کا سماع کیا انہوں نے بذات خود علم حدیث سیکھنا شروع کیا اور مشائخ کے سامنے روایات (کے مجموعہ جات) پڑھ کر سنائے اصول حاصل کیے اور بقلم خود روایت نوٹ کیں یہ انتقال تک لوگوں کو افادہ کرتے رہے۔

انہوں نے ابو القاسم ہبہ اللہ بن حسن ابن ابو العزیز احمد بن عمید اللہ بن کادش ابو غالب احمد ابو عبد اللہ یحییٰ (یہ دونوں ابو علی البناہ کے صاحبزادے ہیں) ابو حسین محمد بن محمد بن فراء ابو بکر محمد بن حسین مرزوقی محمد بن عبد اللہ انصاری اور کثیر جماعت جن کا ذکر ابن نجار نے کیا ہے سے (انہوں نے) سماع کیا۔

ابن نجار بیان کرتے ہیں: میں نے ان سے ان کے سن پیدائش کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا: 500 ہجری ہے (ابن نجار بیان کرتے ہیں): ان کا انتقال 583 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خواریزی بیان کرتے ہیں: "مسند طلحہ" میں یہ میرے "استاذ الاستاذ" ہیں۔)

### (696) عبدالمعتم بن کلیب

ابن نجار نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: یہ عبدالمعتم بن عبد الوہاب بن سعد بن صدقہ بن خضر بن کلیب ابو الفرج بن ابوالفتح تاجر ہیں یہ "درب الاجرد" کے پاس ہیں۔

ان کی پیدائش بغداد میں ہوئی انہوں نے جلد ہی کم سن میں 6 سال کی عمر میں سماع شروع کر دیا ان کے چچا ابو عبد اللہ محمد بن سعد نے انہیں جلدی سماع شروع کروایا تھا انہوں نے ان کو ابوطالب حسین بن محمد بن علی زینبی ابو القاسم علی بن احمد بن بیان ابو محمد بن سعید بن نہمان ابو عثمان اسماعیل بن محمد بن احمد بن مکہ (مطبوعہ نسخے میں یہ لفظ اسی طرح تحریر ہے) اصحابی اور ایک جماعت سے سماع کروایا۔

ابن نجار بیان کرتے ہیں: ان کو شریف ابو العزیز محمد بن مختار بن مؤید ابو الغنائم محمد بن علی بن میمون برسی ابو خطاب محفوظ بن احمد اوداتی ابو البرکات طلحہ بن احمد عاقول ابو طاہر عبد الرحمن بن احمد بن عبد القادر بن یوسف ابو عباس احمد بن حسین بن قریش ابو حسین عبد اللہ بن عبد الباقی دوری عبد الوہاب بن احمد بن شحاک عبد الکریم بن ہبہ اللہ ابن شحوی احمد بن عبد الباقی بن بشر عطار دی عبد اللہ بن محمد بن خیمہ آجری ابو الفتح احمد بن احمد بن ہبہ اللہ عراقی سعد اللہ بن علی بن حسین بن ایوب بن ابراہم بکر محمد بن مکی بن دوست علاف

ابو المعالی ہبہ اللہ بن مبارک، یحییٰ بن عثمان، ابن شواء، ابوطاہر حمزہ بن محمد دروردی، اور ان کے علاوہ ایک جماعت سے (حدیث روایت کرنے کی) اجازت ملی تھی ان حضرات کے حوالے سے بعد ازاں روایات نقل کرنے میں یہ منفرد ہیں۔

ابن نجار بیان کرتے ہیں: ہمارے اساتذہ ابوالفرج ابن جوزی اور ابوجہد اخضر نے ان سے سماع کیا ہے ان کی عمر طویل ہوئی یہاں تک کہ چھوٹے بڑوں سے مل گئے (یعنی ان سے دونوں نے استفادہ کیا) اور دروازے کے علاقوں سے سفر کر کے ان کی طرف آیا جاتا تھا۔

حسن بن عرفہ سے منقول روایات انہوں نے بقلم خود تحریر کیں 97 سال کی عمر میں بھی ان کی تحریر بہت خوبصورت تھی انہوں نے ایک محفل میں بہت سے لوگوں کی موجودگی میں ان روایات کو بیان بھی کیا اس دن میں بھی اس محفل کے آخری گونے میں موجود تھا تو میں نے اس کا کچھ حصہ ان کی زبانی سنا حالانکہ میں اس سے پہلے بھی اس کو دہرایا ہے ان سے سن چکا تھا۔

ابن نجار بیان کرتے ہیں: یہ بڑے تاجر اور صاحب ثروت شخص تھے تجارت کے سلسلے میں انہوں نے سمندر اور خشکی کے بہت سے سفر بھی کیے اور عجائبات دیکھے آخری عمر میں یہ واپس آگئے اور تکدست ہو گئے ان کے حالات خراب ہو گئے تو اپنے انتقال تک یہ اپنے گھر ہی رہے (یعنی پھر کوئی سفر نہیں کیا) ان کی صورت حال یہ ہو گئی کہ انہیں اپنی گزر بسر کے لیے طالب علموں اور صاحب ثروت افراد سے (نذر نیا) وصول کرنا پڑتی تھی یہ ابن عرفہ کی روایت نقل کرنے کا ایک دینار وصول کرتے تھے تاکہ اپنے صاحبزادے کی دیکھ بھال اچھی طرح سے کر سکیں۔

ابن نجار بیان کرتے ہیں: میں ان کے ساتھ بھی رہا ہوں اور میں نے ان سے بہت سماع کیا ہے میں نے ان سے ان کے سن پیدائش کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا: صفر 500 ہجری (ابن نجار بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال پیر کی صبح 27 ربیع الاول 596 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں: یہ ”جزء ابن عرفہ“ میں میرے 140 اساتذہ کے استاذ ہیں۔

ابن نجار اپنی سند کے ساتھ نقل کرتے ہیں: عبدالملک بن عیبر بیان کرتے ہیں:

”میں نے ابوفارس کی حکمت (یعنی دانائی کی باتوں میں یہ بات بھی پائی ہے):

”میں نے معززین اور عقلمند افراد کو دیکھا ہے وہ نیکی کرنے کا موقعہ ڈھونڈتے ہیں میں نے یہ بھی دیکھا ہے نیک لوگوں کے درمیان محبت کا تعلق جلد قائم ہو جاتا ہے اور ختم دیر سے ہوتا ہے جیسے اگر سونے پر ضرب لگائی جائے تو وہ جلد اپنی اصل کی طرف لوٹ جاتا ہے اور میں نے یہ دیکھا ہے برے لوگوں میں محبت قائم دیر سے ہوتی ہے اور ختم جلدی ہو جاتی ہے جیسے اگر ٹھیکری پر ضرب لگائی جائے تو وہ دوبارہ نہیں جڑتی ہے میں نے دیکھا کہ معزز آدمی دوسرے معزز شخص کا برے وقت میں بھی ساتھ دیتا ہے تاکہ وہ دوسرا شخص اس پریشانی سے نکل آئے اور میں نے دیکھا ہے کہ کمینہ واقف ہو بھی تو وہ صرف کسی لالچ یا خوف کی وجہ سے ہی کسی کام آتا ہے

ہے

پہلوں میں سے کسی نے کہا ہے:

واصد عنه صدودہ احیاناً  
ووجدت عنه مذهباً ومکاناً  
بل حافظ من ذلك ما استر عانا  
من ذی المودۃ قال کان وکاننا

اصل الکریم اذا اراد وصالنا  
فاذا استمر علی الجفاء ترکته  
لا فی القطیعة مغشياً اسراره  
ان اللسیم اذا انقطع وصله

”معزز شخص کی خوبی یہ ہوتی ہے کہ جب وہ ہم سے ملنا چاہتا ہے تو میں بعض اوقات اس کو روکنے کی کوشش کرتا ہوں اور جب وہ جفا کرتا رہے اور میں اس کو چھوڑنا چاہوں تو مجھے اس سے جانے کا راستہ اور جگہ مل جاتی ہے لہذا تعلق میں اس کے اسرار پوشیدہ نہیں ہیں بلکہ اس چیز کو یاد رکھو جو اس نے ہمارا خیال رکھا جب کہینے شخص کے ساتھ تعلق ختم ہوتا ہے تو وہ جو بھی کر لے (وہ کم ہی ہوگا)“

(597) علی بن عساکر دمشقی

ابن نجار نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: علی بن حسن بن بہتہ اللہ بن عبد اللہ بن حسین ابوالقاسم بن محمد بن ابوالحسین شافعی ہیں۔ جو ”ابن عساکر“ کے نام سے معروف ہیں۔ یہ دمشق کے رہنے والے ہیں اور اپنے زمانے میں محدثین کے امام ہیں۔ انہوں نے کئی میں اپنے بڑے بھائی کے افادے کے تحت 550 ہجری میں ابوالحسن موزانی ابوالقاسم ابن نسیب ابوالوحش سلیم بن قیراط اور ابوطاہر حبال سے سماع کیا ہے اور انہوں نے بنفس نفیس اپنے والد ابو محمد کفانی ابوالحسین بن قیس ابوالحسن سلمی اور عبدالکریم بن حمزہ سے سماع کیا۔

520 ہجری میں انہوں نے عراق کا سفر کیا اور بغداد میں ابوالقاسم حسین ابوالحسن دینوری قرظتین بن اسعد بن مذکور ابوغالب بن البنا محمد بن عبدالباقی انصاری اور ان کے علاوہ خلق کثیر سے بکثرت سماع کیا۔ انہوں نے مکہ میں محمد بن عبید اللہ بن محمد بن اسماعیل بن غزال اور زرین بن معاویہ غندری مدینہ میں ابوالفتوح عبدالخلیق ابن عبدالواسع بن عبد البہادی انصاری ہروی کوفہ میں شریف ابوالبرکات عمر بن ابراہیم زہبی سے سماع کیا۔ پھر یہ بغداد واپس آ گئے اور یہاں مقیم رہے۔ انہوں نے یہاں حدیث کا سماع کیا اور علم فقہ اور اختلافات کا علم حاصل کیا۔ پھر یہ واپس دمشق چلے گئے پھر انہوں نے آذربائیجان کے راستے خراسان کا سفر کیا۔ 529 ہجری میں یہ نیشاپور آئے اور یہاں انہوں نے ابوعبداللہ فزاری ابو محمد سندی زاہر بن طاہر شحامی اور ان کے بھائی وجیہ ابو مظفر عنزی سے سماع کیا۔ انہوں نے بوسج سرخس طوس مروا صہبان ہمدان بسطام دامغان سمنان رے زنجان اور دیگر علاقوں میں بھی سماع کیا۔ 533 ہجری میں یہ بغداد واپس آ گئے۔ ایک جماعت نے ان سے روایات نوٹ کیں۔ پھر یہ دمشق چلے گئے وہاں علماء کرواتے رہے اور تصنیف کرتے رہے۔ ۱۰۱ کی تصانیف عمدہ اور بہترین ہیں۔

انہوں نے دمشق کی تاریخ مرتب کی جو 70 اجزاء پر مشتمل ہے۔ اس کے علاوہ 72 اجزاء میں ایک کتاب ”الموافقات عن شیوخ الائمة الثقات“ تحریر کی۔ اس کے علاوہ 48 اجزاء میں ”الاشراف علی معرفۃ الاطراف“ مرتب کی۔ اس کے علاوہ انہوں نے ایک مجمل بھی تحریر کیا جو ان مشائخ کے اسماء کی ترتیب کے مطابق ہے جن سے انہوں نے سماع کیا اور جنہوں نے انہیں اجازت دی۔

ان کی تعداد 1300 ہے ان کے علاوہ بھی ان کی اور تصانیف ہیں۔

یہ محرم 499 ہجری میں پیدا ہوئے تھے اور ان کا انتقال رجب 571 ہجری میں ہوا۔ انہیں باب صغیر کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔

(علامہ خواریزی بیان کرتے ہیں: شیخ معمر شیخ معمر رشید الدین احمد بن فرج بن مسلمہ دمشقی نے دمشق میں ان کے حوالے سے حدیث مجھے روایت کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں 566 ہجری میں امام حافظ ابوالقاسم علی بن حسین بن ہبہ اللہ جو ابن عساکر کے نام سے معروف ہیں انہوں نے ہمیں خبر دی اور میں (ان کے کلام کو) سن رہا تھا۔ اس بزرگ کی پیدائش 555 ہجری میں ہوئی تھی (یعنی انہوں نے 11 سال کی عمر میں ابن عساکر سے سماع کیا تھا)۔



## باب: جن راویوں کے نام ”غ“ سے شروع ہوتے ہیں

### (698) غالب بن ہذیل

(ان کی کنیت) ابو ہذیل ہے امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ غالب بن ہذیل کوئی ازدی ہیں انہوں نے ابراہیم سے روایات نقل کی ہیں جبکہ ان سے ثوری نے روایات نقل کی ہیں۔ (علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں: ان مسانید میں امام ابو حنیفہ نے ان سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے متعلق یہ روایت نقل کی ہے: ”انہوں نے جنازے کے ساتھ آنے والی خواتین کو مارنے کا ارادہ کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ”انہیں رہنے دو! کیونکہ (فوتگی کا) زمانہ قریب ہے۔“

یہ روایت حافظ طلحہ بن محمد نے اپنی ”مسند“ میں نقل کی ہے اسے حافظ احمد بن محمد بن سعید المعروف بہ ”ابن عقده“ نے۔ محمد بن احمد بن نعیم۔ بشر بن ولید۔ امام ابو یوسف کے حوالے سے۔ امام ابو حنیفہ سے نقل کیا ہے۔

### (699) غیلان

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں: امام ابو حنیفہ نے ان سے روایات نقل کی ہیں، لیکن ان کا اسم منسوب بیان نہیں کیا، بظاہر یہ لگتا ہے: یہ غیلان بن جامع حارثی ہیں جو کوفہ کے قاضی تھے امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں اسی طرح ان کا ذکر اسم منسوب کے ساتھ کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے عبد الملک بن میسرہ اور حکم سے روایات نقل کی ہیں جبکہ ان سے ثوری اور شعبہ نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں: امام ابو حنیفہ نے ان مسانید میں محمد بن کعب قرظی کے حوالے سے ان سے روایات نقل کی ہیں جو ان مسانید میں گزر چکی ہیں۔

## باب: جن راویوں کے نام ”ف“ سے شروع ہوتے ہیں

### (700) سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا

یہ حضرت اشعث بن قیس کندی جو معروف ہیں ان کی بہن ہیں، ہم نے ”ا“ کے باب میں ان کا نسب ذکر کر دیا ہے یہ صحابیہ ہیں ان کا ذکر ان مسانید میں ہوا ہے۔

### (701) سیدہ فاطمہ بنت حمیش رضی اللہ عنہا

یہ صحابیہ ہیں استخاضہ کے حکم کے بارے میں ان سے منقول روایت مشہور ہے جو ان مسانید میں گزر چکی ہے۔

## فصل: ان تابعین کا تذکرہ جن سے امام ابوحنیفہ نے روایات نقل کی ہیں

### (702) فرات بن ابوفرات

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے فرات بن فضل بن طلحہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ ان سے ابو معاویہ ضریر اور بلال بن غثام نے روایات نقل کی ہیں۔  
(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

### (703) فرات بن یحییٰ ہمدانی مکتب کوفی

انہوں نے امام شعبی سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے ثوری اور شعبہ نے روایات نقل کی ہیں۔  
(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

### (704) فضل بن دکین

(ان کی کنیت) ابو نعیم ہے، امام ابو نعیم فضل بن دکین ہیں جن سے امام بخاری نے تاریخ سے متعلق روایات نقل کی ہیں انہوں نے اپنی ”تاریخ“ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ فضل بن دکین ہیں (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو نعیم ملایکی ہے یہ آل طلحہ بن عبید اللہ قرشی کوفی سے نسبت ولاء رکھتے ہیں۔

ان کا انتقال 219 ہجری میں ہوا یہ کبج سے ایک سال چھوٹے تھے ان کی پیدائش 130 ہجری میں ہوئی تھی انہوں نے اعش مسعر ثوری سے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے بہت سی روایات نقل کی ہیں یہ امام بخاری اور امام مسلم کے اکابر اساتذہ میں سے ایک ہیں۔

### (705) فضل بن موسیٰ سینانی مروزی

انہوں نے لیث، اعمش، عبداللہ بن ابوسعید بن ابوند سے سماع کیا ہے، جبکہ ان سے صدقہ بن فضل نے سماع کیا ہے بخاری بیان کرتے ہیں: حسین بن زید بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 191 ہجری میں ہوا۔ یہ بنو عوفیہ سے نسبت ولاء رکھتے ہیں، ان کا سن پیدائش 115 ہجری ہے۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے بہت سی روایات نقل کی ہیں اور یہ ان کے شاگرد ہیں۔

### (706) فضیل بن عیاض (صوفی بزرگ)

وکیع بن جراح بیان کرتے ہیں: یہ ان کے پاس بیٹھتے رہے ہیں اور انہوں نے ان سے استفادہ کیا ہے، ان کی مراد یہ ہے: یہ امام ابوحنیفہ کے پاس بیٹھتے رہے ہیں اور انہوں نے ان سے استفادہ کیا ہے۔

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: یہ فضیل بن عیاض بن مسعود ہیں (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعلی، تمیمی ہے انہوں نے منصور، عطاء بن سائب سے سماع کیا ہے ان کا انتقال مکہ میں 187 ہجری میں ہوا۔

### (707) فروغ بن عبادہ

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) یہ ان افراد میں سے ایک ہیں جنہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (708) فرج بن بیان

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) یہ ان افراد میں سے ایک ہیں جنہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

## فصل: ان کے بعد کے مشائخ کا تذکرہ

### (709) فضل بن غانم

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعلی، خزاعی ہے یہ مروزی الاصل ہیں خطیب بغدادی نے اسی طرح ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ بغداد میں مقیم رہے یہاں انہوں نے امام مالک بن انس، سلیمان بن بلال، سوار بن مصعب، سلمہ بن فضل کے حوالے سے احادیث روایت کی ہیں۔

ان سے احمد بن ابو حنیفہ، ابراہیم بن عبد اللہ بخاری، عبد اللہ بن محمد بن غنوی اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔  
یہ ”رے“، ”مصر“ اور ”بغداد“ میں قاضی رہے ہیں، فضل بن غانم اور محمد بن بشیر کا انتقال ایک ہی دن ہوا، یعنی  
منگل کے دن 28 جمادی الثانی 236 ہجری میں ہوا۔

### (710) فضل بن عباس

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) مروزی ابو بکر ہے، ”فہسک رازی“ کے نام سے معروف ہیں، خطیب بغدادی نے ان کا  
ذکر اسی طرح کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے ہد بہ بن خالد، قتیبہ بن سعید، ابو ریح زہرائی، احمد بن عبدالعزیز، اسحاق بن  
راحمہ اور ابراہیم بن محمد شین میں سے خلق کثیر سے سماع کیا ہے۔  
یہ علم حدیث میں اپنے زمانے کے امام تھے ان کا انتقال 270 ہجری میں ہوا، انہوں نے ان احادیث میں بخاری سے روایات  
نقل کی ہیں۔

### (711) حضرت قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ

یہ صحابی ہیں امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ قطبہ بن مالک ہیں ان سے زیاد  
بن علاقہ نے روایات نقل کی ہیں انہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔

## فصل: ان تابعین کا تذکرہ جن سے امام ابو حنیفہ نے روایات نقل کی ہیں

### (712) قاسم بن عبدالرحمن بن عبداللہ بن مسعود

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: یہ قاسم بن عبدالرحمن بن عبداللہ بن مسعود ہڈی کوئی ہیں۔  
انہوں حضرت جابر بن سمرہ اور اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں ان سے اعمش، مسعودی، مسعر نے روایات نقل کی ہیں۔  
ابراہیم رادی نے اپنی سند کے ساتھ محارب بن دثار کا یہ بیان نقل کیا ہے:  
ہم قاسم بن عبدالرحمن کے ساتھ رہے تو انہوں نے ہم سے تین چیزیں چاہیں، طویل خاموشی، اچھے اخلاق اور سخاوت  
و کج نے عمر بن ذر کا یہ بیان نقل کیا ہے: قاسم بن عبدالرحمن، حضرت عمر بن عبدالعزیز کے زمانے میں ہمارے قاضی تھے۔  
(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں): امام ابو حنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

### (713) قاسم بن محمد

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو نیک، اسدی ہے امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: یہ قاسم بن محمد ابو نیک،  
اسدی ہیں ان سے ثوری، منصور، جریر نے روایات نقل کی ہیں۔  
(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں): امام ابو حنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

## (714) قیس بن مسلم

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: یہ قیس بن مسلم ہذلی ہیں یہ قیس عیمان سے تعلق رکھتے ہیں ان سے ابن جریج نے سماع کیا تھا ابو نعیم بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 120 ہجری میں ہوا۔  
(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں: امام ابو حنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

## (715) قتادہ

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: یہ قتادہ بن دعامہ بن قتادہ بن عمرو بن ربیعہ بن عمرو بن حارث بن سدوس ہیں بخاری نے عدنان تک ان کا نسب ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ سدوسی یہ نابینا بصری ہیں۔  
انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہما، حضرت ابوفضل سعید بن مسیب سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے ہشام شعبہ سعید بن ابو عمرو نے روایات نقل کی ہے ان کی کنیت "ابو خطاب" ہے۔  
امام بخاری نے ان کے ترجمہ کے آخر میں یہ تحریر کیا ہے: علی بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 117 ہجری میں 56 سال کی عمر میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں: امام ابو حنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں قتادہ نے بھی ایک حدیث امام صاحب سے روایت کی ہے جو ان مسانید میں گزر چکی ہے۔)

## (716) قزوعہ بن بنیحی

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: یہ قزوعہ بن بنیحی ہیں زیاد سے نسبت ولا رکھتے ہیں یہ بات شعبہ نے عبد الملک کے حوالے سے نقل کی ہے۔ ابن جریج بیان کرتے ہیں: یہ عبد الملک سے نسبت ولا رکھتے ہیں (انہوں نے ان کا نام و نسب یہ بیان کیا ہے: علی بن عبد اللہ بن قزوعہ بن اسود۔

بخاری فرماتے ہیں: یہ قزوعہ بن اسود ہیں بخاری بیان کرتے ہیں: ان کے اہل خانہ یہ کہتے ہیں: ہم "حارثی" ہیں۔  
انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سماع کیا ہے۔

## فصل: ان راویوں کا تذکرہ جنہوں نے ان مسانید میں امام ابو حنیفہ سے روایات نقل کی ہیں

## (717) قاسم بن حکم

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: یہ قاسم بن حکم غرنی ہیں یہ ہمدان کے قاضی تھے یہ کوئی ہیں انہوں نے سعید بن عبید عبد اللہ موصلی سے جبکہ ان سے محمد بن سلام نے روایات نقل کی ہیں۔  
(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں: قاسم بن حکم نے ان مسانید میں امام ابو حنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔)

**(718) قاسم بن عصن**

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: انہوں نے جمیل سے سماع کیا ہے، جبکہ محمد بن عبدالعزیز ربلی نے ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔)

**(719) قاسم بن معن بن عبداللہ بن مسعود**

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ قاسم بن معن بن عبدالرحمن بن عبداللہ بن مسعود ہڈی کوئی ہیں، یہ کوفیہ (مطبوعہ نسخے میں یہی لفظ مذکور ہے) کے قاضی تھے۔ انہوں نے ابن جریج سے سماع کیا ہے، جبکہ ان سے مالک بن اسماعیل نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔)

**(720) قاسم بن غنام**

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: یہ قاسم بن غنام انصاری ہیں، انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے دست اقدس پر اسلام قبول کرنے والی ایک خاتون کا یہ بیان نقل کیا ہے:

"نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا: کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا اور وقت پر نماز ادا کرنا۔"

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔)

**(721) قاسم بن یزید جرمی**

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں ان کا ذکر کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں: یہ قاسم بن یزید جرمی ہیں، انہوں نے ابوسعید جرمی سے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔)

**(722) قیس بن ربیع**

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ قیس بن ربیع ہیں (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوجہد اسدی کوئی ہے، انہوں نے ابوحنیفہ، عمرو بن مرہ سے روایات نقل کی ہیں، جبکہ ان سے ثوری ابن مبارک، شعبہ اور کعب نے روایات نقل کی ہیں۔ ان کا انتقال 167 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔)

## فصل: ان کے بعد کے مشائخ کا تذکرہ

### (723) قاسم بن مساور جو ہری

خطیب بغدادی نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: انہوں نے سوید بن عبدالعزیز سے جبکہ ان سے ان کے صاحبزادے احمد نے روایات نقل کی ہیں۔

### (724) قاسم بن محمد بن عباد

یہ قاسم بن محمد بن عباد بن حبیب بن مہلب بن ابوصفرہ ہیں (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو محمد ازدی بصری ہے۔ خطیب نے اپنی "تاریخ" میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ "بغداد" میں مقیم رہے یہاں انہوں نے اپنے والد عبداللہ بن داؤد ابو عاصم نبل بشر بن عمرو ہرانی سے روایات نقل کیں جبکہ ان سے عیاش بن ابراہیم قرطبی، عبداللہ بن محمد بن اسحاق مروزی، یحییٰ بن محمد بن صاعد اسلمی بن محمد بن فضل، قاضی حامی اور محمد بن مخلد نے روایات نقل کی ہیں یہ ثقہ تھے۔

### (725) قاسم بن محمد

انہوں نے یزید بن ہارون، عبداللہ بن بکیر سہمی ابوسلمہ قبیصہ بن عتبہ، محمد بن یکار سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے احمد بن محمد بن فتح قلائی ابوحسین بن منادی، علی بن اسحاق ماردانی نے روایات نقل کی ہیں یہ ثقہ ہیں ان کا انتقال 272 ہجری میں ہوا۔

### (726) قاسم بن ہارون بن جمہور بن منصور

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو محمد اصفہانی ہے، خطیب نے اپنی "تاریخ" میں ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ بغداد میں مقیم رہے انہوں نے عمران بن عبدالرحیم اصفہانی، محمد بن مغیرہ ہمدانی سے احادیث روایت کی ہیں۔ ان سے محمد بن مخلد دوری، عبداللہ بن محمد بن ملاح نے روایات نقل کی ہیں ابن ملاح نے یہ بات ذکر کی ہے: انہوں نے بھی ان سے سماع کیا ہے انہوں نے ان سے 319 ہجری میں سماع کیا ہے۔

### (727) قاسم بن خالد

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے عبداللہ بن احمد بن حنبل سے روایات نقل کی ہیں۔

### (728) قطن بن ابراہیم

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوسعید قشیری، نیشاپوری ہیں۔ انہوں نے حفص بن عبدالرحمن، حفص بن عبداللہ سلمی، حاد بن قیراط، عبدالان بن عثمان، جارد بن یزید، حسین بن ولید، عبید اللہ

بن موسیٰ قبیسہ بن عقبہ سے حدیث روایت کی ہیں۔

جبکہ ان سے عباس دہری، موسیٰ بن ہارون، عبداللہ بن محمد بن ناجیہ، قاسم بن زکریا، مطرز، احمد بن حسن صوفی، صالح بن ابومقاتل، یحییٰ بن صاعد نے روایات نقل کی ہیں۔

ان کا انتقال 261 ہجری میں ہوا، ان کا سن پیدائش 108 ہجری ہے (مطبوعہ نسخے میں اسی طرح مذکور ہے جو شاید کاتب کا سہو

ہے)



## باب: جن راویوں کے نام ”ک“ سے شروع ہوتے ہیں

(729) کعب بن مالک بن ابی کعب بن قیس النزاری سلمی مدنی

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک ہیں امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں اپنی سند کے ساتھ ”محمد“ نامی کا یہ بیان نقل کیا ہے:

”نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے سب سے بڑے شاعر حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ، حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ تھے۔

امام بخاری بیان کرتے ہیں: ابن اسحاق نے یہ بات نقل کی ہے: جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تو حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے کچھ اشعار کہے تھے۔

(730) کعب الاحبار

امام بخاری بیان کرتے ہیں: یہ کعب بن مانع الحبر ہیں۔ انہیں کعب احبار کہا جاتا ہے۔ حسن نے ضمیرہ کے حوالے سے ابن عیاش کا یہ بیان نقل کیا ہے ان کا انتقال حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت سے ایک سال پہلے ہوا۔ ان کی کنیت ابو اسحاق ہے۔

(731) کثیر بن جہان

یہ تابعی ہیں امام بخاری نے اپنی تاریخ میں تحریر کیا ہے: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے عطاء بن ساجب نے روایات نقل کی ہیں۔

(732) کثیر بن ہشام

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو ہبل کلابی رقی ہے۔ امام بخاری نے ان کا ذکر اپنی تاریخ میں اسی طرح کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے جعفر بن برقان سے سماع کیا ہے۔ ان کا انتقال ۴۰۷ھ کو چھری یا اس کے کچھ عرصے بعد ہوا۔ (علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابو یوسف سے روایات نقل کی ہیں۔)

(733) کنانہ بن جبلة

امام بخاری نے ان کا ذکر اپنی تاریخ میں کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ کنانہ بن جبلة ہروی ہیں انہوں نے ابراہیم بن طہان سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے محمد بن حمید نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خواریزی بیان کرتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابو حنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(734) کا دوح الزاہد

علماء نے یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے امام ابو حنیفہ شعبہ مسعر سفیان اور ثوری سے روایات نقل کی ہیں۔

## باب: جن راویوں کے نام ”ل“ سے شروع ہوتے ہیں

### (735) لیث بن ابوسلیم

امام بخاری اپنی تاریخ میں تحریر کرتے ہیں: یہ لیث بن ابوسلیم بن زینم ہیں ان کی کنیت ابو بکر ہے۔ ایک روایت کے مطابق یہ ابو بکر کوفی ہیں۔ انہوں نے مجاہد طاؤس اور شععی سے سماع کیا ہے۔ ابن اسود نے ابو عبد اللہ علی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے ان کا انتقال 141 یا 142 ہجری میں ہوا۔  
(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

### (736) لیث بن سعد ابو حارث

یہ فہم سے نسبت دلاء رکھتے ہیں اور یہ مصری ہیں امام بخاری اپنی تاریخ میں تحریر کرتے ہیں: عمرو بن خالد بیان کرتے ہیں ان کا انتقال 175 ہجری میں ہوا۔  
(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔)

### (737) لیث بن محمد بن لیث بن عبد الرحمن

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو نصر کا جب مروزی ہے۔ خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ 323 ہجری میں حج پر جاتے ہوئے یہ بغداد شریف لائے تھے اور یہاں انہوں نے جعفر بن احمد بن موسیٰ محمد بن نصر بن مرداس محمد عباس مداورہ کے حوالے سے احادیث روایت کی تھیں۔ ان سے معانی بن زکریا ابو القاسم بن صلاح نے روایات نقل کی ہیں۔

## باب: جن راویوں کے نام ”م“ سے شروع ہوتے ہیں

### (738) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو عبد اللہ انصاری خزرجی ہے۔ یہ بات امام بخاری نے اپنی تاریخ میں ذکر کی ہے وہ تحریر کرتے ہیں یہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے ان کا انتقال شام میں 28 سال کی عمر میں ہوا۔ امام بخاری بیان کرتے ہیں ان کی عمر کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے بعض نے ان کی عمر 31 سال اور بعض نے 32 سال بیان کی ہے۔

### (739) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ

ان کی کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ جبکہ ایک روایت کے مطابق ان کی کنیت ابو یسیٰ ہے یہ ثقفی ہیں۔ امام بخاری اپنی تاریخ میں تحریر کرتے ہیں امام شعبی نے یہ بات بیان کی ہے: حضرت مغیرہ بن شعبہ کی گورنری کے زمانے میں بدھ کے دن رجب 59 ہجری میں سورج گرہن ہوا تو حضرت مغیرہ نے نماز کوف پڑھائی تھی۔

### (740) مسروق بن اجدع

امام بخاری اپنی تاریخ میں تحریر کرتے ہیں: یہ ابن عبد الرحمن ہیں۔ ان کی کنیت اور اسم منسوب ابو عائشہ کوفی ہے۔ ابو نعیم بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 62 ہجری میں ہوا۔ انہوں نے حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر، حضرت عبد اللہ بن مسعود، حضرت علی، حضرت زید بن ثابت (رضی اللہ عنہم) کی زیارت کی ہے جبکہ ان سے ابراہیم اور شعبی نے روایات نقل کی ہیں۔

امام بخاری بیان کرتے ہیں: محمد بن سیرین نے یہ بات بیان کی ہے: یہ عبد اللہ بن مسعود کے ان پانچ شاگردوں میں سے ایک ہیں جن سے روایات نقل کی جاتی ہیں۔ میں ان میں سے چار حضرات کا زمانہ پایا ہے البتہ حارث کا زمانہ نہیں پایا۔ امام بخاری بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے کہ انہوں نے یہ بہت بھی بیان کی تھی ان پانچ حضرات میں سب سے زیادہ فضیلت والے اور سب سے زیادہ بردبار قاضی شرح تھے۔ البتہ باقی تین افراد کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے کہ ان میں سے کون افضل ہے۔ یعنی علقمہ، مسروق اور عبیدہ۔

### (741) مسروق بن مخرمہ بن نوفل

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو عبد الرحمن قرظی ہے۔ انہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے ان کا شمار اہل مکہ میں کیا جاتا

ہے۔

**(742) منذر ثوری**

امام بخاری اپنی تاریخ میں تحریر کرتے ہیں: یہ منذر بن یعلیٰ ہیں ان کی کنیت اور اسم منسوب ابو یعلیٰ ثوری ہے۔ انہوں نے ربیع بن خثیم اور ابن حنیفہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ ان سے سعید بن مسروق نے روایات نقل کی ہیں۔

**فصل: ان حضرات کا تذکرہ جن سے امام ابوحنیفہ نے روایات نقل کی ہیں**

**(743) مسلم بن عمران**

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو عبد اللہ بطن کوفی ہے۔

انہوں نے سعید بن جبیر سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے سلمہ بن کہیل، اعمش نے روایات نقل کی ہیں۔

**(744) مسلم بن سالم**

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو فروہ نهدی ہے۔

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں ان کا اسم منسوب بھی بیان کیا ہے۔ اور یہ بات بیان کی ہے: یہ جہینہ سے نسبت ولاء رکھتے ہیں اور جہنی کے نام سے معروف ہیں یہ کوفی ہیں۔ انہوں نے ابن ابی لیلیٰ، عبد اللہ بن عکیم سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے ثوری نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خواری بیان کرتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔)

**(745) مسلم بن کیسان**

(ان کی کنیت اور لقب) ابو عبد اللہ الضریر اعور ہے۔ ایک روایت کے مطابق ان کی کنیت ابو حمزہ ہے۔

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے مجاہد اور انس سے روایات نقل کی ہیں محمد شین نے ان کے بارے میں کلام کیا ہے۔

(علامہ خواری بیان کرتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

**(746) منصور بن معتمر**

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو عتاب سلمی کوفی ہے۔

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے انہوں نے زید بن وہب، ابو اؤائل سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے سلیمان تمیمی، ثوری نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن سعید القطان بیان کرتے ہیں: سوڈانیوں کے کچھ عرصہ بعد ان کا انتقال ہو گیا تھا اور سوڈانی 131 ہجری میں آئے تھے۔ یہ سب سے زیادہ مثبت تھے۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

### (747) مخول بن راشد

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں تحریر کیا ہے: فزارمی بیان کرتے ہیں: سفیان ثوری نے مخول بن ابوجالد ہمدانی کوئی سے روایات نقل کی ہیں۔ انہوں نے مسلم بن ہبیلین، ابو جعفر محمد بن علی بن حسین (امام باقر) سے سماع کیا ہے، جبکہ ان سے ثوری اور شعبہ نے روایات نقل کی ہیں۔ عیسیٰ بن موسیٰ کہتے ہیں یہ مجازی تھے اور یہ غلام تھے۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

### (748) معاویہ بن اسحاق بن طلحہ بن عبید اللہ قرشی

انہوں نے سعید بن جبیر سے سماع کیا ہے، جبکہ ان سے ثوری اور شعبہ نے روایات نقل کی ہیں۔  
(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

### (749) مسروق ابو بکر تیمی مودب التیم

ان کا شمار اہل کوفہ میں کیا گیا ہے۔ امام بخاری نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے انہوں نے مجاہد اور عکرمہ سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ بات کعب نے شریک کے حوالے سے نقل کی ہے۔  
(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

### (750) مزاحم بن زفر تیمی کوفی

امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

### (751) منصور بن زاذان واسطی

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں اسی طرح ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے انہوں نے حسن بصری اور ابن سیرین سے روایات نقل کی ہیں۔ ان کا انتقال 131 ہجری میں طاعون کی وبا کے دوران ہوا۔  
(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

### (752) موسیٰ بن ابوعائشہ

یہ آل جعدہ بن مہیرہ سے نسبت ولاء رکھتے ہیں۔ یہ کوئی ہیں۔ انہوں نے عمرو بن حریت، سعید بن جبیر، عبداللہ بن شداد، عبداللہ بن عبداللہ سے روایات نقل کی ہیں، جبکہ ان سے ثوری اور شعبہ نے روایات نقل کی ہیں۔  
امام بخاری نے اسی طرح اپنی تاریخ میں ذکر کیا ہے۔ اور یہ بات بیان کی ہے ابن ابواسود نے ان کا اسم منسوب ابو نعیم کے حوالے سے بیان کیا ہے۔

بھی قطان کہتے ہیں: سفیان، موسیٰ بن عاصمہ کی تعریف کیا کرتے تھے۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

### (753) موسیٰ بن سالم ابو جھضم

امام بخاری نے اسی طرح ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے یہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے نسبت ولاء رکھتے ہیں۔ انہوں نے عبد اللہ بن عبد اللہ بن حسن سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے جماد بن زید نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

### (754) مبارک بن فضالہ بن ابوامیہ

یہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے نسبت ولاء رکھتے ہیں یہ عدویٰ بصری ہیں۔ انہوں نے حسن اور عبد اللہ بن حسن سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے ابن مبارک اور کعب نے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

### (755) منذر بن عبد اللہ بن منذر

یہ منذر بن عبد اللہ بن منذر بن زبیر بن عوام قرشی اسدی ہیں۔ امام بخاری نے اپنی تاریخ میں تحریر کیا ہے انہوں نے ہشام بن عروہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ ان سے تھیبہ نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

### (756) میمون بن مہران

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوالیوب جریری ہے۔ یہ بنو اسد سے نسبت ولاء رکھتے ہیں، ان کا شمار اہل جزیرہ میں کیا گیا ہے۔ انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر، حضرت عبد اللہ بن عباس اور سیدہ امّ درداء سے سماع کیا ہے۔ امام بخاری نے اپنی تاریخ میں اسی طرح ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے ان سے ان کے صاحبزادے عمرو (اس کے علاوہ) جعفر بن ہانی، اور اعش نے روایات نقل کی ہیں۔ بخاری بیان کرتے ہیں: میمون کی پیدائش 40 ہجری میں ہوئی، ان کا انتقال 118 ہجری میں ہوا۔ اور ایک روایت کے مطابق 117 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

### (757) مجالد بن سعید

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے۔ یہ مجالد بن سعید بن عمیر بن مروان ہیں۔ ان کی کنیت اور اسم منسوب ابوعمران ہمدانی کوفی ہے۔ امام بخاری نے اپنی تاریخ میں اسی طرح ذکر کیا ہے اور بھی قطان انہیں ضعیف قرار دیتے تھے۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

## (758) منہال بن خلیفہ

انہوں نے سلمہ بن ہشام سے روایات نقل کی ہیں جبکہ ان سے ابو معاویہ نے روایات نقل کی ہیں۔  
(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں: امام ابو حنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

## (759) موسیٰ بن طلحہ بن عبید اللہ تمیمی قرشی مدنی

یہ تابعی ہیں۔ امام ابو حنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری نے اپنی تاریخ میں تحریر کیا ہے ان کی کثرت ابو یوسفی ہے اور ان کا انتقال 104 ہجری میں ہوا۔

## (760) موسیٰ بن ابوالکثیر انصاری البوصاح

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں تحریر کرتے ہیں: انہوں نے سعید بن مسیب اور مجاہد سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے ثوری اور مسعر نے روایات نقل کی ہیں۔  
(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں: امام ابو حنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

## (761) منصور بن دینار

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے یہ منصور بن دینار ضعی ہیں ان کا اسم منسوب تمیمی کوئی ہے۔ انہوں نے نافع سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے مروان بن معاویہ خزازی اور کعب نے روایات نقل کی ہیں۔  
(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں: امام ابو حنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

## فصل: ان حضرات کا تذکرہ جنہوں نے امام ابو حنیفہ سے روایات نقل کی ہیں

## (762) مغیرہ بن مقسم ضعی

(ان کی کثرت اور اسم منسوب) ابوالشام کوئی ہے۔  
امام بخاری نے اپنی تاریخ میں اسی طرح ان کا اسم منسوب ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے ابو وائل اور ابراہیم سے سماع کیا ہے۔ ان کا انتقال 133 ہجری میں ہوئی۔  
(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں: اپنے مقدم ہونے اور امام ابو حنیفہ سے 17 سال پہلے انتقال کرنے کے باوجود انہوں نے ان مسانید میں امام ابو حنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔)

## (763) مسعر بن کدام بن ظہیر

(ان کی کثرت اور اسم منسوب) ابوسلمہ ہلالی عامری کوئی ہے۔ امام بخاری نے اپنی تاریخ میں اسی طرح ان کا اسم منسوب بیان کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے عقبہ بن سعید اور نخون بن عبد اللہ سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے ثوری اور ابو یعینہ نے



روایات نقل کی ہیں۔ ان کا انتقال 155 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) اپنے مقدم اور طویل القدر ہونے کے ہمراہ یہ امام احمد، امام بخاری اور امام مسلم کے اکابر اساتذہ میں سے ایک ہیں۔ اور انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (764) مصعب بن مقدم

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو عبد اللہ شعمی کوفی ہے۔ امام بخاری نے اپنی تاریخ میں اسی طرح ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے کہ ان کی کنیت حسین بے طامی نے بیان کی ہے۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) یہ امام ابوحنیفہ کے شاگرد خاص تھے۔ اور انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (765) مشمعل بن ملحان طائی کوفی

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں اسی طرح ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے ابوہلہب بن یزید سے روایات نقل کی ہیں جبکہ ان سے اسحاق بن ابوسرائیل نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (766) متدل بن علی

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) عنزی ابو عبد اللہ کوفی ہے۔

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے لیث سے روایات نقل کی ہیں اور عبد اللہ بن ابواسود بیان کرتے ہیں: انہوں نے شریک سے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

خلیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں تحریر کیا ہے یہ جہان بن علی کے بھائی ہیں اور یہ ان سے چھوٹے تھے، ان کا انتقال 168 ہجری میں ہوا۔

### (767) منیب بن عبد اللہ

انہوں نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں جبکہ ان سے حریش بن ابو ذباب نے روایت کیا ہے۔ امام بخاری نے اپنی تاریخ میں اسی طرح ذکر کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (768) معمر بن راشد

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو عمرو بصری ہے۔ یہ یمن میں مقیم رہے۔ امام بخاری نے اپنی تاریخ میں اسی طرح ان کا ذکر

کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ معمر بن ابو عمرو ہیں۔ ابراہیم بن خالد بیان کرتے ہیں، معمر کا انتقال رمضان 153 ہجری میں ہوا۔ امام احمد بن حنبل بیان کرتے ہیں، ان کا انتقال 58 سال کی عمر میں ہوا۔ انہوں نے زہری اور یحییٰ بن ابوکثیر سے سماع کیا ہے، جبکہ ان سے ثوری، ابن عیینہ، ابن مبارک نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔)

### (769) معاذ بن عمران موصلی

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں تحریر کیا ہے، احمد سلیمان نے ان کی کنیت ابو سعید بیان کی ہے۔ انہوں نے مغیرہ بن زیاد سے سماع کیا، جبکہ ان سے وکیع نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔)

خطیب بغدادی بیان کرتے ہیں، ان کا انتقال 185 ہجری میں ہوا۔

### (770) موسیٰ بن طارق تمیمی

انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (771) مکی بن براہیم

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر کرتے ہوئے یہ بات بیان کی ہے: یہ مکی بن براہیم بن بشیر بن فرقد ابوسکن برجی حنظلی تمیمی تھے ہیں۔ ان کا انتقال 214 ہجری میں ہوا۔

انہوں نے بہز بن حکیم، عبداللہ بن سعید بن ابوند اور ہشام بن حسان سے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں: یہ امام ابوحنیفہ کے شاگردوں میں سے ہیں اور انہوں نے ان مسانید میں ان سے بہت سی روایات نقل کی ہیں۔ خطیب بیان کرتے ہیں، امام احمد بن حنبل اور ان کی مانند افراد نے ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

### (772) موسیٰ بن سلیمان

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے، انہوں نے قاسم بن مخیرہ سے روایات نقل کی ہیں، جبکہ ان سے اوزاعی نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔)

### (773) معلیٰ بن منصور

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے، یہ معلیٰ بن منصور ابو یعلیٰ ہیں۔ یہ حافظ فقہیہ رازی ہیں۔ انہوں نے یثیم بن سعید، یحییٰ بن ابوزائد، موسیٰ بن اسمین سے سماع کیا ہے۔ ان کا انتقال 211 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔)

**(774) میثب بن شریک**

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے یہ ابو سعید تمیمی ہیں۔ ان کا انتقال 136 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابو حنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

**(775) میمون بن سیاہ**

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے حضرت انس بن مالک اور حضرت جناب بن عبد اللہ سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے ابن عجلان اور حمید طویل نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابو حنیفہ سے اور امام ابو حنیفہ نے ان سے روایات نقل کی ہیں۔

**(776) مسروح بن عبد الرحمن**

ان کی کنیت ابو شہاب ہے۔ انہوں نے ان مسانید میں امام ابو حنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

**(777) مطلب بن زیاد**

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے یہ ثقفی کوفی ہیں۔ انہوں نے ابن ابوسلیٰ ابو اسحاق ہمدانی ابن علاقہ اور یثیم بن ابوسلیم سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے ابن مبارک اور ابو نعیم نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابو حنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

**(778) مروان جزری**

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے یہ مروان بن سالم ہیں۔ انہوں نے عبد الملک بن ابوسلمیان اور ابو بکر بن ابومریم اور صفوان بن عمرو سے روایات نقل کی ہیں جبکہ ان سے عبد المجید بن عبد العزیز نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ منکر الحدیث ہیں یہ بات بیان کی گئی ہے: یہ جزری ہیں۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابو حنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

**(779) مصعب بن سلام تمیمی**

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے کہ ان کا شمار اہل کوفہ میں کیا گیا ہے۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابو حنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

**(780) مروان بن معاویہ فزاری**

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر کیا ہے ان کی کنیت ابو عبد اللہ ہے یہ مکہ میں مقیم رہے۔ انہوں نے عیسیٰ ابن ابوخالد

اور عاصم احوال سے سماع کیا ہے۔ امام بخاری بیان کرتے ہیں، علی بن سلمہ بیان کرتے ہیں، ان کا انتقال 193 ہجری میں مرویہ کے دن سے ایک دن پہلے ہوا۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (781) مغیرہ بن عبداللہ

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے یہ مغیرہ بن عبداللہ بن عقیل بٹکری ہیں۔ انہوں نے اپنے والد اور حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما سے سماع کیا ہے، جبکہ ان سے جامع بن شداد اور مسر نے روایات نقل کی ہیں۔ (علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### فصل: ان کے بعد والے حضرات کا تذکرہ

### (782) مالک بن انس بن ابوعامر (امام مالک)

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعبداللہ اصحی ہے۔

یہ دارالحدیث کے امام ہیں۔ امام بخاری نے اپنی تاریخ میں اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے۔ ان کا انتقال 179 ہجری میں ہوا۔ ان کا سن پیدائش 94 ہجری ہے۔ ان کی عمر 85 سال تھی۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (783) مکرم بن احمد قاضی

خطیب بغدادی نے ان کا ذکر اپنی تاریخ میں کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے یہ مکرم بن احمد بن محمد بن مکرم ابوبکر قاضی بزار ہیں۔ انہوں نے یحییٰ بن ابی طالب احمد بن عبد اللہ زہری اور اس طبقے کی ایک جماعت سے سماع کیا ہے۔ خطیب بغدادی بیان کرتے ہیں: ابن شاذان بیان کرتے ہیں، ان کا انتقال 345 ہجری میں ہوا۔

### (784) منصور بن عبدالمعتم فزاری

حافظ ابن بخاری نے اپنی تاریخ میں تحریر کیا ہے یہ منصور بن عبدالمعتم بن عبداللہ بن محمد بن فضل بن احمد ابوالقاسم بن ابوالعالی بن ابوالبرکات بن ابوعبداللہ بن ابوسعود صاعدی فزاری ہیں۔ ان کا تعلق نیشاپور سے ہے۔ اور یہ ائمہ کی اولاد میں سے ہیں۔

یہ ان کے والد دادا پر دادا ان کے والد یہ سب لوگ محدث تھے۔ انہوں نے اپنے والد دادا اور پردادا سے سماع کیا ہے۔ ان کے علاوہ ابوالقاسم زاہر بن طاہر شحامی ابو محمد عبد البجرا بن محمد خوارمی ابوالعالی محمد بن محمد بن عبداللہ فارسی اور دیگر حضرات سے سماع کیا ہے۔ 579 ہجری میں اپنے والد کے ساتھ حج پر جاتے ہوئے یہ بغداد تشریف لائے تھے۔ یہ عمر رسیدہ شخص تھے ان کی عمر 80 سال سے زیادہ تھی۔ انہوں نے بہت زیادہ احادیث روایت کی ہیں۔ دور دراز کے علاقوں سے طلباء ان کے پاس آیا کرتے تھے۔ یہ

522 ہجری میں پیدا ہوئے تھے اور ان کا انتقال 608 ہجری میں ہوا۔

## (785) مبارک بن عبد الجبار صیرفی

حافظ ابن نجار نے اپنی تاریخ میں تحریر کیا ہے یہ مبارک بن عبد الجبار بن احمد بن قاسم بن احمد بن عبد اللہ صیرفی ہیں۔ (ان کی کنیت) ابوالحسن ہے اور یہ "ابن طبری" کے نام سے معروف ہیں یہ محدث بغداد تھے۔ انہوں نے اتنا زیادہ سماع کیا ہے جو شمار میں نہیں آسکتا۔ انہوں نے ابویعلیٰ حسن بن علی بن احمد بن شاذان ابوالقاسم عبد الرحمن بن عبد اللہ جرعی قاضی ابوعبد اللہ حسین بن علی صیرفی طنجزی، متقی، حسن خلال، ابوالقاسم تنوخی ابراہیم بن عمر برکی، ابو محمد جوہری اور ایک مخلوق (یعنی بہت سے افراد) سے سماع کیا ہے۔ یہ 411 ہجری میں پیدا ہوئے اور 500 ہجری میں انتقال کیا۔

## (786) موسیٰ بن سلیمان

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوسلیمان جوزجانی ہے۔ خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں تحریر کیا ہے انہوں نے عبد اللہ بن مبارک، عمر بن حنیف (امام ابوحنیفہ کے تلامذہ)، امام ابویوسف اور امام محمد سے سماع کیا ہے یہ فقیہ تھے قیاسی مسائل میں بصیرت رکھتے تھے۔ قرآن کے بارے میں اہل سنت کے مسلک کے قائل تھے۔ انہوں نے بغداد میں سکونت اختیار کی اور وہاں احادیث روایت کیں۔ ان سے عبد اللہ بن حسن ہاشمی، احمد بن محمد بن عیسیٰ، بشر بن اسدی نے روایات نقل کی ہیں۔ خلیفہ مامون الرشید نے انہیں قاضی کے عہدے کی پیش کش کی تھی لیکن انہوں نے اسے قبول نہیں کیا۔

## (787) معافی بن زکریا ابوالفرج قاضی

خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں تحریر کیا ہے: یہ محمد بن جریر طبری کے مسلک کے پیروکار تھے اور یہ اپنے زمانے میں فقہ شولفت اور ادبیات کے مختلف شعبوں کے حوالے سے سب سے بڑے عالم تھے۔ یہ 303 ہجری میں پیدا ہوئے اور 390 ہجری میں انتقال فرمایا۔

## (788) معمر بن محمد بن حسین بن جامع

یہ متاخرین میں سے ایک ہیں۔ حافظ ابن نجار نے ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ "ابن انماطی" کے نام سے معروف ہیں یہ بچوں کے اتالیق تھے۔ انہوں نے ابو محمد جوہری ابوحسین محمد بن مہندی، محمد بن احمد برسی، محمد بن احمد اموی، احمد بن محمد بن فقور، قاضی ابویعلیٰ فراء، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب سے بہت سی روایات کا سماع کیا۔

ابن نجار بیان کرتے ہیں: یہ 445 ہجری میں پیدا ہوئے اور ان کا انتقال 514 ہجری میں ہوا۔

ان کے بارے میں ابن نجار نے یہ بات بیان کی ہے: محمد شین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جب کوئی ثقہ شخص یہ بات بیان کر دے کہ یہ تحریر میرے سماع پر مشتمل ہے تو اس کا سماع درست ہوگا خواہ اس نے اپنے سماع کو اس پر خودنوٹ کیا ہو یا نوٹ نہ کیا ہو۔ ابن نجار نے یہ بات اس کے جواب میں کہی ہے جو ان کے بارے میں یہ کہا گیا کہ انہوں نے اپنے سماع کو خطیب بغدادی کی تاریخ کے جزء کے ساتھ ملا دیا تھا۔

ابن ناصر بیان کرتے ہیں: میں نے ان سے دریافت کیا: آپ نے ایسا کیوں کیا؟ تو انہوں نے جواب دیا: یہ پوری کتاب میرے سماع پر مشتمل ہے۔

ابن نجار فرماتے ہیں: ابن ناصر پر حیرت ہوتی ہے کہ انہوں نے اس وجہ سے انہیں کیسے ضعیف قرار دے دیا حالانکہ محمد شین کا اس بات پر اتفاق ہے۔

### (789) مجاہد بن موسیٰ خوارزمی

خطیب بغدادی بیان کرتے ہیں: یہ بغداد میں مقیم رہے ہیں اور یہاں انہوں نے سفیان بن عیینہ، ہشیم بن بشیر، عبداللہ بن ادریس، قاسم بن مالک مدنی، ابو بکر بن عیاش اور ابو معاویہ ضریر سے روایات نقل کی ہیں جبکہ ان سے محمد بن یحییٰ ذہلی، ابو زرعہ ابو حاتم، ابراہیم حرابی، ابو عبدالرحمن نسائی نے روایات نقل کی ہیں۔ ان کا انتقال 244 ہجری میں ہوا۔

### (790) معاویہ بن عمر زوی

خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں تحریر کیا ہے: یہ معاویہ بن عمرو بن مہلب بن عمرو بن شعیب ابو عمرو ہیں۔ یہ کوئی الاصل ہیں۔ انہوں نے زائدہ بن قدامہ، عبدالرحمن مسعودی، جریر بن حازم، ابواسحاق فزاری سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے یحییٰ بن معین، ابو یوسف، عمرو بن محمد ناقد، زیاد بن ایوب، احمد بن منصور، رمادی، محمد بن اسحاق صاعدی اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ ان کا انتقال 214 ہجری میں ہوا۔

## باب: جن راویوں کے نام ”ن“ سے شروع ہوتے ہیں

(791) حضرت نعمان بن بشیر بن سعید انصاری رضی اللہ عنہ

امام بخاری فرماتے ہیں: ان کی کنیت ابو عبد اللہ ہے حضرت معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہ نے انہیں کوفہ کا امیر مقرر کیا تھا۔ یہ 7 ماہاں کے امیر رہے۔

(792) نافع بن جبیر بن مطعم مدنی

یہ بات بیان کی گئی ہے انہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔ امام بخاری نے اپنی تاریخ میں تحریر کیا ہے: (ان کی کنیت ابو اسمٰ منسوب) ابو محمد قرشی حجازی ہے۔ انہوں نے اپنے والد (حضرت جبیر بن مطعم) حضرت عثمان بن ابوالعاص اور حضرت ابو ہریرہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ ان سے زہری نے روایات نقل کی ہیں۔

(793) نصر بن طریف بن جزء

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے نصر بن طریف ابو جزء ہیں۔ علماء نے ان کے بارہ میں سکوت کیا ہے (یعنی نہ جرح کی نہ تعدیل کی ہے)۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں: امام ابو حنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

## فصل: ان تابعین کا تذکرہ جن سے امام ابو حنیفہ نے روایات نقل کی ہیں

(794) نافع

یہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نسبت ولاء رکھتے ہیں۔ امام بخاری نے اپنی تاریخ میں تحریر کیا ہے یہ حضرت عبد اللہ بن عمر خطاب سے نسبت ولاء رکھتے ہیں “یہ عدوی مدنی ہیں۔ انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کیا ہے جبکہ ان سے زہری امام مالک بن انس، ابوب سعید اللہ بن عمر نے روایات نقل کی ہیں۔

حماد بن زید بیان کرتے ہیں: نافع کا انتقال 117 ہجری میں ہوا اور امام مالک بیان کرتے ہیں: جب میں نافع کے حوا سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول کوئی روایت سن لوں تو پھر میں اس بات کی پروا نہیں کرتا کہ میں نے ان کے علاوہ کسی سے روایت سنی ہے یا نہیں۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

### (795) ناصح بن عبداللہ بن عجلان

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے یہ ناصح بن عجلان ہیں، جن کا تعلق بوسلم سے ہے۔ انہوں نے سماک بن حرب سے روایات نقل کی ہیں اور عبد العزیز بن خطاب بیان کرتے ہیں ان کا شمار اہل کوفہ میں ہوتا ہے۔ (علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

### (796) نزال بن سبرہ ہلالی عامری

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے ان سے شعیب نے روایات نقل کی ہیں اور یہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے ساتھی ہیں۔

## فصل: امام ابوحنیفہ کے ان شاگردوں کا تذکرہ

جنہوں نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں

### (797) نافع مقری

یہ نافع بن عبدالرحمن بن ابونعیم مدنی مقری ہیں۔ انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (798) نعیم بن عمر مدنی

ایک روایت کے مطابق یہ مروزی ہیں۔ انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (799) نوح بن دراج

خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں تحریر کیا ہے یہ نوح بن دراج ابو محمد کوئی ہیں۔ یہ نجفی سے نسبت ولاء رکھتے ہیں۔ انہوں نے بن عبدالرحمن بن ابولسلی اور سلیمان اعش، محمد بن اسحاق بن یسار، عبداللہ بن شرمہ، مسلم بن کیسان ملائی سے احادیث روایت کی ہیں۔ ان کا انتقال 182 ہجری میں ہوا اور یہ (بغداد کے) مشرقی حصے کے قاضی تھے۔ امام بخاری نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے۔ یہ کوفہ کے قاضی تھے۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (800) نوح بن ابومریم

ایک روایت کے مطابق ان کو "جامع" کہا جاتا ہے۔ امام بخاری نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے وکے قاضی تھے۔ (ان کی کنیت) ابوعصمہ ہے۔ یہ وادی المدینہ میں ہیں۔



(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں): انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (801) نصر بن عبد اللہ کرمی

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوہل بلخی ہے۔ یہ "صیقل" کے نام سے معروف ہیں۔ یہ امام ابوحنیفہ کے شاگرد ہیں۔ یہ فقہیہ تھے انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔ ان کا انتقال بغداد میں 199 ہجری میں امام ابو یوسف کے انتقال کے قریب ہوا۔

### (802) نعمان بن عبد السلام ابو منذر

انہوں ابن جریج سے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں): انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

## فصل: ان کے بعد کے مشائخ کا تذکرہ

### (803) نصر اللہ قزازی

حافظ ابن نجار نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ نصر اللہ بن عبد بن عبد الرحمن بن محمد بن عبد الواحد بن حسن بن مبارک شیبانی ابوسعادات بن ابومنصور بن ابوعقاب قزازی ہیں جو ابن زریق کے نام سے معروف ہیں۔ یہ یہ نجد میں کی اولاد میں سے حریم ظاہری کے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔

انہوں نے کم عمری میں حدیث کا سماع شروع کر دیا تھا انہوں نے اپنے دادا ابوعقاب (ان کے علاوہ) ابوسعید محمد بن عبد اللہ کرمی بن حمیس ابوصحیح مبارک بن عبد الجبار صیرفی سے سماع کیا ہے۔ یہ 491 ہجری میں پیدا ہوئے اور ان کا انتقال 583 ہجری میں ہوا۔

### (804) نعیم بن حماد بن معاویہ

یہ نعیم بن حماد بن معاویہ بن حارث بن ہمام بن سلمہ بن مالک ابوعبداللہ قزازی ہیں۔ خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے ابراہیم بن طہمان سے ایک حدیث کا سماع کیا ہے اور ابراہیم بن سعد سفیان بن عیینہ عبد اللہ بن مبارک اور فضل بن موسیٰ سے بکثرت سماع کیا۔ ان سے یحییٰ بن عیینہ احمد بن منصور رمادی محمد بن اسماعیل بخاری محمد بن اسحاق صفحانی نے روایات نقل کی ہیں۔ ان کا انتقال سامراء کی جیل میں 228 ہجری میں ہوا۔

### (805) نصر بن مغیرہ بخاری

خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ نصر بن مغیرہ ابو الفتح بخاری ہیں انہوں نے بغداد میں رہائش اختیار کی اور یہاں انہوں نے سفیان بن عیینہ اور خاتم بن وردان کے حوالے سے احادیث روایت کیں۔ محمد بن عبد اللہ

بن مبارک عباس بن محمد دوری نے ان سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین سے ان کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا: یہ ثقہ ہیں، میں نے ان سے روایات نوٹ کی ہیں۔

### (806) نصر بن احمد

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے یہ نصر بن احمد بن ابوسورہ ابواللیث مروزی ہیں۔ یہ بغداد میں مقیم رہے اور یہاں انہوں نے ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے احادیث روایت کیں، جبکہ ان سے عباس بن محمد دوری نے روایات نقل کی ہیں۔ خطیب بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ ان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ کے حوالے سے ان کی سند کے ساتھ سیدہ ام ہانی کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم ﷺ نے اپنا "خود" اتارا، آپ نے پانی منگوا کر غسل کیا پھر کپڑا منگوا یا اور ایک کپڑے کو توشیح کے طور پر لپیٹ کر اس میں نماز ادا کی۔

### (807) نصر بن احمد

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے یہ نصر بن احمد بن نصر بن عبد العزیز ابو محمد کنڈی ہیں۔ یہ "نصرک" کے نام سے معروف ہیں۔ یہ علم حدیث کے مثالی ماہرین میں سے ایک تھے۔

انہوں نے عبداللہ بن عمر قوریری، محمد بن بکار اور خلق کثیر سے سماع کیا ہے۔ امام بخاری بیان کرتے ہیں: بخارا کے امیر خالد بن احمد ذہلی انہیں اپنے ساتھ لے آئے تھے یہ ان کے ہاں رہے اور انہوں نے ان کے لئے ایک مسند بھی مرتب کی۔ یہاں انہوں نے احادیث بھی روایت کیں۔ ان کی نقل کردہ روایات اہل بخارا کے پاس ہیں۔ اہل عراق میں سے بعض حضرات نے ان سے روایات نقل کی ہیں۔

ابو عباس احمد بن عقدہ بیان کرتے ہیں: یہ 223 ہجری میں پیدا ہوئے اور ان کا انتقال 293 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں: استاد ابو عبد اللہ ابو محمد بخاری نے ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

## باب: جن راویوں کے نام ”و“ سے شروع ہوتے ہیں

### (808) حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے یہ حضرت وائل بن حجر حضری کنڈی ہیں۔ انہیں صحابی رسول ہونے کا شرف حاصل ہے۔

### (809) وقیان بن یعقوب

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے یہ وقیان بن یعقوب ابو یعقوب کنڈی ہیں۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن ابوالوفی رضی اللہ عنہما معصب بن سعید سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے ثوری شعبہ ابن عمیر نے روایات نقل کی ہیں۔ (علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

### (810) واصل بن حیان

امام بخاری بیان کرتے ہیں یہ واصل بن حیان اسدی کوفی ہیں۔ ابو نعیم بیان کرتے ہیں ان کا انتقال 120 ہجری میں ہوا۔ انہوں نے ابو وائل اور مجاہد سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے ثوری اور شعبہ نے روایات نقل کی ہیں۔ (علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

### (811) ولاد بن داؤد بن علی مدنی

امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

### (812) ولید بن سریع

یہ عمرو بن حریش سے نسبت ولاء رکھتے ہیں۔ امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

فصل: ان مسانید میں امام ابوحنیفہ کے شاگردوں کا تذکرہ

### (813) وکیع بن جراح

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں تحریر کیا ہے یہ وکیع بن جراح بن ملیح بن قیس بن غیلان ہیں۔ انہوں نے اسماعیل بن ابوالخالد

ثوری، اعمش اور ابن عون سے سماع کیا ہے۔ جبکہ ان سے ابن مبارک اور یحییٰ بن آدم نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد بن حنبل بیان کرتے ہیں: کتب 129: ہجری میں پیدا ہوئے تھے۔

خطیب بغدادی بیان کرتے ہیں: احمد اور ابو نعیم نے ان سے روایات نقل کی ہیں یہ 130: ہجری میں پیدا ہوئے اور ان کا انتقال 197: ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں: یہ امام احمد کے اساتذہ میں سے اور امام بخاری اور امام مسلم کے اساتذہ کے اساتذہ میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے ان مسانید میں امام ابو حنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (814) ولید بن قاسم بن ولید ہمدانی

امام بخاری نے ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے انہوں نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں اور ان کا شمار اہل کوفہ میں ہوتا ہے۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابو حنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (815) وہیب بن ورد

ان کی کنیت ابو عثمان ہے اور یہ عبد الجبار بن ورد کے بھائی ہیں اور ایک روایت کے مطابق (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوامیہ کنی ہے۔ امام بخاری نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: ایک روایت کے مطابق ان کا نام عبد الوہاب کنی ہے۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابو حنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (816) ولید بن مسلم

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں تحریر کیا ہے کہ یہ ولید بن مسلم ابو عباس دمشقی ہیں یہ بنو امیہ سے نسبت ولاء رکھتے ہیں۔ انہوں نے امام اوزاعی سے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابو حنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (817) وسیم بن جمیل

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے کہ وسیم بن جمیل بن طریف بن عبد اللہ ابو محمد ہیں یہ حجاج بن یوسف سے نسبت ولاء رکھتے ہیں۔ ان کا اسم منسوب کنی ہے۔ ان کا انتقال 186: ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابو حنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (818) وضاح بن یزید تمیمی کوفی

انہوں نے ان مسانید میں امام ابو حنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

## باب: جن راویوں کے نام ”ہ“ سے شروع ہوتے ہیں

### (819) ہشام بن عروہ بن زبیر بن عوام

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو منذر اسدی مدنی ہے۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے والد زہری اور وہب بن کیسان کو دیکھا ہوا ہے۔ امام بخاری نے اپنی تاریخ میں اسی طرح ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: ان کا انتقال ہزیمت کے بعد ہوا تھا۔ اور ہزیمت کا واقعہ 145 ہجری میں پیش آیا۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

### (820) ہشام بن عائد

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں تحریر کیا ہے یہ ہشام بن عائد اسلمی ہیں ان کا اسم منسوب علی بن مسہر نے بیان کیا ہے۔ ابو نعیم بیان کرتے ہیں: یہ ہشام بن عائد بن نصیب اسدی ہیں۔ ان سے کعب اور ابن مبارک اور ابن مسہر نے روایات نقل کی ہیں۔ (علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

### (821) ہاشم بن ہاشم بن عتبہ بن ابووقاص زہری

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے ان کا اسم منسوب غنام اور مکی بن ابراہیم نے بیان کیا ہے۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں کیا گیا ہے۔ انہوں نے عامر بن سعد اور سعید بن مسیب سے سماع کیا ہے۔ ان کا انتقال 144 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ہاشم نامی راوی سے دو روایات نقل کی ہیں لیکن اس راوی کا کوئی اسم منسوب ذکر نہیں کیا ان میں سے ایک روایت عروہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول ہے وہ بیان کرتی ہیں: ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج کا بوسہ لے لیتے تھے اور پھر از سر نو وضو نہیں کرتے تھے۔“ جبکہ دوسری روایت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شکاری کتے کی قیمت کی اجازت دی ہے۔“

ایک روایت کے مطابق یہاں ہاشم سے مراد ہاشم بن عتبہ بن ابووقاص (نامی یہ راوی) ہیں۔ اور ایک روایت کے مطابق یہ

کوئی اور صاحب ہیں۔

### (822) یثیم بن حبیب صیرفی

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں تحریر کیا ہے یہ یثیم ابن ابو یثیم ہیں۔ مسعودی نے ان سے روایات نقل کی ہیں۔  
(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) امام ابو حنیفہ نے ان مسانید میں یثیم بن حبیب صیرفی سے روایات نقل کی ہیں۔

### (823) یثیم بن حسن ابو غسان

امام ابو حنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

**فصل: امام ابو حنیفہ کے ان اصحاب کا تذکرہ جنہوں نے ان سے روایات نقل کی ہیں**

### (824) ہشام بن یوسف

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں تحریر کیا ہے یہ ہشام بن یوسف ہیں جو یمن کے علاقے صنعاء کے قاضی تھے یہ فارسی نسل ہیں ان کی کنیت ابو عبدالرحمن ہے۔ انہوں نے عمر بن راشد اور ابن جریج سے سماع کیا ہے۔ ابراہیم بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: امام عبدالرزاق نے ہمیں یہ بات بتائی: وہاں ایک شخص ہے ان کی مراد صنعاء کے یہی قاضی تھے وہ اگر تمہیں کوئی حدیث بیان کرے تو تم اس کی تصدیق کرو۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابو حنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (825) ہشیم بن بشیر

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو معاویہ سلمی واسطی ہے۔ انہوں نے یونس بن عبید اور منصور بن زاذان سے سماع کیا ہے۔ امام بخاری نے اپنی تاریخ میں اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے، علی بیان کرتے ہیں: ہشیم کا انتقال 183 ہجری میں ہوا۔ امام احمد بن حنبل بیان کرتے ہیں: ہشیم 104 ہجری میں پیدا ہوئے تھے۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابو حنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (826) ہبیاح بن بسطام

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) خطلی ہروی ابو خالد تمیمی ہے۔ امام بخاری نے اپنی تاریخ میں اسی طرح ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے انہوں نے عوف اعرابی واؤد بن ابو ہند ابن عون اور ابن ابو خالد سے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابو حنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (827) ہوزہ بن خلیفہ

یہ ہوزہ بن خلیفہ بن عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابوبکرہ الوالا شہب ثقفی ہیں۔ خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں اسی طرح ذکر

کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے یہ بغداد میں مقیم رہے۔ ان کا انتقال رمضان میں 216 ہجری میں ہوا۔ انہوں نے عوف اعرابی اور سلیمان تمیمی سے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (828) ہارون بن مغیرہ

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں تحریر کیا ہے یہ ہارون بن مغیرہ بن حکیم ابو حمزہ ہیں "رے" کے رہنے والے تھے۔ انہوں نے عمرو بن ابوقیس اور سعید بن سنان سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے محمد بن حمید نے روایات نقل کی ہیں۔  
(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (829) یثیم بن عدی طائی

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں تحریر ہے یہ یثیم بن عدی طائی ہیں۔ محدثین نے ان کے بارے میں سکوت اختیار کیا ہے۔ امام بخاری بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے یہ ابو عبد الرحمن ہیں۔  
(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

## فصل: ان کے بعد کے مشائخ کا تذکرہ

### (830) بہتہ اللہ بن علی بن فضل شیرازی

حافظ ابن نجار نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے یہ بہتہ اللہ بن علی بن فضل بن محمد ابوسعید الادیب شیرازی ہیں۔ یہ بغداد میں پیدا ہوئے اور یہیں ان کی نشوونما ہوئی اور یہاں انہوں نے ابوطالب محمد بن محمد بن ابراہیم بن غیلان بزاز ابو محمد حسن بن محمد بن علی بن محمد جوہری اور ان کے علاوہ دیگر حضرات سے حدیث کا سماع کیا۔ انہوں نے بغداد کی طرف سفر کیا۔ یہ ایک طویل عرصے تک شیراز میں مقیم رہے پھر اصفہان آ گئے اور اسے وطن بنا لیا۔ اہل اصفہان میں سے انہوں نے ابونصر حسن بن محمد بن ابراہیم بوری مانی ابو عاصم احمد بن حسین اور دیگر حضرات سے سماع کیا۔ یہ 431 ہجری میں پیدا ہوئے اور ان کا انتقال صفر 505 ہجری میں ہوا۔

### (831) بہتہ اللہ بن مبارک

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) ابوبکر محمد بن عبد الباقی انصاری نے اپنی مسند میں بہتہ اللہ بن مبارک سے روایات نقل کی ہیں۔ اس نام کی وجہ سے بہت سے لوگوں کو وہم ہوا، بظاہر یہ لگتا ہے کہ یہ بہتہ اللہ بن مبارک بن موسیٰ بن علی بن تمیم بن خالد سقطلی ہیں کیونکہ ابوبکر (محمد بن عبد الباقی انصاری) کے معاصرین جیسے: ابوالقاسم بن سمرقندی، ابوالقاسم انصاری، ابوطاہر سلفی نے ان ہی سے روایات نقل کی ہیں۔ حافظ ابن نجار نے اپنی تاریخ میں اسی طرح ذکر کیا ہے۔

وہ بیان کرتے ہیں: ان کی پیدائش 445 ہجری میں اور ان کا انتقال 509 ہجری میں ہوا۔

## باب: جن راویوں کے نام ”ی“ سے شروع ہوتے ہیں

### (832) یحییٰ بن سعید بن قیس بن عمرو انصاری

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بیان کی ہے کہ بعض حضرات نے یہ کہا ہے: (ان کے جدا جدا نام) قیس بن فہد ہے امام بخاری فرماتے ہیں: یہ درست نہیں ہے۔ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سعید بن مسیب، قاسم اور سالم سے سماع کیا ہے۔ یحییٰ قطان بیان کرتے ہیں: یحییٰ بن سعید انصاری کا انتقال 143 ہجری میں ہوا۔ حماد بن زید بیان کرتے ہیں: میں نے مدینہ میں ایسا کوئی شخص نہیں چھوڑا جو یحییٰ بن سعید سے بڑا فقیہ ہو۔ ابن عیینہ فرماتے ہیں: حجاز میں تین محدث ہیں: ابن جریج، ابن شہاب اور یحییٰ بن سعید۔ بخاری بیان کرتے ہیں: ان کے جدا جدا کوغزوہ بدر میں شرکت کا شرف حاصل ہے۔ (علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

### (833) یحییٰ بن ابوجحیہ

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے یہ یحییٰ بن ابوحیہ ابوجحیہ بن ابی ہریرہ سے روایات نقل کی ہیں۔ ان کا انتقال 150 ہجری میں ہوا۔ (علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

### (834) یحییٰ بن عمرو بن سلمہ ہمدانی

ایک روایت کے مطابق ان کا اسم منسوب ”کندی“ کوئی ہے۔ امام بخاری نے اپنی تاریخ میں اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے انہوں نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں جبکہ ان سے ثوری شعبہ، عامر احوال نے روایات نقل کی ہیں۔ (علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

### (835) یحییٰ بن عبدالمجید بن وہب قرشی

امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔



## (836) یحییٰ بن عامر بن کلی

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے ان کا اسم منسوب ہشیم نے بیان کیا ہے انہوں نے اسماعیل بن ابوخالد سے روایات نقل کی ہیں۔  
(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

## (837) یحییٰ بن عبداللہ بن مویہب قرشی تمیمی

امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

## (838) یزید بن عبدالرحمن البوداؤدی

انہوں نے حضرت علی بن ابی طالب سے سماع کیا ہے۔ ان سے ان کے دو صاحبزادوں داؤد اور ادریس کوئی نے روایات نقل کی ہیں۔  
یہ عبداللہ بن ادریس کے دادا ہیں۔ امام بخاری نے اپنی تاریخ میں اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے۔  
(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

## (839) یزید بن صہیب فقیر

انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں جبکہ ان سے سوید بن نجیح ابوقطنہ نے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری نے اپنی تاریخ میں اسی طرح ذکر کیا ہے۔  
(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

## (840) یزید رشک

یہ یزید بن ابویزید ہیں (ان کے والد) ابویزید کا نام بیان بن ازہر ضعی ہے یہ ان کے ساتھ نسبت ولاء رکھتے ہیں۔ ان کا شمار اہل بصرہ میں کیا گیا ہے۔ انہیں فارسی میں رشک کہا جاتا ہے کیونکہ یہ گھر تقسیم کیا کرتے تھے یہ حج سے پہلے مکہ میں حساب لگاتے تھے کہ اس وقت کتنے گھر ہیں اور حج کے موسم میں کتنے کی ضرورت ہوگی تو اتنا زیادہ ہوگا اور (اتنا کم ہوگا)  
انہوں نے مطرف بن عبداللہ سے سماع کیا ہے۔ امام بخاری امام مسلم اور ایک جماعت نے ان سے منقول روایات نقل کی ہیں جبکہ ان سے اسماعیل بن علیہ اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ ایک روایت کے مطابق ان کا انتقال بصرہ میں 130 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔)

## (841) یونس بن ابوفروہ

یہ یونس بن عبداللہ بن ابوفروہ شامی ہیں۔ امام بخاری نے اپنی تاریخ میں اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے۔ انہوں نے ربیع بن

شمرہ سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے مروان بن معاویہ فزاری نے روایات نقل کی ہیں۔  
(علامہ خواری نے بیان کرتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ۱۰۱۱ سے روایات نقل کی ہیں۔

**(842) یونس بن زہران**

امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

**(843) یزید بن ربیعہ**

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو کامل رجبی دمشقی صنعانی ہے۔ یہ دمشق کے علاقے صنعاء کے رہنے والے تھے۔ امام بخاری نے اپنی تاریخ میں اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے انہوں نے ابواسماء سے روایات نقل کی ہیں۔ ان کی نقل کردہ روایات منکر ہوتی ہیں۔

(علامہ خواری نے بیان کرتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

**(844) یحییٰ مہاجر**

امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

**(845) یحییٰ بن معمر**

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں تحریر کیا ہے یہ ابن سلیمان بصری ہیں۔ امام بخاری نے اپنی تاریخ میں اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور ابواسود دؤلی سے سماع کیا ہے۔ جبکہ ان سے ابن بریدہ نے روایات نقل کی ہیں۔ اسحاق نے شریک کے حوالے سے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: یحییٰ بن معمر "مرو" کے قاضی تھے۔

**فصل: امام ابوحنیفہ کے ان شاگردوں کا تذکرہ**

**جنہوں نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں**

**(846) یحییٰ عطار**

یہ یحییٰ بن سعید ابوزکریا انصاری عطار ہیں۔ امام بخاری نے اپنی تاریخ میں اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے یہ یہ بات بیان کی ہے: یہ شامی ہیں انہوں نے محمد بن عبدالرحمن سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے حیوہ بن شریح نے روایات نقل کی ہیں۔  
(علامہ خواری نے بیان کرتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

**(847) یحییٰ بن زکریا بن ابوزائدہ**

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں تحریر کیا ہے کہ یحییٰ بن زکریا ابوزائدہ ہیں۔ (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوسعید حافظ ہمدانی

کوئی ہے۔ انہوں نے اپنے والد (ان کے علاوہ) اعمش سے سماع کیا ہے۔ بخاری بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 183 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (848) یحییٰ بن میمان

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو زکریا علی کوئی ہے۔ امام بخاری نے اپنی تاریخ میں اسی طرح ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے انہوں نے ثوری اور اشعث قتی سے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (849) یحییٰ بن سعید مدنی تميمی

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں اسی طرح ذکر کیا ہے اور فرمایا ہے انہوں نے ابو زبیر زہری ہشام بن عروہ سے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (850) یحییٰ بن سلیم طائفی

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے یہ یحییٰ بن سلیم طائفی خراز قرشی ہیں ان کی کنیت ابو محمد ہیاور ایک روایت کے مطابق ابو زکریا ہے۔ انہوں نے اسماعیل بن بکیر، اسماعیل بن امیہ، ابن خثیم ثوری سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے ابن مبارک اور کعب نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (851) یحییٰ بن ایوب مصری ابو عباس

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں اسی طرح ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے ان کا انتقال لیث سے پہلے ہو گیا تھا۔ انہوں نے یزید بن ابو حنیبہ، عقیل بن خالد سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے جریر بن حازم، ابن مبارک، عبد اللہ بن صالح اور سعید بن ابومریم نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (852) یحییٰ بن حاجب

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں تحریر کیا ہے یہ یحییٰ بن نصر بن حاجب بن عمر بن سلمہ قرشی ہیں ان کا تعلق ”مرد“ سے ہے۔ یہ بغداد شریف لائے تھے پھر بصرہ تشریف لے گئے وہاں انہوں نے عاصم احوں ہلال بن خباب، حیوہ بن شریح، ورقاء بن عمرو، ثور بن یزید، ابوحنیفہ فقیہ (یعنی امام ابوحنیفہ) اور عبد اللہ بن شبرمہ سے روایات نقل کی ہیں۔ ان سے سعید جوہری، رجاہ بن جارد، محمد بن جارد اور قطان نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن نصر بن حاجب کا انتقال 215 ہجری میں بغداد میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (853) یحییٰ بن ہاشم بن کثیر بن قیس غسانی

خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں تحریر کیا ہے یہ ابوزکریا سمسار ہیں، انہوں نے ہشام بن عروہ، اسماعیل بن ابوالخالد سلیمان اعمش، یونس بن اسحاق، ابن ابولسلیٰ اور سفیان ثوری سے روایات نقل کی ہیں، جبکہ ان سے حارث بن ابواسامہ، محمد بن خلف نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (854) یحییٰ بن عنبسہ قرشی بصری

خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے، انہوں نے حمید طویل سے امام مالک، بن انس، سفیان ثوری، امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت سے روایات نقل کی ہیں، جبکہ ان سے علی بن اسحاق عصفری، یوسف بن سعید بن مسلم، علی بن حسن بن بیان نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (855) یحییٰ بن نوح

یہ ان افراد میں سے ایک ہیں جنہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (856) یوسف بن اسحاق بن ابواسحاق سمیعی

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے، ابن عمیر فرماتے ہیں: ابواسحاق سمیعی کی اولاد میں ان سے بڑا حافظ الحدیث اور کوئی نہیں ہے۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (857) یوسف بن یعقوب

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے، انہوں نے شعبہ سے سماع کیا ہے۔

### (858) یوسف بن خالد سمیعی

یہ امام ابوحنیفہ کے شاگردوں میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے ان مسانید میں امام صاحب سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری نے اپنی تاریخ میں تحریر کیا ہے: محمد بن شعیب بیان کرتے ہیں: عبدالاعلیٰ اور سمیعی کا انتقال 186 ہجری میں ہوا۔

### (859) یوسف بن بندار

یہ ان افراد میں سے ایک ہیں جنہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

**(860) یزید بن ہارون واسطی**

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں تحریر کیا ہے یہ یزید بن ہارون ابو خالد سلمی ہیں یہ بصری الاصل ہیں۔ انہوں نے عاصم احوں داؤد بن ابو ہند اور جریری سے سماع کیا ہے۔

محمد بن ثنی فرماتے ہیں: ان کا انتقال 206 ہجری میں ہوا۔

احمد فرماتے ہیں: یہ 118 ہجری میں پیدا ہوئے تھے۔ خطیب بیان کرتے ہیں: امام احمد بن حنبل نے ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابو حنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔)

**(861) یزید بن زریع**

(ان کی کثیت اور اسم منسوب) ابو معاویہ عائشہ ہے۔ امام بخاری نے اپنی تاریخ میں اسی طرح تحریر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے انہوں نے ایوب بن ابو عمرو سے سماع کیا ہے ان کا انتقال 182 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابو حنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔)

**(862) یزید بن لیبیب بن ابوالجعد**

انہوں نے ان مسانید میں امام ابو حنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

**(863) یزید بن سلیمان**

انہوں نے ان مسانید میں امام ابو حنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

**(864) یونس بن کبیر**

(ان کی کثیت اور اسم منسوب) ابن زبیر شیبانی کوئی ہے۔ انہوں نے اسحاق بن ہاشم بن عمرو بن اور شعبہ سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے علی بن عبد العزیز بن یعیش نے سماع کیا ہے۔ یہ تمام باتیں امام بخاری نے اپنی تاریخ میں نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں: انہوں نے ان مسانید میں امام ابو حنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔)

**(865) یعقوب بن یوسف**

انہوں نے ان مسانید میں امام ابو حنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

**(866) یعقوب بن ابراہیم (امام ابویوسف)**

یہ مسلمان قاضیوں کے قاضی ہیں۔ ان کا نام یعقوب بن حبیب بن حنیس بن سعد بن حبیب بن معونہ ہے۔ (ان کے جد امجد) سعد کی والدہ کا نام حبیبہ بنت مالک تھا ان کا تعلق بنو عمرو بن عوف انصاری سے تھا۔

خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں تحریر کیا ہے: یہ کوفہ کے رہنے والے ہیں انہوں نے ابواسحاق شیبانی، سلیمان تمیمی، یحییٰ بن سعید انصاری، سلیمان اعشى، ہشام بن عروہ، عبید اللہ بن عمر عمری، حنظلہ بن ابوسنیان، عطاء بن سائب، محمد بن اسحاق بن یسار، حجاج بن ارطاة، حسن بن دینار، ریث بن سعد اور ابوب بن عبدہ سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے محمد ناقد، احمد بن مضع، علی بن مسلم طوسی، عبدوس بن بشر، حسن بن شیبہ سمیت دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ بغداد میں مقیم تھے، خلیفہ موسیٰ ہادی نے انہیں وہاں کا قاضی مقرر کیا، پھر اس کے بعد ہارون الرشید نے قاضی مقرر کیا۔ اسلام کی تاریخ میں یہ پہلے فرد ہیں جنہیں قاضی القضاة (چیف جسٹس) کا خطاب دیا گیا۔

خطیب بیان کرتے ہیں: ان کے اجداد میں سعد نامی شخص ان کے والد کے دادا ہیں اور یہ وہ فرد ہیں جنہیں غزوہ احد کے موقع پر حضرت رافع بن خدیجؓ اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں کس قرار دے کر اجازت نہیں دی تھی۔

امام ابو یوسف کے دادا حبیب بن سعد نے حضرت علی بن ابوطالبؓ سے روایات نقل کی ہیں۔

قاضی ابوکامل بیان کرتے ہیں: امام ابو یوسف کو موسیٰ الہادی اور ہارون الرشید نے بغداد کا قاضی مقرر کیا تھا۔ یحییٰ بن معین احمد بن حنبل اور علی بن مدینی کے درمیان ان کی توثیق کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ انہوں نے اپنے بیٹے یوسف کو بغداد کے مغربی حصے کا قاضی مقرر کیا تھا۔ ہارون الرشید نے انہیں اس عہدے پر برقرار رکھا اور ان کے والد کے انتقال کے بعد انہیں قاضی القضاة مقرر کیا۔

خطیب بیان کرتے ہیں: یحییٰ بن معین نے یہ بات بیان کی ہے ہم نے ان سے روایات نوٹ کی ہیں۔ ابوالعباس فرماتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: جب میں نے علم حدیث سیکھنے کا آغاز کیا تھا تو سب سے پہلے قاضی ابو یوسف کے پاس گیا تھا۔ پھر اس کے بعد میں نے دوسرے لوگوں سے روایات نوٹ کیں۔

خطیب نقل کرتے ہیں: قاضی ابو یوسف نے یہ بات بیان کی ہے: میرے والد ابراہیم کا انتقال ہو گیا اور میں اپنی والدہ کے زیر پرورش یتیم کے طور پر رہ گیا۔ میری والدہ نے مجھے ایک قصار کے سپرد کیا تاکہ میں اس کے ساتھ کام کروں، لیکن میں نے اسے چھوڑا اور امام ابوحنیفہ کے حلقے میں آ گیا۔ میں وہاں بیٹھ کر ان کا کلام سنا کرتا تھا۔ میری والدہ میرے پیچھے اس حلقے میں آتی تھیں، میرا ہاتھ پکڑتی تھیں اور مجھے قصار کے سپرد کرتی تھیں جب کئی مرتبہ ایسا ہوا تو میری والدہ نے امام ابوحنیفہ سے کہا: اس بچے کی خرابی کی وجہ آپ ہیں۔ یہ ایک یتیم بچہ ہے جس کے پاس مال نہیں ہے۔ میں سوت کات کر اس کے اخراجات پورے کرتی ہوں، میری یہ خواہش ہے کہ یہ خود بھی معمولی سی رقم کمالیا کرے تاکہ اپنے اوپر خرچ کر سکے، تو امام ابوحنیفہ نے میری والدہ سے فرمایا: اے سادہ خاتون! تم چلی جاؤ یہ لڑکاپتے کے روغن میں فالودہ کھانا سیکھ رہا ہے، تو میری والدہ یہ کہتی ہوئی چلی گئیں۔ آپ ایک ایسے بزرگ ہیں جو فضول باتیں کرتے ہیں اور آپ کی عقل رخصت ہو چکی ہے۔ امام ابو یوسف کہتے ہیں: پھر میں امام ابوحنیفہ کے ساتھ رہا اور اللہ تعالیٰ نے علم کے ذریعے مجھے نفع عطا کیا۔ یہاں تک کہ میں عہدہ قضا پر فائز ہوا تو مجھے ہارون الرشید کے ساتھ بیٹھنے اور اس کے

دسترخوان پر کھانا کھانے کا موقع ملتا رہتا تھا۔ ایک دن دسترخوان پر فالودہ آیا تو خلیفہ نے کہا: اے یعقوب! آپ اسے کھائیے یہ ہمارے لئے بھی روز تیار نہیں ہوتا۔ میں نے دریافت کیا: اے امیر المؤمنین! یہ کیا ہے؟ تو خلیفہ نے کہا: یہ پستے کے روغن میں بنا ہوا فالودہ ہے تو میں بس پڑا۔ خلیفہ نے دریافت کیا: آپ کس بات پر پنے ہیں؟ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے امیر المؤمنین کو بھلائی عطا کی ہے۔ خلیفہ نے کہا: نہیں آپ مجھے بتائیں! جب اس نے بہت زیادہ اصرار کیا تو میں نے شروع سے لے کر آخر تک پورا واقعہ سنایا۔ وہ اس پر بہت حیران ہوا اور بولا: مجھے اپنی زندگی کی قسم ہے علم دین اور دنیا دونوں میں سر بلندی اور فائدہ دیتا ہے۔ پھر اس نے امام ابوحنیفہ کے لئے رحمت کے کلمات کہے اور بولا: وہ اپنے ذہن کی آنکھ سے وہ چیز دیکھ لیتے تھے جسے سر کی آنکھ نہیں دیکھ سکتی۔

خطیب نے اپنی سند کے ساتھ یحییٰ بن ابراہیم کا بیان نقل کیا ہے: ایک دن کوچ بن جراح کے پاس موجود تھے۔ ایک شخص بولا: ابوحنیفہ نے خطا کی ہے تو کوچ نے کہا: ابوحنیفہ بھلا کیسے غلطی کر سکتے ہیں جبکہ ان کے ساتھ ابو یوسف اور زفر جیسے قیاس کے ماہرین موجود ہیں۔ یحییٰ بن ابوزائدہ، حفص بن غیاث، حبان بن علی، مندل بن علی جیسے حافظان حدیث موجود ہیں، قاسم بن معن لغت کے ماہرین ہیں، داؤد طائی اور فضیل بن عیاض جیسے عابد و زاہد موجود ہیں۔

ان کے ساتھ اس قسم کے 36 افراد موجود ہیں، جن میں سے 28 افراد وہ ہیں جو قاضی بننے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور فتویٰ دینے کی صلاحیت رکھتے ہیں، ان کا اشارہ امام ابو یوسف اور امام زفر کی طرف تھا۔

خطیب بیان کرتے ہیں: امام ابو یوسف کا انتقال 182 ہجری میں 99 برس کی عمر میں ہوا۔ (مطبوعہ نسخے میں اسی طرح تحریر ہے لیکن شاید یہ کاتب کی غلطی ہے) ان کا سن پیدائش 104 ہجری ہے۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں: یہ ان مسانید میں سے گیا رہوں مسند کے مرتب ہیں جن کا ذکر ہم نے کتاب کے آغاز میں کیا ہے۔)

## فصل: ان کے بعد کے مشائخ کا تذکرہ

(867) یحییٰ بن معین بن عون

یہ یحییٰ بن معین بن عون بن زیاد بن بسطام بن عبدالرحمن ہیں اور ایک روایت کے مطابق یہ یحییٰ بن معین بن غیاث بن زیاد بن عون بن بسطام ابوزکریا مری ہیں، یہ ”مروہ غطفان“ سے تعلق رکھتے ہیں۔

خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے عبداللہ بن مبارک، ہشیم، عیسیٰ بن یونس، سفیان بن عیینہ، غندر، معاذ بن معاذ، یحییٰ بن سعید قطان، کوچ، ابو معاویہ اور ان جیسے حضرات سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے احمد بن حنبل، ابو حنیفہ زہیر بن حرب، محمد بن سعد کاتب اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ بیان کرتے ہیں: میں خلیفہ ابو جعفر کے عہد خلافت میں 158 ہجری میں پیدا ہوا، انہوں نے یہ بات بھی بیان کی ہے ان کا تعلق انبار سے ہے اور یہ وہاں کی ایک بستی ”نفتا“ کے رہنے والے ہیں۔ یہ بات بیان کی گئی ہے کہ فرعون کا تعلق بھی اسی بستی سے

تھا۔ ان کے والد ’رے‘ کے خراج کے نگران تھے انہوں نے اپنے بیٹے یحییٰ کے لئے 10 لاکھ اور 50 ہزار درہم ترکے میں چھوڑے تھے۔ یہ ساری رقم انہوں نے علم حدیث کی طلب میں خرچ کر دی یہاں تک کہ ان کے پاس ایک جو تا بھی نہ رہا جسے یہ پہن سکتے۔ خطیب بغدادی بیان کرتے ہیں ’عبدالمومن بن خلف نسبی نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے ابوطی صالح بن محمد سے دریافت کیا: کون بڑا عالم ہے؟ یحییٰ بن معین یا احمد بن حنبل؟ انہوں نے جواب دیا: جہاں تک احمد کا تعلق ہے تو وہ فقہ اور لوگوں کے اختلاف کے بارے میں زیادہ علم رکھتے ہیں جہاں تک یحییٰ کا تعلق ہے تو وہ رجال اور لوگوں کی کنتوں کے اختلاف کے بارے میں زیادہ علم رکھتے ہیں۔

ان کا انتقال مدینہ منورہ میں 233 ہجری میں 77 برس کی عمر میں ہوا۔

### (868) یحییٰ بن اسلم قاضی

خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں تحریر کیا ہے: یہ یحییٰ بن اسلم بن محمد بن قطن بن سمان بن اسلم بن صفی تہمی کی اولاد میں سے ہیں ان کی کنیت ابو محمد ہے یہ مروزی الاصل ہیں۔ انہوں نے عبداللہ بن مبارک، فضل بن موسیٰ سینانی، یحییٰ بن ضریس، مہران بن ابوعمر رازی، جریر بن عبدالحمید فضی، عبداللہ بن ادریس اودی سفیان بن عیینہ اور عبدالعزیز دروردی سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے محمد بن اسماعیل بخاری، ابوحاتم رازی، اسحاق بن اسحاق قاضی اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ فقہ کے عالم احکام کے عارف تھے مامون نے انہیں بغداد کا قاضی مقرر کیا تھا اور انہیں مختلف قسم کے امور مملکت کا نگران بنایا تھا۔

اس عہدے سے معزول ہونے کے بعد حج سے واپسی کے سفر میں متوکل کے عہد خلافت میں 15 ذی الحج 242 ہجری میں 83 سال کی عمر میں ان کا انتقال ہوا۔ انہیں ربذہ میں دفن کیا گیا وہاں ان کی قبر موجود ہے۔

### (869) یحییٰ بن عبدالحمید حمانی

خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں تحریر کیا ہے یہ یحییٰ بن عبدالحمید بن عبدالرحمن بن اسلم منسوب ابوزکر یا حمانی کوئی ہے۔ یہ بغداد شریف لائے تھے اور یہاں انہوں نے سلیمان بن بلال، ابراہیم بن سعد، شریک بن عبداللہ، ابوعوانہ، حماد بن زید خالد بن عبداللہ اور ایک جماعت سے احادیث روایت کیں۔ یحییٰ بن معین اور ایک جماعت نے ان کی توثیق کی ہے۔ خطیب نے محمد بن عبداللہ حضری کا یہ بیان نقل کیا ہے: یحییٰ بن عبدالحمید حمانی کا انتقال رمضان 228 ہجری میں ہوا۔

### (870) یحییٰ بن اسعد بن یونس

حافظ ابن خبار نے اپنی تاریخ میں تحریر کیا ہے کہ یہ یحییٰ بن اسعد بن یحییٰ بن یونس تاجر ہیں۔ (ان کی کنیت اور لقب) ابوالقاسم خباز ہے۔ یہ باب ازج کے رہنے والے تھے۔

انہوں نے اپنے ماموں علی بن ابوسعید خباز کبیر کے افادات کا سماع کیا ہے۔ ان کے ہم عصر افراد میں کسی کا سماع ان سے زیادہ



نہیں ہے۔ ان کی عمر طویل ہوئی یہاں تک کہ ان کی زیادہ تر مسوعات کو روایت کیا گیا۔

انہوں نے ابوطالب عبدالقادر بن محمد بن عبدالقادر بن یوسف ابو سعید احمد بن عبد الجبار بن احمد صیرفی ابو البرکات ہبۃ اللہ بن محمد بن علی بن بخاری ابو علی حسن بن محمد بن اسحاق باقری ابو منصور محمد بن علی بن فراء ابو القاسم ہبۃ اللہ بن حسین ابو العزائم احمد بن عبد اللہ کاش ابو البقاء ہبۃ اللہ بن محمد بن علی بیضاوی ابو محمد عبد اللہ بن احمد بن عمر سمرقندی ان کے بھائی ابو القاسم اسماعیل ابو البرکات احمد ابو عبد اللہ حسین بن ابو محمد عبد الوہاب دباس اور قرظائیل بن اسعد بن مذکور ابو بکر محمد بن عبد الباقی انصاری ابو القاسم زاہر بن طاہر شحابی اور ان کے علاوہ خلق کثیر سے احادیث کا سماع کیا ہے۔

ان یونس کا انتقال ذیقعدہ 593 ہجری میں ہوا۔ ان کا سن پیدائش 510 ہجری ہے۔

### (871) یوسف ابن جوزی

ابن نجار نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا یہ یوسف بن عبد الرحمن بن علی بن محمد بن علی بن جوزی ہیں۔ ان کی کنیت ابو محمد ہے۔ اور یہ ہمارے استاد ابو الفرج واعظ کے صاحبزادے ہیں۔

انہوں نے بچپن میں قرآن مجید حفظ کر لیا تھا اور انہوں نے اور ان کے والد نے قرأت کی دس روایات واسط میں شیخ ابو بکر باقلانی سے سیکیں۔ اس وقت ان کی عمر دس سال سے کچھ زیادہ تھی۔

انہوں نے شیخ ابو القاسم بن بیان کے شاگردوں (ان کے علاوہ) ابو علی بن بہان ابو سعید بن طیور ابو طالب بن یوسف ابو علی بن مہدی ابو الغنم بن مہدی ابو القاسم بن حسین سے حدیث کا سماع کیا۔ انہوں نے اپنے والد سے علم فقہ حاصل کیا۔ ان کے والد نے انہیں کئی مرتبہ اپنی جگہ پر وعظ کے لئے بھیجا۔

جب یہ سترہ سال کے تھے تو ان کے والد کا انتقال ہو گیا تو انہیں بغداد کے مغربی حصے میں خلیفہ ناصر لدین اللہ کی والدہ کی قبر کے پاس ان کے والد کی مخصوص واعظ گاہ ان کی جگہ بٹھایا گیا۔ ان کے والد نے اپنی قمیص اور عمامہ اتار کر انہیں پہنایا۔ یہ جمعہ کے دن جامع قصر میں اپنے والد کے حلقے میں آئے فقہاء بھی بحث کے لئے آئے ہوئے تھے جامع میں اعلان کیا گیا کہ کل بیٹھک ہوگی تو بہت سے لوگ جمع ہو گئے انہوں نے وہاں بہت عمدہ گفتگو کی جو سب کو بہت پسند آئی۔ انہیں وہ چیز حاصل ہو گئی جو یہ چاہتے تھے اس کے بعد انہوں نے علم کلام اختلافات تفسیر وعظ اور عربی زبان و ادب کا علم حاصل کیا۔ یہاں تک کہ یہ نمایاں حیثیت کے عالم بن گئے۔ پھر انہیں باب بدر شریف میں ہر منگل کے دن صبح کے وقت درس دینے کی اجازت ملی تو یہ وہاں بھی جاتے رہے۔ یہ اس محفل میں تھسیدہ پڑھا کرتے تھے جس میں امام کی تعریف ہوتی تھی اور لوگوں کو وعظ و فصیح کی گئی ہوتی تھی۔

انہوں نے 604 ہجری میں قاضی ابو القاسم بن دامغانی کے سامنے گواہی دی تو انہوں نے ان کی گواہی کو قبول کیا اور انہیں اوقاف کے معاملات کا نگران مقرر کیا۔ یہ اس عہدے پر فائز رہے یہاں تک کہ 609 ہجری میں 16 رجب مدھ کے دن انہیں حسابیات کے عہدے سے معزول کر دیا گیا۔ پھر انہیں اوقاف کے معاملات کا جائزہ لینے سے بھی معزول کر دیا گیا اور ان کا درس بھی بند کر دیا گیا۔ یہ اپنے گھر میں رہے یہاں تک کہ 615 ہجری میں انہیں دوبارہ حسابیات کا نگران بنایا گیا اور انہیں امام ناصر کی اولاد

میں سے امین ابو نصر کے پاس جانے کی اجازت مل گئی۔ وہ ان سے بہت مانوس ہو گیا اس نے ان سے مسند احمد کا سماع کیا یہاں تک کہ جب امام ناصر کا انتقال ہوا تو ابن جوزی کو بھی انہیں غسل دینے کا حکم دیا گیا۔ پھر امام ظاہر نے انہیں آزاد کر دیا تاکہ یہ مخلوق کو فائدہ پہنچائیں۔ امام ظاہر کا انتقال ہوا اور امام مستنصر خلیفہ بنا تو اس نے انہیں کئی مرتبہ شام روم، مصر اور شیراز بھیجا۔ انہیں بہت سی نعمتیں حاصل ہوئیں؛ جب مدرسہ مستنصر یہ تعمیر ہو گیا تو انہیں وہاں فقہ حنبلی کی تدریس کے لئے استاد مقرر کیا گیا۔ انہوں نے وعظ ترک کر دیا اور اس کے بعد کبھی وعظ کے لئے نہیں بیٹھے۔ انہوں نے وعظ کے لئے اپنے بیٹے کو اپنا نائب مقرر کیا۔

ابن نجار بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے استاد ابو الفرج ابن جوزی کی تحریر میں یہ بات دیکھی ہے، میرا بیٹا ابو محمد یوسف 13 ذیقعدہ ہجرتی کے رات 508 ہجری میں سحری کے وقت پیدا ہوا۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) میں نے ان سے امام ابو حنیفہ کی بعض مسانید کا سماع کیا ہے، جیسا کہ کتاب کے آغاز میں اس کا ذکر گزر چکا ہے۔

### (872) یحییٰ بن ایوب مقابری

خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں تحریر کیا ہے، یہ ابوزکریا عابد ہیں۔ یہ مقابری کے نام سے معروف ہیں۔ انہوں نے شریک اسماعیل جعفر، سعید بن عبدالرحمن، حسان بن ابراہیم کرمانی، عبداللہ بن وہب سے سماع کیا ہے؛ جبکہ ان سے احمد بن حنبل اور ان کے صاحبزادے عبداللہ بن احمد، ابوزرعرہ رازی، ابو حاتم رازی، محمد بن اسحاق صاعانی نے روایات نقل کی ہیں۔ ان کا انتقال 234 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابو حنیفہ کے علاوہ سے روایات نقل کی ہیں۔

### (873) یحییٰ بن صاعد

خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں تحریر کیا ہے: یہ یحییٰ بن محمد بن صاعد بن کاتب ہیں۔ ان کی کنیت ابو محمد ہے، یہ ابو جعفر منصور اور اس کے بھائی سے نسبت ولاء رکھتے ہیں۔ یہ حافظ الحدیث ہیں، انہوں نے حسن بن علی بن ماسر جس، محمد بن سلیمان، یحییٰ بن سلیمان خزاعی، محمد بن یزید، احمد بن منیع، یعقوب اور احمد (یہ دونوں ابراہیم دورق کے صاحبزادے ہیں) محمد بن اسماعیل بخاری اور ان کی مانند افراد سے سماع کیا ہے؛ جبکہ ان سے ابن مظفر، دارقطنی اور ان کی مانند افراد نے روایات نقل کی ہیں۔ ان کا انتقال 318 ہجری میں ہوا۔

### (874) یحییٰ بن اسماعیل

ان مسانید میں یحییٰ بن اسماعیل کا ذکر ہوا ہے؛ ظاہر یہ لگتا ہے یہ یحییٰ بن اسماعیل ابوزکریا بغدادی ہیں۔

خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے، انہوں نے اسماعیل بن ابوالیس، ابوبکر بن ابوشعبہ ابویشمہ زہیر بن حرب سے سماع کیا ہے؛ جبکہ ان سے امام ابو جعفر طحاوی فقیہ نے روایات نقل کی ہیں۔ انہوں نے یہ بات ذکر کی ہے کہ انہوں نے طبرہ میں ان سے سماع کیا تھا۔

**(875) یوسف بن یعقوب بن اسحاق**

یہ یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن بہلول بن حسان بن سنان ابو بکر ازرق تنوخی کا تہ ہیں۔ خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے انہوں نے اپنے دادا اسحاق بن بہلول محمد بن عمر بن حیان بن زین بن بکار حسن بن عرفہ سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے محمد بن مظفر حافظ امام دارقطنی اور ابن شاپین نے روایات نقل کی ہیں۔ ان کا انتقال 320 ہجری میں ہوا۔

**(876) یوسف بن محمد بن صاعد**

خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں تحریر کیا ہے یہ احمد اور یحییٰ کے بھائی ہیں اور یہ بڑے بھائی تھے۔ انہوں نے خالد بن یحییٰ کئی سلیمان بن حرب ٹیٹ بن داؤد سے سماع کیا ہے۔ ان کا انتقال 299 ہجری میں ہوا۔

**(877) یوسف بن یحییٰ طباع**

یہ اسحاق اور محمد کے بھائی ہیں یہ چھوٹے بھائی تھے۔ انہوں نے محمد بن عبد اللہ انصاری سے روایات نقل کی ہیں۔ خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے۔

**(878) یعقوب بن شیبہ**

یہ یعقوب بن شیبہ بن صلت بن عصفور ابو یوسف سدوسی ہیں۔ ان کا تعلق بصرہ سے ہے۔ خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں اسی طرح ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے انہوں نے علی بن عاصم یزید بن ہارون روح بن عبادہ عفان بن مسلم ابو نعیم سے سماع کیا ہے۔ انہوں نے ایک مستند تصنیف کی تھی جو معلل روایات کے بارے میں تھی لیکن یہ اسے پورا نہیں کر سکے۔ ان کا انتقال 262 ہجری میں ہوا۔

**(879) یعقوب بن اسحاق بن بہلول**

خطیب فرماتے ہیں: انہوں نے مشائخ کی ایک جماعت سے بہت سی روایات نقل کی ہیں۔ یہ 187 ہجری میں پیدا ہوئے تھے اور ان کا انتقال اپنے والد اسحاق بن بہلول قاضی کی زندگی ہی میں 251 ہجری میں ہوا۔

## فصل: امام ابوحنیفہ کے ان مشائخ کا تذکرہ جن کی کنیت ذکر ہوئی ہے

### (880) ابوسوار

حافظ ظہیر بن محمد نے اپنی مسند میں استاذ ابو محمد بخاری عبداللہ نے اپنی مسند میں اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے پھر استاد ابو محمد بخاری فرماتے ہیں: درست یہ ہے ان کی کنیت ابوسوداء ہے۔  
امام ابوحنیفہ نے ان کے حوالے سے ان کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے۔  
”آپ نے روزے کی حالت میں احرام باندھے ہوئے بچھے لگوائے تھے۔“

### (881) ابوغسان

ان کے نام کا پتہ نہیں چل سکا انہوں نے حسن بصری سے روایات نقل کی ہیں۔  
امام ابوحنیفہ نے ان کے حوالے سے حسن بصری اور حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:  
”حکومت دنیا میں ایک امانت ہے اور یہ آخرت میں رسوائی، حسرت اور شرمندگی کا باعث ہوگی البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے جو اس کے حق کے ہمراہ اسے حاصل کرے گا اور اس کے حوالے سے اپنے اوپر لازم ہونے والے فرض کو ادا کرے گا تو اسے ابوذر! ایسا بھلا کون کر سکتا ہے؟“

### (882) ابوعمون

انہوں نے عبداللہ بن شداد بن الہاد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے۔  
”شراب کو بیعید حرام قرار دیا گیا ہے خواہ یہ تھوڑی ہو یا زیادہ ہو اور دیگر تمام مشروبات میں نشہ آور چیز حرام ہے۔“

### (883) ابو عبداللہ

ان کا نام ذکر نہیں ہوا۔ البتہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔  
امام ابوحنیفہ نے ان کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:  
”ہم عصر کی نماز اس وقت ادا کیا کرتے تھے جب سورج (غروب ہونے میں اتنی دیر باقی رہ گئی ہوتی) جتنی دیر دوسری

رات کا چاند رہتا ہے۔“

### (884) ابو خالد

ان کا نام ذکر نہیں ہوا۔ البتہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے۔  
امام ابو حنیفہ نے ان کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:  
”عام سی شکل و صورت کی مالک سیاہ قام عورت جو بچہ پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہو وہ میرے نزدیک بانجھ  
خوبصورت عورت سے زیادہ پسندیدہ ہے۔“

### (885) ابو یحییٰ

ایک روایت کے مطابق ان کی کنیت ابو جبلہ جبکہ ایک روایت کے مطابق ابو عمر ہے۔ انہوں نے سعید بن جبیر سے روایات نقل  
کی ہیں۔  
امام ابو حنیفہ نے ان کے حوالے سے سعید بن جبیر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان  
نقل کیا ہے:  
”اگر کوئی شخص کچھ مال حاصل کر لے اور کچھ میں بیع مسلم کر لے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔“

### (886) ابو بکر بن حفص بن عمر زہری کوفی

ان کا نام بھی ذکر نہیں ہوا ہے۔ انہوں نے زہری سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابو حنیفہ نے ان کے اور زہری کے حوالے سے  
حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہما اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے۔ یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں:  
”ذی کی دیت آزاد مسلمان کی دیت جتنی ہوگی۔“

### (887) ابو محمد

انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔  
امام ابو حنیفہ نے ان کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے:  
”جو شخص تین دن سے کم میں قرآن پورا پڑھ لے، الحمد لیلہ“

### (888) ابو صخرہ محاربی

انہوں نے زیاد بن جریہ کے حوالے سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔  
امام ابو حنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

## فصل: امام ابوحنیفہ کے ان شاگردوں کا تذکرہ جن کی کنیت ذکر ہوئی ہے

### (889) ابو زہیر

یہ امام ابوحنیفہ کے شاگرد ہیں انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ ان افراد میں سے ایک ہیں جن کے نام کا پتہ نہیں چل سکا۔

### (890) ابو حمزہ ساہونی

یہ امام ابوحنیفہ کے ان شاگردوں میں سے ایک ہیں جنہوں نے ان مسانید میں امام صاحب سے روایات نقل کی ہیں، لیکن ان کے نام کا پتہ نہیں چل سکا۔

(ان حضرات کی طرح درج ذیل حضرات کے نام کا پتہ نہیں چل سکا)۔

### (891) ابو معاذ

### (892) ابو جنادہ

### (893) ابو حذیفہ الرائی

### (894) ابو حاتم

### (895) ابو خزیمہ

یہ وہ حضرات ہیں جنہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں اور ان کے نام کا پتہ نہیں چل سکا۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے اور اس کی طرف واپس جانا ہے۔

ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سب سے بہتر ہمارے سرور حضرت محمدؐ ان کی تمام آل اور اصحاب پر درود و سلام نازل کرے۔

یہاں امام اعظمؒ مجتہد اقدم امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی کی مسانید کا دوسرا جزء ختم ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمت اور رضامندی میں ڈھانپ لے اور اس کے ساتھ ہی یہ کتاب مکمل ہو جاتی ہے۔

## راویان حدیث کے اسماء کی فہرست

صفحہ	اسماء رواۃ	صفحہ	اسماء رواۃ
۵۳۰	(15) محمد بن سیرین ابو بکر	۵۲۳	(1) حضرت انس بن مالک <small>رضی اللہ عنہ</small>
۵۳۱	(16) محمد بن ابراہیم	۵۲۳	(2) حضرت جابر بن عبد اللہ <small>رضی اللہ عنہ</small>
۵۳۱	(17) محمد بن سوقہ غنوی	۵۲۳	(3) حضرت عبد اللہ بن انیس <small>رضی اللہ عنہ</small>
۵۳۱	(18) محمد بن ربیعہ	۵۲۳	(4) حضرت عبد اللہ بن ابی واویلی <small>رضی اللہ عنہ</small>
۵۳۱	(19) محمد بن خازم	۵۲۵	(5) حضرت عبد اللہ بن جزاء انصاری سجاری <small>رضی اللہ عنہ</small>
۵۳۱	(20) محمد بن فضیل	۵۲۵	(6) حضرت واثلہ بن اسقع <small>رضی اللہ عنہ</small>
۵۳۲	(21) محمد بن عمرو	۵۲۷	(1) محمد بن علی (امام باقر <small>علیہ السلام</small> )
۵۳۲	(22) محمد بن جابر یمانی	۵۲۷	(2) محمد بن مسلم
۵۳۲	(23) محمد بن حفص بن عائشہ	۵۲۸	(3) محمد بن مسکد
۵۳۲	(24) محمد بن ابان ابو عمر	۵۲۸	(4) محمد بن مسلم بن تدرس
۵۳۲	(25) محمد بن خالد وہبی حمصی کنڈی	۵۲۸	(5) محمد بن زبیر حظلی
۵۳۳	(26) محمد بن یزید بن ندج کوفی	۵۲۸	(6) محمد بن سائب
۵۳۳	(27) محمد بن صالح بن سماک قاضی	۵۲۹	(7) محمد بن عبد الرحمن بن سعد بن زرارہ
۵۳۳	(28) محمد بن سلیمان	۵۲۹	(8) محمد بن یزید عطار حارثی
۵۳۳	(29) محمد بن سلمہ	۵۲۹	(9) محمد بن قیس ہمدانی کوفی
۵۳۳	(30) محمد بن زیاد بن علاقہ	۵۲۹	(10) محمد بن مالک بن زید ہمدانی
۵۳۳	(31) محمد بن عبید	۵۲۹	(11) محمد بن عبید اللہ بن ابی سلیمان عریزی
۵۳۳	(32) محمد بن جعفر	۵۳۰	(12) محمد بن علی بن ابی طالب ہاشمی
۵۳۳	(33) محمد بن یعلیٰ سلمیٰ کوفی	۵۳۰	(13) محمد بن وہب
۵۳۵	(34) محمد بن زبیر قان	۵۳۰	(14) محمد بن عمرو

صفحہ	اسماء رواة	صفحہ	اسماء رواة
۵۳۶	(60) محمد بن اسحاق بن محمد	۵۳۵	(35) محمد بن حسن واسطی
۵۳۶	(61) محمد بن اسحاق بن محمد	۵۳۵	(36) محمد بن بشر
۵۳۶	(62) محمد بن اسماعیل (امام بخاری)	۵۳۵	(37) محمد بن فضل بن عطیہ مروزی
۵۳۶	(63) محمد بن ادریس (امام شافعی)	۵۳۵	(38) محمد بن یزید واسطی
۵۳۶	(64) محمد بن کبیر	۵۳۶	(39) محمد بن حسن مدنی
۵۳۷	(65) محمد بن حسن بن علی	۵۳۶	(40) محمد بن عبدالرحمن
۵۳۷	(66) محمد بن حسن بن فرج	۵۳۶	(41) محمد بن اسحاق بن یسار بن خیار
۵۳۷	(67) محمد بن حسن بن علی	۵۳۷	(42) محمد بن میسر
۵۳۷	(68) محمد بن حسین بن حفص	۵۳۷	(43) محمد بن حسن بن فرقد
۵۳۷	(69) محمد بن حسین بن علی	۵۳۹	(44) محمد بن مظفر
۵۳۸	(70) محمد بن حسن بن محمد	۵۴۱	(45) محمد بن عبدالہادی
۵۳۸	(71) محمد بن خلف	۵۴۳	(46) محمد بن ابراہیم بن یحییٰ بن اسحاق بن جیاد
۵۳۸	(72) محمد بن داؤد بن سلیمان	۵۴۳	(47) محمد بن ابراہیم بن صالح بن دینار
۵۳۸	(73) محمد بن رجاہ سعدی	۵۴۳	(48) محمد بن ابراہیم بن زیاد بن عبداللہ
۵۳۸	(74) محمد بن ابورجاہ خراسانی	۵۴۳	(49) محمد بن ولید بن ابان بن حیان
۵۳۸	(75) محمد بن سلام	۵۴۳	(50) محمد بن احمد بن علی بن عبدک رازی
۵۳۹	(76) محمد بن سعید بن حم	۵۴۳	(51) محمد بن احمد بن موسیٰ
۵۳۹	(77) محمد بن سماعہ	۵۴۳	(52) محمد بن احمد بن حامد کندی بخاری
۵۳۹	(78) محمد بن شجاع	۵۴۳	(53) محمد بن احمد بن محمد بن احمد
۵۵۰	(79) محمد بن شوکان بن نافع	۵۴۳	(54) محمد بن احمد بن محمد
۵۵۰	(80) محمد بن صدقہ بن محمد بن مسروق	۵۴۵	(55) محمد بن احمد بن ابوالعوام
۵۵۰	(81) محمد بن صالح بن علی	۵۴۵	(56) محمد بن احمد بن محمد بن صاعد
۵۵۰	(82) محمد بن عمر سدوسی	۵۴۵	(57) محمد بن احمد بن یعقوب بن شیبہ بن صلت
۵۵۰	(83) محمد بن عمر بن واقد	۵۴۵	(58) محمد بن احمد بن حماد
۵۵۱	(84) محمد بن عبدالرحمن بن جعفر بن شہام	۵۴۵	(59) محمد بن اسحاق بن ابراہیم



صفحہ	اسماء رواۃ	صفحہ	اسماء رواۃ
۵۵۶	(110) محمد بن محمد بن ازہری، سعید بن ابوسویٰ اشعری.....	۵۵۱	(85) محمد بن عبداللہ بن محمد بن صالح.....
۵۵۷	(111) حضرت ابراہیمؑ.....	۵۵۱	(86) محمد بن عبدالماتیٰ بن احمد.....
۵۵۷	(112) حضرت ابراہیم بن نعیم بن نحاسؑ.....	۵۵۱	(87) محمد بن احمد بن علی.....
۵۵۷	(113) حضرت ابراہیم بن قیس کندیؑ.....	۵۵۲	(88) محمد بن عباد بن موسیٰ بن راشد عسکلی.....
۵۵۷	(114) ابراہیم بن یزید بن عمرو.....	۵۵۲	(89) محمد بن عباد بن زریقان.....
۵۵۸	(115) ابراہیم بن منشر بن اجدع.....	۵۵۲	(90) محمد بن عبداللہ بن احمد بن خالد.....
۵۵۸	(116) ابراہیم بن عبدالرحمن بن اسماعیل.....	۵۵۲	(91) محمد بن عبدالملک بن عبدالقادر بن اسد بن مسلم.....
۵۵۸	(117) ابراہیم بن مسلم، جہری.....	۵۵۲	(92) محمد بن عبدالملک بن حسین بن خیرون.....
۵۵۸	(118) ابراہیم بن مہاجر بجلی کوفی.....	۵۵۳	(93) محمد بن عبداللہ بن دینار.....
۵۵۹	(119) اسماعیل بن مسلم کفی.....	۵۵۳	(94) محمد بن علی بن محمد.....
۵۵۹	(120) اسماعیل بن عبدالملک کفی.....	۵۵۳	(95) محمد بن عبداللہ بن اسحاق بن ابراہیم خراسانی.....
۵۵۹	(121) اسماعیل بن ربیعہ بن عمرو بن سعید بن العاص.....	۵۵۳	(96) محمد بن علی بن حسن بن محمد بن ابوعثمان.....
۵۵۹	(122) اسماعیل بن ابوالخالد.....	۵۵۳	(97) محمد بن عبدالخالق بن احمد.....
۵۵۹	(123) ایوب بن ابویوسف، ابوبکر.....	۵۵۳	(98) محمد بن عثمان بن کرامہ.....
۵۶۰	(124) ایوب بن عقبہ.....	۵۵۳	(99) محمد بن عبدالملک بن محمد بن عبداللہ بن بشران.....
۵۶۰	(125) ایوب بن عائذ طائی.....	۵۵۳	(100) محمد بن عبدالواحد بن علی بن ابراہیم بن روزبہ.....
۵۶۰	(126) اسحاق بن سلیمان رازی.....	۵۵۳	(101) محمد بن عبداللہ ابوبکر.....
۵۶۰	(127) ابراہیم بن محمد.....	۵۵۳	(102) محمد بن ناصر بن محمد بن علی بن عمر ابوفضل.....
۵۶۰	(128) ابراہیم بن میمون.....	۵۵۵	(103) محمد بن عباس بن فضل ابوبکر بن زرارہ.....
۵۶۱	(129) ابراہیم بن طہمان خراسانی.....	۵۵۵	(104) محمد بن عمر بن حسین بن خطاب.....
۵۶۱	(130) ابراہیم بن ایوب طبری.....	۵۵۵	(105) محمد بن فضل بن عطیہ بن عمر بن خلف ابوعبداللہ.....
۵۶۱	(131) ابراہیم بن جراح.....	۵۵۵	(106) محمد بن قاسم بن اسحاق بن اسماعیل بن صلت.....
۵۶۲	(132) ابراہیم بن مختار.....	۵۵۶	(107) محمد بن محمد بن عثمان بن عمران.....
۵۶۲	(133) اسماعیل بن عیاش بن عصبیہ.....	۵۵۶	(108) محمد بن محمد بن سلیمان.....
۵۶۲	(134) ابراہیم بن سعید بن ابراہیم.....	۵۵۶	(109) محمد بن سلیمان بن حارث.....

صفحہ	اسماء و رواۃ	صفحہ	اسماء و رواۃ
۵۶۸	(160) احمد بن محمد بن خالد بن علی	۵۶۲	(135) ابراہیم بن عبد الرحمن خوارزمی
۵۶۸	(161) ابراہیم بن احمد بن محمد بن عبد اللہ	۵۶۲	(136) اسماعیل بن ابویزیاد
۵۶۸	(162) ابراہیم بن اسحاق بن ابراہیم	۵۶۳	(137) اسماعیل بن موسیٰ
۵۶۹	(163) ابراہیم بن علی بن حسن	۵۶۳	(138) اسماعیل بن یحییٰ بن عبد اللہ
۵۶۹	(164) ابراہیم بن محمد مہدی بن عبد اللہ	۵۶۳	(139) اسحاق بن یوسف بن محمد
۵۶۹	(165) ابراہیم بن اسحاق بن قیس	۵۶۳	(140) اسحاق بن حاجب بن ثابت العدل
۵۶۹	(166) ابراہیم بن محمد بن جعفر بن خالد	۵۶۳	(141) اسحاق بن سلیمان خراسانی
۵۷۰	(167) ابراہیم بن ولید بن ایوب	۵۶۳	(142) اسحاق بن بشر بخاری
۵۷۰	(168) ابراہیم بن حجاج	۵۶۳	(143) اسباط بن محمد بن عبد الرحمن
۵۷۰	(169) ابراہیم بن منصور بن موسیٰ سامری	۵۶۳	(144) اسد بن عمرو بن عامر
۵۷۰	(170) ابراہیم بن احمد بن عبد اللہ	۵۶۵	(145) ابوبکر بن عیاش
۵۷۰	(171) ابراہیم بن حسین ہمدانی	۵۶۵	(146) اسراخیل بن یونس بن ابواسحاق سمعی
۵۷۰	(172) ابراہیم بن اسماعیل	۵۶۵	(147) ابان بن ابوعیاش
۵۷۱	(173) احمد ناصر لدین اللہ	۵۶۶	(148) ایوب بن ہانی
۵۷۱	(174) احمد بن حنبل (امام)	۵۶۶	(149) احمد ابن ابی ظبیہ
۵۷۲	(175) احمد بن عبد اللہ بن احمد	۵۶۶	(150) اسماعیل بن ملحان
۵۷۲	(176) احمد بن محمد بن احمد بن غالب ابوبکر خوارزمی	۵۶۶	(151) اسماعیل نسوی
۵۷۲	(177) احمد بن محمد بن یوسف بن محمد بن دست	۵۶۶	(152) اسماعیل بن یزاع سامری
۵۷۲	(178) احمد بن علی (خطیب بغدادی)	۵۶۶	(153) اسماعیل بن علی بن
۵۷۳	(179) احمد بن محمد بن صلت بن مغلس حمانی	۵۶۶	(154) اخضر بن حکیم
۵۷۳	(180) احمد بن محمد بن بشر	۵۶۶	(155) اللیح بن طلحہ
۵۷۳	(181) احمد بن محمد بن سعید بن عبد الرحمن	۵۶۶	(156) ابراہیم بن سعید
۵۷۴	(182) احمد بن حسن بن ثیرون	۵۶۶	(157) ابیض بن الاغر
۵۷۴	(183) احمد بن محمد بن علی قصری	۵۶۷	(158) اسحاق بن بشر بن محمد
۵۷۵	(184) احمد بن عمر بن مرتب	۵۶۷	(159) احمد بن عبد اللہ بن احمد

صفحہ	اسماء و رواة	صفحہ	اسماء و رواة
۵۸۱	..... (210) احمد بن محمد بن احمد بن منصور	۵۷۵	..... (185) احمد بن عمر
۵۸۱	..... (211) احمد بن داؤد بن یزید بن مہلبان	۵۷۵	..... (186) احمد بن حسن بن محمد
۵۸۲	..... (212) احمد بن محمد بن شعیب بن صالح بن حسین	۵۷۵	..... (187) احمد بن یحییٰ بن ابراہیم
۵۸۲	..... (213) احمد بن عبد الجبار بن احمد بن قاسم بن احمد	۵۷۶	..... (188) احمد بن احمد بن عبد الواحد
۵۸۲	..... (214) احمد بن حسن بن احمد بن حسن بن محمد بن خدا داد	۵۷۶	..... (189) احمد بن منصور بن سيار بن معارک
۵۸۳	..... (215) اسماعیل بن حماد بن امام ابو حنیفہ	۵۷۶	..... (190) احمد بن جعفر بن حمدان بن مالک قطعی
۵۸۳	..... (216) اسحاق بن ابواسر ائیل ابراہیم	۵۷۶	..... (191) احمد بن علی بن محمد بن احمد بن محلی
۵۸۳	..... (217) اسحاق بن عبد اللہ بن ابراہیم	۵۷۷	..... (192) احمد بن محمد بن اسحاق
۵۸۳	..... (218) اسحاق بن ابراہیم بن حاتم انباری	۵۷۷	..... (193) احمد بن عبد اللہ بن نصر بن کھر
۵۸۳	..... (219) اسحاق بن محمد بن مروان	۵۷۷	..... (194) احمد بن یحییٰ بن جمہور خشاب
۵۸۳	..... (220) ادريس بن علی مؤدب	۵۷۷	..... (195) احمد بن قاسم بن حسن مقری
۵۸۳	..... (221) اسماعیل بن احمد بن عمر بن اشعث	۵۷۷	..... (196) احمد بن صالح
۵۸۵	..... (222) حضرت بلال بن رباح ؓ	۵۷۸	..... (197) احمد بن عبد اللہ بن محمد
۵۸۵	..... (223) حضرت براء بن عازب ؓ	۵۷۸	..... (198) احمد بن عبد اللہ بن زیاد
۵۸۵	..... (224) حضرت بریدہ بن حبیب بن عبد اللہ	۵۷۸	..... (199) احمد بن عبد الجبار سکر ی بغدادی
۵۸۶	..... (225) بہز بن حکیم بن معاویہ بن حیدہ	۵۷۸	..... (200) احمد بن عبد الجبار عطار دی
۵۸۶	..... (226) بیان بن بشر	۵۷۹	..... (201) احمد بن محمد بن زیاد بن ایوب
۵۸۶	..... (227) بکر بن عبد اللہ بن عمرو بن ہلال	۵۷۹	..... (202) احمد بن محمد بن عبد اللہ بن زیاد قطان
۵۸۶	..... (228) بکر بن خنیس	۵۷۹	..... (203) احمد بن حارث بن عبد اللہ بن ہبل
۵۸۶	..... (229) بشر بن مفضل بن لاحق	۵۷۹	..... (203) احمد بن محمد بن ابراہیم بن سلفہ
۵۸۷	..... (230) بکیر بن معروف	۵۸۰	..... (205) احمد بن عمر بن محمد بن عبد اللہ
۵۸۷	..... (231) بلال بن ابواللال مرداس نزاری	۵۸۱	..... (206) احمد بن محمد بن علی
۵۸۷	..... (232) بشر بن زیاد	۵۸۱	..... (207) احمد بن تمیم
۵۸۷	..... (233) بشر بن قیراط	۵۸۱	..... (208) احمد بن محمد بن یوسف بن سلیمان
۵۸۷	..... (234) بقیہ بن ولید	۵۸۱	..... (209) احمد بن سعید بن ابراہیم

صفحہ	اسماء و رواة	صفحہ	اسماء و رواة
۵۹۵	جعفر بن محمد بن احمد بن ولید باقلانی..... (260)	۵۸۸	(235) بشر بن موسیٰ بن صالح
۵۹۵	جعفر بن محمد بن حسن بن ولید بن سکین..... (261)	۵۸۸	(236) بشر بن ولید قاضی
۵۹۵	جعفر بن علی بن اہل حافظ..... (262)	۵۸۹	(237) بدر بن یثیم بن خلف
۵۹۵	جعفر بن محمد..... (263)	۵۹۰	(238) حضرت تیمم بن اوس دارمی <small>رضی اللہ عنہ</small> (صحابی رسول)
۵۹۶	جعفر بن احمد بن حسین..... (264)	۵۹۰	(239) تیمم بن سلمہ سلمیٰ کوفی
۵۹۷	حضرت امام حسن بن علی بن ابوطالب <small>رضی اللہ عنہ</small> ..... (265)	۵۹۰	(240) تمام بن مسکین
۵۹۷	حضرت امام حسین بن علی بن ابوطالب <small>رضی اللہ عنہ</small> ..... (266)	۵۹۱	(241) تیمم بن منصر
۵۹۷	حضرت حذیفہ بن یمان <small>رضی اللہ عنہ</small> (صحابی رسول)..... (267)	۵۹۱	(242) حضرت ثابت بن قیس بن شماس (صحابی رسول)
۵۹۷	(268) حسان بن ثابت <small>رضی اللہ عنہ</small> (صحابی رسول)..... (268)	۵۹۱	(243) حضرت ثعلبہ بن حکم (صحابی رسول)
۵۹۸	(269) ام المومنین سیدہ حفصہ بنت عمر <small>رضی اللہ عنہا</small> ..... (269)	۵۹۱	(244) ثابت بن ابوندار بن ابراہیم بن بندار
۵۹۸	(270) حسن بن ابوجسن بصری..... (270)	۵۹۲	(245) حضرت جریر بن عبداللہ <small>رضی اللہ عنہ</small> (صحابی رسول)
۵۹۸	(271) حمید بن عبدالرحمن..... (271)	۵۹۲	(246) حضرت جابر بن سرہ <small>رضی اللہ عنہ</small> (صحابی رسول)
۵۹۸	(272) حارث بن مغیرہ بن ابوزباب..... (272)	۵۹۲	(247) حضرت جنید بن عبداللہ <small>رضی اللہ عنہ</small> (صحابی رسول)
۵۹۹	(273) حسن بن حسن بن علی بن ابوطالب..... (273)	۵۹۲	(248) جعفر بن محمد بن علی (امام جعفر صادق)
۵۹۹	(274) حسن بن محمد بن علی بن ابوطالب..... (274)	۵۹۲	(249) حضرت جعفر طیار بن ابوطالب
۵۹۹	(275) حسن بن سعد بن معبد..... (275)	۵۹۳	(250) جبلة بن حکیم
۵۹۹	(276) حسن بن عبدالرحمن سلمی..... (276)	۵۹۳	(251) جواب بن عبداللہ تمیمی
۵۹۹	(277) حسن بن عبداللہ بن مالک بن حورث لیشی..... (277)	۵۹۳	(252) جامع بن ابوراشد
۵۹۹	(278) حمید بن قیس طویل..... (278)	۵۹۳	(253) جوہر بن سعید کوفی
۶۰۰	(279) حماد بن ابوسلیمان..... (279)	۵۹۳	(254) جامع بن شداد
۶۰۰	(280) حکم بن عتیہ..... (280)	۵۹۳	(255) جنادہ بن سلم
۶۰۰	(281) حارث بن عبدالرحمن..... (281)	۵۹۳	(256) جارود بن یزید
۶۰۱	(282) حجاج بن ارطاة..... (282)	۵۹۳	(257) جریر بن عبدالحمید
۶۰۱	(283) حبیب بن ابوعمرہ 'قصاب'..... (283)	۵۹۳	(258) جعفر بن عون
۶۰۱	(284) حبیب بن ابوزنوب..... (284)	۵۹۵	(259) جریر بن حازم

صفحہ	اسماء رواۃ	صفحہ	اسماء رواۃ
۲۰۷	حسن بن رشید..... (310)	۲۰۱	حکیم بن جبیر (285)
۲۰۷	حسن بن سہیب..... (311)	۲۰۲	حارث بن سوید (286)
۲۰۸	حسن بن زیاد ابو علی لؤلؤی..... (312)	۲۰۲	حمران بن ابان (287)
۲۰۸	حماد بن ابوصفیفہ..... (313)	۲۰۲	حبیر بن عوفی (288)
۲۰۸	حسین بن محمد بن خسرو طنجی..... (314)	۲۰۲	حزقوش بن بشر (289)
۲۰۹	حسن بن حسن شاذان..... (315)	۲۰۳	حماد بن زید..... (290)
۲۰۹	حسن بن حسین بن عباس..... (316)	۲۰۳	حماد بن اسامہ..... (291)
۲۰۹	حارث بن ابواسامہ..... (317)	۲۰۳	حماد بن زید نصیبی (292)
۲۱۰	حسن بن خلیل..... (318)	۲۰۳	حماد بن یحییٰ (293)
۲۱۰	حسن بن ابواحوص..... (319)	۲۰۳	حسن بن صالح بن جی (294)
۲۱۰	حسن بن غیاث..... (320)	۲۰۳	حسن بن عمارہ..... (295)
۲۱۰	حسن بن صباح..... (321)	۲۰۳	حفص بن غیاث..... (296)
۲۱۱	حسن بن عرفہ بن زید عبدی..... (322)	۲۰۳	حاتم بن اسماعیل..... (297)
۲۱۱	حسین بن شاکر..... (323)	۲۰۵	حسان بن ابراہیم کرمانی (298)
۲۱۱	حسین بن اسماعیل محالی..... (324)	۲۰۵	حمزہ بن حبیب مقری..... (299)
۲۱۲	حسین بن جعفر سلمانی..... (325)	۲۰۵	حمید بن عبد الرحمن..... (300)
۲۱۲	حسین بن حریش..... (326)	۲۰۵	حسن بن حسن بن عطیہ..... (301)
۲۱۲	حسین بن حسن بن عطیہ بن سعد بن جناہ..... (327)	۲۰۵	حکیم بن زید..... (302)
۲۱۲	حسین بن علی بن محمد بن جعفر..... (328)	۲۰۶	حسن بن فرات..... (303)
۲۱۳	حسین بن یوسف..... (329)	۲۰۶	حبان بن سلیمان..... (304)
۲۱۳	حسین بن یوسف بن علی..... (330)	۲۰۶	حسین بن ولید..... (305)
۲۱۳	حمید بن ربیع بن محمد بن مالک بن محمد بن عبد اللہ..... (331)	۲۰۶	حسن بن حر..... (306)
۲۱۳	حسین بن عبد اللہ بن احمد بن حسین..... (332)	۲۰۷	حریش بن بہمان..... (307)
۲۱۳	حسین بن محمد بن بن معقل..... (333)	۲۰۷	حسن بن بشر..... (308)
۲۱۳	حکم بن عبد اللہ..... (334)	۲۰۷	حسن بن علوان..... (309)

صفحہ	اسماء رواة	صفحہ	اسماء رواة
۶۲۱	..... (361) داؤد بن محمد	۶۱۳	..... (335) حسین بن حسین انطاکی
۶۲۲	..... (362) داؤد بن رشید خورازی	۶۱۳	..... (337) خالد بن عاتقہ
۶۲۲	..... (363) داؤد بن علیہ	۶۱۵	..... (338) خالد بن سعید
۶۲۲	..... (364) داؤد مسار	۶۱۵	..... (339) حسیف بن عبدالرحمن
۶۲۳	..... (365) حضرت ابو ذر غفاری <small>رضی اللہ عنہ</small> (صحابی رسول)	۶۱۵	..... (340) خالد بن عبید
۶۲۳	..... (366) ذر عمرانی	۶۱۵	..... (341) خالد بن عراق بن مالک
۶۲۳	..... (367) ذر بن زیاد مدنی	۶۱۶	..... (342) خالد بن عبداللہ واسطی
۶۲۴	..... (368) ذاکر بن کامل بن حسین بن محمد بن عمر خفاف	۶۱۶	..... (343) خالد بن خدّاش
۶۲۵	..... (369) حضرت رافع بن خدیج <small>رضی اللہ عنہ</small> (صحابی رسول)	۶۱۷	..... (344) خالد بن سلیمان
۶۲۵	..... (370) ربیع بن حراش	۶۱۷	..... (345) خلف بن خلیفہ بن صاعد بن یرام
۶۲۶	..... (371) ربیعہ الرائی بن ابو عبدالرحمن	۶۱۷	..... (346) خارجہ بن مصعب
۶۲۶	..... (372) رباح کوفی	۶۱۸	..... (347) خارجہ بن عبداللہ بن سعد بن ابو قاص
۶۲۶	..... (373) رباح بن زید	۶۱۸	..... (348) خاقان بن حجاج
۶۲۶	..... (374) ربیع بن سبرہ بن معبد جہنی	۶۱۸	..... (349) خلف بن یاسین بن معاذ زیات
۶۲۷	..... (375) ربیع بن یونس	۶۱۸	..... (350) خوئل صفار
۶۲۷	..... (376) رزق اللہ بن عبد الوہاب	۶۱۸	..... (351) خالد بن عبدالرحمن بن کبیر سلمی
۶۲۸	..... (377) حضرت زید بن ثابت انصاری <small>رضی اللہ عنہ</small> (صحابی رسول)	۶۱۸	..... (352) خالد بن صبیح خیلانی شامی
۶۲۸	..... (378) حضرت زید بن حارثہ <small>رضی اللہ عنہ</small> (صحابی رسول)	۶۱۹	..... (353) خالد بن علی کلاعی
۶۲۹	..... (379) زید بن علی بن حسین (امام زید)	۶۱۹	..... (354) خلاد بن یحییٰ
۶۲۹	..... (380) زید بن صوحان عبدی	۶۱۹	..... (355) خلف بن ہشام مقری
۶۲۹	..... (381) زید بن اسلم	۶۱۹	..... (356) خالد بن عبداللہ
۶۳۰	..... (382) زید بن ابویسہ کوفی	۶۲۰	..... (357) داؤد بن زبیر بن عوام
۶۳۰	..... (383) زید بن حارثہ	۶۲۰	..... (358) داؤد بن نصیر
۶۳۰	..... (384) زید بن ولید	۶۲۱	..... (359) داؤد بن عبدالرحمن
۶۳۰	..... (385) زیاد بن علاقہ <small>رضی اللہ عنہ</small> کوفی	۶۲۱	..... (360) داؤد بن زریقان

صفحہ	اسماء رواة	صفحہ	اسماء رواة
۶۳۸	..... حضرت سعد بن عبادہ <small>رضی اللہ عنہ</small> (411)	۶۳۱	..... (386) زیاد بن مسیرہ
۶۳۸	..... سالم بن عبد اللہ بن عمر بن خطاب ابو عمر قرشی مدنی (412)	۶۳۱	..... (387) زیاد بن کلیب
۶۳۸	..... سعید بن مسروق (413)	۶۳۱	..... (388) زیاد بن حدیر
۶۳۹	..... سلمان ابو حازم (414)	۶۳۱	..... (389) زربن حمیش
۶۳۹	..... سلیمان بن بشار (415)	۶۳۱	..... (390) زبیر بن عدری
۶۳۹	..... سلمہ بن کہیل (416)	۶۳۲	..... (391) زید بن وہب
۶۳۹	..... سلیمان بن ابوسلیمان (417)	۶۳۲	..... (392) زید بن خلیدہ سکرکی کوفی
۶۳۹	..... سلمہ بن غیبط بن شریط بن انس (418)	۶۳۲	..... (393) زکریا بن ابوزائدہ
۶۴۰	..... سالم بن عثمان افسس ہجرزی (419)	۶۳۳	..... (394) زبیر بن معاویہ بن حدیق بن رطل
۶۴۰	..... سلیمان بن مہران اعمش (420)	۶۳۳	..... (395) زائدہ بن قدامہ
۶۴۰	..... سعید بن ابوسعید مرقری (421)	۶۳۳	..... (396) زافر بن ابوسلیمان
۶۴۰	..... سعید بن مرزبان (422)	۶۳۳	..... (397) زید بن حباب بن حسن
۶۴۰	..... سلیم کوفی (423)	۶۳۴	..... (398) زبیر بن سعید
۶۴۱	..... سماک بن حرب کوفی (424)	۶۳۴	..... (399) زکریا بن ابوقتیق
۶۴۱	..... سعید بن جبیر بن ہشام (425)	۶۳۴	..... (400) زبیر بن حرب
۶۴۱	..... سلمہ بن تمام (426)	۶۳۵	..... (401) زفر بن ہذیل
۶۴۱	..... سلیمان بن بریدہ بن حصیب سلمی (427)	۶۳۵	..... (402) زیاد بن حسن بن فرات
۶۴۲	..... سفیان بن سعید (428)	۶۳۵	..... (403) زیدان بن محمد
۶۴۲	..... سفیان بن عیینہ (429)	۶۳۵	..... (404) زاہر بن طاہر بن محمد بن احمد بن یوسف
۶۴۳	..... سعید بن ابو عروہ (430)	۶۳۶	..... (405) زید بن حسن بن زید بن حسن
۶۴۳	..... سعید بن اوس بن ایوب انصاری (431)	۶۳۷	..... (406) حضرت سعد بن ابی وقاص <small>رضی اللہ عنہ</small> (صحابی رسول)
۶۴۳	..... سعید بن سنان (432)	۶۳۷	..... (407) حضرت سلیمان بن ربیعہ <small>رضی اللہ عنہ</small> (صحابی رسول)
۶۴۳	..... سعید بن حکم بن ابومریم (433)	۶۳۷	..... (408) حضرت سمرہ بن جندب <small>رضی اللہ عنہ</small> (صحابی رسول)
۶۴۳	..... سعید بن محمد (434)	۶۳۷	..... (409) حضرت سمرہ بن مالک <small>رضی اللہ عنہ</small> (صحابی رسول)
۶۴۳	..... سعید بن موسیٰ (435)	۶۳۸	..... (410) سیدہ سبیحہ بنت حارث <small>رضی اللہ عنہا</small> (صحابیہ رسول)

صفحہ	اسماء و رواۃ	صفحہ	اسماء و رواۃ
۶۵۱	..... شیام بن عبد الرحمن (461)	۶۴۳	..... سعید بن سلمہ بن ہشام (436)
۶۵۱	..... شرحبیل بن سعید (462)	۶۴۳	..... سعید بن صلت (437)
۶۵۲	..... شرحبیل بن مسلم (463)	۶۴۳	..... سلیمان بن عمرو بن احوص (438)
۶۵۲	..... شیبہ بن عدی بن مساور (464)	۶۴۵	..... سلیمان بن مسلم (439)
۶۵۲	..... شریک بن عبد اللہ (465)	۶۴۵	..... سلیمان بن حیان (440)
۶۵۳	..... شعبہ بن حجاج بن ورد بن بسطام عسکری (466)	۶۴۵	..... سلیمان بن عمرو بن عمر غنصی (441)
۶۵۳	..... شعیب بن ایوب بن زریق (467)	۶۴۵	..... سوید بن عبد العزیز دمشقی (442)
۶۵۳	..... شعیب بن حرب (468)	۶۴۵	..... سنان بن ہارون برجی (443)
۶۵۳	..... شعیب بن اسحاق (469)	۶۴۶	..... سابق بربری (444)
۶۵۳	..... شجاع بن ولید بن قیس (470)	۶۴۶	..... سالم بن سالم (445)
۶۵۵	..... شباہ بن سوار (471)	۶۴۶	..... سعید بن ابوجہم (446)
۶۵۶	..... حضرت صحر غامدی <small>رضی اللہ عنہ</small> (صحابی رسول) (472)	۶۴۷	..... سعید بن اسماعیل (447)
۶۵۶	..... حضرت صفوان بن عسال مرادی <small>رضی اللہ عنہ</small> (473)	۶۴۷	..... سعید بن قاسم بن علاء بن خالد (448)
۶۵۶	..... حضرت صفوان بن معطل سلمی <small>رضی اللہ عنہ</small> (474)	۶۴۷	..... سلیمان بن داؤد (449)
۶۵۷	..... صبی بن معد (475)	۶۴۷	..... سلیمان بن بشر (450)
۶۵۷	..... صالح بن بیان ثقفی (476)	۶۴۸	..... سلیمان بن حرب (451)
۶۵۷	..... صالح بن زفر (477)	۶۴۸	..... سہل بن احمد بن عثمان (452)
۶۵۷	..... صلت بن بہرام (478)	۶۴۸	..... سوید بن سعید بن سہل بن شہر یار (453)
۶۵۷	..... صلت بن حجاج (479)	۶۴۹	..... سوادہ بن علی بن جابر بن سوادہ (454)
۶۵۸	..... صلت بن علاء (480)	۶۴۹	..... سوار بن عبد اللہ بن قدامہ (455)
۶۵۸	..... صباح بن محارب (481)	۶۵۰	..... شرحبیل بن ہانی بن یزید بن کعب حارثی (456)
۶۵۸	..... صالح بن احمد بن یونس (482)	۶۵۰	..... شرحبیل بن حارث (قاضی شرحبیل) (457)
۶۵۸	..... صالح بن محمد بن نصر (483)	۶۵۰	..... شقیق بن سلمہ (458)
۶۵۸	..... صالح بن محمد بن عمر (484)	۶۵۱	..... شداد بن عبد اللہ (459)
۶۶۰	..... ضمیرہ بن حبیب بن صہیب (485)	۶۵۱	..... شداد بن عبد اللہ (460)



صفحہ	اسماء و رواة	صفحہ	اسماء و رواة
۲۶۹	حضرت عطیہ قرظیؓ	۲۶۰	(486) ضحاک بن مخلد
۲۶۹	حضرت عرفجہ بن ضریحؓ	۲۶۰	(487) ضحاک بن حمزہ
۲۶۹	عمرو بن حریش	۲۶۰	(488) ضحاک بن مسافر
۲۶۹	عبداللہ بن ابوقادہ	۲۶۰	(489) ضرار
۲۶۹	(515) (عبداللہ) ابو عبدالرحمن سلمی	۲۶۱	(490) حضرت طلحہ بن عبداللہؓ (صحابی رسول)
۲۷۰	حضرت (عبداللہ) ابو ہریرہؓ	۲۶۱	(491) طاؤس بن عبداللہ یمانی
۲۷۰	(517) (عبداللہ) ابوسلمہ بن عبدالرحمن	۲۶۱	(492) طریف بن شہاب
۲۷۰	(518) عتاب بن اسید قرظی مکی	۲۶۱	(493) طلحہ بن مصرف
۲۷۰	(519) عبداللہ بن شداد بن ہاد	۲۶۲	(494) طلحہ بن نافع
۲۷۱	(520) عبدالرحمن بن سابط	۲۶۲	(495) طلحہ بن سنان یامی
۲۷۱	(521) عمر لیس بن عرقوب	۲۶۲	(496) طلح بن حبیب
۲۷۱	(522) عمارہ بن ضریر	۲۶۲	(497) طارق بن شہاب
۲۷۱	(523) عطاء بن ابی رباح	۲۶۳	(498) طاہر بن محمد بن حویہ
۲۷۱	(524) عکرمہ	۲۶۳	(499) طریف بن عبداللہ
۲۷۲	(525) عمرو بن دینار	۲۶۳	(500) طلحہ بن محمد جعفر شاہد عدل، ابوالقاسم
۲۷۲	(526) عطاء بن یسار	۲۶۳	(501) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ (صحابی رسول)
۲۷۲	(527) عبدالرحمن بن ہرمز	۲۶۵	(502) حضرت عبداللہ بن عباسؓ (صحابی رسول)
۲۷۳	(528) عبداللہ بن دینار	۲۶۵	(503) حضرت عبداللہ بن عمرؓ (صحابی رسول)
۲۷۳	(529) عبد الملک بن عیسر	۲۶۵	(504) حضرت (عبداللہ) ابوبکرؓ (صحابی رسول)
۲۷۳	(530) عامر شععی	۲۶۶	(505) حضرت عمر بن خطابؓ (صحابی رسول)
۲۷۳	(531) علی بن آقروادعی کوفی	۲۶۶	(506) حضرت عثمان بن عفانؓ (صحابی رسول)
۲۷۳	(532) عطیہ بن سعد حنفی	۲۶۷	(507) حضرت علی بن ابوطالبؓ (صحابی رسول)
۲۷۳	(533) عطاء بن سائب بن یزید	۲۶۷	(508) ام المؤمنین سیدہ عائشہؓ
۲۷۳	(534) علقمہ بن مرشد	۲۶۸	(509) حضرت عبدالرحمن بن ابی زبئی
۲۷۳	(535) عبدالعزیز بن رفیع	۲۶۸	(510) حضرت عبداللہ بن مغفلؓ

صفحہ	اسماء و رواۃ	صفحہ	اسماء و رواۃ
۶۷۹	عبداللہ بن حسن بن حسن بن علی بن ابوطالب.....	۶۷۳	عبدالکریم بن ابو مخارق.....
۶۸۰	عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابوالحسن.....	۶۷۵	عطاء بن عبداللہ بن مویب مدنی.....
۶۸۰	عمار بن عبداللہ بن یسار جعفی.....	۶۷۵	عمرو بن عبداللہ.....
۶۸۰	عامر ابو بردہ اشعری.....	۶۷۵	عبداللہ بن خلیفہ.....
۶۸۰	عمرو بن عبید بن باب بصری.....	۶۷۵	علی بن عبداللہ بن عقبہ بن مسعود.....
۶۸۱	عمران بن عمیر.....	۶۷۶	عثمان بن عاصم.....
۶۸۱	عبداللہ بن سعید بن ابوسعید مخزومی.....	۶۷۶	عدی بن ثابت.....
۶۸۱	عیسیٰ بن مہابان.....	۶۷۶	عاصم بن کلیب بن شہاب جرمی کوفی.....
۶۸۱	عبدالرحمن بن عبداللہ بن عقبہ بن مسعود.....	۶۷۶	(علی بن حسن) ابوالحسن زراد.....
۶۸۱	عثمان بن راشد.....	۶۷۶	عبداللہ بن ابوزیاد.....
۶۸۲	عون بن عبداللہ بن عقبہ بن مسعود.....	۶۷۷	عبدالملک بن ایاس شیبانی اعمور.....
۶۸۲	عون بن ابی حنیفہ.....	۶۷۷	عبدالکریم بن معقل.....
۶۸۲	عقبہ بن عبداللہ بن عقبہ بن مسعود.....	۶۷۷	عبدالرحمن بن حزم.....
۶۸۲	عراک بن مالک فزاری.....	۶۷۷	عبدالاعلیٰ تمیمی.....
۶۸۲	عبداللہ بن مبارک.....	۶۷۷	عبداللہ بن علی بن حسن بن علی بن ابوطالب.....
۶۸۳	علی بن صالح بن حنی.....	۶۷۷	عمرو بن شعیب.....
۶۸۳	عیسیٰ بن یونس بن ابواسحاق.....	۶۷۸	عمرو بن مرہ.....
۶۸۳	علی بن مسہر.....	۶۷۸	عاصم بن ابونجود.....
۶۸۳	عبداللہ بن یزید بن عبدالرحمن اودی کوفی.....	۶۷۸	عطیہ بن حارث.....
۶۸۳	عبداللہ بن نمیر.....	۶۷۸	عامر بن سمط حرانی.....
۶۸۳	عبدالحمید حمیدی حمانی.....	۶۷۸	عبیدہ بن مقبب ضحی.....
۶۸۵	عبدالرحمن بن محمد حارثی.....	۶۷۹	عاصم احول.....
۶۸۵	ابوبکر بن ابوشیبہ.....	۶۷۹	عطاء بن عجلان بصری.....
۶۸۵	علی بن ہاشم.....	۶۷۹	علی بن عامر.....
۶۸۵	عمرو و عتقری.....	۶۷۹	عبادہ بن رفاعہ بن رافع.....

صفحہ	اسماء رواۃ	صفحہ	اسماء رواۃ
۶۹۱	عبداللہ بن زبیر (612)	۶۸۵	(587) عاتز بن حبیب ہروی
۶۹۱	علی بن مجاہد (613)	۶۸۶	(588) عبداللہ بن زیاد کوفی
۶۹۱	عمر بن عثمان (614)	۶۸۶	(589) عبد ربیع
۶۹۱	عبداللہ بن ولید (615)	۶۸۶	(590) عبدالملک
۶۹۱	علاء بن محمد بن حسان الطائی (616)	۶۸۷	(591) عبداللہ بن عبدالعزیز بن ابورؤاد
۶۹۲	عمر بن سعید بن مسروق (617)	۶۸۷	(592) عبداللہ بن زید مقرئ
۶۹۲	عثمان بن قاسم (618)	۶۸۷	(593) عبداللہ بن عمر عمری
۶۹۲	عمر بن رباح ضریر (619)	۶۸۸	(594) عبدالرزاق (امام)
۶۹۲	عبدالکریم بن عبید اللہ جرسانی (620)	۶۸۸	(595) عبدالرزاق بن سعید بصری
۶۹۲	عبدالواحد بن حماد بخمدی (621)	۶۸۸	(596) عمر بن شہم
۶۹۲	عاصم بن عبداللہ اسدی (622)	۶۸۸	(597) عبداللہ بن داؤد خریمی
۶۹۲	عبدالواہب بن عبد ربیع ثقفی (623)	۶۸۸	(598) عبداللہ بن واقد حرانی
۶۹۳	عمر بن ذر ہدانی (624)	۶۸۹	(599) عفان بن شیبان
۶۹۳	عبداللہ بن شداد (625)	۶۸۹	(600) علی بن عاصم بن مرزوق
۶۹۳	عبدالعزیز تہاوندی (626)	۶۸۹	(601) علاء بن ہارون
۶۹۳	علاء بن حصین (627)	۶۸۹	(602) عبدالواحد بن زیاد
۶۹۳	عبدالملک شامی (628)	۶۸۹	(603) عبداللہ بن حمید بن عبدالرحمن حمیری
۶۹۳	عبداللہ بن زید (629)	۶۹۰	(604) عون بن جعفر معلّم
۶۹۳	عقاب بن محمد شوذب (630)	۶۹۰	(605) عمر بن قاسم بن حبیب تمار
۶۹۳	عمران بن عبید کی (631)	۶۹۰	(606) عبدالواحد بن حبیب بصری
۶۹۳	عمران بن ابراہیم (632)	۶۹۰	(607) عمر بن علی بن مقدم
۶۹۳	عمر بن ایوب موصلی (633)	۶۹۰	(608) عثمان بن زائدہ کوفی
۶۹۳	عبدالرحمن بن ہانی (634)	۶۹۰	(609) علی بن غراب
۶۹۳	عبدالرحیم بن سلیمان رازی خطابی (635)	۶۹۰	(610) عمر بن حبیب بن سوید
۶۹۵	عبدالوارث بن سعید (636)	۶۹۱	(611) عبدالعزیز ترمذی

صفحہ	اسماء و رواة	صفحہ	اسماء و رواة
۷۰۰	عبدالرحمن بن عمر بن احمد بن محمد	۶۹۵	(637) عمر بن حبیب
۷۰۱	عسلی بن ابان	۶۹۵	(638) عبدالوہاب بن نجدہ
۷۰۱	علی بن حسن بن حیان بن عمار	۶۹۵	(639) عمرو بن محج
۷۰۱	(عبداللہ) ابوالقاسم بن صلاح	۶۹۵	(640) عبداللہ بن عثمان بن عظیم
۷۰۱	(عبداللہ) ابن ابی دنیا	۶۹۵	(641) عبدالکیم واسطی
۷۰۲	عبداللہ بن احمد قاضی	۶۹۶	(642) عبدالرحمن بن مالک بن مغول
۷۰۲	علی بن شعیب بزاز	۶۹۶	(643) عسلی بن موسیٰ بخاری
۷۰۲	عبداللہ بن محمد بن شاکر	۶۹۶	(644) عبداللہ بن میمون
۷۰۲	عبداللہ بن یثیم	۶۹۶	(645) عبدالواحد بن زید
۷۰۲	عبداللہ بن ہارون	۶۹۶	(646) عبداللہ بن عون
۷۰۳	عبداللہ بن احمد بن حنبل بن بلال بن راشد	۶۹۷	(647) عباد بن عوام
۷۰۳	علی بن ثنی	۶۹۷	(648) عقیف بن سالم
۷۰۳	علی تسمری	۶۹۷	(649) عبداللہ بن شداد بن الہباد
۷۰۳	علی بن کاس قاضی	۶۹۷	(650) عبداللہ بن ابوجعد اشجعی
۷۰۴	عبدالصمد بن علی	۶۹۸	(651) عاصم بن حمید
۷۰۴	(عبداللہ) ابوالقاسم بغوی	۶۹۸	(652) عاصم بن ضمرہ سلوی کوفی
۷۰۴	علی بن معبد	۶۹۸	(653) عمرو بن میمون اودی
۷۰۴	علی بن عمر (امام دارقطنی)	۶۹۸	(654) عبداللہ بن حارث بن نوفل ہاشمی
۷۰۴	عمر بن احمد (ابن شایین)	۶۹۸	(655) عمران بن مسلم عقی کوفی
۷۰۵	عبدالہبیار	۶۹۹	(656) عروہ بن زبیر بن عوام
۷۰۵	عبدالحمید بن عبداللہ	۶۹۹	(657) علقمہ بن وقاص لیشی مدنی
۷۰۶	علی بن عبداللہ بن عباس بن مغیرہ	۶۹۹	(658) عبدالعزیز بن ابورؤاد
۷۰۶	عثمان بن ابوشیبہ	۶۹۹	(659) (عبداللہ بن حارث)
۷۰۶	علی بن عبدالملک بن عبد ربہ	۷۰۰	(660) (عبداللہ) ابواحمد بن عدی
۷۰۶	علی بن عسلی وزیر	۷۰۰	(661) عبداللہ بن محمد بن حسن خلال

صفحہ	اسماء و رواۃ	صفحہ	اسماء و رواۃ
۷۱۹	قیس بن مسلم (714)	۷۰۷	علی بن عیسیٰ بن علی بن عیسیٰ بن ابان (687)
۷۱۹	قزعاہ (715)	۷۰۷	عبدالرحمن ابن جوزی (688)
۷۱۹	قزعم بن یحییٰ (716)	۷۰۸	عبداللہ بن مبارک بن طالب (689)
۷۱۹	قاسم بن حکم (717)	۷۰۸	عبدالہادی بن محمد بن عبداللہ انصاری (690)
۷۲۰	قاسم بن غصن (718)	۷۰۸	عبدالسلام قزوینی (691)
۷۲۰	قاسم بن معن بن عبداللہ بن مسعود (719)	۷۰۹	عبید اللہ (692)
۷۲۰	قاسم بن غنام (720)	۷۱۰	عبدالوہاب بن مبارک انماطی (693)
۷۲۰	قاسم بن یزید جرمی (721)	۷۱۰	عبدالوہاب بن سکینہ (694)
۷۲۰	قیس بن ربیع (722)	۷۱۱	عبدالغنیث بن زہیر بن علوی ابو العزیز (695)
۷۲۱	قاسم بن مساور جوہری (723)	۷۱۱	عبدالکعیم بن کلیب (696)
۷۲۱	قاسم بن محمد بن عماد (724)	۷۱۳	علی بن عساکر مشقی (697)
۷۲۱	قاسم بن محمد (725)	۷۱۵	غالب بن ہذیل (698)
۷۲۱	قاسم بن ہارون بن جمہور بن منصور (726)	۷۱۵	غیلان (699)
۷۲۱	قاسم بن خالد (727)	۷۱۶	سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا (700)
۷۲۱	قطن بن ابراہیم (728)	۷۱۶	سیدہ فاطمہ بنت حبیب رضی اللہ عنہا (701)
۷۲۳	کعب بن مالک بن ابی کعب بن قیس انصاری (729)	۷۱۶	فرات بن ابوفرات (702)
۷۲۳	کعب الاحبار (730)	۷۱۶	فرات بن یحییٰ ہمدانی کتب کوفی (703)
۷۲۳	کثیر بن جہان (731)	۷۱۶	فضل بن دکین (704)
۷۲۳	کثیر بن ہشام (732)	۷۱۷	فضل بن موسیٰ سینانی مروزی (705)
۷۲۳	کنانہ بن جبلة (733)	۷۱۷	فضیل بن عیاض (صوفی بزرگ) (706)
۷۲۳	کادح الزہاد (734)	۷۱۷	فروخ بن عباده (707)
۷۲۵	لیث بن ابیہیم (735)	۷۱۷	فرخ بن بیان (708)
۷۲۵	لیث بن سعد ابو حارث (736)	۷۱۷	فضل بن قائم (709)
۷۲۵	لیث بن محمد بن لیث بن عبدالرحمن (737)	۷۱۸	فضل بن عباس (710)
۷۲۶	حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ (738)	۷۱۸	حضرت قطیبہ بن مالک رضی اللہ عنہ (711)
۷۲۶	حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ (739)	۷۱۸	قاسم بن عبدالرحمن بن عبداللہ بن مسعود (712)
۷۲۶	سروق بن اجدع (740)	۷۱۸	قاسم بن محمد (713)

صفحہ	اسماء رواۃ	صفحہ	اسماء رواۃ
۷۳۱	معمر بن راشد (768)	۷۲۶	مسروق بن مخرمہ بن نوفل
۷۳۲	معاذ بن عمران موصلی (769)	۷۲۷	منذر ثوری
۷۳۲	مویٰ بن طارق تميمی (770)	۷۲۷	مسلم بن عمران
۷۳۲	مکی بن براجم (771)	۷۲۷	مسلم بن سالم
۷۳۲	مویٰ بن سلیمان (772)	۷۲۷	مسلم بن کیسان
۷۳۲	معتلیٰ بن منصور (773)	۷۲۷	منصور بن معتمر
۷۳۳	مسیب بن شریک (774)	۷۲۸	نحول بن راشد
۷۳۳	میمون بن سیاہ (775)	۷۲۸	معاویہ بن اسحاق بن طلحہ بن عبید اللہ قرشی
۷۳۳	مسروح بن عبد الرحمن (776)	۷۲۸	مسروق ابو مکرمیحی مودب التمیم
۷۳۳	مطلب بن زیاد (777)	۷۲۸	مزاحم بن زفر تميمی کوئی
۷۳۳	مروان جزری (778)	۷۲۸	منصور بن زاذان واسطی
۷۳۳	مصعب بن سلام تميمی (779)	۷۲۸	مویٰ بن ابوعائشہ
۷۳۳	مروان بن معاویہ فزاری (780)	۷۲۹	مویٰ بن سالم ابو جہضم
۷۳۳	مغیرہ بن عبد اللہ (781)	۷۲۹	مبارک بن فضالہ بن ابوامیہ
۷۳۳	مالک بن انس بن ابوعامر (امام مالک) (782)	۷۲۹	منذر بن عبد اللہ بن منذر
۷۳۳	مکرم بن احمد قاضی (783)	۷۲۹	میون بن مہران
۷۳۳	منصور بن عبد المعظم فزاری (784)	۷۲۹	مجالد بن سعید
۷۳۵	مبارک بن عبد الجبار صر فی (785)	۷۳۰	منہال بن خلیفہ
۷۳۵	مویٰ بن سلیمان (786)	۷۳۰	مویٰ بن طلحہ بن عبید اللہ تميمی قرشی مدنی
۷۳۵	معانی بن زکریا ابو الفرج قاضی (787)	۷۳۰	مویٰ بن ابوکثیر انصاری ابو صباح
۷۳۵	محمربن محمد بن حسین بن جامع (788)	۷۳۰	منصور بن دینار
۷۳۶	مجاہد بن مویٰ خوارزمی (789)	۷۳۰	مغیرہ بن مقسم ضعی
۷۳۶	معاویہ بن عمر ازدی (790)	۷۳۰	مسعر بن کدام بن ظہیر
۷۳۷	حضرت نعمان بن بشیر بن سعید انصاری رضی اللہ عنہ (791)	۷۳۱	مصعب بن مقدم
۷۳۷	نافع بن جبیر بن مطعم مدنی (792)	۷۳۱	مشعل بن ملحان طائی کوئی
۷۳۷	نضر بن طریف بن جزء (793)	۷۳۱	مندل بن علی
۷۳۷	نافع (794)	۷۳۱	ذیب بن عبد اللہ

صفحہ	اسماء و رواۃ	صفحہ	اسماء و رواۃ
۷۲۳	..... یثیم بن حبیب صیرفی (822)	۷۳۸	..... (795) ناصح بن عبد اللہ بن عثمان
۷۲۳	..... یثیم بن حسن ابو غسان (823)	۷۳۸	..... (796) نزال بن سبرہ ہلالی عامری
۷۲۳	..... ہشام بن یوسف (824)	۷۳۸	..... (797) نافع مقرئ
۷۲۳	..... ہشیم بن بشیر (825)	۷۳۸	..... (798) نعیم بن عمر دنی
۷۲۳	..... ہباج بن یسطام (826)	۷۳۸	..... (799) نوح بن دراج
۷۲۳	..... ہودہ بن خلیفہ (827)	۷۳۸	..... (800) نوح بن ابومریم
۷۲۵	..... ہارون بن مغیرہ (828)	۷۳۹	..... (801) نصر بن عبد الکریم
۷۲۵	..... یثیم بن عدی طائی (829)	۷۳۹	..... (802) نعمان بن عبد السلام ابو منذر
۷۲۵	..... ہبید اللہ بن علی بن فضل شیرازی (830)	۷۳۹	..... (803) نصر اللہ قزازی
۷۲۵	..... ہبید اللہ بن مبارک (831)	۷۳۹	..... (804) نعیم بن حماد بن معاویہ
۷۲۶	..... یحییٰ بن سعید بن قیس بن عمرو انصاری (832)	۷۳۹	..... (805) نصر بن مغیرہ بخاری
۷۲۶	..... یحییٰ بن ابوجہ (833)	۷۴۰	..... (806) نصر بن احمد
۷۲۶	..... یحییٰ بن عمرو بن سلمہ ہمدانی (834)	۷۴۰	..... (807) نصر بن احمد
۷۲۶	..... یحییٰ بن عبد اللہ بن وہب قرشی (835)	۷۴۱	..... (808) حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہما
۷۲۷	..... یحییٰ بن عامر یحییٰ (836)	۷۴۱	..... (809) وقیان بن یعقوب
۷۲۷	..... یحییٰ بن عبد اللہ بن موہب قرشی تمیمی (837)	۷۴۱	..... (810) واصل بن حیان
۷۲۷	..... یزید بن عبد الرحمن ابو داؤد دی (838)	۷۴۱	..... (811) دلاؤد بن داؤد بن علی مدنی
۷۲۷	..... یزید بن صہیب فقیر (839)	۷۴۱	..... (812) ولید بن سرجع
۷۲۷	..... یزید بن زینب (840)	۷۴۱	..... (813) وکیع بن جراح
۷۲۷	..... یونس بن ابوفروہ (841)	۷۴۲	..... (814) ولید بن قاسم بن ولید ہمدانی
۷۲۸	..... یونس بن زهران (842)	۷۴۲	..... (815) وہیب بن ورد
۷۲۸	..... یزید بن ریحہ (843)	۷۴۲	..... (816) ولید بن مسلم
۷۲۸	..... یحییٰ بن مہاجر (844)	۷۴۲	..... (817) وسم بن جمیل
۷۲۸	..... یحییٰ بن معمر (845)	۷۴۲	..... (818) وضاح بن یزید تمیمی کوئی
۷۲۸	..... یحییٰ بن عطار (846)	۷۴۳	..... (819) ہشام بن عروہ بن زبیر بن عوام
۷۲۸	..... یحییٰ بن زکریا بن ابو زائدہ (847)	۷۴۳	..... (820) ہشام بن عائدہ
۷۲۹	..... یحییٰ بن یمان (848)	۷۴۳	..... (821) ہاشم بن ہاشم بن عتبہ بن ابو قاص زہری

صفحہ	اسماء و رواۃ	صفحہ	اسماء و رواۃ
۷۵۷	یوسف بن محمد بن صاعد (876)	۷۳۹	یحییٰ بن سعید مدنی سنی
۷۵۷	یوسف بن عیسیٰ طیارع (877)	۷۳۹	یحییٰ بن سلیم طاکفی
۷۵۷	یعقوب بن شیبہ (878)	۷۳۹	یحییٰ بن ایوب مصری ابوعماس
۷۵۷	یعقوب بن اسحاق بن بہلول (879)	۷۳۹	یحییٰ بن حاجب
۷۵۸	ابو سوار (880)	۷۵۰	یحییٰ بن ہاشم بن کثیر بن قیس غسانی
۷۵۸	ابو غسان (881)	۷۵۰	یحییٰ بن عنینہ قرشی بصری
۷۵۸	ابو عون (882)	۷۵۰	یحییٰ بن نوح
۷۵۸	ابو عبداللہ (883)	۷۵۰	یوسف بن اسحاق بن ابواسحاق سنی
۷۵۹	ابو خالد (884)	۷۵۰	یوسف بن یعقوب
۷۵۹	ابو یحییٰ (885)	۷۵۰	یوسف بن خالد سنی
۷۵۹	ابو بکر بن حفص بن عمر زہری کوفی (886)	۷۵۰	یوسف بن بندار
۷۵۹	ابو محمد (887)	۷۵۱	یزید بن ہارون واسطی
۷۵۹	ابو صخرہ بخاری (888)	۷۵۱	یزید بن زریع
۷۶۰	ابو زبیر (889)	۷۵۱	یزید بن لیب بن ابوالجعد
۷۶۰	ابو حمزہ ساہونی (890)	۷۵۱	یزید بن سلیمان
۷۶۰	ابو معاذ (891)	۷۵۱	یونس بن کبیر
۷۶۰	ابو جنادہ (892)	۷۵۱	یعقوب بن یوسف
۷۶۰	ابو حذیفہ الرائی (893)	۷۵۱	(یعقوب بن ابراہیم) امام ابو یوسف
۷۶۰	ابو حاتم (894)	۷۵۳	یحییٰ بن معین بن عون
۷۶۰	ابو خزیمہ (895)	۷۵۳	یحییٰ بن اسلم قاضی
		۷۵۳	یحییٰ بن عبدالحمید حمانی
		۷۵۳	یحییٰ بن اسعد بن یونس
		۷۵۵	یوسف ابن جوزی
		۷۵۶	یحییٰ بن ایوب مقابری
		۷۵۶	یحییٰ بن صاعد
		۷۵۶	یحییٰ بن اسماعیل
		۷۵۷	یوسف بن یعقوب بن اسحاق



## روایات کے مضامین کی تفصیلی فہرست

- 1021 سچے تاجر کا اجر حضرت ابوسعید خدری حدیث نبوی قوی
- 1022 نیک اور سچے تاجر کا انجام حضرت رافع بن خدیج حدیث نبوی قوی
- 1023 حضرت علی کے اخلاق جامع بن شداد حارثی فعل صحابی
- 1024 بیع سلم کا حکم؟ قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1025 کٹائی تک بیع سلم کا حکم؟ قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1026 پھل اتارنے تک بیع سلم کا حکم؟ قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1027 کھجور کے پکنے سے پہلے بیع سلم کا حکم؟ قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1028 سلم میں رہن اور کفیل کا حکم؟ قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1029 سکوں میں سلم کا حکم؟ قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1030 سودے میں صدقہ ملانا حضرت قیس بن ابوغرہ حدیث نبوی قوی
- 1031 (غلاموں میں) سنگے رشتہ داروں میں تفریق حسن بن حسن بن علی حدیث نبوی فعلی
- 1032 خرید و فروخت سے متعلق چند احکام حضرت عتاب بن أسید حدیث نبوی فعلی
- 1033 خرید و فروخت سے متعلق چند احکام حضرت عتاب بن أسید حدیث نبوی قوی
- 1034 خرید و فروخت سے متعلق چند احکام حضرت عتاب بن أسید حدیث نبوی قوی
- 1035 مشروط طور پر کنیز خریدنا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1036 فروخت کی ہوئی چیز کو کم قیمت پر خریدنا قول صحابی سیدہ عائشہ
- 1037 شہری کا دیہاتی کے لئے ایجنٹ بننا حضرت ابوہریرہ حدیث نبوی قوی
- 1038 حرام چیز کی فروخت اور اس کی قیمت بھی حرام ہے قول صحابی حضرت عبداللہ بن عمر
- 1039 کھجور کے پکنے سے پہلے بیع سلم منع ہے حدیث نبوی فعلی حضرت عبداللہ بن عمر
- 1040 کنیز فروخت کرنے میں شرط عائد کرنا قول صحابی حضرت عمر بن خطاب
- 1041 شکاری کتے کی قیمت کا حکم؟ حدیث نبوی فعلی حضرت عبداللہ بن عباس

- 1042 خرید و فروخت سے متعلق چند احکام حضرت نبوی فعلی حضرت عبداللہ بن عمر
- 1043 مشروط طور پر فروخت کی گئی کثیر کا حکم؟ حضرت عمر
- 1044 بلی کی قیمت کا حکم؟ عطاء بن ابی رباح
- 1045 کثیر کی اولاد کے دعویٰ کا حکم؟ ابراہیم نخعی
- 1046 کثیر کی فروخت طلاق شمار ہوگی حضرت عبداللہ بن مسعود
- 1047 ماپی جانے والی چیزوں میں بیع سلم قول صحابی
- 1048 کپڑے میں بیع سلم قول تابعی
- 1049 کپڑے کے عوض کپڑے میں بیع سلم قول تابعی
- 1050 مدبر غلام کی فروخت حضرت جابر بن عبداللہ
- 1051 مدبر غلام کو فروخت کروادینا حضرت جابر بن عبداللہ
- 1052 پکنے سے پہلے پھل کو فروخت نہیں کیا جائے گا حضرت ابو ہریرہ
- 1053 ایک ممنوعہ حکم حضرت جابر بن عبداللہ
- 1054 سود ادھار میں ہوتا ہے حضرت اسامہ بن زید
- 1055 دو غلاموں کے عوض میں ایک غلام خریدنا حضرت جابر بن عبداللہ
- 1056 اہل حرب کی طرف سامان لے جانا ابراہیم نخعی
- 1057 کسی کی بولی پر بولی لگانا منع ہے حضرت ابو ہریرہ
- 1058 کسی کی بولی پر بولی لگانا منع ہے حضرت ابو ہریرہ
- 1059 کسی کی بولی پر بولی لگانا منع ہے حضرت ابو ہریرہ
- 1060 پکنے سے پہلے بھجور کی فروخت منع ہے حضرت جابر
- 1061 ماپنے سے پہلے اناج کو آگے فروخت کرنا حضرت عبداللہ بن عباس
- 1062 کھوٹے اور کھرے سکوں کا حکم؟ حضرت عبداللہ بن عمر
- 1063 قبضے میں لینے سے پہلے اناج کو آگے فروخت کرنا منع ہے حضرت عبداللہ بن عباس
- 1064 شہری شخص دیہاتی کا ایجنٹ نہ بنے حضرت جابر بن عبداللہ
- 1065 کثیر کو فروخت کرنا حضرت عبداللہ بن مسعود
- 1066 دھوکے کے سودے کی ممانعت حضرت عبداللہ بن عمر
- 1067 حرام چیز کی فروخت بھی حرام ہے محمد بن قیس

- 1068 مالِ غنیمت میں حصہ ملنے پر ادائیگی کی شرط رکھنا  
حضرت عبد اللہ بن مسعود
- 1069 جانور میں بیع مسلم نہیں ہوگی  
قول صحابی  
حضرت عبد اللہ بن مسعود
- 1070 دھوکہ دینے والا ہم میں سے نہیں  
حدیث نبوی قوی  
حضرت عبد اللہ بن عمر
- 1071 جال میں پھنسنے والے شکار کی فروخت  
قول تابعی  
ابراہیم نخعی
- 1072 جال میں پھنسنے والے شکار کی فروخت  
قول تابعی  
عمر بن عبد العزیز
- 1073 کسی کی بولی پر بولی نہ لگائی جائے  
حدیث نبوی قوی  
حضرت ابو ہریرہ
- 1074 کچھ مال وصول کر کے کچھ میں بیع مسلم کرنا  
حدیث نبوی قوی  
حضرت عبد اللہ بن عباس
- 1075 سود کھانے والے پر لعنت  
حدیث نبوی فعلی  
حضرت علی
- 1076 سودے میں شرط کی ممانعت  
حدیث نبوی فعلی  
حضرت عبد اللہ بن عمرو
- 1077 غلام یا کنیز کو شروط طور پر فروخت کرنا  
حدیث نبوی قوی  
حضرت ابوسعید خدری
- 1078 غلام یا کنیز کو شروط طور پر فروخت کرنا  
قول تابعی  
ابراہیم نخعی
- 1079 تصریہ کا حکم؟  
حدیث نبوی قوی  
حضرت ابو ہریرہ
- 1080 جدا ہونے کے بعد اختیار ختم ہو جاتا ہے  
قول تابعی  
جابر بن یزید
- 1081 ان دیکھی چیز کو دیکھنے پر اختیار کا حکم؟  
حدیث نبوی قوی  
حضرت ابو ہریرہ
- 1082 پیوند کاری کی گئی کھجور کی فروخت کا حکم؟  
حدیث نبوی قوی  
حضرت جابر
- 1083 جس غلام کے پاس مال ہو  
قول صحابی  
حضرت علی
- 1084 کنیز میں عیب پر مطلع ہونے کا حکم؟  
حدیث نبوی قوی  
حضرت عبد اللہ بن مسعود
- 1085 فریقین میں اختلاف کا حکم؟  
حدیث نبوی قوی  
حضرت عبد اللہ بن مسعود
- 1086 فریقین میں اختلاف کا حکم؟  
قول تابعی  
ابراہیم نخعی
- 1087 فروخت شدہ کنیز کی اولاد کا حکم؟  
حدیث نبوی قوی  
حضرت ابوسعید خدری
- 1088 نقد لین و دین کا حکم؟  
قول صحابی  
حضرت عمر
- 1089 اضافی ادائیگی سود ہوگی  
قول تابعی  
ابراہیم نخعی
- 1090 گلینے والی انگٹھی کی فروخت  
قول صحابی  
حضرت عبد اللہ بن عمر
- 1091 کھوٹے اور کھرے سکوں کا حکم؟  
حدیث نبوی قوی  
حضرت ابوسعید خدری
- 1092 اشیاء کا نقد لین دین  
حدیث نبوی فعلی  
سیدہ عائشہ
- 1093 بن کے عوض میں اناج حاصل کرنا

- 1094 رہن اور مرہون کا حکم؟ قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1095 بلوغت پر تصرف کی اجازت قول صحابی حضرت عبداللہ بن عمر
- 1096 بلوغت کے بعد تیسری باقی نہیں رہتی حدیث نبوی قوی حضرت انس بن مالک
- 1097 یتیم لڑکی کی پرورش حدیث نبوی فعلی حضرت جابر بن عبداللہ
- 1098 تین لوگوں سے قلم اٹھایا گیا ہے حدیث نبوی قوی سیدہ عائشہ
- 1099 تین لوگوں سے قلم اٹھایا گیا ہے حدیث نبوی قوی حضرت حذیفہ
- 1100 پاگل شخص کا تصرف حدیث نبوی قوی حضرت جابر بن عبداللہ
- 1101 زیر پرورش یتیم سے برتاؤ قول صحابی سیدہ عائشہ صدیقہ
- 1102 اجازت کے بغیر جانور کا دودھ دہ لینا قول صحابی حضرت عبداللہ بن عباس
- 1103 نابالغ کو لڑائی میں حصہ لینے کی اجازت دینا حدیث نبوی فعلی حضرت سعد بن ابی وقاص
- 1104 ایک یا دو سال بعد ادائیگی کی شرط رکھنا حدیث نبوی فعلی حضرت جابر بن عبداللہ
- 1105 چند منوعہ احکام حدیث نبوی قوی حضرت ابوسعید خدری
- 1106 چند منوعہ احکام حدیث نبوی قوی حضرت ابوسعید خدری
- 1107 غنیمت پر زمین لینے کے احکام حدیث نبوی قوی حضرت رافع بن خدیج
- 1108 چھینے لگانے کا معاوضہ حدیث نبوی فعلی حضرت عبداللہ بن عباس
- 1109 مزدور کو اس کے معاوضے سے آگاہ کرنا حدیث نبوی قوی حضرت ابوسعید خدری
- 1110 کن لوگوں پر رمضان لازم نہیں ہوگا حدیث نبوی قوی حضرت علی بن ابوطالب
- 1111 ایک یا دو سال بعد ادائیگی کی شرط رکھنا حدیث نبوی فعلی حضرت جابر بن عبداللہ
- 1112 مزدور کو اس کے معاوضے سے آگاہ کرنا حدیث نبوی قوی حضرت عبداللہ بن عمر
- 1113 ٹھیکے کی زمین آگے ٹھیکے پر دینا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1114 مزدور کو رمضان کا پابند کرنا قول تابعی قاضی شریح
- 1115 کن لوگوں پر رمضان لازم نہیں ہوگا قول تابعی امام باقر
- 1116 نقصان کا جرمانہ قول تابعی قاضی شریح
- 1117 کن لوگوں پر رمضان لازم نہیں ہوگا قول صحابی حضرت علی بن ابوطالب
- 1118 پڑوسی شفقہ کا زیادہ حقدار ہوتا ہے حدیث نبوی قوی حضرت جابر بن عبداللہ
- 1119 شفقہ دروازے کی طرف سے ہوگا حدیث نبوی قوی قاضی شریح

- 1120 شفعہ صرف زمین یا گھر میں ہوگا  
قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1121 پڑوسی شفعہ کا زیادہ حقدار ہوتا ہے  
حدیث نبوی قوی حضرت سعد
- 1122 یتیم کا مال مضاربت پر دینا  
فعل صحابی حضرت عمر بن خطاب
- 1123 مضاربت کے احکام  
فعل صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود
- 1124 متعین معاوضے کے عوض میں مضاربت  
قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1125 وصی مضاربت کے لئے مال دے سکتا ہے  
قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1126 یتیم کے ساتھ حسن سلوک  
قول صحابی سیدہ عائشہ
- 1127 خطبہ حجۃ الوداع میں بیان کئے گئے احکام  
حدیث نبوی قوی حضرت ابوامامہ
- 1128 کینر کے بیٹے کو فروخت کرنا  
حدیث نبوی فعلی عبداللہ بن حسن
- 1129 مسلمانوں کی باہمی محبت کی مثال  
حدیث نبوی قوی حضرت نعمان بن بشیر
- 1130 حضرت حسان کا واقعہ  
حدیث نبوی فعلی ابن شہاب زہری
- 1131 جلد ادا ہونے کی صورت میں کچھ قرض معاف کر دینا  
فعل صحابی حضرت عمر
- 1132 ابو عامر ثقفی کا معمول  
حدیث نبوی فعلی محمد بن قیس ہمدانی
- 1133 عمری کا حکم؟  
حدیث نبوی قوی حضرت جابر بن عبداللہ
- 1134 عمری کا حکم؟  
قول صحابی حضرت عبداللہ بن عمر
- 1135 عمری کا حکم؟  
قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1136 خطبہ حجۃ الوداع میں بیان کئے گئے احکام  
حدیث نبوی قوی حضرت ابوامامہ باہلی
- 1137 میاں بیوی کا ایک دوسرے کو ہبہ کرنا  
قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1138 بلا معاوضہ کوئی جانور زبح کر لینا  
حدیث نبوی فعلی حضرت ابویوسف اشعری
- 1139 مویشی جو نقصان کر دیتے ہیں  
حدیث نبوی فعلی حضرت عبداللہ بن عمرو
- 1140 بلا معاوضہ کوئی جانور زبح کر لینا  
حدیث نبوی فعلی نامعلوم
- 1141 تقاضا میں نرمی کرنے کا اجر  
حدیث نبوی قوی سیدہ ام ہانی
- 1142 تقاضا میں سختی کرنے کا انجام  
حدیث نبوی قوی سیدہ ام ہانی
- 1143 قرآن کے حکم کی وضاحت  
قول تابعی سعید بن جبیر
- 1144 وصی یتیم کے مال میں سے کچھ نہیں لے سکتا  
قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1145 وصی یتیم کے مال میں سے کچھ نہیں لے سکتا  
قول صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود

- 1146 دنیا ملعون ہے حدیث نبوی قوی سیدہ ام ہانی
- 1147 لوگوں سے نرمی کرنے کا اجر بیان صحابی حضرت حذیفہ بن یمان
- 1148 خطبہ حجۃ الوداع میں بیان کئے گئے احکام حدیث نبوی قوی حضرت ابوامامہ باہلی
- 1149 مفروضہ غلام واپس لانے کا معاوضہ حدیث نبوی فعلی حضرت عبداللہ بن مسعود
- 1150 مفروضہ غلام واپس لانے کا معاوضہ قول صحابی حضرت عبداللہ بن عمر
- 1151 ودیعت اور مضاربت کا حکم؟ قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1152 میت، قرض کے عوض رہن رہتی ہے حدیث نبوی قوی حضرت ابودرداء
- 1153 چاندی کے عوض چاندی کے لین دین میں اضافی ادائیگی قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1154 بہتر ادائیگی کی شرط کا حکم؟ قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1155 ہر وہ قرض جو کوئی منافع لائے اس میں بھلائی نہیں قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1156 مفروضہ غلام لانے کا معاوضہ قول صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود
- 1157 عاریت کے ضمان کا حکم؟ قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1158 عاریت کے ضمان کا حکم؟ قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1159 گمشدہ ملنے والی چیز کا حکم؟ قول صحابی حضرت علی بن ابوطالب
- 1160 گمشدہ ملنے والی چیز کا حکم؟ قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1161 گمشدہ ملنے والے بچے پر خرچ کا حکم؟ قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1162 نبی اکرم ﷺ کے اخلاق حدیث نبوی فعلی حضرت انس بن مالک
- 1163 غلام کے ذمے ادائیگی کا حکم؟ قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1164 مزایہ اور محالہ کی ممانعت حدیث نبوی فعلی حضرت جابر
- 1165 مزایہ اور محالہ کی ممانعت حدیث نبوی فعلی حضرت جابر
- 1166 ایک یا دو سال بعد ادائیگی کی شرط رکھنا حدیث نبوی فعلی حضرت جابر
- 1167 مخاہرہ کا حکم؟ حدیث نبوی فعلی حضرت جابر
- 1168 ٹھیکے کی زمین میں سے کچھ ادائیگی کی شرط رکھنا حدیث نبوی قوی حضرت رافع
- 1169 ٹھیکے کی زمین میں سے کچھ ادائیگی کی شرط رکھنا حدیث نبوی قوی حضرت رافع
- 1170 مزایہ اور محالہ کا حکم؟ حدیث نبوی فعلی حضرت جابر بن عبداللہ
- 1171 مزایہ اور محالہ کا حکم؟ حدیث نبوی فعلی حضرت جابر بن عبداللہ

- 1172 مزارعت کا حکم؟ قول تابعی امام جعفر صادق
- 1173 مزارعت کا حکم؟ قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1174 تین چیزیں سچیدہ شمار ہوں گی حدیث نبوی قوی حضرت ابو ہریرہ
- 1175 قرآنی آیت کی وضاحت قول تابعی حسن بن محمد
- 1176 مہرب لازم ہوگا؟ قول صحابی حضرت علی بن ابوطالب
- 1177 آزاد بیوی کی موجودگی میں کنیز سے نکاح کرنا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1178 آزاد شخص چار کنیزوں سے شادی کر سکتا ہے قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1179 حضرت علی کا رشتے کا پیغام دینا حدیث نبوی فعلی حضرت عبداللہ بن عباس
- 1180 ام ولد کی اولاد کا حکم؟ قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1181 ام ولد اور اس کی اولاد کا حکم؟ قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1182 غلام کتنی شادیاں کر سکتا ہے؟ قول تابعی امام جعفر صادق
- 1183 غلام کتنی شادیاں کر سکتا ہے؟ قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1184 غلام کسی کو کنیز نہیں بنا سکتا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1185 غلام کسی کو کنیز نہیں بنا سکتا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1186 طلاق کا اختیار غلام کے پاس ہوگا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1187 آقا کی اجازت کے بغیر غلام کا شادی کرنا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1188 نکاح متعہ کی ممانعت حدیث نبوی فعلی حضرت عبداللہ بن عمر
- 1189 صحبت کرنے کے احکام حدیث نبوی قوی سیدہ حفصہ
- 1190 نکاح متعہ کی ممانعت حدیث نبوی فعلی حضرت سمرہ جہنی
- 1191 متعہ کی ممانعت حدیث نبوی فعلی حضرت انس
- 1192 اولاد کے اعتراف کے بعد انکار نہیں کیا جا سکتا قول صحابی حضرت عمر بن خطاب
- 1193 کسی کے شادی کے پیغام پر پیغام دینا حدیث نبوی قوی حضرت ابو ہریرہ
- 1194 متعہ کی ممانعت حدیث نبوی فعلی حضرت سمرہ جہنی
- 1195 متعہ کی ممانعت حدیث نبوی فعلی حضرت سمرہ جہنی
- 1196 کنواری لڑکی سے شادی کی ترغیب حدیث نبوی قوی حضرت عبداللہ بن عمر
- 1197 رخصتی سے پہلے زنا کرنے کی سزا قول صحابی حضرت علی بن ابوطالب

- 1198 جس عورت کے ساتھ زنا کیا اس کے ساتھ شادی کرنا  
قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1199 اولاد پیدا کرنے کی صلاحیت رکھنے والی عورت  
حدیث نبوی قوی حضرت عبداللہ بن عباس
- 1200 مردہ پیدا ہونے والا بچہ  
حدیث نبوی قوی نامعلوم
- 1201 اولاد پیدا کرنے کی صلاحیت رکھنے والی عورت  
حدیث نبوی قوی نامعلوم
- 1202 بیوی کی بھانجی یا بیٹی سے شادی منع ہے  
حدیث نبوی قوی حضرت جابر بن عبداللہ
- 1203 شوہر کی وفات کی غلط اطلاع آنا  
قول صحابی حضرت عمر بن خطاب
- 1204 شوہر کا مفقود انصر ہونا  
قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1205 رضاعت سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے  
حدیث نبوی قوی سیدہ عائشہ
- 1206 رضاعت سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے  
حدیث نبوی قوی سیدہ عائشہ
- 1207 رضاعت سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے  
حدیث نبوی قوی حضرت علی بن ابوطالب
- 1208 سیدہ صفیہ کی آزادی ان کا مہر تھا  
حدیث نبوی فعلی حضرت انس بن مالک
- 1209 غزوہ خیبر کے موقع پر متعہ کی ممانعت  
حدیث نبوی فعلی حضرت عبداللہ بن عمر
- 1210 فتح مکہ کے موقع پر متعہ کی ممانعت  
حدیث نبوی فعلی حضرت سبرہ
- 1211 نبی اکرم ﷺ کا حالت احرام میں شادی کرنا  
حدیث نبوی فعلی حضرت عبداللہ بن عباس
- 1212 نبی اکرم ﷺ کا حالت احرام میں شادی کرنا  
حدیث نبوی فعلی بیہم
- 1213 نبی اکرم ﷺ کی سیدہ اُمّ سلمہ سے شادی  
حدیث نبوی فعلی بیہم
- 1214 عورت کی پچھلی شرم گاہ میں صحبت کی ممانعت  
قول صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود
- 1215 بچہ پیدا کرنے کی صلاحیت رکھنے والی عورت  
حدیث نبوی قوی حضرت ابو موسیٰ
- 1216 عورت کی پچھلی شرم گاہ میں صحبت کی ممانعت  
حدیث نبوی فعلی حضرت ابو ذر
- 1217 مردہ پیدا ہونے والا بچہ  
حدیث نبوی قوی حضرت ابو موسیٰ
- 1218 باپ بچے کا حقدار کب ہوگا؟  
قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1219 ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا  
حدیث نبوی قوی حضرت ابو موسیٰ اشعری
- 1220 ولی اور دو گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا  
حدیث نبوی قوی حضرت علی بن ابوطالب
- 1221 چند ممنوعہ احکام  
حدیث نبوی قوی حضرت ابو ہریرہ
- 1222 بیوی کی بھانجی یا بیٹی سے شادی کی ممانعت  
حدیث نبوی قوی حضرت ابوسعید خدری
- 1223 عورت کی غلط رخصتی ہو جانا  
قول تابعی ابراہیم نخعی





- 1250 مسلمان عورتوں کی آزمائش قرل صحابی حضرت عمر بن خطاب
- 1251 بیوہ عورت کا بچے کو جنم دینا حدیث نبوی فعلی اسود
- 1252 شادی کے بعد شوہر میں عیب ظاہر ہونا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1253 شادی کے بعد عورت میں عیب ظاہر ہونا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1254 شادی کے بعد عورت میں عیب ظاہر ہونا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1255 سورہ نساء کا نزول بعد میں ہوا تھا حضرت عبداللہ بن مسعود
- 1256 غیر مسلم میاں بیوی کا اسلام قبول کرنا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1257 غیر مسلم میاں بیوی کا اسلام قبول کرنا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1258 میاں بیوی میں سے کسی ایک کا پہلے اسلام قبول کرنا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1259 شوہر کی طرف سے علیحدگی طلاق شمار ہوگی قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1260 عزل کا حکم؟ حضرت عبداللہ بن مسعود
- 1261 آزاد عورت کی اجازت کے بغیر عزل نہیں کیا جاسکتا قول تابعی سعید بن جبیر
- 1262 شہیا اپنی ذات کے بارے میں زیادہ حق رکھتی ہے حضرت عبداللہ بن عباس
- 1263 شہیا اپنی ذات کے بارے میں زیادہ حق رکھتی ہے حضرت عبداللہ بن عباس
- 1264 حضرت عثمان غنی اور حضرت عمر کا واقعہ حدیث نبوی فعلی موسیٰ بن ابو کبیر
- 1265 بیٹے کے چھوٹے سے حرمت کا ثبوت قول تابعی مسروق
- 1266 شہوت کی وجہ سے بوسہ لینے سے حرمت کا ثبوت قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1267 خطبہ نکاح کے الفاظ حضرت عبداللہ بن مسعود
- 1268 خواتین کی پچھلی شرم گاہ میں صحبت کی ممانعت حضرت عبداللہ بن مسعود
- 1269 خواتین کی پچھلی شرم گاہ میں صحبت کی ممانعت حضرت ابو ذر
- 1270 خواتین کی پچھلی شرم گاہ میں صحبت کی ممانعت حضرت عبداللہ بن مسعود
- 1271 کنواری سے مرضی معلوم کرنا حضرت ابو ہریرہ
- 1272 نبی اکرم ﷺ کا اپنی صاحبزادی سے مرضی معلوم کرنا حضرت ابو ہریرہ
- 1273 کنواری سے مرضی معلوم کرنا ابراہیم نخعی
- 1274 ماؤں کی فضیلت مجاہد
- 1275 متعدد کی ممانعت حضرت سمرہ جہنی

- 1276 متعہ کی ممانعت حدیث نبوی فعلی حضرت سبرہ جہنی
- 1277 متعہ کی ممانعت حدیث نبوی فعلی حضرت سبرہ جہنی
- 1278 شوہر کے حقوق حدیث نبوی قولی حکم بن زیاد
- 1279 شوہر کے حقوق حدیث نبوی قولی حکم بن زیاد
- 1280 کنیز بیوی کو خرید لینا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1281 آزاد شخص کا کنیز کو طلاق دینا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1282 کنواری سے مرضی معلوم کرنا حدیث نبوی قولی حضرت ابو ذر
- 1283 دو بہنوں کا مالک ہونا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1284 دو بہنوں کا مالک ہونا قول صحابی حضرت عمر
- 1285 کن صورتوں میں کنیز سے صحبت منع ہے قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1286 کنیز کے بچوں کو فروخت کرنا حدیث نبوی قولی حضرت عبداللہ بن مسعود
- 1287 کنیز کی عدت قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1288 افزائش نسل کی ترغیب حدیث نبوی قولی حضرت ابوموسیٰ اشعری
- 1289 نئے کسی حالت میں نکاح قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1290 کس صورت میں کنیز کی شرم گاہ حلال ہوگی؟ قول صحابی حضرت عبداللہ بن عمر
- 1291 کنیز سے نکاح کی رخصت کسے ہے؟ قول صحابی حضرت عبداللہ بن عباس
- 1292 حیض کے دوران مباشرت کرنا حدیث نبوی فعلی ابراہیم نخعی
- 1293 حیض کے دوران مباشرت کرنا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1294 قرآنی آیت کی وضاحت قول صحابی حضرت عبداللہ بن عمر
- 1295 قرآنی آیت کی وضاحت قول صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود
- 1296 مردہ بچے کو جنم دینا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1297 بیوی کو عدت شمار کرنے کے لئے کہنا حدیث نبوی فعلی حضرت جابر
- 1298 بیوہ عورتوں کے لئے سفر کی ممانعت فعل صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود
- 1299 حدود سے کھیلنے کی ممانعت حدیث نبوی قولی حضرت ابوموسیٰ
- 1300 ایلاء کا حکم؟ قول صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود
- 1301 کنیز کو دو طلاقیں دی جاسکتی ہیں حدیث نبوی قولی حضرت عبداللہ بن عمر

- 1302 تحریری طور پر طلاق بھیجنے کا حکم؟ قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1303 طلاق میں استثناء کرنا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1304 بیوی کو علیحدگی کا اختیار دیا جانا حدیث نبوی فعلی سیدہ عائشہ
- 1305 بیوی کا مالک بن جانا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1306 بیوی کو عدت شمار کرنے کے لئے کہنا حدیث نبوی فعلی سیدہ عائشہ
- 1307 ایلاء کرنے والے کا رجوع کرنا قول تابعی عاتقہ
- 1308 بیوی کو حیض کے دوران طلاق دینا فصل صحابی حضرت عبداللہ بن عمر
- 1309 سنت کے مطابق طلاق دینا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1310 حاملہ عورت کو سنت کے مطابق طلاق دینا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1311 سیدہ سبیحہ کا واقعہ حدیث نبوی فعلی ابراہیم نخعی
- 1312 لعان کرنے والوں کا حکم؟ حدیث نبوی قولی حضرت عبداللہ بن عمر
- 1313 طلاقِ یتہ کے الفاظ کا حکم؟ قول تابعی قاضی شریح
- 1314 مرد کا قربت پر قادر نہ ہونا قول صحابی حضرت عمر بن خطاب
- 1315 خلع کا حکم؟ حدیث نبوی فعلی ابو بکر ایوب
- 1316 غلام دو شادیاں کر سکتا ہے قول صحابی حضرت علی
- 1317 طلاق اور عدت میں عورت کی حیثیت کا اعتبار ہوگا قول صحابی حضرت علی
- 1318 سابقہ بیوی سے دوبارہ شادی اور طلاق قول صحابی حضرت عبداللہ بن عباس
- 1319 رجوع کی صورت میں سابقہ عدت کا عدم ہو جائے گی قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1320 قرآنی الفاظ کی وضاحت قول صحابی حضرت عبداللہ بن عباس
- 1321 آزاد ہونے پر کنیز کو اختیار ہونا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1322 آزاد ہونے پر کنیز کو اختیار ہونا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1323 بیوہ کنیز کا حکم؟ قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1324 عدت کے دوران حیض منقطع ہو جانا قول صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود
- 1325 بیوی کو تین طلاقیں دے دینا قول صحابی حضرت عبداللہ بن عباس
- 1326 پاگل کی دی ہوئی طلاق درست نہ ہونا قول صحابی حضرت علی بن ابوطالب
- 1327 نشے کی حالت میں طلاق درست ہونا قول تابعی قاضی شریح

- 1328 ایلاء کے بعد رجوع نہ کرنا قول صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود
- 1329 خلع کا معاوضہ زیادہ وصول نہ کرنا قول صحابی حضرت علی
- 1330 ایلاء کے بعد رجوع نہ کرنا قول تابعی مسروق
- 1331 ایک طلاق دے کر تین کی نیت کرنا قول تابعی حسن بصری
- 1332 ایک جزوی مسئلے کی وضاحت قول صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود
- 1333 کینیر سے ظہار کا کفارہ نہیں قول صحابی حضرت عبداللہ بن عباس
- 1334 اپنی باری سوکن کو ہبہ کرنا حدیث نبوی فعلی یشم
- 1335 ایلاء اور طلاق کا اکٹھے ہو جانا ایلاء اور طلاق کا اکٹھے ہو جانا حدیث نبوی قولی حضرت ابو درداء
- 1336 طلاق دینے کے بارے میں یقین ہونا قول تابعی امام ابو حنیفہ
- 1337 ستاروں کی تعداد کے برابر طلاق دینا قول تابعی قاضی شریح
- 1338 اللہ تعالیٰ کی مشیت کے مطابق طلاق دینا حضرت عبداللہ بن مسعود
- 1339 عورت کو ملنے والا اختیار کب تک ہوگا؟ قول صحابی حضرت جابر
- 1340 ایک کے بعد دوسری طلاق دینا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1341 رخصتی سے پہلے تین طلاقیں دینا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1342 بیمار شخص کا بیوی کو طلاق دینا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1343 مرض موت کے دوران طلاق دینا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1344 بیمار شوہر سے خلع حاصل کرنا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1345 بچے کے نسب کا اعتراف کرنا قول صحابی حضرت عمر
- 1346 کم سن بیوی کو طلاق دینا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1347 حیض سے مایوس بیوی کو طلاق دینا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1348 حیض اور مہینوں کے حساب سے عدت قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1349 استحاضہ والی عورت کو طلاق دینا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1350 استحاضہ والی عورت کی عدت قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1351 دو حیض کے بعد حیض منقطع ہو جانا قول صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود
- 1352 ایک جزوی مسئلے کی وضاحت قول صحابی حضرت عمر
- 1353 عورت کو مطلق کئے بغیر رجوع کرنا قول صحابی حضرت علی بن ابوطالب

- 1354 تم اور تمہارا مال تمہارے باپ کا ہے  
حدیث نبوی قولی حضرت جابر
- 1355 حضرت عمر کی رائے  
قول صحابی حضرت عمر بن خطاب
- 1356 بیوی پر خرچ کرنے کی فضیلت  
حدیث نبوی قولی حضرت سعد بن ابی وقاص
- 1357 تمہاری اولاد تمہاری کمائی ہے  
حدیث نبوی قولی سیدہ عائشہ
- 1358 کس کے خرچ کی پابندی ہوگی  
قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1359 باپ بیٹے کا مال خرچ نہیں کر سکتا  
قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1360 حضرت عمر کی رائے  
قول صحابی حضرت عمر
- 1361 طلاق یافتہ اور زلیخہ یافتہ کے خرچ کا حکم؟  
قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1362 کنیز اور اس کے بچوں میں تفریق کی ممانعت  
حدیث نبوی فعلی حضرت علی بن ابوطالب
- 1363 بیوہ عورت کے حصے میں سے اس پر خرچ کیا جائے گا  
قول صحابی حضرت عبداللہ بن عباس
- 1364 تین طلاق یافتہ عورت کو خرچ نہیں ملے گا  
حدیث نبوی فعلی سیدہ فاطمہ بنت قیس
- 1365 تین طلاق یافتہ عورت کے خرچ کا حکم؟  
قول صحابی حضرت عمر بن خطاب
- 1366 کنیز کو پھینکے کا ناپسندیدہ ہونا  
حدیث نبوی فعلی عطاء ابن ابی رباح
- 1367 امام ابو یوسف کا مناظرہ  
قول تابعی امام ابو حنیفہ
- 1368 غلام کا مال اس کے پاس رہنے دینا  
قول صحابی حضرت عبداللہ
- 1369 مدبر کنیزوں کے ساتھ صحبت کرنا  
فصل صحابی حضرت عبداللہ بن عمر
- 1370 کنیز کی اولاد فروخت کرنا  
قول صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود
- 1371 غلام کا مال اس کے پاس رہنے دینا  
قول صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود
- 1372 غلام آزاد کرنے کی فضیلت  
قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1373 مدبر غلام فروخت کر دینا  
حدیث نبوی فعلی حضرت جابر بن عبداللہ
- 1374 مدبر کنیزوں کے ساتھ صحبت کرنا  
فصل صحابی حضرت عبداللہ بن عمر
- 1375 مدبر کنیزوں کی اولاد کا حکم؟  
قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1376 اُم ولد کی فروخت کی ممانعت  
قول صحابی حضرت عمر بن خطاب
- 1377 کنیز کا مردہ بچے کو جنم دینا  
قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1378 کنیز کا گناہ کا ارتکاب کرنا  
قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1379 اپنی اُم ولد کی شادی غلام سے کر دینا  
قول صحابی حضرت عمر بن خطاب

- |      |                                      |                |                       |
|------|--------------------------------------|----------------|-----------------------|
| 1380 | مشرکہ غلام کو آ زاد کرنا             | قول صحابی      | حضرت عمر بن خطاب      |
| 1381 | مشرکہ غلام کو آ زاد کرنا             | قول صحابی      | حضرت عمر بن خطاب      |
| 1382 | مشرکہ غلام کو آ زاد کرنا             | قول تابعی      | ابراہیم نخعی          |
| 1383 | غلام کے نصف حصے کو آ زاد کرنا        | قول تابعی      | ابراہیم نخعی          |
| 1384 | آم ولد کا حکم؟                       | قول صحابی      | حضرت عمر بن خطاب      |
| 1385 | کنیز کو آ زاد ہونے پر اختیار ملنا    | حدیث نبوی فعلی | سیدہ عائشہ            |
| 1386 | صدقہ اور ہدیہ میں فرق                | حدیث نبوی قولی | سیدہ عائشہ            |
| 1387 | مکاتب کب تک غلام شمار ہوگا           | قول صحابی      | حضرت زید بن ثابت      |
| 1388 | مکاتب کس حد تک آزاد شمار ہوگا        | قول صحابی      | حضرت علی بن ابوطالب   |
| 1389 | مکاتب کب آزاد شمار ہوگا              | قول صحابی      | حضرت عبداللہ بن مسعود |
| 1390 | مشرکہ غلام کو مکاتب بنانا            | قول تابعی      | ابراہیم نخعی          |
| 1391 | مشرکہ غلام کو مکاتب بنانا            | قول تابعی      | ابراہیم نخعی          |
| 1392 | مکاتب غلام کا فوت ہو جانا            | قول صحابی      | حضرت علی بن ابوطالب   |
| 1393 | قرآن کی آیت کی وضاحت                 | قول تابعی      | ابراہیم نخعی          |
| 1394 | دو غلاموں کو مکاتب بنانا             | قول تابعی      | ابراہیم نخعی          |
| 1395 | دو غلاموں کو مکاتب بنانا             | قول تابعی      | ابراہیم نخعی          |
| 1396 | مکاتبیت میں کفالت                    | قول تابعی      | ابراہیم نخعی          |
| 1397 | غلام کی وراثت                        | حدیث نبوی فعلی | عبداللہ بن شداد       |
| 1398 | ولاء کب کی طرح ایک مستقل تعلق ہے     | حدیث نبوی قولی | حضرت عبداللہ بن عمر   |
| 1399 | ولاء کا حق بیٹوں کو ملے گا           | قول تابعی      | ابراہیم نخعی          |
| 1400 | ذمی کی ولاء کا حکم؟                  | قول تابعی      | ابراہیم نخعی          |
| 1401 | ولاء کو فروخت کرنے کی ممانعت         | حدیث نبوی فعلی | حضرت عبداللہ بن عمر   |
| 1402 | ولاء کا حق آ زاد کرنے والے کو ملے گا | حدیث نبوی قولی | سیدہ عائشہ            |
| 1403 | حضرت عمر کا فیصلہ                    | قول صحابی      | حضرت عمر              |
| 1404 | حضرت عبداللہ بن مسعود کا فتویٰ       | قول صحابی      | حضرت عبداللہ بن مسعود |
| 1405 | ذمی کی ولاء کا حکم؟                  | قول تابعی      | ابراہیم نخعی          |

- 1406 قتل معاف کر دینے کی فضیلت حضرت عبد اللہ بن عباس  
1407 شبہ عمدہ کا حکم؟ قول تابعی ابراہیم نخعی  
1408 یہودی اور عیسائی کی دیت حدیث نبوی قوی (ابن شہاب) زہری  
1409 اہل جزیرہ کو قصاص دلوانا قول صحابی حضرت عمر  
1410 ذمی کے عوض میں مسلمان کو قتل کروادینا حدیث نبوی قوی عبد الرحمن بن سلیمان  
1411 اہل جزیرہ کو قصاص دلوانا قول صحابی حضرت عمر  
1412 زخم کا قصاص کب لیا جائے؟ حدیث نبوی قوی حضرت جابر بن عبد اللہ  
1413 دیت کے اونٹوں کی وضاحت قول صحابی حضرت عبد اللہ بن مسعود  
1414 قتل خطا کی دیت کی وضاحت قول صحابی حضرت عمر بن خطاب  
1415 خواتین کے زخموں (کی دیت) کا حکم؟ قول صحابی حضرت علی بن ابوطالب  
1416 خواتین کے زخموں (کی دیت) کا حکم؟ قول صحابی حضرت عبد اللہ بن مسعود  
1417 خواتین کے زخموں (کی دیت) کا حکم؟ قول صحابی حضرت زید بن ثابت  
1418 قاضی شرح کا ایک فیصلہ قول تابعی قاضی شریح  
1419 ایک مقتول کی قسامت قول صحابی حضرت عمر  
1420 ایک فقہی جزئی کا اصول قول تابعی ابراہیم نخعی  
1421 آزادی دیت اور غلام کی قیمت قول تابعی ابراہیم نخعی  
1422 ذمیوں کی دیت قول صحابی حضرت ابو بکر  
1423 دیت کی ادائیگی کس پر لازم ہوگی قول تابعی ابراہیم نخعی  
1424 یہودی اور عیسائی کی دیت قول صحابی حضرت ابو بکر  
1425 تجاویزات کا حکم؟ قول تابعی ابراہیم نخعی  
1426 کون سے خون رانیاں جائیں گے حدیث نبوی قوی ابراہیم نخعی  
1427 شبہ کی وجہ سے حدود پرے کرنا حضرت عبد اللہ بن عباس  
1428 شراب کو بعینہ حرام قرار دیا گیا ہے حدیث نبوی قوی حضرت عبد اللہ بن شداد  
1429 شراب کو بعینہ حرام قرار دیا گیا ہے حدیث نبوی قوی حضرت عبد اللہ بن عباس  
1430 دبا اور حطم کی ممانعت حدیث نبوی قوی حضرت عبد اللہ بن عمر  
1431 حد کو جاری کرنا ضروری ہے حدیث نبوی قوی حضرت عبد اللہ بن مسعود



- 1432 حدیث نبوی قولی حضرت عبداللہ بن مسعود  
حد کو معطل نہیں کیا جاسکتا
- 1433 قول تابعی ابراہیم نخعی مختلف مرتبہ کے ارتکاب کی ایک سزا ہوگی
- 1434 حدیث نبوی فعلی حضرت عبداللہ بن مسعود نیبڑ پینے کا حکم؟
- 1435 حدیث نبوی فعلی عبدالکریم بن ابونخاریق نشہ کرنے والے کی سزا
- 1436 قول تابعی ابراہیم نخعی ایک گھونٹ پینے پر سزا
- 1437 حدیث نبوی قولی حضرت عبداللہ بن مسعود حد کی سفارش کرنے والے پر لعنت
- 1438 قول تابعی ابراہیم نخعی کئی لوگوں کو زانی کہہ دینا
- 1439 قول صحابی حضرت عبداللہ بن عمر شراب سے متعلقہ لوگوں پر لعنت
- 1440 قول صحابی حضرت عبداللہ بن عمر کھجور اور کشمش کی نیبڑ کا حکم؟
- 1441 فعل صحابی حضرت عبداللہ بن عمر کھجور اور کشمش کی نیبڑ کا حکم؟
- 1442 قول تابعی ابراہیم نخعی لوگوں کے ایک قول کی تصحیح
- 1443 قول تابعی سعید بن جبیر نیبڑ کب شراب شمار ہوگی؟
- 1444 قول صحابی حضرت عبداللہ بن عمر بگوہ اور کشمش کی نیبڑ
- 1445 فعل صحابی حضرت عبداللہ بن عمر نیبڑ نوشی
- 1446 قول تابعی ابراہیم نخعی کھجور اور کشمش کی مشترکہ نیبڑ
- 1447 فعل صحابی حضرت انس نیبڑ نوشی
- 1448 فعل صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود نیبڑ نوشی
- 1449 فعل صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود نیبڑ کا سبز مٹکا
- 1450 قول صحابی حضرت عمر بن خطاب نیبڑ ہانسی دار ہوتی ہے
- 1451 قول تابعی ابراہیم نخعی طلا، پینا کب جائز ہوتا ہے؟
- 1452 فعل صحابی حضرت انس بن مالک نصف رہ جانے پر طلا، پینا
- 1453 فعل صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود نیبڑ نوشی
- 1454 فعل صحابی حضرت عمر بن خطاب طلا، کب جائز ہوتا ہے؟
- 1455 قول تابعی ابراہیم نخعی پھل کے رس کو پکانا
- 1456 قول صحابی حضرت عمر بن خطاب مشروب کب جائز ہوتا ہے؟
- 1457 قول تابعی ابراہیم نخعی نیبڑ پینے پر نشہ ہو جانا

ابراہیم نخعی	قول تابعی	1458	پھل کارس فروخت کرنا
یشم بن سعید	قول تابعی	1459	نشے کی ممانعت
حضرت بریدہ اسلمی	حدیث نبوی قوی	1460	نشے کی ممانعت
حضرت عبداللہ بن عباس	قول صحابی	1461	جانور سے بد فعلی پر حد جاری نہیں ہوگی
امام زین العابدین	حدیث نبوی فعلی	1462	مختلف برتنوں میں بنیید کا حکم؟
حضرت بریدہ اسلمی	حدیث نبوی فعلی	1463	حضرت ماعز بن مالک کا واقعہ
حضرت بریدہ اسلمی	حدیث نبوی فعلی	1464	حضرت ماعز بن مالک کا واقعہ
ابراہیم نخعی	قول تابعی	1465	عورت سے زنا بالجبر
ابراہیم نخعی	قول تابعی	1466	چار آدمیوں کا زنا کے بارے میں گواہی دینا
ابراہیم نخعی	قول تابعی	1467	کنوارے زانی کی سزا
ابراہیم نخعی	قول تابعی	1468	جلا وطنی کی سزا آزمائش ہے
ابراہیم نخعی	قول تابعی	1469	یہودی یا عیسائی بیوی کی وجہ سے مسلمان محسن نہیں ہوتا
ابراہیم نخعی	قول تابعی	1470	زمانہ شرک کی شادی کی وجہ سے آدمی محسن نہیں ہوتا
حضرت بریدہ اسلمی	حدیث نبوی قوی	1471	برتنوں کے استعمال کی اجازت
حضرت عبداللہ بن مسعود	حدیث نبوی فعلی	1472	نبی اکرم ﷺ کے عہد مبارک کا واقعہ
حضرت عبداللہ بن مسعود	فعل صحابی	1473	حضرت ابن مسعود کا واقعہ
محمد بن قیس	حدیث نبوی قوی	1474	شراب پینا اور فروخت کرنا حرام ہے
حضرت عبداللہ بن عباس	حدیث نبوی قوی	1475	مختلف اقسام کی حرام چیزیں
امام شعبی	قول تابعی	1476	نبیذ پینے کی ترغیب
حضرت عبداللہ بن عمر	فعل صحابی	1477	نبیذ نوشی
حضرت عبداللہ	فعل صحابی	1478	نبیذ نوشی
حضرت عبداللہ بن عباس	قول صحابی	1479	شراب کی تھوڑی یا زیادہ ہر مقدار حرام ہے
حضرت عبداللہ بن عمر	حدیث نبوی قوی	1480	شراب کو فروخت کرنا اور پینا حرام ہے
حضرت علی	فعل صحابی	1481	غلام پر حد قذف جاری کرنا
حضرت عبداللہ بن مسعود	قول صحابی	1482	زانیہ کئی پر حد جاری کرنا
حضرت علی	قول صحابی	1483	غلام کی حد نصف ہوگی

1484	حد جاری ہونے کے بعد مواخذہ نہیں ہوگا	قول صحابی	حضرت علی
1485	قوم لوط کا سائل کرنے کی سزا	قول تابعی	ابراہیم نخعی
1486	قوم لوط کا سائل کرنے کا جھوٹا الزام عائد کرنا	قول تابعی	ابراہیم نخعی
1487	عورت کا مجبوری میں زنا کرنا	فصل صحابی	حضرت عمر بن خطاب
1488	دو چیزیں ملا کر نیک تیار کرنا	حدیث نبوی فعلی	حضرت جابر بن عبد اللہ
1489	بیوی کی کنیر کے ساتھ صحبت کا حکم؟	قول تابعی	علقہ
1490	جہاں تک ہو سکے حد و حدود کو پرے کیا جائے	قول صحابی	حضرت عمر بن خطاب
1491	حد کی مختلف اعضاء پر ہوگی	قول تابعی	ابراہیم نخعی
1492	ایک جملے کا حکم؟	قول تابعی	ابراہیم نخعی
1493	جانور سے بد فعلی	قول صحابی	حضرت عمر بن خطاب
1494	جانور سے بد فعلی پر حد جاری نہیں ہوگی	قول صحابی	حضرت عبد اللہ بن عباس
1495	نیبذ ہاضمہ دار ہوتی ہے	قول صحابی	حضرت عمر بن خطاب
1496	نصف رہ جانے پر طلاء پینا	فصل صحابی	حضرت انس بن مالک
1497	دس درہم کی چوری پر ہاتھ کاٹنا	حدیث نبوی فعلی	حضرت عبد اللہ بن مسعود
1498	ڈھال کی قیمت دس درہم ہوتی تھی	حدیث نبوی فعلی	ابراہیم نخعی
1499	اسلام میں جاری کی جانے والی پہلی حد	حدیث نبوی فعلی	حضرت عبد اللہ بن مسعود
1500	پھل یا کشر کی چوری پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا	حدیث نبوی قولی	امام شعی
1501	دس درہم سے کم قیمت والی چیز کی چوری	قول صحابی	حضرت عبد اللہ
1502	چور کا جرم سے انکار کر دینا	قول صحابی	حضرت ابوسعود انصاری
1503	چور کا جرم سے انکار کر دینا	قول صحابی	حضرت عمر
1504	اچک لینے والے کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا	قول صحابی	حضرت عبد اللہ بن عباس
1505	چور کا حکم؟	قول تابعی	ابراہیم نخعی
1506	کئی مرتبہ چوری کی سزا ملنا	قول صحابی	حضرت علی بن ابوطالب
1507	پھل یا کشر کی چوری پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا	حدیث نبوی قولی	حضرت علی بن ابوطالب
1508	ڈاکر زنی اور قتل کی سزا	قول تابعی	ابراہیم نخعی
1509	چور ضائع ہونے والے سامان کا تاوان ادا نہیں کرے گا	قول صحابی	حضرت علی بن ابوطالب

ابراہیم نخعی	قول تابعی	1510	چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا
حضرت جابر	حدیث نبوی قوی	1511	ڈاکہ ڈالنے کی ممانعت
حضرت علی بن ابوطالب	قول صحابی	1512	اُچکنے والے کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا
ابراہیم نخعی	قول تابعی	1513	کفن چوڑی سزا
حضرت عبداللہ بن عمر	بیان صحابی	1514	کیڑے کوڑے کھانے کی ممانعت
حضرت عبداللہ بن عباس	قول صحابی	1515	شکار کے احکام
حضرت ابوثعلبہ حنسی	حدیث نبوی فعلی	1516	گدھے کا گوشت کھانے کی ممانعت
ابراہیم نخعی	قول تابعی	1517	جانور کے پیٹ میں بیچے کا حکم؟
حضرت عبداللہ بن عمر	حدیث نبوی فعلی	1518	پتھر کے ذریعے ذبح کرنا
حضرت عبداللہ بن عمر	حدیث نبوی فعلی	1519	گدھوں اور متحہ کی ممانعت
حضرت براء بن عازب	حدیث نبوی فعلی	1520	گدھوں کا گوشت کھانے کی ممانعت
حضرت عمار بن یاسر	حدیث نبوی فعلی	1521	خرگوش کا گوشت کھانے کا حکم؟
حضرت ابوثعلبہ حنسی	حدیث نبوی فعلی	1522	درندوں کا گوشت کھانے کی ممانعت
حضرت عبداللہ بن عمر	حدیث نبوی فعلی	1523	گدھوں کا گوشت کھانے کی ممانعت
حضرت عبداللہ بن عباس	حدیث نبوی فعلی	1524	گھوڑے کے گوشت کا حکم؟
حضرت ابوثعلبہ حنسی	حدیث نبوی قوی	1525	مشرکین کے برتنوں کا حکم؟
حضرت ابوثعلبہ حنسی	حدیث نبوی فعلی	1526	درندوں کا گوشت کھانے کی ممانعت
ابراہیم نخعی	قول تابعی	1527	گدھوں کے گوشت اور دودھ میں بھلائی نہیں
حضرت عبداللہ بن عمر	حدیث نبوی فعلی	1528	درندوں کا گوشت کھانے کی ممانعت
حضرت ابوثعلبہ حنسی	حدیث نبوی قوی	1529	شکار کا حکم؟
ابوقلابہ	حدیث نبوی فعلی	1530	درندوں کا گوشت کھانے کی ممانعت
حضرت ابوثعلبہ حنسی	حدیث نبوی فعلی	1531	درندوں کا گوشت کھانے کی ممانعت
حضرت عبداللہ بن عمر	حدیث نبوی فعلی	1532	نوکیلے بیٹوں والے پرندوں کا گوشت کھانے کی ممانعت
حضرت بریدہ	حدیث نبوی قوی	1533	قربانی کے گوشت کی اجازت
حضرت عبداللہ بن عباس	قول صحابی	1534	ترہیت یافتہ کتے کے شکار کا حکم؟
حضرت عبداللہ بن مسعود	حدیث نبوی فعلی	1535	عورت کے ذبیحہ کا حکم؟

- 1536 گوہ کھانے کا حکم؟ حدیث نبوی فعلی سیدہ عائشہ
- 1537 گائے کی قربانی سات آدمیوں کی طرف سے ہوگی قول صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود
- 1538 گائے کی قربانی سات آدمیوں کی طرف سے ہوگی قول صحابی حضرت علی بن طالب
- 1539 تربیت یافتہ کتے کے شکار کا حکم؟ حدیث نبوی قولی حضرت عدی بن حاتم
- 1540 تربیت یافتہ کتے کے شکار کا حکم؟ حدیث نبوی قولی حضرت عدی بن حاتم
- 1541 تربیت یافتہ کتے کے شکار کا حکم؟ قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1542 قربانی کے گوشت کی اجازت حدیث نبوی قولی حضرت بریدہ
- 1543 عیسائیوں کے ذبیحہ کا حکم؟ قول صحابی حضرت عبداللہ بن عباس
- 1544 اونٹ کی قربانی سات آدمیوں کی طرف سے ہوگی حدیث نبوی قولی حضرت جابر بن عبداللہ
- 1545 نماز عید سے پہلے قربانی درست نہیں ہوگی حدیث نبوی فعلی حضرت ابو بردہ بن نیار
- 1546 اہل کتاب کے ذبیحہ کا حکم؟ قول تابعی امام شعبی
- 1547 دُم کئے جانور کی قربانی حدیث نبوی قولی سعید بن جبیر
- 1548 پتھر کے ذریعے ذبح کرنا حدیث نبوی فعلی امام شعبی
- 1549 تسمیہ پڑھے بغیر ذبح کرنا قول صحابی حضرت جابر
- 1550 مسلمان کا ذبیحہ قول صحابی حضرت جابر
- 1551 کون سا ذبیحہ درست ہے قول تابعی علقمہ
- 1552 پتھر کے ذریعے ذبح کرنا حدیث نبوی فعلی حضرت جابر بن عبداللہ
- 1553 ڈبوں کی قربانی حدیث نبوی فعلی حضرت جابر بن عبداللہ
- 1554 سینک والے ڈبوں کی قربانی حدیث نبوی فعلی حضرت ابو ہریرہ
- 1555 قربانی واجب ہے قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1556 قربانی تین دن تک کی جاسکتی ہے قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1557 سرکش جانور کو قابو کرنے کا طریقہ حدیث نبوی فعلی حضرت رافع بن خدیج
- 1558 کتوں میں گرے ہوئے اونٹ کو ذبح کرنے کا طریقہ قول صحابی حضرت عبداللہ بن عمر
- 1559 کتوں میں گرے ہوئے اونٹ کو ذبح کرنے کا طریقہ قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1560 قربانی سنت ہے بیان صحابی حضرت عبداللہ بن عمر
- 1561 قربانی کا گوشت بانٹ دینا قول تابعی ابراہیم نخعی

حضرت ابو ہریرہ	بیان صحابی	بکروں کی قربانی	1562
حضرت عبداللہ بن عمر	حدیث نبوی قوی	سب سے زیادہ فضیلت والے ایام	1563
ابراہیم نخعی	قول تابعی	قربانی کے جانور کو عیب لاحق ہو جانا	1564
ابراہیم نخعی	قول تابعی	قربانی کے جانور کی کھال کا حکم؟	1565
ابراہیم نخعی	قول تابعی	کون سی قربانی افضل ہے؟	1566
ابراہیم نخعی	قول تابعی	خصی اور زکی قربانی	1567
ابراہیم نخعی	قول تابعی	ذبیحہ پر اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ کسی اور کا نام لینا؟	1568
ابراہیم نخعی	قول تابعی	شکاری کتا چھوڑتے وقت تسمیہ بھول جانا	1569
حضرت عبداللہ بن عباس	قول صحابی	باز کے شکار کا حکم؟	1570
حضرت عدی بن حاتم	حدیث نبوی قوی	جانور کے شکار کا حکم؟	1571
ابراہیم نخعی	قول تابعی	شکار کے ککڑے ہو جانے کا حکم؟	1572
حضرت ابوشعبہ شمی	حدیث نبوی قوی	شکار کا حکم؟	1573
سیدہ عائشہ	قول صحابی	قرآنی آیت کی وضاحت	1574
زہری	حدیث نبوی قوی	مہینہ کبھی انتیس دن کا ہوتا ہے	1575
حضرت عبداللہ بن مسعود	حدیث نبوی قوی	قسم میں استثناء کرنا	1576
امام ابو حنیفہ	قول تابعی	معصیت کے بارے میں نذر کی کوئی حیثیت نہیں	1577
حضرت عمران بن حصین	حدیث نبوی قوی	معصیت کے بارے میں نذر کی کوئی حیثیت نہیں	1578
حضرت ابو ہریرہ	حدیث نبوی قوی	صلہ رحمی کی فضیلت	1579
حضرت ابو ہریرہ	دوسری سند	صلہ رحمی کی فضیلت	1580
حضرت عمران بن حصین	حدیث نبوی قوی	معصیت کے بارے میں نذر کی کوئی حیثیت نہیں	1581
ابراہیم نخعی	قول تابعی	قرآن کی آیت کی وضاحت	1582
ابراہیم نخعی	قول تابعی	پورا مال صدقہ کرنے کا حکم؟	1583
حضرت عبداللہ بن مسعود	قول صحابی	حلال چیزوں کو حرام نہ کیا جائے	1584
حضرت عبداللہ بن عمر	حدیث نبوی قوی	غلام (آزاد کرنے) کی نذر کا حکم؟	1585
ابراہیم نخعی	قول تابعی	قسم کے مختلف الفاظ اور ان کا حکم؟	1586
ابراہیم نخعی	قول تابعی	قسم کے مختلف کفارے	1587

- 1588 قسم کے کفارے میں صبح و شام کا گھانا دینا ہوا؟ قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1589 ایک غلط نذر قول صحابی حضرت عبداللہ بن عباس
- 1590 خودکشی کی نذر کا کفارہ قول صحابی حضرت عبداللہ بن عباس
- 1591 غلط نذر کا کفارہ قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1592 قسم کے کفارے میں کون سا غلام نہیں دیا جاسکتا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1593 قسم میں دو قسم کی ہوتی ہیں قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1594 قسم میں استثناء کا حکم؟ قول صحابی حضرت عبداللہ بن عمر
- 1595 قسم میں استثناء کا متصل ہونا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1596 قسم میں استثناء کا متصل ہونا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1597 ہونٹوں کی حرکت سے استثناء کرنا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1598 قسم میں استثناء کا حکم؟ قول صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود
- 1599 قسم میں استثناء کا حکم؟ حدیث نبوی قولی حضرت عبداللہ بن مسعود
- 1600 لغو قسم کی وضاحت قول صحابی سیدہ عائشہ
- 1601 ایک غلط نذر کی تصحیح قول صحابی حضرت عبداللہ
- 1602 ایک مقدمے کا فیصلہ حدیث نبوی فعلی حضرت جابر بن عبداللہ
- 1603 ایک مقدمے کا فیصلہ حدیث نبوی فعلی حضرت جابر بن عبداللہ
- 1604 مدعا علیہ پر قسم لازم ہوگی حدیث نبوی قولی حضرت عبداللہ بن عباس
- 1605 مدعی پر ثبوت پیش کرنا لازم ہوگا حدیث نبوی قولی حضرت عبداللہ
- 1606 حلف لینے کا اصول قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1607 مدعی پر ثبوت پیش کرنا لازم ہے حدیث نبوی فعلی حضرت عمر بن خطاب
- 1608 مدعی پر ثبوت پیش کرنا لازم ہے قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1609 حضرت خزیمہ کی خصوصیت حدیث نبوی فعلی حضرت خزیمہ بن ثابت
- 1610 قرآنی آیت کے حکم کی وضاحت قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1611 خواتین کی گواہی کے احکام قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1612 بچے کے زندہ پیدا ہونے کے بارے میں خاتون کی گواہی قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1613 جھوٹی گواہی کی مذمت حدیث نبوی قولی حضرت عبداللہ بن عمر

قاضی شریح	قول تابعی	1614	جھوٹے گواہ کے ساتھ سلوک
امام شعی	قول تابعی	1615	جھوٹے گواہ کی سزا
قاضی شریح	قول تابعی	1616	کس کی گواہی کبھی قبول نہیں ہوگی
قاضی شریح	قول تابعی	1617	قازف کی گواہی
قاضی شریح	قول تابعی	1618	گواہی کا اہل کون ہے
ابراہیم نخعی	قول تابعی	1619	ایک جزوی مسئلے کا حکم؟
حضرت جابر بن عبد اللہ	حدیث نبوی فعلی	1620	ایک مقدمے کا فیصلہ
حضرت جابر بن عبد اللہ	حدیث نبوی فعلی	1621	ایک مقدمے کا فیصلہ
قاضی شریح	قول تابعی	1622	کن کی گواہی کس کے حق میں قبول نہیں ہوگی
عامر شعی	قول تابعی	1623	کن کی گواہی کس کے حق میں قبول نہیں ہوگی
عامر شعی	قول تابعی	1624	حد قذف کے سزا یافتہ کی گواہی
قاضی شریح	قول تابعی	1625	مختلف مسائل کا حکم؟
ابراہیم نخعی	قول تابعی	1626	چار صورتوں میں عورت کی گواہی درست نہیں ہوگی
حضرت عبد اللہ بن عمر	حدیث نبوی قولی	1627	جھوٹی گواہی
حضرت ابو بکرہ	حدیث نبوی قولی	1628	غصے کی حالت میں قاضی فیصلہ نہ دے
سیدہ عائشہ صدیقہ	حدیث نبوی قولی	1629	پڑوسی کے حقوق
حضرت ابو ذر غفاری	حدیث نبوی قولی	1630	حکومتی عہدہ ندامت کا باعث ہوگا
حضرت ابو ہریرہ	حدیث نبوی قولی	1631	قاضی تین قسم کے ہوتے ہیں
امام شعی	بیان صحابی	1632	عہدہ تضا سے بچنا
حضرت عبد اللہ بن عباس	حدیث نبوی قولی	1633	قیمت کے دن سردار کون ہوگا؟
حضرت عبد اللہ بن عباس	حدیث نبوی فعلی	1634	غزوہ بدر کے مال غنیمت کی تقسیم
حضرت عمر بن خطاب	فعل صحابی	1635	مال غنیمت کی تقسیم کا اصول
حضرت عبد اللہ بن عمر	حدیث نبوی فعلی	1636	مال غنیمت کی تقسیم سے پہلے فہم کی فروخت منع ہے
حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی	بیان صحابی	1637	حضرت ابن ابی اوفی کا زنی ہونا
حضرت عبد اللہ بن عمر	حدیث نبوی فعلی	1638	حاملہ قیدی عورتوں سے صحبت کی ممانعت
حضرت ابن عباس	قول صحابی	1639	مرد عورت کو قتل کرنا؟



- 1640 خواتین سے مصافحہ نہ کرنا  
حدیث نبوی قولی سیدہ امیہ
- 1641 حضرت علی کی فضیلت  
حدیث نبوی قولی حضرت ابوسعید خدری
- 1642 حضرت زبیر بن عوام کی فضیلت  
حدیث نبوی قولی حضرت جابر بن عبد اللہ
- 1643 حضرت عمر بن خطاب کا خطاب  
قول صحابی حضرت عمر بن خطاب
- 1644 فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کا حلیہ مبارک  
حدیث نبوی فعلی حضرت عبد اللہ بن عمر
- 1645 ہوازن کے قیدیوں کی رہائی  
حدیث نبوی فعلی مسور بن مخرمہ
- 1646 عطیہ قرظی کا واقعہ  
قول تابعی عطیہ قرظی
- 1647 مشرکین سے فدیہ لینا  
حدیث نبوی فعلی حضرت عبد اللہ بن عباس
- 1648 حضرت عمر بن خطاب کا وٹا ناف مقرر کرنا  
فعل صحابی حضرت عمر بن خطاب
- 1649 والدین کی خدمت کی ترغیب  
حدیث نبوی قولی حضرت عبد اللہ بن عمر
- 1650 والدین کی خدمت کی ترغیب  
حدیث نبوی قولی ابو قیس بجلي
- 1651 بھلائی کی طرف رہنمائی کا اجر  
حدیث نبوی قولی حضرت بریدہ
- 1652 بھلائی کی طرف رہنمائی کا اجر  
حدیث نبوی قولی حضرت بریدہ
- 1653 نبی اکرم ﷺ کی مجاہدین کو ہدایات  
حدیث نبوی قولی حضرت بریدہ
- 1654 دشمن کو دعوت دینے کی شرائط  
قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1655 مشکہ کرنے کی ممانعت  
حدیث نبوی فعلی حضرت بریدہ
- 1656 مال غنیمت کی تقسیم  
فعل صحابی حضرت عمر بن خطاب
- 1657 اضافی انعامات دینے کا استحباب  
قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1658 مقتول دشمن کا سامان انعام کے طور پر دینا  
قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1659 حضرت عمر کی خیر خواہی  
فعل صحابی حضرت عمر بن خطاب
- 1660 سب سے افضل جہاد کون سا ہے؟  
حدیث نبوی قولی حضرت بریدہ
- 1661 اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کی فضیلت  
حدیث نبوی قولی حضرت عبد اللہ
- 1662 مجاہدین کی خواتین کا قابل احترام ہونا  
حدیث نبوی قولی حضرت بریدہ
- 1663 حضرت عمر بن خطاب کا وٹا ناف مقرر کرنا  
فعل صحابی حضرت عمر بن خطاب
- 1664 عامر عسّی کی علمی قابلیت  
بیان صحابی حضرت عبد اللہ بن عمر
- 1665 مال غنیمت میں کسی شخص کا مال موجود ہونا  
قول تابعی ابراہیم نخعی

- 1666 عامر شععی کی علمی قابلیت بیان صحابی حضرت عبداللہ بن عمر
- 1667 حضرت ابن عمر کا اظہارِ افسوس بیان صحابی حضرت عبداللہ بن عمر
- 1668 اُمت پر تلوار کھینچنے کا انجام حدیث نبوی قولی حضرت عبداللہ بن عمر
- 1669 غازی کی مدد کرنے کی فضیلت قول صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود
- 1670 ریشم پہننے کی ممانعت حدیث نبوی فعلی حضرت حدیفہ
- 1671 اذان میں غنا کا ناپسندیدہ ہونا فعل صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود
- 1672 سونے و چاندی کے برتنوں کی ممانعت حدیث نبوی قولی حضرت حدیفہ
- 1673 سونے و چاندی کے برتنوں کی ممانعت حدیث نبوی قولی حضرت حدیفہ
- 1674 تکلف کی ممانعت حدیث نبوی قولی حضرت جابر
- 1675 جانور کو خصی کرنا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1676 جھوٹ بول کر ہنسائے کی مذمت حدیث نبوی قولی حکیم بن معاویہ
- 1677 ذمی کو سلام کا جواب دینا فعل صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود
- 1678 سمندر کے مردار کا حکم؟ حدیث نبوی قولی حضرت ابوسعید خدری
- 1679 سمندر کے مردار کا حکم؟ قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1680 مچھلی کے علاوہ کوئی سمندری جانور حلال نہیں ہے قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1681 سب سے بڑی جگہ تمام ہے حدیث نبوی قولی سیدہ عائشہ
- 1682 پڑوسی کے حقوق حدیث نبوی قولی سیدہ عائشہ
- 1683 سونے و چاندی کے برتنوں کی ممانعت حدیث نبوی فعلی حضرت حدیفہ
- 1684 سونے و چاندی کے برتنوں کی ممانعت حدیث نبوی فعلی حضرت حدیفہ
- 1685 بائیں ہاتھ سے کھانے یا پینے کی ممانعت حدیث نبوی فعلی حضرت ابو ہریرہ
- 1686 خوشحال شخص کا نال منول کرنا ظلم ہے حدیث نبوی فعلی حضرت عبداللہ بن عمر
- 1687 برتن کسی چیز کو حلال یا حرام نہیں کرتا حضرت بریدہ
- 1688 ابراہیم نخعی کی انگوٹھی پر کیا نقش تھا؟ فعل تابعی حماد بن ابوسلیمان
- 1689 مسروق کی انگوٹھی پر کیا نقش تھا؟ فعل تابعی محمد بن منشر
- 1690 حضرت ابن عمر کا داڑھی تراشنا فعل صحابی حضرت عبداللہ بن عمر
- 1691 نظر لگانا حق ہے حدیث نبوی فعلی حضرت عبداللہ بن عمر

- 1692 داغ لگوا کر علاج کرنا فعل صحابی حضرت خباب بن ارت
- 1693 قزغ کی ممانعت حدیث نبوی فعلی حضرت عبداللہ بن عمر
- 1694 بالوں میں اونی دھاگر لگانا قول صحابی حضرت عبداللہ بن عباس
- 1695 کن لوگوں پر لعنت کی گئی ہے؟ قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1696 جانور کے چہرے پر داغ لگانے کی ممانعت قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1697 حضرت ابن عمر کا داڑھی تراشنا فعل صحابی حضرت عبداللہ بن عمر
- 1698 نبی اکرم ﷺ کا داڑھی تراشنے کی ترغیب دینا حدیث نبوی فعلی نامعلوم
- 1699 بکری کے سات ناپسندیدہ اعضاء بکری کی ممانعت حدیث نبوی فعلی مجاہد
- 1700 داڑھی پر خضاب لگانا فعل تابعی عامر شععی
- 1701 خضاب لگانا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1702 داڑھی پر زرد خضاب لگانا حدیث نبوی فعلی حضرت عبداللہ بن عمر
- 1703 گائے کا دودھ پینے کی ترغیب حدیث نبوی قولی حضرت عبداللہ بن مسعود
- 1704 سونے اور چاندی کے برتن استعمال کرنے کی ممانعت حدیث نبوی فعلی حضرت حدیقہ
- 1705 سفید بالوں پر مہندی لگانا حدیث نبوی قولی حضرت ابو ذر غفاری
- 1706 نبی اکرم ﷺ بالوں پر مہندی لگاتے تھے حدیث نبوی فعلی سیدہ ام سلمہ
- 1707 سرکہ بہترین سالن ہے حدیث نبوی قولی حضرت جابر بن عبداللہ
- 1708 قبروں کی زیارت کی اجازت دینا حدیث نبوی قولی حضرت بریدہ
- 1709 ٹیک لگا کر نہ کھانا ٹیک لگا کر نہ کھانا حدیث نبوی قولی حضرت عبداللہ بن مسعود
- 1710 دائیں ہاتھ سے کھانے کی ترغیب حدیث نبوی قولی حضرت ابو ہریرہ
- 1711 غزوہ تبوک کا واقعہ غزوہ تبوک کا واقعہ حدیث نبوی فعلی امام زین العابدین
- 1712 بکری کے دودھ کو استعمال کرنا بیان صحابی حضرت عبداللہ بن عباس
- 1713 شراب کو دوا کے طور پر استعمال نہ کرنا قول صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود
- 1714 لفظ حقوق کا ناپسندیدہ ہونا حدیث نبوی قولی حضرت ابوقحادہ
- 1715 عقیدہ کی وضاحت بیان تابعی محمد بن حنفیہ
- 1716 عقیدہ کی وضاحت قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1717 غلگن کیفیت کا لحاظ کرنا حدیث نبوی فعلی ابو ہذیل غالب

- 1718 مشکیزے کے منہ سے پینا حضرت عبداللہ بن عمر فعل صحابی
- 1719 ریشم اور سونے کا مردوں کے لئے حرام ہونا حضرت ابو درداء حدیث نبوی قوی
- 1720 حضرت ابوقحافہ کا سرخ خضاب استعمال کرنا حضرت انس بن مالک بیان صحابی
- 1721 عورت کا چہرے کے بال صاف کرنا سیدہ عائشہ قول صحابی
- 1722 عورت کا چہرے کے بال صاف کرنا سیدہ عائشہ قول صحابی
- 1723 امام حسین کا خضاب لگانا حضرت امام حسین فعل صحابی
- 1724 حضرت ابن عمر کا داڑھی تراشنا حضرت عبداللہ بن عمر فعل صحابی
- 1725 ریشم کس حد تک لگایا جاسکتا ہے؟ حضرت عمر قول صحابی
- 1726 ریشم کس حد تک لگایا جاسکتا ہے؟ حضرت عمر قول صحابی
- 1727 لڑکوں کو ریشمی کپڑا نہ پہنانا حضرت حذیفہ فعل صحابی
- 1728 دو قسم کے لباس سے بچنا حضرت عبداللہ بن مسعود قول صحابی
- 1729 اونی کپڑا استعمال کرنا صحابہ کرام فعل صحابی
- 1730 اونی کپڑا استعمال کرنا حضرت عبداللہ بن اونی فعل صحابی
- 1731 لڑکوں کو ریشمی کپڑا نہ پہنانا حضرت حذیفہ فعل صحابی
- 1732 بچیوں کو سونے کا زیور پہنانا سیدہ عائشہ فعل صحابی
- 1733 بچیوں کے مخصوص کھلیوں سے بچنا حضرت عبداللہ بن مسعود حدیث نبوی قوی
- 1734 پییر استعمال کرنے کا حکم؟ حضرت عبداللہ قول صحابی
- 1735 وقفے سے ملاقات کرنا حضرت ابو ہریرہ حدیث نبوی قوی
- 1736 دو استعمال کرنے کی ترغیب حضرت عبداللہ بن مسعود حدیث نبوی قوی
- 1737 سرکاری اہلکاروں کے ہاں کھانا کھانا مسروق فعل تابعی
- 1738 کسی شخص کے ہاں کھانے کی تحقیق نہ کرنا ابراہیم نخعی قول تابعی
- 1739 کسی شخص کے ہاں کھانے کی تحقیق نہ کرنا ابراہیم نخعی قول تابعی
- 1740 سرکاری اہلکاروں سے عطیات وصول کرنا ابراہیم نخعی قول تابعی
- 1741 سرکاری اہلکاروں سے عطیات وصول کرنا ابراہیم نخعی قول تابعی
- 1742 سرکاری اہلکاروں سے عطیات وصول کرنا ابراہیم نخعی قول تابعی
- 1743 مسلمان عیسائی کا وارث نہیں بنے گا حضرت جابر حدیث نبوی قوی

- 1744 کنن میت کے پورے مال میں سے دیا جائے گا  
قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1745 میت کی وصیت کا حکم؟  
قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1746 وصیت سے پہلے غلام آزاد کیا جائے گا  
قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1747 میت کی وصیت کا حکم؟  
قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1748 حاملہ عورت کی وصیت کا حکم؟  
قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1749 مرحوم کی ایک وصیت کا حکم؟  
قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1750 تمہیل وارث نہیں بنے گا  
قول صحابی حضرت عمر بن خطاب
- 1751 باقی بیچ جانے والے مال کا حکم؟  
حدیث نبوی قوی حضرت عبداللہ بن عباس
- 1752 ورثاء کا مرحوم کی زندگی میں وصیت کی تائید کرنا  
قول صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود
- 1753 ایک تہائی مال کی وصیت کی جاسکتی ہے  
حدیث نبوی قوی حضرت سعد بن ابی وقاص
- 1754 قرآنی آیت اور لوگوں کی احتیاط  
قول صحابی سیدہ عائشہ
- 1755 حمل وارث نہیں بنے گا  
قول صحابی حضرت عمر بن خطاب
- 1756 وارث کے لئے وصیت نہیں ہوگی  
حدیث نبوی قوی حضرت ابو امامہ
- 1757 خطبہ حجۃ الوداع کا ایک حصہ  
حدیث نبوی قوی حضرت ابو امامہ
- 1758 دو آدمیوں کا ایک بچے کے بارے میں دعویٰ کرنا  
قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1759 حضرت علی اور حضرت زید کا قیاس  
قول صحابی حضرت علی بن ابوطالب
- 1760 حضرت حمزہ کی صاحبزادی کا واقعہ  
حدیث نبوی فعلی عبداللہ بن شداد
- 1761 آدمی کی وصیت اور اس کا حکم؟  
قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1762 آدمی کی وصیت اور اس کا حکم؟  
قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1763 آدمی کی وصیت اور اس کا حکم؟  
قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1764 مرتے وقت غلام آزاد کرنا  
قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1765 پہلے مال کا فیصلہ ہوگا  
قول تابعی امام شعبی
- 1766 قاتل وارث نہیں بنے گا  
قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1767 مرتے وقت صدقہ کرنے کی مثال  
حدیث نبوی قوی حضرت ابو درداء
- 1768 ایک تہائی مال سے زیادہ کی وصیت کا حکم؟  
قول صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود
- 1769 اگر میت کا کوئی وارث نہ ہو  
قول صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود

- |                       |           |      |  |
|-----------------------|-----------|------|--|
| ابراہیم نخعی          | قول تابعی | 1770 | اگر بچے کے ماں باپ میں سے کوئی ایک مسلمان ہو؟      |
| حضرت عمر بن خطاب      | قول صحابی | 1771 | مشرکین ہمارے اور ہم ان کے وارث نہیں بنیں گے        |
| ابراہیم نخعی          | قول تابعی | 1772 | جس عیسائی کا کوئی وارث نہ ہو                       |
| ابراہیم نخعی          | قول تابعی | 1773 | چھوٹا بچہ جس کے ماں باپ میں سے کوئی ایک مسلمان ہو؟ |
| حضرت عبداللہ بن مسعود | قول صحابی | 1774 | مال میں سے ایک حصے کے بارے میں وصیت کرنا           |
| ابراہیم نخعی          | قول تابعی | 1775 | لعان کرنے والے میاں بیوی کی وراثت                  |
| ابراہیم نخعی          | قول تابعی | 1776 | لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کی وراثت               |
| ابراہیم نخعی          | قول تابعی | 1777 | لعان کرنے والے مرد و عورت کے بیٹے کی وراثت         |
| ابراہیم نخعی          | قول تابعی | 1778 | لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کی وراثت               |

ہمارے ادارے کی دیگر مطبوعات  
دکھ کر طلبہ محققین اور منصف موضوعات معیار اور جدت کی علامت



یوسف لاکھڑی، عرفی سٹریٹ  
آرٹو بازار، لاہور  
فون 042-37124354 فکس 042-37352795

پروگریسو بکس